تحقیق الانساب
مشہور بہ
تاریخ اقوام
محمد کریم خان اعوان

تحقیق الانساب جلد اوّل

مشہور بہ

تاریخ اقوام

محمد کریم خان اعوان

نام کتاب: تحقیق الانساب جلد اوّل

مصنف: محمد کریم خان اعوان

تعداد: 1000

اشاعت اوّل: ستمبر 2007ء

کمپوزنگ: حسن ہاشمی واضافت علی مغل،

ڈیزائننگ: دی پروفیشنلز آبپارہ مارکیٹ اسلام آباد 051-2826035

پروف ریڈنگ: حاجی محمد سعید اعوان، نورین ونعمان

پبلیشر: طلحہ جانی ٹریڈرز نے ایس ٹی پرنٹرز سے چھپوا کر جاری کی

قیمت: 385 روپے

ملنے کا پتہ:
اعوان منزل دبن سنگولہ، راولاکوٹ، 03358101809
عبداللہ جان اعوان طلحہ جانی ٹریڈرز
10 اسلم مارکیٹ، فسٹ فلور آبپارہ PO Box 3020 جی پی او
اسلام آباد 0321-5150817، 334-5150817
سادات کتب خانہ، خواجہ بازار، مظفر آباد
آزاد بک ڈپو، بنک روڈ، مظفر آباد
بابا بک ڈپو، چھتر مارکیٹ، مظفر آباد
ملک اورنگ زیب اعوان، منیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ اعوان
اسلام آباد 0512274407,03455384785
ملک میر افضل اعوان، ناظم یونین کونسل پاوا
کاکوٹ، ایبٹ آباد 03018143847
شوکت محمود اعوان، ادارہ تحقیق الاعوان، غوثیہ بک سنٹر، واہ کینٹ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

میں نے اپنی رضا کو مخالفت نفس میں رکھا ہے

لوگ اسے موافقت نفس میں تلاش کرتے ہیں

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے آرام کو جنت میں رکھا ہے

لوگ اسے دنیا میں تلاش کرتے ہیں

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے علم و حکمت کو بھوک میں رکھا ہے

لوگ اسے سیری میں تلاش کرتے ہیں

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے تونگری کو قناعت میں رکھا ہے

لوگ اسے مال میں تلاش کرتے ہیں

بھلا وہ کیسے پائیں گے

میں نے عزت کو اپنی اطاعت میں رکھا ہے

لوگ اسے بادشاہوں کے دروازوں پر تلاش کرتے ہیں

بھلا وہ کیسے پائیں گے

انتساب

میں یہ کتاب عہد نبویؐ کے
غزوات وسرایا کے شہداء اور غازیان
کربلا کے شہداء وغازیان
کے علاوہ
آج تک ہونے والے شہدا وغازیان
کے نام منسوب کرتا ہوں
جنہوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے عظیم
قربانیاں دیں۔

فہرست

دیباچہ:

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے مجھ ناچیز کو انتہائی صبر آزما مرحلوں سے گزرنے اور سات سال کی مسلسل محنت و کوشش سے تحقیق کی توفیق عطا فرمائی جس کی وجہ سے کتاب ''تحقیق الانساب'' کے نام سے آپ کے سامنے ہے۔ تخلیق کائنات کے بعد سے اب تک قوموں کے عروج و زوال کی داستانیں ہم سنتے آئے ہیں۔ ہر زندہ قوم تاریخ عالم کا عموماً اور قومی تاریخ کا خصوصاً مطالعہ کرتی ہے۔ قرآن مجید میں حضرت یوسفؑ کا قصہ اور دیگر اقوام کے عروج و زوال کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ ادوار میں بعض قوموں کو کمالات و انعامات سے نوازا۔ یہ انعامات ان اقوام کے اعمال کا نتیجہ تھے۔ جنہوں نے تاریخ کو محض قصے کہانیوں تک محدود نہ رکھا بلکہ ان پر غور و فکر کیا اس سے عبرت و نصیحت حاصل کی۔ زیر مطالعہ کتاب میں تاریخی کتب اور قدیم نسب ناموں کی تحقیق کی روشنی میں تمام قبائل کو ایک لڑی میں پرو دینے اور یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کرہ ارض کی تمام اقوام و قبائل نسل در نسل ہزار ہا سال سے زندگی گزار رہے ہیں سب ایک جد اعلیٰ کی اولاد ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

یا ایھا الناس انا خلقنکم من ذکر وانثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ان اللہ علیم خبیر۔

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہوگا۔ بلاشبہ اللہ خوب جاننے والا باخبر ہے۔ (القرآن المبین الحجرات۔۱۳)

یعنی تم سب ایک دوسرے کی پہچان کے لیے پیدا کیے گئے ہو نہ کہ نفرت کے لیے۔ تم سب کی اصل ایک ہے۔ سب آدمؑ و حوا کی اولاد ہو۔ دنیا میں جتنی نسلیں پائی جاتی ہیں درحقیقت ایک ابتدائی نسل کی شاخیں ہیں جو ایک ماں اور باپ سے شروع ہوئی تھیں۔ اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہونے کے باوجود تمہارا قوموں اور قبیلوں میں تقسیم ہونا ایک فطری امر تھا۔ مگر اس فطری فرق اور اختلاف کا تقاضا یہ ہرگز نہ تھا کہ اس کی بنیاد اونچ نیچ، شریف اور کمین، برتر و کمتر کے امتیازات قائم کیے جائیں۔ ایک نسل دوسری نسل پر فضیلت جتائے، ایک رنگ کے لوگ دوسرے رنگ کے لوگوں کو ذلیل و حقیر جانیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس وجہ سے انسانی گروہوں کو اقوام اور

قبائل میں تقسیم کیا وہ صرف یہ تھی کہ ان کے درمیان فضیلت اور برتری کی بنیاد اگر کوئی ہے اور ہوسکتی ہے تو وہ صرف تقویٰ ہے۔ رحمت عالم ﷺ کی ولادت اور بعثت کے وقت مکہ اور مدینہ میں کئی قبائل آباد تھے آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کے بعد بھی قبائل کا تصور اور وجود برقرار رہا۔ ارشادات ربانی اور آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھائی اور بزرگی کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے۔ لیکن روایات زمانہ، انسانی مزاج اور سوچ کی روشنی میں حسب ونسب کے علم کی ضرورت ہمیشہ سے محسوس کی جاتی رہی ہے۔ نسب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں خاندان (اصل نسل) حضور ﷺ نے فرمایا تم ان رشتوں کا علم سیکھو جن کا جوڑنا تم پر واجب ہے کیونکہ صلہ رحمی خاندان میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں درازی پیدا کرتی ہے (مشکوٰۃ)۔ ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا کہا اور وہ جانتا ہو کہ وہ شخص اس کا باپ نہیں اس پر جنت حرام ہے (بخاری' مسلم و ابو داؤد)۔

قرآن مجید' احادیث مبارکہ' تاریخ طبری' تاریخ ابن خلدون و طبقات ابن سعد و دیگر معروف کتب میں نسب و کفو کے بارہ میں تذکرہ موجود ہے۔ یاد رکھیے نسب اور پیشہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ لوہار، کاسبی، موچی، کمہار وغیرہ تمام پیشے مقدس ہیں انہیں حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ انبیاء علیہ السلام نے بھی ان پیشوں کو اپنایا حضرت آدمؑ اور ان کے بیٹے حضرت شیثؑ کپڑا بنتے تھے۔ حضرت نوحؑ آدم ثانی ترکھان کا کام کرتے تھے۔ حضرت ادریسؑ درزی کا کام کیا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کھیتی باڑی کرتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ بھیڑ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کا کام کرتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ دستکار تھے، کھجور کے پتوں سے پنکھے اور چٹائیاں بنا کر بیچتے تھے۔ نبی آخر الزماں حضور اکرم ﷺ بکریاں چرایا کرتے تھے اور تجارت بھی کیا کرتے تھے۔

زیر نظر کتاب میں سادات علوی اعوان پر دیگر اقوام کی نسبت زیادہ لکھا گیا ہے۔ کوئی اسے تعصب نہ سمجھے، تاریخی روایات و تحقیق سے کسی دوسرے قبیلہ کی دلآزاری، فخر، تکبر، غرور، تحقیر و برتری یا مبالغہ آرائی میرے مدعا میں شامل نہیں۔ دیگر قبائل کے شجرہائے نسب جس قدر دستیاب ہوئے شامل کتاب کیے گئے۔ دوران تالیف 8 اکتوبر 2005ء کو صوبہ سرحد کے متعدد اضلاع سمیت آزاد کشمیر کے چار اضلاع مظفر آباد، نیلم، باغ و راولاکوٹ میں قیامت خیز زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد لقمہ اجل بنے اور ہزاروں عمارات زمین بوس ہوگئیں بالاکوٹ شہر سمیت کئی دیہات صفحہ ہستی سے مٹ گئے اس دن راقم مظفر آباد کرائے کے مکان میں رہائش پزیر تھا کتاب ہذا کی اشاعت کی تمام امیدیں دم توڑ چکی تھیں الحمد اللہ حالات معمول پر آنے کے بعد تحقیق و تدوین کا سلسلہ

دوبارہ شروع ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کتاب ہذا کی تکمیل عمل میں آئی۔

اس کتاب کی تالیف کے سلسلہ میں راقم نے تقریباً سو سے زائد تاریخی کتب و رسائل و نسب ناموں سے استفادہ کیا ہے۔ ایسی کتب کی فہرست شامل کتاب ہے۔ ان تمام مصنفین، مولفین و معاونین کا بے حد شکر گزار ہوں خصوصاً محمد الدین فوق مرحوم' ایم خواص خان مرحوم ہزارہ، ڈاکٹر شیر بہادر پنی ہزارہ، محبت حسین اعوان کراچی، حاجی جہانداد اعوان پلندری، صوبیدار محمد رفیق علوی راولپنڈی، کیپٹن محمد اشرف عباسی مرحوم باغ، پروفیسر غلام مرتضےٰ اعوان مرحوم بن بیک راولاکوٹ، احمد حسین قاسم الحیدری سہنسہ کوٹلی، علامہ یوسف جبریل مرحوم و ملک شوکت محمود واہ کینٹ۔ ان دوست احباب کا بھی خاص طور پر شکر گزار ہوں جنہوں نے مسودہ کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات قلمبند کیے، بالخصوص ملک اورنگزیب اعوان ایڈیٹر ماہنامہ اعوان، اسلام آباد (ساکنہ برٹ مانسہرہ)، ملک میر افضل اعوان ناظم یونین کونسل پادہ ایبٹ آباد' محمد رشید حسرت اعوان ایم اے ایم ایڈ SS ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ مصنف نصابی کتب، نصابی بیورو آزاد کشمیر، گل زمان قاصد صدر آزاد کشمیر پنشنرز ایسوسی ایشن' عبدالرحیم علوی چیف ایگزیکٹیو المقدر ٹریڈرز پرائیویٹ لمیٹڈ راولپنڈی، محمد فرید اعوان ایم اے۔ ایم ایڈ SST (سراڑ)، ملک محمد یعقوب صدر ادارہ تحقیق الاعوان سنگولہ، محمد فاروق خان اعوان MA,BEd,LLB، ٹی جی ٹی، FG، سکول اسلام آباد، سید اکبر اعوان صدر بہبود فاؤنڈیشن سنگولہ' عبداللہ جان اعوان EX چیئرمین آل پاکستان پوسٹل سرکل آفیسز یونین اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ ان کے علاوہ ان معاونین کا بھی خاص طور پر مشکور ہوں جنہوں نے کتاب کی تالیف، تدوین و تکمیل میں کسی نہ کسی طرح مدد کی ان کی فہرست طویل ہے تاہم ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ مظفر آباد سے علامہ سید حسین احمد ہاشمی محمد آبادی چیف ایگزیکٹیو جمعیت اہلحدیث آزاد کشمیر، عبدالقیوم قریشی ایم اے بی ایڈ و ایم فل ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیم' محمد رفیق اعوان PS (ائر پورٹ) محمد عارف جہلوی، سیّد آزاد علی شاہ بخاری MA,BEd اتراسی' شوکت علی مغل (نلوچھی) محمد ادریس و عبدالقیوم (اعوان پٹی) علی زمان (سراڑ)، محمد شفیع اعوان (لڑی)۔ نیلم باڑیاں سے ملک محمد یاسین۔ باغ سے مولانا محمد اسماعیل (نزیولہ)، آصف اقبال تنولی (ڈھکی پنڈی)۔ کوٹلی پنجیڑہ سے صوبیدار محمد عزیز و عبدالریاض۔ پونچھ راولاکوٹ سے ملک شوکت حیات خان ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس یوتھ اینڈ کلچر (تنیالمیرہ)، قاضی سعید الرحمن (جھنڈالہ)، قاضی برکت حسین مرحوم و محمد خالد (برمنگ) محمد فاروق MA و محمد مشتاق (کوئیاں) صوبیدار محمد افسر، صوبیدار محمد شریف، کیپٹن سمندر خان و محمد

صغیر (بن بیک) ماسٹر محمد خلیل، محمد ادریس وبابر عرفات (نکر) منصور احمد، محمد اکرم وبابو مظفر (آگرہ) صوبیدار محمد نور Ex ممبر ضلع کونسل، نمبردار خانولی خان، صوبیدار حسن محمد، محمد خان کشمیری، حکیم محمد حکیم، منشی محمد شبیر، عبدالرحمٰن، محمد نصیب، محمد ریاض، محمد حنیف ومحمد عباس (کلسن) Ex بی ڈی ممبر محمد افسر، محمد سلیم Ex ممبر ضلع کونسل، محمد نزیر وبابو نزیر (ہیمہ ناڑی) مولوی شریف، مولوی گلزار، محمد صدیق وعبدالرؤف (چھمب) حوالدار اکبر حسین مرحوم، حاجی محمد اعظم، انجنئر محمد زرین، ماسٹر مشتاق وقاری سلطان محمود (دبن) چوہدری محمد بشیر اعوان ومحمد رزاق PET (بنی)۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ ان حضرات کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے تاریخی حالات ونسب نامے بروقت پہنچائے۔ ان احباب کا افسوس ہے جو وعدوں کے باوجود نہ پہنچا سکے۔ مجھے بعض تاریخی، اچھے وعلمی خاندانوں کے حالات بروقت نہ ملنے کا افسوس ہے۔

میرا یہ ہرگز دعویٰ نہیں ہے کہ میری تحقیق درست سو فیصد، حتمی اور غلطیوں سے مبرّا ہے۔ یقینا غلطیاں ہوں گی۔ کوشش کے باوجود کسی نہ کسی مقام پر کوئی غلطی رہ جاتی ہے اگر قرآن وسنت سے متصادم کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں اور اگر کسی شخص کا نام غلطی سے غلط لکھا گیا ہو یا جن شخصیات کے نام درج نہ ہو سکے ہوں اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہ تھی بلکہ میرے لیے وہ زیادہ قابل احترام ومعزز ہیں اس کے علاوہ اگر کسی کتاب ونسب کا حوالہ غلط درج ہو گیا ہو تو ان لوگوں سے میری التجا ہے کہ غلطیوں سے مبرا تو صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے۔ ایسے حضرات سے گزارش ہے کہ غلطیوں کی نشاندہی اور جائز تنقید واصلاح کرتے ہوئے مجھے اپنی قیمتی آراء سے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درستگی ہو سکے۔ آخر میں تمام قارئین کرام سے دعاؤں کی استدعا ہے۔

والسلام

محمد کریم خان اعوان

MA(IR),MA(IH)

03558101809

0312-9206659

۲۶ شعبان المعظم ۱۴۲۸ھ

09 ستمبر 2007ء

25 بھادوں 2064 بکری

تخلیق کائنات

حضرت آدم علیہ السلام:

ہم جس کائنات میں رہتے ہیں اسے دنیا کہا جاتا ہے۔ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے چھ دنوں میں بنایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ "بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان وزمین چھ دن میں بنائے۔ (القرآن کنز الایمان اعراف۔ 54) اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق حضور ﷺ کے وجود پاک کے سبب رب العالمین نے یہ کائنات تخلیق فرمائی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں حضرت آدمؑ سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے رب کے ہاتھوں کے درمیان نور تھا۔ ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمام انبیاءؑ سے پہلے تخلیق ہوا اور بعد میں آیا۔ (تاریخ انبیاء)۔ خوبصورت، رنگین باغ وبہار سے مزین، موتی کی طرح چمکتی دمکتی آبشاروں، برفانی کوہساروں، مہتاب کی کرنوں اور آفتاب کی شعاؤں کا مسکن۔ یہ دنیا بڑی دلچسپ ہے۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب، کوئی گورا ہے کوئی کالا، کوئی چھوٹا ہے اور کوئی بڑا۔ انسانوں کی شکل وصورت، زبان ولباس، رسم ورواج، کام کاج، کھیل وتفریح، عادات واطوار سب ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔ انسان ہزاروں قبائل ونسبوں کا مجموعہ ہے جو سب ایک باپ آدم کی اولاد ہیں اس کائنات میں حیرت انگیز دلچسپی کا باعث ہے جو تمام مخلوقات سے بہترین مخلوق اور عقل وشعور سے بہرہ مند ہے۔

کائنات کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنا کر دنیا میں بھیجا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ "اور (یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ (بقرہ-30) تخلیق آدم سے متعلق ارشاد فرمایا۔ ترجمہ "اور بیشک ہم نے انسان کو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو کہ سڑے ہوئے گارے سے پیدا کی۔ (القرآن المبین الحجر 26)۔ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو زمین سے ایک مشت خاک لی اس کو پانی میں خمیر کیا جب وہ گارا سیاہ ہو گیا تو اس میں بو پیدا ہوئی تو وہ بجتا اور اس میں آواز پیدا ہوتی جب آفتاب کی تمازت سے وہ پختہ ہو گیا تو اس میں روح پھونکی گئی اور وہ انسان ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کریں۔ تمام فرشتے سجدے میں گئے۔ سوائے ابلیس کے اللہ نے فرمایا کہ ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی کے بدبودار گارے سے بنایا۔ فرمایا نکل جا کہ تو مردود ہے اور بیشک قیامت تک تجھ پر لعنت

ہے۔شیطان نے کہا میں انسان کو تیری عبادت سے گمراہ کروں گا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے بے شک میرے بندوں پر تیرا قابو نہیں۔سوا ان گمراہوں کے جو تیرا ساتھ دیں اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر دنیا میں بھیجا اور فرمایا کہ میرے ایمان دار بندوں پر شیطان کا قابو نہیں سوا ان کافروں کے جو شیطان کے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے ایمان دار بندوں میں شمار کیا اس کے باوجود ہم شیطان کی پیروی کرتے ہوئے کافروں کے گروہ میں چلے جائیں اس عہد کی نفی ہے جو ہم نے اللہ سے کیا ہے۔اسلیئے بندے کے اوپر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ بندے کو اللہ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل ہو۔اس کا دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے سرشار ہو اس کے اندر عبادت کا ذوق اور اللہ تعالیٰ کے عرفان کا تجسس کروٹیں لیتا ہو۔بندہ از خود کیا ہے؟ وجود میں آنے سے قبل پانی کا ایک قطرہ تھا۔اس قطرہ ے ایسی شکل وصورت میں آیا جس میں جمال وکمال کے سارے جوہر پائے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود انسان از خود کتنا بے بس ومجبور ہے کہ وہ ایک ذرہ بھی پیدا کرنے سے قاصر ہے۔

حضرت آدمؑ کی پیدائش کے بعد فرشتوں نے اللہ کے حکم سے حضرت آدمؑ کو تحت پر بٹھا کر جنت الفردوس میں لا رکھا اور تمام نعمتیں عطا کیں اس کے بعد حضرت آدمؑ کی بائیں پہلو سے حواؑ کو پیدا کیا۔شیطان نے آدمؑ کو جنت سے نکلوانے کا عہد کرتے ہوئے آدمؑ اور حوا کو اس درخت کا پھل کھانے پر اکسایا جس سے اللہ نے منع فرمایا تھا۔قرآن مجید میں ارشاد ہے ”تو اتار لایا انہیں فریب سے پھر جب انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا۔اس پر ان کی شرم کی چیزیں کھل گئیں جو پتوں سے چھپانے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا کیا میں نے تمہیں اس درخت کا پھل کھانے سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔دونوں نے عرض کی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخٰسرین۔اللہ تعالیٰ نے آدمؑ وحوا کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے انہیں حکم دیا کہ وہ کرہ ارض پر رہیں، اپنی نسل بڑھائیں، اچھائی اور بھلائی کا پرچار کریں اسطرح حضرت آدمؑ کائنات میں سب سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ تاریخ الانبیاء ص 57 پر، نقوش کائنات اور قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ آدمؑ کو سراندیب (سری لنکا) اور حوا کو جدہ (حجاز) میں اتارہ۔آدمؑ حج کی نیت سے جب مکہ مکرمہ میدان عرفات میں جبل رحمت پر پہنچے تو حوا کو دیکھا وہ جدہ کی طرف سے آئی ہیں وہاں دونوں کی ملاقات ہوئی۔

حضرت آدمؑ جب 130 برس کے ہوئے تو آپ کے فرزند حضرت شیثؑ پیدا ہوئے۔جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد پیغمبری عطا کی تا کہ لوگوں کو ایک خدا کی عبادت کرنے اور آپس میں

بھائیوں کی طرح محبت وامن سے زندگی بسر کریں۔آدمؑ کی وفات تک ان کی اولاد چالیس ہزار تھی۔آدمؑ کی زندگی ہی میں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔حضرت شیثؑ کے فرزند انوش تھے جو باپ کی وفات پر دین پر قائم رہے اور اپنی قوم کے بادشاہ ہوئے۔ان کے فرزند قنیتان بھی بادشاہ گزرے ہیں۔قنیتان کے فرزند مہائیل یالائیل تھے۔مہائیلؑ نہایت حسین وجمیل تھے۔آپؑ پیغمبر بھی تھے نہایت عبادت گزار تھے۔کہا جاتا ہے کہ ان کی لاش دفن نہیں کی گئی۔ایک عرصہ تک ان کی پرستش کی گئی۔ان کے بیٹے بیار گزرے ہیں جن کے فرزند اختوخ معروف حضرت ادریسؑ ہوئے۔آپؑ بھی نبی تھے۔علم نجوم، علم کتابت اور فن خطاطی آپ ہی نے ایجاد کی۔آپؑ کے دور میں بت پرستی عام تھی۔آپ نے لوگوں کو بت پرستی سے منع فرمایا اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دی۔جب آپؑ کی عمر 65 برس ہوئی۔تو متوشلخ پیدا ہوئے۔آپ روئے زمین کے بادشاہ تھے۔قوم جن آپ کی مطیع تھی۔آپ کے پاس کتاب تھی جس کی جن بہت قدر کیا کرتے تھے اور اس پر حلف اٹھایا کرتے تھے۔آپ کے فرزند لمک اپنے وقت کے سلطان روزگار تھے آپ نے قوم کو بت پرستی سے منع فرمایا اور حق کی دعوت دی مگر قوم باز نہ آئی۔

حضرت نوحؑ :

لمک کے فرزند آدم ثانی حضرت نوحؑ ہوئے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ترجمہ ”بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا (اعراف 59) حضرت نوحؑ ساڑھے نو سو سال سے زیادہ عرصہ تک تبلیغ کرتے رہے حتیٰ کہ قوم کے لوگ جہالت وہٹ دھرمی وبت پرستی پر ڈٹے رہے۔آپؑ کی بیوی اور ایک لڑکا بھی آخر دم تک ایمان نہ لائے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو اطلاع دی ان بدکاروں پر عنقریب طوفان کی شکل میں عذاب آنے والا ہے اور آپؑ ایک کشتی تیار کر لیں۔طوفان شروع ہوتے ہی اپنے ساتھیوں سمیت اس پر سوار ہو جائیں۔جانوروں کا ایک ایک جوڑا رکھ لینے کے لیے بھی کہہ دیا گیا۔طوفان شروع ہوا کہا جاتا ہے کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی برستا رہا۔نافرمان قوم طوفان میں غرق ہوئی۔آپؑ بعد طوفان 350 سال تک زندہ رہے۔ حضرت نوحؑ کے تین بیٹے سام، حام اور یافث آپؑ کے ساتھ کشتی میں سوار ہو گئے تھے۔حضورﷺ نے فرمایا سام اہل عرب فارس اور روم کا باپ ہے۔حام اہل حبشہ اور سوڈان کا باپ ہے اور یافث اہل روم ترکوں و یاجوج ماجوج کا۔(تاریخ الانبیاء ص 71 و تاریخ طبری جلد اول ص 161)۔

حام بن نوحؑ :

تاریخ طبری جلد اول کے مطابق حام کے تین بیٹے کوش، قوط اور کنعان تھے۔ تاریخ ابن خلدون جلد دوئم ص 40 پر کوش، کنعان اور معرام لکھے ہیں۔ معرام کا بیٹا قوط لکھا ہے۔ کوش کے تین بیٹے حبشہ، سندھ و ہند تھے۔ سندھ کے آٹھ فرزند ملتان، ٹھٹھہ، قبط، بربر، نجریہ، افرنجم، و کنعان و جبس تھے۔ ہند کے پانچ بیٹے نہروان، دکن، کوس بنگ، یورپ دہر مز تھے۔ حقیقت الاعوان ص 63 کے مطابق نہروان کے تین بیٹے بہروج، کپتاج، اور کناج ہوئے۔ دکن کے بھی تین ہی بیٹے مرہٹ، جد اعلیٰ مرہٹہ اقوام، کنبر اور تلنگ ہوئے۔ جنہوں نے تلنگانہ آباد کیا۔ ہر مز کی اولاد سے بجی پال و گرج پال مشہور تھے۔ بجی پال کی اولاد سے بھٹی راجپوت ہیں۔ انساب القبائل اکبریا جلد سوئم ص 15 و 873 کے مطابق گرج پال کی چوبیسویں پشت میں راجہ تھک کے نام پر تھکیال قوم آباد ہوئی۔ راجہ تھک کی ساتویں پشت میں راجہ رکمی خان مسلمان ہوا۔ جس کی اولاد میرپور، کوٹلی، باغ، تھب، مہنڈر، پونچھ، بھارہ کہو مری، دوتارہ و گجر خان وغیرہ میں آباد ہے۔ برہما کے تین فرزند راجہ پانڈو، بدر و درتھ راشٹر تھے۔ درتھ راشٹر کی اولاد سے سوہلن، مہنگرال، موہیال، چوہان، چب، جرال و ٹھکر راجپوت مشہور ہیں۔ راجہ پانڈو کی چوتھی پشت میں راجہ جنمی پال بادشاہ ہوا۔ راجہ جنمی پال کی اولاد سے راجہ مل خان نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا" راجہ مل خان کے چھ بیٹے راجہ بیر خان، راجہ جوہد خان، راجہ ترنولی خان، راجہ کھکھا خان، راجہ کالا خان و اچرا تھے۔ راجہ جوہد کی اولاد جنجوعہ راجپوت راجہ کھکھا کی اولاد کھکھا راجپوت مشہور ہے۔ (تاریخ اقوام پونچھ ص 245)

یافث بن نوحؑ:

تاریخ طبری میں یافث کے سات بیٹے جومر، مارح، وائل، حوان، توبیل، ہوشیل و ترس اور بیٹی شکبتہ لکھی ہے۔ ابن خلدون نے آٹھ فرزند ماغوغ، مازائے، ملشخ، طیراش، کومر، حمران، قطہ بال دیاوان لکھے ہیں۔ اور کومر کا بیٹا ترک لکھا ہے۔ طبری نے یاجوج ماجون کا باپ جومر لکھا ہے اور ترک کو ان کا چچازاد بھائی لکھا ہے۔ حقیقت الاعوان اور انساب القبائل اکبریا کے مطابق یافث کے تیرہ فرزند تھے۔ حذر، تارخ یا ترک، کماری یا کاری یا جوج، ارش یا روس، مس یا چین، اصقلاب، خزر، ماوی، توبل مسک، مرج یا مرح سیدیان یا سوید، فلج دیونان ترک کی اولاد سے تاتاری (ہلاکو خان و چنگیز خان) و مغل قابل ذکر ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق مغول خان

و تاتار خان ترک کی چوتھی پشت میں ہیں۔ حقیقت الاعوان کے مصنف صوبیدار رفیق اعوان کے تحقیق کردہ شجرہ نسب کے مطابق ترک کی دوسری پشت میں مغل خان اور تیسویں پشت میں امیر تیمور ہیں۔ قلمی شجرہ نسب مغل ملدیال نندرائی باغ کے مطابق ترک بن یافث کی اکیسویں پشت میں مغل ہیں ان کی چودھویں پشت میں امیر تیمور ہیں۔ یہ شجرہ نسب پشتوں کے لحاظ سے درست معلوم ہوتا ہے۔ تاہم مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ اس خاندان کے حالات آگے درج کیے جائیں گے۔ یاجوج ماجوج سے متعلق علامہ سید نجم الحسن کراروی کتاب چودہ ستارے ص 599 پر مشکوٰۃ، صحیح مسلم و ترمذی شریف کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ یہ حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی اولاد سے ہیں۔ یہ دونوں چار سو قبیلوں اور امتوں کے سردار اور سربرآوردہ ہیں۔ زمانہ فترت میں یہ لوگ اپنی جگہ سے نکل کر قریب کی ساری دنیا کو کھا پی جاتے تھے۔ ذوالقرنین نے بحکم خدا لوہے کی دیوار تعمیر کر کے ان کا راستہ روکا۔ تاریخ الانبیاء ص 38 پر قرآن مجید کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے تین سفر اختیار کیے تیسرے سفر میں اس کا واسطہ ایسی قوم کے ساتھ پڑا جس نے یاجوج ماجوج قبائل کی تخت و تاج کے بارے میں شکایت کی۔ ذوالقرنین نے ان ہی کی فرمائش پر دو پہاڑوں کی درمیانی گزرگاہ کو لوہے اور تانبے کی سد سکندری قائم کر کے اس قوم کو حملہ آوروں سے محفوظ کیا۔

سام بن نوحؑ :

تاریخ ابن خلدون جلد دوئم ص 38 پر سام کے چار فرزند ارم، لاوذ، ارفخشد اور اشود ہیں۔ تاریخ طبری جلد اول ص 164 کے مطابق سام کے چھ بیٹے عابر، علیم، اشوذ، لاوذ اور ارفخشد ہیں۔ بعض انساب دان کے مطابق سام کی عمر 600 سال تھی۔ ان کے 29 فرزند ہوئے۔ ان کی اولاد سے اہل یمن، شام، عراق، عرب، کرمان، آذربائیجان و خراسان وغیرہ میں۔ آسام و سیام کی آبادیاں ان ہی کے نام ہیں۔ کنز الایمان، رحمت العالمین، حقیقت الاعوان و انساب القبائل اکبریا میں درج ہے کہ سام کے پانچ بیٹے ارفخشد، عیلام، اسود، ارم و لود کی اولاد ہوئی۔ اسود کے فرزند ایران و باشیل تھے۔ ایران کی نسل سے کرد ہیں۔ ارفخشد کے دو فرزند شالخ و کیومرث تھے۔ گکھڑ خاندان کیومرث کی اولاد سے بتایا جاتا ہے۔ شالخ کے فرزند عابر عرف ہودؑ ہوئے۔ ہودؑ کے فرزند فالغ ان کے ارغو تھے جن کے فرزند ساروغ ہوئے ان کے فرزند ناحور تھے۔ ان کے پانچ بیٹے تارخ (تارہ)، آذر، ہاران، نور، بیتان تھے، بیتان کی تیسری پشت میں لقمان حکیم معروف گزرے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

تاریخ طبری میں آپؑ کا شجرہ نسب یوں تحریر ہے ''ھو ابراہیم بن تارخ بن ناحور بن ساروغ بن ارغوا بن فالخ بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام،، ضیاء النبی ﷺ کے مصنف پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نے بھی جلد اوّل صفحہ 375 پر درج بالا شجرہ علامہ ابن جریر طبری کے حوالہ سے رقم کیا ہے ص 390 پر مزید لکھتے ہیں کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے والد مومن تھے تفسیر روح المعانی کے حوالہ سے رقم طراز ہیں ''علماء اہلسنت میں سے ایک جم غفیر کی رائے یہ ہے کہ آزر، حضرت ابراہیم کے والد نہ تھے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آباؤ اجداد میں کوئی کافر نہ تھا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے'' کہ میں ابتداء سے آخر تک پاک لوگوں کی پشتوں سے پاک خواتین کے رحموں میں منتقل ہوتا چلا آیا ہوں۔ اور مشرقین پاک نہیں ہوتے بلکہ نجس اور ناپاک ہوتے ہیں،، (ضیاء النبی ﷺ)۔ تارخ کے فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ ہاران کے فرزند حضرت لوطؑ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے آٹھ فرزند حضرت اسماعیلؑ حضرت اسحاقؑ مدینؑ نقشانؑ مدانؑ مرانؑ شرخ وسوخ ہوئے۔ (ابن خلدون جلد دوئم ص 496)۔

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا ''شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھے اس بڑھاپے میں اسماعیلؑ اور اسحاق جیسے دو بیٹے دیے، حقیقت یہ ہے کہ میرا رب ضرور دعا سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں) پروردگار، میری دعا قبول کر۔ پروردگار، مجھے اور میرے والدین کو اور سب ایمان لانے والوں کو اس دن معاف کردے جب کہ حساب قائم ہوگا'' (ابراہیم کی یہ دعا بھی یاد کرو) جب انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار! اس شہر کو امن والا بنادے اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔ (ابراہیم۔35)۔ حضرت ابراہیمؑ کی عمر 85 برس ہوئی تو حضرت اسماعیلؑ اور 100 برس کی عمر میں حضرت اسحاقؑ پیدا ہوئے۔

حضرت اسحاقؑ و حضرت یعقوبؑ:

حضرت ابراہیمؑ کے فرزند دوئم حضرت اسحاقؑ اہل کنعان (فلسطین) کے پیغمبر تھے ان کی بیوی اہل کنعان کے سردار کی بیٹی تھی۔ جس کے بطن سے دو فرزند حضرت عیصؑ اور حضرت یعقوبؑ پیدا ہوئے۔ عیصؑ کے دو بیٹے ایلغو و روم تھے۔ ایلغو کی اٹھارہویں پشت میں سکندر رومی بن میلقوس تھے۔ روم کی تیسری پشت میں

حضرت ایوبؑ ہوئے۔ حضرت یعقوبؑ جوان ہوکر ماموں کے گھر گئے ان کی دو لڑکیوں سے نکاح کیا اُس وقت دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا جائز تھا۔ بیس سال تک وہاں رہ کر واپس شام آئے۔ واپسی پر اللہ تعالیٰ نے ان کو اسرائیل کا خطاب دیا عربی میں اسرائیل کا ترجمہ عبداللہ کیا جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت کے مطابق رات کو گھر سے نکلنے کی وجہ سے اسرائیلی مشہور ہوئے ان کے بارہ بیٹے ہوئے۔ لاوی، یہودا، شمعون، روبن، آشر، دان، جد، نفتالی، زبلون، یوسفؑ، بنیامینؑ واشکار۔ (تاریخ ابن خلدون جلد دوئم ص 496 'انساب القبائل اکبریا جلد چہارم ص 9 وانقلاب پونچھ)۔ لاوی کے دو فرزند فاہت وبصر تھے۔ بصر کے فرزند قارون فرعون مصر تھے۔ فاہت کے فرزند عمران کے دو بیٹے ھارونؑ و حضرت موسیٰؑ ہوئے۔ حضرت ہارونؑ موسیٰؑ کے حقیقی بڑے بھائی تھے حضرت موسیٰؑ کی سفارش پر انہیں نبوت ملی۔ یہودا کے دو بیٹے فارس وسروع تھے۔ فارس کی نویں پشت میں حضرت داؤدؑ بن یاسین ہوئے۔ حضرت داؤدؑ کے دو فرزند بخشان وسلیمانؑ ہوئے۔ بخشان کی چھٹی پشت میں حضرت یحییٰؑ بن ذکریا بن برخیا بن ادن بن صدیق ہوئے۔ حضرت سلیمان کی بارہویں پشت میں حضرت مریم بن عمران بن ہامان ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن میں صدیقہ (ولی) فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بدوں مرد کے ان کو حمل ہوگیا اور حضرت عیسیٰؑ پیغمبر پیدا ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کی بزرگی بیان فرمائی ہے کہ عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی۔ بجز دو عورتوں کے ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ (بہشتی زیور ص۔ 473)۔ حضرت یوسفؑ نہایت حسین وخوبصورت تھے۔ بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا تھا۔ ان کی تیسری پشت میں یوشع بن نون بن افراہم ہوئے۔

یوسفؑ کے حقیقی بھائی بنیامینؑ ہوئے۔ جن کے فرزند قصیٰ تھے ان کے چار فرزند ساؤل الملقب بہ ملک طالوت بادشاہ، ادم، ذہب ویوسف تھے۔ ساؤل کے پوتے افغانا تھے۔ افغانا کی چونتیس ویں پشت میں قیس تھے۔ قیس نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام قبول کیا اور آپ ﷺ نے ان کا نام عبدالرشید رکھا۔ عبد الرشید، افغان، پٹھان، وسدھن (سدوزئی) وغیرہ کے جد اعلیٰ ہیں ان کے چار بیٹے سڑبن، بیٹن وغور غشت اور کورلہ ہوئے۔ سڑبن کے دو لڑکے پیدا ہوئے پہلا شرف الدین اہل فغان اس کو شرجنون کہتے ہیں۔ دوسرا خیر الدین کہ اہل افغان اس کو خرشبون کہتے ہیں۔ شرف الدین کے پانچ لڑکے شیرانی، ترین، میانی، بڑیچ وامر الدین تھے۔ شیرانی کی اولاد کوہ کیسہ، ڈی جی خان وڈی آئی خان میں آباد ہے۔ ترین کی اولاد سے پوپل زئی، بارک زئی، اکوزئی وعلی زئی مشہور ہیں۔ خیر الدین بن سڑبن کی اولاد سے سدھن (سدوزئی یوسف زئی،

علی زئی، دلوزئی، لالہ زئی، گگیانی، شنواری، محمد زئی، نیکوزئی وغیرہ ہیں۔ بیٹن کی اولاد سے بیٹنی ہی مشہور ہیں۔ غور
غشت کی اولاد کاکڑ، میرزئی، کتوزئی وغیرہ کہلاتی ہے۔ (خلاصہ الانساب، انساب القبائل اکبر یا جلد چہارم،
انقلاب پونچھ) سدو عرف سعد اللہ (سدوزئی) کی اولاد کا ذکر آگے کیا جائے گا۔

حضرت اسماعیلؑ:

حضرت اسماعیلؑ سرزمین شام میں حضرت ہاجرہ کے بطن پاک سے پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی حضرت سارہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اس وجہ سے انہیں رشک پیدا ہوا اور انہوں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ آپ ہاجرہ اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جدا کر دیجیے۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کو سرزمین حرم کعبہ لے آئے اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی توشہ دان میں کھجوریں اور ایک برتن میں پانی انہیں دے کر آپؑ واپس ہوئے۔ حضرت ہاجرہ نے عرض کیا آپ کہاں جاتے ہیں ہمیں چھوڑ کر کیا اللہ نے حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس وقت آپ کو اطمینان ہوا۔ حضرت ہاجرہ اپنے فرزند حضرت اسماعیل کو دودھ پلانے لگیں جب پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت ہوئی۔ تو آپ پانی کی جستجو یا آبادی کی تلاش میں صفا مروہ کے درمیان دوڑیں۔ ایسا سات مرتبہ ہوا۔ تاریخ حرمین شریفین ص 36 کے مطابق ''حضرت اسماعیلؑ لیٹے ہوئے ایڑیاں مار رہے تھے کہ فرشتے نے اپنے بازو سے اشارہ کیا تو ان کی ایڑیوں کے نیچے سے پانی کا چشمہ بہہ رہا تھا۔ اس چشمے کو زم زم کہتے ہیں''۔ اس پانی سے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا سطح زمین پر سب سے بہترین پانی زم زم ہے یہ بابرکت پانی غذا بھی ہے اور بیماری سے شفا بھی۔ صفا و مروہ دو قدیم مقدس پہاڑیوں کے نام ہیں جو آج کل حرم شریف کے اندر شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت ہاجرہؓ کا صبر اور عاجزی کے ساتھ دوڑنا اس قدر پسند آیا کہ اسے تاقیامت مناسک حج و عمرہ کے واجبات میں شامل فرمایا۔ حضرت اسماعیلؑ کی عمر مبارک نو سال ہوئی تو حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں وحی آئی کہ اپنے بیٹے اسماعیلؑ کی قربانی کر۔ دونوں باپ بیٹا منیٰ کے لیے روانہ ہوئے۔ شیطان نے پہلے حضرت حاجرہ سے کہا کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لے جا رہے ہیں۔ حاجرہ نے جواب دیا کبھی باپ نے بیٹا ذبح کیا ہے؟ شیطان نے کہا اللہ کا حکم ہے حضرت حاجرہ نے فرمایا اگر اللہ کا حکم ہے تو میں راضی ہوں۔ شیطان نے اس کے بعد حضرت اسماعیل کو ورغلانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر حضرت اسماعیل کو ذبح کرنا شروع کیا۔ جبرائیل نے جنت سے ایک دنبہ لا کر رکھ دیا اور اس طرح اسماعیلؑ کے کے بجائے دنبہ کی قربانی کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے شیطان

کو کنکریاں مارنا اور قربانی کو بھی حج کے واجبات میں شامل فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ترجمہ ''اور جب اٹھاتا تھا ابراہیمؑ اس گھر کی دیواریں اور اسماعیلؑ یہ کہتے ہوئے۔ اے رب ہمارے ہم سے قبول فرما بیشک تو ہی ہے سنتا جانتا (کنز الایمان) پہلی مرتبہ کعبہ معظمہ کی بنیاد آدمؑ نے رکھی اور بعد طوفان نوحؑ حضرت ابراہیمؑ نے اسی بنیاد پر تعمیر فرمائی۔ خانہ کعبہ میں ملتزم سے ذرا پیچھے کی جانب مقام ابراہیمؑ ہے۔ جہاں آپؑ کے قدموں کے نشانات آج تک محفوظ ہیں۔ حضرت اسحاقؑ کی سکونت شام اور حضرت اسماعیلؑ کی سکونت عرب میں تھی۔

حضرت اسماعیلؑ نے 137 سال عمر پائی۔ تاریخ الانبیاء کے مصنف مولوی محمد انور ص 100 پر اور رحمت العالمین کے مصنف قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری ص۔ 51 پر تاریخ مکہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت اسماعیل اپنی والدہ کے پہلو میں مطاف کعبہ کے اندر مدفون ہوئے۔ تاریخ ابن خلدون جلد دوئم کے مطابق حضرت اسماعیل کے بارہ فرزند ہوئے جن کے نام یہ ہیں۔ نبیت، قیدار، ادبئیل، بسام، دومہ، سمعا، مشا، حدر، تیمہ، وطور، نفیس و قدمہ۔ نبیت کی اولاد سے انصار مدینہ ہیں۔ تاریخ المدینۃ المنورہ ص 91 کے مطابق ''اوس و خزرج اور اہل یمن کا سلسلہ نسب یعرب بن یشجب سے ملتا ہے اور قوم عمالقہ کا سلسلہ نسب عملیق بن لاوذ بن ارم بن سام بن نوحؑ سے ملتا ہے''۔ قیدار کی چھٹی پشت میں عدنان مشہور گزرے ہیں۔ انہوں نے ہی قدیم سلطنت انبار قائم کی ان کے دو فرزند معد و عک تھے۔ عک نے یمن میں اپنی سلطنت قائم کر لی تھی۔ معد کے دو بیٹے نزار و قنص تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا نسب نزار سے ملتا ہے۔ نزار کے چار فرزند مضر، ایاد، ربیعہ، وانمار تھے۔ مضر کے بیٹے الیاس تھے جن کے تین فرزند مدرکہ، طانجہ و قیس عیلان تھے۔ قیس عیلان کی اولاد سے حلیمہ سعدیہ کا خاندان، بنو ثقیف، بنو سلیم و بنو فرازہ وغیرہ ہیں۔ مدرکہ کے دو بیٹے خزیمہ و ہذیل تھے۔ ہذیل کی گیارہویں پشت میں عبداللہ بن مسعودؓ گزرے ہیں۔ خزیمہ کے تین فرزند کنانہ، ہون و اسد تھے۔ اسد کی اولاد سے ام المومنین حضرت زینبؓ ہیں۔ کنانہ کے چھ فرزند نضر، مالک، عبد مناۃ، عمر، احابیش، و عامر تھے۔ مناۃ کے فرزند بکر تھے جن کے بیٹے ابو الاسود دیل تھے جو دولی قبیلہ کے جد اعلیٰ ہیں۔

قریش:

نضر کے فرزند مالک ہوئے جن کے دو فرزند فہر (قریش) و حرث تھے۔ فہر کے وقت حسان حاکم یمن ایک فوج لیکر مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تھا اس کا مقصد یہ تھا کہ خانہ کعبہ کو گرا کر اس کا ملبہ یمن لے جائے اور وہاں خانہ کعبہ تعمیر کرے۔ فہر نے اسے شکست دی۔ اس فتح سے فہر کی عظمت و شوکت کا سکہ عرب میں قائم ہو گیا تھا۔

قریش وہیل مچھلی کو کہتے ہیں جو سمندر میں سب سے بڑا جانور ہے۔فہر اور اولا دفہر کو اس لیے قریش کہنے لگے کہ وہ بھی عرب بھر میں جملہ قبائل سے طاقتور و عظیم الشان تھے فہر کے دو فرزند غالب اور محارب تھے۔غالب کے بھی دو ہی فرزند لوی اور تیم گزرے ہیں لوی کے چار بیٹے کعب،عوف،عامر اور حرث تھے،کعب کے پانچ فرزند مرہ،عدی ہصیص،سہم اور جمع گزرے ہیں۔مرہ کے تین بیٹے کلاب تیم اور مخزوم تھے۔مخزوم کی اولاد سے خالد بن ولیدؓ،ابو جہل وعاص پسران ہشام تھے۔عدی کی ساتویں پشت میں حضرت عمر خطابؓ خلیفہ دوئم تھے جن کی اولاد قریشی فاروقی کہلاتی ہے۔کلاب کے دو فرزند قُصَی اور زہرہ تھے۔قُصَی ایک تاریخ ساز شخصیت تھے آپ نے مکہ میں ایک چھوٹی سی ریاست کی بنیاد ڈالی۔زہرہ کی اولاد سے سیّدہ آمنہ،سعدؓ بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف قابل ذکر گزرے ہیں۔تیم بن مرہ کی چھٹی پشت میں خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیقؓ اور طلحہؓ بن عبداللہ وغیرہ تھے۔حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اولاد قریشی صدیقی کہلاتی ہے۔قُصَی کے تین بیٹے عبدالمناف،عبدالدار اور عبدالعزیٰ تھے۔عبدالعزیٰ کے فرزند اسد تھے جن کے دو فرزند مطلب وخویلد تھے مطلب ک ی اٹھارویں پشت میں حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی ہوئے۔خویلد کے دو فرزند عوام اور نوفل اور بیٹی ام المومنین خضرت خدیجہؓ ہوئیں۔عوام کے فرزند زبیرؓ تھے نوفل کے فرزند ورقہ انجیل کے عالم تھے ورقہ نے حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی تھی۔

عبدالمناف کے چھ بیٹے مطلب،ھاشم،عبدالشمس،نوفل،ابوعمرو اور ابوعبیدہ تھے۔مطلب کی چھٹی پشت میں امام شافعیؒ معروف گزرے ہیں۔عبدالشمس کے بیٹے امیہ تھے۔ان کے دو بیٹے ابی العاص وحرب تھے۔ابی العاص کے پوتے حضرت عثمان غنیؓ بن عفان خلیفہ سوئم تھے جن کی اولاد قریشی عثمانی کہلاتی ہے۔حرب کے پوتے امیر معاویہ بن ابوسفیان تھے۔

بنوھاشم آنحضور ﷺ کا خاندان:

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد حضرت ابراہیمؑ سے حضرت اسمٰعیلؑ کو منتخب کیا اور اولاد حضرت اسمٰعیلؑ سے بنو کنانہ کو چُنا اور بنو کنانہ میں سے قریش کو معزز کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم میں سے میری ذات کو افضل قرار دیا (امام مسلم و ترمذی)۔اس کے علاوہ کئی احادیث مبارکہ میں نبی پاک ﷺ کا نسب تمام انساب سے بلند تر قرار دیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کا شجرہ نسب مبارک یہ ہے۔محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن

الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہاں تک نسب مبارک آپ ﷺ متفق علیہ ہے اس پر سب کا اجماع ہے کہ آپ ﷺ اولاد حضرت اسمٰعیلؑ بن ابراہیمؑ سے ہیں۔عدنان بن اود بن ہمیع بن سلامان بن ثابت بن جمل بن معد اول بن عدنان اول بن اود اول بن ہمیع اول بن سالامان اول بن عوص اول بوز بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشن بن حزا بن بلداس بن یدلاف بن تابخ بن جاحسم بن ناحش بن ماخی بن عیفی بن عبقر بن عبید بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلحن ارعوے بن عیصی بن دیشان بن عیصر بن اقناد بن ایہام بن مقصر بن ناحث بن زارح بن سمّی بن مزّی بن عوض بن عرام بن قیدار بن اسمٰعیلؑ بن ابراھیمؑ بن تارخ بن ناحور بن شاروغ بن ارغو بن فانع بن عابر بن شالخ بن قینان بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اختوخ بن بیار بن لائیل بن قنیتان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام (کنزالایمان' کتاب رحمت للعالمین جلد دوئم صفحہ 23 تا 29' تاریخ طبری جلد دوئم ص 65' طبقات ابن سعد جلد اول ص 69' تاریخ ابن خلدون جلد دوئم ص 496' الرحیق المختوم ص 75' ہمارے حضورؐ ص 35,36' قصص الانبیاء ص 685' سیرت النبی ﷺ از شبلی نعمانی ص 103،تاریخ سادات ص 10 وضیاء النبی ﷺ ص 375)۔ہاشم بن عبدالمناف 464ء میں پیدا ہوئے۔آپ بلند مرتبت بزرگ تھے۔آپ کی سخاوت کا چرچا عام تھا آپ کی اوا دبنو ھاشم کہلائی۔ہاشم کے ہاں ایک پروقار عظیم تر اعلیٰ شخصیت عبدالمطلب پیدا ہوئے جو کعبہ کے متولی بھی تھے۔عبدالمطلب کے بارہ فرزند حضرت حارث،حضرت زبیر،حضرت ابو طالب،حضرت عبداللہ،ابولہب،مقوم،حجل،مصعب' مغیرہ،حضرت حمزہؓ،ضرار اور حضرت عباسؓ۔

امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ:

حضرت محمد ﷺ 22 اپریل 571ء بمطابق 12 ربیع الاوّل عرب کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔عمر مبارک جب 25 برس ہوئی تو آپ ﷺ کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ سے شادی کر لی۔12 فروری 610ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ آپ کو ساری کائنات کے لیے پیغمبر منتخب کر لیا ہے۔سیّد عالم تمام انبیاء سے افضل ہیں کیونکہ خصال،کمال و اوصاف شرف جو جدا جدا انبیاءؑ کو عطا کیے گئے تھے نبی ﷺ کے لیے سب کو جمع فرمایا گیا۔آپ ﷺ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے۔جن ہوں یا بشر،فرشتے ہوں یا دیگر مخلوقات سب آپ ﷺ کے امتی ہیں۔معلوم ہوا کہ حضور سیّد عالم کی رسالت عام

ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں۔ گورے ہوں یا کالے عربی ہوں یا عجمی پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لیے آپ ﷺ رسول ہیں اور وہ سب آپ ﷺ کے امتی، خلاصہ یہ ہے کہ ,, آپ ﷺ تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ ﷺ کو ہی حاصل ہے جو قرآن کریم کی آیات کثیرہ سے ثابت ہے،، (کنزالایمان) 23 سال کی شب وروز کوششوں سے جب دین اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا تو ماہ صفر ۱۱ھ میں سرور کائنات ﷺ نے سفر آخرت کی تیاری شروع کردی اور ایک دن مسلمانوں کو جمع کیا اور ارشاد فرمایا

''مرحبا! مسلمانو! اللہ تم کو اپنی رحمت میں رکھے۔ تمھاری شکستہ دلی کو دور فرمائے۔ تم کو رزق دے تمہاری مدد کرے۔ تم کو رفعت دے تمہیں امن وامان میں رکھے۔ میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور اللہ ہی کو تمہارا خلیفہ بناتا ہوں اور تم کو اسی سے ڈراتا ہوں کیونکہ میں نذیر مبین ہوں دیکھنا اللہ کی بستیوں میں اور اس کے بندوں میں تکبر اور برتری کو اختیار نہ کرنا اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمہیں فرمایا ہے:۔ ترجمہ: ''یہ آخرت کا گھر ہے ہم اُن لوگوں کو دیتے ہیں جو زمین میں برتری اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور بہترین انجام تو پرہیزگاروں کے لیے ہے''۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: ''کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں؟ آخر میں فرمایا'' سلام تم سب پر اور اُن سب پر جو بذریعہ اسلام میری بیعت میں داخل ہوں گے۔

۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دوشنبہ وقت چاشت تھا کہ جسم اطہر سے روح انور نے پرواز کیا اس وقت عمر مبارک 63 برس 4 دن بحساب قمری تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ آپ ﷺ کے تین فرزند تھے، قاسم، عبداللہ اور ابراھیم جو تینوں بچپن ہی میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے تھے اور چار دختران زینبؓ رقیہؓ، ام کلثومؓ اور فاطمہؓ ہوئیں۔ سیدہ زینبؓ کی اولاد ناپید ہے۔ رقیہؓ کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ ام کلثومؓ کی اولاد نہ تھی۔ سیدہ فاطمہؓ کی اولاد سے سادات حسنی وحسینی ہیں (بحوالہ رحمت للعلمین جلد دوئم)۔

امیر المومنین سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ:

آپؓ کا نام علی کنیت ابوالحسن وابوتراب القاب حیدر کرار، اسداللہ المرتضیٰ ہیں۔ اس امام ہادی انام ابوالائمۃ العظام کے محاسن وفضائل لکھنے کے لیے دفتر درکار ہیں یہاں صرف مختصراً شجرہ نسب وتعارف قلمبند کیا جانا مقصود ہے۔ آپؓ کے والد محترم ابوطالب بن عبدالمطلب مکہ کے نہایت ذی اثر بزرگ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ ہی کی آغوش شفقت میں پرورش پائی۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ آپؓ داماد رسول ﷺ بھی تھے۔ آپؓ کی ولادت 13 رجب 30 عام الفیل (مطابق تقریباً 600ء) حرم میں ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ

کے بعد سب سے پہلے آپ نے اسلام قبول کیا 2ھ حضرت فاطمہؓ سے نکاح ہوا۔ آپؓ نے غزوہ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شرکت فرمائی۔ جنگ بدر اور احد میں تلوار حیدری اس انداز سے چلی کہ دشمن کی فوج میں صف ماتم بچھ گئی۔ فتح خیبر کے موقع پر آپؓ کی آنکھوں میں درد تھا۔ حضور ﷺ نے دم کیا تو فوراً ٹھیک ہوگئیں اور پھر کبھی نہ ہوا (حضور ﷺ کے معجزات ص 296) نبیؐ نے حضرت علیؓ کو علم (جھنڈا) عطا کیا، یہود کا سردار مرحب آپؓ کے ساتھ مقابلے میں مارا گیا اور آپ فاتح خیبر کہلائے۔ آپ علم وعقل اور بہادری میں یکتا تھے۔ بیک وقت شیر خدا اور باب العلم کا خطاب پایا۔ آپؓ کے شاندار کارنامے شب ہجرت، بدر، اُحد، خندق، صلح حدیبیہ خیبر وحنین کے واقعات مشہور ہیں۔ تاریخ الخلفاء صفحہ 249 کے مطابق حضرت علیؓ کی شان مین تین سو آیات نازل ہوئی ہیں حُبِّ علی صفحہ 28 پر بھی تحریر ہے کہ ''صرف قرآن کی تین سو آیتیں حضرت علیؓ کی شان میں اتری ہیں۔ اتنی کسی اور صحابی کی بابت نہیں اتریں،، ''حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ ساری انسانیت حضرت آدمؑ سے لے کر قیامت تک مختلف درختوں سے پیدا ہوئی ہے، لیکن خدا نے مجھے اور علی کو ایک ہی درخت سے پیدا فرمایا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے (حُبِّ علی ص 13 و 19) تاریخ الخلفاء میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں آپؓ نے رسول اللہ سے 586 حدیثیں روایت کی ہیں اور آپؓ سے آپ کے بیٹوں حسنین کریمینؓ ومحمد حنفیہؒ وغیرہ اور کئی صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد بہ ماہ ذی الحجہ 35ھ خلیفہ ہوئے 17 رمضان 40ھ کو اشقی الناس ابن ملجم کے ہاتھ سے کوفہ میں زخمی ہوکر شہید ہوئے۔ دوسری بیویوں سے جو اولادیں تھیں ان میں حضرت محمد حنفیہ سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ وفات کے وقت حضرت امام حسنؓ سے ان کے ساتھ لطف ومحبت سے پیش آنے کی خاص طور پر وصیت فرمائی۔ سیدہ فاطمہؓ بنت رسول ﷺ کی زندگی میں حضرت علیؓ نے دوسری شادی نہیں کی۔ فاطمہؓ کی وفات کے بعد آپؓ نے متعدد شادیاں کیں اور اُن سے نہایت کثرت کے ساتھ اولادیں ہوئیں:۔

۱۔ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے حسنؓ، حسینؓ اور محسنؓ اور لڑکیوں میں زینبؓ الکبریٰ اور ام کلثوم الکبریٰ پیدا ہوئیں۔ محسنؓ نے بچپن ہی میں وفات پائی۔

۲۔ خولہ بنت جعفر کے بطن سے محمد بن علی (محمد الاکبر) جو محمد بن حنفیہ، محمد حنفیہ وامام حنیف کے نام سے مشہور ہیں پیدا ہوئے جن کی اولاد علوی اعوان کہلاتی ہے۔

۳۔ ام البنین بنت حزام کے بطن سے عباس علمدار، جعفر، عبداللہ اور عثمان پیدا

ہوئے یہ سب کربلا میں شہید ہوئے۔

۴۔ اسماء بنت عمیس سے یحییٰ اور محمد الاصغر پیدا ہوئے۔

۵۔ صہبایا ام حبیب بنت ربیعہ یہ ام ولد تھیں ان سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئیں۔

۶۔ لیلیٰ بنت مسعود کے بطن سے عبید اللہ اور ابو بکر پیدا ہوئے جو کربلا میں شہید ہوئے۔

۷۔ امامہ بنت ابی العاص۔ یہ حضرت زینبؓ کی صاحبزادی اور نبیؐ کی نواسی تھیں ان سے محمد اوسط تولد ہوئے۔

۸۔ اُم سعید بنت عروہ ان کے بطن سے اُم الحسن اور رملئہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔

۹۔ محیاۃ بنت امراء القیس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بچپن ہی میں فوت ہو گئیں۔

مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت علیؓ کی نسل ان پانچ بیٹوں سے چلی۔ امام حسنؓ، امام حسینؓ، محمد الاکبر (محمد حنفیہ) عباس علمدار اور عمر الاطرف۔ (زاد الاعوان ص 69، کتاب رحمت العالمین ص 77، تاریخ اقوام پونچھ ص 281و626' سیرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ص 532، چودہ ستارے ص 176، ذکر العباس ص 48، نہج البلاغہ ص 118، تحقیق الاعوان ص 46، تاریخ علوی اعوان ص 192، اعوان اور اعوان گوتیں ص 16' سیرت الاخوین ص 233' تاریخ ابن خلدون جلد دوئم' تاریخ طبری وطبقات ابن سعد)۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

سیّدنا امام حسنؓ 15 رمضان المبارک 3 ھجری، حضرت سیّدہ فاطمہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ شکل وصورت میں حضورﷺ سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔ آپؓ بڑے حلیم طبع، صلح جو اور سخی تھے۔ جنگ وجدال سے نفرت کرتے تھے۔ امیر المومنین حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد 9 رمضان المبارک 40ھ آپؓ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا تقریباً چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے آپؓ کی بیعت کی امیر معاویہؓ کو جب حضرت علیؓ کی شہادت کا علم ہوا تو 60 ہزار شامیوں کا لشکر لیکر عراق کی طرف روانہ ہوئے۔ شامیوں کی آمد کی خبر سن کر حضرت امام حسنؓ بھی 40 ہزار فوج کے ہمراہ نکلے۔ آپؓ بہت رحمدل اور صلح جو تھے اور مسلمانوں کی خونریزی نہیں چاہتے تھے اسکے علاوہ آپؓ کو عراقیوں پر بھی اعتماد نہیں رہا تھا۔ آپؓ مسلمانوں کے خون کے عوض خلافت کے عہدہ پر متمکن نہیں رہنا چاہتے تھے کیونکہ پہلے ہی مسلمانوں کا خون خرابہ بہت ہو چکا تھا۔ آپؓ کو حضورﷺ کی وہ

احادیث بھی یاد تھیں جن میں آپﷺ نے فرمایا میرا یہ بیٹا مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں آپﷺ نے فرمایا میرے بعد خلافت 30 برس تک رہے گی اس کے بعد کاٹ کھانے والے بادشاہت ہوگی۔ چنانچہ آپؓ نے چند شرائط کے ساتھ امیر معاویہؓ سے صلح کر لی اور خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ دستبرداری کے بعد اپنے جان نثاروں کے ہمراہ مدینہ شریف روانہ ہوئے باقی زندگی مدینہ شریف ہی میں گزاری۔ 3 ربیع الاول 49ھ مدینہ میں انتقال فرمایا۔ تاریخ الخلفاء ص 274 میں درج ہے کہ آپؓ نے پچیس حج پا پیادہ کیے۔ آپؓ کے بارہ فرزند زید، حسن مثنیٰ، حسین الاثرم، طلحہ، عبداللہ، حمزہ، یعقوب، عبدالرحمن، عبداللہ، ابوبکر، قاسم و عمر تھے اور پانچ بیٹیاں فاطمہ، ام سلمہ، ام عبداللہ، ام الحسین رملہ، ام الحسن تھیں۔ امام حسنؓ کی نسل ان کے چار فرزندوں یعنی زید، حسن مثنیٰ، حسین الاثرم اور عمر سے جاری ہوئی تھی مگر حسین اور عمر کا سلسلہ ختم ہو گیا اور اب دنیا میں زید اور حسن المثنیٰ کی اولاد باقی ہے۔ اولاد حسنؓ میں سے عمر اور قاسم اور عبداللہ میدان کربلا میں شہید ہوئے تھے۔ (رحمت للعالمین ص 114، چودہ ستارے 203) زید شہید بہت بڑے عالم وفاضل تھے آپ کی ساتویں پشت میں حضرت داتا گنج بخش" گزرے ہیں۔ امام ابو محمد حسن المثنیٰ بن امام حسنؓ کے چھ فرزند حسن مثلث، عبداللہ المحیض والمجل، ابراھیم، جعفر، داؤد اور یحییٰ تھے۔ عبداللہ المحیض والمجل کے سات فرزند ابو عبداللہ محمد نفس زکیہ، ابراھیم، ابوالحسن موسیٰ الجون، سلیمان، مجد دالعالی، ادریس و یحیٰ ہوئے۔ (بحر الجمان جلد سوئم ص 23)۔ محمد نفس الذکیہ نے دعویٰ خلافت کیا تھا اور امام مالک نے ان کی رفاقت کا فتویٰ دیا تھا آپ کے دو فرزند قاسم ان کی اولاد سے مراکش کے شاہ حسن ہوئے دوسرے عبداللہ الاشتر ان کی پچیسویں پشت میں سید محمد معظم تھے۔ ان کی اولاد سے سید احمد شہید بریلوی، حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی قابل ذکر گزرے ہیں۔ ابراھیم بن عبداللہ المحیض نے بھی دعویٰ خلافت کیا تھا اور امام ابوحنیفہ نے ان کو چار ہزار درہم بطور امداد بھیجے تھے ان کے بیٹے حسن اور ان کے فرزند عبداللہ مشہور ہیں۔ دنیا میں ان کی نسل باقی ہے۔ عبداللہ محیض کے فرزند موسیٰ الجون کی نسل بھی بہت پھیلی۔ شیخ الجلیل امام الاولیاء ابو صالح سیّدی الشیخ عبدالقادر جیلانی اور اردن کے شاہ حسین حضرت موسیٰ الجون ہی کی نسل سے ہیں۔ (رحمت العالمین جلد دوئم ص 115، بحر الجمان جلد سوئم ص 292)۔ شجرہ نسب عالیہ مبارکہ غوث پاک قدس سرہ العزیز کتاب بحر الجمان جلد سوئم ص 50 و تذکرہ قادریہ از سیّدنا و مولانا نقیب زادہ شیخ المشائخ طاہر علاؤ الدین قادری گیلانی بغدادی ص 30 سے درج کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بن ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن ابی عبداللہ عبدالکریم

معروف عبداللہ ثالث بن یحیٰی الزاہد بن شمس الدین محمد بن ابی بکر داؤد بن موسیٰ ثانی بن عبداللہ صالح بن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحیض والمجل بن سیّد مثنیٰ بن امیر المومنین سیّدنا امام حسنؓ بن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ محبوب سُبحانی قطب ربانی سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے اسم گرامی اور آپ کی کرامات ومکاشفات اور مقبولیت یزدانی سے ہر چھوٹا بڑا واقف ہے یہاں صرف شجرہ نسب لکھنا مقصود ہے۔ آپؒ کے گیارہ فرزند سیّدنا عبدالرزاق قادری سیّدنا عبدالعزیز قادری، عبدالجبار، عبدالوھاب، عبدالغفار، عبدالغنی، صالح، محمد، شمس الدین، ابراھیم، ویحیٰی ودختر نیک اختر سیدہ فاطمہ تھیں۔ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی پچیسویں پشت میں حضر پیر سید مہر علی شاہ قابل ذکر ولی اللہ گزرے ہیں۔ (بحوالہ مہر منیر ص3)۔ تاریخ بحر الجمان جلد سوئم ص 119 کے مطابق سیّدنا شیخ عبدالقادر ثانی بن عبدالباسط قدس سرہ 13 ذیقعدہ 880ھ بروز جمعہ تولد ہوئے۔ بڑے عالی مراتب ومناصب اعلیٰ درجہ کے متقی اپنے خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ تذکرہ السادات گیلانیہ کے صفحہ 57 پر آپ کا شجرہ نسب یوں درج ہے۔ عبدالقادر ثانی بن عبدالباسط بن ابو المعالی شاہ حسین بن شہاب الدین احمد بن شرف الدین قاسم بن شرف الدین یحیٰی ثانی بن بدرالدین حسین بن علاؤالدین علی بن شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن شرف الدین یحیٰ بن ظہیر الدین ابوسعود بن محی الدین ابونصر بن قطب عالم عمادالدین ابوصالح نصر بن سید تاج الدین ابوبکر عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر جیلانی۔ تواریخ اقوام کشمیر جلد اول ص 165 پر مرقوم ہے کہ "سیّد عبدالقادر ثانی جو شیخ عبدالقادر جیلانی کی پندرہویں پشت میں تھے کے تین حسب ذیل فرزند تھے۔ سید محمود الحموی، ان کے تین فرزند سیّد عبداللہ، سیّد محمد حسن وسیّد احمد یہ تینوں بھائی حما سے سکھر ٹھٹھہ سندھ میں آئے۔ سیّد عبداللہ، عبداللہ الحموی کے نام سے بھی موسوم تھے اور شاہ ابوالحسن پشاوری وشاہ محمد فاضل کاشمیری۔ انہی کے فرزند تھے۔ سیّد عبدالقادر ثانی کے دوسرے فرزند سیّد نورالدین الحموی وسیّد عبدالکریم تھے۔ سیّد نورالدین کے فرزند سیّد احمد الحموی ان کے فرزند سیّد یوسف ان کے سیّد عبدالمجید اوران کے سیّد ابوابرکات تھے ان کے مقبرے ٹھٹھہ اور سکھر وغیرہ میں موجود بتائے جاتے ہیں۔ سیّد ابوتراب، سیّد محمد محموداور سیّد محمد تقی، سیّد ابوابرکات کے فرزند اور شاہ محمد فاضل کے ہمشیرہ زادے تھے۔ حضرت شاہ محمد فاضل نے اپنے ہمشیرزادگان کو سندھ سے کشمیر بلوایا اور سیّد محمد محمود اور سیّد محمد تقی سے اپنی دونوں صاحبزادیوں کی شادیاں کردیں، سیّد ابوتراب بھائیوں کی شادیوں سے فارغ ہو کر سکھر واپس چلے گئے۔ تاریخ بحرالجمان ص 119 کے مطابق سیّد محمد محمود وسیّد محمد تقی خواہرزادگان نخی شاہ محمد فاضل قادری گیلانی خانیاری ابنان سید محمد یوسف بن عبدالمجید بن یوسف بن نورالدین الحموی نے حسب

الطلب حضرت شاہ محمد فاضل قادری خانیاری سری نگر کشمیر میں سکونت اختیار کی۔ سیّد محمود الحموی کے تین فرزند سیّد عبداللہ شاہ گیلانی الملقب صحابی۔ سیّد محمد حسن گیلانی (دکھن) وسیّد احمد شاہ گیلانی دکھن تھے۔ سیّد عبداللہ شاہ گیلانی کا مزار مکلی کے قدیم قبرستان واقع سندھ میں معروف ہے۔ آپ کے دو فرزند سیّد حسن شاہ گیلانی وشاہ محمد فاضل گیلانی تھے۔ سیّد حسن شاہ گیلانی نے پشاور میں سکونت اختیار کی آپ کا مزار بھی پشاور میں ہے۔ آپ کے تین فرزند سیّد زین العابدین سلطان پوری، سیّد شاہ محمد غوث گیلانی لاھوری وسیّد علی گیلانی لاھوری تھے۔ سیّد زین العابدین کے پانچ فرزند صاحب اولاد ہوئے۔ فقیر شاہ، میر حبیب شاہ، میر اسماعیل شاہ، میر الحق شاہ وعبداللہ شاہ۔ سیّد شاہ محمد غوث گیلانی کے چار بیٹے سیّد میر محمد عابد گیلانی (خانیار سری نگر) سیّد میر شاکر گیلانی (جلال پور جہلم) سیّد میر باقر گیلانی وسیّد شاہ میر گیلانی (مظفر آباد) تھے۔ بحوالہ تاریخ بحرالجمان جلد سوئم۔ فقیر شاہ بن سیّد زین العابدین کی اولاد بجی کوٹ، پیر کوٹ کاربہ، چنالی مجہوئی، خانیار وغیرہ میں آباد ہے۔ میر حبیب شاہ کی اولاد داتا مانسہرہ لواسی، نوراسیری، رتن سیری، کنڈی پیراں، ہندواڑہ کشمیر وغیرہ میں آباد ہے۔ میر اسماعیل شاہ کی اولاد بوئی، رجوعیہ ہزارہ سنڈگراں، امبور، چھتر کلاس، ٹھوٹھہ، لنگر پورہ، دھنی، روانی، بچیاں، سید پور گراکھا، ہیر کوٹلی وغیرہ میں آباد ہے، میر الحق شاہ کی اولاد سیری بھیڑی ہزارہ میں آباد ہے۔ سیّد عبداللہ شاہ کی اولاد سیالکوٹ ہزارہ وتھالہ راڑہ وغیرہ میں آباد ہے۔

سادات گیلانیہ ضلع باغ وضلع پونچھ:

تذکرہ السادات گیلانیہ کے مطابق سید محمد تقی خانیاری بن سید محمد یوسف کی اولاد اشت ناگ، خانیار، وادیان پورہ، چکلہ ممرو ٹہ ریہ یٹنگ، کشتواڑ، ہنڈی پیراں، بدہال شریف، مندہار، تونگری سوپور وغیرہ میں آباد ہے ان کی پیدائش سندھ سکھر بھکر قصبہ باوچہ قادریہ میں ہوئی آپ کے چار فرزند سید ابوسعید خانیاری، سید علی، سید ولی اور سید خیر اللہ تھے۔ ابوسعید خانیاری کے چھ فرزند سید مرزا شاہ، اکبر شاہ، حبیب اللہ، عزیز اللہ، بزرگ شاہ ونعمت اللہ تھے۔ سید مرزا شاہ غازی خانیار سے نقل مکانی کر کے پونچھ آئے اور یہاں ہی وفات پائی مزار موضع تونگری میں مرجع خاص وعام ہے۔ آپ کے فرزند سید نورالدین المعروف نورشاہ قابل ذکر ولی اللہ گزرے ہیں۔ آپ نے گاؤں ہنڈی پیراں تحصیل حویلی آباد کیا۔ آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں آپ کے پانچ فرزند سید بدرالدین شاہ، سید ابراھیم شاہ، سید شباب الدین شاہ، سید بہاؤالدین شاہ وسید غلام محی الدین۔ سید بدرالدین شاہ

بہت بڑے عابد متقی و پرہیز گار تھے ان کے پانچ بیٹے پیر فقیر شاہ، اسد اللہ شاہ لاولد سید محی الدین شاہ، سید شاکر محی الدین و سید ضیاء الدین تھے۔ پیر فقیر شاہ کے تین فرزند یوسف شاہ، میر جی شاہ و سلیمان شاہ تھے۔ یوسف شاہ کے تین فرزند غلام مصطفیٰ، مقبول شاہ و غلام محی الدین ہوئے۔ غلام مصطفیٰ کے فرزند عبد اللہ ہوئے جن کے تین بیٹے محمد شاہ، ذاکر شاہ و لیاقت شاہ ہیں۔ مقبول شاہ کے دو فرزند نور حسین و عطا اللہ ہیں۔ غلام محی الدین کے فرزند عزیز شاہ لاولد ہیں۔ میر جی شاہ کے فرزند یاسین شاہ ہوئے جن کے دو بیٹے اسحاق و علی اصغر ہوئے۔ اسحاق کے دو فرزند صابر حسین و خالد حسین ہیں۔ علی اصغر کے دو بیٹے ارشد و راشد ہیں۔ سلیمان شاہ کے دو بیٹے قبول شاہ و حسین شاہ ہوئے۔ قبول شاہ کے فرزند فیض اللہ کے تین بیٹے ایاز حسین، ریاض حسین و عبد الرزق ہیں، حسین شاہ کے تین فرزند صادق حسین، مجید حسین و خادم حسین ہیں۔ سید محی الدین شاہ کے چھ فرزند پیری شاہ، ایوب شاہ، حسن شاہ، ولایت شاہ، میراں شاہ، و زمان شاہ ہوئے۔ پیری شاہ کے دو بیٹے شمس الدین شاہ و عبد اللطیف شاہ ہوئے۔ شمس الدین شاہ کے پانچ بیٹے یعقوب شاہ، وہاب الدین شاہ، عالم شاہ، احمد شاہ و سید شاہ ہوئے۔ عالم شاہ کے پانچ فرزند فاروق حسین شاہ، عبد الغنی، حفیظ، عبد الخالق و عبد الوحید ہیں۔ فاروق حسین شاہ ہیڈ کلرک نظامت تعلیم سکولز ہیں ان کے دو بیٹے نیرؔ فاروق گیلانی و حامد گیلانی ہیں۔ عبد الغنی کے فرزند فیصل غنی ہیں۔ عبد اللطیف شاہ کے تین فرزند، رفیق شاہ، سیف اللہ و شکور شاہ ہیں۔ ایوب شاہ کے پانچ بیٹے لال شاہ، حاکم شاہ، غلام محی الدین، حسین شاہ و سعید شاہ ہیں۔ لال شاہ کے تین فرزند صادق حسین، فضل حسین و ضیاء الدین ہیں۔ حاکم شاہ کے تین فرزند فرید حسین، عبد الحمید و آصف حسین ہیں۔ حسین شاہ کے دو بیٹے نور حسین و منیر حسین ہیں۔ سعید شاہ کے تین فرزند بشیر حسین شاہ، شبیر حسین و بشارت حسین شاہ سینئر کلرک نظامت تعلیم ہیں۔ حسن شاہ کے دو فرزند سمندر شاہ و اکبر شاہ ہوئے۔ سمندر شاہ کے چار بیٹے قلندر حسین، عنایت شاہ، بشیر حسین و صدیق شاہ ہیں۔ اکبر شاہ کے تین فرزند طالب حسین شاہ گیلانی، علی اصغر شاہ و انور شاہ ہیں۔ سید طالب حسین شاہ گیلانی اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیگل محکمہ زراعت مظفر آباد قابل ذکر شخصیت ہیں۔ آپ کے فرزند خالد گیلانی ہیں جن کے تین بیٹے جواد، حماد و فواد ہیں۔ علی اصغر شاہ کے دو بیٹے اسرار گیلانی و فہیم اصغر گیلانی ہیں۔ ولایت شاہ کے دو بیٹے عبد اللہ شاہ و نذیر حسین شاہ ہیں۔ عبد اللہ شاہ کے دو فرزند عارف حسین و تصدق حسین ہیں۔ نذیر حسین شاہ کے پانچ فرزند طفیل، کرامت، اخلاق، انصاف و سر بلند ہیں۔ میراں شاہ کے دو فرزند فضل حسین شاہ و موسیٰ شاہ لاولد ہوئے۔ فضل حسین شاہ کے دو بیٹے شریف حسین و خادم حسین ہیں۔ شریف حسین کے فرزند عبد الرحمان ہیں ان کے بیٹے عرفان حسین ہیں۔ خادم

حسین کے دو بیٹے صدیق شاہ و اعظم شاہ ہیں۔ زمان شاہ کے فرزند محمد حسین کے دو بیٹے شیراز و امتیاز ہیں۔ شاکر محی الدین کے پوتے یاسین شاہ بن فیروز دین صاحب اولاد ہوئے۔ ان کے فرزند طالب حسین ہیں۔ سید ابراھیم شاہ متقی پرہیز گار صاحب کشف و کرامات گزرے ہیں۔ آپ کی اولاد ہنڈی، پیراں مندہار و عباس پور وغیرہ میں آباد ہیں۔ آپ کے پانچ فرزند گل حسین شاہ، باغ حسین شاہ، غلام حسین شاہ، جیون شاہ و سید حسین شاہ لاولد تھے۔ گل حسین شاہ کے دو بیٹے نذیر حسین و حسن شاہ لاولد گزرے ہیں۔ نذیر حسین کے دو بیٹے یوسف شاہ و محمد حسین شاہ ہوئے یوسف شاہ کے دو بیٹے عظیم شاہ و تعظیم شاہ ہیں۔ باغ حسین کے تین فرزند لال حسین شاہ، سید حسین و نور حسین ہوئے۔ لال حسین شاہ کے چھ فرزند فضل حسین شاہ، طالب حسین، محمد سعید، علی اصغر، محمد عباس، عبد العزیز ہیں۔ فضل حسین کے پانچ بیٹے عزیز اکبر، صدیق اکبر، خورشید حسین، اسلم شاہ و زاہد حسین ہیں۔ طالب حسین کے دو بیٹے طاہر و طارق ہیں۔ علی اصغر کے دو بیٹے کاظم و زاہد ہیں۔ محمد عباس کے چار فرزند شبیر، ارشد، امتیاز، اعجاز و تصور حسین شاہ ہیں۔ عبد العزیز کے فرزند سفیر حسین، خلیل حسین، صغیر حسین و اجمل ہیں۔ سید حسین کے فرزند عزیز اکبر کے بیٹے عابد حسین ہیں۔ نور حسین شاہ کے دو بیٹے محمد اکرم شاہ و محمد اسماعیل شاہ ہیں۔ محمد اکرم شاہ کے فرزند غفور شاہ ہیں۔ محمد اسماعیل شاہ کے پانچ فرزند عارف حسین، خالد حسین، جمشید حسین، افتخار حسین و مختار حسین ہیں۔ غلام شاہ کے فرزند سید مقبول شاہ کے چار بیٹے سید عنایت اللہ شاہ، سید عطاء اللہ شاہ، سید قمر الزمان شاہ لاولد و سید محمد سعید گیلانی ہیں۔ عنایت شاہ کے فرزند سید غوث شاہ ہیں۔ سید عطاء اللہ شاہ کے پانچ بیٹے مولانا عصمت حسین شاہ گیلانی، ذاکر حسین، عابد حسین، محمود حسین و آفتاب حسین ہیں۔ مولانا عصمت گیلانی کے تین بیٹے خالد رضا، احمد رضا و حامد رضا ہیں۔ سید محمد سعید گیلانی نے تین فرزند مولوی سید قاسم حسین گیلانی، شاہد حسین و ظفر گیلانی ہیں۔ جیون شاہ کے چار بیٹے سید فضل حسین شاہ، سلیمان شاہ، حسن شاہ لاولد و یاسین شاہ ہوئے۔ سید فضل شاہ کے فرزند علامہ سید محمد شاہ ہیں جن کے چار فرزند سید محمد یوسف فدا گیلانی ایڈووکیٹ مصنف تذکرہ سادات گیلانیہ، محمد حسن شاہ، محمد انور شاہ و محمد عزیز شاہ ہیں۔ محمد حسن شاہ کے دو بیٹے ضیاء الحسن و اعجاز الحسن ہیں، محمد انور شاہ کے امجد گیلانی ہیں۔ محمد عزیز شاہ کے دو فرزند مدثر و مبشر ہیں۔ سلیمان شاہ کے فرزند سید اکبر شاہ ہوئے جن کے دو بیٹے نزاکت حسین شاہ و الطاف حسین ہیں۔ یٰسین شاہ کے فرزند محمد شفیع شاہ ہوئے جن کے چار فرزند صغیر حسین، زاہد حسین، طاہر حسین و زبیر حسین ہیں۔ صغیر حسین کے فرزند ظہور حسین ہیں۔ سید شہاب الدین کی اولاد بھی ہنڈی پیراں آباد ہے۔ ان کے تین بیٹے راجہ پیر اسد اللہ شاہ لاولد و میر بادشاہ تھے۔ راجہ پیر کی

تیسری پشت میں عزیز الدین لاولد، سید شاہ، غیاث الدین، سید عالم و میر عالم پسران یاسین شاہ بن غلام محی الدین ہیں۔ میر بادشاہ کے تین فرزند پیر سعید شاہ، میر جان شاہ وولی شاہ تھے، پیر سعید شاہ کی دوسری پشت میں محمد رشید، فقیر اللہ، نذر الدین، صدر الدین وکامل شاہ پسران محمد حسن شاہ۔ حسام الدین، حیدر علی، فاروق حسین، خالد حسین، نصیر حسین وبشیر حسین پسران محمد اکبر شاہ۔ خادم حسین بن قلندر شاہ۔ محمد تحسین، محمد قاسم، اسحاق، خورشید، عبد الرؤف، تصور حسین پسران عبد العزیز ہیں۔ میر جان شاہ کے فرزند ضیاء الدین شاہ کے دو بیٹے جلال الدین وحسام الدین ہوئے۔ ولی شاہ کے دو فرزند مبارک شاہ وعنایت شاہ ہوئے۔ سید بہاؤ الدین شاہ کی اولاد بھی ہنڈی پیراں میں آباد ہے۔ آپ کے دو فرزند میر حسن شاہ وجلال الدین شاہ تھے۔ میر حسن شاہ کی تیسری پشت میں میر عالم شاہ بن حسین شاہ بن شمس الدین۔ عبد اللطیف، محمد رشید وشفقت حسین پسران غلام حسن شاہ، بن نجم الدین ہیں۔ جلال الدین شاہ کے پوتے نذیر حسین شاہ، محمد اشرف شاہ ووارث شاہ پسران مقبول شاہ۔ سیف اللہ، محمد فرید ونسیم حسین پسران عبد اللہ شاہ۔ عبد الحمید، محمد اعظم وافسر حسین پسران فضل حسین شاہ ہیں۔ سید غلام محی الدین کی اولاد بھی ہنڈی پیراں میں آباد ہے۔ آپ کے چار فرزند نظام الدین، علاؤ الدین، زین العابدین ومحمد اسماعیل تھے۔ نظام الدین کے دو فرزند عزیز الدین وغلام حسن تھے۔ عزیز الدین کے تین بیٹے محمد شاہ، حسن شاہ، وحسام الدین ہوئے۔ غلام حسن شاہ کے چار بیٹے شہاب الدین، یعقوب شاہ، یاسین شاہ، وشمس الدین لاولد ہوئے۔ زین العابدین کے تین بیٹے محبوب شاہ، اسد اللہ لاولد وسلیمان شاہ ہوئے۔ محبوب شاہ کے دو فرزند ولایت شاہ وعبد اللہ شاہ ہوئے۔ ولایت شاہ کے دو بیٹے حسن شاہ لاولد وحسام الدین ہوئے۔ عبد اللہ شاہ کے دو بیٹے احمد شاہ وضیاء الدین ہوئے۔ سلیمان شاہ کے تین بیٹے عبد اللہ شاہ، میر حسن واکبر شاہ ہوئے۔ محمد اسماعیل کے تین فرزند یوسف شاہ لاولد ونذر الدین ویاسین شاہ ہوئے۔ نذر الدین کے دو بیٹے محمد حسین لاولد وعدل دین ہوئے۔ یاسین شاہ کے فرزند احمد شاہ ہوئے۔ اکبر شاہ بن ابو سعید خانیاری جد اعلیٰ سادات بدہال وغیرہ کے تین بیٹے علاؤ الدین، احمد شاہ لاولد ومیر جی محمد صاحب تھے۔ علاؤ الدین کے تین بیٹے شاہ صاحب، محب اللہ وایوب شاہ تھے۔ شاہ صاحب کے تین فرزند امیر شاہ لاولد فقیر شاہ وحسن اللہ ہوئے۔ فقیر شاہ کے تین فرزند کبیر شاہ، قمر الدین ونور حسین ہیں۔ حسن اللہ کے تین بیٹے مقبول شاہ، غلام محی الدین، وشمس الدین ہوئے۔ محب اللہ کے فرزند یاسین شاہ کے دو بیٹے غلام محی الدین وافضل شاہ ہوئے۔ ایوب شاہ کے فرزند غلام محمد شاہ کے دو بیٹے علاؤ الدین لاولد وغلام حسن شاہ ہیں، میر جی محمد صاحب کے تین بیٹے سید میر حسن بدہالوی، شاہ صاحب ونور بادشاہ

تھے۔ سید میر حسن کے چھ فرزند ضیاء الدین، غلام شاہ، یوسف شاہ لاولد، عمر شاہ، شمس الدین ونجم دین تھے۔ غلام شاہ کے فرزند سلیمان کے لال حسین ہیں۔ عمر شاہ کے فرزند نذر الدین کے فضل حسین شاہ ہیں۔ شمس الدین کے پانچ فرزند حسام الدین، عزیز الدین، عدل دین، نور حسین وسعید حسین ہوئے۔ نجم الدین کے چھ بیٹے محمد حسن شاہ، محمد شاہ، اکبر شاہ، لال شاہ، ولایت شاہ وقلندر شاہ ہیں۔ شاہ صاحب کے تین فرزند میر صاحب، میر حسن لاولد وایوب شاہ تھے۔ میر صاحب کے چار فرزند میر عالم، عبد اللہ، اکبر شاہ ویوسف شاہ ہیں۔ میر عالم کے فرزند عنایت شاہ ہیں۔ ایوب شاہ کے فرزند سیف اللہ ہوئے۔ جن کے دو بیٹے آصف شاہ وسرفراز ہیں۔ نور بادشاہ کے فرزند قبول شاہ ہوئے جن کے دو بیٹے شریف شاہ واحمد شاہ ہیں۔ عزیز اللہ بن ابو سعید کے تین فرزند محمد ملوک محمد یوسف ونجم الدین ہوئے۔ محمد ملوک کے چھ فرزند عمر، سلیمان، عبد اللہ، وسید رسول لاولد سکندر شاہ وغلام محی الدین ہیں۔ محمد یوسف کے فرزند قطب الدین ہوئے۔ جن کے دو بیٹے بہاؤ الدین وجلال الدین ہوئے۔ نعمت اللہ بن ابو سعید کے فرزند قدرت اللہ تھے۔ جن کے بیٹے لطیف اللہ کے ضیاء الدین ہوئے جن کے دو بیٹے مقبول شاہ وعلی شاہ ہیں۔ تواریخ اقوام کشمیر جلد دوئم ص 348 کے مطابق سید میر مقبول شاہ کی فضیلت وبزرگی کی وجہ سے ان کے دونوں فرزندوں سید شاہ عزیز وسید شاہ نور الدین کے نام سرکار دکن حیدر آباد نے 120 روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔ شاہ نور الدین کے تین فرزند میر غلام رسول، میر محمد حسین ومیر غلام جیلانی ہوئے۔ سیّد میر محمد محمود بن سیّد محمد یوسف کے دو بیٹے جمال الدین ومحمد ملوک تھے۔ جمال الدین کا مسکن خانیار مین تھا اور وہیں مدفون ہیں آپ کے چار بیٹے جلال الدین لاولد امیر الدین، شرف الدین وبہاؤ الدین خانیار تھے۔ امیر الدین کے فرزند غلام محی الدین معروف گل بادشاہ تھے جن کے پانچ بیٹے محمد شاہ خانیاری، ولی شاہ لاولد، احمد شاہ لاولد، مقبول شاہ ومحمد سعید خانیاری تھے۔ محمد شاہ کے دو بیٹے مظفر شاہ ونور الدین ہوئے۔ مظفر شاہ کے فرزند غلام محی الدین ہیں۔ مقبول شاہ کے فرزند حسن شاہ خانیاری کے چار فرزند محمد شاہ ہیہ واری، احمد شاہ، غلام محی لدین، محمد اکبر شاہ ہوئے۔ محمد شاہ کے دو بیٹے عبد الغنی وحبیب اللہ ہوئے۔ غلام محی الدین کے فرزند غلام حیدر شاہ ہیں۔ محمد سعید خانیاری کے فرزند قطب الدین خانیاری تھے جن کے فرزند محمد جی صاحب کے دو بیٹے یاسین شاہ ویوسف شاہ ہیں۔ شرف الدین کے فرزند شمس الدین کے دو بیٹے نجم الدین ونور الدین، حیدر پورہ بڈگام قابل ذکر ہوئے۔ بہاؤ الدین خانیار کے دو فرزند سیف الدین وغلام رسول تھے۔ سیف الدین کے فرزند بدر الدین ہوئے جن کے فرزند غلام محی الدین گو گچھ پتھری قابل ذکر ہوئے۔ غلام رسول شاہ کے فرزند احمد شاہ ہوئے۔ محمد ملوک شاہ کا مسکن بھی خانیار تھا۔ اور وہاں ہی

مدفون ہیں ان کے تین فرزند نورالدین ،صفدر شاہ وشیر علی تھے ۔نورالدین کے فرزند نظام الدین کے دو فرزند حسین شاہ خانیاری و وزیر شاہ تھے ۔ ، حسین شاہ کے تین بیٹے اسداللہ شاہ، یوسف خانیاری و علی شاہ ہوئے ۔ سیّد شاہ محمد غوث لاھوری کے فرزند سیّد عابد خانیاری کے پوتے سیّد اکبر شاہ کشمیر سے نقل مکانی کر کے چکڑی بن پونچھ تشریف لے گئے آپ کے فرزند سیّد سکندر شاہ کی قبر دیگوار تیڑواں میں ہے ۔تاریخ بحرالجمان کے مطابق آپ کے پانچ بیٹے سید حسین شاہ، سیّد میر بادشاہ، سیّد شاہ صاحب، سیّد گل حسن شاہ و سیّد میر جی شاہ تھے ۔سیّد حسین شاہ کے چھ فرزند یاسین شاہ، یوسف شاہ، شمس الدین ،محبوب شاہ ولایت شاہ و موسیٰ شاہ ہوئے ۔ سیّد میر بادشاہ کے فرزند سیّد شاہ گیلانی کی اولاد مظفرآباد میں آباد ہے ۔سیّد شاہ صاحب کے تین بیٹے سید محمد شاہ و سید احمد شاہ و تحسین شاہ ہوئے ۔سید گل حسن شاہ کے تین فرزند سید محمد یعقوب شاہ ،محبوب شاہ، موسیٰ شاہ ہوئے ۔یعقوب شاہ کی اولاد عباسپور وغیرہ میں آباد ہے۔ سید عابد گیلانی بن شاہ محمد غوث کی چوتھی پشت میں سید نور علی شاہ ،امام علی شاہ و سید احمد شاہ پسران سید میر غلام شاہ بن سید عیسیٰ شاہ بن موسیٰ شاہ قادر آباد باغ معروف گزرے ہیں آپ کے فرزند حضرت سید اسماعیل شاہ تھے تاریخ اقوام پونچھ ص 96 کے مطابق مہاراجہ گلاب سنگھ کے زمانہ میں حیات تھے ۔ مہاراجہ کو آپ سے خصوصی عقیدت تھی آپ صاحبان کے لقب سے بھی مشہور تھے ۔آپ کے تین فرزند تھے میر احمد شاہ جن کا فرزند عبدالواحد تھا کے پانچ بیٹے الطاف شاہ، امین شاہ ،تصدق شاہ، مشتاق شاہ اور غلام مصطفیٰ شاہ ہیں۔ دوسرے فرزند یوسف شاہ کے تین بیٹے علی اکبر شاہ، غلام حسن شاہ، ومحمد اشرف ہوئے ۔سید علی اکبر شاہ کے فرزند محمد سعید شاہ ہوئے ۔جن کے سات فرزند ممتاز شاہ، فیاض شاہ، ظفر اقبال، جاوید، نسیم شاہ، بابو شاہ و قمر اقبال شاہ ہیں ۔غلام حسین شاہ کے تین بیٹے محمود شاہ، احمد حسن شاہ و غلام احمد شاہ ہوئے ۔ اشرف شاہ کے تین فرزند صدیق شاہ، لطیف شاہ و خلیل الرحمان شاہ ہوئے ۔سید محمد غوث کی پانچویں پشت میں سید جعفر علی شاہ، سید فقیر شاہ و سید گل بادشاہ پسران سید حسن علی شاہ تھے جن کی اولاد پیر کوٹ ، جھنڈا پیراں، عباس پور، چھاترا پیر کوٹ ،راولاکوٹ، آر نیلہ باغ میں آباد ہے۔سید جعفر علی شاہ کی اولاد سے یوسف شاہ، یٰسین شاہ، پسران غلام محی الدین ،مزمل شاہ بن سید اسحاق ،ممتاز شاہ، خورشید حسن ،سید کالا شاہ و سید فاروق شاہ پسران سید اکبر شاہ ایوب شاہ، یعقوب ،یوسف ،حمید و ضمیر شاہ پسران نور عالم شاہ، عبدالحمید ولد گلاب شاہ، غلام حسن شاہ بن فضل شاہ، پیر عدل الدین بن شیر شاہ، پیر اکبر شاہ و یاسین شاہ پسران ایوب شاہ قابل ذکر گزرے ہیں ۔۔عیسیٰ شاہ، عبدالعزیز شاہ، زمان شاہ پسران سلیمان شاہ فضل شاہ، مقبول شاہ، میر عالم شاہ، نذر حسین شاہ، غنی شاہ و عزیز شاہ، پسران علی جان

شاہ، میر عالم شاہ و سید حسن شاہ، پسران سید نادر شاہ، عاشق شاہ ولد موسیٰ شاہ، اسماعیل شاہ، علی اصغر شاہ و میر اکبر شاہ پسران خاکی شاہ، حسام الدین، یٰسین شاہ، پسران بہار شاہ، مقبول شاہ، سعید شاہ، پسران جلال شاہ، یوسف شاہ، منیر شاہ، نور عالم شاہ و فقیر شاہ، پسران حیدر شاہ، بگاہ شاہ و فضل شاہ، پسران عالم شاہ قابل ذکر ہیں ۔سید فقیر شاہ، کی اولاد سے ظفر حسین شاہ ولد رحمٰن شاہ، خادم شاہ، لطیف شاہ، نذیر حسین شاہ پسران لقمان شاہ، منظور شاہ ،صادق شاہ پسران یسین شاہ۔ احمد شاہ، ضمیر حسین شاہ ، وکالا شاہ پسران اشرف شاہ، آصف شاہ، یاسر شاہ ،پسران صابر شاہ، نثار شاہ ولد حنیف، سجاد شاہ و نثار شاہ پسران صدیق ، اشفاق شاہ ولد صادق شاہ ہیں ۔سید گل بادشاہ کی اولاد سے اسحاق شاہ، جاوید شاہ پسران قطب شاہ مخدوم شاہ، انور شاہ، الطاف شاہ، فاروق شاہ پسران سکندر شاہ، حسن عباس شاہ، ارشاد شاہ، افتخار شاہ، سلیم شاہ، عابد شاہ، و نسیم شاہ پسران لال شاہ قابل ذکر ہیں ۔

سادات گیلانیہ مظفرآباد:

مظفرآباد میں سادات حسنی کثیر تعداد میں آباد ہیں ۔تاریخ بحرالجمان جلد سوئم شجرہ سادات حسنی موضع دھنی روانی کے مطابق سیّدنا زین العابدین سلطانپوریؒ کے فرزند پیر سیّد میر اسماعیل شاہ سلطانپوری کی پانچویں پشت میں ایوب شاہ، منور شاہ، محمد اشرف شاہ، سلیمان شاہ لاولد بنیاد علی شاہ و محبوب شاہ لاولد پسران پیر حبیب شاہ بن پیر علی شاہ بن قاسم علی شاہ بن میر ولی اللہ شاہ ہوے ۔محمد اشرف شاہ کے تین فرزند اولاد علی گیلانی، ممتاز علی گیلانی و اعجاز علی گیلانی ہوئے ۔سیّد اولاد علی گیلانی ناظم خوراک کے عہدہ جلیلہ سے ریٹائرڈ ہوے ان کے دو فرزند سیّد سجاد علی گیلانی سابق چیئر مین زکواۃ ضلع مظفرآباد ممتار سیاسی و سماجی رہنما اور سیّد شوکت علی گیلانی ایکسئن تعمیرات عامہ ہیں۔ پیر سیّد ممتاز گیلانی مرحوم سابق قائمقام وزیر اعظم قابل زکر شخصیت تھے ان کے فرزند سیّد حسن علی گیلانی و جواد علی گیلانی ہیں ۔سیّد اعجاز علی گیلانی کرنل کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں ان کے فرزند عباس حیدر گیلانی ہیں ۔سیّد مرتضیٰ گیلانی وزیر جنگلات و سیّد فیاض الدین گیلانی ریٹائرڈ سیکرٹری حکومت کے علاوہ شاہ میر گیلانی کی آٹھویں پشت میں جسٹس سیّد منظور الحسن گیلانی سپریم کورٹ، سیّد نثار الحسن گیلانی، سیّد نظیر الحسن گیلانی سیکرٹری حکومت' سیّد ظہور الحسن گیلانی D.C مظفرآباد و سید مظہر الحسن گیلانی قابل ذکر ہیں ۔شاہ میر گیلانی کے فرزند سید شاہ سلطان تھے جن کے فرزند شاہ عمر کے تین بیٹے پیر قائم علی شاہ، ذہاب الدین و پیر علاؤالدین تھے ۔علاؤالدین کی اولاد سے پیر حسام الدین سجادہ نشین تھے ان کے علاوہ پیر نظیر الدین کی اولاد سے علی اکبر شاہ، علی اصغر شاہ و ضیاءالدین پسران ایوب شاہ، سید سروش گیلانی ایڈووکیٹ

وپروفیسر بشارت گیلانی پسران سید الطاف گیلانی ہیں۔سید وہاب الدین کی اولاد سیری پیراں باغ آباد ہے۔پیر قائم علی شاہ گیلانی کی پانچویں پشت میں سیّد سعید الظفر گیلانی، سیّد قیوم اختر گیلانی، سیّد نسیم اختر گیلانی، سیّد کاشف گیلانی وسید فیاض گیلانی پسران پیر سیّد نظیر حسن گیلانی ہوئے ۔سیّد سعید ظفر گیلانی کے چار بیٹے سیّد حمید الظفر گیلانی، سیّد حامد ظفر گیلانی، سیّد اجمل گیلانی وڈاکٹر سید وسیم گیلانی ہیں۔سیّد قیوم اختر گیلانی کے بھی چار فرزند ہیں ۔سیّد محمد انور گیلانی، پی ایس، وزارت سماجی بہبود، سیّد شاہین انور گیلانی لیکچرر، سیّد نعیم اختر گیلانی انجینئر وسید بابر الحسن گیلانی قابل ذکر ہیں ۔سید نسیم اختر گیلانی کے بھی چار بیٹے سید منیب گیلانی، انیب گیلانی، مجاہد گیلانی وطاہر گیلانی ہیں۔سید کاشف گیلانی کے دو فرزند عمر علی گیلانی وحیدر علی گیلانی ہیں۔سید فیاض گیلانی کے تین بیٹے ابرار گیلانی، اضرار گیلانی، وذیشان گیلانی ہیں۔سیّد شاہ میر گیلانی کے فرزند سیّد میر حسن شاہ گیلانی تھے ان کے فرزند حضرت پیر سیّد قاسم علی شاہ قابل زکر گزرے ہیں ان کی تیسری پشت میں سیّد فقیر شاہ، سیّد ایوب شاہ وسیّد یعقوب شاہ پسران سیّد علی شاہ بن سیّد بدر الدین شاہ ہوئے ۔سیّد ایوب شاہ کے چار فرزند بخی شاہ، فقیر شاہ، منور شاہ وسید احمد حسن شاہ ہوئے۔بخی شاہ کے چار فرزند ممتاز، سلیم، شوکت و یاسر ہیں۔فقیر شاہ کے چار فرزند سجاد، شہزاد، آزاد ونقاش ہیں۔منور شاہ کے تین فرزند نصیر شبیر وفیاض ہیں۔سیّد احمد حسن شاہ گیلانی نگران وزیر اعظم سیکرٹریٹ سکنہ ہوتریڑی ہیں جن کے تین فرزند امتیاز گیلانی، اعجاز گیلانی وایاز گیلانی ہیں۔اسی شاخ سے محمد شاہ، غلام حسن شاہ ونور شاہ پسران میر علی شاہ۔عبدل شاہ و جمال شاہ پسران گل حسن شاہ۔یوسف شاہ وحسن شاہ پسران فقیر شاہ۔میر حسن شاہ، اسماعیل شاہ ونذیر حسین شاہ پسران یعقوب شاہ ہوئے۔سید شاہ محمد غوث لاھوری کے فرزند سید عابد گیلانی کی چوتھی پشت میں سید پیر جان شاہ گیلانی وسید میر جان شاہ گیلانی پسران سید عمر شاہ گیلانی کی اولاد بنہ مولہ شریف وادی لیپا کرناہ میں آباد ہے۔سید ناحسن بادشاہ کی چھٹی پشت میں میر جی فقیر احمد شاہ بن سیّد احمد علی شاہ گزرے ہیں جن کے سات فرزند سید حسین شاہ لاولد سید احمد شاہ لاولد سیّد زمان شاہ لاولد، سید جمال شاہ، سید حیات علی شاہ لاولد، سید جلال شاہ، رشید پیر احمد شاہ تھے۔ان کی اولاد امبور، ٹھوٹھہ ولنگر پورہ مظفر آباد میں آباد ہے۔سادات حسنی کی کثیر تعداد موضع گھنڈی پیراں، سنڈ گراں، رتن سیری، نورا سیری، ھڑامہ نکوٹ، لواسی، کوٹلہ، بچیاں، سید پور گراکھا، تھالہ، راڑہ، ہیر کوٹلی، درنگلہ کرناہ، نون بگلہ وغیرہ میں آباد ہے۔

داتہ مانسہرہ، رتہ ہوتر اسلام آباد وخانپور:

فقیر شاہ بن سید زین العابدین کی زیارت بجی کوٹ میں ہے آپ کے تین فرزند میر بدر الدین، میر

شرف الدین، میر ولی احمد تھے، میر بدر الدین کی اولاد سے یعقوب شاہ، سیّد احمد شاہ، سیّد نادر شاہ، پسران محمد حسن شاہ، اسی شاخ سے اختر حسین، پرویز شاہ، فیاض شاہ، اسلم شاہ، جاوید شاہ، پسران میر زمان شاہ بن اسماعیل شاہ بن امیر حیدر شاہ بن یعقوب شاہ۔احمد علی شاہ، احمد شاہ و یوسف شاہ، پسران میر شرف شاہ ہوئے ۔میر شرف الدین کی اولاد سے عبدالقیوم، عبدالباسط، عبدالودود، محمد فیاض وعبدالحی پسران علی اکبر شاہ۔غلام محی الدین ولد غلام محمد احمد قابل ذکر ہیں۔میر ولی احمد کی اولاد سے محمد اشرف شاہ بن میر احمد شاہ، غلام مصطفیٰ، سرور شاہ، محمد افضل، عبدالعزیز پسران مظفر شاہ، میر مقبول بن میر حسن مظفر آباد، غلام محی الدین، میر اسماعیل بن میر احمد شاہ، عبد اللطیف شاہ، گل بادشاہ، دولہ شاہ وقلندر شاہ پسران غلام قادر، عبداللہ شاہ، میر گل بادشاہ، پسران موسیٰ شاہ قابل ذکر ہوئے۔میر حبیب شاہ کے تین فرزند سیّد وزیر الدین شاہ، سیّد میر بادشاہ وسیّد میر حاجی شاہ صاحب اولاد ہوئے۔تاریخ ہزارہ صفحہ ۳۴۹ کے مطابق داتہ مانسہرہ میں لب سڑک آباد ہے عہد قدیم میں جدون اور سواتی قوم کا جھگڑا اس حد پر عموماً رہتا دونوں اقوام نے سادات کو بسا دیا۔سیّد وزیر الدین شاہ بن میر حبیب شاہ کے بیٹے حاجی سیّد فقیر شاہ، بخی نادر شاہ، حاجی سیّد رسول شاہ وملائک شاہ کی اولاد داتہ میں آباد ہے۔سید رسول شاہ کے تین فرزند سیّد نور اللہ شاہ، سیّد شیر شاہ وسیّد قبول شاہ تھے۔سیّد نور اللہ شاہ تیسری پشت میں شاہ محمد، پیر زمان شاہ، شاہ علی حیدر، عبدالقیوم شاہ، مقبول شاہ، نعمان شاہ و پیر محمد شاہ پسران سیّد احمد شاہ، قیوم شاہ، عبدالعزیز شاہ، عبدالرزاق شاہ پسران سیّد یوسف شاہ قابل ذکر ہیں۔سیّد شیر شاہ بن حاجی سید رسول شاہ نے شادی بیگم جان بنت شیخ سیّد احمد شاہ علوی اعوان ساکن بانڈہ پیر خان بن محمد رفیق خان بن صاحبزادہ محمد صدیق سے کی۔سیّد شیر شاہ کے دو بیٹے عباد اللہ شاہ و برکت اللہ شاہ تھے۔سیّد عباد اللہ شاہ کے پانچ فرزند یعقوب شاہ، سکندر شاہ، سیّد محبوب شاہ، محمد شاہ ویوسف شاہ تھے۔سیّد محبوب شاہ مصنف تاریخ بحر الجمان ہیں۔سیّد محبوب شاہ سے متعلق تحقیق الاعوان ص 411 پر ایم خواص خان لکھتے ہیں کہ وہ صاحب موصوف داتہ کے رہنے والے ہیں اور داتہ پیر زادوں کے گاؤں سے مشہور ہے۔یہ صاحب اب (1966ء میں) اندازاً کم وبیش ایک صدی کی عمر میں بقید حیات ہیں۔رئیس گھرانے کے فرد اور قدیم مصنف ہیں ان کی ایک کتاب بحر الجمان کے نام سے 1317ھ میں شائع ہوئی ہے، باب الاعوان بار سوئم 1922ء میں شائع ہوئی ہے۔یہی محبوب شاہ داتہ والے ہیں جنھوں نے باب الاعوان کی تصنیف کے وقت ہزارہ وکشمیر کے چند اعوان دیہاتوں کے نام ومختصر حال برائے اشاعت مصنف باب الاعوان کو بھیجے اور تتمہ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔آپ کے تین فرزند عبدالقادر شاہ ایوب شاہ وعبدالرزاق شاہ قابل ذکر ہیں۔

سیّد قبول شاہ کے فرزند سیّد ولایت شاہ تھے جن کے چار فرزند عدالت شاہ، علی اکبر شاہ، عبدالحلیم شاہ و عبدالقیوم شاہ قابل ذکر ہیں۔ عدالت شاہ کے فرزند سید محمد شاہ ہوئے۔ عبدالحلیم شاہ کے ریاض شاہ و شاہد شاہ ہوئے۔ عبدالقیوم شاہ کے دو فرزند مظہر حسین شاہ و سید علی شاہ ہوئے۔

رتہ ہوتر اسلام آباد و خانپور ہزارہ:

شاہ محمد غوث لاہوری کی چوتھی پشت میں پیر امام علی شاہ کے دو فرزند پیر کمال الدین رتہ ہوتر اسلام آباد اور پیر نذر الدین خان پور ہزارہ میں آباد ہوئے۔ پیر کمال الدین کی تیسری پشت میں میر بادشاہ، فضل حسین، صفدر حسین و ممتاز حسین پسران لال شاہ بن صدر الدین ہوئے نذر الدین کی اولاد سے عبداللہ، سیاب اللہ، بہادر دین، عبدالوحید و یوسف شاہ پسران حیدر شاہ ہوئے۔

شیخ المشائخ سیّدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی:

آپؒ کی ولادت باسعادت ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ کو عراق کے دارالحکومت بغداد میں ہوئی۔ آپ حضرت غوث الاعظم کی اکیسویں پشت سے سیدنا شیخ المشائخ حضرت محمود حسام الدین گیلانی کے فرزند ارجمند تھے (بحوالہ بحر الجمان جلد سوئم ص ۲۸۴) آپ کے والد محترم نقیب الاشراف و متولی الاوقاف تھے۔ آپ کے دادا جان محترم نقیب الاشراف صاحب السمو والسماحہ فخامۃ الشریف شیخ المشائخ وسیدنا حضرت عبدالرحمٰن ظہیر الدین المحض قادری جیلانی وزیر اعظم مملکت عراق تھے۔ سیّدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی نے اپنے جد امجد حضرت غوث الاعظمؒ کے باطنی حکم کی تعمیل میں محض رشد و ہدایت اور تبلیغ کی اشاعت کی غرض سے بغداد سے ہجرت کرتے ہوئے ۱۹۵۶ء میں پاکستان تشریف لائے اور کوئٹہ میں سکونت اختیار کی۔ تاکہ ملحقہ ممالک آپ کے ارشاد و ہدایت اور فیوض و برکات سے مستفیض ہوسکیں۔ خان آف قلات میر احمد یار خان کی صاحبزادی سے آپ نے شادی کی جن کے بطن سے تین صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے سیّدنا محمود محی الدین گیلانی، سیّدنا عبدالقادر جمال الدین گیلانی و سیّدنا محمد ضیاء الدین گیلانی ہیں۔ سیّدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی راقم مولف کے پیر و مرشد ہیں۔ 8 جون 1991ء کو آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کا مزار منہاج القرآن یونیورسٹی کیمپس لاہور کے احاطہ میں مرجع خلائق عام ہے۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔

شجرہ نسب سیّدنا و مرشدنا شیخ المشائخ الحسیب المنسیب الشریف نقیب زادہ طاہر علاؤالدین القادری

الجیلانی البغدادی بن حضرت محمود حسامُ الدین بن حضرت عبدالرحمٰن ظہیر الدین المحض قادری جیلانی وزیر اعظم مملکتِ عراق بن سیّدنا حضرت علی بن سیّدنا الامام حضرت سلمان قادری بن حضرت مصطفٰی قادری بن زین الدین قادری بن سیّدنا محمد درویش قادری بن العارف باللہ شیخ المشائخ سیّدنا الامام سیّدنا حسام الدین قادری بن سیدّنا الامام سیّدنا نورالدین قادری بن سیدّنا امام الشریف شیخ الاسلام عارف باللہ و متوکل علی اللہ حضرت ولی الدین قادری جیلانی بن حضرت زین الدین قادری جیلانی بن سیّدنا شیخ المحدثین شیخ المشائخ حضرت شرف الدین قادری بن حضرت شمس الدین قادری بن عارفِ ربانی حضرت محمد الہتاک قادری بن سیّدنا الشریف و امام النقی المقتدی شیخ الاقطار الاعلی شیخ المشائخ حضرت عبدالعزیز قادری جیلانی بن حضرت غوث الثقلین شیخ الکل سلطان الاولیاء سیّدنا حضرت عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز (بحوالہ تذکرہ قادریہ ص ۲۱ و ۲۲)

سیدنا حضرت امام حسینؓ:

سید الشہداء امام حسینؓ کی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ آپؓ ۳ شعبان ۴ھ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۰ محرم ۶۱ھ بعمر ۵۷ سال بمقام کربلا میں ۷۲ جان نثاروں کے ہمراہ جام شہادت نوش فرمایا۔ واقعہ کربلا قلمبند کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں بوجہ طوالت مختصر کیا جاتا ہے۔ ذکر العباس ص ۳۰۹ میں تحریر ہے کہ "علمائے تاریخ کا بیان ہے کہ دشمنوں نے حضرت امام حسینؓ کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا پھر وقت آیا کہ آپ کے سینے پر شمر سوار ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے شمر میرے سینے سے اٹھ جا تاکہ میں روبقبلہ ہو کر نماز آخر ادا کرسکوں۔ شمر سینے سے اترا آپ سجدے میں تشریف لے گئے شمر نے پس گردن سے سر مبارک جدا کرلیا۔ تاریخ اسلام کے مولف صاحبزادہ عبدالرسول ص ۲۲۰ پر لکھتے ہیں کہ شمر نے لوگوں کو ابھارا اور چند ساتھیوں کے ہمراہ حملہ کردیا۔ آپ کے ہاتھ اور شانے پر تلواریں پڑیں۔ ساتھ ہی سنان بن انس نے نیزہ مارا۔ آپ لڑکھڑا کر گر پڑے۔ پھر اس نے اتر کر سر مبارک کاٹ دیا۔ اس کے بعد ابن زیاد کے حکم کی تعمیل میں گھوڑے دوڑا کر نعش مبارک کو روند ڈالا گیا۔ ۷۲ کٹے ہوئے سر ابن زیاد کے سامنے پیش کردیے گئے۔ خاندان حسینؓ میں حضرت علی بن حسینؓ (امام زین العابدین) جو اس وقت بیمار تھے اور ان کے بیٹے امام باقرؒ جو کمسن تھے کے علاوہ کوئی مرد نہ بچ سکا۔ شمر نے خیمے میں داخل ہو کر ان کو بھی قتل کرنا چاہا مگر ابن سعد نے سختی سے روک دیا۔

حضرت امام حسینؓ کے فرزند امام علیؓ تھے جن کا لقب زین العابدینؓ اور کنیت ابو محمد تھی ۳۸ھ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ بعمر ۵۷ سال ۲۵ محرم ۹۵ھ میں وفات پائی۔ آپؒ بہت بڑے عابد تھے۔ ہر رات ایک

ہزار نفل ادا کرتے تھے ۔سخاوت میں آپ کو بلند مقام حاصل تھا ۔تاریخ سادات از سید اصغر علی شاہ جعفری کے مطابق آپ کے آٹھ فرزند امام محمد باقرؑ ،سیّد زید شہید ،سیّد حسین اصغر ،سیّد علی اصغر ،عبداللہ طاہر ،عمر اشرف ،عبد الرحمٰن اور سید تھے ۔امام محمد باقرؑ کے فرزند امام جعفر صادقؑ تھے ۔سیّد حسین اصغر کی چودھویں پشت میں امیر کبیر میر سیّد علی ہمدانی قابل ذکر ولی اللہ گزرے ہیں ۔تواریخ کشمیر جلد اول ص 135 کے مطابق 781ھ کشمیر تشریف لائے ۔تواریخ کشمیر جلد دوئم ص 35-430 پر میر واعظان ہمدانیہ کے حالات تفصیل سے درج ہیں ۔سید علی ہمدانی کی اولاد کشمیر میں اور کشمیر سے باہر کثیر تعداد میں موجود ہے ۔امام جعفر صادقؑ کے آٹھ فرزند امام اسماعیل، امام موسیٰ کاظمؑ ،عبداللہ ،عباس ،علی العریضی ،محمد المامون دیباج ،واسحاق تھے ۔امام اسماعیل کی اولاد سے فاطمین مصر تھے جنہوں نے مصر میں طویل عرصہ تک حکومت کی اسمٰعیلی فرقہ کی روحانی پیشوا پرنس کریم آغا خان ان ہی کی نسل سے ہیں ۔امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد ان کے فرزند امام علی رضاؑ امام گزرے ہیں ۔امام علی رضاؑ کے بیٹے امام محمد تقیؑ تھے جن کے فرزند امام علی نقیؑ معروف گزرے ہیں ۔تاریخ سادات از سیّد اصغر شاہ جعفری کے صفحہ ۱۸۵ کے مطابق ,,سید امام علی نقیؑ کی آٹھویں پشت میں سید جلال الدین سرخ بخاری بن سیّد علی موئید بخاری بن سیّد جعفر ثالث بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سیّد عبداللہ بن سیّد علی اصغر بن جعفر ثانی ،،اوچ شیر شاہ بہاول پور مشہور اولیاء اللہ گزرے ہیں ۔جن کے دو فرزند شاہ محمد غوث اور سلطان احمد کبیر تھے ۔

آدم سیری میانی بانڈی، بانڈی کریم حیدر، بانڈی کنڈاں و بور مظفر شاہ:

شاہ محمد غوث کی تیرہویں پشت میں پیر محبؑ شاہ و پیر صفدر امام پسران پیر پناہ علی شاہ بن پیر حاجی شاہ بن شاہ عیسیٰ قتال بن شاہ عبدالرحمٰن نوری بن سیّد عبدالوھاب حسین بن سید قطب عالم بن پیر شاہ جنید بن سیّد عبد الرحمٰن کبیر بن سیّد عبدالکریم بن نصرت شاہ سیّد نور الدین بن شاہ سیّد محمد بن شاہ سیّد ابو سعید تھے جن کے دو فرزند پیر محبؑ علی شاہ و پیر صفدر امام گزرے ہیں ۔پیر محبؑ علی شاہ کے فرزند پیر علم بادشاہ تھے جن کی اولاد آدم سیری ،میانی بانڈی ،بانڈی کریم حیدر شاہ ،بانڈی کنڈاں وغیرہ میں آباد ہے ۔پیر علم بادشاہ کی چوتھی پشت مین سیّد محمد علی شاہ بن قطب شاہ بن حسن شاہ بن بدر شاہ تھے ان کے دو فرزند سیّد حاجی شاہ و سیّد الف شاہ تھے سیّد حاجی شاہ کے تین بیٹے شاہ محمد غازی ،سیّد نور حسین شاہ و سیّد گل حسین شاہ ہوئے شاہ محمد غازی کے تین فرزند سیّد غلام حیدر شاہ ،سیّد مطلوب حسین شاہ و سیّد مقبول حسین شاہ ہیں سیّد نور حسین شاہ کے فرزند سیّد محبؑ حسین شاہ ہیں ان کے فرزند سیّد کرار حسین شاہ ہیں سیّد گل حسین شاہ کے تین بیٹے سیّد محمد حسین شاہ ،سیّد جاوید حسین شاہ و سیّد چن حسین شاہ ہیں ۔

سیّد علم بادشاہ کے پوتے سیّد جعفر علی شاہ تھے جو بور مظفر شاہ مظفر آباد میں آباد ہوئے جن کے پانچ فرزند مست علی شاہ غلام علی شاہ لاولد ،مبارک شاہ ،مہتاب شاہ و حیات علی شاہ تھے ۔مست علی شاہ کے دو بیٹے علی حیدر شاہ و غلام حیدر شاہ تھے ۔علی حیدر شاہ کے تین فرزند سجاد علی شاہ ،غوث علی شاہ و غلام علی شاہ ہوئے ۔سجاد علی شاہ کے چار فرزند سیّد الطاف حسین شاہ ،سیّد ارشاد حسین شاہ ،سیّد باغ حسین شاہ ،و سیّد علی احمد شاہ ہوئے ۔سیّد الطاف حسین شاہ کے تعاون سے اس خاندان کے حالات درج ہوئے ہیں ۔ آپ اس خاندان کی قابل ذکر شخصیت ہیں ۔آپ کے چار بیٹے سیّد مبشر حسین شاہ ،جعفر حسین ،فخر حسین و علی حیدر شاہ ہیں ۔ارشاد حسین کے تین فرزند ارسلان حیدر ،فرقان حیدر و امان حیدر ہیں ۔علی احمد شاہ کے بھی تین فرزند شجاعت علی شاہ‘ ذیشان علی و ارمان علی شاہ ہیں ۔غوث علی شاہ کے فرزند نور حسین ہوئے جن کے چھ بیٹے افتخار حسین شاہ ،شاہد حسین ،زاہد حسین ، شہباز حسین ،شیراز حسین ورضوان حیدر شاہ ہیں ۔غلام علی شاہ کے تین فرزند نثار حسین شاہ ،مختار حسین و اظہر حسین شاہ ہوئے ۔سیّد نثار حسین شاہ کے دو بیٹے ،وقار حسین و ضامن عباس شاہ ہیں ۔ مختار حسین شاہ کے چار بیٹے وقار حسین ،ابشار حسین ،احتشام حسین و کامران حسین ہیں اظہر شاہ کے دو بیٹے وصی عباس و رضی عباس ہیں ۔غلام حیدر شاہ کے دو فرزند سیّد رضا علی و سیّد شیر علی ہوئے ۔سیّد رضا علی کے چار بیٹے نذیر حسین ،کاظم حسین ،ظہور حسین و لال حسین ہیں ۔نذیر حسین کے دو بیٹے مدثر حسین و اسد حسین ہیں ،سیّد شیر علی کے تین فرزند میر حسین شاہ ،ابرار حسین و عارف حسین ہوئے ۔مبارک شاہ کے دو بیٹے بہادر شاہ و بہار علی شاہ تھے ۔بہادر شاہ کے دو فرزند مسکین شاہ و غلام اصغر شاہ ہوئے ۔مسکین شاہ کے فرزند صداقت حسین ہیں ۔بہار علی شاہ کے فرزند قلندر شاہ تھے جن کے فرزند سیّد طارق مصطفیٰ جرار علی شاہ ہوئے ان کے چار بیٹے سیّد محمد شمس الزمان ،محمد دانیال حیدر ،محمد کاشان حیدر و محمد حبیب حیدر ہیں ،مہتاب علی شاہ کے فرزند عبداللہ شاہ تھے جن کے اکلوتے فرزند سمندر شاہ تھے ۔

تاریخ سادات ص 208 کے مطابق سیّد شاہ صفدر امام کی چھٹی پشت میں سیّد خیر شاہ بن سمندر شاہ بن شیر شاہ بن قاسم علی شاہ بن گل حسن شاہ بن نور شاہ بخاری تھے جن کے تین فرزند سیّد مردان علی شاہ ،سیّد ولایت شاہ و سیّد گلاب شاہ ہوئے سیّد مردان علی شاہ کے چھ فرزند سیّد مستان علی شاہ ،سیّد معصوم علی شاہ ،سیّد محبوب علی شاہ ، سیّد محمود علی شاہ ،سیّد ممتاز علی شاہ ،سیّد اولاد علی شاہ و سیّد آزاد علی شاہ بخاری ہیں ۔سیّد مستان علی شاہ کے دو بیٹے سید الیاس علی شاہ و سیّد امتیاز علی شاہ ہیں ۔سیّد الیاس علی شاہ کے بھی دو ہی فرزند سیّد حسن علی شاہ و سیّد حسین علی شاہ ہیں ۔ سیّد معصوم علی شاہ کے دو بیٹے سیّد امجد علی شاہ و سیّد اسد علی شاہ ہیں ۔سیّد امجد علی شاہ کے تین فرزند سید زین علی ،سیّد

نورعلی وسیّد سیف علی شاہ ہیں ۔سیّد محمودعلی شاہ کے تین فرزند سیّد یاسر علی شاہ، سیّد احسن علی شاہ وسیّد احمد علی شاہ ہیں ۔سیّد ممتاز علی شاہ کے تین فرزند سیّد اعزاز علی شاہ، سیّد جواد علی شاہ وسیّد فواد علی شاہ ہیں ۔سیّد اولاد علی شاہ محکمہ تعلیم میں بطور لیکچرر فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔سیّد آزاد علی شاہ بخاری ایم اے۔ بی ایڈ وخطیب موضع اتراسی قابل ذکر ہیں ان کے دوفرزند سیّد نجم الحسن بخاری وسیّد شعیث الحسن بخاری ہیں۔

گوجر بانڈی، بالا پیر، موہری گوجرہ ومجہوئی:

حضرت شاہ سیّد سرخ جلال الاعظم النقوی کی سترہویں پشت میں سیّد عبدالرحمٰن بن سیّد جلال بن امیر محمد ناصرالدین بن سیّد فخرالدین بن سیّد علی رضاء بن سیّد محمد حسین بن سیّد محمد عبداللہ بن سیّد محمد اسماعیل بن سیّد محمد میر جمال الدین بن سیّد محمد افضل بن سیّد محمد علی بن سیّد شاہ محمود علی بن شاہ محمود حسین بن سیّد محمد قاسم بن حضرت سیّد عبداللہ القتال بن حضرت جلال الدین الحسینی المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت بن حضرت سلطان احمد کبیر دقابل زکر گزرے ہیں۔ سیّد عبدالرحماں کے دوفرزند سیّد عبدالکریم وسید عبدالحلیم تھے۔سیّد عبدالکریم کے بیٹے سیّد عبدالواحد تھے ان کے تیں فرزند سیّد میر سلطان علی، سیّد برہان علی وسیّد شاہ محمد علی (اولاد ڈیرہ غازی خان) تھے۔سیّد میر سلطان علی کا مزار بخارا میں ھے ان کے تیں فرزند سیّد قاضی محمد اکبر علی، سید اصغر علی وسید امیر علی تھے۔سیّد قاضی محمد اکبر علی کے فرزند سیّد محمد حسین تھے ان کے فرزند سیّد محمد امین (مدفون بخارا) تھے ان کے فرزند محمد مجید کے چار فرزند سیّد زید الدین (اولاد کابل)، سیّد ضیا الدین، سیّد زین العابدین و سید نور الدین (لاولد) تھے۔سیّد زین العابدین کے دو بیٹے سیّد محمد اسلم (لاولد عابدوزاہد) وسیّد محمد حاکم تھے۔سیّد محمد حاکم کے تین فرزند سیّد محمد ابراھیم، سیّد محمد اعظم وسیّد محمد اکبر تھے۔سیّد محمد اعظم کے دوفرزند سیّد غلام رسول شاہ وسیّد میر جان شاہ تھے۔سیّد غلام رسول شاہ کے فرزند سیّد محمد اکبر ہوئے ان کے فرزند سیّد محمد جعفر علی ہیں جن کے چھ فرزند سیّد ممتاز علی، سیّد محمد امجد علی، سیّد محمد امانت علی، سیّد محمد مسعود علی، سیّد محمد جواد حسین وسیّد محمد محسن حسین ہیں۔سیّد محمد مسعود علی نقوی بی اے، ایل ایل بی محکمہ مالیات میں کاتب ہیں کتاب ہذا کے شجرہ نسب میں کتابت کی غلطیاں انہوں نے ہی درست کی ہیں ان ہی کے توسط سے اس خاندان کا شجرہ نسب درج ہوا ہے۔سیّد میر جان کے فرزند سیّد محمد سعید شاہ ہوئے ان کے چار فرزند سیّد الطاف حسین، سیّد اقبال حسین، سیّد محمد اشفاق حسین وسیّد محمد انصار حسین ہیں۔سیّد عبدالحلیم کی پندرہویں پشت میں سیّد ثناء اللہ شاہ وسید حمید اللہ شاہ پسران سیّد محراب اللہ شاہ بن شہاب اللہ شاہ بن عبدالحمید بن عبدالجلیل بن عبدالواسع بن عبدالحبیب بن عبدالسمیع بن امجد علی بن عبدالعزیز بن

سیّد محمد کریم الدین بن عبدالوحید بن نصیرالدین بن سیّد جلال الدین بن سعیدالدین گزرے ہیں۔سیّد ثناء اللہ شاہ کے فرزند سیّد زاکر حسین شاہ گوجر بانڈی میں آباد ہوئے۔سیّد حمید اللہ شاہ کے چار فرزند محمد اسحاق شاہ، سید امین شاہ، سید محمد طاہر حسین شاہ وسید محمد شبیر حسین شاہ بھی گوجر بانڈی میں آباد ہیں۔

امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد سے سیّد شاہ سیف شاہ صاحب (محمد شاہ غازی) مشہور ومعروف ولی اللہ گزرے ہیں آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں گھوڑا پھتر والا اب بھی موجود ہے ہر جمعرات شیر آپ کے مزار پر قدم بوسی کے لئے حاضر ہوتا ہے اس کے علاوہ مزار پر جنگلی پرندوں کا جُھنڈ ہر وقت ہوتا ہے آپ کا مزار مجہوئی میں مرجع خلائق عام ہے۔آپ کی اولاد سے محمد شاہ صاحب کے دوفرزند سیّد نور حسین شاہ وسیّد میر حسین شاہ ہوئے سیّد نور حسین شاہ کے دوفرزند سیّد اسماعیل حسین شاہ وسیّد عظمت حسین شاہ کاظمی ہیں اسماعیل شاہ کے تین بیٹے سیّد نثار حسین، سیّد سجاد حسین وسیّد دلدار حسین ہیں سیّد عظمت حسین شاہ کاظمی سکشن آفیسر اطلاعات قابل زکر شخصیت ہیں ان کے دوفرزند سیّد نفیس حسین کاظمی وسیّد شناور حسین کاظمی ہیں سیّد میر حسین شاہ کے تین فرزند سیّد عصمت حسین شاہ، سیّد بشیر حسین وسیّد شبیر حسین شاہ ہیں۔

سادات مشہدی پھاگلہ علاقہ سوہرن، مظفر آباد، ایبٹ آباد، راولپنڈی وگجر خان:

تاریخ اقوام پونچھ ص665 کے مطابق ان کا اصل وطن پنجاب میں سید کسراں تحصیل گوجر خان ہے وہاں اب بھی سادات مشہدی موجود ہیں اور گاؤں کے مالک ونمبر دار ہیں جن میں سید مہر حسین شاہ نمبر دار، سید مہتاب شاہ سرکردہ ممبر، سید شاہ حسین علی حوالدار ریلوے پولیس اور سید الطاف حسین امام دیہہ قابل ذکر ہیں۔سید زین العابدین کی اولاد زینیال، سید فیروز علی کی اولاد فیروزیال اور سید حسین ابن سید علی شیر کی اولاد دُسیال کہلاتی ہے۔دُسیال شاخ کا بانی سید حسین سدھڑ کسراں تحصیل چکوال ضلع جہلم چلا گیا ان کی چھٹی پشت سے سید شاہ ابراھیم چمبہ متصل حویلیاں ضلع ہزارہ چلے گئے۔ابراھیم کے دوفرزند تھے شاہ جنید وعبدالمالک۔شاہ جُنید سلطان مظفر شاہ کے عہد میں مظفر آباد چلے گئے۔سلطان وقت نے ان کو تین گاؤں جاگیر میں دیئے۔راج کنڈی، گھن چھتر، وکھاوڑہ پارہ۔شاہ جنید کی اولاد وہاں بکثرت آباد ہے۔ان کی اولاد میں سب سے پہلے سید ناصر شاہ ابن مقبول شاہ بعہد راجہ موتی سنگھ پونچھ آئے اور ساتھرہ علاقہ منڈی میں مقیم ہو گئے۔ان کی اولاد سے حسین شاہ ومہدی شاہ پسران ناصر شاہ قابل ذکر ہیں۔کچھ عرصہ بعد مقبول شاہ کے باقی فرزندان سید رسول شاہ، جمال شاہ، نظام شاہ، ضامن شاہ مزمل شاہ، محمد شاہ، بالا شاہ، احمد شاہ وزمان شاہ معہ سید احمد شاہ ثانی خواہرزادہ یہیں آ گئے۔

ان میں رسول شاہ و جمال شاہ پمروٹ میں مقیم ہوئے ۔ سید ابران شاہ، محمود شاہ، جمال شاہ وحیات شاہ قابل ذکر ہیں ۔ رسول شاہ کی اولاد سے سید حسن شاہ پھاگلہ علاقہ سوہرن اور احمد شاہ جو ممتاز عالم دین تھے موضع لاہ راجوری میں آباد ہوئے ۔ محمد شاہ زمان شاہ واپس مظفر آباد چلے گئے ۔ ان کی اولاد لسانہ و پھاگلہ اور کچھ مظفر آباد میں ہے ۔
سادات مشہدی ہی سے پیر نور شاہ پشاور سے پونچھ موضع پوٹھ میں آباد ہوئے ان کے پوتے سید عالم شاہ کے تین فرزند روشن علی شاہ، سید مٹھا شاہ و سید فقیر شاہ قابل ذکر گزرے ہیں ۔ شجرہ نسب سادات زینیال کے مطابق امام موسیٰ کاظم کے فرزند اسحاق الموفق کی نویں پشت میں آٹھ بھائی سلطان احمد سابق، سید حسن خراسانی، عیسیٰ، شیر محمد غازی، سید غیاث الدین، فخر الدین، ابراھم و مسکین شاہ پسران سید سلطان ابو القاسم مشہدی تھے ۔ سیدنا سلطان احمد سابق کے تین بیٹے سلطان صدر االدین، سید فیروز علی و سید محمد پیر تھے ۔ سلطان سید فیروز علی جد اعلیٰ فیروزیال مشہدی قابل ذکر گزرے ہیں ان کے فرزند سید عبد الوہاب تھے ۔ سلطان صدر الدین کی تیسری پشت میں سید ولی الدین عرف فتح دین و سید عبد اللہ پسران سید محمد ثانی الغازی تھے ۔ سید ولی الدین کے فرزند سیدنا وجیہ الدین صاحب کرامات گزرے ہیں ۔ ان کے دو فرزند سید عبد الکریم و عبد القادر عرف سید محمد پیر تھے ۔ سید عبد الکریم کے دو بیٹے سید علی شیر و عبد الخالق تھے ۔ سید علی شیر کے چھ فرزند سید نصیر الدین، سید خیر الدین، سید بدر الدین حسین و سید شمس الدین، سید تاجدین و سید آدم تھے ۔ سید آدم کے فرزند سید حسین جد اعلیٰ حسینال مشہدی ہیں ۔ تاریخ اقوام پونچھ میں سید حسین کو سید علی شیر کا بیٹا لکھا ہے جبکہ یہ پوتے ہیں ۔ سید نصیر الدی کے دو فرزند سید زین العابدین جد اعلیٰ زینیال مشہدی و سید عنایت اللہ قاسم تھے ۔ سید زین العابدین کے نو بیٹے سی علی، حاجی محمد مراد، محمد باقر، سید معصوم، سید اکبر، سید حمید، سید محمود، سید احمد و سید محمد تھے ۔ سید احمد کے تین فرزند سید یاسین شاہ، سید حسن شاہ، سید محمد شاہ تھے ۔ سید یاسین شاہ کی ساتویں پشت میں حضرت سید چن چراغ مشہدی معروف بزرگ گزرے ہیں جن کا مزار خاص شہر راولپنڈی میں ہے ۔ سید حسن شاہ کی چوتھی پشت میں سائیں محمد علی شاہ قلندر قادریؒ بزرگ گزرے ہیں جن کا مزار کھوڑی مظفر آباد میں ہے ۔ سید محمد شاہ کی پانچویں پشت میں فیض اللہ شاہ تھے ۔ فیض اللہ شاہ کی اولاد دمیل مظفر آباد میں آباد ہے ۔ شجرہ نسب: فیض اللہ شاہ بن سیّد محمد صدیق بن حبیب شاہ بن سیّد مبارک اول بن سیّد جعفر بن سیّد محمد بن سیّد احمد بن سیّد زین العابدین بن سیّد نصیر الدین بن سیّدنا علی شیر بن سیّد عبد الکریم بن سیّد وجیہ الدین بن ولی الدین عرف فتح دین بن سیّد محمد ثانی بن سلطان رضاء الدین بن سلطان صدر الدین بن سلطان احمد سابق بن سیّدنا سلطان ابو القاسم حسین المشہدی بن سلطان علی امیر بن عبد الرحمن رئیس الزمان

بن اسحاق ثانی مشہدی بن ابو الحسن موسیٰ زاہد بن سیّد قطب محمد عالم بن حسین عبد اللہ قاسم بن محمد اول بن حضرت امیر اسحاق الموفق بن حضرت امام موسیٰ کاظم ۔ فیض اللہ شاہ کے دو فرزند سلطان علی شاہ و سیّد مرید شاہ تھے ۔ سلطان علی شاہ کے فرزند سید بدل شاہ کے تین بیٹے سید فتح علی شاہ، سیّد نظام شاہ و سید شاہ ہوئے ۔ فتح علی شاہ کے تین فرزند سمندر شاہ، حیدر شاہ، غلام شاہ ہوئے ۔ سمندر شاہ کے دو فرزند سیّد حسین شاہ و امام علی شاہ ہوئے ۔ سیّد حسین شاہ کا فرزند سیّد علی حسین ہے ۔ اسی شاخ سے نذیر حسین شاہ ولایت حسین شاہ و منیر شاہ، پسران شیر شاہ ۔ لال شاہ و فقیر شاہ پسران گلاب شاہ ۔ کریم شاہ، ولد زمان شاہ ۔ فقیر شاہ و قلندر شاہ، پسران نور شاہ ۔ مسکین شاہ و مہربان شاہ پسران رحیم شاہ ۔ عالم شاہ و مومن شاہ پسران حسین شاہ ۔ جہانگیر شاہ، ستار شاہ، امام شاہ و عالم شاہ پسران جیون شاہ ۔ امانت شاہ، رحمٰن شاہ، لعل شاہ، و بشیر شاہ، پسران سیّد امام علی شاہ ۔ دولت علی شاہ بن سیّد اکبر شاہ ۔ سید احمد شاہ و میر احمد شاہ پسران سیدن شاہ، عظمت شاہ و محمد شاہ پسران سیّد مبارک شاہ ۔ عبد اللہ شاہ و سخی محمد شاہ، پسران انور شاہ ۔ لال شاہ ولد محمد علی شاہ ۔ پیر شاہ و لطیف شاہ پسران قاسم علی شاہ ۔ پہلوان شاہ بن ستار شاہ ۔ قطب شاہ، ضامن شاہ و امیر شاہ پسران سید نظام شاہ قابل ذکر ہیں ۔ سید آدم بن سید علی شیر کی دسویں پشت میں سید شاہ بری امام عبد اللطیف قادری معروف ولی اللہ گزرے ہیں ۔ جس کا مزار بری امام مشہور ہے ۔ آپ کا شجرہ نسب اسطرح ہے سیّد شاہ عبد اللطیف بری سرکار بن سیّد محمود شاہ بن سیّد احمد بن سیّد بودلا بن سیّد سکندر بن سیّد عباس بن سیّد الیاس بن سیّد عبد الغالب بن سیّد عبد الغنی بن سیّد حسین بن سیّد آدم بن سیّد علی شیر بن عبد الکریم ۔ مظفر آباد چکار کے سیّد کریم حیدر شاہ بن سیّد شاہ گلاب شجرہ نگار کا شجرہ نسب بھی سیّد آدم سے ملتا ہے جو اسطرح ہے سیّد کریم حیدر شاہ بن شاہ گلاب بن سیّد امام علی بن سیّد ستار علی بن سیّد محمد غوث بن عبد الوھاب بن سیّد نور محمد بن کمال الدین بن ناصر الدین بن شاہ اسحاق بن سید نور محمد غازی بن سیّد حسام الدین بن سید محمد کریم بن سیّد حسین بن سیّد آدم ۔ اسی شاخ سے مولانا الحاج سیّد سکندر شاہ فاضل دیوبند مفتی آزاد کشمیر ساکن گوہالیاں تحصیل اوڑی ضلع مظفر آباد قابل ذکر شخصیت ہیں ۔ سیّد سکندر شاہ بن سیّد پیر مہدی شاہ بن پیر بڈھا شاہ، بن سیّد محمد شاہ بن سید انور شاہ بن میراں خراج محمد بن سیّد میراں برخردار غازی بن سیّد یار شاہ غازی بن سیّد محمد بن حسام الدین بن سیّد محمد کریم ۔

سیّد عبد الخالق ولد سیّد عبد الکریم کی چودھویں پشت میں سید عمر شاہ، سید رحمت شاہ لاولد، سید ولایت شاہ و سید سرور شاہ پسران سید فقیر شاہ ڈھوک منگتال ہزارہ کالونی راولپنڈی میں قیام پذیر ہوئے ۔ سید عمر کے فرزند

سید سمندر شاہ ہوئے ۔ سید ولایت شاہ کے دو فرزند حسین شاہ ومقبول شاہ حیدر آباد ہیں اور سید سحر و حسین ، سید بشارت حسین شاہ کاظمی وسید طالب حسین شاہ وسید نیاز حسین شاہ پسران سید سرور حسین شاہ قابل ذکر ہیں ۔ سید سمندر شاہ کے دو فرزند سید قلندر شاہ وسید سجاد حسین شاہ ہوئے ۔ سید قلندر شاہ کے دو فرزند سید منظور حسین شاہ وسید محبوب حسین شاہ ہیں ۔ سید محبوب حسین شاہ لوکل کونسل ایبٹ آباد میں اوورسیئر ہیں اور ایبٹ آباد میں ہی سکونت پذیر ہیں ۔ حضرت جعفر ثانی بن امام محمد نقی کی اولاد سے حضرت پیر سید علی ترمذی کے فرزند سید مصطفیٰ ومیاں عبد الوھاب تھے جن کے فرزند سید قاسم کے چھ فرزند سید کمال ، شیخ فرید ، سید عبد الغفور ، سید عبد الجبار ، سید جمل ، وسید جلال تھے ، سیّد سید جلال کی اولاد کاغان میں آباد ہے سید میاں عبد الوھاب کے سید مسعود تھے جن کے آٹھ بیٹے تھے ۔ سید پیر امام کی اولاد صوابی ، تنول ، تلی ، حازی ، کہوڑی علاقہ نواب صاحب وغیرہ میں آباد ہے ۔ سید نجم الدین کی اولاد گندف وغیرہ میں آباد ہے ۔ محمد سعید شاہ غازی بن سید نجم الدین کے تین فرزند سید شاہ ، سید رسول وشاہ میر حسن تھے ۔ سید شاہ ، کے دو بیٹے سید عباس وسید جلال تھے ۔ سید عباس کے فرزند مردان شاہ ہوئے جن کے فرزند پیر احمد شاہ کے تین بیٹے مہندی شاہ ، نذیر شاہ وامجد شاہ ہیں ۔ سید جلال شاہ کے فرزند سید نجیب شاہ تھے ۔ سید نجیب شاہ کے فرزند اغز ر شاہ کا بیٹا نواب شاہ ہوا ۔ سید رسول کے تین فرزند صفدر شاہ ، مرتضیٰ علی شاہ وسید اکبر شاہ تھے ۔ صفدر شاہ کے تین بیٹے سید قاسم شاہ ، میر حسن شاہ وسید محمود شاہ تھے ۔ قاسم شاہ کے فرزند زمان شاہ ہوئے ۔ مرتضیٰ شاہ کے دو بیٹے سید شریف وسید جمال ہوئے ، سید شریف کے فرزند علی بہادر شاہ ہیں ۔ سید اکبر شاہ کے تین فرزند شاہ لطیف ، سید جبار شاہ وسید غلام شاہ ہوئے ۔ شاہ میر حسن کے دو فرزند شیر شاہ ونور شاہ تھے ۔ شیر شاہ کے بیٹے سید احمد شاہ کے فرزند حسن شاہ ہوئے جن کے فرزند مبارک شاہ وغیرہ ہیں ۔ نور شاہ کے بیٹے میر شاہ ، قطب شاہ لاولد وفیض علی شاہ تھے ، میر شاہ کے پانچ فرزند قلندر شاہ ، عطر شاہ ، شاہ دوران ، شاہ رمضان وقدرت شاہ ہوئے فیض علی شاہ کے محمد شاہ ہیں ۔

سادات گردیزیہ پونچھ وباغ:

تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق خلیفہ القادر باللہ عباسی کے زمانہ میں حضرت سیّد علی قسور بن سید ابی عبد اللہ بغداد سے گردیز تشریف لائے جو غزنی افغانستان کے قریب ایک قصبہ ہے ۔ وہیں آپ کا روضہ زیارت گاہ خاص وعام ہے ۔ آپ کے پوتے مخدوم شاہ یوسف گردیزی بعمر 31 سال گردیز سے ترک وطن کر کے بعہد سلطان ابراھیم غزنوی ملتان پہنچے یہاں آپ کے نام پر محلہ شاہ گردیز آباد ہے ۔ جہاں آپ کا عالیشان روضہ بھی

واقعہ ہے ۔ 12 ربیع الاول 531ھ کو آپ نے وفات پائی ۔ ملتان میں سادات گردیزی بڑے صاحب اقتدار ، صاحب رسوخ ، صاحب دولت واہل علم گزرے ہیں ، شاہ گردیز کی تیسری پشت میں تین بھائی گزرے ہیں جن میں سیّد یحییٰ کی اولاد سادات گردیزی سرہندی سیّد محمد شاہ کی اولاد سے حضرت شاہ منور سچیار مشہور ومعروف گزرے ہیں ۔ سادات گردیزیہ پونچھ وغیرہ آپ ہی کی اولاد سے ہیں ۔ تیسرے بھائی کی اولاد بیڑ بیڑی ایبٹ آباد وغیرہ میں آباد ہے ۔ ان کی اولاد سے سیّد عبد الغفور شاہ گدی نشین قابل ذکر ہیں ۔ تاریخ سادات از سیّد اصغر علی شاہ جعفری ص130و153 کے مطابق حضرت منور شاہ سچیار کا شجرہ نسب یوں ہے ۔ حضرت منور شاہ سچیار بن سیّد نور محمد شاہ بن سیّد شاہ محمد گردیزی بن سیّد عبد الرحمن گردیزی بن سیّد احمد شاہ بن مخدوم عبد الصمد گردیزی بن سیّد احمد عماد الدین بن سیّد محمد یوسف گردیزی بن سیّد ابوبکر گردیزی بن سیّد علی شاہ قسور گردیزی بن سیّد ابو عبید اللہ گردیزی بن سیّد حسین ثالث بن سیّد محمد مسکان بن سیّد امام علی بغدادی بن سیّد حسین بن سیّد علی متقی بن سیّد حسین بن سیّد علی عارضی بن سیّد محمد دیباج عرف مامبلی بن حضرت امام جعفر صادق ۔ تاریخ انساب القبائل اکبریہ جلد دوم ص437 پر بھی مندرجہ بالا شجرہ نسب درج ہے ۔ صرف دو ناموں سیّد حسین بن سیّد علی متقی کی کمی ہے ۔ تاریخ کشمیر جلد پنجم وششم ص263، 264 وتاریخ سادات گردیزیہ پونچھ ص107,108 پر سیّد محمود آزاد نے شجرہ نسب کچھ اس طرح درج کیا ہے ۔ حضرت شاہ منور عرف حضرت شاہ سچیار بن سیّد محمد شاہ بن عبد الصمد بن سیّد احمد بن حضرت یوسف شاہ گردیزی بن حضرت سیّد ابوبکر بن سیّد شاہ قسور بن ابو عبد اللہ بن سیّد احمد بغدادی بن حضرت سیّد عیسیٰ بن سیّد حسین قطعی بن سیّد موسیٰ بن سیّد عبد اللہ بن سیّد حمزہ داعی بن سیّد ابوشفاء یوعم بن حضرت سیّد احمد شعرانی بن حضرت علی عریض بن حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسینؑ شہید کربلا ۔ سید محمود آزاد مرحوم تاریخ سادات گردیزیہ پونچھ کے دیباچہ میں حضرت شاہ قسور گردیزی کی قلمی تحریروں اور قلمی نسخائے شجرہ نسب کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ درست شجرہ نسب حضرت علی عریض بن حضرت امام جعفر صادق سے نکلتا ہے ۔ سید محمد دیباج بن امام جعفر صادق سے نسب ملانے والے غلطی پر ہیں ۔

حضرت شاہ سچیارؒ اپنے وقت کے بہت بڑے جید عالم وفاضل اور صاحب کشف وکرامات ولی اللہ تھے ۔ آپ کے دست حق پر ہزاروں افراد مشرف با اسلام ہوئے ۔ سادات گردیزیہ پونچھ نے دین اسلام کی تبلیغ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں ۔ تاریخ گواہ ہے کہ سادات فاطمیہؓ وسادات علویہ نے شب وروز کی محنت سے دین اسلام پوری دنیا میں پھیلایا ۔ خلافت بنوامیہ کے دور میں علویوں اور عباسیوں کو حریف اور مد مقابل سمجھا گیا ۔

اسی طرح خلافت بنوعباس میں سادات فاطمیہ وسادات علویہ کو حریف اور مد مقابل جانا گیا اوران پر کڑی نگرانی کی جاتی رہی تا کہ یہ کسی بھی وقت بنوعباس کے لیے مشکلات پیدا نہ کرسکیں۔لیکن سادات نے بنوعباس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تبلیغ دین کا کام جاری رکھااور ظلم وجبر کے خلاف علم بلند کیے رکھااس کے لیے بڑی سے بڑی جانی ومالی قربانیوں سے بھی دریغ نہ کیا۔حضرت شاہ ںچیارؒ کی اولاد نے بھی سرزمین کشمیر میں دین کا کام جاری رکھا۔

آپ کے پانچ فرزند سیّد منصور شاہ، سیّد عین الملک ،سیّد نظام شاہ' عبدالقادر وسیّد بہادر شاہ صاحب اولاد ہوئے۔ تاریخ سادات گردیزیہ پونچھ ص107 کے مطابق ''سیّد منصور شاہ' سیّد عین الملک وسیّد نظام شاہ کی اولاد پونچھ میں' سیّد عبدالقادر کی اولاد متصل سہالہ اور سیّد بہادر شاہ کی اولاد ضلع ہزارہ میں آباد ہے''۔تاریخ سادات ص 156-57 کے مطابق سیّد منصور شاہ کے فرزند سیّد مالک تھے جن کے دو بیٹے سیّد رکن الدین معروف رتن شاہ وسیّد سنگری شاہ گزرے ہیں۔رتن شاہ کے تین بیٹے مہر شاہ، زمان شاہ ورنگو شاہ تھے۔سیّد مہر شاہ کے دو فرزند سید امیر شاہ وسید عبدالمجید شاہ تھے۔سید امیر شاہ کے دو بیٹے سید خواص علی شاہ وسید محمد شاہ تھے محمد شاہ کی اولاد موضع تھلہ تمروٹہ وڈہنڈی میں آباد ہے۔خواص علی شاہ کے فرزند سید فتح شاہ تھے جن کے فرزند سید فقیر شاہ ہوئے۔سید فقیر شاہ کے چار فرزند سید قطب شاہ، تاج الدین، سیدن شاہ وگل شاہ تھے۔قطب شاہ کے دو فرزند سید بیر شاہ وسید معصوم شاہ تھے۔سید بیر شاہ کے فرزند حضرت پیر سید جنید شاہؒ جن کا مزار مبارک کوٹلی سیداں (پانیولہ) ہے۔ آپ کے بھائی سید محمد شاہ کے فرزند میر عالم شاہ ہوئے۔سید معصوم کے تین فرزند سید ابدال شاہ، سید فتح علی شاہ وسید گوہر شاہ تھے۔سید فتح علی شاہ کے تین بیٹے سید محمد امین شاہ، سید لقمان شاہ وسید اسماعیل شاہ ہوئے۔سید محمد امین شاہ کے چھ فرزند سید صادق حسین شاہ، سید شاکر شاہ، سید عابد شاہ، سید باقر حسین شاہ، سید نذیر حسین شاہ وسید ساجد حسین شاہ ہوئے۔سید شاکر شاہ صاحب سیکرٹری الیکشن کمیشن کے اعلیٰ عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔سید مالک شاہ بن سید منصور شاہ کی اولاد سے سلیم شاہ، مالک شاہ، دین محمد شاہ وشیر شاہ پسران پیارا شاہ کی اولاد سرسیداں وپدر سیداں، سوہادہ نمب کاکڑہ، چھچہ چڑالہ وغیرہ میں آباد ہے۔سنگری شاہ بن سید مالک شاہ بن سید منصور شاہ کی اولاد سے نصیر شاہ، جنید شاہ، یار شاہ اور دین شاہ پسران سنگری شاہ کی اولاد ناہل کیاٹ، کیاٹ کلاں، موہری فرمان شاہ، باغ خاص وغیرہ میں آباد ہے۔نصیر شاہ بن سنگری شاہ کی پانچویں پشت میں نذر علی شاہ کے دو فرزند مولانا قاضی دیوان علی شاہ اور ولی شاہ تھے۔دیوان علی شاہ کے فرزند منشی امیر شاہ کے پانچ فرزند سید طالب حسین، شیر شاہ، حاکم شاہ، ممتاز حسین شاہ وضمیر حسین شاہ ڈیری سیداں راولی میں آباد ہیں۔سنگری شاہ کی تیسری

پشت میں شفیع اللہ شاہ وبیرم شاہ پسران نصر شاہ تھے۔بیرم شاہ کی پانچویں پشت میں صادر شاہ بن قیاس شاہ کی اولاد موہری فرمان شاہ وکیاٹ کلاں میں آباد ہوئی۔صادر شاہ کی تیسری پشت میں محمد اکرم شاہ بی۔اے، ایل ایل بی، ڈپٹی سیکرٹری قانون ورجسٹرار امداد باہمی آزاد کشمیر رہ چکے ہیں اور ممتاز سیاسی وسماجی رہنما ہیںMLA کا الیکشن لڑ چکے ہیں۔آپ کے تین فرزند محمد اصغر شاہ، محمد ناصر شاہ ومحمد مدثر شاہ ہیں۔شفیع اللہ شاہ کی پانچویں پشت میں حبیب شاہ بن شیر شاہ کی اولاد باغ خاص میں آباد ہے۔حبیب شاہ کے چھ فرزند محمد شاہ، دیوان شاہ، مدد شاہ، نور شاہ، بلور شاہ، ودوم شاہ لاولد تھے۔محمد شاہ کی اولاد سے انور شاہ، خادم شاہ، الطاف حسین شاہ، افسر شاہ وحاکم شاہ پسران فیروز شاہ ہوئے۔حاکم شاہ کے پانچ فرزند غضنفر علی شاہ، اعزاز علی شاہ، شعیب علی شاہ ومبشر علی شاہ ہیں۔ محمد شاہ ہی کی اولاد سے نذیر حسین شاہ، رفیق حسین شاہ، صابر حسین شاہ ومختار حسین شاہ پسران مبارک شاہ ہیں۔ دیوان شاہ کے فرزند امیر شاہ تھے جن کے تین فرزند صوبیدار میجر امیر احمد شاہ، صوبیدار میر اکبر شاہ وحسین شاہ ڈی پی ای ہوئے۔صوبیدار میجر امیر احمد شاہ کے چار فرزند سید آزاد حسین شاہ گردیزی صدر معلم پائلٹ ہائی سکول باغ، سید ظہور حسین شاہ جونیئر مدرس، آفتاب حسین واشتیاق حسین ہیں۔سنگری شاہ کی نویں پشت میں شفیع اللہ شاہ، ثناء اللہ شاہ وطالب حسین شاہ پسران محمد امین شاہ کی اولاد ناہل کیاٹ میں آباد ہے۔شفیع اللہ کے سات فرزند سجاد حسین شاہ، ڈاکٹر اعجاز حسین، افتخار حسین شاہ، اختر حسین، ڈاکٹر آفتاب حسین اظہر حسین ونثار حسین ہیں۔سید عین الملک شاہ بن حضرت منور عرف شاہ ںچیار کے فرزند سید جنید شاہ مشہور گزرے ہیں۔سید جنید شاہ کے چار فرزند سید شاہ، لال شاہ، خواص علی شاہ وفرید شاہ تھے۔سید شاہ کے دو فرزند مومن شاہ ومعظم شاہ تھے۔

مومن شاہ کی ساتویں پشت میں خواجہ پیر سیّد محمد سید علی شاہ 1150ھ میں سوہاوہ میں پیدا ہوئے اور 1221ھ میں وفات پائی۔آپ پونچھ کشمیر کے مشہور ولی اللہ گزرے ہیں سوہادہ شریف کی گدی بہت معروف ہے۔شجرہ نسب خواجہ پیر سیّد محمد سید علی شاہ بن فیض علی شاہ بن سنا شاہ بن نور شاہ بن باقر شاہ بن بہاؤالدین شاہ بن ملوک شاہ بن مومن شاہ بن سید شاہ بن سیّد جنید شاہ بن سید عین الملک شاہ بن حضرت شاہ منور عرف شاہ ںچیارؒ۔حضر پیر سیّد محمد سید علی شاہ کے چھ فرزند پیر مخدوم شاہ، پیر محمد یعقوب شاہ، پیر محمد فیروز شاہ، محمد ایوب شاہ، سیّد گل احمد شاہ وسیّد محبوب علی شاہ صاحب اولاد ہوئے۔تاریخ کشمیر جلد ششم وتاریخ سادات گردیزیہ پونچھ از سیّد محمود آزاد وتاریخ اقوام پونچھ میں پیر سیّد سید علی شاہ اوران کی اولاد سے متعلق حالات تفصیل سے درج ہیں۔پیر مخدوم شاہ کے فرزند پیر حمید اللہ شاہ تھے۔ پیر حمید اللہ شاہ کے چار بیٹے منور حسین شاہ، عظمت اللہ شاہ، عبداللطیف شاہ،

وشمشاد حسن شاہ ہوئے ۔ پیر محمد فیروز شاہ کے نذیر اللہ شاہ ندوی ، روف اللہ شاہ وشفیع اللہ شاہ ہوئے ۔ پیر محمد یعقوب شاہ کے چار فرزند الحاج پیر نذیر حسین شاہ، خلیل حسین شاہ، غلام حسین شاہ و عابد حسین شاہ ہوئے ۔الحاج پیر نذیر حسین شاہ کے چار صاحبزادے حاجی شبیر حسین شاہ، رشید احمد شاہ، مولانا پیر حمید احمد شاہ گدی نشین نصیر احمد شاہ ہوئے۔ خلیل حسین شاہ کے چار فرزند لفٹنٹ کرنل سعادت حسین جعفری، شوکت حسین جعفری لیکچرر، نوید حسین شاہ وکرار حسین شاہ ہوئے ۔محمد ایوب شاہ کے چھ بیٹے پیر محمد کبیر شاہ چشتی حقانی، صدیق شاہ ندوی، سیّد ثناء اللہ شاہ منشی فاضل، سیّد بشیر حسین جعفری کالم نگار، سیّد نصیر الدین شاہ، مظفر حسین شاہ ندوی وحکیم منیر اللہ شاہ ہوئے۔ گل احمد شاہ کے چار فرزند سعید حسین شاہ، محمود حسین شاہ، رفیق حسین شاہ وحبیب حسین شاہ اکاؤنٹس آفیسر ہوئے۔ پیر محبوب علی شاہ کے دو فرزند پیر سیّد صادق حسین شاہ صدر جمیعت المشائخ آزاد کشمیر وسرپرست اعلیٰ جمیعت علماء اہل سنت والجماعت آزاد کشمیر ومختیار حسین شاہ ہوئے ۔ پیر سیّد صادق حسین شاہ کے پانچ بیٹے ریاض حسین شاہ، لیاقت حسین، شرافت حسین، صداقت حسین ووجاہت حسین ہیں۔ سیّد عین الملک شاہ کی گیارہویں پشت میں سیّد احمد شاہ گردیزی مصنف تذکرہ سادات گردیزیہ پونچھ بن سید فقیر شاہ بن مخدوم شاہ بن سید محمد شاہ بن منور شاہ بن قمر علی شاہ بن درویش شاہ بن عبداللہ بن لنگر شاہ بن سید لعل شاہ بن جنید شاہ تھے۔ سیّد عین الملک شاہ کی بارہوں پشت میں میجر ابراہیم شاہ شیر جنگ بن ولایت شاہ بن بدلی شاہ بن مہر شاہ بن محمد شاہ بن مالک شاہ بن فتح شاہ بن عنائت شاہ بن شہباز شاہ بن ملوک شاہ بن خواص شاہ بن جنید شاہ، گزرے ہیں۔ انہوں نے 1947-48 کی جنگ میں 5 باغ بٹالین کی کمان کی۔

سید نظام شاہ بن حضرت منور شاہ سچیار کی اولاد سنگولہ موہری فرمان شاہ، ڈھنڈی، سنگھرو بڈیار، کیاٹ کلاں وغیرہ میں آباد ہے۔ سید نظام شاہ کے فرزند سید احمد شاہ تھے جن کے فرزند مالک شاہ کے چھ بیٹے عسکری شاہ ،جنگ ولی شاہ، غازی شاہ، معظم شاہ وہیرہ شاہ وبیرم شاہ تھے ۔ عسکری شاہ کی اولاد پلندری بتراں اور کچھ سوھادہ شریف میں آباد ہے۔ بتراں پلندری میں عسکری شاہ کی نویں پشت میں سید عنایت شاہ بن سیدن شاہ بن حیدر شاہ بن گاموں شاہ بن ولی شاہ بن امانت شاہ بن سلام شاہ بن دین شاہ بن خراج شاہ ہوئے ۔ان کے آٹھ فرزند سید سجاد حسین شاہ، سید اعجاز حسین، فیاض حسین، الیاس حسین، زاہد حسین، سید شاہد حسین (محکمہ مالیات)، واجد حسین و کوثر حسین ہیں ۔جنگ ولی شاخ سے ڈھنڈی میں کیپٹن ریٹائرڈ یاسین شاہ بن دیدار شاہ بن میر عالم شاہ بن ملوک شاہ بن جامن شاہ بن اکبر شاہ بن کالو شاہ بن نادر شاہ بن زبیر شاہ بن سید شاہ بن قطب شاہ بن جنگ ولی شاہ

ہوئے۔ان کے پانچ فرزند سید عابد حسین شاہ MA، سرور حسین شاہ، کاظم حسین شاہ، صفدر حسین شاہ وسید ناظم حسین شاہ ہیں۔ اسی شاخ سے سیّد نزیر حسین شاہ صدر پنشنرز ایسوسی ایشن پونچھ ہیں ان کے تین فرزند ڈاکٹر سید نعیم حسین جعفری، سید وحید احمد گردیزی اور سیئر لوکل گورنمنٹ او رسید مرتضیٰ حسین شاہ SDO محکمہ برقیات ہیں ۔جنگ ولی شاہ کی بارہوں پشت میں نامور مصنف سید محمود آزاد مرحوم بن سید عطر شاہ بن سید کالو شاہ بن بہادر شاہ بن صادق شاہ بن مہر شاہ بن نور شاہ بن صادر شاہ بن باقر شاہ بن حلیم شاہ بن عبدلرحیم شاہ بن عبدالستار شاہ قابل ذکر گزرے ہیں۔ جنگ ولی شاہ کی چھٹی پشت میں سیّد مصطفیٰ شاہ، فقیر شاہ وسیّد نامی شاہ پسران ملاقی شاہ بن زبیر شاہ بن اسداللہ شاہ بن شیر علی شاہ بن غلام شاہ تھے۔ مصطفیٰ شاہ کے بیٹے حسین شاہ تھے جن کے فرزند کرم شاہ کے چار فرزند سیّد فضل حسین شاہ، سیّد نادر شاہ، سیّد بیر شاہ وحاجی سیّد علم شاہ ہوئے۔ سیّد فضل حسین شاہ کے پانچ فرزند سیّد میر شاہ، سیّد لطیف شاہ، سیّد نور حسین شاہ، سیّد عبدالحسین شاہ وسیّد مصطفیٰ شاہ تھے۔ سیّد لطیف شاہ کے فرزند سیّد رحمت اللہ شاہ ہوئے۔ سیّد نور حسین شاہ کے فرزند سیّد ثناء اللہ شاہ ہوئے ان کے چار فرزند سیّد عاشق احمد، اشتیاق احمد، سیّد آفاق احمد وشاکر احمد ہوئے۔ سیّد عبدالحسین شاہ کے پانچ فرزند سیّد محبوب شاہ، سیّد نذیر احمد شاہ، سیّد عزیز احمد شاہ جعفری، سیّد بشیر حسین وسیّد مشکور حسین ہیں۔ ان میں سیّد نذیر احمد شاہ سنگولہ میں آباد ہیں۔ سیّد عزیز احمد جعفری مظفر آباد گوجرہ میں آباد ہیں ان ہی کے تعاون سے اس خاندان کے حالات درج ہوئے۔ سیّد عبدل حسین شاہ کے دیگر تمام بھائیوں اور بیٹوں کی اولاد موہری فرمان شاہ میں آباد ہے۔ سیّد نذیر حسین شاہ کے فرزند سیّد علی وسیم شاہ ہیں ان کے چھ فرزند سیّد فیضان علی شاہ، ریحان علی، عرفان علی، بلال علی، جواد علی وسیّد فیض علی ہیں۔ سیّد شیر علی شاہ کے بھائی سیّد عیسیٰ شاہ بن غلام شاہ کی چھٹی پشت میں سیّد حیدر شاہ بن سیّد ولی شاہ بن فقیر شاہ بن جنید شاہ بن نصر علی شاہ بن سیّد معصوم شاہ گزرے ہیں۔ ان کے تین فرزند سیّد یعقوب شاہ، میر عالم شاہ وگل حسین شاہ صاحب اولاد ہوئے۔ سیّد یعقوب شاہ کے فرزند سید عبدالخالق شاہ ہوئے۔ان کے تین فرزند سید رشید حسین شاہ، سیّد زاہد حسین شاہ وسیّد زمرد شاہ ہیں۔ سیّد رشید حسین کے تین فرزند سیّد اویس، انیس وادریس ہیں۔ سیّد زاہد حسین شاہ وسیّد پیکر رضا جعفری مدینہ مارکیٹ میں فیشن پوائنٹ کے نام سے ریڈ میڈ گارمنٹس کا کاروبار کر رہے ہیں۔ سیّد زاہد حسین شاہ کے فرزند سیّد علی تقدیس ہیں۔ سیّد فقیر شاہ بن سیّد ملاقی شاہ کی پانچویں پشت میں سیّد عالم شاہ وسیّد کلیم شاہ پسران سیّد قادر علی شاہ بن نبی شاہ بن عظمت بن معظم شاہ تھے۔ سیّد کلیم شاہ کے فرزند سیّد خادم حسین ہوئے۔ سیّد عالم شاہ کے سیّد محمد رفیق شاہ وسیّد محمد صدیق شاہ افسر مال تھے۔ سیّد محمد رفیق شاہ کے

پانچ فرزند برکت اللہ، نصیب اللہ، قسمت اللہ، قدرت اللہ و رحمت اللہ تھے۔ سیّد محمد صدیق شاہ کے چار بیٹے سیّد سجاد حسین (ڈائریکٹر خورشید لائبریری) سیّد اعجاز حسین، سیّد امتیاز حسین و سیّد افتخار حسین ہیں۔ فقیر شاہ بن ملاقی شاہ کی پانچویں پشت میں سیّد شرف علی شاہ، نوازش شاہ، سیّد ولی شاہ، سیّد عبدالرحمٰن شاہ و عبداللہ شاہ پسران سیّد ولائت شاہ بن عظیم شاہ بن کریم شاہ بن سیّد معظم شاہ کیاٹ کلاں میں آباد ہوئے سیّد عبدالرحمٰن شاہ کے دو فرزند سیّد حفیظ اللہ شاہ و سید میر احمد شاہ ہوئے منشی حفیظ اللہ شاہ کے پانچ فرزند سیّد حفیظ امتیاز شاہ لیکچرر، کیپٹن سیّد تصدق حسین شاہ، صابر حسین شاہ، سیّد صالح حسین شاہ و سیّد آصف حسین شاہ ہیں سیّد صالح حسین شاہ سنٹر ڈرافٹسمین CDA اس خاندان کی معروف قابل زکر شخصیت ہیں۔ نڑیولہ باغ میں سید دھیرہ شاہ کی آٹھویں پشت میں سیّد رحمت شاہ ڈوگرہ عہد حکومت میں معلم تھے۔ ان کے چار فرزند سیّد ذکا اللہ شاہ' پروفیسر سیّد ضیاء اللہ شاہ مرحوم' سیّد شجاع اللہ شاہ و سیّد ثناء اللہ شاہ ہیں پروفیسر سیّد ضیاء اللہ شاہ ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم قابل زکر شخصیت گزرے ہیں۔ سیّد شجاع اللہ شاہ بھی نہایت دین دار شخصیت ہیں اور لوگ ان سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ سیّد نظام الدین شاہ کی آٹھویں پشت میں پیر سیّد رستم علی شاہؒ و پیر سیّد حشمت علی شاہ پسران سید حسین شاہ بن حافظ سیّد نور محمد شاہ بن سیّد بہادر شاہ بن سیّد مٹھا شاہ بن سیّد حیات شاہ بن سیّد غریب شاہ بن سیّد بیر شاہ کی اولاد سر چھ میں آباد ہے۔ پیر سیّد رستم علی شاہؒ کے نو فرزند بہادر شاہ، سلیمان شاہ، نور عالم شاہ، الف شاہ، اکرم شاہ، امیر شاہ، گل حسین شاہ، لطیف شاہ و فیض عالم شاہ تھے۔ سلیمان کے شاہ فرزند غلام نبی شاہ کے دو فرزند رزاق شاہ و نزاکت شاہ ہیں۔ بہادر شاہ کی اولاد سے مظفر شاہ و مدثر شاہ پسران حبیب شاہ۔ عباس شاہ، مرتضٰی شاہ و ناصر شاہ پسران لیاقت شاہ ہیں۔ اسی شاخ سے ریاض حسین شاہ، اختر شاہ و اشفاق شاہ پسران نزیر حسین شاہ۔ گلفراز بن سید احمد شاہ۔ مظہر حسین شاہ، طاہر حسین شاہ و مظفر حسین شاہ پسران شفیع شاہ۔ زاہد شاہ بن برکت اللہ شاہ۔ خادم حسین، ہتارک حسین و عبدالحمید شاہ پسران فیض عالم شاہ۔ طفیل شاہ، غلام حسین شاہ و محمد حسین شاہ پسران امیر شاہ ہوئے۔ پیر سیّد حشمت علی شاہ کے فرزند سیّد مہتاب شاہ ہوئے ان کے تین بیٹے سید محمود لاولد، سیّد میر احمد شاہ اور سید محمد شاہ تھے سیّد میر احمد شاہ کے تیں فرزند سیّد گلاب حسین شاہ، سیّد سید حسن شاہ و سیّد اکبر حسین شاہ ہوے سیّد گلاب حسین شاہ کے دو بیٹے سیّد نصیر احمد جعفری و سیّد خلیق احمد جعفری ہیں سیّد نصیر احمد جعفری محکمہ مالیات میں معاون ہیں ان کے فرزند کمیل علی سیّد ہیں سیّد خلیق احمد جعفری کے فرزند مناقب علی سیّد ہیں سید حسن شاہ کے تین فرزند سیّد نیاز احمد جعفری، سیّد نثار احمد شاہ و اشتیاق احمد جعفری ہیں نیاز احمد کے فرزند سیّد مودت علی و تقدس علی

ہیں۔ سیّد اکبر حسین شاہ کے فرزند سیّد اعجاز اکبر جعفری ہیں ان کے دو بیٹے سیّد محمد علی و سیّد مراتب علی ہیں۔

حضرت عباس علمدار بن حضرت علیؑ:

حضرت عباس 26 ہجری میں پیدا ہوئے آپ کی والدہ کا نام اُم البنین ہے۔ کربلا میں حضرت امام حسینؑ نے سب سے بڑا علم (جھنڈا) آپ کو عنایت فرمایا تھا اس لیے آپ کو علمدار کہا جاتا ہے۔ آپ امام حسینؑ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔ آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔ آپ کے تین فرزند تھے، فضل، قاسم اور عبد اللہ۔ فضل و قاسم کربلا میں شہید ہو گئے تھے صرف عبداللہ زندہ بچے تھے۔ عبداللہ محدث و شاعر تھے۔ آپ کے بیٹے حسن تھے جن کے پانچ بیٹے تھے۔ عبداللہ، عباس، حمزہ، ابراھیم اور فضل یہ تمام بھائی عالم فاضل و ادیب تھے، عبداللہ امیر مکہ المکرمہ و مدینہ منورہ اور قاضی الحرمین تھے۔ عباس بن حسن یہ بھی عالم فاضل اور شاعر تھے۔ حمزہ حضرت علی کے مشابہ تھے۔ ابرھیم زبردست فقیہ ادیب و زاہد تھے۔ فضل میدان شجاعت کے شاہ سوار تھے آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ''حضرت عباس علمدار کی نسل سے کوئی غیر عالم شاید ہی گزرا ہو۔ آپ کی نسل سے متعلق صاحب عمدۃ المطالب لکھتے ہیں کہ مکہ، مدینہ، مصر، بصرہ، یمن، سمرقند، طبرستان، اردن، حائر و میاط، کوفہ، قمر، یمن، آمل، شیراز، آذربیجان جوجان و مغرب وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ (ذکر العباس ص 332)۔

حضرت عمر الاطرف بن حضرت علیؑ:

حضرت عمر الاطرف کی والدہ ماجدہ کا نام صہبا بنت ربیعہ ہے۔ آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپ کے فرزند محمد تھے ان کی شادی امام زین العابدین کی بیٹی خدیجہ سے ہوئی تھی جن کے بطن سے عبداللہ، عبید اللہ اور عمر پیدا ہوئے۔ ام ہاشم سے جعفر پیدا ہوئے۔ عبداللہ کے پانچ فرزند احمد، محمد، عیسیٰ المبارک، یحییٰ صالح و علی تھے ان تمام کی نسل جاری ہے۔ محمد کے چھ بیٹے قاسم، طیب، صالح، علی المشطب، ابو عبداللہ جعفر المالک المشانی و عمر میخورانی تھے۔ ابو عبداللہ المالک کے دو فرزند عبداللہ بخری و عبدالحمید (ملک لجہ کے نام سے ہند میں مشہور ہوا) عبداللہ بخری کی پچیسویں پشت میں میاں محمد صابر شہید کی اولاد کردلہ مظفر آباد میں آباد ہے۔ محمد کے بیٹے قاسم کی اولاد ملتان میں آباد ہے جہاں انہوں نے حکومت بھی کی۔ عبیداللہ بن محمد کے فرزند طیب تھے جن کے بیٹے علی کی اولاد بغداد و گرد و نواح میں آباد ہے۔ عمر بن محمد کے دو فرزند ابو محمد اسماعیل اور ابوالحسن ابراھیم تھے ان دونوں کی نسل بلخ و خراسان میں آباد ہے۔ یہ تمام احادیث کے راوی بھی ہیں۔ ''عمر الاطرف کی حقیقی بہن سیّدہ

رقیہ کبریٰ تھیں آپ کی شادی حضرت مسلم بن عقیل کے ساتھ ہوئی۔66 ھجری کو کربلا سے لٹا ہوا قافلہ ساحل مکران سندھ پہنچا اس میں عمر الاطرف بن حضرت علیؑ سیدہ رقیہ بنت علیؑ حضرت عبداللہ ابو ہاشم بن محمد حنفیہ کے علاوہ بنو ہاشم کے بچے اور عورتیں تھیں جن کی تعداد تقریباً 300 تھی،، (کتاب بی بی پاکدامناں)

محمد حنفیہ (محمد الاکبر) بن حضرت علیؑ:

تاریخ میں آپ کے نام محمد الاکبر، محمد بن علی، محمد بن حنیفہ، محمد حنفیہ، محمد حنیف، امام حنیف اور کنیت ابو القاسم مشہور ہیں۔آپ 16ھ میں پیدا ہوئے۔اور 81ھ میں وفات پائی۔آپ کی والدہ خولہ بنت جعفر بن قیس کا تعلق قبیلہ بنو حنیف سے تھا۔اس لیے آپ حنفیہ مشہور ہوئے۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے۔حضرت فاطمہؑ کی زندگی میں حضرت علیؑ نے دوسری شادی نہ کی حضرت فاطمہؑ کے وصال کے بعد آپ نے کئی شادیاں کی جن میں محمد الاکبر کی والدہ خولہ بنت جعفر بھی تھیں۔محمد الاکبر شجاعت، شرافت، سعادت، زہد و عبادت میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔اکثر جنگوں میں حضرت علیؑ آپ ہی کو بھیجا کرتے تھے کسی نے آپ سے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا ''حسنین امیر المومنین علیؑ کی دو آنکھوں کی حیثیت رکھتے تھے۔اور میں ان کا ہاتھ تھا لہذا آنکھوں کو ہاتھ سے بچاتے تھے'' (نہج البلاغہ خطبہ نمبر 11)۔آپ کے بارہ میں حضرت امام حسنؑ نے فرمایا '' کہ میں نے جنگ بصرہ کے موقع پر اپنے بابا علیؑ سے یہ سنا ہے کہ جو مجھے دیکھنا چاہے وہ محمد حنفیہ کو دیکھ لے۔(اولاد امیر المومنین ص 41)۔محمد الاکبر کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپؑ کی ولادت کی بشارت خود رسول اللہ ﷺ نے دی تھی اور اپنا نام اور کنیت بخش دیے تھے۔(سراج المبین ص 467)۔محمد الاکبر نے جنگ جمل اور صفین میں حضرت علیؑ کے ساتھ فوج کے علمدار کی حیثیت سے شرکت کی۔آپ کی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ زرہ (لوہے کا جنگی لباس) جو لمبا تھا آپ نے ہاتھ سے پھاڑ کر برابر کر دیا تھا۔سانحہ کربلا کے وقت آپ مدینہ میں ہی تھے آپ کے کربلا نہ جانے کی مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں یہ کہ آپ بیمار تھے۔یہ کہ آپ کے ہاتھ زرہ پھاڑنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے اور آپ تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے۔ یہ کہ حضرت امام حسینؑ نے آپ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا تھا۔یہ کہ اس وقت پورے عرب میں تین ایسی شخصیات تھیں جن کی بہادری و شجاعت کا سکہ پورے عرب میں مشہور تھا۔محمد الاکبر، مسلم بن عقیلؑ اور عباس بن علی۔امام حسینؑ نے محمد الاکبر کو مدینہ میں قیام کا حکم دیا۔مسلم بن عقیل کو کوفہ بھیج دیا اور عباس علمدار کو ساتھ لے لیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ محمد الاکبر نے حضرت امام حسینؑ کے حکم کے مطابق مدینہ میں قیام کیا۔مدینہ سے روانگی کے وقت حضرت امام

حسینؑ نے ایک خط میں وصیت لکھ کر محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) کے سپرد کی ''میں فتنہ و فساد برپا کرنے یا اپنی شہرت کے لیے نہیں نکل رہا ہوں بلکہ اپنے جد رسول ﷺ کی امت کے امور کی اصلاح کے لیے نکل رہا ہوں''۔محمد حنفیہ کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت امام حسینؑ مدینہ کو خیر آباد کہنے کا ارادہ کر چکے ہیں تو وہ امام حسینؑ کے پاس آئے اور عرض کیا ''بھائی: آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں اور میں ہر ایک کو بے دریغ مشورہ دیتا ہوں، آپ کی تو بات ہی دوسری ہے آپ کو اس لیے بے نیاز سمجھتا ہوں، یزید کی بیعت سے پہلو تہی کیجیے اور جہاں تک ہو سکے شہروں میں سکونت سے بچیے اور پھر لوگوں کے پاس اپنے نمائندے بھیجیے اور انہیں اپنی طرف دعوت دیجیے۔اگر وہ آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی بیعت کر لیں تو اس عطیہ پر خدا کا شکر ادا کیجیے اور اگر وہ بیعت کے لیے کسی دوسرے کا انتخاب کریں تو اس غلط انتخاب سے آپ کی عظمت و حیثیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔اس کے بعد محمد حنفیہ نے امام حسینؑ کو مکہ تشریف لے جانے کا مشورہ دیا امام حسین نے مشورہ قبول فرمایا۔اور کہا بھائی اگر پوری دنیا میں مجھے کہیں بھی پناہ نہ ملے گی تو بھی یزید بن معاویہ کی بیعت نہیں کروں گا۔محمد حنفیہ یہ سن کر رونے لگے۔ کیوں کہ وہ جانتے تھے ان کے بھائی امام حسینؑ نے اس راستے کا انتخاب جان بوجھ کر کیا اور اس سلسلے میں پیش آنے والے مصاحب کو جان کے عوض خریدا ہے۔ (صحیفہ کربلا ص 76, 79)

حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے بعد ان کے فرزند امام زین العابدین اور چھوٹے بھائی محمد الاکبر (محمد حنفیہ) نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔امام زین العابدینؑ شکستہ حال ہو چکے تھے۔محمد حنفیہ بن حضرت علیؑ (جد اعلیٰ علوی اعوان) نے یزیدی ٹولے کے خلاف خفیہ مہم جاری رکھی۔مصنف کتاب بی بی پاکدامناں، انجینئر مسعود ہاشمی ص 21 پر لکھتے ہیں کہ ''محرم اکسٹھ ہجری میں واقعہ کربلا کے بعد تمام عرب علاقوں میں بنو امیہ کی حکومت کے خلاف سخت نفرت پیدا ہو چکی تھی۔مدینۃ النبی پر یزید کی فوج کشی، مکۃ المکرمہ میں عبداللہ بن زبیر نے اپنی خلافت کا اعلان کیا تھا۔ایران اور بصرہ میں بھی یزید کے خلاف لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔مدینہ منورہ پر حملے کے واقعہ کو واقعہ حرا کے نام سے تاریخ میں ایک اسلامی دور کا سیاہ باب لکھا جاتا ہے۔اس واقعہ میں اہل شام نے مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے اور ہزاروں مدنی مسلمانوں کو قتل کر دیا۔تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ ''مدینہ منورہ کی ایک ہزار کنواری لڑکیاں شامیوں کے ہاتھوں حاملہ ہو گئیں'' ص 22 پر مزید لکھتے ہیں ''تمام مسلم دنیا میں ہر طرف افراتفری پھیل گئی ان حالات میں اپنے باپ کی وصیت اور امام وقت جناب علی بن حسینؑ کے حکم کے مطابق بنات علیؑ اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئیں۔سیدہ رقیہ بنت علیؑ (حقیقی بہین عمر الاطرف بن

حضرت علیؓ) مدینہ منورہ سے تین سو بنی ہاشم کی خواتین اور بچوں کو لیکر کوفہ کی طرف روانہ ہوئیں۔وہاں اپنے بچوں
اور شہدائے کربلا کی زیارت کرنے کے بعد آپ کے قافلہ کو ابراھیم بن مالک اشتر کے سپاہ کے ساتھ ساحل مکران
پر 66ھ کو پہنچا دیا۔اسی کتاب کے صفحہ 28 پر مزید لکھتے ہیں۔''بی بی پاکدامن سیدہ رقیہ بنت علیؑ کے ساتھ مدینہ
منورہ سے آل عقیل کے علاوہ بنو ہاشم کی مستورات بھی ہند میں تشریف لائیں۔کوفہ سے جناب حر بن یزید الریاحی
کی دو بیٹیاں اور حبیب ابن مظاہر اسدی کے اہل بیت کے کچھ بچے اور خواتین بھی بی بی عصمت کے ہمراہ بحکم امام
زین العابدینؑ، حبیب ابن مظاہر اسدی اور جناب حر کے فرزند اور محمد حنفیہ کے بیٹے جعفر اکبر، عبداللہ ابو ہاشم
،حمزہ ،علی ،جعفر اصغر وعون تشریف لائے تھے ،صفحہ 20 پر لکھتے ہیں کہ'' محمد حنفیہ کے بیٹے عبداللہ ابو ہاشم کے بیٹے
اور بیٹیاں بھی بی بی پاکدامناں کے قافلے میں تشریف لائیں لیکن ان میں سے اکثر بلوچستان اور مکران کے
ساحل کے قریب آباد ہوئے جہاں سے مجاہدین کو ساتھ لے کر ان کی تربیت کی جاتی اور بنوامیہ کے خلاف مختلف
علاقوں پر علم بغاوت بلند کیا جاتا جسے جناب یحییٰ بن زید شہید اور ایسے ہی دوسرے سادات بنی فاطمہ کے فرزندوں
نے کیا،اس سے معلوم ہوا کہ سادات فاطمی کے علاوہ سادات علوی جن میں محمد حنفیہ کی اولاد جو علوی اعوان کہلاتی
ہے وعمر بن علیؓ کی اولاد بھی علوی کہلاتی ہے اور آل عقیل بھی 66ھ سے بلوچستان وسندھ میں آباد چلے آرہے
ہیں۔ساحل مکران پر اس وقت بدھ مت کے پیروکاروں کی حکومت تھی۔جب ان لوگوں نے بی بی پاکدامناں
سیدہ رقیہ بنت علیؓ کے درد بھرے خطبے سنے تو وہ لوگ آپ پر جان نچھاور کرنے لگے اور ان پر ہونے والے ظلمات
کا بدلہ لینے کے لیے جتھہ بندی شروع کر دی اور بصرہ کوفہ اور دمشق تک یہ دستے رات کو بنوامیہ کے کارندوں پر
حملہ کرتے ان چھاپہ مار حملوں میں بنوامیہ کو چین سے حکومت نہ کرنے دی ان حملوں کو روکنے کے لیے عبدالمالک
بن مروان نے یزید بن ملھب کو سندھ پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا لیکن وہ پے در پے شکست کھا کر واپس ہوگیا۔
اس کے بعد عبدالرحمان بن محمد بن الاشعث بھی مکران سے شکست کھانے کے بعد بنی امیہ سے بھی منحرف ہوگیا
اور اسے بھی حجاج نے کوفہ میں قتل کر دیا۔اس کے بعد اس مظلوم قافلے کو پکڑنے اور سزا دینے کے لیے بنوعدی اور
پھر بنی تمیم سے کئی جرنیل روانہ کئے گئے لیکن وہ سب ناکام ہوئے بالآخر حجاج نے اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کو سندھ پر
حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا۔جب محمد بن قاسم ساحل مکران پر پہنچا تو چھاپہ مار دستوں نے اس کے بہت سے
ساتھیوں کو واصل جہنم پہنچا دیا۔اور بالآخر محمد بن قاسم گرفتار ہوگیا اور اسے محمد حنفیہ کے بیٹے عبداللہ ابو ھاشم کے
سپرد کر دیا گیا۔آپ نے نوجوان ثقفی کو واقعہ کربلا بیاں کرتے ہوئے بنوامیہ کے مظالم سے آگاہ کیا تو وہ آل محمد کا

طرف دار ہوگیا تو اسے اپنے لشکر کا سالار بنادیا گیا۔انہوں نے دیبل وگردونواح سے ہندو براہموں کے فوجیوں کو مار بھگایا اور یہ لشکر فتح کرتا ہوا ملتان تک جا پہنچا۔اس کے بعد جب محمد بن قاسم واپس عراق پہنچا تو اسے گرفتار کر کے دربار شام میں پیش کیا گیا اسے سیدہ رقیہ بنت علیؓ وعبداللہ ابو ہاشم بن محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کے سپاہ کے ساتھ ملنے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔اس دوران ہشام بن عبدالمالک تخت نشین ہوا تو اس نے ایک بہت بڑا لشکر ساحل مکران پر بھیج دیا جس کے مقابلے میں سندھ کے لوگوں نے انہیں بہت بڑی شکست دی لیکن سپہ سالار اسلام جناب عبداللہ ابو ھاشم شہید ہو گئے۔انجینئر مسعود ہاشمی کے مطابق عبداللہ ابو ہاشم کا مزار کراچی ساحل سمندر کے کنارے کلفٹن کے مقام پر عبداللہ شاہ غازی کے نام سے مشہور ہے۔ایک اور روایت کے مطابق محمد نفس ذکیہ کے بیٹے عبداللہ شاہ غازی کا ہے۔لیکن زادالاعوان صفحہ 41 کے مطابق محمد نفس ذکیہ کے فرزند ابی محمد عبد اللہ اشتر الکابلی تھے جو کابل میں شہید ہوئے۔کلفٹن کا مزار محمد حنفیہ کے فرزند عبداللہ ابو ھاشم شہید کا ہو یا محمد نفس زکیہ کے بیٹے ابی محمد عبداللہ اشتر الکابلی شہید کا دونوں نے بنوامیہ کے خلاف چھاپہ مار دستوں کی قیادت کی اور دونوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد سے ہیں اور دونوں ولی اللہ برگزیدہ ہستیاں گزرے ہیں جنہوں نے دین کی خاطر جام شہادت نوش کیا۔صاحبزادہ عبدالرسول مصنف تاریخ اسلام صفحہ 327 پر یوں لکھتے ہیں ''امام محمد حنفیہ کی وفات پر ان کے لڑکے ابو ہاشم عبداللہ نے بنوامیہ کے خلاف خفیہ دعوت کا کام جاری رکھا 100ھ میں وہ خلیفہ سلیمان سے ملنے شام گئے۔خلیفہ نے ان کی بڑی عزت کی لیکن کہا جاتا ہے کہ واپسی پر انہیں زہر دلوادی۔اس پر وہ ابو ہاشم عبداللہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پوتے محمد بن علی کے پاس حمیمہ چلے گئے ان کے وہاں جانے سے علوی اور عباسی ایک دوسرے کے بہت قریب آگئے اور انہوں نے متحد ہو کر اموی حکومت کے خلاف جدوجہد کا عہد کیا۔ابو ہاشم عبداللہ نے حمیمہ میں وفات پائی وفات سے پہلے انہوں نے محمد بن علی کو منصب خلافت پر فائز کر کے اپنا جانشین مقرر کیا۔اس طرح تحریک کی قیادت بنوعباس کے ہاتھ میں آگئی۔''غرض یہ کہ حضرت علیؓ کی اولاد اسلام پھیلانے کے لیے دنیا بھر کے علاقوں میں پھیل گئی اور اپنے قول وفعل اور عمل سے لوگوں کو متاثر کیا جس کی وجہ سے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوئے۔سپین پر بنوامیہ نے کئی صدیوں تک حکومت کی لیکن وہاں پر اولاد علیؓ نہیں گئی تو اسلام بھی وہاں نہ پھیل سکا۔

اولاد محمد حنفیہؒ:

محمد حنفیہ پاک وہند کے علاوہ آزاد کشمیر، مقبوضہ کشمیر، ایران، عراق، مصر، افغانستان و دیگر ممالک کے علوی اعوانوں کے جداعلیٰ ہیں۔ کتاب ذکرالعباس ص48 کے مطابق آپ کے چودہ بیٹے تھے علی اور جعفر سے نسل بڑھی۔ رحمۃ للعالمین کے مصنف قاضی سلیمان منصور پوری جلد دوئم صفحہ 79 پر لکھتے ہیں کہ کل اولاد 24 تھے جن میں 14 فرزند اولاد نرینہ تھے تین سے نسل جاری ہوئی۔ جن کی نسل چلی وہ عبداللہ ابو ہاشم، جعفر و علی ہیں۔ کتاب اولاد امیر المومنینؓ از ابوالحسین وزیر حسین علوی ایران ص45 پر راقمطراز ہیں۔ ''محدث قمیؒ نے اپنی کتاب منتھی الامال میں لکھا ہے کہ آپ کے چودہ بیٹے اور دس بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ تھے۔ عون الاکبر، جعفر الاکبر، علی، عون الاصغر، علی اصغر، ابراھیم، القاسم، جعفر، عبدالرحمان، حمزہ، الحسن، عبداللہ، ابوھاشم، عبداللہ اکبر، عبیداللہ آپ کی نسل تین بیٹوں علی، جعفر اور عون الاکبر سے چلی آپ کے بعض فرزند واقع حرہ میں شہید ہو گئے۔

۱۔ علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ کی اولاد مصر میں بنوابی تراب مشہور ہے اور برصغیر پاک وہند میں علوی اعوان معروف ہے۔ آپ ہی کی اولاد سے قطب حیدر شاہ غازی ملک بن عطااللہ غازی ہیں۔

۲۔ حسن بن محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) بہت بڑے عالم فاضل تھے یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مسئلہ ارجاء پر سیر حاصل بحث کی اور ایک کتاب لکھی۔ 95ھ میں وفات پائی (تاریخ علوی اعوان)۔

۳۔ قاسم بن محمد الاکبر۔ محمد الاکبر اپنے بیٹے قاسم کی وجہ سے ابوالقاسم کہلائے۔

۴۔ الجعفر الاصغر بن محمد الاکبر، ان کے فرزند عبداللہ ہوئے۔ آپکی اولاد عراق میں بنونقیب اور ایران کے شہر قم، قزوین، اصفہان اور فارس میں ''سادات محمدی علوی'' کے عنوان سے معروف ہے۔ عبداللہ کے فرزند جعفر ثانی تھے۔ ان کے فرزند عبداللہ راس المذری نے السیدہ آمنہ بنت الحسین الاصغر بن علی بن امام الحسین بن علی بن ابی طالب سے شادی کی جن سے ایک فرزند جعفر ثالث تھے جن کی نسل سے ایران کے سادات محمدی ہیں۔ آپ کے چھ فرزند علی، زید، عبداللہ، ابراھیم، قاسم اور اسحاق ملک تھے۔ علی کی اولاد قم ایران اور بغداد میں آباد ہے۔ جعفر ثالث کی اولاد کوفہ، بصرہ، مشہد اور مصر میں آباد ہے۔ ابراھیم کی اولاد فارس، شام اور موصل میں اور القاسم کی اولاد مصر وغیرہ میں آباد ہے۔

عبداللہ ابوھاشم بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) کو شیعوں نے اپنا سردار بنانا چاہا تھا مگر آپ اچانک ملک شام میں انتقال کر گئے اور یہ سرداری آپ کی وصیت کے مطابق عبداللہ بن عباسؓ کی اولاد سے محمد بن علی کو ملی

تاریخ ابن خلدون حصہ سوئم (ص26 و تاریخ اقوام پونچھ ص667) ابو ہاشم عبداللہ کے دو فرزند یحیٰ و احمد ہوئے۔
یحیٰ کے پوتے صوفی ابراھیم بن محمد علوی تھے۔

علوی اعوانوں کا محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ کی اولاد سے ہونا:

اب تک علوی اعوانوں پر لکھی جانے والی تمام تاریخی کتب (ماسوائے باب الاعوان وزادالاعوان) وقدیم قلمی نسخہ ہائے شجرہائے نسب و زبانی سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق برصغیر پاک وہند میں آباد علوی اعوان خاندان محمد حنفیہ بن حضرت علیؓ خلیفہ چہارم کی اولاد سے ہیں اور یہی اس خاندان کے جداعلیٰ ہیں۔ محمد دین فوق مصنف تاریخ اقوام پونچھ ص630 پر رقم طراز ہیں ''جالندھر، امرت سر، ہزارہ، اور کشمیر اور پونچھ وغیرہ میں ایسے اعوانوں کی تعداد کئی ہزار تک ہے جو اپنے آپ کو امام محمد حنفیہ کی اولاد سے ظاہر کرتے ہیں۔ صرف پونچھ ہی میں ان کی تعداد تین ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔ یہ لوگ اپنی قوم اور اپنے بزرگوں کی سینہ بہ سینہ روایات پر سختی سے عامل ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اعوان ہیں اور امام محمد بن حنفیہ کی اولاد ہیں اس سلسلہ میں پونچھ کے حنفیہ اعوانوں کا ایک شجرہ راقم مولف کی نظر سے گزرا ہے۔ جو عون بن محمد الحنفیہ بن حضرت علی سے شروع ہوتا ہے اور جس کی آٹھ دس پشتوں کے بعد ایک نام قطب شاہ بھی آتا ہے۔ پھر اسی قطب شاہ کی پندرھویں پشت میں سادم خان بن سجاول خان علاقہ پکھلی (ہزارہ) سے پونچھ کی حدود میں داخل ہوتا ہے۔ جس کو سنگولہ کے حنفیہ اعوانوں کے قول کے مطابق آج (1936ء) چار سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور چونکہ سادم خان سے میاں زمان علی خان جن کی عمر اس وقت (1936ء) نوے سال کے قریب ہے۔ 12 پشتیں ہوتی ہیں اور مورخوں کے اس متفقہ قول کے مطابق کے تین پشتوں میں سو سال شمار ہوتا ہے۔ 12 پشتوں کے چار سو سال ہی ہوتے ہیں اس لیے سادم خان کی وررودگی پونچھ کا زمانہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ صاحب باب الاعوان نے قطب شاہی اعوانوں کے جداعظم عون قطب شاہ کا ذکر کرتے ہوئے صفحہ 92 پر لکھا ہے کہ ''اعوانوں کا قطب شاہی سلسلہ انہی حضرت قطب شاہ سے چلا ہے''۔ ان سطور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اعوانوں کا کوئی ایسا سلسلہ بھی ہے جس کے جداعظم کوئی اور قطب شاہ یا کوئی اور بزرگ ہیں۔ اور اگر وہ بزرگ محمد الحنفیہ کی اولاد سے نہیں ہیں تو اور کون ہیں؟ حنفیہ اعوانوں کی تعداد پونچھ سے باہر بھی کئی ہزار تک ہے۔ بعض دوسرے لوگوں کی طرح اگر یہ لوگ بھی چاہتے تو اپنے شجرے اور نسب نامے تیار کرا کر قطب شاہی اعوانوں (عباس بن علیؓ) سے اپنا سلسلہ ملا سکتے تھے۔ لیکن وہ چونکہ صدہا سال سے حنفیہ اعوان ہی مشہور چلے آتے ہیں اور ان کی برادریاں پونچھ سے باہر بھی حنفیہ

اعوان ہی کے نام سے مشہور ہیں ۔اس لیے انہوں نے محمد الحنفیہ (محمد بن علیؑ) کی بجائے (عباس بن علی) کی اولاد بننا پسند نہیں کیا۔ حالانکہ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔یعنی محمد الحنفیہ اور عباس دونوں حضرت علیؑ کے فرزند ہیں اور دونوں ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں ۔اس قوم کے معززین کا یہ بیان بھی ہے کہ چونکہ ہمارے شجرہ میں ایک نام قطب شاہ کا بھی آتا ہے۔اس لیے پونچھ کے بعض شجرے بنانے والوں نے اس نام کی آڑ میں ہم کو بھی عبداللہ بن عباس تک سلسلہ ملانے کی تحریک بھی کی۔لیکن ہم نے اپنی پشتینی روایات سے جو پونچھ کی سرزمین ہی میں چار سو سال سے مسلسل ہماری قوم میں چلی آتی ہیں ایک انچ بھی ادھر ادھر ہونا مناسب نہ سمجھا''۔(تاریخ اقوام پونچھ ص630-32)۔

تاریخ اقوام پونچھ ص283 ''مضمون ''قوم آوان'' کے راقم بنام مورخ نے حضرت عون کا اصل نام قطب شاہ بتایا ہے۔اوران کو ہرات کا بادشاہ لکھا ہے۔معلوم نہیں ان کی ان معلومات کا ماخذ کیا ہے لیکن تاریخ باب الاعوان میں صفحہ نمبر 131 پر میزان ہاشمی ، میزان قطبی وخلاصۃ الانساب وغیرہ عربی وفارسی مطبوعات کے حوالہ سے درج ہے۔کہ عون بن یعلی کی اولاد اعوان کہلاتی ہے بلکہ میزان ہاشمی کی اصل عبارت بھی درج کی ہے جوحسب ذیل ہے۔''اسم مبارک عون است وایشاں از اولاد عباس بن علی اندوزوجہ ایشاں بی بی عائشہ خواہر حقیقی حضرت فاطمہ والدہ ماجدہ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی است ۔عون چند سال در ہندوستان اقامت فرمود۔مردم رابعیت نمود۔دوراں دیار ہند ملقب بہ قطب شاہ شد۔اولاد اُو در ہند موجود است،،۔ مصنف تاریخ اقوام پونچھ نے ''چند سال در ہندوستان اقامت فرمود'' سے بذیل وجوہات کی بناء پر قدرے اختلاف کیا ''اعوانوں کے حالات ونسب میں جو کتابیں ہیں ان سب میں بالا اتفاق یہ لکھا ہوا ہے کہ ان کی چار بیویاں تھیں ایک عائشہ جو سادات بغداد سے تھیں اور بغداد ہی میں ان سے دو صاجبزادے محمد اور عبداللہ پیدا ہوئے تین نکاح آپ نے ہندوستان میں کیے جن سے گیارہ لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔آپ جب ہندوستان تشریف لائے تو آتے ہی نکاح کا انتظام تو نہیں کیا ہوگا۔تبلیغ واشاعت اسلام میں ضرور چند سال صرف کیے ہوں گے اور پھر تین نکاح پے در پے بھی نہیں ہوئے ہوں گے ان میں بھی ضرور پانچ پانچ دس دس سال بلکہ زیادہ مدت کا وقفہ ہوگا۔نکاحوں کے بعد 14 اولادیں بھی ہوئیں۔ان کے لیے بھی کچھ عرصہ درکار ہے اس لحاظ سے آپ کا قیام ہندوستان میں چند سال نہیں بلکہ کئی سال رہا ہوگا،، صاحب تاریخ اقوام پونچھ کو صرف عرصہ قیام پر قدرے اختلاف ہے۔جبکہ ہمیں تاریخ باب الاعوان وزادالاعوان کے بنیادی ماخذ میزان ہاشمی ، میزان قطبی وخلاصۃ الانساب سے بذیل

وجوہات کی بناء پر اختلاف ہے۔زادالاعوان از مولوی نور الدین کے صفحہ نمبر 5 پر ماخذ کی جو فہرست کتب دی گئی ہے اس کے ماخذ اول کے طور پر میزان القطبی زبان عربی مصنفہ مولانا قطب الدین شامی مطبوعہ بیروت دوم میزان ہاشمی عربی مصنفہ مولانا ہاشم شاہ بغدادی سوم خلاصۃ الانساب عربی مطبوعہ مصر یہ تینوں کتابیں بزباں عربی بقول مصنف لکھی گئی ہیں لیکن مصنف اپنی ہی کتاب باب الاعوان کے صفحہ 131 پر میزان ہاشمی کی اصل عبارت بزبان فارسی ''اسم مبارک عون است لکھتا ہے جس کا ذکر قبل ازیں کیا جاچکا ہے۔مصنف کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ فہرست میں کتاب بزباں عربی درج ہے اور حوالہ بزباں فارسی زادالاعوان کے ماخذ کے طور پر مصنف مولوی نور الدین نے صفحہ 5 تا9 پر کتابوں کی طویل فہرست دی ہوئی ہے اور ماخذ اول میزان القطبی عربی مصنفہ مولانا قطب الدین شامی مطبوعہ بیروت (دوم) میزان ہاشمی عربی مصنفہ مولانا ہاشم شاہ بغدادی مطبوعہ مصر (سوم) خلاصہ الانساب عربی مطبوعہ مصر ان تینوں کتب کے مصنفین الگ الگ ہیں مقام اشاعت میزان القطبی بیروت اور دوسری دونوں بقول مصنف مصر سے شائع ہوئیں اور کتاب کے تقریباً ہر صفحہ پر ان ہی تین کتابوں کے حوالے سے لفظ بہ لفظ ایک ہی عبارت درج ہے جس میں زیر زبر اور پیش کا بھی فرق نہ ہے۔مصنف نے ماخذ کی جو طویل فہرست دی ہے اعوانوں کی تاریخ سے متعلق نہ ہیں دیگر عام کتب کے مکمل پتہ جات ، پریس کا نام اور صفحہ نمبر درج ہیں جبکہ جن تین کتب کو بنیاد بنا کر باب الاعوان وزادالاعوان لکھی گئی ہیں اور 35 سے زائد مقامات پر ایک ہی طرح کی عبارت درج کی گئی ہے صفحہ نمبر پریس کا نام اور پتہ درج نہ ہے۔مختصر یہ کہ مصنف نے اس کتاب میں تمام محنت وکوشش صرف اس بات پر صرف کردی کہ قطب شاہ محمد حنفیہ بن حضرت علیؑ کی اولاد سے نہ ہیں بلکہ عباس بن حضرت علیؑ کی اولاد سے ہیں۔مولوی صاحب زادالاعوان کے صفحہ 67-66 میں خود ہی تصدیق کرتے ہیں کہ ''محمد بن حنفیہ کی اولاد علوی جو ہمراہ ساہو کے ہند میں آئی تھی ان کی اولاد اب تک ہند میں ہے لیکن وہ اپنے آپ کو حنیف شاہی کہلاتے ہیں قطب شاہی نہیں کہلاتے اور نہ قطب شاہ حنیف کی اولاد ہے اور مسعود نے ملک قطب حیدر کو مانک پور دیا۔خود مسعود ستر کھ میں آئے بعض لوگوں نے اسی ملک قطب حیدر کو قطب شاہ مقرر کیا ہے اور سلسلہ نسب محمد حنفیہ سے ملایا ہے اور اعانت اس کی سے اسکا اعوان لقب سمجھا یہ ان کی غلطی ہے۔بلکہ قطب شاہ عون عباسی علوی اور ہیں اسی صفحہ پر مزید لکھتے ہیں ''اور قطب حیدر مذکور ہمراہیوں کے ساتھ جہاد کفار میں شہید ہوا'' اور مسعودی میں ہے کہ سالار ساہو ہند میں 401ھ کو لشکر لیکر آئے اور چھبیسویں شوال 423 ہجری المقدس دردھر میں ستر کھ میں وفات پائی مزار ستر کھ میں ہے اور قطب حید مذکور ہمراہیوں کے ساتھ جہاد کفار میں شہید ہوا۔

امیر نصراللہ وامیر خضرو ونجم الملک وظہیر الملک وشرف الملک وعین الملک ونظام الملک وقیام الملک ونصر الملک ومیاں رجب وغیرہ تھے اور میاں رجب منجملہ بندگان مسعود (مسعود قطب حیدر شاہ کے بھتیجے) سے تھے،،۔

صاحب زادالاعوان نے تاریخ سیّد سالار مسعود غازی مطبوعہ نامی لکھنوء ص 12 کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ ''محمد حنفیہ کو حضرت علی مرتضیٰ نے علم ظاہری وباطنی وفن جہاد تلقین فرمایا اور ایک خرقہ معہ اشتر دلال وذوالفقار دیکر جانشین فرمایا اور بعض روایات میں آیا کہ حضرت امام حسینؓ نے بھی ایک خرقہ خلافت کا عنایت فرمایا اور بڑے فرزند آپ کے عبدالمنان چھوٹے عبدالفتاح مشہور ہیں۔عبدالفتاح کی اولاد سے خواجہ احمد گیسودرز پیر ومرشد اہل ترک شاہ ولایت ترکستان ہیں اور سالار مسعود کے جدامجد اس سلسلہ سے عبدالمنان ہیں کہ سالار ساہو بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان بن محمد حنفیہ بن علی اسد اللہ الغالب رحمۃ اللہ علیم کے دلبند ہیں۔سالار مسعود نے بارہویں پشت میں جلوہ فرمایا خرقہ ارادت وخلافت ورثہ شہادت آباؤاجداد سے درجہ بدرجہ پایا۔مزار آپکی بھڑائچ میں ہے اور ستر معلی والدہ ماجدہ مسعود کی خواہر سلطان محمود ہیں۔(زادالاعوان ص 64)

صاحب زادالاعوان نے علوی اعوانوں کا سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد میں شامل ہونا، قطب حیدر شاہ کا محمد حنفیہ کی اولاد سے ہونا، قطب حیدر شاہ کی اولاد کا برصغیر پاک وہند میں ہونا اور قطب حیدر کے بھائی سالار ساہو سے محمد حنفیہ کا شجرہ بھی تسلیم ہے لیکن محمد حنفیہ کی اولاد سے قطب شاہی ہونا تسلیم نہیں۔کتاب امیر المومنینؑ کیا علوی سادات ہیں؟ طبع قم المقدسہ ایران کے مصنف ابوالحسنین سیّد وزیر حسین علوی ص 51 پر لکھتے ہیں ''اور صاحب میزان قطبی نے لکھا ہے کہ حضرت محمد حنفیہ کی اولاد سے میر قطب حیدر شاہ نے اپنے لشکر کے ہمراہ سلطان محمود بن سبکتگین کی مدد کی تو اس نے آپ کو ''اعوان'' یعنی مددگار کا خطاب دیا''۔مولوی نورالدین نے میزان قطبی ہی کے حوالہ سے اعوانوں کو عباس علمدار کی اولاد لکھا ہے۔دونوں مصنفین نے ایک ہی کتاب کے حوالہ سے اعوانوں کو محمد حنفیہ اور عباس علمدار کی اولاد لکھا ہے۔نسب الصالحین کے مصنف حاجی جہانداد اعوان نے ص 75 پر انکشاف کیا ہے کہ مولوی نورالدین مرحوم نے میزان قطبی، میزان ہاشمی وخلاصۃ الانساب کے حوالہ سے استفسار پر کہا ہم مزدور لوگ ہیں۔مالک مکان جو نقشہ تجویز کر دے ہم اس کے مطابق مکان تعمیر کر دیں گے۔جن صاحب نے ہم سے یہ کتاب لکھوائی ہے انہیں حضرت عباسؓ بن علیؓ سے بے پناہ عقیدت ہے۔ان کی یہ زبردست خواہش تھی کہ ہم قوم اعوان کا شجرہ نسب حضرت محمد بن حنفیہ کے بجائے حضرت عباس سے ملادیں۔ چنانچہ ہم نے ان کی خواہش کو پورا کر دیا۔

نسب نامہ قطب شاہی اعوان

شجرہ نمبر 1	شجرہ نمبر 2	شجرہ نمبر 3
علی اسداللہ الغالبؓ	ابوالقاسم محمد حنفیہ	حضرت علیؓ
محمد حنفیہ	المعروف محمد الاکبر ومحمد حنیف	محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ)
عبدالمنان غازی	علی معروف عبدالمنان	علی
شاہ بطل غازی	محمد عرف زبیر	محمد عرف زبیر
ملک آصف غازی	عون سکندر ثانی	عون عرف سکندر
عمر غازی	عبدالمنان ثانی	عبدالمنان
محمد غازی	عبدالمنان غازی	بطل یا بطال
طیب غازی	سالار میر آصف غازی	آصف
طاہر غازی	سالار محمد غازی	عمر یا اسیدن
عطاء اللہ غازی	سالار طیب غازی	محمد
سالار ساہو غازی برادر قطب شاہ غازی	سالار میر طاہر غازی	طیب
بحوالہ زادالاعوان ص64	شاہ حسین غازی	طاہر
تحقیق الاعوان ص155	سالار ابوعلی میر عطاءاللہ غازی	ابوعلی عرف عطاءاللہ
تاریخ قطب شاہی اعوان ص نمبر 191	معروف امان شاہ غازی	قطب حیدر شاہ غازی ملک
تاریخ سیادت علویہ ص31	سالار میر قطب حیدر شاہ غازی	بحوالہ تاریخ علوی اعوان
		ص370
تاریخ اعوانان ص45	بحوالہ	اعوان اور اعوان گوتیں ص18
حقیقت الاعوان ص52	نسب الصالحین ص50	اعوان تاریخ کے آئینے میں ص62

تحقیق الانساب جلد اول 2007ء کی اشاعت کے بعد راقم کو درجنوں قدیم انساب کی عربی و فارسی کتب دستیاب ہوئی ہیں جن میں دوسری صدی ہجری کی کتاب نسب قریش عربی، تہذیب الانساب عربی، منتقلہ الطالبیہ عربی، بحرالانساب عربی ومنبع الانساب فارسی قابل ذکر ہیں۔منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھونسوی نے 830ھ میں تالیف فرمائی۔منبع الانساب فارسی کے صفحہ 103 ودیگر مندرجہ بالا کتب سے تصدیق شدہ شجرہ نسب یوں ہے:۔
''عطااللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن امام حنیفؒ بن حضرت علیؓ''۔

تقابلی جائزہ

شجرہ نمبر 1:

یہ شجرہ نسب زادالاعوان کے ص 64 پر مولوی نورالدین مرحوم نے تاریخ سید سالار مسعود غازی مطبوعہ لکھنو کے حوالے سے لکھا ہے۔ تحقیق الاعوان کے مصنف ایم خواص خان نے ص 155 پر درج شجرہ نسب نمبر 28 تاریخ الاعوان ص 76 کے حوالہ سے درج کیا ہے۔تاریخ قطب شاہی کے مصنف حافظ محمد ریاض سیالوی اعوان نے بھی اسی شجرہ نسب کو درج کیا ہے۔ تاریخ سیادت علویہ میں آصف غازی نام درج نہ ہے۔حقیقت الاعوان میں عبدالمنان غازی بن عون علوی درج ہے اور طیب غازی بن محمد غازی بن عمر غازی کے بجائے طیب غازی بن عمر غازی بن محمد غازی درج ہے۔حافظ ریاض سیالوی اعوان نے تاریخ قطب شاہی اعوان کے ص 191 پر قطب شاہ غازی کے والد کا نام نوراللہ اور سالار ساہو غازی کے والد کا نام عطا اللہ لکھا ہے اور ان دونوں کو مراۃ مسعودی و تاریخ محمودی کے حوالہ سے چچازاد بھائی لکھا ہے جو بذیل تاریخی کتب کے حوالہ سے درست نہ ہے۔تاریخ علوی اعوان ص 373 پر محبت حسین اعوان لکھتے ہیں کہ ''ابوعلی عطا اللہ غازی کے تین فرزند سالار ساہو غازی ،سالار قطب حیدر غازی اور سالار سیف الدین غازی تھے''۔تحقیق الاعوان ص 197 پر ایم خواص خان لکھتے ہیں کہ ''میر قطب مجاہدؒ جو قطب شاہ سے معروف ہوئے ہیں اور جنھیں ملک نیک دل، ملک نیک بخت بھی بعض اوقات کہا گیا یہ میر عطا اللہ غازی امان شاہ کے دوسرے بیٹے ہیں۔میر ساہو سالار سے چھوٹے اور میر سیف الدین سے بڑے تھے''۔حقیقت الاعوان کے مصنف محمد رفیق علوی ص 50 پر لکھتے ہیں 'کتاب سالار مسعود غازی در ذکر حسب نسب سید سالار مسعود طبع در لکھنو کے صفحہ نمبر 15 پر درج ہے کہ جب سلطان محمود غزنوی نے لاہور فتح کیا تو قطب شاہ غازی علوی الحراتی کے بڑے بھائی سالار ساہو کو محمود غزنوی نے ناب سلطنت مقرر کیا'۔

شجرہ نسب نمبر 2:

اس شجرہ نسب کو حاجی جہانداد اعوان نے نسب الصالحین کے صفحہ 50 پر درج کیا ہے اس میں حاجی صاحب نے عون سکندر ثانی کے فرزند عبدالمنان ثانی اور پوتے عبدالمنان غازی لکھے ہیں اور بطل غازی کا نام درج نہیں کیا۔اسی طرح سالار میر طاہر غازی کے فرزند کا نام شاہ حسین غازی لکھا ہے جو درست نہ ہے۔اب تک لکھی جانے والی کسی بھی تاریخی کتب میں طاہر غازی کے فرزند کا نام شاہ حسین غازی درج نہ ہے۔اعوان تاریخ کے آئینے میں ص 62 پر اور تاریخ اعوانان کے مصنف ملک پرویز احمد اعوان نے ص 45 پر طیب غازی کے فرزند

الحسین لقب میر طاہر غازی سلطان حسین شاہ لکھا ہے اور ان کے فرزند کا نام میر شاہ عطاء اللہ غازی امان شاہ درج کیا ہے۔اس لیے یہ شجرہ نسب قابل صحیح ہے۔

شجرہ نسب نمبر 3:

یہ شجرہ نسب تاریخ علوی اعوان ص 370 و اعوان اور اعوان گوتیں ص 18 سے لیا گیا ہے۔یہ کتابیں ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیئرمین حاجی محبت حسین اعوان کی تصانیف کردہ ہیں۔حاجی صاحب نے شجرہ نسب محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) بن حضرت علیؓ بن ابی طالب۔ "تاریخ جمہرۃ انساب العرب،، کے حوالہ سے درج کیا ہے۔سالار ساہو قطب حیدر شاہ و سالار سیف الدین بن ابوعلی عرف عطاءاللہ بن طاہر بن طیب بن محمد بن عمر یا اسیدن بن آصف بن بطل یا بطال بن عبدالمنان بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر تک تیرہ تاریخی کتب کے حوالہ سے لکھا ہے ا۔ تذکرۃ السادات بحرالجمان، ۲۔تاریخ مراۃ مسعودی ، ۳۔تاریخ مسعود شاہ غازی ۴۔تاریخ علوی، ۵۔تاریخ حیدری ۶۔تاریخ الاعوان ۷۔عمدۃ الطالب، ۸۔تاریخ علوی اعوان ۹۔تہذیب الانساب و نہایۃ الالقاب 435ھ، ۱۰۔الشجرۃ الطیبۃ، ۱۱۔مہاجران آل ابوطالب 1372ھ، ۱۲۔الفخری فی انساب الطالبین 572ھ، ۱۳۔سیرت مصومیتی (احسن المقال)۔ راقم کے خیال میں جناب محبت حسین اعوان کا تحقیق کردہ شجرہ نسب درست معلوم ہوتا ہے۔زیادہ تر شجرہ نسب شاہ زبیر بن علی، عون بن محمد، سکندر بن محمد دیکھنے میں آئے ہیں جن میں سے کئی ایک صاحب تحقیق الاعوان نے بھی درج کیے ہیں اور کئی ایک نام قلمی نسب ناموں میں بھی پائے گئے ہیں۔جنہیں صاحب زادالاعوان نے یک جنبش قلم مسترد کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ حضرت علیؓ کے کسی بیٹے کا نام شاہ زبیر نہ تھا عون بن محمد کی اولاد نہ تھی، محمد الاکبر کے کسی بیٹے کا نام سکندر نہ تھا وغیرہ وغیرہ۔اصل میں محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) کا نام محمد تھا۔ان کے بیٹے کا نام علی اور والد کا نام حضرت علی تھا۔محمد حنفیہ جن کا نام محمد تھا پوتے کا نام بھی محمد تھا پوتے محمد عرف زبیر کے بیٹے عون عرف سکندر صاحب اولاد ہوئے۔اکثر مورخین، نساب دان اور میراثیوں وغیرہ نے عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر کو عون بن محمد الاکبر معروف محمد حنفیہ سمجھ لیا۔محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر کو محمد عرف زبیر بن حضرت علیؓ بن ابی طالب سمجھ لیا۔جس کی وجہ سے شجرہ نسب میں ابہام پیدا ہوا۔جناب محبت حسین اعوان سے بھی ص 370 پر بطل یا بطال اور عون عرف سکندر کے درمیان عبدالمنان نام درج نہ ہوسکا تھا جو انہوں نے اعوان اور اعوان گوتیں کے ص 18 پر درج فرما کر تصحیح کر دی ہے۔مندرجہ بالا وضاحت سے شجرہ نمبر 3 دیگر نسب ناموں سے بہتر اور

درست معلوم ہوتا ہے۔

اعوان کی وجہ تسمیہ:۔

اعوان عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کی واحد عون ہے۔اسم مذکر اور اس کے معنی مدد کرنا۔معاون، مددگار کے ہیں۔علویوں کے اعوان کہلانے کے متعدد اقوال بیان کیے جاتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ میدان کربلا میں حضرت امام حسینؓ کے ساتھ حضرت عباس علمدار، عباس اصغر، عبداللہ اکبر، عون، ابوبکر، عمر، عبداللہ اصغر، عثمان، محمد الاصغر، یحییٰ ومحمد الاوسط نے جام شہادت نوش کیا۔حضرت محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) امام حسینؓ کے حکم کی تعمیل میں مدینہ منورہ میں نائب کی حیثیت سے معاون ومددگار رہے۔امام حسینؓ نے ان کو عون کا خطاب دیا۔واقعہ کربلا کے بعد بنوامیہ کے خلاف بھی سادات فاطمی کی بھرپور معاونت کی جس کی وجہ سے انہیں اعوان کہا جانے لگا۔

۲۔ یہ کہ عباسیوں اور علویوں نے مل کر بنوامیہ کی حکومت کا خاتمہ کیا اس کے بعد عباسی حکومت پر قابض ہو گئے اور انہوں نے بھی علویوں کے خلاف ظلم وستم کی انتہا کر دی۔تحقیق الاعوان ص 141 کے مطابق بہت سے علوی عباسی خلیفوں کے مظالم سے تنگ آ کر ہرات چلے آئے۔اور جب سلطان سبکتگین نے جے پال کے خلاف فوج کشی کی تو ان علویوں نے اپنی خدمات پیش کیں اور سلطان سبکتگین نے انہیں اعوان کا خطاب دیا۔ذاتوں کا انسائیکلو پیڈیا کے انگریز مصنف ای ڈی میکلیگن/ایچ اے روز مترجم یاسر جواد ص 41 پر لکھتے ہیں "اعوان قطب شاہ کی اولاد ہیں اور ہندوستان پر حملہ آور ہونے والی مسلمان افواج کے ساتھ بطور مددگار گئے۔کچھ حملہ میں ایک اور روایت انہیں علوی سادات ثابت کرتی ہے جنہوں نے عباسیوں کی مخالفت کی اور بھاگ کر سندھ آ گئے۔بالا خروہ سبکتگین کے حلیف بنے جس نے انہیں اعوان کا خطاب دیا۔

۳۔ تحقیق الاعوان کے مصنف باب الاعوان وتاریخ علوی کے حوالہ سے ص 142 پر لکھتے ہیں کہ "میر قطب حیدر معروف بہ قطب شاہ سالار بھی حسبِ اپنے اسلاف کی رسم کے اپنے کنبہ وقبیلہ کے لشکر کے جہاد ہند کے لیے آ حاضر ہوئے اور محمود غزنوی سے اجازت ملاقات اور شمولیت جہاد ہند قدیم چاہی۔سلطان محمود غزنوی نے بخوشی وخاطر اجازت دی اور کہا آپ لوگ میری اعانت (مددگاری) کے لیے سربکف آئے ہیں۔اس لیے آپ کو اعوان کا خطاب دیتا ہوں۔

قطب حیدر شاہ، غازی ملک، سالار سیف الدین، سالار ساہو وسالار مسعود غازی شہید کی زیر

سبکتگین وسلطان محمود غزنوی سے اعوان کا خطاب
قیادت علویوں کی کثیر تعداد نے جہاد ہند میں حصہ لیا اور سلطان
حاصل کیا۔قطب حیدر شاہ کی اولاد قطب شاہی اعوان کہلاتی ہے۔سالار سیف الدین اور سالار مسعود غازی کی کوئی اولاد نہ ہوئی لیکن جو علوی ان کی قیادت میں جہاد میں شامل ہوئے کیا ان کی اولاد نہ ہے؟ اب تک لکھی جانے والی علوی اعوان تاریخوں میں صرف قطب شاہ کی اولاد ہی درج ہے۔خواہ وہ عباس بن علیؓ کی اولاد سے ہو یا محمد بن علیؓ کی ان کے علاوہ کسی بھی مصنف نے دیگر علویوں کی اولاد کی طرف توجہ نہیں دی۔راقم کے خیال میں جن علویوں نے سبکتگین وسلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں حصہ لیا اور اعوان کا خطاب ملا۔ان میں قطب حیدر شاہ غازی ملک کی اولا قطب شاہی اعوان ہے جبکہ دیگر علویوں کی اولاد صرف اعوان کہلائے گی۔ان کے علاوہ حضرت محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ) کی تیسری پشت میں عون عرف سکندر تھے ان کے نام کی وجہ سے بھی ان کی اولاد اعوان مشہور ہے۔عون عرف سکندر کی نویں پشت میں قطب حیدر شاہ غازی ملک مشہور ومعروف گزرے ہیں جنہیں سبکتگین ومحمود غزنوی نے اعوان کا خطاب دیا۔ان کی اولاد قطب شاہی علوی اعوان ہے۔

سالار میر قطب حیدر شاہ غازی:

نام قطب حیدر القاب غازی ملک، قطب شاہ غازی، ملک قطب حیدر ہیں۔آپ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے، اعوان تاریخ کے آئینے میں 385ھ حقیقت الاعوان (سو سوال سو جواب کے) ص 48 پر بھی 385ھ لکھی ہے۔تاریخ علوی اعوان ص 400 پر تاریخ حیدری کے حوالے سے 385ھ درج کرتے ہوئے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ قطب شاہ کا سن ولادت 358ھ ہے۔کاتب نے غلطی سے سن 58 کو سن 85 لکھ دیا ہو۔ تاریخ الاعوان کے مولف شیر محمد اعوان کی تحقیق کے مطابق قطب شاہ کی سن وفات 431ھ ہے۔جناب محبت حسین اعوان نے بھی اسی سے اتفاق کیا ہے۔زاد الاعوان ص 104 پر تاریخ پیدائش 410ھ وص 109 پر تاریخ وفات 556ھ لکھی ہے۔تاریخ قطب شاہی اعوان کے ص 289 پر قطب شاہ کے وصال کا سال 431ھ، ان کے بیٹے سالار محمد زنگی کی شہادت 423ھ اور پوتے رجب سالار بن سالار زنگی کا سن شہادت 424ھ لکھا ہے۔ یہ تینوں باپ، بیٹا اور پوتا سلطان محمود غزنوی کے ساتھ جہاد ہند میں شامل تھے ان تینوں کی عمر میں 20،20 سال کا کم از کم فرق ضرور ہو گا اس طرح درمیانی عرصہ 60 سال بنتا ہے اس لحاظ سے تاریخ علوی اعوان میں درج تاریخ پیدائش 358ھ اور تاریخ وفات 431ھ درست معلوم ہوتی ہے

قطب حیدر ملک غازی کے والد ابو علی عطاء اللہ (ابویعلیٰ) سلطان سبکتگین کی فوج کے امیر تھے ان

کی وفات کے بعد ملک شاہو (سالار ساہو) لشکر کے امیر ہوئے۔ سلطان سبکتگین ابوعلی عطاء اللہ، ملک شاہو وغازی ملک قطب حیدر کے بہادری وجرات وکارہائے نمایاں سے اس قدر متاثر ہوا کہ اپنی بیٹی بی بی ستر معلیٰ کی شادی ملک شاہو سے کردی۔ اس طرح ان دونوں خاندانوں کی قربت ہوگئی۔ ہرات میں علویوں کی بہت بڑی تعداد آباد تھی ہرات جو آج کل افغانستان کا شمالی مغربی صوبہ ہے دوسری صدی ہجری سے چھٹی صدی ہجری تک علم وحکمت کا گہوارہ رہا۔ اس شہر کی اہمیت وفضیلت سے متعلق حافظ ریاض، تاریخ ہرات کے حوالے سے ص128 پر تین احادیث نقل کی ہیں ا۔ ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خراساں میں ایک اللہ کا شہر ہے جس کا نام ہرات ہے یہ شہر مومن مردوں اور مومن عورتوں کا مسکن ہوگا'' ۲۔ ''ابن عباسؓ سے روایت ہے سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا معراج کی رات مجھے زمیں کے تمام حصے دکھائے گئے ایک نور دیکھا جبرائیل نے عرض کیا یہ خراسان کا شہر ہرات ہے یہاں آپ ﷺ کی اولاد اور امت کے بہترین لوگ دفن ہوں گے،، ۳۔ ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں محسن انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم میرے بعد سفر کرو تو خراسان کے شہر ہرات جانا،، صفحہ ۱۳۱ پر جہاد ہند کی فضلت سے متعلق حدیث درج ہے ''حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد فرمایا۔ ایک وہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا۔ دوسرا جو حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگا،،۔ ابن کثیر اور تاریخ ہرات ہی کے حوالے سے لکھا ہے کہ 'امویوں اور عباسیوں کے ظلم کی وجہ سے وقفہ وقفہ سے علوی دور دراز علاقوں خراسان اور سندھ ہجرت کر گئے۔

امیر سبکتگین ابتداء میں الپتگین کا غلام تھا۔ بچپن میں ڈاکوؤں نے اغوا کرلیا اور غلاموں کے بازار میں لاکر فروخت کر دیا۔ وہ بخارا میں ایک غلام کی حیثیت سے دن گزار رہا تھا کہ الپتگین کی اس پر نظر پڑی اسے جوہر قابل پاکر خرید لیا۔ سبکتگین نے اپنی لیاقت، شجاعت اور نیک نفسی کی بدولت جلد ہی اپنے آقا کا دل جیت لیا اور الپتگین نے امیر الاحرار کا خطاب دے کر اسے امراء میں شریک کرتے ہوئے اپنا داماد بنالیا۔ سبکتگین کا فرزند یمین الدولہ سلطان محمود غزنوی فاتح ہندوستان تھا۔ جس نے غزنوی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ اس خاندان کے بادشاہ ڈیڑھ صدی تک ایران، افغانستان اور ہندوستان کے مختلف علاقوں پر حکومت کرتے رہے۔ سلطان محمود غزنوی ایران کے مشہور بادشاہ نوشیروان عادل کی گیارہویں پشت میں تھا۔ بعض مصنفین نے اسے علوی النسل بھی لکھا ہے۔

تاریخ علوی اعوان میں سلطان الشہدائے ہند اور تاریخ قطب شاہی میں آئینہ مسعودی ومرات مسعودی کے حوالے سے لکھا ہے کہ 401ھ میں سلطان محمود غزنوی نے سالار ساہو کی سرکردگی میں ایک لشکر اجمیر روانہ کیا۔ اجمیر فتح ہونے کے بعد سلطان محمود غزنوی نے اپنے بہنوئی سالار ساہو کو نائب سلطنت کے عہدے پر فائز کیا۔ اجمیر میں ہی آپ کے بیٹے سالار مسعود غازی 405ھ میں پیدا ہوئے۔ حقیقت الاعوان کے مصنف صوبیدار محمد رفیق علوی تاریخ سالار مسعود غازی کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جب سلطان محمود غزنوی نے لاہور فتح کیا تو قطب شاہ غازی علوی الحراتی کے بڑے بھائی سالار ساہو کو نائب سلطنت لاہور مقرر کیا۔ زاد الاعوان کے مصنف مولوی نور الدین جو افغان النسل تھے ص66 پر لکھتے ہیں۔ ''اور محمد حنفیہ کی اولاد علوی جو ہمراہ سالار ساہو کے ہند میں آئی تھی ان کی اولاد اب تک ہند میں ہے''۔ ص67 پر لکھتے ہیں ''اور مسعودی میں ہے کہ سالار ساہو ہند میں 402ھ کو لشکر لے کر آئے اور قطب حیدر مذکور ہمراہیوں کے ساتھ جہاد کفار میں شہید ہوا۔ امیر نصر اللہ وامیر خضر و نجم الملک و ظہیر الملک و شرف الملک و عین الملک و نظام الملک و مقام الملک و نصر الملک ومیاں رجب وغیرہ تھے اور میاں رجب وغیرہ منجملہ بندگان مسعود سے تھے،، ص68 پر مزید لکھتے ہیں ''سلطان کے رئیس عظام بنی افغان سے تو تھے ملک خانوادہ و ملک عامون و ملک داؤد و ملک یحییٰ و ملک احمد و ملک محمود و ملک محمد و ملک عارف و ملک غازی، اول الذکر ص67 پر درج 10 رئیس علوی اعوان تھے۔ جب کہ ص68 پر ملک غازی جو رئیس بنی افغان میں درج ہیں یہ بھی علوی اعوان تھے۔ جن کا پورا نام ملک غازی قطب حیدر شاہ تھا۔ تاریخ قطب شاہی کے مصنف نے ص180 تا 185 پر 63 علوی اعوان سرداروں کے نام معہ مختصر تعارف درج کیے ہیں جو جہاد ہند میں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ تھے۔ مصنف زاد الاعوان عون بن یعلیٰ کو اعوانوں کا جداعلیٰ قرار دیتے ہوئے انہیں سلطان محمود غزنوی کا نہیں بلکہ حضرت غوث اعظم کا ہمعصر مانتے ہیں۔ راقم کے خیال میں عون بن یعلیٰ قطب شاہی اعوانوں کے جداعلیٰ نہیں بلکہ ان علویوں کی اولاد سے ہو سکتے ہیں جو جہاد ہند میں شامل تھے۔ قطب حیدر شاہ غازی نے تین راجاؤں کی تین بیٹیوں سے شادیاں کیں ان میں ایک بی بی زینب کھوکھر راجہ کی بیٹی دوسری بی بی خدیجہ چوہان خاندان سے اور تیسری ام کلثوم راجہ طلحہ کی بیٹی تھی۔ ان کے علاوہ پہلی بیوی بی بی عائشہ بنت سیّد عبداللہ بن سیّد محمد بن سیّد طاہر بن سیّد عبیداللہ بن سیّد عیسیٰ بن سیّد علی عریض بن امام جعفر صادق تھیں (زاد الاعوان ص123)۔

ازواج واولاد:

قطب حیدر شاہ غازی ملک کی مندرجہ بالا چار ازواج سے کثیر اولاد ہوئی جو علوی اور قطب شاہی

اعوان کہلاتی ہے۔بی بی عائشہ کے بطن سے عبداللہ گولڑہ اور محمد کندلان۔بی بی زینب کی اولاد سے مزمل علی کلگان،
زمان علی کھوکھر، دریتیم جہاں شاہ اور ایک بیٹی رقیہ پیدا ہوئے۔بی بی خدیجہ کے بطن سے فتح علی کلدان، محمد علی
چوہان، نجف علی اور ایک دختر فاطمہ تھے۔بی بی کلثوم کی اولاد سے بہادر علی، نادر علی، کرم علی اور بی بی ہاجرہ پیدا
ہوئے۔قطب حیدر شاہ کی اولاد سے معروف اولیاء کرام ومشائخ عظام گزرے ہیں جن میں حضرت سلطان
العارفین، سلطان باہوؒ، شورکوٹ جھنگ، حضرت سلطان غلام دستگیر جھنگ، حضرت بابا سجاولؒ علوی قادری مانسہرہ،
حضرت زمان علی سرگودھا، حضرت نوشہ گنج بخش علوی بھورے والا، حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی، حضرت پیر
ے شاہ غازی کھڑی شریف میرپور آزاد کشمیر حضرت بابا سادم خان پونچھ، حضرت میاں فقیر اللہ بکوٹی، حضرت
خواجہ عبدالرحمان چھوہروی ہری پور حضرت مولانا اللہ یار چھکڑالوی میانوالی، حضرت بابا جی عظیم میاں والی،
حضرت میاں غلام نصیر الدین پشاور، حضرت پیر عبدالمجید دیول شریف، حضرت ابراہیم معروف بابا بہرام خانؒ
حضرت بابا محمد اسماعیلؒ وجمالؒ و بابا ملک خان سنگولہ، حضرت بابا ڈھیلوؒ، بابا نیکا، بن بیک راولاکوٹ، حضرت
صاحبزادہ صدیقؒ داتا مانسہرہ حضرت سلطان ابراہیم وادی سون شریف خان سیور باغ، میاں جان محمد خان
نامنوشہ پونچھ، حاجی اللہ یار چھڑہ راولاکوٹ، حافظ جان محمد مظفر آباد بابا سیٹ خان بارہ مولا اوڑی حضرت خلیفہ فتح
محمد مظفر آباد، حضرت مولانا محمد اسحاق مانسہروی، حضرت مولانا ابراہیم امرتسری، حضرت علامہ یوسف جبریلؒ واہ
کینٹ قابل ذکر ہیں ان کے علاوہ ہزاروں عالم دین، صوفی بزرگ، مشائخ وعظام اعلیٰ سول وفوجی عہدے دار قلم
کار مصنف وغیرہ ہوئے جنہوں نے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ:

عبداللہ گولڑہ سالار قطب حیدر شاہ کے فرزند اول تھے۔آپ کی والدہ بی بی عائشہ ہراتن سادات
حسینی سے تھیں۔عبداللہ گولڑہ کے دوسرے بھائی کا نام محمد کندلان تھا۔مراۃ مسعودی اور تاریخ سالار مسعود غازی
کے مطابق عبداللہ گولڑہ کے تایا سالار ساہو غازی نے سلطان محمود کے حکم پر جب کڑہ اور مانک پور کا علاقہ فتح کیا
تو مانک پور پر اپنے بھائی سالار قطب حیدر شاہ غازی کو اور کڑہ میں عبداللہ گولڑہ کو ریاستی انتظام ودعوت وتبلیغ کے
لیے متعین فرمایا، جب بالمسئو ضلع رائے بریلی پر قبضہ کیا تو یہ علاقہ بھی عبداللہ گولڑہ کی زیر نگرانی دے دیا۔زاد
الاعوان ص 122 کے مطابق جہاد کیا اس نے ساتھ ہنود کے پس آراستہ ہوئے لوگ ساتھ برکت نفس شریف کے

ایمان واسلام میں اور وجہ تسمیہ گورڑا کی اس طرح ہے کہ اس لفظ کے ساتھ اہل ہنود نے اس کا لقب رکھا۔کیوں کہ
رنگ اس کا سیاہ تھا اور وہ ان کے ساتھ لڑائی کرتا تھا تحقیق الاعوان ص 216 کے مطابق ''عبداللہ کو گوہر علی گواڑہ
اور گوہر شاہ بھی کہتے تھے،، گورڑہ کی وجہ تسمیہ میں متعدد اقوال ہیں اوّل یہ کہ وہ بہت گورے یعنی سفید رنگ کے
تھے بعض نے کہا کہ گوہر تحریف ہو کہ گواڑہ بن گیا۔راولپنڈی گولڑہ ریلوے اسٹیشن انہی کے نام کی وجہ سے مشہور
ہے جہاں پیر مہر علی شاہؒ کا مزار ہے۔نسب الصالحین ص 84 کے مطابق ''عبداللہ گولڑہ کو سون سکیسر کا علاقہ حصہ
میں ملا تھا اس لیے ان کی زیادہ تر اولاد اسی میں آباد ہے۔عبداللہ گولڑہ کے آٹھ فرزندان عالم دین، احمد دین
المعروف، بدرالدین، زمان علی، غلام علی، محمد، علی، عمر اور زید کی اولاد پنجاب، سرحد، سندھ و آزاد کشمیر کے مختلف
اضلاع میں آباد ہے''۔

مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ غازی علوی:

نام مزمل علی، لقب کلگان تھا۔زاد الاعوان و تحقیق الاعوان میں کلگان میں کی وجہ تسمیہ میں متعدد
اقوال آئے ہیں۔(۱) کلک ایک موضع ہے اس نام کی مناسبت سے کلگان کہلانے لگے۔(۲) قوم مجوس فارس
نے لقب کلکان رکھا۔کلکان کے لغوی معنی نامبارک ہیں۔چونکہ یہ مجوس۔کے ساتھ جہاد کرتا تھا اور وہ اسے
نامبارک سمجھتے تھے اس لیے کلگان لقب وضع ہو گیا۔(۳) دستار میں ہمیشہ کلگی لگائے رہتے تھے۔جیسے امراء
لوگ پگڑی، ٹوپی یا تاج وغیرہ پر لگاتے ہیں۔کلگان مشہور ہو گئے۔یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے۔پس
کلکان، کلگان، گل غن، گل فن، کلفن وغیرہ سے ایک ہی شخص مراد ہے۔جتنے منہ اتنے نام مشہور مزمل علی
کلگان سے ہیں اور یہی اکثر شجرہ انساب میں تحریر شدہ ثابت ہوا۔مولوی حیدر علی نے تاریخ علوی میں منصور شاہ
ملقب بہ گلغن دوسرا بیٹا قطب شاہ کا بیان کیا۔''کلگان مزمل علی تیسرا بیٹا قطب شاہ کا ہے۔بھائیوں میں سرخیل
مدبر تھے اس وجہ سے انکی اولاد کو بھی زمانہ میں سیادت وقیادت رہی، مزمل علی کلگان سندھ وکالا باغ کے کنارے
متصل ڈھنکوٹ جا کر آباد ہوئے۔اور یہی علاقہ ان کے حصہ میں آیا۔کالا باغ کے اعوان ان ہی کی اولاد سے ہیں
۔بزرگی علم وفضل زہد وتقویٰ بہادری اور سیاست میں سب سے آگے تھے اور متعدد لڑائیاں بھی کفاروں سے ان
کے ہوئیں (تحقیق الاعوان صفحہ 222)۔ذاتوں کا انسائیکلوپیڈیا از ای ڈی میکلیگن/ایچ اے روز ترجمہ یاسر جواد
صفحہ 310 پر کلگان۔کلغان کو امرتسر میں زراعت پیشہ اعوان قبیلہ لکھا ہے۔تاریخ علوی اعوان کے مصنف
جناب محبت حسین اعوان صفحہ 448 پر میر نتھو کی قلمی کتاب الانساب اعوان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''کلگان

کے بارہ لڑکے تھے۔جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔نذیر علی (معروف بہ کوٹلہ) ۲۔امیر علی (معروف بہ غانذ) ۳۔نصیر علی ۴۔بشیر علی (معروف بہ می پال) ۵۔غلام علی (معرف بہ اخوند) ۶۔کرم علی (معروف بہ کلی) ۷۔خیر علی (معروف بہ قیس) ۱۰۔ ابراھیم (معروف بہ براہم) ۱۱۔محمد مبین (معروف بہ مبین) ۱۲۔محمد امین۔تاریخ علوی کے مصنف صفحہ 449 پر حقیقت الاعوان کے مصنف بابا ھاشم کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ''مزمل علی کلگان کے ۱۲ نہیں بلکہ ۱۴ بیٹے تھے مندرجہ بالا بارہ کے علاوہ دو بیٹوں کے نام۔زمان شاہ اور نواب شاہ تھے''۔تحقیق الاعوان صفحہ 383 پر نسب الاعوان کے مصنف مولوی حسام الدین کا شجرہ نسب نواب علی بن مزمل علی کلگان اور صاحبزادہ محمد صدیق کا شجرہ نسب زمان علی بن مزمل علی کلگان سے ملتا ہے۔تحقیق الاعوان میں محمد صدیق کے فرزند سید محبوب شاہ درج ہیں جو مصنف کی غلطی ہے سید محبوب شاہ داتا ضلع ہزارہ مصنف بحر الجمان ہیں اور آپ کا تعلق سادات حسنی داتا سے ہے۔مزمل علی کلگان کی اولاد ہندوستان پاکستان کے صوبہ پنجاب سرحد، سندھ آزاد کشمیر و مقبوضہ کشمیر کے مختلف اضلاع میں آباد ہے۔تحقیق الاعوان کے صفحہ 295 پر تحریر ہے کہ ''مزمل علی کلگان کے ایک بیٹے سلامت کی اولاد سے شجرہ نسب میں بادل جرل کا نام آتا ہے انہی بزرگ کے نام پر اولاد جرل مشہور ہوئی۔مزمل علی کلگان کے دوسرے بیٹے کلی (قلیل شاہ) تھے۔بابا سجاول عقیل شاہ کی اولاد سے تھے اور جرل سلامت کی اولاد سے ہوئے۔ اس طرح مزمل علی کلگان کے بیٹوں کی تعداد 15 ہو جاتی ہے۔جناب محبت حسین اعوان تاریخ علوی اعوان کے ص 450 پر لکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ نصیر علی کا خطابی نام زمان شاہ ہو اور محمد امین کا نام نواب شاہ ہو۔اسی طرح کئی قلمی شجرہ نسب میں زمان علی المعروف اروند بھی لکھا ہوا پایا گیا۔مزمل علی کلگان کے مندرجہ بالا بیٹوں کی اولاد خوب پھیلی پھولی جس میں اولیاء کرام و مشائخ وعظام بھی کثیر تعداد میں ہوئے۔مزمل علی کلگان کی اولاد سے سینکڑوں گوتیں ہیں جن کا تذکرہ جناب محبت حسین اعوان نے اپنی کتاب اعوان اور اعوان گوتیں میں تفصیل سے کیا ہے جیسے کلگان، شادو آل وسادو آل وغیرہ۔

محمد کندلان بن قطب حیدر شاہ:

نام محمد کندلان، بعد میں کنڈان بھی مشہور ہوا، گل شاہ محمد شاہ، گل محمد اور سالار محمد زنگی بھی آپ ہی کے نام بتائے جاتے ہیں۔تحقیق الاعوان ص 221 کے مطابق آپ کی اولاد کوہستان نمک پنجاب میں زیادہ آباد ہے بلکہ ایک چک موضع کنڈاں سے مشہور موجود ہے۔اعوان کنڈان دریائے جہلم و اٹک کے درمیان جو دوآبہ سندھ

ساگر کہلاتا ہے اس میں سلسلہ کوہستان نمک ہے اس پہاڑ کے مشرقی حصہ میں بھی کچھ کنڈاں آباد ہیں یہ سب لوگ محمد شاہ کے بیٹے سکن سے شجرہ ملاتے ہیں۔محمد کندلان کی اولاد کنڈان، پدھراڑ خوشاب، دوآبہ جہلم، دوآبہ سندھ، راولپنڈی، دیول شریف، وادی سون سکیسر وغیرہ میں آباد ہے۔موضع پدھراڑ بدیع بن سکن بن کنڈاں محمد شاہ کا آباد کیا ہوا ہے بدیع کا ایک مکان پہاڑ میں بھوٹ کے نام سے مشہور ہے یہ پختہ مکان غیر آباد پڑا ہے۔بدیع کی اولاد سے فیروز کی اولاد کو قتیال اور مالک کی اولاد کو کھال کہتے ہیں۔تاریخ قطب شاہی کے مطابق سالار زنگی 423ھ میں شہید ہوئے اور ان کے فرزند رجب سالار نے 424ھ میں جام شہادت نوش کیا۔

زمان علی کھوکھر بن قطب حیدر شاہ:

نام زمان علی تھا والدہ کا اسلامی نام بی بی زینب تھا جو کھوکھر راجپوت رئیس کی بیٹی تھی مزمل علی کلگان زمان علی اور در یتیم جہاں شاہ کی والدہ کا نام زینب ہی تاریخی کتب باب الاعوان، زاد الاعوان، تاریخ اقوام پونچھ و تحقیق الاعوان وغیرہ میں لکھا ہے اور زمان علی کی اولاد قطب شاہی کھوکھر لکھی ہے وجہ تسمیہ کھوکھر میں کئی روایتیں بیان کی جاتی ہیں تقریباً تمام مصنفین اس ایک روایت پر متفق نظر آتے ہیں کہ زمان علی کی والدہ اور بیوی دونوں کھوکھر رئیس کی راجکماریاں تھیں۔اس لیئے ان کی اولاد کھوکھر کہلانے لگی۔اور زمان علی اہل ہنود کے خلاف جہاد کیا کرتا تھا۔راج کماری بھرت کو مسلمان کر کے نکاح کر لیا۔بھرت کھوکھر اسی راج کماری بھرت کی اولاد سے ہیں۔زمان علی کے دو فرزند بجن اور دگھیرا تھے۔بجن کے فرزند کوٹ کی 23 ویں پشت میں مشہور روحانی بزرگ حضرت شمس الدین سیالوی گزرے ہیں۔پنج گراں مظفر آباد میں آباد قطب شاہی کھوکھر بھی اپنا شجرہ نسب دادن بن احمد بن کوٹ بن بجن سے ملاتے ہیں۔مصنف تاریخ اقوام پونچھ ص 128 پر لکھتے ہیں۔''دادن خان کے بزرگ ہندو راجپوت کھوکھر قوم سے تھے۔دادن خان نے پنڈ دادن خان اور اس کے پوتے احمد خان نے احمد آباد بسایا''۔مصنف اقوام پونچھ خود ہی صفحہ 129 پر رقمطراز ہیں ''یہ صحیح ہے کہ قطب شاہی کھوکھر اور راجپوت کھوکھر، کھر کھر لفظ کی وجہ سے آپس میں بہت کچھ خلط ملط ہو گئے ہیں'' اسی طرح عون قطب شاہ اور قطب حیدر شاہ ایک جیسے ناموں کی وجہ سے کسی نے اعوانوں کو عون قطب شاہ اور کسی نے قطب حیدر شاہ کی اولاد سے ظاہر کیا ہے۔اسی صورت حال نے دادن خان، احمد خان، راجپوت، کھوکھر اور قطب شاہی کھوکھروں کی اولاد کو مشکلات سے دوچار کیا ہے۔لہذا جو قطب شاہی کھوکھر پشت در پشت، سینہ بہ سینہ صدیوں پرانی روایات کے مطابق قطب شاہی کھوکھر اعوان کہلاتے ہیں اور حضرت علیؓ کے فرزند محمد حنفیہ کی اولاد سے قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی

کھوکھر کی اولاد سے ہیں وہ اعوان ہیں۔ زمان علی بن قطب حیدر شاہ کی اولاد سے بذیل گوتیں قابل ذکر ہیں۔
سیال، ملوک شاہی، کھوکھر، پیرآل، قطب شاہی کھوکھر۔ جناب محبت حسین اعوان نے اعوان تاریخ کے آئینے میں صفحہ 90 پر ملیال، پائیال، نکال اور بدھال گوتوں کو زمان علی کھوکھر کی اولاد سے درج کیا ہے جو درست نہ ہے۔ یہ گوتیں مزمل علی کلگان کی اولاد سے ہیں اور مظفر آباد کھاڈڑہ میں آباد ہیں۔ زمان علی کھوکھر کی اولاد پاکستان آزاد کشمیر و مقبوضہ کشمیر کے مختلف اضلاع میں آباد ہے۔

احمد علی در یتیم جہاں شاہ بن قطب حیدر شاہ:

آپ کی والدہ کا نام زینب تھا، زینب کی اولاد سے دیگر دو بھائی مزمل علی کلگان اور زمان علی کھوکھر اور ایک بہن بی بی رقیہ تھیں۔ تاریخ علوی اعوان کے مولف محبت حسین اعوان صفحہ 463 باب الاعوان کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ وہ ہنود کے ساتھ جب جہاد کرتا تھا تب چونکہ وہ بڑی تیز روئی سے ان کو مارتا تھا بایں وجہ وہ جہاں کے نام سے مشہور ہوا۔ پھر چونکہ ہند میں ہمیشہ سے معروف نام کے ساتھ لفظ شاہ بڑھانے کا دستور آ رہا ہے۔ بایں وجہ وہ جہاں شاہ کے نام سے مشہور ہوا"۔ زاد الاعوان صفحہ 137 پر جہاں شاہ کو غیاث الدین بلبن، نظام دین اولیاء اور شیخ سعدی شیرازی کا ہمعصر ظاہر کیا ہے اور غیاث الدین بلبن 664ھ کو ہند پر تخت نشین ہوا اس لحاظ سے جہاں شاہ ان کا ہمعصر ہونا درست نہ ہوا۔ جہاں شاہ کے والد قطب حیدر شاہ 358ھ میں پیدا ہوئے اور ان کے بیٹے جہاں شاہ کا 664ھ تک زندہ رہنا ناممکن ہے۔ احمد علی در یتیم جہاں شاہ کی تاریخ پیدائش اور وفات کا ذکر تا حال کسی کتاب سے دستیاب نہ ہو سکا۔ در یتیم کے دو بیٹوں محسن علی معروف بدھو بدھ اور محمود علی کا صاحب اولاد ہونا مختلف کتب میں تحریر ہے۔

نجف علی، فتح علی، محمد علی:

تحقیق الاعوان صفحہ 224 میں تحریر ہے کہ یہ تینوں بھائی بی بی خدیجہ ہندی رئیس چوہان خاندان کی مسلمان بیٹی کے بطن سے ہیں نجف علی کی اولاد پاک و ہند میں کم اور روس میں زیادہ ہے۔ فتح علی کی اولاد بھی پاک و ہند میں کم اور دیگر ممالک میں زیاد ہے۔ محمد علی چوہان کی اولاد پنجاب و سندھ میں بھی پائی جاتی ہے۔ محمد علی چوہان کے حصہ میں قلعہ رہتاس پنجاب آیا تھا۔ جس طرح کھوکھر راجپوت اور قطب شاہی کھوکھر ہیں اسی طرح چوہان راجپوت اور چوہان اعوان بھی ہیں۔ جو چوہان صدیوں پرانی سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق قطب حیدر

شاہ کے بیٹے محمد علی چوہان کی اولاد ہیں اور شجرہ نسب بھی رکھتے ہیں اور وہ یقیناً چوہان قطب شاہی اعوان ہیں۔

نادر علی، بہادر علی، کرم علی:

تحقیق الاعوان کے مصنف ایم خواص خان صفحہ 225 پر لکھتے ہیں کہ یہ تینوں برادران بی بی ام کلثوم راجپوت راجہ طلحہ کی مسلمان بیٹی کے بطن سے ہیں۔ نادر علی کا لقب محمد عثمان بہادر علی، محمد طلحہ اور کرم علی کا محمد رؤف بیان ہوا ہے۔ طلحہ کی وجہ سے تلہ گنگ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ ان کی اولاد کے بارہ میں تا حال معلوم نہ ہو سکا ان کے علاوہ سہام شاہ و اعوان شاہ ابنان قطب شاہ بھی کئی نسب ناموں میں درج ہیں۔

صوبہ سرحد

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی سوانح عمری:

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ حضرت قطب حیدر شاہ کے فرزند مزمل علی کلگان کی ساتویں پشت میں گزرے ہیں۔ بابا سجاولؒ کے والد محترم بھیو کوہستان نمک کے علاقے میں رہتے تھے۔ ایک رات ان کے دشمنوں نے شبخون مارا اور بابا سجاول کے والد سمیت گاؤں کے تمام مردوں کو ہلاک کر دیا۔ آپکی والدہ نے بقول ایک کنیز اور دوسری روایت میں متعدد کنیزوں کے ساتھ رات کو گاؤں کے قبرستان میں پناہ لی۔ سحر پھوٹنے سے پہلے ان کنیزوں کے ہمراہ دریائے سندھ کے کنارے بھاؤ کے مخالف سمت پر تن بہ تقدیر چل کھڑی ہوئیں۔ موجودہ ہزارہ میں داخل ہو کر سابق ریاست امب میں پہنچیں کہ سامان خورد و نوش ختم ہو گیا۔ مئی کا مہینہ تھا امب کی ریاست کے گاؤں سیری مسہانہ میں گیہوں کی فصل کاٹی جا رہی تھی کہ آپ کی والدہ نے ساتھی کنیزوں سے کہا کہ رزق طیب کے لیے محنت کرنی چاہیئے چنانچہ کنیزوں اور دوسری مزدور عورتوں کے ساتھ آپ کاٹی ہوئی فصل کے گرے پڑے خوشے چننے لگیں۔ ہزارہ میں اسے سلہ چننا کہا جاتا ہے۔ مالک یا ذمیندار دور کھیت کی مینڈھ پر ایک درخت کی چھاؤں میں بیٹھا فصل کی کٹائی کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس نے طرفہ تماشا دیکھا کہ مزدور عورتوں کے

سروں پرابر کا ٹکڑا سایہ کیے ان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔اس نے فراست سے معلوم کرلیا کہ ان میں ضرور کوئی
برگزیدہ ہستی ہے۔آخر کار یہ ظاہر ہوگیا کہ ایک خاتون پر سایہ کر رہا ہے، جس کے بطن میں سجاول جیسی ہستی پرورش پا
رہی تھی۔زمیندار عزت وتکریم کے ساتھ اپنے گھر کے اندر مستورات میں لے گیا اور عرض کی کہ آپ یہاں قیام
فرمائیں آپ نے اس شرط کے ساتھ منظور کیا کہ وہ یہاں رہ کر اپنے ایک عزیز کا انتظار کریں گی جو خانہ جنگی سے
بچ گیا ہے۔حضرت بابا سجاولؒ سیری مسہانہ ہی میں پیدا ہوئے اور کچھ عرصہ بعد آپ کے چچا حضرت داؤد جو خانہ
جنگی کے وقت اپنے گاؤں میں موجود نہ تھے تجارت کی غرض سے کشمیر گئے ہوئے تھے اپنی بیوہ بھاوج اور خاندان
کے بچے کھچے افراد کی تلاش میں سیری مسہانہ پہنچ گئے آپ کی والدہ نے اپنے دیور حضرت داؤد سے نکاح ثانی کیا
اور خاندان کی کفالت کرنے لگے۔آپ کی والدہ قائم اللیل تھیں اور اکثر روزہ سے رہتی تھیں۔آپ نے اپنے
بیٹے کی تربیت پر خاص توجہ دی۔ابتدائی دینی تعلیم آپ نے اپنے چچا ہی سے حاصل کی لیکن یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ
بعد میں دینی علوم کی تکمیل کہاں کہاں کی اور کس سے بیعت لی لیکن یہ درست ہے کہ آپ نوجوانی کے زمانہ ہی میں
قادری سلسلے میں بیعت ہو گئے تھے۔اور مانسہرہ کے گاؤں نوکوٹ میں منتقل ہوگئے۔یہاں آپ نے غاروں میں
ریاضت کی۔وہ جگہیں اب بھی موجود ہیں جہاں آپ نے چلہ کشی کی اور بعد میں یہاں ہی شادی کرلی۔اللہ تعالیٰ
نے پانچ بیٹوں کی صورت میں اولاد عطا فرمائی۔روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ
نوکوٹ میں گزارا پھر ایک روز رخت سفر باندھنے لگے۔عزیزوں اور لواحقین نے پوچھا حضرت کہاں آپ نے
اپنے گھوڑے کی لگام فضا میں اچھالی اور کہا جہاں یہ پہنچے گی۔وہاں ہی اب ہمارا آخری وقت تک قیام ہوگا۔
بیان کیا جاتا ہے کہ لگام نوکوٹ تحصیل مانسہرہ سے چالیس پچاس میل دور کھر کوٹ تحصیل ہری پور کے ایک درخت
پر جا اٹکی۔لگام بہت خوبصورت تھی جو بھی اسے لینے درخت پر چڑھتا وہ سانپ بن جاتی اتنے میں بابا سجاول کا
قافلہ وہاں پہنچ گیا۔بابا جی لگام لینے درخت پر چڑھے تو لوگوں نے شور مچایا بابا جی مت لو یہ سانپ بن جاتی ہے۔
بابا جی نے فرمایا میں اس کا مالک ہوں لگام لے لی علاقہ میں چرچا ہوا بابا جی ولی اللہ ہیں۔نوکوٹ آ پہنچے اور اسی
درخت کے نیچے ڈیرہ ڈالا جہاں آپ دو سال تک قیام پذیر رہے۔آپ سے بہت سی کرامات منسوب ہیں۔آپ
کو مادر زاد ولی سمجھا جاتا ہے۔سکھوں نے اپنے دور میں عقیدت کی بناء پر آپ کی قبر کے اردگرد حصار قائم کیا۔
کہتے ہیں کہ آپ کے مزار کے بالمقابل سکھ ایک گڑھی (چھوٹا قلعہ) تعمیر کر رہے تھے۔وہ پتھر آپ کے مزار کی
چاردیواری سے اٹھا کر لے گئے۔کہا جاتا ہے کہ دن بھر گڑھی کی دیواریں اٹھائی جاتیں اور رات کو گر پڑتیں۔آخر

حضرت کے عقیدت مندوں نے بتایا کہ جب تک مزار سے لائے ہوئے پتھر واپس جگہ پر نہ پہنچیں گے اس وقت
تک گڑھی نہیں بن سکتی۔سکھوں نے وہ پتھر واپس پہنچائے تو گڑھی تعمیر ہوئی سکھوں کے دور میں جب دریائے
سندھ میں طغیانی آئی تو سکھوں اور دوسرے لوگوں نے آپ کے مزار کی چاردیواری میں پناہ لی اور وہ بچ گئے۔
منتقلی مزار کے وقت آپ کی بہت سی کرامات کے ساتھ یہ بھی دیکھا گیا کہ جن بااختیار انتظامیہ کے لوگوں یا واپڈا
والوں نے مزار کی منتقلی میں رکاوٹیں ڈالی اور کاہلی سے کام لیا جس کی وجہ سے تنظیم الاعوان کو بند قبر اٹھانے کی جگہ
قبر کو کھولنا پڑا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مواخذہ سے نہ بچ سکے ان کی قسمت میں رسوائی اور ذلت آئی۔آپ کا مزار اب
سجاول شریف مانسہرہ میں اور آپ کی والدہ چاند بی بی کا مزار چندور میں ہے۔یہ نام ان ہی کے نام کی وجہ سے
پڑا۔جناب ملک غلام ربانی اعوان مرحوم ایڈیٹر ہفت روزہ نشیمن وبانی سیکرٹری جنرل تنظیم الاعوان نے منتقلی مزار
وتنظیم کے لیئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔آپ بابا سجاولؒ کے پوتے دمی بابا بن بابا نیلسی کی بارہویں پشت
میں کاکوٹ کے رہنے والے تھے۔آپ نے ملک بھر کے تنظیمی دورے کیئے۔اپریل 1975ء کو سنگولہ کا دورہ
کیا اور سنگولہ کے جد امجد حضرت بابا اسماعیلؒ کے مزار ناڑے شریف پر حاضری دی اور بیرموں سنگولہ کے مقام پر
ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب فرمایا۔آپ کے ہمراہ مولوی محمد ایوب اعوان شاعر بھی تھے جنہوں نے ”
سنگولوی نوجوانوں وطن کے پاسبانوں،، کے عنوان سے ایک نظم پڑی آپ کہانی بابا کی چودھویں پشت میں تھے
اور کھتوال کے رہنے والے تھے۔جناب ملک غلام ربانی نے تنظیم الاعوان سنگولہ کی بنیاد بھی رکھی اس کے بعد ملک
اورنگزیب اعوان ہزارہ کی دوسری شخصیت تھے جنہوں نے 22 جون 1996ء کو سنگولہ کا دورہ کیا اور حضرت بابا
اسماعیل کے مزار پر حاضری دی۔اس کے بعد ملک محبت حسین اعوان بھی سنگولہ کا دورہ کر چکے ہیں ان کے ہمراہ
شوکت محمود ملک جہانداد، ملک اورنگزیب، ملک گلزمان قاصد اور عبدالکبیر اعوان وغیرہ قابل ذکر ہیں۔
ملک میر افضل اعوان ناظم یونین کونسل پاوا ایبٹ آباد لکھتے ہیں ” کہ اپریل 1968ء کی ایک رات
خواب میں ان کے والد بزرگوار حاجی سمندر خان اعوان کو حضرت بابا سجاولؒ کی زیارت ہوئی بابا صاحب نے
فرمایا کہ میں پانی میں ڈوب رہا ہوں اور میری اولاد سوئی ہوئی ہے۔مجھے یہاں سے دوسری جگہ منتقل کرو۔حاجی
سمندر خان اعوان نے ظہر کی نماز کے بعد کاکوٹ کی مسجد میں لوگوں کو جمع کیا اور خواب بیان فرمایا۔تمام لوگوں نے
مکمل تعاون کا یقین دلایا اور ہر قسم کی قربانی دینے کا وعدہ کیا۔ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے سربراہ حاجی سمندر
خان اعوان مقرر ہوئے اور کمیٹی میں ملک غلام ربانی اعوان، ملک عباس خان اور ملک علی اکبر خان بھی شامل کیے

گئے تا کہ ہزارہ ڈویژن کے تمام اعوانوں کوخواب سے آگاہ کیا جائے ۔ملک غلام ربانی اعوان اس وقت ایبٹ
آباد میں سکول ٹیچر تھے ۔کمیٹی نے تمام لوگوں کوآگاہ کیا۔5 مئی 1968ء اعوان برادری کا پہلا اجلاس ڈسٹرکٹ
کونسل ہال ایبٹ آباد منعقد ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ۔حاجی سمندر خان نے قوم
سے اپنے خطاب میں اعلان کیا کہ میری واحد ملکیتی رقبہ 15 کنال قلندر آباد کے نزدیک ہے اپنے جدامجد کے
مزار کے لیے عطیہ دوں گا اور مالی امداد بھی کروں گا۔اس کے بعد گلزار خان بن عبدالعزیز خان آف شہلیہ نے
100 کنال اراضی کا اعلان کر دیا اس کے بعد 9 رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جو بابا صاحب کے مزار کے لیے جگہ پسند
کرے ۔کمیٹی فیصلہ نہ کر سکی آخر کار تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن کا قیام عمل میں لایا گیا ۔31 دسمبر 1968ء کو تنظیم
الاعوان کی جنرل کونسل نے کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا مزار بابا سجاول شہلیہ کے مقام پر منتقل ہوگا ۔تنظیم الاعوان
کے بانی صدر ملک جہانداد اعوان ، جنرل سیکرٹری ملک غلام ربانی اعوان ، سیکرٹری نشر واشاعت ملک اورنگزیب
اعوان ، رابطہ سیکرٹری مولوی محمد ایوب اعوان ، کنویئنر ملک فیروز خان منگلوری ، مفتی محمد ادریس اعوان ایڈووکیٹ
ممبر جنرل کونسل ان کے علاوہ قاضی ذاکر الرحمٰن ، مولوی عبدالغفور اعوان ، ملک محمد اسلم ، قاضی محمد بشیر ، ملک فیض
عالم ، ملک عبدالجبار ، ڈاکٹر ممتاز منگلوری و مقبول الرحمان وغیرہ قابل ذکر بانی اراکین میں سے ہیں ۔

ملک اورنگزیب اعوان بانی سیکرٹری نشر واشاعت تنظیم الاعوان ہزارہ ڈویژن وایڈیٹر ماہنامہ اعوان
اسلام آباد لکھتے ہیں ۔جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے دورہ اقتدار میں تربیلا ڈیم کی تعمیر شروع ہوئی تو حضرت
بابا سجاولؒ کی اولاد نے اس بات پر سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا کہ ڈیم کے تیار ہونے کے بعد جب جھیل پانی
سے بھر جائے گی تو کھر کوٹ کا پورا گاؤں دیگر 80 دیہات سمیت پانی میں ڈوب جائے گا اور اس طرح ہزارہ اور
کشمیر سنگولہ وغیرہ میں بسنے والے ہزاروں اعوانوں کے جدامجد حضرت بابا سجاولؒ کا مزار بھی محفوظ نہ رہ سکے گا ۔
سب سے پہلے موضع کا کوٹ کے حاجی سمندر خان اعوان نے ایک مزار کمیٹی تشکیل دی جس نے منتقلی مزار کا
منصوبہ ہزارہ کے اعوانوں کے سامنے پیش کیا اور کمیٹی کے بجائے تنظیم الاعوان ہزارہ کی بنیاد رکھی گئی ۔اس تنظیم کا
سنہری کارنامہ یہ ہے کہ پورے ہزارہ کے اعوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر کے چھ سال کی مسلسل جدوجہد
کے بعد یکم اگست 1974ء بروز جمعۃ المبارک کو بابا سجاولؒ کا تابوت کھر کوٹ سے شہلیہ مانسہرہ پہنچایا گیا تقریباً
پانچ سو سال بعد جسد خاکی صحیح سلامت تھا ۔نماز جنازہ میں ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی اس طرح
تدفین ثانی مکمل ہوئی ۔مزار سجاول شریف شہلیہ میں مرجع خاص وعام ہے ۔دربار کے قریب وسیع وعریض مسجد

اور زائرین کے لیے مسافر خانے بھی تعمیر کیے گئے ہیں ۔جبکہ پانی کے لیے ایلکواں بھی موجود ہے اس پر بجلی کی
موڑ لگی ہوئی ہے جس سے زائرین اور دیگر نمازیوں کو سہولت میسر ہے ۔یہاں پر یہ ذکر کیا جانا ضروری ہے کہ
خانان شہلیہ اگر اپنے وعدے کے مطابق 100 کنال اراضی مزار کے نام وقف کر دیتے تو آج حضرت بابا
سجاول کمپلیکس تعمیر ہو چکا ہوتا اور منصوبہ کے مطابق پاکستان بھر کے اعوانوں کے لیے اعوان اکیڈمی بھی تعمیر ہو چکی
ہوتی مگر افسوس کے ایسا نہ ہو سکا تنظیم الاعوان اور خانان شہلیہ کو اس بارہ میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیئے ۔بابا
صاحب سے کئی کرامات منسوب ہیں ۔ان کی ایک بندوق اور گھوڑوں کی لگام اب بھی شادم خان کی اولاد کے
پاس موضع تھا تھی احمد خان کے ملک فرمان کے گھر موجود ہے ۔تاریخ ہزرہ صفحہ ۴۱۹ پر بھی تحریر ہیکہ ,, ہزارہ میں بابا
سجاولؒ نامور بزرگ گزرے ہیں جو سیّد جلال بابا کے پکھلی فتح کرنے سے پہلے مانسہرہ (نوکوٹ) سے کھر کوٹ
چلے گئے تھے جس کو چار سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوتا ہے جن کی قبر کھر کوٹ ، ہری پور ، در بند روڈ پر تھی ۔تربیلہ
ڈیم کی تعمیر سے یہ جگہ زیر آب آنے کی وجہ سے ان کے جسد مبارک کو نکال کر ۲۳ جولائی ۱۹۷۴ء کو مانسہرہ کے
نزدیک دفن کر دیا گیا اور جگہ کا نام سجاول شریف رکھا گیا ۔ ،، ۲۳ جولائی ۱۹۷۴ء کو جسد خاکی کو تقریباً پانچ سو سال
بعد صحیح سلامت نکالنے کے بعد یکم اگست ۱۹۷۴ء کو تدفین ثانی عمل میں لائی گئی (بحوالہ اعوان مشائخ عظام صفحہ
۱۸۴) آپ کا شجرہ نسب تحقیق الاعوان ص 265 ، اعوان تاریخ کے آئینے میں ص 80 ، تاریخ علوی اعوان ص
711 ، نسب الصالحین ص 359 ، حقیقت الاعوان ص 186 پر یوں درج ہے ۔سجاولؒ کھر کوٹ بن بھیایا (بھیو ،
بھو) بن بابا موپال (مہاپال) بن بابا کالے (کالا) بن بابا کامل بن سینہ شاہ (سہار ، سانس) بن قلیل شاہ
(کلی) بن کلگان شاہ (مزمل علی کلگان) بن بابا قطب شاہ ۔تحقیق الاعوان کے مصنف ص 273 پر مزید لکھتے ہیں
کہ پونچھ میں سادم خان بن سجاول خان جس کی اولاد کو وہاں بوجہ تلفظ سادم خان کے سادوال اور ہزارہ میں
شادو کے لفظ سے شدوال مشہور ہوئی ۔سادوال اور شدوال میرے نزدیک ایک گوت ہے مقاموں اور تلفظ کے
لحاظ سے جدا جدا گوتیں نظر آتی ہیں ۔خواص خان مزید لکھتے ہیں کہ عیلسی خان اپنے بھائی سادم خان کے ہمراہ
پونچھ گئے یا کچھ آگے پیچھے اور ان کی اولاد ضلع مظفر آباد میں ہے جس کا مفصل ذکر تاریخ اقوام پونچھ میں مذکور ہے
۔جناب محبت حسین اعوان نے اعوان مشائخ عظام کے ص 162 تا 187 میں ملک اورنگزیب اعوان ، مفتی محمد
ادریس ایڈووکیٹ و ملک غلام ربانی اعوان کے حوالہ سے حضرت بابا سجاولؒ کی سوانح عمری تحریر کی ہے ۔جناب
ملک اورنگزیب اعوان نے ماہنامہ اعوان اسلام آباد شمارہ فروری 2000ء میں بھی حضرت بابا سجاولؒ کی سوانح ری

اور منتقلی مزار کی کاروائی شائع کی ہے۔اس کے علاوہ آپ کے حالات زندگی تاریخ اعوانان ص 58-156، تاریخ علوی اعوان ص 42-541 وتاریخ سادات وعلوی اعوان ومشائخ ص 70 پر بھی درج ہیں۔

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی اولاد کا حال:

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کے پانچ فرزند تھے،شادم خانؒ،انجانؒ،پال خان،نیلسی خانؒ وتاج گوہر خانؒ لاولد۔شادم خان ونیلسی خان غالباً آٹھویں صدی ہجری بمطابق چودھویں صدی عیسوی کے آخر میں حضرت شاہ ہمدان کے ہمراہ کشمیر آئے۔شادم خان جو کشمیر میں سادم خان کے نام سے مشہور ومعروف ہیں آپ کی اولاد سنگولہ راولاکوٹ پونچھ،بن بیک،چھم گراں،مظفر آباد مراں چٹھیاں دھیاریاں،ضلع نیلم کٹھ چوگلی وغیرہ ومقبوضہ کشمیر کے علاقہ بارہ مولہ اوڑی،تھاجل،پھاوڑی،چندوسہ وغیرہ میں سادو آل کہلاتی ہے اور ہزارہ ڈویژن کے مختلف دیہات میں شدو آل مشہور ہے۔تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق نیلسی خان کی کچھ اولاد مظفر آباد کے موضع جات دوار پڈی نور کھاہ وغیرہ میں آباد ہے اور کچھ کاکوٹ ایبٹ آباد ودیگر دیہات میں آباد ہے نیلسی خان کے فرزند دمی بابا معروف گزرے ہیں،امب خان کی اولاد شھلیہ،ہری پور وغیرہ میں آباد ہے۔آپ ہی کی اولاد سے کھیال گوت مشہور ہے۔پال خان کی اولاد تلہاڑہ،پانڈو تھانہ وغیرہ میں آباد ہے۔

کاکوٹ ایبٹ آباد ہزارہ:

شادم خانؒ بن بابا سجاول قادریؒ کے فرزند حمید اللہ عرف بڈھا بابا کی اولاد سنگولہ،پونچھ،راولاکوٹ آزاد کشمیر ومقبوضہ کشمیر اور ہزارہ کے چند دیہات میں آباد ہے۔عبداللہ عرف کہانی بابا کی اولاد ضلع ایبٹ آباد،ضلع مانسہرہ اور ضلع ہری پور کے مختلف علاقوں میں آباد ہے۔عبداللہ عرف کہانی بابا کے سات فرزند تھے بابا طوغان،بابا عین،نور خان،بابا مردیال،بابا جبیرال،آسی بابا ومیرال بابا۔بابا طوغان کی چوتھی پشت میں راجہ خان۔بیر خان دنورسہ خان پسران عبداللہ ٹھوڈا خان معروف گزرے ہیں۔راجہ خان کی تیسری پشت میں چار بھائی شرف الدین،کریم اللہ،کرم دین،وعزیز خان پسران جہاں بابا تھے۔شرف الدین کی تیسری پشت میں غلام نور بابا ولی اللہ گزرے ہیں۔غلام نور بابا کے تین فرزند مولوی عبداللطیف،مولوی محمد اکبر ومولوی محمد عالم تھے۔مولوی عبداللطیف کے اکلوتے فرزند حاجی سمندر خان مشہور ومعروف گزرے ہیں۔حاجی سمندر خان 1880ء میں کاکوٹ مین پیدا ہوئے منتقلی مزار کے وقت اہم فرائض سرانجام دیے تنظیم الاعوان کے بانی اراکین میں سے تھے آپ

نے ہزارہ کے اعوانوں کے شجرہ نسب ترتیب دیئے جو شامل کتاب کیے گئے۔10 اپریل 1978ء کو قوم کے اس عظیم رہنما نے دائمی اجل کو لبیک کہا آپ کی وفات پر مولوی محمد ایوب نے نوحہ لکھا جس کے چند اشعار قلمبند کیے جاتے ہیں:-

ہائے گلچیں اجل کیا تجھ سے نادانی ہوئی	پھول وہ توڑا کہ گلشن بھر میں ویرانی ہوئی
رات اس برجیم دس اپریل کو کیسے چلی بے رخ ہوا	اس لہلہاتے باغ کو اک آن میں کر گئی تباہ
سب خاندان اعوان کو تیرے جدی علم پر ناز تھا	درحقیقت حاجی سمندر کاکوٹ کا شہباز تھا
تجھ سے ہی التجا کرتے ہیں ہم سب اے خدا	مرحوم کے اوصاف حسنہ اولاد کو کردے عطا
خاندانی نسبت سے ایوبؔ ہے غم میں شریک تھی	یہ صفت مرحوم کی تا زیست رہے غریبوں کے رفیق

حاجی سمندر خان کے دو فرزند حاجی فضل الرحمان خان وحاجی ملک میر افضل خان ہوئے۔حاجی فضل الرحمن خان نے ایسٹ افریقہ میں ملازمت کی اور پھر انگلینڈ چلے گئے آپ کے پانچ بیٹے عبدالقیوم، عبدالخالد،بابر خان،خورشید عالم،وہمایوں انگلینڈ میں قیام پذیر ہیں۔عبدالخالد کے دو فرزند محمد جاوید ومحمد ارشاد ہیں۔بابر خان کے بھی دو بیٹے حسن وحمزہ ہیں۔ملک میر افضل خان 20 فروری 1936ء کو کاکوٹ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم پرائمری سکول کاکوٹ سے حاصل کی اسے کے بعد لوئر مڈل سکول بحالی میں داخلہ لیا۔بحالی کی مالک ترک برادری ہے جو بہت ہی مہمان نواز اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہے۔جس دن بارش کی وجہ سے ندی میں پانی زیادہ ہو جاتا تھا اور سکول کے بچے اپنے گھروں کو نہ جاسکتے تھے اس دن ترک برادری کے چند قابل ذکر بزرگ راجہ محمد زمان،راجہ منشی زردار،راجہ میدانی،راجہ مقرب خان،راجہ میرداد خان،راجہ محمد اکبر وغیرہ سکول میں پہنچ جایا کرتے تھے۔ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ سکول کے بچے آج ان کے مہمان ہوں۔حاجی ملک میر افضل خان نے 1955ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا اور 1957ء میں میٹرک کا امتحان بطور پرائیویٹ پاس کیا آپ کے ہیڈ ماسٹر سردار بدرالاسلام آف عطر شیشہ اور محمد یعقوب S.V معلم بفہ کے رہنے والے تھے۔حاجی صاحب کے ہاسٹل کے ساتھیوں میں سردار محمد ریاض جو وفاقی سیکرٹری ریٹائرڈ ہوئے۔سردار یعقوب موجودہ ڈپٹی سپیکر سردار گوہر الرحمان وراجہ بشارت وغیرہ تھے یہ تمام ساتھی اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں۔حاجی ملک میر افضل خان تین بار عشر وزکوٰۃ کے چیئرمین رہ چکے ہیں 2005ء کے الیکشن میں یونین کونسل پادہ ایبٹ آباد سے ناظم منتخب ہوئے۔خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں برادری کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔آپ کے دو فرزند طارق محمود اور آصف محمود ہیں۔طارق محمود سینئر لیکچر ہائی سکول کاکوٹ ہیں جن کے پانچ بیٹے اسد

محمود، محمد ادریس، کاشف محمود، منیر و خضر ہیں۔ آصف محمود ایوب میڈیکل کمپلیکس میں ٹیکنیشن ہیں۔ مولوی محمد اکبر کے فرزند فقیر محمد کے دو بیٹے فضل داد اور مسعود الرحمٰن ہیں فضل داد کے دو فرزند ظفر اقبال اور جاوید اقبال ہیں۔

مولوی محمد عالم کے دو فرزند حاجی عبدالرحمان اور حاجی غلام جان تھے۔ حاجی عبدالرحمان قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ آپ بصرہ و بغداد سے ہوتے ہوئے اپنے رشتہ دار نصر اللہ کے ذریعہ ایسٹ افریقہ چلے گئے۔ مالدار و صاحب عزت تھے۔ بجی کوٹ اور ڈھانگری کے عوام کی بھرپور خدمت کی۔ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے آپ کی اولاد بھی آپ کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان کے دو بیٹے حاجی محمد اقبال اور فضل الٰہی انگلینڈ میں ہیں۔ حاجی محمد اقبال کے تین فرزند حاجی محمد حنیف DFO' انجم اور آصف اقبال ہیں۔ انجم اور آصف اقبال انگلینڈ میں ہیں۔ محمد حنیف کی دو بیٹیاں صوبیہ اور سمینہ MBBS ڈاکٹرز ہیں۔ فضل الٰہی کے دو فرزند ڈاکٹر فخر الزمان و قمر الزمان انگلینڈ میں ہیں۔ حاجی غلام جان کے پانچ فرزند حاجی محمد افضل، محمد جان، محمد ایوب، حاجی محمد داؤد و غلام سرور قابل ذکر ہیں۔ اسی شاخ سے عبدالحق و عبدالعزیز پسران سید رسول قابل ذکر ہیں۔

کریم اللہ بن جہاں بابا کی چوتھی پشت میں نصر اللہ اور رضا اللہ قابل ذکر گزرے ہیں۔ نصر اللہ پہلے شخص تھے جو افریقہ گئے اور اس خاندان کے جتنے بھی لوگ افریقہ گئے سب آپ کی کوششوں کا ثمر ہے۔ آپ قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ ان کی اولاد سے میجر محمد ایوب، محمد یونس، محمد انور، محمود خان، لطیف خان و سعید خان پسران حاجی محمد یوسف یہ تمام بھائی انگلینڈ میں قیام پذیر ہیں جبکہ حاجی محمد یوسف افریقہ میں بھی رہ چکے ہیں۔ محمد یعقوب بن نصر اللہ افریقہ میں رہ چکے ہیں آپ کے چھ فرزند بریگیڈیر محمد مرغوب، محبوب، منظور، محمد سعید، محمد ظہور ایڈووکیٹ و مقصود ہیں۔ رضاء اللہ، برکت اللہ بھی افریقہ میں رہ چکے ہیں۔ رضاء اللہ کے دس فرزند فضل الرحمٰن، مولوی قدرت اللہ، حبیب الرحمٰن، غلام سرور، محمد اسلم، محمد انور، محمد اشرف، محمد اکرم و محمد امتیاز قابل ذکر ہیں۔ فضل الرحمٰن کے فرزند امجد ہیں۔ مولوی قدرت اللہ کے فرزند محمد یونس ہیں جن کا بیٹا عمر فاروق ہے۔ محمد امتیاز کے تین فرزند شاہد' زاہد و طاہر ہیں۔ اسی شاخ سے رضوان، عثمان و عمران پسران محمد ارشاد۔ ضیاء الرحمٰن، حسن و سعید پسران ریاض۔ محمد شعیب و ادریس پسران غلام سرور۔ تنویر و حید و نوید پسران محمد اسلم۔ ارشد، راشد و ساجد پسران محمد اشرف۔ ندیم ولد محمد اکرم۔ طارق، جاوید، خالد و سجاد پسران حاجی محمد شفیع۔ اقبال، عقیل پسران محمد صادق۔ اعجاز و ناصر پسران محمد نظیر۔ نعیم، محمد اعظم، عبدالحمید و خرم شہزاد پسران محمد اسلم ہیں۔

ثاقب اللہ کے پوتے محمد یوسف کے چھ فرزند ڈاکٹر محمد اسلم' محمد سرور DEO' کرنل محمد انور' فدا محمد

پسران کا منور۔ عزیز خان بن جہاں بابا کی اولاد سے سید عالم و ظہر پسران کا منور۔ میجر' کرنل بشیر حسین و محمد نیاز قابل ذکر ہیں۔ عزیز خان بن جہاں بابا کی اولاد سے سید عالم و ظہر
پسران ہدایت اللہ۔ قاضی احمد، محمد اسلم، میر عالم بن غلام انور۔ ولی محمد، فقیر محمد، محمد حسین، فضل الٰہی و عبداللطیف پسران ہدایت اللہ۔ قاضی احمد، محمد اسلم، میر عالم بن غلام انور۔ ولی محمد، فقیر محمد، محمد ایوب، یونس، رفیق و شفیق، سعید و جاوید پسران فضل الرحمٰن۔ اکرم، بشیر، حنیف و مختار احمد پسران غلام نبی۔ محمد ایوب، یونس، رفیق و شفیق، سعید و جاوید پسران فضل الرحمٰن۔ اکرم، بشیر، حنیف و مختار احمد پسران غلام نبی۔ فرید پسران فضل الٰہی۔ اشرف، افضل، اشفاق و اقبال پسران محمد الٰہی ہیں یہ خاندان جکیاری بحالی اور ڈھنگری بسمرہ میں آباد ہے۔

کسکی کلاں و بائیں نورا:

عبداللہ عرف تھوڈا بابا کی چھٹی پشت میں عنایت اللہ' محب اللہ' روحمت اللہ' قسم خان و مٹھا خان بن عبداللہ تھے۔ محب اللہ کے تین فرزند فضل' سعد اللہ و عبداللہ تھے۔ فضل کے فرزند حبیب اللہ تھے جن کے دو بیٹے نمبردار محمد ایوب و حید زمان ہیں۔ عنایت اللہ کے دو فرزند شریف اللہ و نصر اللہ تھے۔ شریف اللہ کے دو بیٹے ملک فقیر و ملک حسین ہوئے۔ ملک حسین کے تین بیٹے داؤد' معروف و منظور ہیں۔ داؤد کا فرزند مشتاق ہے۔ معروف کے دو بیٹے فیصل و ندیم ہیں۔ منظور کے فرزند اشتیاق ہیں۔ نصر اللہ کے دو بیٹے میر عبداللہ و فقیر ہوئے۔ میر عبداللہ کے پانچ فرزند امیر' خانی زمان' میر افضل' علی گوہر و کالا ہوئے۔ علی گوہر کے تین فرزند سلیمان' فضل الرحمان و ملک امان ہیں۔ کالا کے دو فرزند خان افسر و سلیم ہیں۔ قسم خان کے فرزند روشہ خان تھے۔ ان کی چوتھی پشت میں فضل الرحمان انسپکٹر پولیس و صوبیدار محمد یعقوب پسران شیر خان ہیں۔ فضل الرحمان کے دو فرزند کیڈٹ محمد الیاس DSP اور جاوید ہیں۔ صوبیدار یعقوب کے تین بیٹے اسحاق' منور داد و اشرف ہیں۔ اسی شاخ سے افضل و زرداد پسران میر افضل بن شریف اللہ بن محب اللہ ہیں۔

کاکوٹ و بجی کوٹ:

حضرت بابا سجاول کے پوتے دم خان المعروف دی بابا تھے ان کے تین پوتے رحم خان، سوارہ خان و براہم خان تھے رحم خان کی نویں پشت میں محمد زمان بن خنس علی تھے محمد زمان کے دو فرزند ملک غلام ربانی اعوان و فضل الٰہی تھے۔ ملک غلام ربانی اعوان (مرحوم) بانی جنرل سیکرٹری تنظیم الاعوان ہزارہ قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ تاریخ ہزارہ کے ص ۳۸۳ کے مطابق آپ کی تاریخ پیدائش ۱۹۲۰ء ہے۔ ۱۹۴۷ء فارسی کا امتحان فاضل پنجاب یونیورسٹی سے اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا تمام یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہفت روزہ نشیمن

جاری کیا اور خود اس کے ایڈیٹر رہے۔ آپ نے حضرت بابا سجاول کے مزار کی حتمی میں بحال کروادیا گیا۔ اس
سلسلہ میں اپریل 1975 میں سنگول آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ آپ کاکوٹ کے رہنے والے تھے۔ فضل الٰہی کے فرزند

افتخار احمد ہوئے۔ ان کے تین فرزند ابرار احمد، توصیف احمد اور وقار احمد ہیں۔ بہاہم خان کی آٹھویں پشت میں بہاولی
گزرے ہیں۔ ان کے تین بیٹے میر عبداللہ، نادر و بہادر تھے۔ میر عبداللہ کے فرزند تاج محمد خان نمبردار ہوئے۔
ان کے چار فرزند تنویر، منیر، نصیر و عدیل ہیں۔ نادر کے فرزند فقیر خان تھے جن کے چار بیٹے عبدالغفار، گل حسن،
عبدالجبار و علی اصغر ہیں۔ بہادر کے چار فرزند مظفر، عباس، خواص و فیروز ہوئے۔ مظفر کے دو بیٹے فاروق و رؤف
ہیں۔ عباس کے دو بیٹے پرویز و ہیبت خان ہیں۔ خواص خان کے تین فرزند عبدالحنان، ابوسلطان و عبدالستار ہیں۔
فیروز کے دو بیٹے منور و ایوب ہیں۔ ہاشم علی کے دو بیٹے احمد و ناصر علی ہوئے۔ احمد کے فرزند سکندر کے دو بیٹے اسلم
و محبت ہیں۔ ناصر علی کے تین بیٹے گل زمان، شیر زمان و عنایت اللہ ہوئے۔ گل زمان کے دو بیٹے کرم داد و فضل داد
ہیں۔ شیر زمان کے دو فرزند امیر عالم و فیروز ہیں۔ عنایت اللہ کے فرزند فقیر ہیں۔

موضع برث مانسہرہ:

کہانی بابا کے فرزند بابا مردیال کے اکلوتے فرزند بابا رحمت اللہ تھے۔ بابا رحمت اللہ کے تین فرزند
بابا جمعہ خان، بھوطا بابا اور باز خان تھے۔ بابا جمعہ خان کی چوتھی پشت میں کھو بابا بن محمد اسماعیل بن شاہ ولی بن شیر احمد
بابا جمعہ سے ہجرت کر کے موضع برث میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ قیام پذیر ہو گئے۔ کھو بابا کے دو فرزند ناصر
خان و شیر خان تھے، شیر خان کے دو بیٹے برکت اللہ و رحمت اللہ تھے۔ برکت اللہ کے تین بیٹے میر
زمان، خان زمان و سمندر خان ہوئے۔ میر زمان کے دو بیٹے عبدالرحمن و محمد صادق ہیں۔ رحمت اللہ کے دو فرزند
میر عالم و فقیر محمد ہوئے۔ میر عالم کے فرزند محمد مسکین ہیں۔ فقیر محمد کے تین بیٹے عبدالعزیز، دوست محمد و محمد یونس
ہیں۔ ناصر خان کے چھ فرزند عبداللہ عرف دلو، عنایت اللہ، سعد اللہ، نصر اللہ، بہادر بابا اور رحمت اللہ تھے۔ عبد
اللہ کے فرزند ارسلا ملک ہوئے جن کے دو فرزند خواص خان و محمد سلیمان ہیں۔ سعد اللہ کے پانچ بیٹے نور عالم،
سمندر خان، قلندر خان، فیروز خان و محمد شریف تھے۔ نور عالم خان کے دو فرزند علی زمان و علی گوہر ہوئے۔ علی
زمان کے دو بیٹے محمد صادق و محمد صدیق ہیں۔ سمندر خان کے دو فرزند حاجی ملک اورنگزیب اعوان و ملک محمد سرور
اعوان ہیں۔

حاجی اورنگزیب اعوان 12 مارچ 1936ء کو برث تحصیل و ضلع مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک

تعلیم حاصل کرنے کے بعد شعبہ صحافت سے منسلک ہو گئے۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ وہ
شخصیت ہیں جنہوں نے پاکستان و آزاد کشمیر بھر کے اعوانوں کو آپس میں متعارف کروایا۔ آپ اخباری صنعت
میں اہم عہدوں پر متمکن رہ چکے ہیں جن میں جنرل منیجر، سرکولیشن منیجر، منیجر پروڈکشن، منیجر ایڈمن، ماہنامہ اعوان
اسلام آباد کے بانی ایگزیکٹو ایڈیٹر اور ماہنامہ شان اعوان کے ایڈیٹر بھی رہ چکے ہیں۔ مرکزی تنظیم الاعوان
پاکستان کے طویل عرصہ سے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور بانی سیکرٹری نشر و اشاعت ہیں۔ تنظیم الاعوان اور اعوان
خاندان کے لیے مجاہدانہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے ماہنامہ اعوان اسلام آباد کو پاکستان
و آزاد کشمیر کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی متعارف کروایا یہ سب آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے جو آج تک
ماہنامہ اعوان اسلام آباد شائع ہو رہا ہے موصوف تنظیم الاعوان کے لئے عملی طور پر خدمات سرانجام دے رہے
ہیں جن کے پیش نظر آپ کو دوبارہ ماہنامہ اعوان اسلام آباد کے ایڈیٹر و تنظیم اعلیٰ کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں
آپ نے پاکستان و آزاد کشمیر بھر کے علاقوں کے دورے کیے سنگول آزاد کشمیر میں آپ چار مرتبہ تنظیمی دورہ پر جا
چکے ہیں۔ ملک غلام ربانی مرحوم کے بعد آپ وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے سنگول اور ہزارہ کے شدو آل (
ساہو آل) اعوانوں کو ایک دوسرے سے قریب تر کیا زیر نظر کتاب میں ہزارہ و پاکستان سے متعلق جتنا بھی مواد
شائع ہوا ہے یہ سب آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے آپ ہی کے حوالے سے راقم مولف نے ملک میر افضل اعوان
ہاشم یونین کونسل پادو ایبٹ آباد سے ملاقات کی اور حاجی سمندر خان بانی تنظیم الاعوان کے مرتب کردہ شجرہائے
نسب کو شامل کتاب کیا گیا۔ جناب حاجی اورنگزیب اعوان صاحب 82-1981ء کے بلدیاتی الیکشن میں اپنے
گاؤں سے بلا مقابلہ کونسلر منتخب ہوئے کونسلر منتخب ہونے کے بعد آپ نے ریکارڈ ترقیاتی کام کروائے کھواڑی
سے برث تک سڑک تعمیر کروائی ملحقہ گاؤں کے لوگوں نے سڑک کی تعمیر میں روڑے اٹکائے ملک صاحب نے
ہمت و جوانمردی سے مردانہ وار مقابلہ کیا اور گورنر سرحد جنرل فضل الحق کے ذریعہ رکاوٹیں دور ہو گئیں آپ کی ذاتی
کوششوں سے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق شہید مرحوم نے یونین کونسل بحالی اور یونین کونسل لساں ٹھکرال
کے لیے ہسپتال کی منظوری دی۔ میاں نواز شریف کی حکومت میں آپ کو خدمت کمیٹی تحصیل مانسہرہ کا ممبر مقرر کیا
گیا آج کل اپنے مکان نمبر 376، گلی نمبر 103، ماڈل ٹاؤن ہمک اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں آپ کی کوئی
اولاد نرینہ نہ ہے صرف ایک بیٹی ہے جو بھتیجے حمید سرور سے بیاہی ہوئی ہے۔ آپ کے بھائی محمد سرور کے پانچ فرزند
حفیظ سرور، حبیب سرور، حمید سرور، نوید سرور اور قاری تنویر سرور ہیں حفیظ سرور فیڈرل بورڈ میں سیکرٹری آفیسر ہیں

حمید سرور کہوٹہ ریسرچ لیباٹری میں اہم عہدے پر فائز ہیں۔ قلندر خان کے دو فرزند منصف خان اور ولی محمد ہیں۔ منصف خان کے تین بیٹے آصف، محمد عارف اور محمد طارق ہیں۔ ولی محمد کے تین فرزند محمد ساجد، راشد اور وقاص ہیں۔ فیروز خان کے اکلوتے فرزند بشیر محمد ریٹائرڈ انسپکٹر واپڈا ہیں ان کے اکلوتے فرزند نصیر فیروز MSc گورنمنٹ کالج میں پروفیسر ہیں۔ محمد شریف ملک اورنگزیب اعوان کے سسر بھی تھے ان کے دو بیٹے محمد اسلم و محمد اشرف ہیں۔ محمد اسلم کے تین بیٹے امجد، واجد، اور عابد ہیں۔ نصر اللہ کے فرزند فیروز گل زمان ہیں۔ بہادر بابا کے فرزند فقیر محمد ہوے ان کے دو بیٹے محمد زمان و علی زمان ہیں۔ رحمت اللہ کے تین بیٹے محمد حسین، مہولی و سمندر خان تھے۔ محمد حسین کے دو بیٹے عبدالرحمن و خانی زمان ہوے۔ عبدالرحمن کے فرزند منظور الٰہی ہیں۔ خانی زمان کے بیٹے محمد ریاض ہیں۔ مہولی کے فرزند میر محمود ہوے جن کے دو بیٹے سعد الحق و محمد سعید ہیں۔ سمندر خان کے فرزند فضل الٰہی کے بیٹے قدیر احمد ہیں۔

سیری انب، چھتے موری، ماڑی وبجی کوٹ وغیرہ:

کہانی بابا کی نویں پشت میں دُرمحمد گزرے ہیں۔ دُرمحمد بن شادی گل بن بابا مشن اللہ بن بابا حسن بن بابا پھوچہ بن بابا سُہلن بن بابا مند بن بابا ہگ بن بابا ہجر بن عبداللہ عرف کہانی بابا بن بابا شادم خان۔ دُرمحمد بن شادی گل کے چار فرزند مقیم، رحیم، نسیم و عبدالحکیم تھے۔ مقیم کی اولاد موضع سیری انب میں آباد ہے۔ مقیم کے تین بیٹے محمد سعید، نجیب اللہ و محمد قاسم صاحب اولاد ہوئے۔ محمد سعید کے چار فرزند سید احمد، نور احمد، غلام حسین و سیدا تھے۔ سید احمد کے چار بیٹے محمد حسین، نور حسین، میر عالم و صفی اللہ ہوئے۔ نور احمد کے چار فرزند میر حسین، فضل دین، نصر اللہ لاولد میراجی ہوئے۔ غلام حسین کے دو فرزند میر محمود و اسرائیل صاحب اولاد ہوئے۔ نجیب اللہ کے دو فرزند ہدایت اللہ اور برکت اللہ تھے۔ محمد قاسم کے محمد اسم اور غلام حسین تھے۔ محمد رحیم کے چار بیٹے سعد اللہ، محمد غلام، نسیم و عبدالرحمن تھے۔ محمد غلام کے فرزند نیک محمد تھے جن کے تین فرزند ولی، نادر اور نور احمد تھے۔ ولی کے فرزند فقر محمد اور امیر ہوئے۔ ان کی اولاد ہزارہ موضع ناڑا متصل داڑی میں آباد ہے۔ نسیم کے فرزند محمد کسیم تھے جن کے دو بیٹے محمد فضل و محمد جسیم تھے۔ محمد لطیف کے دو فرزند عبداللطیف و شریف صاحب اولاد ہوئے۔ محمد جسیم کے تین فرزند محمود، خورشید اور شمس دین تھے۔ عبدالرحمن کے فرزند محمد جی کے دو بیٹے برکت اللہ و غلام محی الدین تھے۔ برکت اللہ کے چار بیٹے شاہ حسین، احمد شاہ، محمد شاہ و حیدر شاہ تھے۔ غلام محی الدین کے دو فرزند میراں جی و میر محمد تھے۔ عبدالحکیم بن درمحمد کی اولاد موضع چندور و کمیان علاقہ تنول میں آباد ہے۔ عبدالحکیم کے پانچ بیٹے معاذ لاولد، شعیب،

شفیق، غیاث الدین و قیام دین تھے۔ شعیب کا فرزند غلام نور تھا جس کے دو فرزند محمد جی اور فضل حسین تھے۔ شفیق کے فرزند احمد جی کے تین بیٹے شیر گل لاولد، حیات گل اور عبداللہ تھے۔ غیاث الدین کے چار فرزند نصر دین، وہاب دین، میر گل اور گل خان تھے۔ قیام دین کے فرزند محمد ایاز تھے جن کے تین فرزند مولوی احمد گل، محمد حسین اور امان اللہ تھے۔

مولوی احمد گل کے تین فرزند مولوی عبدالرحیم لاولد مصنف غیر مطبوعہ شجرہ نسب و تاریخ اعوانان ہزارہ و عبداللطیف و مسعود ہوئے۔ یہ خاندان ماڑی میں آباد ہے۔ عبداللطیف کے چار فرزند عبدالقیوم، محمد عیسیٰ، اسحاق و محمد واحد ہوئے۔ مسعود کے فرزند شاہ محمد ہوئے۔ کہانی بابا کی پانچویں پشت میں چھڑا خان تھے۔ ان کی اولاد بجی کوٹ میں آباد ہے۔ چھڑا خان کی چھٹی پشت میں غلام جان، بوستان، شیر زمان و میر زمان پسران بخو خان تھے۔ غلام جان کے فرزند عزیز الرحمان کے چھ فرزند سیف الرحمان، افتخار، عطاء الرحمان، حفیظ، ممتاز و شیراز ہیں۔ بوستان کے پوتے حبیب الرحمان، محبوب الرحمان، شفیق، شبیر محمد و آصف پسران عبداللہ ہیں۔

(بحوالہ تاریخ اعوانان ہزارہ)

بڈھا آل:

حضرت بابا شادم خان کے فرزند حمید اللہ عرف بڈھا بابا کے دو فرزند ابراہیم معروف بابا بہرام خان و بابا کریم خان گزرے ہیں۔ بابا بہرام خان اپنے دادا حضرت بابا شادم خان کے ہمراہ کشمیر چلے گئے تھے اور سنگولہ میں آباد ہوئے۔ آپ کا مزار بھی وہاں پر ہی باعث خیر و برکت ہے۔ کریم خان کی قبر کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ ہزارہ میں ہے یا سنگولہ میں۔ کریم خان کی اولاد انب در بند میں بتائی جاتی ہے۔ شجرہ نسب فیض اللہ و رحمت اللہ پسران حبیب اللہ بن برامدین بن ساہلہ بن فقیر محمد بن خیرا بن نور دین بن قالو بن خیر محمد بن بخیم بن اللہ نور بن دین محمد بن کریم خان بن بڈھا بابا بن شادم خان۔

چھمڑ پکھلی، پسوال، کہلیالہ، پکھی، شیروان، ایبٹ آباد، سیلوٹ نزد کھٹیالہ ورش وغیرہ:

مولوی عبدالرحیم اعوان ولد احمد گل ساکن ماڑی کے مرتب کردہ شجرہ نسب کے ص 31 مطابق سوپال خان کے چار فرزند تھے۔ پہیو خان (بہیا خان)، دیو خان، جیو خان و داؤد خان۔ پہیو خان کے تین فرزند حضرت بابا سجاول علوی قادری بابا خالق و بابا مالک خان یا خان ملک تھے۔ بن بیک سنگولہ کے شجرہ نسب کے مطابق "بابا خان ملک کی اولاد کشمیر تحصیل کرناہ، سراں، چھٹیاں و مظفر آباد شہر کے گرد و نواح میں آباد ہے۔ بابا خالق کی اولاد

کا علم نہیں ہو سکا۔موضع چہاریاں وسوریاسی کے متصل کیٹھو خان کی اولاد، بابا سجاولؒ کی شاخ سے ہے" بابا داؤد کے تین فرزند عبدالکریم، خرم خان وخلیل خان تھے۔عبدالکریم کی پانچویں پشت میں عبدالعزیز ودوست محمد پسران محمد مراد بن محمد خواص بن محمد قیاس بن سلطان محمد گزرے ہیں۔عبدالعزیز کے دو فرزند بشیر وصغیر تھے۔بشیر کی پانچویں پشت میں عبدالرزاق بن نبی اللہ بن محمد سعید بن عطاء اللہ بن محمد قاسم ہیں۔صغیر کی تیسری پشت میں سید عالم بن غلام دین بن کبیر گزرے ہیں۔سید عالم کی اولاد پسوال ایبٹ آباد میں آباد ہے۔دوست محمد کے پوتے عنایت اللہ بن محمد صغیر کی اولاد موضع چھج پکھلی میں آباد ہے۔خرم کی آٹھویں پشت میں رکھا خان بن مٹھا خان بن ممریز بن نور بن کما بن کہمکن بن کھیا بن عبد کی اولاد شیروان وغیرہ آباد ہے۔خلیل خان کی اولاد موضع سیلوٹ نزد کھشیالہ میں آباد ہے۔ان کے دو بیٹے سلابت وعلی محمد تھے۔سلابت کی تیسری پشت میں دو بھائی محمد وسرور پسران فتح شیر بن ولی محمد تھے۔سرور کے تین بیٹے برکت اللہ، حبیب اللہ، رحمت اللہ تھے برکت اللہ کے چار بیٹے رحمت اللہ، علی زمان، محمد زمان ومیر زمان ہیں۔رحمت اللہ کے عبدالرحمان وحسین ہیں۔حبیب اللہ کے محمد زمان، شیر زمان وگل زمان ہیں۔رحمت اللہ کے تین بیٹے جہانداد، فضل داد وخانیز مان ہیں۔علی محمد کی چوتھی پشت میں تین بھائی قلندر خان، سمندر خان وفقیر محمد ہیں۔قلندر خان کے تین بیٹے کالا، مسکین وعلی زمان ہیں۔سمندر خان کے فرزند علی اکبر ہیں۔فقیر محمد کے سات بیٹے پرویز، یوسف، یعقوب، خلیل، اشرف، شمریز وجاوید ہیں۔اسی شجرہ نسب کے مطابق حضرت بابا سجاولؒ کے فرزند بابا شادم خانؒ کے سات فرزند کہانی بابا، بڈھا بابا، تمبر بابا، کل چندر (حیدر بابا) معراج بابا، پھوج بابا وسدین بابا تھے کہانی بابا کے فرزند دھنو بابا کے چار فرزند امام دین، جگ، کہمکن، وسندو تھے۔امام دین کی اولاد علاقہ تنول کھیری میں آباد ہے۔امام دین کی بارہویں پشت میں میر سلطان بن شہباز بن جمال بن کرم بن حشمت بن مومن بن فتح جنگ بن علی بیگ بن میر داد بن بہادل بن مالک بن کھوگڑ ہیں۔جگ کے تین بیٹے زبیر، بوپا وملو تھے۔زبیر کی گیارہویں پشت میں غلام دین بن غلام محمد بن رضا محمد بن شرف دین بن مغل بن ملا بن عزیز بن جمال بن یار محمد بن عالمگیر بن شادی موضع کرم علاقہ بی میں آباد ہیں ملو کے فرزند جوگی تھے جن کے تین فرزند کامل، بابا شاہ وشیخ چڈہ تھے۔کامل کی اولاد کامل خیل کہلاتی ہے۔ان کے فرزند شاہ مراد تھے جن کے چار بیٹے شیر محمد، بادلہ، کالو وسرو تھے۔شیر محمد کے فرزند فضل تھے۔سرو کے فرزند معز اللہ تھے۔کالو کی تیسری پشت میں پانچ بھائی خیر دین، عبداللہ، فیض اللہ، محمد حسین وولی احمد بن مہر دین بن غلام ہیں۔بادلہ کی تیسری پشت میں بوستان بن حسن علی بن شیر ہیں۔بابا شاہ کی اولاد کو شاہ آل کہتے ہیں۔بابا شاہ کی تیسری

پشت میں نور بیگ، کامو، سام دین وحاتم پسران خان بیگ بن فقیر محمد تھے۔نور بیگ کے فرزند ستار محمد تھے جن کے تین فرزند امیر، احمد ومندا تھے۔مندا کے دو فرزند شیر زمان ومحمد زمان ہیں۔شیر زمان کے تین بیٹے شاہ زمان، گوہر الرحمان وحسن محمد ہیں۔کامو کے فرزند جلو تھے جن کے پانچ بیٹے سندر، حادی، فیروز، قلندر وگل زمان ہوئے حادی کے تین بیٹے دوست محمد، خوشی محمد وسلطان محمد ہیں۔سام دین کے تین فرزند اعظم دین، جیا وشیر ہیں۔اعظم دین کے بھی تین ہی بیٹے ہاشو، مند علی وارسلہ ہیں۔شیر کے فرزند نادر علی، جمعہ، مہولی وحسین ہیں۔شیخ چڈہ کے دو فرزند چبہ وعلی بخش تھے۔چبہ کے فرزند تو اللہ کے دو بیٹے جہاب خان واحساس خان تھے۔جہاب خان کے تین فرزند حمید لاولد، خیرد، مرید وجلو تھے۔خیرد کے تین فرزند عزیز، قمرد وشبہا تھے۔عزیز کے تین بیٹے حسن علی، نجم دین، سادین ہیں۔حسن علی کے دو بیٹے بہادر وسفو ہیں۔سادین کے فرزند قاسم خان کے دو بیٹے خانی زمان وعبد الرحمان ہیں۔قمرد کے دو بیٹے میرا ومہولی ہیں۔میرا کے فرزند احمد جی کے بیٹے میر افضل وعلی گوہر ہیں۔مہولی کے چار فرزند ارسلہ، غلام حسین، ہاشم علی وفیض اللہ ہیں۔شبہا کے تین فرزند احمد علی، قالو ونادر ہیں۔احمد علی کے فرزند عبداللہ ہیں۔قالو کے فرزند گل زمان ہیں۔مرید کے فرزند شیر تھے جن کے فرزند عبداللہ ہیں۔ان کے تین بیٹے سید علی، عبدالرحمان، واکبر ہیں۔جلو کے دو بیٹے حبیب وبو اللہ تھے۔حبیب کے تین بیٹے بندو، زید اللہ وعزیز اللہ ہیں۔بندو کے فرزند محمد علی وغیرہ ہیں۔زید اللہ کے حیات گل وفضل گل ہیں۔عزیز کے فرزند عبداللہ ہیں۔بو اللہ کے فرزند ہدایت اللہ وسید علی تھے۔سید علی کے فرزند ہاشم علی وغیرہ ہوئے۔ہدایت اللہ کے تین بیٹے نادر علی، محمد غلام وسمندر ہیں۔

گولڑہ اعوان نوکوٹ ہزارہ:

عبداللہ گولڑہ کی نسل سے شہاب الدین خان معروف شخصیت گزرے ہیں۔ان کی پانچویں پشت میں نور گل خان بن شیر محمد بن غازی خان بن امین خان بن عزیز خان تھے۔نور گل خان کے دو فرزند مرید خان وحبیب خان تھے۔مرید خان کے چار فرزند اکبر علی لاولد، ماہولی خان، میر احمد خان واحمد علی خان تھے۔ماہولی خان کے دو فرزند حاجی احمد خان وشاہ ولی لاولد ونواب خان تھے۔حاجی احمد خان کے تین بیٹے دریامان خان، گوہر آمان خان وپیر خان گزرے۔دریامان خان کے فرزند فضل الرحمان ہیں۔گوہر کے فرزند عبداللطیف ہوئے جن کے دو بیٹے خورشید وعبدالرشید ہیں۔پیر خان کے دو بیٹے محمد انور وشاہ نواز ہیں۔نواب خان کے پانچ فرزند محمد افضل، غلام اکبر، چمن زیب، انور زیب ومحمد ریاض ہوئے۔محمد افضل کے پانچ فرزند محمد رفیق ایم اے ایل ایل بی

گولڈ میڈلسٹ محمد نسیم ایکسین، محمد ممتاز (م) ڈاکٹر محمد مشتاق پی ایچ ڈی و محمد شفیق مرحوم ہوئے۔ ان کی بہن مبیحہ شاہین مرحومہ نے ''دی گولڑہ فیملی آف ہزارہ'' کے عنوان سے مقالہ لکھا تھا۔ چمن زیب کے دو فرزند امجد و واجد ہیں۔ میر احمد کے دس فرزند شیر زمان خان، اکبر خان، بوستان خان، محمد خان لاولد، علی خان لاولد، جمعہ خان لاولد، خواص خان عباس خان، بہادر خان و امیر خان ہوئے۔ احمد علی خان کے تین بیٹے حاجی محمد حیات خان، غلام خان و سمندر خان تھے۔ حاجی محمد حیات خان کے چھ فرزند خوشحال خان، اورنگزیب خان، میر افضل، غلام سرور، ولی محمد و عطا محمد ہوئے۔ خوشحال خان کے چار فرزند محمد انور گولڑہ، ارشد، اظہر و مظہر ہیں محمد انور گولڑہ DS ریٹائرڈ ہیں آبپارہ اسلام آباد میں رہائش پذیر ہیں آپ کے چار فرزند منصور، بلال، کیپٹن وقاص و اویس ہیں غلام خان کے دو فرزند محمد خان و ہارون ہوئے۔ محمد خان کے دو بیٹے نصیر و سجاد ہیں۔

محمد خواص خان مولف تحقیق الاعوان، ہیڑاں:

محمد خواص خان کا تعلق قطب شاہ کے فرزند عبداللہ گولڑہ کی نسل سے تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ بابا قالو تھے۔ قالو خان کے دو فرزند تھے میر سیراب خان و میر جاب، سراب خان کے پوتے امیر خان بن میر حبیب خان معروف شخصیت گزرے ہیں۔ امیر خان کی تیسری پشت میں ہزارہ کی مشہور و معروف شخصیت محمد خواص خان گزرے ہیں۔ محمد خواص خان نے شب و روز کی محنت کے بعد ''تحقیق الاعوان،، کتاب لکھی جو ایک اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ خواص خان کے چھ فرزند شفیق الرحمٰن، جمیل الرحمٰن، فضل الرحمٰن، حفیظ الرحمٰن، سعید الرحمٰن اور عزیز الرحمٰن ہوئے۔ شفیق الرحمٰن کے تین بیٹے عنایت الرحمٰن، سلیم رضا اور محمد انور ہیں۔ خواص خان کے بھائی بیدار خان کے دو فرزند محفوظ الرحمان وائس چیئرمین امل و ریاض الرحمان ہیں۔

گولڑہ اعوان:

قاضی مہربان گولڑہ کے فرزند قاضی رحمت اللہ اخونزادہ 1838ء میں چٹی گٹی مانسہرہ سے جبڑیاں ایبٹ آباد اور پھر جبڑیاں سے بانڈہ خیر علی خان آباد ہوئے اور مستقل سکونت اختیار کر لی اور بعد میں واپس چٹی گٹی گئے اور 1873-74ء میں انتقال ہوا۔ آپ کے چار فرزند قاضی میر عالم، محمد عالم، محمد حسین، غلام حسن تھے۔ قاضی میر عالم کے چار بیٹے خلیل الرحمٰن، محمد اسماعیل، نور احمد اور محمد جان ہوئے۔ خلیل الرحمٰن کے فرزند محمد رحمٰن ہوئے جن کے تین بیٹے محمد داؤد، محمد ظہور اور محمد انیس ہیں۔ محمد داؤد کا فرزند احتشام ہے۔ محمد اسماعیل کے فرزند

غلام نبی گولڑہ نے 1942ء میں بانڈہ خیر علی خان سے چٹہ میرا میں مستقل سکونت اختیار کی اور 1989ء میں وفات پائی۔ غلام نبی کے دو بیٹے عارف سلطان اور محمد سرور ہوئے۔ عارف سلطان کے چار فرزند عدنان، نعمان، عثمان اور فیضان ہیں۔ محمد سرور کے بھی چار بیٹے خورشید، آصف، نوید اور راشد ہیں۔ نور احمد کے سات فرزند غلام محمد، غلام ربانی، غلام جیلانی، منظور حسین، محمد عرفان محمد اسحاق، و غلام مصطفیٰ ہوئے۔ محمد جان کے دو فرزند نور رحمٰن اور فضل الرحمٰن ہوئے۔ نور رحمٰن کے چھ فرزند نصیر احمد، منیر، سفیر، محمد زبیر، محمد جلیل و رقیب ہیں۔ محمد حسین کے دو بیٹے محمد زمان اور میر زمان ہوئے۔ محمد زمان کے دو فرزند شیخ فرید اور علی اکثر ہوئے۔ شیخ فرید کے بھی دو ہی فرزند فرید گل اور محمد شبیر ہیں۔ فرید گل کے دو بیٹے نادر اور اعزاز علی ہیں۔ علی اکثر کے چار فرزند محمد ارشاد، اعجاز، شہزاد و سجاد ہیں۔ میر زمان کے فرزند جہانزیب ہیں۔ غلام حسین بن رحمت اللہ کے تین بیٹے فضل الٰہی، عبداللہ اور غلام رسول ہوئے۔ فضل الٰہی کے پانچ بیٹے نور محمد، میر محمد، شاہ محمد اور گل محمد ہوئے۔ شاہ محمد کے چار بیٹے شاہنواز، وقاص، منہاس، فیاد ہیں۔ شاہ محمد کے تین فرزند نوشاد، اسامہ اور عمار ہیں۔ گل محمد کے چار بیٹے شیراز، وہاب، شہباز اور شہزاد ہیں۔ غلام رسول کے دو بیٹے محمد صادق اور محمد نذیر ہوئے۔ محمد صادق کے تین بیٹے تنویر احمد، صغیر احمد اور رشید ہیں۔ محمد نذیر کے چار فرزند وزیر محمد، سدھیر، عبدالقدیر اور محمد عمر ہیں۔

بیروٹ ایبٹ آباد:

تاریخ علوی اعوان ص 678 کے مطابق ''موضع بیروٹ میں جو دو خاندان نور محمد آل اور نیک محمد آل آباد ہیں یہ حافظ جان محمد بن مبارک خان بن فتح نور بن عبدالعزیز خان بن عبدالغفور بن سید چراغ خان بن سید ملک خان بن غلام مصطفیٰ بن احمد خان بن مہل خان بن تولا خان بن کالا خان بن لعل خان بن سلطان جموں (جونہ خان) بن گوندل بن ربیع بن سگھر بن دیو بن ترکھو بن پیر مدھو بن طور بن بہادر علی بن حسن دوست بن احمد علی بن گوہر شاہ عبداللہ گولڑہ بن قطب حیدر شاہ کی پشت سے ہیں،، حافظ جان محمد کے پانچ فرزند قاضی عبدالشکور، حافظ محمود، حافظ شیخ محمد، قاضی عبدالشکور، قاضی عبدالغفور و قاضی عبدالکریم تھے قاضی عبدالشکور کے سات فرزند قاضی تاج محمد، قاضی جان محمد، قاضی محمد شفیع لاولد، قاضی محمد نور، قاضی غلام محی الدین، قاضی دین محمد و قاضی سید حسین تھے قاضی تاج محمد کے تین بیٹے محمد نور (جد اعلیٰ نور محمد آل)، محمد عالم لاولد و محمد بخش تھے محمد نور کے چار فرزند میاں میر حسن ولی محمد گل حسن لاولد و سلطان محمد تھے میاں میر حسن کے چار بیٹے محمد عبدالجلیل اعوان، محمد رفیق اعوان، عبدالغنی اعوان، و ڈاکٹر عبدالشکور اعوان ہوئے محمد عبدالجلیل اعوان کے پانچ فرزند حاجی مشتاق اعوان،

حاجی محبت حسین اعوان، شیعب حسین اعوان، عبدالغفور اعوان وخوشنود حسین اعوان ہیں حاجی مشتاق اعوان کے

دو بیٹے طاہر نوید اعوان وطاہر عدیل اعوان ہیں حاجی محبت حسین اعوان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ
چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (کراچی)، نامور محقق، دانشور، سکالر ومصنف ہیں آپ کی بذیل قابل ذکر
کتب مشہور ومعروف ہیں اعوان تاریخ کے آئینے میں، تاریخ علوی اعوان، اعوان مشائخ عظام، اعوان
ڈائریکٹری، اسلام قانون اور مظلوم پاکستانی عورت، اعوان شخصیات آزاد کشمیر اور اعوان اور اعوان گوتیں ان کے
علاوہ اعون شخصیات (حصہ اوّل)، مراۃ الانساب العلویہ، تاریخ علوی دوسرا ایڈیشن اضافہ کے ساتھ، نبی
پاک ﷺ ہور اور اعوان ڈائریکٹری نیا ایڈیشن ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کو فعال بنانے کے لیے ملک بھر کے
دورے کر چکے ہیں راقم بھی ادارہ ہذا کا چیف کوآرڈینیٹر ہے محبت صاحب کی مندرجہ بالا کتب اہم ماخذ کی حیثیت
رکھتی ہیں راقم نے ''تحقیق الانساب'' کی تدوین میں ان سے بھرپور استفادہ کیا آپ کئی مرتبہ سنگولہ تشریف لاچکے
ہیں۔ حضرت بابا اسماعیل خانؒ جداعلیٰ سنگولہ کی خواب میں زیارت ہوئی تو فوراً ہی 14 مئی 2001ء بروز پیر مزار
پر حاضری دینے کے لئے سنگولہ حاضر ہوے فاتحہ خوانی کی اور مزار کا سنگ بنیاد رکھا سنگولہ کی ممتاز سیاسی وسماجی
شخصیت سردار جان محمد خان اعوان ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری وفاقی حکومت معزز مہمان کے استقبال کے لئے بطور
خاص اسلام آباد سے تشریف لائے محبت صاحب نے 14 اگست 2002ء کو ''اعوان کونشن سنگولہ'' میں بطور
مہمان خصوصی شرکت فرمائی ان کے علاوہ حاجی اورنگزیب اعوان، حاجی گلزمان قاصد، حاجی جہانداد
اعوان، شوکت محمود اعوان، پروفسر غلام مرتضےٰ مرحوم وعلامہ حسن میر قادری نے بطور خاص شرکت فرمائی ان کے
بھائی شیعب حسین اعوان کے فرزند حذیفہ ہیں عبدالغفور اعوان کے فرزند حافظ وقاری طاہر عقیل اعوان وطاہر علیم
اعوان ہین محمد رفیق کے تین فرزند مزمل حسین، محمد موزن ومحمد یونس موضع نون اسلام آباد میں رہائش پزیر ہیں
عبدالغنی کے فرزند بابو عبدالحفیظ ہیں ڈاکٹر عبدالشکور کے چھ فرزند شبیر حسین اعوان، تنویر حسین اعوان، ضمیر حسین
اعوان، نثار احمد اعوان، ایثار احمد اعوان وابرار احمد اعوان ہیں ان کے علاوہ عبیداللہ علوی ایڈیٹر روزنامہ نوائے
وقت، ڈاکٹر مسعود الرحمن اعوان، محمد عرفان اعوان، حاجی نیاز حسین، شاہد الاسلام، فضل الرحمن اعوان، مولانا عبد
الہادی مولوی محمد ایوب، محمد طاہر ٹیچر بھی قابل ذکر شخصیات ہیں۔

جھنگی قاضیاں:

مزمل علی کلگان کی اولاد سے حضرت بابا نجم الدین نقشبندی قابل ذکر بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے

چھ فرزند حیات محمد خان، قاضی امام دین، محمد بقا خان، ولی احمد خان، قاضی رحم دین وعمر دین تھے۔ حیات محمد خان کے
چار فرزند اکبر خان، غلام سرور، محمد سلیمان وگلستان خان تھے۔ اکبر خان کے دو بیٹے قاضی محمد اقبال ومحمد سعید
ہوئے۔ محمد سلیمان کے سات بیٹے قاضی محمد ہمایوں، محمد ارشاد، عارف، جاوید، وقار، سجاد ونعیم ہوئے۔ گلستان خان
کے دو بیٹے گلفراز وسرفراز ہوئے۔ گلفراز کے دو فرزند محمد ادیس وبلال ہیں۔ قاضی امام دین کے چھ بیٹے اللہ داد
خان، میرداد، اکرم داد، مولا داد، قاضی خداداد وقاضی حقداد ہوئے۔ محمد بقا کے پانچ فرزند قاضی محمد جی، قاضی محمد شفیع،
قاضی رحمت اللہ، قاضی محمد اصغر وگل حسین ہوئے۔ قاضی محمد جی کے تین بیٹے قاضی محمد افضل، قاضی یعقوب وقاضی
اقبال ہوئے۔ قاضی محمد شفیع کے فرزند قاضی محمد رشید ہوئے۔ قاضی رحمت اللہ کے پانچ فرزند قاضی محمد بشیر خان،
قاضی محمد جمیل، قاضی محمد منیر، قاضی محمد ظہیر وقاضی محمد عارف ہوئے۔ قاضی محمد بشیر خان کے فرزند ڈاکٹر عدنان بشیر
مالک رحمت ہسپتال ایبٹ آباد قابل ذکر شخصیت ہیں۔ قاضی محمد اصغر کے دو بیٹے قاضی محمد یونس ومحمد سلیم ہوئے۔
گل حسین کے تین بیٹے قادر داد، خالقداد ومہابت خان ہوئے۔ قادر داد کے تین بیٹے خالد محمود، واجد وامجد ہیں۔
خالقداد کے دو فرزند نعیم وریاض ہیں۔ مہابت خان کے چار بیٹے راشد، حامد، طاہر وٹیپو ہیں۔ ولی احمد کے پانچ بیٹے
میر احمد، سکندر خان ایرانی، بہادر خان، دوست محمد خان وقلندر خان تھے۔ میر احمد کے تین بیٹے سرور سلطان، تیمور
خان وقاضی محمد جان ہوئے۔ سکندر خان ایرانی کے دو فرزند قاضی محمد اکرم وشیر زمان تھے۔ قاضی محمد اکرم کے تین
بیٹے قاضی مسعود الرحمان، محبوب الرحمان وحبیب الرحمان ہوئے۔ بہادر خان کے فرزند خوشحال خان تھے۔ جن
کے دو بیٹے ریاض وفیاض ہیں۔ دوست محمد خان کے نو فرزند قاضی محمد اشرف، عبدالقیوم، محمد انور، غلام داؤد، تاج محمد
قاضی مختیار، قاضی نواز، اختر وارشاد ہیں۔ غلام داؤد کے چار بیٹے طاہر، خالد، ظہیر وشہزاد ہیں۔ تاج محمد کے دو فرزند
حیدر علی وقاسم علی ہیں۔ مختیار کے دو فرزند افتخار وبلال ہیں۔ خان قلندر خان ڈپٹی کمشنر ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے دو
فرزند قاضی صادق سعید خان وقاضی طارق مسعود خان ہیں۔ قاضی صادق سعید خان پاکستان مسلم لیگ کے
سیکرٹری مالیات اور تنظیم الاعوان پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئرمین ہیں۔ آپ کے فرزند اجلال سعید ہیں۔
طارق مسعود کے تین بیٹے غالب مسعود، سعد مسعود واحمد مسعود ہیں۔ قاضی رحم دین کے تین فرزند قاضی غلام محمد، فتح
محمد ومیاں داد ہوئے۔ قاضی غلام محمد کے چار بیٹے نذر محمد، نور محمد، ظہور ومنظور ہیں۔ فتح محمد کے تین بیٹے سلطان محمد،
اورنگزیب وعبدالحمید ہیں۔ میانداد کے دو فرزند قاضی نثار ومشتاق ہیں۔ قاضی عمر دین کے دو بیٹے فقیر محمد وحافظ
قاضی پیر محمد ہوئے۔ فقیر محمد کے دو فرزند محمد اسلم ونذر حسین ہیں۔ حافظ پیر محمد کے چار فرزند محمد یونس، عبدالقادر،

عبدالحمید و قاضی غلام ربی ہیں۔

سکندر پور دہری پور:

تحقیق الاعوان ص 313 کے مطابق اس خاندان کے مورث اعلیٰ میاں محرم سون سکیسر سے ہری پور میں آے ان کے تین فرزند عبدالغفور، عبداللہ و عبدالشکور تھے عبداللہ کے چار فرزند محمد جی، محمد حیات، نور احمد و میر احمد تھے محمد جی کے چار فرزند محمد حسین، امام دین فضل و عبدالرحمان ہوئے محمد حیات کے دو فرزند محمد دین و احمد دین تھے محمد دین کے چھ فرزند حکیم عبدالسلام، معین الدین، زین الدین، عزیز الرحمان، عبدالرحمان و عبداللطیف ہوئے حکیم عبدالسلام قابل زکر شخصیت ہیں ان کے چھ فرزند میجر طارق، محمد قاسم، محمد طیب، کفایت اللہ اور محمد جنید ہیں۔ حافظ سعد اللہ گولڑہ شریف اسلام آباد سے سکندر پور آباد ہوئے حافظ سعد اللہ کے تین فرزند قاضی اعظم، محمد اکبر و محمد انور تھے قاضی محمد اعظم کے فرزند قاضی غلام احمد ہوئے ان کے تین بیٹے قاضی نور عالم، قاضی سید عالم و قاضی میر عالم ہیں قاضی محمد اکبر کے فرزند قاضی عبدالغفار کے چار فرزند قاضی فیض عالم، محمد عرفان، محمد سعید و عبداللہ ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل ذبیحؒ:

مولانا محمد اسماعیل ذبیحؒ تحریک پاکستان کے عظیم رہنما و قائد اعظم و خان لیاقت علی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ مولانا مانسہرہ ہزارہ کے قطب شاہی اعوان قبیلہ کے چشم و چراغ تھے آپ کے والد ماجد اخونزادہ مولانا غلام یحییٰ ہزاروی نے ہندوستان کے نامور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی اور بہت بڑے عالم ہو کر کانپور میں مولانا اشرف علی تھانوی کے تھانہ بھون جانے کے بعد جامعہ النہیات کے صدر مدرس مقرر ہوئے۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کا نسبی تعلق بھی حضرت علیؓ سے تھا۔ مولانا اسماعیلؒ کی آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے تحریک پاکستان کے لیے خدمات نا قابل فراموش ہیں۔ ان ہی کی کوششوں سے نواب زادہ لیاقت علی 1946ء میں میرٹھ اور ہاپڑ کے انتخابات میں کامیاب ہوئے۔

موڑبفہ خورد مانسہرہ:

عبیداللہ ایک بزرگ گزرے ہیں جن کے دو فرزند ناصر علی و نور عالم ہوئے۔ نور عالم کے دو بیٹے پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان و محمد صدیق اعوان ایڈووکیٹ ہیں۔ ڈاکٹر محمد داؤد اعوان شاندار تعلیمی دور کے بعد

فوج کے محکمہ تعلیم سے بطور سربراہ ادارہ منسلک ہوئے۔ اوسلو یونیورسٹی ناروے سے پی ایچ ڈی کی اور ناروے، سویڈن امریکہ، برطانیہ، فرانس اور برازیل وغیرہ میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ اعلیٰ تعلیم سے متعلق انہوں نے تقریباً اٹھتر تحقیقی مقالے، رپورٹیں اور کتابیں بشمول پالیسی پیپرز تحریر کیں۔ انہیں امریکی اور برطانوی بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹس کی جانب سے ,,مین آف دی ائر 1998ء،، کا اعزاز ملا ان کا نام انٹرنیشنل ڈائریکٹری آف ڈسٹنگوشڈ لیڈرشپ میں بھی شامل کیا گیا۔ 1999ء میں انہیں ستارہ امتیاز کے لئے بھی نامزد کیا گیا تعلیمی شعبہ میں نمایاں خدمات کی انجام دہی پر 2004ء میں ,,سلام ٹیچر ایوارڈ،، سے نوازا گیا۔ 1988ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں بطور پروفیسر ڈائریکٹر تعینات ہوئے۔ ہزارہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بھی رہ چکے ہیں۔ آج کل علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کئی رفاہی اداروں کے رکن بھی ہیں۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار قابل زکر و اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیت ہیں۔ آپ کے تین فرزند محمد حنیف، محمد معید اور محمد مغیث ہیں۔ محمد صدیق اعوان ایڈووکیٹ کے دو بیٹے فیضان و نعمان ہیں۔

ہزارہ ڈویژن کی قابل ذکر اعوان شخصیات:

کاکوٹ: حاجی سمندر خان، ملک غلام ربانی، ملک میر افضل اعوان ناظم یونین کونسل پاوا ملک محمد اکبر، ملک علی زمان، عطا محمد، ملک جہانداد ماسٹر فضل داد، عباس خان، علی اکبر، ملک تاج محمد۔ پانڈو تھانہ: پیر خان، صوبیدار سرفراز، مصطفےٰ خان، علی الرحمان، محمد صادق۔ تلہار: محمد سرور، منصف خان۔ رچھ بین: ملک نور محمد، ملک بنارس ملک عبدالرشید، ملک منصف۔ بانڈی مترچھ: ولی محمد خان، غازی خان جاوید اعوان، ملک طارق جنرل کونسلر و ماسٹر محمد شفیق۔ پیال: ملک کالا خان، صوبیدار جاوید، سرفراز، انور خان، طارق خان۔ گرائمری: میر عالم، محمد رفیق ۔ شاہ کوٹ: حاجی اورنگزیب خان۔ کشنہ؛ ملک محمد اسلم خان چیئرمین۔ ملک نصیر ایڈووکیٹ، ملک سجاد۔ پسوال میاں: ملک محمود، ملک قلندر خان، قاری محمد نذیر، مقصود الرحمن پسوال: ملک سمندر خان، ملک کالا خان، ملک پرویز، ملک الیاس۔ تھنہ: طارق خان، جاوید، شبیر، سرفراز، محمد اکرم۔ کمار بانڈی: ملک بوستان۔ شیخ البانڈی ملک خورشید ناظم۔ پھلکوٹ: ملک مشتاق ناظم۔ کسکی: کرنل فضل داد، کیڈٹ محمد الیاس، فقیر محمد، صوبیدار یعقوب، ملک داؤد۔ بائیں نورا: چیئرمین کالا خان۔ ڈی ایس پی محمد یوسف چھتے موری: قاضی عبدالستار، سریاں: ماسٹر فیض عالم۔ بیرن گلی: رستم خان تحصیلدار۔ بجی کوٹ: ملک سجاول ایڈووکیٹ، ملک محمد سعید، ملک ولی محمد، ملک شیر محمد، ملک تنویر خان، منور خان، شبیر خان۔ شیرواں: گوہر الرحمن، ملک تاج محمد۔ حویلیاں اربن: ملک حبیب الرحمان

ناظم ۔چھتروی: ملک جہانداد، گوہرالرحمٰن MPA ۔کٹھوال: ملک ارشاد ناظم ۔جھنگی قاضیاں: قاضی صادق سعید خان وفاقی سیکرٹری (ر) وچیئرمین تنظیم الاعوان پاکستان، ڈاکٹر عدنان بشیر ۔جھنگی: گوہرالرحمٰن، حاجی محمد اکرم، طارق، ملک تاج محمد، ملک محمد سعید: پانڈو پھگواڑیاں: ملک میر افضل، حاجی مہابت خان، عبدالقیوم، حاجی سلیمان ۔کھواڑی: کیپٹن صفدر اعوان ۔باغ درہ: ملک سردار محمد اعوان، محمد ارشاد جنرل کونسلر، محمد نذیر کساں کونسلر ۔موڑبھہ: ڈاکٹر محمد داؤد اعوان، جنکیاری: حاجی محمد یوسف ۔بچھ کاہ نزد کھواڑی: ماسٹر دوست محمد بیگ محمد سرور اعوان ۔موڑبھہ کلاں: کرنل اورنگزیب، بابو عبدالجبار، مسعود الرحمٰن، فقیر محمد، شاہ زمان ماسٹر شیر زمان ۔موڑبھہ خورد: کرنل حبیب الرحمٰن اعوان ۔ برٹ مانسہرہ: حاجی ملک اورنگزیب اعوان ڈپٹی سیکرٹری جنرل تنظیم الاعوان پاکستان وایڈیٹر" ماہنامہ اعوان،، اسلام آباد، ملک سرور، حفیظ سرور، حاجی پیر محمد ۔تھاتھی احمد خان: ملک الیاس، ملک علی زمان، سمندر خان پٹواری، نصر واللہ مرحوم، مولوی قدرت اللہ ۔چکر بائیاں: ملک خالد اعوان ۔ایبٹ آباد: ملک نعیم ممبر ضلع کونسل، عاصم افضل تحصیل ممبر ۔نمشیرہ: ماسٹر محمد اسلم، ہیڈ ماسٹر محمد یونس، محمد سلیم، کیڈٹ محمد نذیر ۔ہیڑاں: محمد خواص خان مولف تحقیق الاعوان ۔نوکوٹ: محمد افضل، محمد انور گولڑہ ۔منگلور: ملک اورنگزیب ممتاز منگلوری، ملک یعقوب، ملک میر افضل، حافظ جی، ماسٹر میر افضل، ماسٹر محمد داؤد، ماسٹر نعیم ۔ڈھانگری: حاجی عبد الرحمٰن، فضل الٰہی، غلام نبی ۔چٹی ڈھیری: میر عالم، محبوب عالم ۔عطر شیشہ: ۔بدر اسلام، محمد بشیر اعوان ۔محمد انور، اعظم، ظہور، امجد، میر افضل، محمد افضل ۔بگہ کوٹ: ملک منظور ایڈووکیٹ ۔کنج کہیال: مشتاق احمد غنی اعوان، ایم پی اے ۔ہری پور بیدرہ: سعادت خان، خورشید خان ورشید خان ۔سکندر پور: قاضی محمد اسد MPA، ملک فریدون اعوان، محمد زرین اعوان، چیئرمین یونین کونسل، ملک سرور ایڈووکیٹ ۔پشاور: قاری فیاض الرحمٰن علوی MNA، محمد الیاس اعوان ٹریڈر، ملک عمر بخش نیشنل ہوٹل نائب ناظمین: ملک پرویز کوٹھیالہ، ملک شمریز چمڈ' ملک سعید شیخ البانڈی' ملک گلزیب سربھنہ' ملک افسر نواں شہر' ملک لیاقت نمل' ملک ظفر جرل

صوبہ پنجاب

حضرت سلطان باہوؒ:

سیرت حضرت سلطان باہو صفحہ 18، تحقیق الاعوان ص 385 اور اعوان مشائخ عظام ص 129 پر حضرت سلطان باہوؒ کا شجرہ نسب یوں درج ہے "حضرت شیخ سلطان باہوؒ بن شیخ سلطان بازید محمد بن شیخ فتح محمد بن

شیخ اللہ دتہ بن شیخ محمد تمیم بن شیخ محمد منان بن شیخ محمد موغلا بن شیخ محمد مصید ابن شیخ محمد سگھر بن شیخ محمد انون (جد اعلیٰ قبیلہ انوال اعوان) بن شیخ محمد ملا بن شیخ محمد بہاری بن شیخ محمد جیون بن شیخ محمد ہرگن یا ہرگنا بن بدھن بن تریڑ بن سگھرا بن حسن دوست بن احمد علی بن عبداللہ گولڑہ بن قطب شاہ،، تاریخ اعوانان ص 158 کے مطابق سلطان باہوؒ کے والد سون سکیسر کے علاقہ گاؤں آنگہ میں شہنشاہ دہلی کی طرف سے اعوان کاری کے علاقہ دار تھے عالم اور درویش صفت انسان تھے حضرت سلطان باہوؒ کے آٹھ فرزند سلطان نور محمد، سلطان ولی محمد، وسلطان لطیف محمد، سلطان صالح محمد، سلطان اسحاق محمد، سلطان شریف محمد، وسلطان حیات محمد اور لڑکی کا نام رحمت خاتون تھا

ملک امیر محمد خان نواب آف کالاباغ:

کالاباغ کو عالمی میڈیا کے سامنے زیادہ شہرت اس وقت ہوئی جب نواب آف کالاباغ ملک امیر محمد خان کو گورنر مغربی پاکستان بنایا گیا ۔جس کا عہد گورنری 1959ء تا 1966ء تک تقریباً ساڑھے سات سال ریکارڈ لمبی مدت ہے ۔نواب آف کالاباغ کا خاندان تقریباً ایک ہزار سال قبل سلطان محمود غزنوی کا امدادی بن کر آیا ۔جہاد ہند میں بھرپور حصہ لیا ۔فتح سومنات کے بعد سلطان محمود نے مفتوحہ علاقے اعوان خاندان کے جد امجد قطب حیدر شاہ کو دے دیے ۔قطب حیدر شاہ نے ڈھنکوٹ (دین کوٹ) اپنے بڑے بیٹے مزمل علی کلگان کے حوالے کیا جس کی اولاد سے آزاد کشمیر، ہزارہ وغیرہ کے علاوہ پنجاب موجودہ کالاباغ کا نواب خاندان ہے ۔سون سکیسر کا علاقہ اپنے بیٹے عبداللہ گولڑہ کے حوالے کیا ۔آپ کے ساتویں فرزند بہادر علی طلہ ہیں جو تلہ گنگ میں رہے 745ھ ایک روحانی بزرگ شاہ عبدالوہاب کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے مزمل علی کلگان کی نسل سے ملک بندے علی نے کالاباغ کے ویرانے میں بود و باش اختیار کی ۔کالاباغ اعوان ملکوں کا پشتوں سے قدیم وطن چلا آرہا ہے ۔1822ء میں جب سکھوں نے پنجاب پر قبضہ کیا تو اس وقت ملک اللہ یار خان کالاباغ کے رئیس اعظم تھے ۔ان کے دو فرزند خان بہادر مظفر خان ور بناز خان تھے ۔1863ء میں ملک اللہ یار خان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے ملک مظفر خان جانشین ہوئے ۔ان کے دو بیٹے ملک یار محمد خان وسلطان محمد خان تھے ۔1885ء میں ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے ملک یار محمد خان جانشین ہوئے ۔1908ء میں ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے ملک عطا محمد جانشین ہوئے ۔1924ء میں ان کی وفات کے بعد ان کے اکلوتے فرزند ملک امیر محمد خان سابق گورنر مغربی پاکستان نواب آف کالاباغ بنے ۔1967ء میں ان کی وفات کے بعد ملک مظفر خان دوئم نواب آف کالاباغ رہے ۔1989ء سے ان کی وفات کے بعد ان کے بھائی نواب ملک اسد نواب آف کالا

باغ ہیں جن کی معاونت ملک فواد خان ملک عماد خان اور بھتیجے ملک ادریس خان اور ملک وحید خان کرتے ہیں۔ تقریباً ایک ہزار سال بعد اس خاندان کے جد اعلیٰ مزمل علی کلگان کے نام پر ملک وحید نے اپنے بیٹے کا نام ملک مزمل علی رکھا ہے۔ نواب ملک امیر محمد خان کے بڑے بیٹے اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے آپ نے لندن کالج سے بار ایٹ لا کیا۔ انہوں نے 1962ء، 1965ء، 1970ء، اور 1977ء تک متواتر قومی اسمبلی کا الیکشن اپنے حلقہ میانوالی سے مولانا عبدالستار نیازی اور مولانا امیر عبداللہ روکڑی سے جیتا۔ اس خاندان میں غلام یاسین وامیر محمد پسران ربناز خان، بیر محمد ولد امیر محمد تھے۔ سلطان محمد خان کے پانچ فرزند اللہ داد، غلام محمد، محمد امین خان، سرفراز خان وعبد الستار خان گزرے ہیں۔ (بحوالہ ماھنامہ اعوان اسلام آباد شمارہ اکتوبر ۲۰۰۱ء بعاون ملک اورنگزیب اعوان، ایڈیٹر ماھنامہ اعوان اسلام آباد)

حضرت نوشہ گنج بخش قادریؒ:

مجدّد اعظم حضرت نوشہ گنج بخش قادری اعوان بھورے والا۔ آپ کا اسم مبارک حاجی محمد اور کنیت ابو الہاشم، القابات بھورے والا مجدّد اعظم ہے۔ آپ یکم رمضان 959ھ مطابق 21 اگست 1552ء موضع گھوگا نوالی متصل قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ مادر زاد ولی کامل تھے علامہ موصوف باطنی نعمت سے بھی مالا مال تھے۔ انکے قلب سے ہر وقت اسم ذات کی آواز آتی تھی۔ شجرہ شریف نوشاہی ص 16 کے مطابق آپ نے تین ماہ کی مدت میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ ص 27 کے مطابق آپ کی تبلیغی کوششوں سے دو لاکھ غیر مسلم آغوش اسلام ہوئے آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں آپ کی اولاد ساہنپال نوشہ پور الاہور، چمبل، ڈیل، بڑجن ضلع میر پور، ڈوگہ شریف ضلع گجرات وغیرہ میں آباد ہے۔ آپ نے 8 ربیع الاول 1064ھ مطابق 18 مئی 1654ء انتقال فرمایا۔ ساتویں پشت میں سید اللہ دتہ قادری نوشاہی، 19 اپریل 1883ء کو چکسواری ضلع میر پور آزاد کشمیر میں رونق افروز ہوئے۔ وہاں کے لوگوں کے دیرینہ اسرار پر چکسواری ہی میں مستقل قیام فرمایا۔ چار سال کے بعد آپ کے برادر حقیقی سید احمد دین شاہ قدس سرہ بھی معہ اپنے فرزند حضرت فضل شاہ قلندر ان کے اہل وعیال کے ساتھ چکسواری میں تشریف لے آئے۔ حضرت سید شاہ اللہ دتہ کے دو فرزند اور تین صاحبزادیاں تھیں اول حضرت قطب اللہ قطاب سید چراغ محمد شاہ قدس سرہ اور دوسرے سید خوشی محمد معصوم شاہ جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ آپ کا مزار اقدس گورستان نوشاہیہ ٹھل شریف ضلع جہلم میں مرجعہ خاص وعام ہے۔ سید چراغ محمد شاہ نو سال کی عمر میں حسب الحکم اپنے والد محترم 1354ھ میں رنمل شریف سے چکسواری میر پور

تشریف لائے۔ ابدال زماں حضرت میاں محمد بخش مصنف سیف الملوک میاں محمد یوسف اور سائیں کالا مجذوب آپ کے معاصرین میں بڑے نامور بزرگ تھے۔ آپ نے 9,10 مارچ 1947ء کی درمیانی شب تین بار با آواز بلند کلمہ شریف پڑھ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند پیر سید ابو الکمال برق نوشاہی نے پڑھائی تھی۔ مزار اقدس گورستان نوشاہیہ چکسواری میں سرکار بحر العلوم کی پائنتی کی طرف ہے۔ آپ کے چار فرزند اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ سید پیر علی شاہ، سید ابو الکمال غلام رسول شاہ برق، سید غلام سرور شاہ، سید معروف حسین شاہ عارف، سید پیر ابو الکمال برق شاعر بھی ہیں آپ کی کئی کتب طباعت ہو چکی ہیں۔ نوشاہی شعرا جو 560 صفحات پر مشتمل ہے بھی چھپ چکی ہے۔ یہ خاندان قطب شاہ کے فرزند سید زمان علی شاہ محسن المعروف زمان علی کھوکھر کی نسل سے ہے۔

شجرہ نسب، سید ابو الکمال برق بن سید چراغ محمد شاہ بن شاہ اللہ دتا بن سید غلام محمد شاہ بن سید حسین شاہ عارف بن حافظ سید خان محمد ملک بن سید محمد ابراہیم شاہ بن سید سلطان محمد سعید شاہ بن سید محمد ہاشم شاہ دریا دل بن مجدد اعظم حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش بن ابو اسماعیل سید علاؤ الدین حسین غازی بن سید شمس الدین بن سید جلال الدین بن سید عبداللہ ذاکر ہو بن سید صاحب دین شاہ محمد شہنشاہ، بن سید گل محمد بن سید معزز الدین بن سید عبدالصمد عارف بن سید عطا اللہ بن سید عبدالاول زاہد بن سید محمود شاہ عرف پیر جالب بن سید کمال الدین احمد ذاکر بن سید ابو المنصو رجلال الدین سلطان بن سید محمد منور بخت مند بن سید سعید الدین سکندر شاہ انور بن سید برہان الدین ہیرہ بن سید جلال الدین گوہر علی بن سید اغر الدین عزت بن سید جمال الدین اسحاق بن سید عبدالحق، بجن بن سید زمان علی شاہ، محسن بن قطب شاہ۔

[کچھ مصنفین کے مطابق آپ جالب راجپوت ہیں اس لیے مزید تحقیق کی ضرورت ہے]

واہ کنٹ حضرت علامہ یوسف جبریلؒ:

علامہ یوسف جبریلؒ وادی سون سکیسر خوشاب میں پیدا ہوئے۔ عبداللہ گولڑہ کی اٹھائیسویں پشت میں تھے آپ کا تعلق اللہ یار آل گوت سے تھا۔ آپ کا شجرہ نسب تاریخ علوی ص 412 پر یوں درج ہے "علامہ یوسف جبریل بن محمد خان بن فتح خان بن گھیبا خان بن اللہ یار خان بن شیر بن اعظم خان بن دریا خان بن تاجاب بن محمدی بن کمال دین بن بابو بن بھٹی بن موزوٹی بن پیلو بن حاجی بن خچلی بن جھام بن ماڈہ بن گوندل بن رابی بن دتو بن جوگی بن داؤ بن جرکھو بن پیرمدھو بن طور بن پدھو بن گوہر شاہ (گولڑہ)۔ بچپن ہی سے اسلام کی محبت ان کے دل میں موجزن تھی۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت غوث پاک اور خواجہ خضر علیہ السلام سے خواب میں

ملاقات ہوئی اور ایک مشن سونپا گیا۔ طویل عرصہ تک تحقیق و تجربات میں لگے رہے۔ دنیا میں پائے جانے والے تمام علوم کا مطالعہ کیا۔ آپ درجن سے زائد کتب کے مصنف تھے 1983ء سے 2006ء تک گوشہ نشینی اختیار کی روحانی فیض حاصل کیا۔ اعوانوں کی تاریخ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ تعارف علوی اعوان قبیلہ کتاب لکھ کر اعوان قوم پر احسان عظیم کیا۔ آپ نے ظاہری و باطنی علوم میں دسترس حاصل کی آپ ممتاز عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ انگریزی پر بھی مکمل عبور رکھتے تھے۔ آپ اعلیٰ اوصاف کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ تصوف میں بھی درجہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔

یہ عظیم مرد مجاہد 5 جنوری 2006ء کو اس دنیا فانی سے رخصت ہوا۔ مرحوم کے جنازے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ راقم مولف اور علامہ سید حسین احمد ہاشمی مظفر آباد سے بطور خاص تعزیت کے لیے نواب آباد واہ چھاؤنی گئے۔ وہاں پر حاجی محمد اقبال اعوان مالک براڈوے بیکری سے ملاقات ہوئی موصوف سچے عاشق رسول اور نیک سیرت قابل ذکر شخصیت ہیں۔ مرحوم کے صاحبزادے شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان قابل ذکر شخصیت ہیں۔ آپ ادارہ کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے علامہ مرحوم کی زندگی کے روزمرہ کے معاملات پر 450 صفحات پر مشتمل سوانح عمری تحریر کی۔ آپ کے تین فرزند شوکت محمود اعوان، طاہر محمود اعوان اور خالد محمود اعوان ہیں۔ جناب شوکت محمود اعوان علامہ مرحوم کے تحقیقی کام کو شائع کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ ایک بہت بڑا مرکز قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ جناب شوکت محمود صاحب کے دو فرزند رضوان و فرحان ہیں۔

ملک ہاشم الدین مولف کتاب حقیقت الاعوانؒ:

ملک ہاشم الدین مولف کتاب حقیقت الاعوان، موضع سلیم پور سیالکوٹ کا شجرہ نسب تحقیق الاعوان ص 388 و تاریخ علوی ص 636 پر یوں درج ہے "ملک ہاشم الدین بن محمد علی بن نتھو خان بن دسوندی بن نانک بن وریام بن برخوردار بن بوڑا ابن عنائت اللہ بن نادر علی بن سلیم خان بن فتح خان بن فدا خان بن پیر محمد خان شیر خان بن محمد عثمان کمال بن محمود علی بن در یتیم جہاں شاہ بن قطب شاہ۔ ملک ہاشم الدین کے تین فرزند نجی اللہ، نسیم اللہ و منیر اللہ ہوئے

مولوی حیدر علی لدھیانوی مصنف تاریخ علوی و تاریخ حیدری:

تاریخ علوی و تاریخ حیدری کے مصنف مولوی حیدر علی لدھیانوی کا شجرہ نسب اس طرح درج ہے "حیدر علی بن محمد بخش بن اللہ دتا بن یوسف علی بن جان محمد بن رحمت علی بن براق علی بن رحمٰن علی بن غازی خان بن محمد رضا بن محمد رؤف بن محمد لطیف بن ملک محمد بن محسن علی بن در یتیم جہان شاہ بن قطب شاہ"

حضرت شمس الدین سیالویؒ:

تحقیق الاعوان کے صفحہ 388 پر حضرت شمس الدین سیالوی کا شجرہ نسب درج ہے "حضرت شمس الدین صاحب بن میاں محمد بن محمد شریف بن برخوردار بن تاج محمود بن کرم علی بن ضان محمد بن سعد اللہ بن دولت بن لنگر بن صالح محمد بن غلام محمد بن عظمت بن سلطان بن اللہ دتا بن مقصود بن سارنگ بن کمال بن ہندال بن سال بن سانڈ بن گورا بن جت بن کوٹ یا کوڈ بن بجن بن زمان علی کھوکھر بن قطب شاہ"

حضرت عبدالمجیدؒ پیر آف دیول شریف:

تاریخ اعوانان ص 168 حضرت پیر صاحب دیول شریف کا شجرہ نسب اس طرح لکھا ہے "حضرت محمد عبدالمجید احمد بن محمد عبداللہ بن فقیر محمد بن محمد ہاشم خان بن شیر محمد خان بن شرف خان بن سلطان خان بن نواب خان بن شیر باز خان بن نور خان بن احمد خان بن شیر دست بن لال خان بن میاں خان بن مست خان بن جوا بن پردچ بن گامی بن کیراں بن ڈھیرو بن جھام بن جھجر بن بھرتھ بن مالک بن جیس یا بدیع بن سکو یا سکن بن محمد شاہ کنڈان بن قطب شاہ"

محمد رفیق علوی مصنف حقیقت الاعوان (سو سوال سو جواب):

مزمل علی کلگان کی ستائیسویں پشت میں صوبیدار محمد رفیق علوی بن حاجی محمد رمضان بن یارہ خان بن برخودار بن احمد بن اشراف بن محمد یار بن اعظم بن سکھیرا ابن پیرا ابن صلاح الدین بن احمت بن بدرالدین بن عالیا بن نیاموں بن بھولا بن آیت محمد بن لودی بن نڈھا بن ماچھ بن بدرالدین بن ابراہیم بن کمر دیرہ بن اجن بن ادھم بن سالار ست علی، مصنف حقیقت الاعوان (سو سوال سو جواب) چک جلال دین میں آباد ہیں۔ ان کے تین فرزند محمد شفیق، قربان حسین علوی اور عرفان حسین علوی ہیں۔ قربان حسین علوی کے دو فرزند غلام حسنین حیدر علوی و غلام ثقلین حیدر علوی ہیں

حافظ محمد ریاض سیالوی مصنف تاریخ قطب شاہی اعوان:

حافظ محمد ریاض سیالوی مصنف تاریخ قطب شاہی اعوان کا شجرہ نسب تاریخ ہذا کے ص 6 اسطرح درج ہے ”حافظ محمد ریاض بن محمد شریف اعوان بن قاضی فتح محمد بن حافظ نور الحسن بن حافظ محمد اشرف بن گل محمد بن حافظ محمد حیات بن عبدالغفور بن ظہیر الدین بن عزیز الدین بن گل محمد بن اللہ دتہ بن شیر محمد بن ملک شرف خان بن محمد حسین بن خدا بخش بن ملک حسن بن ملک زمان بن سالار عبداللہ گولڑہ بن سالار ملک قطب شاہ،،

پدھراڑ خوشاب:

تحقیق الاعوان' تاریخ علوی اعوان صفحہ 620 اور حقیقت الاعوان ص 173 کے مطابق عبداللہ گولڑہ کی نویں پشت میں گوندل جداعلی گوندل گوت گزرے ہیں۔ان کی پانچویں پشت میں جان محمد عرف جنڈ معروف گزرے ہیں۔ان کے چھ فرزند نسو' مسو' صاحب علی' نیک محمد' بسال ووغیرہ تھے۔صاحب علی کی بارہویں پشت میں شیر محمد گزرے ہیں۔ان کے فرزند فتح خان کی اولاد موضع پدھراڑ میں آباد ہے۔حقیقت الاعوان ص 76 کے مطابق جان محمد عرف جنڈ کے بیٹے صاحب علی عرف صاحبو کی اولاد موضع پدھراڑ میں آباد ہے۔ملک کرم بخش اعوان مرحوم بانی تنظیم الاعوان پاکستان انہی کی اولاد سے تھے۔ان کے فرزند ملک بشیر اعوان صدر تنظیم الاعوان پاکستان' ملک شبیر اعوان' ملک جاوید اعوان، ملک مظہر اعوان وملک طاہر اعوان قابل ذکر ہیں۔

سوہان راولپنڈی:

سہار خان کی آٹھویں پشت میں مہت خان بن فاطم بن مہر قلے بن سنبھان بن سردار بن ابر قلے بن ہنس بن سہتان گزرے ہیں۔مہت خان کے دو فرزند بہادر ورست علی تھے۔بہادر کے فرزند مہندا تھے جن کے بیٹے فضل دین ہوئے ان کے فرزند اقبال ہیں ان کے تین بیٹے رفیق، مطلوب ومحمد تاج ہیں۔رست علی کے دو فرزند علی گوہر و فجا تھے علی گوہر کے فرزند محمد علی ہوے جن کے فرزند عبدالغنی ہیں ان کے تین فرزند صغیر احمد، حفیظ احمد ومحمد رشید ہیں صغیر احمد کے تین فرزند حسنین علی، شعیب علی واحمد علی ہیں حفیظ احمد کے فرزند قاسم علی ہیں فجا کے فرزند خدا بخش ہوئے ان کے دو بیٹے محمد فاضل ومحمد صادق ہیں اس خاندان کی گوت بدر قطب شاہی ہے۔

گولڑہ شریف اسلام آباد:

عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے شہاب الدین خان تقریباً چھ سو سال قبل گولڑہ شریف میں آباد ہوئے تحقیق الاعوان ص 393 کے مطابق ان کے دو فرزند عزیز خان وراجہ خان تھے عزیز خان کے تین فرزند حسن خان، موسم خان وامین خان تھے امین خان کی پانچویں پشت میں بہادر خان، رحیم خان ظفر خان پسران محمد شیر خان بن غازی خان بن علی محمد خان بن مصری خان تھے بہادر خان کے دو فرزند نواب خان وجمیل خان ہوئے رحیم خان کے فرزند کرم داد خان تھے ان کے دو فرزند فروز خان وسلطان محمد خان ہوئے سلطان محمد خان کے فرزند غلام سرور خان کے چار فرزند مہتاب خان، اعجاز محمود، آفتاب علی وفیاض محمود ہیں۔راجہ خان کے دو فرزند محمود خان وفتح خان تھے فتح خان کے چار فرزند ملائم خان، معز اللہ خان، نظام خان و بیگ خان تھے محمود خان کے چار فرزند دولت خان، معموری خان، رست خان وحیات محمد خان تھے۔معموری خان کی تیسری پشت میں عظیم خان والہی بخش خان پسران اکو خان بن عنائت خان تھے عظیم خان کے دو فرزند شیر محمد خان وسلطان اکبر خان تھے شیر محمد خان کے تین فرزند محمد نواز خان ریٹائرڈ DSP غلام احمد خان ہیڈ ماسٹر ومحمد یوسف خان MPA قابل زکر ہیں۔الہی بخش خان کی تیسری پشت میں خالق داد وخدا بخش خان پسران خداداد خان بن قادر بخش خان ذیلدار ہوئے خالق داد کے فرزند زبیر ہیں خدا بخش خان چیرمین کے تین فرزند طارق محمود، ابرار وشجاع الدین ہیں۔

دریا گلی مری:

قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی کھوکھر کی تمویں پشتمیں میاں پیر اعلوی مشہور ومعروف گزرے ہیں۔جن کی اولاد پیرا گوت کہلاتی ہے۔پیر اعلوی کے تین فرزند میاں جمعہ، میاں بڈھا ومیاں گل محمد کی اولاد گلی میں آباد ہے۔میاں جمعہ کی پانچوین پشت میں عبدالقیوم، محمد عظیم، عبدالواحد، عبدالستار، محمد عزیز وعبدالکریم پسران نظام دین ہوئے۔ عبدالواحد گورنمٹ کنٹریکٹر ہیں جن کے چھ بیٹے عمر فاروق، شوکت حسین علوی، ارشد، نجم، یاسر وبلال ہیں۔شوکت حسین علوی قابل زکے ہیں ان کے تین فرزند زین العابدین، عثمان و فخر عباس ہیں۔اس شاخ سے عبداللطیف، عبدالحفیظ، عبدالغفار، افتخار وآفتاب پسران عبدالستار۔عبدالحکیم و عبدالفریق پسران فتح محمد۔پروفیسر محمد حلیم علوی وعبدالقادر پسران جان محمد۔ریاض ولد عبدالغنی۔حبیب، رحیم، حمید وبصیر پسران عبدالکریم۔نثار، جبار، ضیاف، حافظ وقار اور نیاز پسران محمد عزیز بھی قابل ذکر ہیں۔

شکار پور سندھ:

اعوان مشائخ عظام ص 282 و تاریخ علوی ص 696 کے مطابق فقیر اللہ بن عبدالرحمن بن شمس الدین ۱۱ ویں صدی کے اوائل میں افغانستان میں پیدا ہوئے ان کے سترہ فرزند تھے جن میں سے میر سراج الدین، میر فیض الحق، میر مصلح الدین میر زین العابدین، میر حفیظ اللہ، میر فیض بخش، میر دلیل الحق، میر عبداللہ، میر رفیع الحق و میر حامد الحق صاحب اولاد ہوئے۔ میر سراج الدین کے دو فرزند میر شہاب الدین و میر عظیم الدین تھے میر شہاب الدین کے دو فرزند نور احمد و عبدالحمید ہوئے میر عظیم الدین کے دو فرزند غلام محمد و غلام قادر ہوئے۔ غلام محمد کے چار فرزند شاہ محمد، غلام صدیق، پیر محمد و علی محمد ہوئے پیر محمد کے چار فرزند محمد بخش، علی بخش، حسین بخش و امام بخش ہیں محمد بخش کے فرزند محمد جمن ہیں علی بخش کے دو بیٹے حیدر بخش و رسول بخش ہیں حسین بخش کے تین فرزند غلام علی، پیر محمد و شاہ محمد ہیں۔ میر عظیم الدین بن میر سراج الدین کی اولاد سے غلام قادر، عبدالستار شہاب الدین و محمد عظیم پسران غلام حیدر بن غلام قادر بن میر عظیم الدین ہوئے میر فیض الحق کے دو بیٹے عبدالحق و عبدالباقی تھے عبدالحق کے پوتے افضل بن عبدالباقی ہوئے۔ میر مصلح الدین کے چار فرزند سعد اللہ، نور اللہ، سیف اللہ و نصر اللہ تھے۔ میر زین العابدین کے چار فرزند احمد، حامد، محمود و فیض اللہ تھے۔ میر حفیظ اللہ کے چار فرزند تاج الدین، بدیع الدین، فخر الدین و عرف الدین تھے۔ میر فیض بخش کے دو فرزند فیض محمد و غوث بخش تھے۔ میر عبداللہ کے تین فرزند عنائت اللہ، نعمت اللہ و خیر محمد تھے۔ میر رفیع الحق کے کو فرزند نور محمد و شیر محمد تھے نور محمد کے فرزند عبدالکریم کے دو فرزند محمد اسلم و گل محمد ہوئے۔ میر حامد الحق کے پانچ فرزند عبدالاحد، حسین علی، محمد علی، حیدر علی و مظہر علی تھے عبد الاحد کے تین فرزند جمال دین، کمال دین و مقیم احمد تھے جمال دین کے تین فرزند شمس الدین، بدرالدین و نور الدین ہوئے بدرالدین کے پانچ فرزند بشیر احمد، اقبال احمد، ارشاد احمد، اشفاق احمد و عزیز احمد ہیں نورالدین کے چار فرزند مظہر علی عبدالاحد، جمال الدین و ظفر علی ہوئے حیدر علی کے چار فرزند صبغت اللہ، میر احمد، حزب اللہ و نبی بخش تھے میر احمد کے دو فرزند نور احمد و عبداللہ ہیں نور احمد کے دو فرزند نظیر احمد و فضل احمد ہیں نظیر احمد علوی کے پانچ فرزند میر احمد، تنویر احمد، امیر احمد، تصیر احمد و فیاض احمد ہیں۔

آزاد جموں و کشمیر

ضلع مظفر آباد (چھلہ بانڈی)

مزمل علی کلگان کی پندرہویں پشت میں کمال خان کلگان تھے۔ جن کے دو فرزند لال خان و شیرا

خان تھے۔ لال خان کے دو فرزند مور خان کلگان و بسی محمد خان تھے۔ مور خان کلگان کی اولاد باڑیاں، بچہ شریف وغیرہ میں آباد ہے۔ بسی محمد خان کی اولاد چھتر دومیل میں آباد ہے۔ شیرا خان کے فرزند پیکھا خان تھے جن کے دو فرزند نتھا خان و مور خان تھے۔ نتھا خان کی اولاد چھتر دومیل میں آباد ہے۔ مور خان کے فرزند لال خان تھے جن کے دو بیٹے جیا خان و بجلی خان معروف گزرے ہیں۔ بجلی خان کی اولاد چھتر دومیل میں آباد ہے۔ جیا خان کی اولاد چھلہ بانڈی و حسن گلیاں میں آباد ہے۔ اس خاندان کا نسب نامہ قبل ازیں تاریخ علوی اعوان و نسب الصالحین میں شائع ہو چکا ہے۔ باڑیاں و چھتر سے دستیاب ہونے والے شجرہ نسب کے مطابق یہ سب کمال خان ہی کی اولاد کی مختلف شاخیں ہیں۔ جیا خان بن لعل خان کے فرزند نیک محمد کے چھ بیٹے فتح خان، کالا، علہ خان، رستم خان و سردار خان تھے۔ فتح خان کی تیسری پشت میں میر محمد و سبز علی گزرے ہیں۔ میر محمد کے تین فرزند فقیر محمد، محمد بوستان و شیر زمان تھے، فقیر محمد کے دو بیٹے عبدالرحیم و عبدالکریم ہوئے۔ عبدالرحیم کے دو فرزند عبدالقیوم و عبد اللطیف ہوئے۔ عبدالقیوم کے پانچ بیٹے محمد عارف جہلوی، جاوید، طارق، عباس و عدنان پرنس ہیں۔ محمد عارف جہلوی محکمہ جنگلات میں بلاک آفیسر ہیں آپ معروف شاعر بھی ہیں۔ عبدالکریم کے پانچ فرزند محمد عظیم، ندیم، وسیم، نعیم و نسیم ہیں۔ محمد بوستان کے دو بیٹے عبدالرحمن و گل زمان قاصد ہیں۔ عبدالرحمن کے دو فرزند محمد عبداللہ و غلام مصطفےٰ ہیں۔ محمد عبداللہ کے تین بیٹے ابرار اسرار و رضوان ہیں۔ غلام مصطفےٰ کے چار فرزند اکبر عادل، حماد وقاص و کامران ہیں۔

حاجی گل زمان قاصد کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ محکمہ خوراک آزاد کشمیر سے ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدہ جلیلہ سے سبکدوش ہوئے۔ تنظیم الاعوان آزاد کشمیر کے تاحیات سرپرست اعلیٰ ہیں۔ تنظیم الاعوان کے صدر و جنرل سیکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ آپ پنشنرز ایسوسی ایشن آزاد کشمیر کے صدر، سیرت کمیٹی آزاد کشمیر کے سرپرست اعلیٰ، تنظیم المدارس آزاد کشمیر کے سیکرٹری مالیات و تنظیم المدارس مظفر آباد کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں۔ الاعوان ویلفیئر سوسائٹی آزاد کشمیر کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ مرکزی تنظیم الاعوان پاکستان کے بانی عہدیداران میں سے ہیں۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے مرکزی رہنما، ممتاز مذہبی، سماجی و سیاسی شخصیت ہیں۔ خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ درجنوں سماجی و مذہبی تنظیموں کے عہدیدار ہیں۔ اپنے فرزند مسعود الحق مرحوم کے نام پر مدرسہ تعلیم القرآن مسعودیہ قائم کیا ہوا ہے۔ جہاں سینکڑوں بچے حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آپ کے تین فرزند محبوب الحق، ڈاکٹر منظور الحق و جاوید الحق ہیں۔ محبوب الحق PWD میں

ایس ڈی او ہیں ان کے دوفرزند یاسر وشہزاد ہیں۔ڈاکٹر منظور الحق چیف کنزرویٹر فارسٹ بھی رہ چکے ہیں محکمہ ترقیات میں چیف اکانومسٹ ہیں ان کے فرزند عثمان منظور اعوان نیوزی لینڈ میں BSC میں زیر تعلیم ہیں۔جاوید الحق چھلہ بانڈی کے مقام پر کاروبار کرتے ہیں ان کے فرزند کاظم علی جاوید گل اعوان زیر تعلیم ہیں۔
شیر زمان خان کے تین فرزند میر زمان، علی زمان اور خان زمان ہوئے۔میر زمان کے فرزند محمد اقبال ہیں۔علی زمان کے دو بیٹے اشرف واسلم ہیں۔اشرف کے بیٹے اویس ہیں۔اسلم کے دو بیٹے خرم واظہر ہیں۔ خان زمان کے چار فرزند جمیل، شکیل، عدیل وراحیل ہیں۔سبز علی کی اولاد تجیاں پاجگراں مکول اور چھلہ بانڈی میں آباد ہے۔
سبز علی کے چار فرزند عبداللہ، رحمت اللہ، عصمت اللہ اور فقیر اللہ تھے۔عبداللہ کا فرزند محمد صدیق ہے۔رحمت اللہ کے دو بیٹے عبدالعزیز اور سائیں ہوئے۔ان دونوں کی اولاد تجیاں پاجگراں مظفرآباد میں آباد ہے۔عبدالعزیز کے چار بیٹے نصیر، کبیر، عبدالحفیظ ومحمد جمیل ہوئے۔عبدالحفیظ عرف ابو جواد مقبوضہ کشمیر میں بطور کمانڈر دشمن کے خلاف بہادری جرات کی تاریخ رقم کرتے ہوئے شہید ہوئے۔محمد جمیل عرف ابوضرار نے بھی مقبوضہ کشمیر میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہوئے جام شہادت کا پیالہ پیا۔سائیں خان کے چھ فرزند شفیق احمد، نذیر، شبیر، تنویر، سفیر اور نوید احمد شہید جہاد آزادی کشمیر۔عصمت اللہ کے دوفرزند عبدالقدیر وعبدالرشید ہوئے۔فقیر اللہ کے تین فرزند سلیمان، شاہ زمان اور عبدالرحمان ہوئے۔

حسن گلیاں:

نیک محمد کے پانچ بیٹوں محمد خان، کالا، علہ خان، رستم خان اور سردار خان کی اولاد یہاں آباد ہے۔محمد خان کی چوتھی پشت میں محمد اکبر ولد فیض علی، ہدایت اللہ ولد عبداللہ، مسکین وعلی اکبر پسران یعقوب، گلزمان، شیر زمان، عبدالرحمان، ملازم حسین پسران میر زمان، سلیمان، میر زمان، علی اکبر وعلی حیدر پسران شاہ ولی ہوئے۔
محمد خان کی تیسری پشت میں قمر علی، جمد علی، میر زمان، ہاشم علی، عبداللہ، شاہ ولی پسران پہند ابتائے گئے ہیں۔
رستم خان کی چوتھی پشت میں عبداللطیف ولد فیض علی نور علی ولد فقیر، عبداللہ ولد مہر دین، ہدایت اللہ ولد عبداللہ، میر زمان' محمد خان وعلی اصغر پسران کالو ہوئے۔سردار خان کی پانچویں پشت میں مصطفےٰ، مظہر، قدیر وعبدالعزیز پسران محمد حسن۔محمد شریف، ومحمد حنیف پسران میر زمان۔محمد رمضان، عرفان، عدیل، پسران بوستان۔ محمد دیم ولد غلام حیدر، محمد اشفاق وحفیظ پسران علی اکبر۔عارف، بنارس وطارق پسران گوہر الرحمان۔شوکت اقبال، خوشحال وابرار پسران عبدالرحمان۔جہانداد، سرفراز، امتیاز پسران علی خان ہیں۔محمد حنیف اعوان MLA کا

تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔

چھتر دومیل ونڑول:

لال خان بن کمال خان کے فرزند بجلی خان تھے۔ان کی چوتھی پشت میں دوست محمد ایک بزرگ گزرے ہیں جن کے تین فرزند علی اکبر، علی اصغر وخالد محمود ہوئے۔علی اکبر اعوان سابق DEO ڈپٹی ڈائریکٹر تعلیم، نیک سیرت باکردار اور اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔حکومت نے آپ کی خدمات کے اعتراف میں گورنمنٹ ہائی سکول چھتر دومیل کا نام علی اکبر اعوان کے نام سے منسوب کیا۔آپ کے پانچ فرزند افتخار احمد، منصور احمد، سرشار، جنید اور فواد ہیں۔علی اصغر اعوان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔موصوف کمشنر مال، سیکرٹری تعلیم وسیکرٹری سروسز کے اعلیٰ عہدوں پر متمکن رہے۔آپ کے پانچ فرزند وقار احمد تحصیلدار، اسرار احمد، مدثر احمد، توصیف احمد واحمد اصغر ہیں۔خالد محمود یو بی ایل سے منیجر ریٹائرڈ ہوئے۔تنظیم الاعوان مظفرآباد کے عہدیدار رہ چکے ہیں۔آج کل چھتر مارکیٹ میں کاروبار کررہے ہیں۔آپ کے چار بیٹے بلال، ولید، عبید اور سعید ہیں۔اسی شاخ سے دیگر قابل ذکر اصحاب میں سلیمان، خانی زمان، محمد شفیع ومحمد عرفان پسران ہدایت اللہ۔اصغر، مسکین وقیوم پسران فیض علی۔سلیمان ولد میر ولی۔غلام حسین ولد جمد علی۔علی اکبر ولد مسکین۔عبدالرشید ولد میرا۔علی اصغر وغلام حسین پسران شیر علی ہوئے۔علی اصغر کے چار فرزند اعجاز' اقبال' سرفراز وثنار ہیں سرفراز کے دو فرزند حمزہ وثقلین ہیں غلام حسین کے دوفرزند ڈاکٹر زاہد وماجد اعوان ہیں
لعل خان کے فرزند بسی محمد خان تھے جن کے تین بیٹے سلطان محمد' جان محمد وخان محمد گزرے ہیں سلطان محمد کے دوفرزند فتح خان ومحمد ولی تھے فتح خان کے بھی دو ہی بیٹے محمد زمان ومیر ولی گزرے ہیں محمد زمان کے دوفرزند محمد خان واحمد خان تھے محمد خان کے پانچ فرزند ماہولی، جمعہ، کالا، ہاشم علی ونور علی تھے ماہولی کے دو فرزند منشی خانولی وغلام حیدر تھے منشی خان ولی اعوان نے محکمہ اکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ملازمت اختیار کی اور بہت جلد ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ جلیلہ پر متمکن ہوئے اپنے فرائض منصبی فرض شناسی ودیانتداری سے ادا کیے ریٹائرمنٹ کے بعد سماجی امور میں بھرپور حصہ لیا اور تعمیر وترقی کے لیے اپنے ساتھیوں ملک یاسین اعوان، ڈسٹرکٹ کونسلر ساکنہ باڑیاں، ملک نواب خان، ملک محمد یوسف سابق AEO مظفرآباد، بانی حسین اعوان ٹرانسپورٹر چھتر دومیل، ملک علی اکبر اعوان ڈپٹی ڈائریکٹر تعلیم وبانی حسین اعوان ٹھیکیدار وغیرہ کے ساتھ مل کر گراں قدر خدمات سرانجام دیں آپ تنظیم الاعوان آزاد کشمیر کے بانی اراکین

میں سے تھے آپ ہی کی کوششوں سے چھتر دومیل کے مقام پر ہائی سکول کا قیام ممکن ہوا جواب ملک علی اکبر اعوان مرحوم کی خدمات کے اعتراف میں ان کے نام سے موسوم ہے آپ کے تین فرزند منظور حسین اعوان، شفیق حسین اعوان وممتاز الحسن اعوان ہیں منظور حسین اعوان اس وقت سے چیف انجینئر CDO کے عہدہ جلیلہ پر متمکن ہیں شفیق حسین اعوان معروف ٹھیکیدار ہیں اور ممتاز الحسین محکمہ برقیات میں بطور ایکسین فرائض سرانجام دے رہے ہیں منظور حسین کے چار فرزند راشد، مبشر، ثاقب وارسلان ہیں شفیق حسین کے چار بیٹے فرخ، خاور، بلال وثریا رہیں ممتاز الحسن کے فرزند ابراہیم ہیں ہاشم علی کے چار فرزند سمندر، غلام حسین، اسلم وصادق ہوئے غلام حسین کے تین بیٹے فضل حسین SDO محمود حسین ومسعود حسین ذاتی معاون ہیں صادق کے چار فرزند سجاد حسین قیصر احمد وخالد ہیں نور علی کے تین فرزند بانی حسین، میر عالم وسید عالم ہوئے بانی حسین کے تین فرزند شوکت تبسم اور وقاص ہیں میر عالم کے چار بیٹے الطاف، الیاس، مشتاق وطاہر ہیں سید عالم کا فرزند خورشید ہے،

میر ولی کے تین فرزند احمد علی، ہاشم علی وشیر تھے احمد علی کے چار بیٹے ستار علی، جمد علی، مہر ولی وشیر ولی گزرے ہیں جمد علی کے تین بیٹے فقیر محمد، نور علی لاولد وحبیب اللہ تھے فقیر محمد کے فرزند نمبردار فضل کریم معروف شخصیت گزرے ہیں جن کے تین بیٹے ارشد حسین PS لوکل گورنمنٹ افضل حسین واعزاز حسین ہیں حبیب اللہ کے فرزند عبدالقیوم ہیں جن کے تین بیٹے ماجد حسین واجد حسین وساجد حسین ہیں یہ تینوں کاروبار سے منسلک ہیں شیر ولی کے فرزند بانی حسین کے دو بیٹے سائیں ونور حسین ہوئے سائیں کے پانچ فرزند عاطف، عنایت، اشتیاق، نعمان وخیام ہیں نور حسین کے چار بیٹے خادم حسین، تنویر، سجاد اور وحید ہیں ہاشم علی کے فرزند متولی کے دو فرزند میر عبداللہ وفقیر اللہ تھے میر عبداللہ کے دو بیٹے میر زمان وخانی زمان ہوئے میر زمان کا فرزند اقبال ہے خانی زمان کے پانچ بیٹے محمد آصف، حفیظ، وحید، نوید اور قمر ہیں فقیر اللہ کے دو فرزند غلام قادر وعبدالقادر ہیں غلام قادر کے تین بیٹے اسرار احمد، خرم ومظہر علی ہیں عبدالقادر کے فرزند عمر وعمیر ہیں شیر کے فرزند مہر دین کے دو بیٹے محبوب وفقیر محمد ہوئے محبوب کا فرزند قلندر ہے فقیر محمد کا فرزند غلام مرتضٰی ہے محمد ولی بن سلطان محمد کی دوسری پشت میں نور محمد واحمد علی پسران مہر دین تھے نور محمد کے تین فرزند میر علی، حسن علی وشاہ ولی گزرے ہیں حسن علی کے فرزند محمد خان ہوئے جن کے تین بیٹے فضل الرحمان، مشتاق حسین واشفاق حسین ہیں فضل الرحمان کے چار فرزند خلیل الرحمان، شفیق امجد اور مدثر ہیں مشتاق حسین ڈائریکٹر جنرل لوکل گورنمنٹ ہیں آپ معروف شخصیت گل زمان قاصد کے بھانجے وداماد بھی ہیں آپ کے فرزند نوفل اور فیصل ہیں اشفاق حسین کے فرزند عدیل ہیں

شاہ ولی کے تین فرزند محمد مسکین، ماہولی وعبدالرحمان ہوئے مسکین کے تین فرزند عبدالعزیز، رفیق وشفیق ہیں احمد علی کے فرزند قمر علی تھے جن کے تین بیٹے دیوان علی فرمان علی وفقیر علی تھے دیوان علی کے دو بیٹے فضل الرحمان وعتیق الرحمان ہیں فضل الرحمان کے فرزند حبیب الرحمان ہیں عتیق الرحمان کے فرزند شفیق ہیں فرمان علی کے پانچ فرزند عبدالغنی وغیرہ ہیں فقیر علی کے چار فرزند عبدالرحمان عبدالعزیز منظور ومحبوب ہیں

بسی محمد کے فرزند خان محمد تھے۔خان محمد کے دو بیٹے محمد شیر ونجیب اللہ گزرے ہیں۔محمد شیر کے دو فرزند عالمشیر خان وگلشیر خان تھے۔عالمشیر خان کے فرزند محمد خان المعروف منان کے دو بیٹے فقیر محمد وعبدالرحمان تھے فقیر محمد کے پانچ فرزند فضل الرحمن، خلیل الرحمن، حبیب الرحمن (مرحوم) ممبر کشمیر کونسل، عتیق الرحمن وشفیق الرحمن ہوئے۔فضل الرحمن کے پانچ فرزند گلزار، شبیر، نذیر، محبوب وندیم ہیں۔خلیل الرحمن کے دو بیٹے عامر ورضوان ہیں ۔حبیب الرحمن کے چار فرزند اظہر، اسد حبیب، احمد وحامد ہیں۔عتیق الرحمن کے تین بیٹے سرمد، مدثر اور مبشر ہیں۔ شفیق الرحمن کے تین فرزند محسن، احسن وعلی ہیں۔نجیب اللہ کی چوتھی پشت میں علی اکبر، علی خان، اورنگزیب ومحمد ایوب پسران دوست محمد ہوئے۔علی اکبر کے تین فرزند ارشد، امجد وعابد ہیں۔علی خان کے تین بیٹے شاہد، شہزاد وایاز ہیں۔اورنگزیب کا فرزند حارث ہے۔محمد ایوب کا بیٹا آزاد ہے۔اسی شاخ سے سلیمان بن شیر زمان فقیر اللہ بن شیر، میر زمان ولد عبداللہ بھی بتائے جاتے ہیں۔

پیکھا خان کے فرزند نتھا خان کی اولاد بھی چھتر دومیل میں آباد ہے۔نتھا خان کی پانچویں پشت میں فتح خان بن فوجدار بن ثواب بن علیا بن میرا، گزرے ہیں۔فتح خان کے دو بیٹے نور علی وخیر علی تھے۔نور علی کے دو فرزند فجر علی وحیات علی ہوئے۔فجر علی کے تین بیٹے عبدالعزیز، عبدالمجید، وعبدالقدیر ایڈووکیٹ ہیں۔عبدالعزیز کے چار بیٹے شوکت، سعود، خالد وحماد ہیں۔عبدالمجید کے سات فرزند وحید تصدق، فیصل، طفیل، ناصر، رضوان وعمران ہیں۔عبدالقدیر ایڈووکیٹ کے دو بیٹے بابر ومحسن ہیں۔حیات علی کے تین بیٹے عظیم، بشیر ونصیر ہیں۔خیر علی کے تین فرزند حیات علی، فقیر علی وغلام علی ہوئے۔حیات علی کے فرزند عبداللطیف ہوئے جن کے چار بیٹے عارف حسین، محمد آصف عاطف، وعاصم ہیں۔محمد آصف، علی اکبر اعوان گورنمنٹ ہائی سکول میں بطور سینئر مدرس فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کے فرزند طلحہ وطہٰ ہیں۔فقیر علی کے تین فرزند شوکت، عبدالعزیز وصابر ہیں۔غلام علی کے دو بیٹے نذر حسین وصادق ہیں۔

مزل علی کلگان کی تیرہویں پشت میں گوگڑ وکوچی بن پیارا گزرے ہیں۔گوگڑ کی اولاد اعوان پٹی،

ارتا کھ، بجکوٹ مظفرآباد نڑیولہ باغ میں آباد ہے۔کوچی کا بیٹا کاچم تھا جس کے دو بیٹے کریم بخش وکمال تھے۔ کمال کی اولاد بٹلیاں وبجلی دھار مظفرآباد میں آباد ہے۔کریم بخش کے فرزند مراد بخش تھے جن کے دو بیٹے خدا بخش و دیدار بخش گزرے ہیں۔خدا بخش کی اولاد گھوڑی، کوٹلہ و بجگراں وغیرہ میں آباد ہے۔دیدار بخش کے تین فرزند عباسو،دلاور و محمد شریف تھے۔عباسو کے بارہ میں بتایا جاتا ہے کہ وہ پونچھ چلے گئے۔

محمد شریف کی چوتھی پشت میں چھ بھائی جمد علی، بہادر علی، مہر علی روشن علی، خیر علی و ہاشم علی پسران حسن خان بن نمانہ بن مراد کلی تھے روشن علی و ہاشم علی کی اولاد نڑول مظفرآباد میں آباد ہے روشن علی کے چار فرزند نور علی ،خیر علی، سیف علی و سبز علی تھے۔سیف علی کے چار فرزند فضل حسین، میر حسین، نزیر حسین و محمد اشرف ہیں۔نزیر حسین کے دو فرزند حاجی قدیر احمد بجٹ آفیسر سروسز واورنگزیب SC مالیات ہیں۔ٹھکیدار نذیر علی رہنما البریشن لیگ،بشیر علی ریٹائرڈ انڈر سیکرٹری،محمد شفیق اعوان سیکشن کلرک، شوکت وتنویر PS کسٹوڈین بھی قابل ذکر ہیں۔

بہادر علی کی اولاد چہلہ بانڈی میں آباد ہے۔

حسن خان کے بھائی ڈھوڈا تھے جن کی اولاد چھتر دومیل میں آباد ہے۔ ڈھوا کے بیٹے ستار علی کے چار فرزند جمد علی، احمد علی، اچھا و کمال تھے۔جمد علی کے تین بیٹے عبداللہ، احمد و بہادر تھے۔عبداللہ کے دو بیٹے کالا و میر زمان تھے۔کالا کے تین فرزند عزیز الرحمٰن، فضل الرحمان وشفیق الرحمٰن ہیں۔عزیز الرحمٰن سپر سٹور لوہر چھتر کے مالک ہیں۔آپ کے چار فرزند طارق، عارف، راحت و بلال ہیں۔فضل الرحمٰن کے فرزند سامی ہیں۔ میر زمان کے پانچ بیٹے ملک زمان، حبیب الرحمٰن سرور وخلیق ہیں۔احمد کے فرزند سائیں ومسکین ہیں۔احمد علی کے تین فرزند ماہولی لاولد نور حسین وفقیر علی تھے۔نور حسین کے دو بیٹے گوہر الرحمٰن ڈپٹی سیکرٹری، وافضال حسین ہیں۔گوہر الرحمٰن کے فرزند رضاہ ہیں۔افضال حسین کے تین بیٹے تیمور، وقاص ونعمان ہیں۔فقیر علی کے دو فرزند منظور ومقصود ہیں۔منظور کے دو بیٹے شعیب وہاشم ہیں۔اسی شاخ سے مشتاق ولد خان ولی۔علی زمان ولد حبیب اللہ۔محمد حسین وگل زمان پسران فقیر علی ہیں۔گل زمان کے فرزند افتخار احمد محکمہ حسابات میں آڈیٹر ہیں۔

چھتر دومیل:

دمنی پیر کی اولاد سے کالا خان وجیون خان چھتر دومیل میں آباد ہوئے کالا خان کے دو فرزند محمد حیات وفقیر محمد خان تھے محمد حیات کے دو بیٹے میر زمان وغلام حیدر گزرے ہیں میر زمان معروف شخصیت تھے آپ کے تین فرزند یونس، اشرف وعلی اکبر اعوان ہوئے اشرف کے فرزند فاروق اشرف حا کی فیڈریشن آزاد

کشمیر کے صدر ہیں حاجی علی اکبر اعوان ایڈیشنل سیکرٹری سروسز قابل زکر شخصیت ہیں آپ کے تین فرزند خوشنود اکبر معاون، ڈیفنس پلاننگ سیل، داؤد اکبر ومسعود اکبر ہیں خوشنود اکبر کے فرزند سیف الرحمٰن ہیں داؤد اکبر کے بیٹے فیض الرحمٰن ہیں فقیر محمد کے چھ فرزند علی زمان، عبدالرحمان، عبداللطیف، محمد زمان، محمد عرفان وشیر زمان ہیں محمد زمان کے فرزند شوکت حسین سیکرٹری بار کونسل ہیں جیون خان کے فرزند رحمت اللہ تھے جن کے دو بیٹے فقیر محمد ولطیف ہیں۔

کلگان ڈنہ کچیلی، چھتر دومیل و پلیٹ

مزل علی کلگان کی اولاد سے جمد علی ڈنہ کچیلی میں آباد ہوئے ان کے فرزند بشارت خان تھے ان کے تین فرزند مولوی غلام حیدر، مولوی یار علی ومولوی محمد علی معروف گزرے ہیں مولوی غلام حیدر کے تین بیٹے محمد یوسف، محمد امین ومحمد ریحان ہوئے محمد یوسف کے چھ فرزند عبدالرشید، محمد یونس، طفیل احمد، زبیر احمد، اشفاق احمد واعجاز احمد ہوئے۔

زبیر احمد اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں نظامت تعلیم سیکنڈری میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں حاجی محمد امین کے چار فرزند مشتاق احمد جوش، مختار احمد، اشفاق حسین ومنظور حسین ہیں مشتاق احمد جوش ڈائریکٹر تعلیم ریٹائرڈ ہوئے ہیں آپ ہیڈ ماسٹر ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہ چکے ہیں تنظیم الاعوان مظفرآباد کے صدر ہیں شعلہ بیاں مقرر ہیں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے منظور حسین ریڈیو مظفرآباد میں انجینئر ہیں محمد ریحان کے تین بیٹے حرمت، عباس، شوکت محمود وطارق محمود ہیں مولوی یار علی کے دو بیٹے اسرار دین وقاضی ضیاء الدین ہوئے قاضی ضیاء الدین کے دو فرزند بشیر وشفیع ہیں۔

سراڑ، ائرپورٹ، چہلہ بانڈی وچھتر:

سراڑ یونین کونسل گوجرہ کا ایک خوبصورت گاؤں ہے جہاں سب ہی اعوان ہی آباد ہیں قطب شاہ کے فرزند مزل علی کلگان کی نویں پشت میں دمنی پیر بن پیر مانک شاہ معروف گزرے ہیں۔دمنی پیر کے فرزند منغر ال شاہ تھے جن کے دو فرزند معدین شاہ ومحمود شاہ گزرے ہیں۔محمود شاہ کی اولاد دلوٹ باغ مری، لیپا، آرلیاں وغیرہ میں آباد ہے۔معدین شاہ کی تیسری پشت میں کاچی شاہ وجگن شاہ معروف گزرے ہیں۔کاچی شاہ کی اولاد کچیل اور جگن شاہ کی اولاد جگن مشہور ہے۔کاچی خان کی چوتھی پشت میں فقیر خان، ورنم خان وقائم خان پسران

ولی داد تھے۔فقیر خان کے فرزند شرف خان تھے جن کے تین بیٹے گل محمد، سید محمد وگلشیر گزرے ہیں۔گل محمد کے فرزند سادی خان کے دو بیٹے بیر خان وہاشم علی تھے۔بیر خان کے چار فرزند محمد ولی، میر ولی، شاہولی ومہر علی تھے۔محمد ولی کی تیسری پشت میں رشید، مجید وحمید پسران سعید ہیں رشید کے چار بیٹے مقصود، ارشاد، منظور سیکشن کلرک مالیات وحفیظ ہیں۔مجید کے چار فرزند ایوب، اعجاز، مشتاق وسجاد ہیں۔میر ولی کے پوتے شاہ زمان، گل زمان، علی زمان وفقیر محمد پسران محمد علی قابل ذکر ہیں۔شاہ زمان کے چار فرزند یعقوب، محبوب، اکبر وگلزار ہیں۔گل زمان کے تین بیٹے لطیف، شوکت ورزاق ہیں۔علی زمان معروف شخصیت ہیں آپ ہی کے تعاون سے اس خاندان کے حالات درج ہوئے۔آپ مدینہ اسٹیشنری کے مالک ہیں۔آپ کے پانچ فرزند خالد پرویز BSC، اورنگزیب، جاوید، شاہد وزاہد ہیں۔خالد پرویز کے فرزند اسامہ ہیں۔فقیر محمد کے پانچ بیٹے شریف، شفیق، حنیف، سلیم وسرفراز ہیں۔ہاشم علی کے فرزند عبداللہ تھے جن کے تین بیٹے صوفی شاہ زمان، خانی زمان وعبدالعزیز ہیں۔شاہ زمان کے فرزند حاجی بشارت، رفاقت وماجد امبور میں کاروبار کرتے ہیں خانی زمان کے فرزند سائیں خان ہیں۔شرف کی تیسری پشت میں ستار محمد وغلام محمد پسران نیاز محمد بن سید محمد گزرے ہیں۔ستار محمد کی تیسری پشت میں غلام محمد، ولی محمد وعبداللطیف ذاتی معاون پسران محب اللہ بن عبداللہ ہیں۔غلام محمد کے دو فرزند دوست محمد وعبداللہ ہوئے۔دوست محمد کے تین بیٹے ملک محمد نذیر بجٹ آفیسر تعلیم جو حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے عارف ومحمد اکرم ہوئے۔عبداللہ کے چار فرزند مختار احمد ایم ایس سی ہارٹیکلچر (امریکہ) زراعت آفیسر، اقبال، نثار SDO وبشر ہوئے۔گلشیر بن شرف خان کی تیسری پشت میں نیاز علی، شیر علی، امان علی، مہر علی ویار علی پسران محمد ولی بن رحمت اللہ تھے۔نیاز علی کے تین فرزند شاہ زمان، خانی زمان، سلیمان ہوئے۔شاہ زمان، کے چار فرزند محمد ریاض ایم اے ایم ایڈ، نواز، فیاض، محمد اعجاز، ایم فل ہیں۔خانی زمان کے دو فرزند عبدالجلیل ومحمد فاروق ذاتی معاون ورکس ہیں۔سلیمان کے چار فرزند کرامت، طارق، افتخار اور انجم ہیں۔یار علی کی تیسری پشت میں اظہار الحق، اسرار الحق، مظہر الحق اعجاز الحق پسران رحمت اللہ بن عبداللہ ہیں۔اظہار الحق بطور سینئر ٹیچر علی اکبر اعوان سکول میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کی سرپرستی میں العصر ایجوکیشنل اکیڈمی چھتر نے اس سال مڈل کے امتحان میں آزاد کشمیر میں مجموعی طور پر دوسری پوزیشن حاصل کی۔ان میں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔

آپ کے دو بیٹے بلال ومصعب ہیں۔ورنم بن ولی داد کے دو فرزند گوابی ومرید تھے۔گوابی کے دو فرزند اسمت ورسمت تھے اسمت کی چوتھی پشت میں سلیمان ایڈووکیٹ مرحوم شاہ زمان ونذر حسین ہوئے۔

سلیمان کے چار فرزند وحید، خرم، فرخ وبصیر ہیں شاہ زمان کے دو بیٹے انعام وزین ہیں نذر حسین کے دو بیٹے اعظم واحتشام ہیں۔رسمت کے دو فرزند عطا محمد وصمد تھے عطا محمد کے چار بیٹے نور محمد، شیر محمد، احمد خان وگل محمد تھے نور محمد کے دو فرزند کریم اللہ وعظیم اللہ تھے کریم اللہ کے فرزند گل زمان میرا کلاں ائر پورٹ آباد ہوئے ان کے تین بیٹے خانی زمان، گوہر الرحمان، وسائیں خان ہوئے۔خانی زمان کے سات فرزند محمد رفیق اعوان، محمد خورشید، سجاد، نثار، جمیل، وقار واسرار ہیں محمد رفیق اعوان پرائیویٹ سیکرٹری ورکس کے تین فرزند محمد سفیر، محمد ضمیر ومحمد ظفیر شہید زلزلہ ہوئے محمد سفیر ڈسپنسر ہیں محمد ضمیر گریجویشن کر رہے ہیں اس خاندان کا نسب نامہ محمد رفیق اعوان سے ہی دستیاب ہوا۔گل محمد کے چھ فرزند فقیر محمد، محمد زمان، سبز علی، قمر علی، حمید اللہ، وستار محمد ہوئے۔فقیر محمد کے بیٹے عبداللہ تھے۔جن کے دو فرزند محمد مسکین وعبدالرحمان ہوئے۔مسکین کے تین بیٹے مسلم، ندیم و یوسف ہیں۔عبدالرحمان کے نعیم ہیں۔قمر علی کی تیسری پشت میں عزیز الرحمان نگران ریٹائرڈ، عظیم، خورشید وصدیق پسران میر زمان ہیں۔قائم بن ولی داد کی ساتویں پشت میں ڈاکٹر محمد نذیر، عبدالرزاق، محمد شریف، محمد بنارس، محمد عرفان، محمد فیاض پسران محمد سعید بن شیر ولی ہیں۔ڈاکٹر محمد نذیر نے ایم ڈی کالمبو سے کیا آپکی کوششوں سے 2002ء میں نیشنل کونسل آف ہومیو پیتھک آزاد کشمیر قائم ہوئی آپ کونسل کے ممبر اور امتحانی کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے چار فرزند انجم نذیر، عابد نذیر، آصف اور عامر ہیں۔اسی شاخ سے صادق، نثار و سجاد پسران گوہر رحمان۔ساجد و واجد پسران میر زمان۔حمید، رشید، شکیل و جمیل پسران پیر خان۔منوید ونصیر پسران نذر حسین۔شوال و شازمان پسران فصل حسین۔عمران ولد یعقوب۔خالق، فاروق، معروف و جاوید پسران محبوب۔جہانگیر و عادل پسران اکبر۔مشتاق، وقاص و حیدر پسران گلزار۔

جگن خان کی چھٹی پشت میں مقیم خان گزرے ہیں جن کے تین بیٹے علی بہادر، دیدار اور ہدایت اللہ تھے۔علی بہادر کے تین فرزند عبداللہ جموں اور بہادر تھے عبداللہ کے پوتے راج محمد معروف شخصیت گزرے ہیں جن کے چار بیٹے محمد علی، جھنڈا، احمد علی اور شیر علی تھے۔محمد علی کے چار فرزند شاہ ولی، شہباز، عبداللہ وکالا تھے شاہ ولی کے تین فرزند شیر زمان، میر زمان وگل محمد تھے شیر زمان کے فرزند صفدر علی ہوئے ان کے پانچ بیٹے عبد الحمید اعوان، عبدالرشید، محمد فرید اعوان، محمد شفیق، وحید مراد ہیں عبدالحمید کے تین فرزند محمد منیر، عبدالقدیر وشکیل ہیں۔ عبدالرشید کے پانچ فرزند اسد، احسن، محسن، حامد وحمزہ ہیں محمد فرید اعوان بی ایس۔ایڈ۔ایم اے۔ایم

-ایڈ سینئر سائنس مدرس علی اکبر اعوان ماڈل ہائی سکول کی شب و روز کوششوں سے اس خاندان کے حالات دستیاب ہوئے ہیں۔ رفاعی و خدمت خلق کے کاموں میں بھر پور حصہ لیتے ہیں۔ واٹر سپلائی تنظیم کے چیئر مین ہیں۔ سڑکوں کی تعمیر میں بھی آپ نے حصہ لیا۔ آپ کے فرزند داؤد فرید ہیں۔ آپ کی بیٹی ربیعہ فرید گورنمٹ ماڈل سائنس کالج اپر چھتر مظفر آباد میں سال اوّل پری میڈیکل میں زیر تعلیم ہے۔ وحید مراد کے فرزند منیب ہیں۔ گل محمد کے چار فرزند خانزمان، شیر ولی، کالا خان و محمد حسین ہوئے۔ شیر ولی کے فرزند عبدالعزیز ہوئے ان کے فرزند ثاقب ہیں۔ کالا خان کے دو بیٹے قیوم و کریم ہیں۔ قیوم کے فرزند افتخار ہیں۔ محمد حسین کے دو فرزند مقصود و محمود ہیں۔ اسی شاخ سے محمد شبیر آڈیٹر حسابات بن عبداللہ بن میر زمان ہیں۔ احمد علی بن راج محمد کے چار فرزند کالو، ستار محمد، گل محمد و شیر محمد تھے۔ ستار محمد کی دوسری پشت میں خانی زمان، میر زمان، کالا پسران دریا محمد ہوئے۔ خانی زمان کے پانچ بیٹے نوید احمد سیکشن کلرک سرونز، وقار احمد، وقاص احمد، زاہد حسین و کفایت حسین ہیں۔ میر زمان کے فرزند عبدالوحید اور کالا کے فرزند محمد مسکین ہیں۔ گل محمد کی تیسری پشت میں جلیل، خلیل، جمیل و نبیل، پسران محمد ایوب ہیں۔

جموں بن علی بہادر کی پانچویں پشت میں ماسٹر عبدالرحمان، ایم اے ایم ایڈ سینئر مدرس ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ سراڑ کے جملہ گریجویٹ و پوسٹ گریجویٹ تقریباً آپ ہی کے شاگرد ہیں۔ بہادر بن علی بہادر کی چوتھی پشت میں نور محمد، محمد ولی، مہد علی پسران جمیل بن مجنوں تھے۔ محمد ولی کے دو فرزند امان اللہ و جمد علی تھے۔ امان اللہ کے تین بیٹے عبداللہ، محب اللہ اور برکت اللہ ہوئے۔ عبداللہ کے دو فرزند محمد جاوید اکاؤنٹنٹ نظامت سیکنڈری و پرویز ہیں محب اللہ کے تین فرزند عبدالمجید، پروفیسر ڈاکٹر محمد صدیق پی ایچ ڈی زرعی کالج راولاکوٹ و محمد عزیز ہیں۔ برکت اللہ کے تین فرزند عبداللطیف، محمد شریف و عبدالرشید ہیں۔ جمد علی کے فرزند رحمت اللہ ہوئے جن کے تین بیٹے عبداللطیف، محمد شریف، عبدالرشید ہیں۔ مہد عل کے تین بیٹے یار علی، شیر ولی و عبداللہ ہوئے۔ شیر ولی کے دو فرزند فقیر محمد و خانی زمان ہوئے۔ فقیر محمد کے چار فرزند بشیر، خلیل، رشید و جلیل ہیں۔ خانی زمان کے دو فرزند اورنگزیب و پرویز ہیں۔ عبداللہ کے فرزند میر زمان ہوئے۔ جن کے دو فرزند شاہ زمان و ملک امان ہیں۔ دیدار کے فرزند درگاہی تھے جن کی چوتھی پشت میں شاہ زمان، ملک امان، نور زمان، محمد اقبال اکاؤنٹس آفیسر حسابات محمد صابر و محمد مشتاق اکاؤنٹنٹ زراعت پسران رحمت اللہ ہیں۔ شاہ زمان کے فرزند حمید الرحمان ہیں۔ ملک امان کے فرزند حفیظ، نور زمان و نوید الرحمان خیالی احتساب بیورو میں ہیں۔

حسن آباد و چھتر:

قطب حیدر شاہ عازی ملک کی اولاد سے عبداللہ ہزارہ سے نقل مکانی کرتے ہوئے مظفر آباد (حسن آباد) سکونت پزیر ہوئے ان کے فرزند حبیب اللہ کے دو بیٹے کالا خان و بہادر خان تھے کالا خان کے دو بیٹے عبدالجلیل و عبدالقیوم ہیں بہادر خان کے چار فرزند جمعہ خان، محمد اقبال (گمشدہ)، طارق محمود و محمد عارف ہیں جمعہ خان محکمہ مالیات میں ڈپٹی سیکرٹری ہیں ان کے دو فرزند ندیم احمد و فہیم حسن ہیں طارق محمود کے دو بیٹے منیب الرحمن و محمد داؤد ہیں۔

گل شیر ہری پور ہزارہ سے چھتر میں آباد ہوئے ان کے دو فرزند مانا اور شیر تھے مانا کے بیٹے محمد مسکین تھے ان کے فرزند غلام رسول ہیں انکے فرزند ملک جاوید ہیں انکے دو فرزند حمزہ ملک و حیدر ہیں شیر کے دو بیٹے عبداللہ و رحمت اللہ ہوئے عبداللہ کے دو فرزند رشید و یعقوب ہیں۔

چھتر، نڑول، کچیلی و چکار:

قطب شاہ کی بیسویں پشت میں میاں یار محمد بن غازی بن کلیم اللہ بن عظیم اللہ بن سلامت بن حافظ نیک محمد بن حافظ بقا محمد بن پیر محمد بن سوار محمد بن نور محمد بن حافظ سلام کلی بن ملک کالو بن حافظ جھنڈا بن حافظ حسین بن سلطان بن جلال بن محمود بن عظمت بن گاگر شاہ بن سہام شاہ تھے۔ میاں یار محمد کے تین فرزند میاں جبو، میاں گولا و میاں کالو تھے۔ میاں جبو کی اولاد دھنی مانک راہ میں اور دوسرے فرزند میاں رحمت کی اولاد پائل ہٹیاں واوڑی میں آباد ہے۔ عبداللہ و رحمت اللہ قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔ میاں کالو کے فرزند میاں یا محمد علوی کی چوتھی پشت میں میاں پھموں بن میاں سلام دین بن میاں نظام دین بن میاں احمد دین تھے۔ جن کے تین بیٹے منگا، میاں کرم دین و میاں مرید تھے۔ منگا کی اولاد ہوتر، دھارا و چکار وغیرہ میں آباد ہے۔ میاں کرم دین کی اولاد کوٹ کچیلی میں آباد ہے۔ میاں مرید کے فرزند میاں صوفی تھے جن کے تین فرزند میاں میر عالم گجرات، ثناء اللہ ہزارہ اور میاں نصر اللہ کی اولاد چھتر میں آباد ہے ان کے فرزند ستار محمد تھے ستار محمد کے چار فرزند کالو، غلام دین، محمد حسین اور شکر دیں تھے کالو کے فرزند عبدالغنی ہیں ان کے پانچ بیٹے ارشد، امجد، عنصر باسط اور مصدق ہیں ارشد کے دو فرزند احمد اور آشان علی ہیں غلام دین کے فرزند محمد عرفان ہیں ان کے چار بیٹے خورشید انور، سفیر، نصیر اور سعید ہیں خورشید انور محکمہ زراعت میں ذاتی معاون ہیں ان کے دو فرزند شعیب و عاصم اور دو بیٹیاں ربیعہ و کرن

ہیں شعیب اور ربیعہ BA میں زیر تعلیم ہیں اور کرن خورشید F.Sc سال اوّل پری میڈیکل گروپ ماڈل سائنس کالج اپرچھتر میں زیر تعلیم ہے سفیر کے چار بیٹے واجد زیر تعلیم میٹرک، شاہ زیب، متین اور دائم ہیں محمد حسین کے دو فرزند منظور حسین اور عابد حسین ہیں منظور حسین کے دو بیٹے فیصل اور عادل ہیں عابد حسین محکمہ سروسز میں معاون ہیں آپ کے تین فرزند وحاج، جمین اور عاطر ہیں۔

ائرپورٹ:

نیاز محمد اعوان عطر شیشہ تڑہال سے نقل مکانی کر کے ائر پورٹ آباد ہوئے آپ کے فرزند غلام حسین تھے جن کے فرزند ہمایوں تھے ان کے چھ بیٹے ہارون الرشید، خالد محمود، سرفراز، گلفراز، طفیل و راشد ہیں ہارون الرشید وزیراعظم سیکرٹریٹ میں PS تعینات ہیں آپ کے دو فرزند حسیب اور حبیب ہیں۔

اعوانان اودھم/ ریوند ہٹیاں مظفر آباد:

دیدار علی دچھی اوڑی کے نمبر دار تھے آپ کے فرزند قمر علی بھی نمبر دار تھے۔ قمر علی نمبر دار کے تین بیٹے ستار علی نمبر دار، امیر علی، اور صفدر علی ہوئے۔ ستار علی نمبر دار کے پانچ فرزند محمد لطیف اعوان، گلزمان اعوان، شاہ زمان، خانی زمان اور محمد نذیر ہیں محمد لطیف اعوان محکمہ تعلیم آزاد کشمیر سے بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ گلزمان اعوان نے 1972ء میں فوج میں کمیشن حاصل کیا 1995ء میں آرمی سے بحثیت میجر ریٹائرڈ ہوئے۔ 1998ء سے 2002ء تک ڈائریکٹر سمال انڈسٹری تعینات رہے۔ اور استعفیٰ دے کر سیاست میں بھر پور حصہ لیا۔ تنظیم الاعوان کے اعلیٰ عہدے دار ہیں۔ امیر علی کے چار فرزند محمد بشیر، بابو، عنایت اللہ اور محمد شریف ہیں۔ صفدر علی کے پانچ بیٹے محمد اقبال، الطاف، مشتاق، اشتیاق اور اشفاق ہیں۔ یہ خاندان 1947ء سے اوڑی دچھی مقبوضہ کشمیر سے مہاجر ہو کر گجر بانڈی کھٹائی میں آیا اور اب متصل اودھم/ ریوند تحصیل ہٹیاں میں آباد ہے۔

کلگان آباد (دریکوٹی):

مزمل علی کلگان کی اولاد سے عنایت خان کلگان بن عبد اللہ کلگان ڈھیری ضلع ہزارہ سے مظفر آباد آئے۔ ان کے چھ بیٹے منگی خان، محمد خان، جعفر خان، دوست محمد خان، سلطان محمد خان، وعلی بہادر خان تھے۔ علی بہادر خان کے بھی چھ ہی فرزند ہیں۔ محمد اکبر خان، محمد امیر خان، علی اکبر، میر زمان، محمد زمان، محمد ابراہیم ہوئے۔ محمد اکبر خان کے دو فرزند گل زمان خان و بہرام خان ہوئے۔ گل زمان کے دو فرزند گلفام و محمد ریاض ہیں۔ بہرام

خان کے فرزند محمد مشتاق خان و محمد اسحاق خان انسپکٹر پولیس ہمراہ آئی جی آزاد کشمیر قابل ذکر ہیں۔ محمد اسحاق خان کے دو فرزند اشتیاق و یاسر ہیں۔ علی اکبر کے تین فرزند خانی زمان، محمد یوسف و زبردست ہیں۔ محمد زمان کے تین فرزند محمد عزیز، نذیر و محمد عارف ہیں۔ ابراہیم کے دو فرزند محمد لطیف و محمد صادق ہیں۔ اس شاخ میں بذیل قابل ذکر اصحاب ہیں۔ محمد ہارون و محمد بلال پسران محمد فاروق۔ خان اکبر، امین، یاسین و محمد انور پسران کالا خان۔ محمد اختر ولد علی عمر، شیر اکبر ولد نواب علی خان۔ گل اکبر و سید اکبر پسران گھکھو خان۔ میر اکبر، بلور و تخی محمد پسران فیروز۔ زین اکبر ولد صبدل خان۔ محمد عالم و روشن خان پسران مغل خان، اختر ولد سیدل۔ علی افسر و سید افسر پسران سکندر خان۔

گولڑہ اعوان چہلہ بانڈی بُجھا (داتہ):

اس خاندان کے بزرگ سالت خان تھے جن کے چار فرزند صوفی خان، احمد علی، صاحب خان اور ذکری خان تھے۔ صوفی خان کے دو فرزند نیاز علی لاولد اور ستار علی تھے۔ ستار علی کی اولاد بُجھا (داتہ) میں آباد ہے۔ ستار علی کے چار بیٹے یار علی، ہدایت اللہ اور شاہزمان ہوئے۔ یار علی کے تین فرزند عبد الرحمن، اکبر علی اور گلزمان ہیں۔ ہدایت اللہ کے چار بیٹے چن زیب، پرویز، شبیر اور نعیم ہیں۔ شاہزمان کے تین بیٹے ملک امان، فضل الرحمن، نذیر اور شمس الرحمن ہیں۔ احمد علی کی اولاد چہلہ میں آباد ہے۔ احمد علی کے دو فرزند عبد اللہ اور روشن علی صاحب اولاد ہوئے۔ عبد اللہ کے دو فرزند محمد شریف اور حمید اللہ ہوئے۔ محمد شریف کے تین بیٹے صادق، عبد الحمید اور عبد اللطیف ہوئے۔ حمید اللہ کے دو فرزند شاہ زمان اور گلزمان ہوئے۔ روشن علی کے دو بیٹے قمر علی اور بہادر علی ہوئے۔ قمر علی کے دو فرزند اورنگزیب اور محمد افضل ہوئے۔ علی بہادر کے تین بیٹے پرویز، مقبول اور مقصود ہوئے۔ صاحب خان کے اکلوتے فرزند شیر علی تھے جن کے پانچ بیٹے مہند علی، احمد علی، محمد علی، ہدایت اللہ اور عبد اللہ ہوئے۔ مند علی کے تین فرزند محمد لطیف، محمد حنیف، محمد نذیر ہیں۔ محمد لطیف آزاد کشمیر پولیس سے بعہدہ ڈی ایس پی ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اعلیٰ و احسن کارکردگی کی وجہ سے احتساب بیورو میں بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعینات ہوئے۔ آپ کے تین فرزند ضیاء لطیف طاہر لطیف اور فرخ لطیف ہیں۔ ضیاء لطیف بہبود فنڈز میں بطور کمپیوٹر اوپریٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور طاہر لطیف محکمہ انکم ٹیکس آزاد کشمیر میں بطور کلرک تعینات ہیں۔ محمد حنیف کے تین بیٹے افراسیاب، شاہد اور زاہد ہیں۔ محمد نذیر کے چار فرزند سبطین، مدثر، حسنین اور فہد ہیں۔ احمد علی کے دو بیٹے عبد الرشید اور محمد بشیر ہیں۔ عبد الرشید کے تین بیٹے شاہد، مہران اور عدنان ہیں۔ محمد بشیر کے پانچ فرزند محمد

سلیمان وگلزمان ہوئے۔سلیمان کے پانچ بیٹے زائد،شاہد،منیر،بابر اور عمر ہیں۔گلزمان کے دو فرزند سجاد،اور اعجاز ہیں۔ہدایت اللہ کے تین بیٹے میر زمان،علی زمان اور شیر زمان ہوئے۔سیٹھ میر زمان اعوان محکمہ اکلاس سے ریٹائرمنٹ کے بعد ملک جنرل سٹور کے مالک ہیں آپ کے دو فرزند ملک نسیم وملک وقاص زیر تعلیم ہیں۔علی زمان کے بھی دو ہی فرزند ظہیر احمد وعبدالرزاق ہیں۔اس خاندان کے کوائف محمد عارف اعوان چھلوی نے ارسال کیے ہیں اور محترم گلزمان قاصد صاحب نے تصدیق فرمائی ہے۔

چہان اعوان چھلہ بانڈی:

قطب شاہ کی اولاد سے صوبہ خان چہان ایبٹ آباد سے چھلہ بانڈی میں آباد ہوئے۔ان کے دو فرزند فتح خان وحید خان تھے۔فتح خان کے تین فرزند خیر اللہ،اچھا خان ومہو علی تھے۔خیر اللہ کے سات بیٹے محمد خان،پیر خان،بوستان،محمد اکبر،کالا خان،جمعہ خان ومیر زمان تھے۔پیر خان کے تین فرزند علی اکبر،علی خان ومحمد زمان ہوئے۔بوستان کے دو بیٹے فقیر محمد وعبداللہ ہوئے۔محمد اکبر کے چار بیٹے شیر زمان،علی زمان،مظفر خان ومحمد سلیمان ہوئے۔کالا خان کے دو بیٹے شیر خان ونشی سمندر خان ہوئے۔جمعہ خان کے تین فرزند گل زمان،خانی زمان وشیر زمان ہوئے۔میر زمان کے دو بیٹے میر عالم وگل زمان ہوئے۔میر عالم خان محکمہ تعلیم سے نگران ریٹائرڈ ہوئے۔ان کے دو فرزند محمد عارف ومحمد عاصف ہیں

۔محمد عارف مرکزی نائب صدر آزاد کشمیر سکول ٹیچر آرگنائزیشن ہیں۔ان کے دو فرزند ہشام علی ومحسن علی ہیں۔گل زمان محکمہ تعلیم میں بطور AD فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کے تین بیٹے محمد نعیم،محمد سعید و طاہر محمود ہیں۔اچھا خان کے فرزند محمد حسین ہوئے۔جن کے تین فرزند علی زمان،محمد زمان وشیر زمان ہیں۔مہو علی خان کے تین بیٹے کالا خان،ہدایت اللہ وگل زمان ہوئے۔کالا خان کے تین بیٹے گوہر الرحمان،پیر خان ومیر زمان ہیں۔ہدایت اللہ کے دو بیٹے علی زمان وشیر زمان ہیں۔گل زمان کے دو بیٹے محمد یوسف ومحمد یعقوب ہیں۔

بنی حافظ،نانوگڑنگ:

چہان ایبٹ آباد سے حافظ محمد جمیل بن ولی محمد بن شیر زمان بن میر علی اکبر بن شیر محمد بنی حافظ میں آکر آباد ہوئے۔ان کے پانچ فرزند حافظ عبدالرحیم،حافظ عبدالکریم،حافظ عبدالحلیم،مولانا عبدالعزیز وحافظ محمد حنیف ہوئے۔حافظ عبدالرحیم کے دو بیٹے مولانا عبدالحمید ومولانا عبدالرشید ہیں۔مولانا عبدالحمید کے چار بیٹے قاری محمد

صادق،قاری عبدالمالک،حافظ عبدالرزاق وحافظ عبدالواحد ہیں۔حافظ عبدالکریم کے دو فرزند مولانا عبدالمجید وحافظ عبدالحئی تھے۔حافظ عبدالحلیم کے تین بیٹے مولانا عبدالخالق،حافظ وقاری عبدالقادر اور خطیب وحافظ عبدالوہاب ہیں۔حافظ محمد حنیف کے چار فرزند قاری عبدالعزیز،مولانا محمد شریف اشرفی،مولانا محمد رفیق ومحمد ادریس ہیں۔

قطب شاہی اعوان کٹھائی مظفر آباد:

قطب شاہ کی اولاد سے خواج محمد خان گزرے ہیں جن کے فرزند حیات محمد خان نمبردار تھے۔ان کے فرزند فقیر محمد خان نمبردار معروف گزرے ہیں جن کے چار بیٹے عبداللہ،عطا محمد،محمد علی وغلام محمد تھے۔عبداللہ کے دو فرزند محمد حسین وحبیب اللہ گزرے ہیں۔محمد حسین کے بھی دو ہی فرزند محمد یعقوب ومحمد شریف ہوئے۔محمد یعقوب کے چھ بیٹے مشتاق احمد سینئر سائنس ٹیچر محمد الطاف معاون محکمہ سردمز آزاد کشمیر محمد عنصر،محمد زاہد،کنول حسین ومجم الحسن ہیں۔مشتاق احمد کے دو بیٹے سعد اور ابوبکر ہیں۔

محمد الطاف کے دو فرزند علی الطاف وحسان الطاف ہیں۔محمد شریف کے تین بیٹے معاز،اویس اور فرجاد ہیں۔حبیب اللہ کے پانچ فرزند محمد بشیر،برکت اللہ،محمد صابر،محمد صادق ومحمد نذیر ہیں۔محمد علی کے پانچ فرزند میر محمد نمبردار،محمد اسلم ریٹائرڈ ڈی ای او عبدالعزیز دانش،عطا محمد وعبدالرحمن ہیں میر محمد نمبردار کے پانچ بیٹے منظور،عارف،طارق،نعیم واشفاق ہیں۔محمد اسلم کے چار فرزند منیر،طاہر،جمیل اور ضمیر ہیں۔عبدالعزیز دانش کے چار فرزند شبیر ظفر اقبال لیکچرر،فاروق اور اشفاق ہیں۔غلام محمد کے یعقوب اور عبداللطیف ہیں،عبداللطیف اوڑی میں آباد ہیں۔

مظفر آباد شہر:

کھکی جاولیاں سے ملک عالم شیر نے نقل مکانی کرتے ہوئے گڑھی حبیب اللہ میں سکونت اختیار کی اس کے بعد عالم شیر کے فرزند کریم دین نے مظفر آباد شہر میں سکونت اختیار کی،کرم دین کے فرزند کریم اللہ کے دو بیٹے ملک غلام حسین اور ملک غلام حیدر ہوئے۔ملک غلام حسین کے تین فرزند ملک فرخ حسن،ملک اظہر اور ملک نبیل ہیں ملک فرخ حسن بلدیہ مظفر آباد میں مانیٹر آفیسر ہیں۔ملک اظہر اور ملک نبیل کاروبار سے منسلک ہیں ملک غلام حیدر کے دو فرزند ملک منصور حیدر اور ملک نوید حیدر ہیں۔یہ دونوں بھی کاروبار کرتے ہیں۔اسی

شاخ سے صوبیدار گل محمد، محمد سرور فارسٹر و محمد اقبال گرمی حبیب اللہ میں بتائے جاتے ہیں۔

نیا محلہ چھلہ ونڑدل:

بدھائی کے دو فرزند رضائی و عزیز اللہ تھے۔ رضائی کے فرزند بجلی تھے جن کے تین فرزند ستار محمد، فضل محمد و فیض ولی گزرے ہیں۔ ستار محمد کی اولاد چھلہ میں آباد ہے۔ ستار محمد کے دو بیٹے شیر محمد و فتح محمد تھے۔ شیر محمد کے چار بیٹے فقیر محمد، فضل اللہ، حمید اللہ و رحمت اللہ تھے۔ فقیر محمد کے چھ فرزند برکت اللہ، عبد اللہ، ہدایت اللہ، سائیں، عطار اللہ و نواب خان ہوئے۔ فتح محمد کے فرزند عبد اللہ تھے جن کے تین بیٹے فضل اللہ، حمید اللہ و رحمت اللہ ہوئے۔ فیض ولی کے فرزند کالو کے دو بیٹے برکت اللہ و ہدایت اللہ تھے۔ بدھائی کے فرزند دوئم عزیز اللہ و راج محمد تھے۔ نیاز محمد کے فرزند فضل محمد تھے جن کے فرزند حبیب اللہ کے سات بیٹے یوسف، اسحاق، عبد العزیز، کریم اللہ، ہدایت اللہ و برکت اللہ تھے۔ اسحاق کے فرزند مشتاق و الطاف ہیں۔ عبد العزیز کے چار بیٹے سلیم، نسیم، خورشید و ندیم ہیں۔ ہدایت اللہ کے فرزند عبد الحمید، بشیر احمد و محمد اقبال ہیں۔ بشیر احمد کے چار بیٹے شبیر احمد عزیز احمد سفیر احمد و حبیب احمد ہیں۔ اسی شاخ کے دیگر اصحاب میں عبد اللہ، حفیظ اللہ، کمال، فقیر اللہ و عنایت اللہ پسران عزت اللہ، ہدایت اللہ، رحمت اللہ، محمد زمان و خانی زمان پسران فقر اللہ۔ پنوں، برکت اللہ و جمعہ پسران عنایت اللہ۔ حمید اللہ ولد حمیر۔ سرفراز ولد غلام دین۔ مسکین ولد سائیں ہوئے۔ برکت کے فرزند لطیف، جلیل، قیوم، ارشد و مختار ہیں۔

چھلہ میں آباد ایک اور شاخ کے ستار علی تھے جن کے دو بیٹے محمد مسکین و عبد الرحیم تھے۔ محمد مسکین کے چار فرزند ہوئے۔ عبد اللہ مرحوم ڈپٹی سیکرٹری سروسز محمد اقبال نگران جنگلات، محمد فیروز DFO محمد یعقوب صدر معلم ہائی سکول۔ عبد اللہ کے چار بیٹے محمد بشیر سیکشن کلرک سروسز محمد صابر سیکشن کلرک مالیات بابر و عامر ہیں۔ محمد اقبال کے چار فرزند ساجد، آصف، تنویر و ماجد ہیں۔ محمد فیروز کے دو بیٹے فرید و حسن ہیں۔ محمد یعقوب کے بھی دو ہی بیٹے طاہر و نعمان ہیں۔ چھلہ میں ایک اور شاخ بھی آباد ہے۔ اس شاخ کے موسیٰ خان و فقیر محمد دو بھائی گزرے ہیں۔ فقیر محمد کا بیٹا بوستان خان ہوا۔ موسیٰ خان کے تین فرزند میر زمان، شیر زمان و علی زمان ہوئے۔ میر زمان کے چار بیٹے الطاف، الیاس، ریاض و امتیاز ہیں۔ ریاض نظامت لوکل گورنمنٹ میں ملازم ہیں۔ شیر زمان کے دو فرزند محمد رفیق بلاک آفیسر جنگلات و محمد شفیق سیکشن کلرک مالیات ہیں۔ علی زمان کے فرزند ملک نثار ہیں۔ چھلہ میں رہائش پذیر عبد الرحمٰن آزاد پرائیویٹ ہمراہ چیف سیکرٹری ہیں۔ آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے کوآرڈینیٹر بھی ہیں۔ چھلہ ہی میں ہدایت اللہ کے تین فرزند علی زمان، فیض علی و اختر حسین ہوئے۔ فیض علی کے تین بیٹے قدیر

اعوان، بشیر و رشید ہیں۔ قدیر اعوان زراعت میں PA ہیں۔ علی زمان کے تین بیٹے جاوید افتخار و اعجاز ہیں۔

دھنیال علوی اعوان مظفر آباد، باغ و مری وغیرہ:

تاریخ قبیلہ دھنیال کے مصنف پروفیسر راجہ حق نواز دھنیال نے ص 29 پر شجرہ حضرت علیؓ سے دھنی پیر تک اسطرح درج کیا ہے۔ معظم شاہ المعروف دھنی پیر بن خسرو شاہ بن امیر ملک بن جعفر بن معاویہ بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن ابراھیم بن حسن بن قاسم بن حسن الاطروش بن اسماعیل بن زید بن حسن بن امام ابراھیم بن امام حنفیہ بن حضرت علی۔ صفحہ 20 پر جعفر بن معاویہ سے حسن الاطروش اور ان سے امام ابراھیم بن حنیف تک سب کو ناظم اعلیٰ ملتان لکھا ہے جبکہ تاریخ علوی اعوان میں ابن خلدون جلد پنجم و تاریخ ھیعان علی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حسن الاطروش نے <u>301</u> ھ میں طبرستان پر قبضہ کیا اور <u>304</u> ھ میں شہید ہوا۔ ان کے تین بیٹے ابو القاسم، حسن و حسین تھے۔ یہ خاندان طبرستان اور نیشاپور وغیرہ پر حکمران رہا۔ تاریخ مسعودی نے حسن الاطروش کو محمد حنفیہ بن حضرت علی کی اولاد سے لکھا ہے۔ مگر دیگر مورخین ان کا شجرہ نسب امام زین العابدین بن امام حسینؓ سے ملاتے ہیں۔ حسن الاطروش بن علی بن حسین بن علی بن عمر بن زین العابدین۔ (تحقیق الاعوان ص 118، علوی اعوان ص 283)۔ اور صفحہ 12 پر قبیلہ دھنیال کے ایک پرانے کرسی دار گلاب خان و فیض علی کے شجرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں "امیر زبیر کو شاہ زبیر" لکھ کر ان کی اولاد کو پیر امانت شاہ اور دھنی پیر جبکہ اصل حقیقت ہے کہ امانت شاہ اور پیر شام شاہ کے رسول اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے اور بعد آج تک پورے عرب میں یہ نام نہیں ملتے، معلوم نہیں پرانا شجرہ نسب یک جنبش قلم مسترد کرنے اور نیا شجرہ نسب اپنانے کے دستاویزی ماخذ کیا ہیں؟ قبل ازیں دھنیال قبیلہ کا نسب نامہ جولائی <u>1930</u>ء تاریخ تحفت گنج جلد دوئم ص 1460 میں شاکر بن فرمان علی ساکن کرور، اپریل <u>1932</u>ء میں تاریخ بحر الجہاں ص 76 پر صوبیدار غلام محمد بن پلا خان ساکن کلاں بساند کے حوالہ سے درج ہوا۔ اور <u>1990</u>ء میں تاریخ انساب القبائل اکبریا جلد اول ص 443 پر شائع ہو چکا ہے۔ جن میں دھنی پیر بن مانک شاہ بن پیر امانت شاہ بن شام شاہ بن جمعہ شاہ بن شاہ زمان بن زمان علی شاہ بن زبیر شاہ بن قطب شاہ سے ہوتا ہوا نو پشت بعد امام حنیف بن حضرت علیؓ سے ملتا ہے۔

تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق کے ص 129 پر محمد الاکبر (محمد حنفیہ) کی آٹھویں پشت میں دھنی پیر لکھے ہیں۔ محمد دین فوق کے زیر مطالعہ تاریخ بحر الجہاں بھی رہی ہے۔ یہاں یا تو کتابت کی غلطی ہے یا مصنف کو دھوکا ہوا درست بات یہ ہے کہ تاریخ ہذا کے مطابق محمد الاکبر (محمد حنفیہ) کی اٹھارہویں پشت اور قطب

شاہ کی آٹھویں پشت میں دھنی پیر بن مانک شاہ گزرے ہیں۔ بقول مصنف دھنی پیر کی پیدائش 1110ء میں ہوئی اور امام ابراھیم 95ھ بمطابق 714ء ملتان کے ناظم اعلیٰ ہوئے اور ان کی اولاد ملتان میں آباد ہوئی لہٰذا امانت شاہ و شام شاہ کے ناموں پر اعتراض اس لیئے درست نہ ہے یہ نام برصغیر پاک و ہند کے ہیں نہ کہ عرب کے۔ مصنف کا یہ فرمانا درست ہے کہ حضرت علی کے کسی فرزند کا نام زبیر نہ تھا حضرت علیؓ کے فرزند محمد بن حنفیہؒ کے پوتے کا نام محمد عرف زبیر بن علی تھا۔ تاریخ علوی ص 213 و دیگر کتب کے حوالہ سے حضرت علیؓ کے فرزند عمر الاطرف کی چوتھی پشت میں قاسم طالقان بن محمد ملتان کے حکمران تھے اور ان کی اولاد حاکم رہی۔ تاریخ علوی ہی کے ص 261 پر جمرۃ انساب العرب کے حوالے سے لکھا ہے کہ ابراھیم بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) کے دو بیٹے اسماعیل و محمد تھے جن کی اولاد کوفہ میں آباد ہے۔ دیگر مورخین نے ان کی اولاد کا تذکرہ نہیں کیا۔ کتاب رحمۃ للعالمین کے مصنف کے مطابق محمد حنفیہ کے بیٹے عون، علی و جعفر سے نسل چلی۔ اس طرح تاریخ قبیلہ دھنیال میں درج شدہ شجرہ نسب درست معلوم نہیں ہوتا۔ دھنی پیر کی اولاد مری، راولپنڈی، لیپا، آرلیاں، گلشن، علاؤالدین، کروڑہ، مراز، ائرپورٹ مظفرآباد۔ ملوٹ، راولی، بھاٹا، سنگوھ، باغ وغیرہ میں کثیر تعداد میں آباد ہے۔ مظفرآباد میں سب کے سب محکمہ مال میں اعوان درج اور مستند شجرہ قطب شاہی رکھتے ہیں۔ راقم نے لیپا، آرلیاں گلشن علاؤ الدین ائرپورٹ و مراز میں آباد دھنی پیر کی اولاد کے شجرھائے نسب ملاحظہ کیے معمولی فرق سے تمام نسب ناموں میں دھنی پیر بن پیر مانک شاہ بن پیر امانت شاہ بن پیر حسین شاہ بن پیر شام شاہ بن جمعہ شاہ بن شاہ زمان بن زبیر شاہ بن زمان علی شاہ بن مزل علی کلگان شاہ بن قطب حیدر شاہ غازی علوی نام درج پائے گئے۔ دھنی پیر کے والد پیر مانک شاہ کا مزار پشاور میں بتایا جاتا ہے۔ حافظ عتیق الرحمان اعوان ساکن لیپا کے مطابق دھنی پیر کا مزار جہلم اور دینہ کے درمیان میں واقع ہے۔ ایک میجر صاحب مزار کے متولی ہیں۔ تاریخ قبیلہ دھنیال کے مطابق اگر دھنی پیر کا مزار لعراز کوٹلی ستیاں میں ہے تو جہلم و دینہ کے وسط میں کس کا مزار ہے؟ کیا وہ دھنی پیر کوئی اور ہیں اگر اور ہیں تو ان کی اولاد کہاں آباد ہے اس لیے اس معاملہ میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

دھنیال اعوان لیپا:

دھنی پیر کی گیارھویں پشت میں نور محمد بن دستار خان معروف گزرے ہیں۔ نور محمد کے تین فرزند فتح محمد، فقیر محمد و علی محمد تھے۔ فتح محمد کی اولاد گلشن علاؤالدین و آرلیاں میں آباد ہے۔ ان کی اولاد سے عبدالرحیم علوی قابل ذکر شخصیت ہیں۔ فقیر محمد کی اولاد ملوٹ باغ وغیرہ میں آباد ہے اور علی محمد کی اولاد لیپا میں ہے۔ علی محمد کے

فرزند شاہ محمد تھے جن کے بیٹے چوہڑ محمد کے پانچ فرزند، محمد شیر، فتح شیر، فلک شیر، محمد خان و بگاہ خان تھے۔ محمد شیر کے چار فرزند جلال الدین، دوست محمد، ہیبت خان و عطا محمد تھے جلال الدین کے چھ بیٹے عبداللہ، احمد شیر، عزیز اللہ، سید احمد، سکندر و رحمت اللہ ہوئے عبداللہ کے دو بیٹے طواسین و سردار محمد حنیف تھے طواسین کے دو فرزند یامین و افضل ہوئے یامین نمبردار تھے ان کے چار فرزند نور عالم، محمد سلیم، محمد شریف و محمد عارف ہیں نور عالم کے دو بیٹے عمر و کفائیت ہیں محمد سلیم کے دو فرزند شاہین و تیمور ہیں شریف کے تین فرزند شیراز، سفین و وہاب ہیں عارف کے فرزند شفاعت ہیں محمد افضل کے تین فرزند مصطفیٰ، محمد اصغر و محمد انصر ہیں مصطفیٰ کے تین بیٹے طیب، سہیل و عدنان ہیں محمد اصغر کے دو بیٹے خلیق و عبدالصمد ہیں محمد انصر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان معروف قانون دان ہیں آپ کے تین فرزند وقار، شجاعت و سعد ہیں سردار محمد حنیف کے دو فرزند ذوالفقار و محمد اختر ہیں ذوالفقار کے فرزند منظور ہیں محمد اختر کے سات بیٹے الیاس، بدرالزمان، جاوید اختر، عابد حسین، جنید، عدیل و عقیل ہیں دوست محمد چار فرزند غلام علی، محمد یونس، میر ولی و میر احمد تھے میر ولی کے فرزند مولوی عبدالکبیر مرحوم قابل ذکر شخصیت تھے بڑھاپے میں بھی آپ کا حافظہ قوی تھا گزشتہ سال وفات پائی اس خاندان کا شجرہ نسب جاوید اختر ولد محمد اختر کے توسط سے آپ ہی نے راقم کو قلمبند کروایا آپ کے دو فرزند شمس الدین و روشن دین ہیں شمس الدین کے دو فرزند حماد و منھاج ہیں روشن دین کے فرزند مامون الرشید ہیں عطا محمد کے چار فرزند محمد ایوب، مہربان، میر نواب و احمد نور تھے محمد ایوب کے تین بیٹے محمد یوسف، عبدالغنی و عبدالغفور ہوئے محمد یوسف کے پانچ فرزند حافظ عتیق الرحمان ممتاز رہنما جمعیت العلمائے اسلام آزاد کشمیر، محمد دلپذیر معلم، محمد نذیر معلم، محمد خورشید و محمد منیر ہیں حافظ عتیق الرحمٰن کے فرزند اسامہ ہیں۔ بلو، زبیر و موسیٰ پسران احمد شیر۔ نصر اللہ و نعمت اللہ پسران عزیز اللہ۔ امان اللہ و زمان پسران سید احمد۔ حفیظ اللہ، حمید اللہ، اشرف و محمد حسین پسران سکندر۔ ہدایت اللہ، عبدالرحیم و متولی پسران رحمت اللہ۔ قطب الدین ولد احمد نور۔ اسماعیل و یاسین پسران میر نواب۔ محمد خان، خلیل، و مجید پسران مہربان۔ عظمت اللہ، کالو، سلطان علی و نور زمان پسران ھیبت خان قابل ذکر ہوئے۔

دھنیال علوی، آرلیاں و گلشن علاؤالدین:

مزل علی کلگان کے فرزند زمان علی شاہ کی آٹھویں پشت میں دھنی پیر مشہور و معروف ولی اللہ گزرے ہیں ان کے فرزند صنرال شاہ کے دو فرزند محمود شاہ و معدین شاہ تھے معدین شاہ کی اولاد مراز وغیرہ میں آباد ہے محمود شاہ کے دو فرزند ولیس رائے و سنگ رائے تھے سنگ رائے کی اولاد ملوٹ باغ کے علاوہ راولپنڈی و مری وغیرہ میں

آباد ہے دلیس رائے کی نویں پشت میں فتح محمد، فقیر محمد و علی محمد پسران نور محمد بن دستار بن عدلی خان بن شیر محمد بن چنگیز خان بن شیر احمد بن محمد اکبر بن مہر دین تھے۔علی محمد کی اولاد دلیپا وغیرہ میں آباد ہے۔فتح محمد کے فرزند صالح محمد کے دو بیٹے نور محمد و فقیر محمد تھے فقیر محمد کے پوتے عبد الرزاق و عالمدین پسران امام دین ہوئے عبد الرزاق دیو بند کے فارغ التحصیل ہیں ان کے دو بیٹے عبد الرحیم و گلفراز ہیں عالمدین کے تین فرزند عبد الخالق، عبد المالک و عبد الواحد ہیں عبد الخالق کے فرزند اسرار احمد ہیں نور محمد کے تین فرزند عالم دین، جمال دین و کالو خان تھے عالم دین کے پانچ فرزند عبد الرحیم علوی، عبد الرشید علوی، محمد اشرف علوی، عبد الصبور علوی و عبد القدوس علوی ہیں یہ تمام بھائی گلشن علاؤالدین ڈھیریاں میں آباد ہیں۔

عبد الرحیم علوی عالم فاضل، ممتاز مذہبی، سیاسی و سماجی رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ ہمدرد، نیک سیرت وخدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں۔المقدر ٹریڈرز (Pvt) لمیٹڈ راولپنڈی کے چیف ایگزیکٹیو، شاہ فیصل ویلفیئر ٹرسٹ کے سیکرٹری جنرل اور جمعیت اہلحدیث مظفر آباد کے امیر ہیں اس خاندان اور اشرو دگ کا شجرہ نسب آپ ہی کے تعاون سے شامل کتاب ہوا، تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں ان کے دو فرزند عبد الباسط علوی و عبد الواحد علوی ہوئے عبد الباسط علوی عالم دین تھے 18 اکتوبر 2005ء کے زلزلہ میں یہ خود ان کی اہلیہ و بیٹا تینوں شہید ہوئے عبد الواحد علوی آزاد کشمیر پولیس میں ملازم ہیں اور کرکٹ کے بہترین کھلاڑی ہیں عبد الرشید علوی کے دو بیٹے وسیم علوی و عاصم علوی ہیں محمد اشرف کے فرزند اشفاق علوی ہیں۔جمال دین کے پوتے طیب، طاہر، ظاہر، حبیب الرحمان و فضل الرحمان پسران عبد الرحمان ہیں افضل و عادل پسران عبد الرحیم۔عبد اللہ، عطاء اللہ و عنایت اللہ پسران عبد الرشید۔عبد الوحید، عبد الماجد و عاقب پسران عبد الغفور۔محمد ناصر بن عبد الشکور قابل ذکر ہیں کالو خان کے فرزند سائیں محمد کے تین بیٹے عبد الہادی، عبد اللہ و عبد الرحمان ہیں۔

دھنیال اعوان کردلہ، گھاسلہ لیپا مظفر آباد:

دمنی پیر کی اولاد سے بلند خان کردلہ مظفر آباد میں آباد ہوئے ان کے دو بیٹے بیرو اور فقیر محمد گزرے ہیں بیرو کے تین فرزند قمر علی، محمد علی لاولد و فجر علی لاولد تھے۔قمر علی کے دو بیٹے محمد زمان و میر زمان ہوئے۔محمد زمان کے چار بیٹے شیر زمان، نور زمان سلیمان اور علی زمان ہوئے۔شیر زمان کے چھ فرزند محمد نصیر، سفیر، سدھیر، قدیر، صدیق اور شیراز ہیں۔نور زمان کے تین بیٹے کالا خان، طاہر اور وحید ہیں۔سلیمان کے دو فرزند کامران اور عمران ہیں۔علی زمان کے جہانگیر اور مجم علی ہیں۔میر زمان کے دو فرزند علی اکبر اور گوہر الرحمان ہوئے۔علی اکبر

کے چار بیٹے شفیق، ساجد، سلیم اور عمران ہیں۔بلند خان کے فرزند دوئم فقیر محمد کے دو بیٹے عطا محمد و دریا محمد ہوئے۔عطا محمد کی اولاد مقبوضہ کشمیر اور گھاسلہ لیپا میں آباد ہے۔دریا محمد کے دو فرزند سلیمان اور عبد الرشید ہوئے۔سلیمان کا بیٹا محمد اقبال ہے۔لیپا گھاسلہ میں شوکت، الیاس، عارف و رؤف پسران محمد ایوب، جمیل، خورشید و فرید پسران محمد یوسف۔علی اکبر و ہدایت اللہ پسران عبد اللہ۔محمد یوسف، یونس و ایوب پسران یعقوب ہیں۔

نوکوٹ لیپا مظفر آباد:

شکر ملک کے دو فرزند رحمن ملک اور کرم ملک تھے۔رحمن ملک کے فرزند نمبر دار ملک گزرے ہیں جن کے دو بیٹے مختار ملک و محمد ملک تھے۔نمبر دار مختار ملک کے اکلوتے فرزند نمبر دار ملک عبد القادر ہیں۔آپ سیاسی و سماجی امور میں بھرپور حصہ لیتے ہیں آپ کے پانچ بیٹے ملک محمد اقبال، ملک غلام سرور پرائمری مدرس، عبد اللطیف عبد الشکور، عبد الوارث ہیں، محمد ملک کے بیٹے دلاور ملک ہوئے جن کے فرزند محمد یاسین ہیں۔

کھاوڑہ، ڈنہ کچیلی، جیسوا، گورسیاں وسنگلور وغیرہ:

مزل علی کلگان کی گیارہویں پشت میں ملک ساہو خان بن جیسر بن سالت بن رجوئیں بن ملک قول بن پھرن بن کدو بن ددول بن چرایا بن عبد الجبار بن کرم علی علاقہ دولسیال سے ہجرت کر کے کچھ عرصہ ہزارہ میں قیام کے بعد ڈنہ کچیلی میں آباد ہوئے۔ملک ساہو کے تین فرزند ملک دمن، ملک بدھ و ملک داؤد تھے ملک داؤد کی اولاد پونچھ میں آباد ہونا بتائی جاتی ہے۔ملک بدھ کی اولاد بدھال کہلاتی ہے۔اعوانان کھاوڑہ کی تاریخ سلسلۃ الاعوان مولوی فقیر اللہ اعوان نے 1950ء میں لکھی دوبارہ اضافے کے ساتھ یہی کتاب 2003ء میں محمد فاروق اعوان، اورنگزیب اعوان ورشید افضل اعوان نے شائع کروائی اس خاندان کی چار شاخیں ہیں۔ملک بدھ کی اولاد بدھال، ملک ملاں، ملک پاجی و ملک نیک محمد پسران جسیل بن ملک دمن کی اولاد سے ملیال، پائیال ونیک آل گوتیں ہیں۔پائیال شاخ خیریاں، میرا جاگی، جھنڈ گراں، چمیائی، بکر فتوٹ، عزیولہ، دھرنگو، گوجرہ، گھیل، جسیوا، اور چھاؤ وغیرہ میں آباد ہے۔ملیال شاخ گورسیاں، کھول بالاکھراں، اچھاڑ، سنگلور، کنڈیاں، کیرا، کوہی مٹہ، گھیل، چوحملہ، باجلہ اور کنیناں میں آباد ہے۔بدھال گوت ڈربنگ، سہوتر، اورنگ آباد، ڈنہ کچیلی، بکر فتوٹ، خیریاں، جھمر ڈوگہ، چوحملہ، جھنکوٹلی، بنیاں اور گورسیاں میں آباد ہے اسی شاخ سے خواج محمد تھے جن کے دو فرزند میاں علم دین و میاں غلام علی گزرے ہیں۔میاں علم دین کے

پانچ بیٹے مولوی کریم، مولوی عظیم، مولوی احمد جی، مولوی نظام دین لاولد و مولوی بدر الدین تھے مولوی احمد جی
کے چار بیٹوں کی اولاد ہوئی۔ مولوی اکبر دین کی اولاد اوڑی، مولوی حنیف کی اولاد سر بگلہ ہٹیاں، غلام حسین کی
اولاد ہٹیاں بازار اور مولوی یوسف کی اولاد چھتر نمبر 2 باغ میں آباد ہے۔ جن میں مولوی محمد خان، مولوی
اعظم ہوئے۔ ابراہیم، الف دین، عبدالرحمان پسران مولوی بدر الدین و مولوی محمد غلام بن محمد کریم قابل ذکر
ہوئے۔ ملک ساہو کی اولاد کا شجرہ نسب شامل کتاب ہے۔ اس خاندان کی شخصیات میں مولوی فقیر اللہ مرحوم،
جسٹس محمد اکرم خان، ظفر عباس ایڈووکیٹ، ڈاکٹر شیر زمان، لکھی زمان ایڈووکیٹ، زاہد اکرم ایڈووکیٹ، انجینئر
محمد یاسین، محمد فاروق ماہر مضمون، شیر افضل اعوان عربی مدرس، عظمت حسین ڈویژنل اکاؤنٹس آفیسر، ڈاکٹر عبد
الغفور، محمد نصیر ذاتی معاون، عبدالعزیز سینئر مدرس، الحاج عبدالعزیز ریٹائرڈ صدر معلم ہائی سکول۔ محمد ریاض ماہر
مضمون، محمد شریف سینئر مدرس، محمد اقبال سینئر مدرس، محمد خان پرائیویٹ سیکرٹری زکوٰۃ کونسل۔ خورشید عالم، محمد اکرم
و محمد فاروق سینئر معلمین، حافظ محمد ایوب، حافظ اقبال، حافظ محمد اسلم، محمد سلطان انسپکٹر، صابر حسین سینئر معلم ملک محمد
شفیع سابق ڈسٹرکٹ کونسلر ملک اختر پرویز، مولوی نیاز محمد، محمد یعقوب، ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ڈاکٹر محمد فاروق
، افتخار احمد ایڈووکیٹ، زین اکبر نگران صحت عامہ محمد رشید، ڈاکٹر محمد سلیم، حسین اکبر ہیڈ ڈرافٹسمین اینڈ کسٹم آفیسر
ریٹائرڈ، محمد جاوید اکاؤنٹنٹ جیل خانہ جات محمد صابر ایم ایس سی، حافظ بشیر، محمد اکرم مدرس، ڈاکٹر محمد اکبر، محمد اکرم
زراعت آفیسر، شیر علی سی ڈی سی آفیسر، حافظ عبدالرحمان، ملک اورنگزیب اعوان سینئر مدرس، محمد شبیر صحت عامہ، محمد
یعقوب سنئر سکیل سٹینوگرافر برقیات، عبدالودود عربی معلم محمد جمیل جنگلات، حافظ وزیر علی، حافظ شعیب، حافظ اکرم
، حافظ شبیر احمد، حافظ گل نصیر، حافظ طاہر محمود وغیرہ قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔ بدحال شاخ سے میاں غلام علی
کے پوتے غلام رسول بن ڈھیرو میر پور جاتلاں / اکری والا موہڑہ میں آباد ہوئے۔ بدحال مظفر آباد میر پور کے
علاوہ تیتری نوٹ راولاکوٹ میں بھی بتائے جاتے ہیں۔

اعوان پٹی، بٹلیاں، پنجکوٹ، میراسرد، بھاگسر، میرہ خورد:

مزمل علی کلگان کی چودیویں پشت میں پیارا خان بن باز بن پھولا بن شہد بن مل بن جیا بن دودا بن
سدس بن ماچہ بن موسیٰ بن حسن بن جنت بن پاد بن کلی تھے جن کے دو بیٹے گوگڑ خان اور کوچی خان تھے۔ گوگڑ
خان کے دو فرزند محمد خان و حیدر خان تھے۔ محمد خان کے فرزند خدر تھے۔ جن کے فرزند درویش گزرے ہیں۔
درویش کے تین فرزند شمشیر خان، نعمت خان اور خدا بخش تھے۔ شمشیر خان کی اولاد پنجکوٹ میں آباد ہے۔ جس کی
دسویں پشت میں ہاشم علی و احمد علی پسران کرم دین تھے۔ ہاشم علی کے فرزند سبز علی کے آٹھ فرزند خانی زمان، میر
زمان، محمد الیاس، علی زمان، شیر زمان، اشرف، ریاض و امتیاز ہوئے۔ محمد الیاس کے فرزند کیپٹن آصف علی و علی
زمان کے فرزند روشن علی قابل ذکر ہیں۔ اسی شاخ سے نمبردار رستم خان و حاجی سکندر پسران میر احمد علی ہوئے۔
حاجی سکندر کے چار فرزند محمد حسین، غلام حسین، شریف حسین و مقبول حسین P.S مالیات قابل ذکر ہیں۔ نعمت کی
پانچویں پشت میں صوفی خان خریولہ باغ میں آباد ہوا جس کے تین فرزند دیدار بخش، سالت اور خدا بخش تھے۔
سالت کی اولاد دکلری میں آباد ہے۔ خدا بخش کے چار فرزند نور کلی، پنوں خان، مٹھو خان و محمود خان گزرے ہیں۔
نور کلی کی اولاد دارنا کھہ میں آباد ہے۔ نور کلی کے تین بیٹے مرچہ خان، شادی بیگ و شیر خان تھے۔
مرچہ خان کے پوتے بھٹو خان بن راج محمد گزرے ہیں۔ بھٹو خان کے فرزند احمد علی تھے۔ جن کے پانچ فرزند حسن
علی ہاشم علی، شیر محمد، سائیں محمد و غلام محمد تھے۔ حسن علی کے چار فرزند ولی محمد، سبز علی، صفدر علی و سیف علی تھے۔ ولی محمد
کے چار فرزند حیدر علی، شاہ زمان سپروائزر زراعت، محمد شریف و رستم ہوئے۔ حیدر علی کا بیٹا اسحاق ہے۔ شاہ زمان
کے تین فرزند خالد، طیب، اسامہ و قدوس ہیں۔ محمد شریف کے دو فرزند سلیم و سجاد علی ہیں۔ سبز علی کے دو فرزند
یوسف و یونس ہیں۔ یوسف کے تین فرزند سخاوت، شبیر و بلال ہیں یونس کے دو فرزند ریاست و فضیان ہیں۔
سیف علی کے چار فرزند عبداللطیف، فرید، زمان علی اور عبدالحمید ہوئے۔ عبداللطیف کے تین بیٹے نعیم، شیراز
اور سبطین ہیں فرید کے دو بیٹے ندیم اور رمیض ہیں۔ زمان علی کے تین فرزند وسیم، فراز اور قمر ہیں۔ حاشم علی کے میر
زمان و محمد زمان ہوئے محمد زمان کے تین فرزند قاسم علی، اشرف علی و نور علی ہوئے اسی شاخ سے مظلوم، نثار منظر
و ثاقب پسران شیر زمان۔ تاجدار، دلدار، صدام، عمران و کامران پسران میر ولی۔ سعید و قاصد پسران مان علی
۔ کفایت و شفاعت علی پسران لیاقت علی۔ نعیم ولد قمر علی۔ شاہد ولد منظور۔ عاطف ولد آصف۔ ممتاز، مشتاق،
رفتاج وافتاج پسران قاسم علی۔ سخاوت، سجاول پسران نور علی۔ اشرف علی ولد محمد زمان ہیں۔ شیر محمد کے چار بیٹے علی
عمر، سکندر خان، نواب خان و فقیر علی تھے۔ علی عمر کے چھ فرزند نعمت علی، اسلم، کالا، فاروق، محبت علی اور واجد علی

ہوئے نعمت علی کے دوفرزند دلپزیر وعصمت ہیں اسلم کے تین فرزند عامر، عاصم وطیب ہیں کالا کے دوفرزند کامران وضمیر ہیں فاروق کے تین بیٹے احتشام، عدنان و فیضان ہیں۔ سکندر خان کے دو بیٹے برکت علی ومحمد اکرم ہیں برکت علی کے چھ فرزند امتیاز، اخلاق، شکیل، اسحاق، ریاض وسلیم ہیں اکرم کے دوفرزند صابر و بابر ہیں۔ نواب خان کے چار فرزند رفیق، منیر، علی زمان ونصیر ہیں۔ فقیر علی کے سات فرزند رحمت علی، شاہ زمان، مقصود، عبدالقیوم، فیاض، نوید اختر وحید اختر ہیں مقصود کے فرزند جلال ہیں عبدالقیوم ہیڈ کنسٹیبل ہیں اس خاندان کا شجرہ نسب ان ہی کے تعاون سے درج ہوا۔ ان کے چھ فرزند شباب، خباب، ثقلین، مامون، خاور وزین العابدین ہیں۔ اسی شاخ سے جمد علی کے فرزند محمد زمان علی ہوئے۔ جن کے دوفرزند محمد افضل وشاہ زمان ہیں۔ افضل کے تین فرزند احسان، حسنین وحسن ہیں۔ شاہ زمان کے فرزند ارسلان ہیں۔ پنوں کی پانچویں پشت میں نادر علی، صوبہ، فجر علی ،فجو، حسن علی پسران راج ولی، محمود، نامراد، بادل پسران منگا گزرے ہیں۔ محمود علی کے فرزند محمد علی تھے جن کے چار فرزند جمد علی، رحمت اللہ، محمد خان وفتح خان گزرے ہیں، جمد علی کے پانچ فرزند محمد اسلم، سکندر، اکبر، کالو وحبیب اللہ ہوئے، حبیب اللہ کے دو بیٹے تجمل حسین وعبدالقیوم ہیں، عبدالقیوم محکمہ سرویز میں نگران کے عہدہ پر متمکن ہیں، آپ کے تین فرزند شفیق احمد، جنید قیوم واسامہ قیوم ہیں۔ تجمل حسین کا فرزند صدام ہے، اسلم کے پانچ بیٹے محمد تاج، ریاض، امتیاز، مختار واشتیاق ہیں۔ سکندر کے تین بیٹے منظور، اقبال وطارق ہیں۔ کالو کے چار فرزند اختر، اشرف، یعقوب وحنیف ہیں۔

مٹھو کی چھٹی پشت میں نواب خان، علی افسر، محمد یوسف اعوان ومحمد بشیر اعوان ہوئے۔ نواب خان کے تین فرزند کیپٹن محمد افضل اعوان ذوالفقار وحارون ہیں۔ کیپٹن محمد افضل اعوان ضلع کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں اور مسلم کانفرن کے مرکزی رہنما ہیں آپ کے دوفرزند فیاض وشیراز ہیں۔ علی افسر کے چار بیٹے محمد فرید، تجمل حسین آڈیٹر، طاہر وشاہد ہیں۔ محمد یوسف اعوان مرحوم معروف شخصیت تھے۔ آپ ایڈیشنل چیف سیکرٹری ترقیات آزاد کشمیر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے دوفرزند عامر یوسف وعمر یوسف ہیں۔ محمود خان کی اولاد صالح گلی، سمبل کوٹ، پہل، برسالہ وغیرہ میں آباد ہے۔ محمود خان کے دوفرزند خلیفہ مہر محمد خان وخلیفہ فتح محمد خان مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ مہر محمد کے دو بیٹے قاضی روح اللہ وقاضی امیر اللہ تھے۔ قاضی روح اللہ کے فرزند تاج محمد تھے جن کے چار فرزند بیر محمد، محمد نیاز، محمد غوث اور نور احمد گزرے ہیں۔ بیر محمد کے بیٹے میاں بخش تھے جن کی اولاد سمبل کوٹ، پہل برسالہ بھروڑہ میں آباد ہے۔ شاہ زمان، فتح نور اور ملاں نماناں قابل ذکر بتائے جاتے

ہیں۔ محمد نیاز کی اولاد ہڑیانہ میں، محمد غوث کی فتح جھنگ اور نور احمد کی اولاد پکھلی ہزارہ میں بتائی جاتی ہے۔ نور احمد کے فرزند مقیم خان تھے جن کے بیٹے ارمیم خان کے تین فرزند فائز مان، کالا اور عبداللہ ہوئے۔ فائز مان کے تین بیٹے قدیر، ارشد واشرف ہیں۔ کالا کے آٹھ فرزند یونس، صدیق، قاسم، قیوم، عزیز، عرفان، مسکین اور فضل الرحمان ہیں۔ قاضی امیر اللہ کے چار بیٹے قاضی خیر محمد، ستار محمد، جموں ونورا تھے۔ قاضی خیر محمد کے فرزند قاضی نیک محمد کے تین بیٹے ملاں ڈھوڈا، فقیر محمد اور حافظ مرید تھے۔ ملاں ڈھوڈا کے بیٹے مولوی تاج محمد کی اولاد دراولاکوٹ پونچھ میں بتائی جاتی ہے۔ حافظ مرید کی اولاد سے مولوی عبدالرحیم، مولوی عبدالمجید، عبدالحکیم، مولوی امام دین، عبدالرشید اور عبدالحی قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔ ستار محمد کے فرزند مولوی محمد نور تھے جن کے تین بیٹے ملاں فتح نور، میاں فقیر اور ملاں صوفی تھے۔ ملاں فتح نور کے پوتے محمد رفیق ولد سید اکبر۔ محمد رشید ولد ولی اکبر۔ محمد بشیر وبدر منیر پسران علی بہادر بتائے جاتے ہیں۔ میاں فقیر کے فرزند میاں نور عالم، غلام رسول ومولوی میر عالم صاحب اولاد ہوئے۔ میاں نور عالم کے فرزند میاں محمد شفیع سابق ایم ایل اے ممتاز سیاسی وسماجی رہنما گزرے ہیں ان کی اولاد مظفر آباد شہر میں آباد ہے۔ آپ کے چار فرزند محمد منیر کنزرویٹر جنگلات، محمد بشیر، ارشد محمود ومصدق حسین ہوئے۔ غلام رسول کے تین فرزند عبدالعزیز، شاہ جہاں وسلیمان ہیں۔ مولوی میر عالم کے تین بیٹے محمد عرفان، محمد نواز ومحمد نجیب ہیں۔ خلیفہ فتح محمد کی چوتھی پشت میں غلام محمد، محمد نور، علی محمد، تاج محمد وبیر محمد پسران چیندا خان گزرے ہیں۔ غلام محمد کی اولاد سے اختر، صادق وسفیر پسران گل اکبر۔ فرمان علی، زمان علی، لیاقت، شفاعت، ذاکر علی و عابد علی پسران نور علی۔ محبوب حسین، عبدالرؤف، محمد اقبال ذوالفقار، ریاض ونیاز پسران سید شریف۔ محمد امین مختار وخامین پسران محمد شریف۔ محمد یونس، یامین و قلزم پسران غلام حسین۔ میر اکبر ولد میر حسن بتائے جاتے ہیں محمد نور کی اولاد سے ظہیر، تنویر وجہانگیر پسران سفیر خان۔ شفیق، خورشید، عبدان، نثار، خالد ومختار پسران سکندر خان۔ محمد لطیف، رفیق وآزاد پسران عبداللہ۔ نذیر اللہ، عزیز اللہ ومحمد نذیر پسران نور حسین۔ عبدالعزیز، صدیق، گل حسین وامیر حسین پسران نور حسن۔ نعمان، عرفان، خاقان وہادی پسران میاں بھولا۔ اورنگزیب وعبدالکریم پسران اسماعیل۔ قطب الدین، رکن الدین ومحمد اکرم پسران علی گوہر بتائے جاتے ہیں۔ علی محمد کی اولاد سے سہراب، گلفراز وتنویر پسران محمد آزاد۔ طاہر ولد الیاس۔ غیاث احمد ومظہر پسران محمد عباس۔ سیف الملوک، گل زمان ومیر زمان پسران سید اللہ ہوئے۔ تاج محمد کی اولاد سے محمد نخی خان ولد ہاشم دین۔ بیر محمد کی اولاد سے عبد المجید وعبدالحمید پسران غلام حیدر۔ محمد رفیق ومحمد رشید پسران علی حیدر بتائے گئے ہیں۔

گوگڑ خان کے فرزند دوئم حیدر خان کی اولاد بھی اعوان پٹی وغیرہ میں آباد ہے۔ حیدر خان کی چوتھی پشت میں اسماعیل خان وعبدالشکور خان پسران عنایت اللہ گزرے ہیں۔ اسماعیل خان کی تیسری پشت میں مناں خان وڈھوڈا خان تھے۔ مناں خان کے دو فرزند حسن علی وکمان تھے۔ حسن علی کے تین بیٹے رحمت اللہ' کالو اور محمد خان تھے۔ رحمت اللہ کے چھ فرزند میر زمان خان، محمد یعقوب اعوان ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری، صفدر علی، محمد بشیر، محمد نذیر اعوان سیکشن آفیسر شہید زلزلہ ومحمد منظور اعوان سیکشن آفیسر سروسز قابل ذکر ہیں۔ کالو کے تین فرزند صادق، میر عالم اور سبز علی ہوئے۔ محمد خان کے سات فرزند شیر زمان اعوان ایڈووکیٹ، عبدالقیوم اعوان کنٹرولر پرنٹنگ پریس محمد اکرم، محمد اشرف، محمد خورشید، محمد افضل ومحمد اجمل قابل ذکر ہیں۔ ڈھوڈا کے چار فرزند فقیر محمد، جمد علی، حسن علی ومحمد علی تھے۔ فقیر محمد کے دو بیٹے محمد حسین وغلام حسین ہوئے۔ محمد حسین کے چار فرزند محمد شریف، محمد منیر، محمد ادریس و محمد نصیر ہیں۔ محمد ادریس مالیات میں ملازم ہیں اس خاندان کا شجرہ نسب انہی کے تعاون سے شاملِ کتاب ہوا۔ غلام حسین کے تین بیٹے عبداللطیف، سلیم اختر اور عبدالقیوم ہیں۔ یعقوب، مظفر وشفیع پسران نواشت علی۔ نواب خان، یونس، یوسف، رفیق، نذیر، علی افسر ومقصود کا تعلق بھی اسی شاخ سے ہے۔ عنایت اللہ کے فرزند دوئم عبدالشکور کے دو بیٹے گوگڑ اور خیر محمد تھے۔ گوگڑ کے تین فرزند جموں، مانجی اور منگا گزرے ہیں۔ جموں کے چار فرزند گمانی، محمد علی، جمیل اور روشا خان تھے۔ گمانی کے تین بیٹے بیر خان، عبداللہ وکالو تھے۔ بیر خان کے پانچ فرزند میر عالم، عبدالکریم، محمد یوسف، محمد رفیق ومحمد یعقوب ہوئے۔ میر عالم کے دو بیٹے قیوم وفاروق ہیں۔ عبدالکریم کے تین فرزند سلیم، حلیم وسیم بی۔اے ہیں۔ محمد یوسف کے دو بیٹے نوید زیرِ تعلیم ایف اے وحافظ نعیم ہیں۔ محمد رفیق اعوان سیکشن آفیسر مالیات تھے۔ ٹریفک کے حادثہ میں شہید ہوئے۔ آپ کے چار فرزند محمد شفیق، محمد حنیف محکمہ مالیات، شکیل وخلیق الزمان ہیں۔ یعقوب کا فرزند مظہر ہے۔ عبداللہ کے چار بیٹے محمد عالم، گل زمان، شریف، مقصود ومعروف ہوئے۔ دیگر قابل ذکر اصحاب میں حاجی شریف، خورشید، حاجی اسلم، مختار، آصف وبابر پسران حاجی کالو خان۔ اسماعیل ولد محمد خان۔ محمد حسین، علی حسین وافضل پسران حبیب اللہ۔ عبداللہ، عزیز ودلپذیر پسران سکین بتائے جاتے ہیں۔ منگا خان کی چوتھی پشت میں علی زمان، علی بہادر وشاہ زمان پسران میر خان۔ خیر محمد کے تین بیٹے سلطان محمد، کالو اور وزیر محمد تھے۔ سلطان محمد کی تیسری پشت میں جعفر علی، میر خان، محمد خان، شیر زمان وحیدر خان پسران ہاشم علی۔ میر زمان، نواب خان خانی زمان وشیر زمان پسران متوعلی ہوئے۔ کالو کی اولاد سے صفدر خان ودفتر خان پسران ہاشم علی۔ حبیب اللہ وعبدالقادر پسران میر محمد۔ حسن علی، جمد علی، عبداللہ وسیف علی

پسران شیر محمد۔ اکبر خان، خانی زمان وشیر زمان پسران محمد علی۔ حیدر ومیر زمان پسران متوعلی۔ محمد خان ولد قمر علی بتائے جاتے ہیں۔ گوگڑ کے بھائی کوچی کا بیٹا کاچم تھا۔ کاچم کے تین بیٹے کریم بخش، شادی خان اور کمال تھے۔ کریم بخش کے فرزند مراد بخش گزرے ہیں۔ مراد بخش کے چار بیٹے خدا بخش، اللہ بخش، دیدار بخش اور نور حیدر تھے۔ خدا بخش کی اولاد گھوڑی پنجگراں، کوٹلہ، لمبراٹ وغیرہ میں آباد ہے۔ دیدار بخش کی اولاد چھتر دومیل، خردل دیوپچھ وغیرہ میں اور اللہ بخش ونور حیدر کی اولاد میرا سرد، بھاگسر، میرا خورد اور راویرہ کلس وغیرہ میں آباد ہے۔ اللہ بخش کی دسویں پشت میں ہدایت اللہ لاولد۔ حبیب اللہ وولی محمد پسران بدرالدین بن گل محمد بن عبداللہ بن نیک محمد بن رضا محمد خان بن پھولا خان بن دلدار خان بن دیدار بخش بن نور بخش بن اللہ بخش ہوئے۔ حبیب اللہ کے دو فرزند محمد زمان وحافظ عبدالرحمان ہیں۔ ولی محمد کے بھی دو فرزند محمد یونس وگل حسن ہیں۔

اعوان پٹی ہاڑیاں:

مزمل علی کلگان کی سولھویں پشت میں نور محمد ایک بزرگ تھے۔ جن کے دو فرزند رضا محمد اور صوبہ خان تھے۔ رضا محمد کے بھی دو ہی فرزند صوبہ خان ذیلدار اور فتح شیر تھے۔ صوبہ خان ذیلدار مالسی سے اعوان پٹی میں آباد ہوئے۔ صوبہ خان ذیلدار کے چار فرزند دوست محمد خان، فقیر محمد اور نجر علی اور غلام محمد تھے۔ دوست محمد کے چار فرزند میر محمد، محمد خان، متولی واحمد علی لاولد تھے۔ میر محمد محکمہ مال میں تحصیلدار تھے۔ آپ کے تین فرزند محمد حسین، سلیم اختر ومحمد ممتاز ہوئے۔ محمد حسین کے دو فرزند محمد جاوید وانجینئر رفاقت حسین ہیں۔ انجینئر رفاقت حسین اعوان نے منیر اعوان کی وفات کے بعد قانون ساز اسمبلی کا الیکشن لڑا لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔ الیکشن 2006ء میں بطور آزاد امیدوار حصہ لیا۔ لیکن اس بار بھی کامیاب نہ ہو سکے۔ میر محمد کے فرزند دوئم سلیم اختر آفیسر مال ہیں۔ محمد خان کے تین فرزند منظور اعوان ایڈووکیٹ مرحوم محمد فاروق اعوان ڈائریکٹر ڈیزائن ومحمد آصف اعوان لائن سپرینٹنڈنٹ برقیات ہیں۔ متولی خان کے پانچ فرزند محمد نذیر، محمد یونس، محمد یوسف، محمد منیر اعوان وشاہ زمان ہوئے۔ محمد منیر اعوان مرحوم ایڈووکیٹ، ایم ایل اے وپارلیمانی سیکرٹری ممتاز سیاسی وسماجی شخصیت تھے۔ بدقسمتی سے ایک جیپ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ آپ کے چار فرزند اظہر منیر، مبشر منیر، محسن اور بلاول زیر تعلیم ہیں۔ نجر علی کے چھ فرزند محمد زمان، میر زمان، گل زمان، جمد علی، شیر محمد اور عبداللہ ہوئے۔ محمد زمان کے تین فرزند محمد اسلم، محمد اشرف اعوان اسٹیٹ آفیسر کشمیر ہاؤس اسلام آباد ومحمد الیاس ہیں۔ میر زمان کے فرزند محمد رفیق اعوان تحصیلدار ہیں۔ نور محمد کے فرزند دوئم صوبہ کے دو بیٹے محمد علی وہاشم علی تھے۔ محمد علی کے تین بیٹے حشمت اللہ، نواب

اور عبداللہ ہوئے۔ حشمت اللہ کے چھ فرزند مختار احمد، عبدالقیوم، شاہ زمان، محمد شفیع، محمد شوکت و محمد الیاس ہیں۔ عبد اللہ کے محمد اسلم، محمد یوسف و محمد اکرم ہیں۔ ہاشم علی کے دو بیٹے علی اکبر و صوبہ ہوئے۔

جنداعوان ہٹیاں بالا، نوگراں، سلطان ڈھکی و عطر شیشہ وغیرہ:

مزل علی کلگان کی چوتھی پشت میں ایک بزرگ جند نامی گزرے ہیں جن کے نام کی شہرت کی وجہ سے ان کی اولاد جنداعوان مشہور ہوگئی۔ جنداعوان ہٹیاں بالا، نوگراں، سلطان ڈھکی، چڑ دئی لیپا، اعوان پٹی، چہلہ چکارو عطر شیشہ وغیرہ میں آباد ہیں۔ یہ قبیلہ چکوال جہلم کے گاؤں جنداعواناں سے فوجی مہم کے سلسلہ میں کشمیر آیا اور اہم خدمات سرانجام دیں۔ یہ خاندان طویل عرصہ تک فوج سے وابستہ رہا اور سپہ سالار بھی رہے۔ اس لئے یہ فوجدار بھی مشہور ہو گئے۔ جند کی گیارہویں پشت میں غنی خان تھے جن کے تین فرزند اہیر، راجن و طہیر تھے۔ اہیر کی چوتھی پشت میں محرم خان تھے جن کے دو فرزند صدیق خان و نعمت خان تھے۔ صدیق خان کی چوتھی پشت میں سلطان محمد خان معروف گزرے ہیں ان کے تین بیٹے ہاشم علی، نوازش علی و سید محمد تھے۔ ہاشم علی کے چار فرزند حسین خان، صفدر علی لاولد، احمد علی و متولی لاولد تھے۔ حسین خان کے چار بیٹے باغ حسین، گوہر علی، محمد حسین و عطا محمد ہیں۔ باغ حسین ممتاز سماجی و سیاسی رہنما ہیں ان کے فرزند ارشاد حسین ٹیچر ہیں۔ ان کے دو بیٹے بلال و خیبر ہیں۔ گوہر علی و محمد حسین کنڈی برجالہ مقبوضہ کشمیر میں سکونت پذیر ہیں۔ گوہر علی کے تین فرزند خورشید حسین، علی افسر و زاہد علی ہیں۔ خورشید حسین بی ایس سی ڈبل میتھ پرنسپل خورشید پبلک سکول امبور ہیں ان کے چار بیٹے ہاشم علی، شہزاد خورشید، وقار خورشید اور وہاب خورشید ہیں۔ علی افسر کے دو فرزند طاہر محمود و اظہر ہیں۔ محمد حسین کے فرزند اقبال و پرویز ہیں۔ عطا محمد کے چار فرزند طاہر، افتخار، سجاد و اظہر ہیں۔ احمد علی کی اولاد کنڈی برجالہ میں آباد ہے۔ ان کے سات فرزند غلام حیدر، محمد زمان، بہادر علی، عبدالرحمان، محمد شفیع، کالا و حیات علی ہوئے۔ غلام حیدر کے پوتے منظور ولد مظفر ہیں۔ محمد زمان کے دو فرزند بشیر احمد و نذیر احمد ایم اے ایڈ صدر معلم ہیں۔ نوازش علی سلطان ڈھکی سے سیری سپائیاں عطر شیشہ آباد ہوئے۔ ان کے تین بیٹے سکندر خان، علی خان و محمد زمان تھے۔ سکندر خان کے فرزند علی زمان تھے۔ جن کے تین بیٹے مختیار، ابرار و اسرار ہیں۔ علی خان مسلم لیگ عطر شیشہ کے صدر تھے۔ قیام پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے فرزند پیر خان تھے جن کے چار بیٹے محمد انور، محمد اعظم، محمد ظہور امجد علی SDO ڈسٹرکٹ کونسل مانسہرہ ہیں۔ محمد انور سماجی کارکن ہیں پولٹری فارم کے مالک ہیں۔ ان کے فرزند سہیل بی کام ہیں۔ اعظم کے تین بیٹے قیصر، یاسر و عاصم ہیں۔ محمد ظہور کے فرزند نوازش علی ہیں۔ محمد زمان کے فرزند حسن خان تھے ان کے فرزند غلام سرور ہیں

۔ سید محمد کے فرزند امیر علی و احمد علی تھے۔ امیر علی کے فرزند خیر محمد تھے۔ خان صاحب کے چار بیٹے امیر خان قائمل خان، جنگ باز خان و جھنڈا خان تھے۔ امیر خان کے نو فرزند شیر علی، فتح علی، نور محمد، فتح خان، صوبہ خان، شیر باز، بجلی خان، و نظر دخان تھے۔ بجلی کے دو بیٹے نیاز محمد و نادر علی تھے۔ نیاز محمد کے فرزند عبداللہ ہوئے۔ قائمل خان کے فرزند میر باز خان تھے۔ جن کے چار بیٹے احمد خان، ستار علی، نیاز علی و عبداللہ تھے۔ جھنڈا خان کے فرزند محمد علی تھے ۔ جن کے چار بیٹے عطا محمد، نور محمد، ناصر علی و فتح شیر تھے۔ عطا محمد کے صفدر علی کے چھ بیٹے محمد خان، عبداللہ، رحمت اللہ، زاہد، عنصر و شیر احمد ہوئے۔ فتح شیر کے دو بیٹے نعمت اللہ و نواب خان تھے۔ نعمت اللہ کے دو بیٹے حبیب اللہ و محمد خان تھے۔ اس خاندان کے قابل ذکر اصحاب میں حبیب اللہ، غلام حسین نوگراں، علی خان ساکن عطر شیشہ۔ غلام حسین کے دو فرزند عابد حسین ناظم برقیات، دفتر چیف انجینئر و لیاقت حسین ٹیچر قابل ذکر ہیں۔ کالو خان کی چھٹی پشت میں شوکت، امجد، تنویر، عابد پسران صوبیدار علی محمد ہیں۔

ہٹیاں بالا:

مزل علی کلگان کی نسل سے قاضی محمد عظیم کے تین فرزند قاضی جلال الدین، قاضی غلام محمد و قاضی میاں اچھا گزرے ہیں۔ قاضی جلال الدین کے دو فرزند عمر دین و عالم دین ہوئے۔ عمر دین کے فرزند محمد جان کے تین بیٹے عبدالرشید، محمد منیر و قاضی عبدالرحمان ہیں۔ عبدالرحمان کے تین فرزند محمد اسحاق، محمد فرید و محمد سلیمان ہیں۔ قاضی غلام محمد کی تیسری پشت میں دلشاد و خورشید پسران کالا بن عبداللہ ہیں۔ قاضی میاں اچھا کے پانچ بیٹے قاضی شمس الدین، عبدالغنی، قاضی محمد حسین، قاضی نور حسین و قاضی قطب الدین تھے۔ قاضی شمس الدین کی تیسری پشت میں نسیم احمد، شمیم احمد، و اظہار الحق پسران قاضی غلام مرتضیٰ۔ عبدالمنان، سید الرحمان، و مصباح الرحمان پسران غلام مصطفیٰ نعیم و تعظیم پسران غلام مجتبیٰ، مسعود الرحمان بن مقبول الرحمان۔ عتیق الرحمان، حفیظ الرحمان، انیس الرحمان، حسیب الرحمان، اسرار احمد و ابرار احمد پسران حبیب الرحمان۔ شجاع الرحمان و عزیز الرحمان پسران خلیل الرحمان ہیں۔ قاضی محمد حسن کے آٹھ فرزند شریف اللہ، محمد شفیق، محمد صدیق، منیر، شبیر، نصیر، تعبیر، و طفیر احمد ہیں۔ عبداللطیف کے فرزند محمود الحسن ہیں۔ عبدالغنی کے چھ بیٹے عبدالرسول، عبدالعزیز، غلام نبی، غلام ربانی، عبد الحی و عزیز الرحمان ہیں۔ عبدالغنی کے چھ بیٹے عبدالرسول، عبدالعزیز، غلام نبی، غلام ربانی، عبدالحی و عزیز الرحمان ہیں۔ قاضی محمد حسین کے فرزند عبدالعزیز ہوئے۔ قاضی نور حسین کے دو بیٹے عبدالمجید عبدالرحیم ہوئے۔ قاضی قطب الدین کے تین فرزند فیض عالم، غلام رسول، فیض الرسول ہوئے۔ فیض عالم کے تین بیٹے مولوی محمد یعقوب

،عبدالحکیم وعبدالقدیر ہیں۔اس شاخ کے یکجدی مظفرآباد کے دیگر علاقوں کے علاوہ اوڑی، مردان، سندھ وحیدر آباد دکن وغیرہ میں بھی بتائے جاتے ہیں۔اس خاندان کا شجرہ نسب الصالحین ص 77-376 پر یوں درج ہے۔
قاضی محمد عظیم بن قاضی محمد فیاض بن قاضی غیاث بن قاضی جمال دین بن قاضی عبداللہ بن غازی احمد شاہ بن غازی علم الدین بن غازی علاؤالدین شاہ بن عمران شاہ بن غازی عبدالرحمان شاہ بن غازی مسعود شاہ بن عصمت شاہ بن غازی عزیز الدین۔

دھیاریاں سراں چٹھیاں مظفرآباد:

حضرت بابا شادم بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی دسویں پشت میں بابا خدا بخش بن بابا بدائی بن جبیر بن صدیق بن شفیق بن طاہر بن مانک بن صادق بن عظمت بن لطیف دھیاریاں میں آباد ہوئے۔ان کے دو بیٹے بابا محمد بخش و بابا عمر بخش ہوئے۔محمد بخش کے چار فرزند کالا خان، شیر محمد، علی شیر و امیر اللہ ہوئے۔ٹھیکیدار کالا خان قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔بابا عمر بخش کے چھ فرزند بابا سبز علی، احمد علی، نواب علی، بہادر علی، غلام علی و جھنڈ و خان تھے۔سبز علی کے فرزند بھولا خان ہوئے جن کے چار فرزند شبیر، صغیر، شکیل و سدھیر ہیں۔ان کے علاوہ دیگر قابل ذکر اصحاب ہیں حبیب اللہ، نیاز اللہ و رحمت اللہ پسران احمد علی۔فقیر اللہ و امیر اللہ پسران نواب علی۔حفیظ اللہ، عزیز اللہ و نفیس اللہ پسران بہادر علی۔عنایت اللہ و محمد زمان پسران غلام علی۔فضل حسین، محمد حسین و محمد اقبال پسران جھنڈ و خان ہیں۔یہ خاندان سادو آل گوت سے مشہور ہے۔باڈی کوکیال سے فقیر محمد دھیاریاں میں آباد ہوئے ان کے فرزند پیر خان کے سات بیٹے محمد جاوید، اورنگزیب، امتیاز، پرویز، ممتاز، ساجد و آفاق ہیں۔

الحاج پیر عبدالرحمان نقشبندی:

پیر عبدالرحمان نقشبندی مرحوم جھینگ کوٹلہ کی معروف مذہبی، روحانی، سیاسی و سماجی شخصیت تھے۔ آپ نے جہاد آزادی کشمیر میں عملاً حصہ لیا۔شمالی علاقہ جات میں آپ کے ہزاروں مریدین ہیں۔1992ء میں آپ کا انتقال ہوا۔آپ کے پانچ صاحبزادے عبدالودود، عبدالعزیز، عبدالرحیم، خوشحال و عبدالقیوم ہیں۔ آپ کا تعلق قطب شاہ کے فرزند عبداللہ گولڑہ کی نسل سے ہے۔

روانی، میر اکلسی، گن چھتر:

مزمل علی کلگان کی بائیسویں پشت میں میر نیک محمد خان ایک معروف بزرگ گزرے ہیں جن کے تین فرزند میر چنڈا خان، میر شیر باز خان اور میر جنگ باز خان تھے۔میر چنڈا خان کے پوتے میر متولی روانی میں آباد ہوئے۔میر متولی خان کی تیسری پشت میں منگا خان برلاس، میر مہتاں خان، صوبہ خان اور منا خان پسران نور محمد گزرے ہیں۔میر منہاں خان کے چار بیٹے فقیر خان، احمد علی، ہاشم علی اور کالو خان تھے۔فقیر خان کے فرزند کالو خان کے چار بیٹے فضل الرحمٰن، علی زمان، خانی زمان اور عبدالرحمٰن ہوئے۔عبدالرحمٰن کے چھ فرزند گوہر الرحمٰن محمد منظور اعوان، محمد یاسین، افتخار احمد، نثار احمد و عمران احمد ہیں۔محمد منظور اعوان صدارتی سیکرٹریٹ میں سیکشن آفیسر کے عہدہ پر متمکن ہیں آپ کے تین بیٹے حامد منظور، نقاش منظور اور فارس منظور ہیں۔احمد علی کے تین فرزند خانی زمان، محمد صادق و مقبول احمد ہوئے۔محمد صادق کے چار بیٹے مقصود احمد، معروف، اورنگزیب آڈیٹر و پرویز احمد ہیں۔ہاشم علی کے دو فرزند میر زمان و محمد زمان ہوئے۔کالو خان کے دو بیٹے عبدالرشید و صدیق ہیں۔میر شیر باز خان کے فرزند جنگ محمد تھے جن کے فرزند باز خان کی اولاد گن چھتر میں آباد ہے۔باز خان کے تین بیٹے جمعہ نظیر اور ستار علی تھے۔جمعہ کے فرزند عبداللہ اور ہدایت اللہ تھے۔ستار علی کے دو بیٹے مسکین اور سلطانہ خان گزرے ہیں۔میر جنگ باز خان کے فرزند میر محمد خان کے دو بیٹے میر منگا خان و میر الف خان گزرے ہیں۔میر منگا خان کے فرزند صوفی خان تھے جن کی اولاد دکھتر ناڑ، کھٹائی اور اوڑی وغیرہ میں آباد ہے۔

میر الف خان کی اولاد میر اکلسی میں آباد ہے۔میر الف خان کے فرزند شیر محمد خان تھے جن کے تین بیٹے محمد خان، شیر خان و میر خان گزرے ہیں۔محمد خان کی اولاد سے عبدالجلیل و عبدالحمید پسران یعقوب۔علی حسین، قیوم علی زمان و خانی زمان پسران جمعہ علی ہیں۔شیر خان کے چار فرزند کالو، بہادر خان، غلام محمد و نور محمد گزرے ہیں۔بہادر خان کے پوتے عبدالمجید، محمد عزیز و محمد خان پسران کالو۔باز خان، محمد یوسف، احمد علی پسران محمد شیر ہوئے۔غلام محمد کے چار فرزند محمد زمان، عبدالرحمٰن، حبیب اللہ و مومن خان تھے۔محمد زمان کے تین بیٹے منشی امیر علی، جمعہ خان و فقیر خان تھے۔منشی امیر علی کے فرزند ملک محمد فیروز خان جہلہ میں آباد ہیں آپ کے آٹھ فرزند ممتاز قمر اعوان، الطاف، اشفاق، ذوالفقار، اشتیاق، امتیاز، احسان الحق و انعام الحق ہیں۔ممتاز قمر اعوان ایل ایل بی۔پیروکار محکمہ تعلیم قابل ذکر شخصیت ہیں۔ان کے فرزند عامر ممتاز اعوان زیر تعلیم ہیں۔میر خان کے سات بیٹے سردار احمد علی، ستار علی، شیر علی، منہد علی، فقیر خان، سبز علی و قمر علی تھے۔سردار احمد علی کے چار فرزند منشی عبداللہ، محمد حسین، فقیر خان و متولی تھے۔منشی عبداللہ ٹھیکیدار و معزز سماجی شخصیت گزرے ہیں۔آپ کے تین فرزند منشی محمد

یعقوب، محمد یونس اور منشی احمد شیر خان صاحب اولاد ہوئے۔منشی محمد یعقوب کے تین بیٹے محمد اکرم، محمد صدیق و محمد نذیر ہوئے ۔محمد اکرم ریٹائرڈ AEO اور آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس حلقہ کے سیکرٹری جنرل ہیں۔آپ کے فرزند خالد محمود محکمہ انکم ٹیکس میں انسپکٹر ہیں ۔محمد یونس کے دو بیٹے عبدالقیوم و عبدالرؤف ہیں ۔منشی احمد شیر کے دو فرزند سعید احمد اعوان ایم اے۔ایم ایڈ مدرس و نصیر احمد اعوان ایسوسی ایٹ انجینئر الیکٹرونکس ہیں آپ خورشید نیشنل لائبریری میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں ایک سماجی تنظیم جموں و کشمیر ویلفیئر ایسوسی ایشن کے بانی ہیں تعمیر و ترقی کے کاموں میں بھر پور حصہ لے رہے ہیں ۔تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔محمد حسین کے چار فرزند محمد ایوب، عبدالرحمٰن ، ولی محمد و محمد دین ہوئے۔فقیر خان کے فرزند علی اکبر خان ہوئے ۔علی اکبر خان کے چار صاحبزادے عبدالکبیر اعوان ، محمد رفیق ، محمد ارشاد و غلام مجتبٰی ہیں۔عبدالکبیر اعوان فاریسٹ مجسٹریٹ مظفر آباد قابل ذکر شخصیت ہیں۔متولی خان کے دو فرزند عبدالغنی و محمد اصغر ہیں۔ستار علی کے تین فرزند گلشیر ،عزیز الرحمٰن و کالو تھے ۔شیر علی کے فرزند مسکین ہوئے۔مہند علی کے پانچ فرزند عبدالرحمٰن، سلیمان ،نواشت علی، عبدالمجید شاہولی ہوئے ۔فقیر خان کے پانچ بیٹے محمد یعقوب، محمد اسماعیل، شاہولی، عبداللہ، مولوی سلیمان و محمد اکبر ہوئے۔محمد یعقوب کے دو بیٹے غلام رسول و غلام مصطفٰی ہیں۔محمد اسماعیل کے پانچ فرزند عبدالرشید، صغیر، عبدالکبیر، ڈاکٹر محمد سعید ڈی ۔ایچ ۔او نیلم و محمد بشیر ہیں۔شاہولی کے تین فرزند یوسف، صادق و سمندر حسین ہیں۔عبداللہ کے چار فرزند حافظ عبدالشکور، عبدالجلیل، محمد صبور ایم ۔بی ۔اے و محمد خلیل ہیں۔مولوی سلیمان کے تین بیٹے نعمان، لقمان و عثمان ہیں ۔سبز علی کے فرزند فقیر خان ہوئے جن کے دو بیٹے عبدالغفور مدرس و عبدالرحمٰن ہیں ۔قمر علی کے فرزند سید اکبر کے تین بیٹے حاجی میر حسین، محمد ایوب و غلام حسین ہیں۔

صاحبزادہ محمد صدیقؒ کی اولاد کا حال (محمد آباد و گن چھتر وغیرہ)

تحقیق الاعوان کے مصنف محمد خواص خان ص 281 پر یوں رقمطراز ہیں" باب الاعوان کے صفحہ 212 حالات مرسلہ از سید محبوب شاہ (مصنف بحر الجمان) داتوی تحصیل مانسہرہ میں ہے کہ صاحبزادہ شاہ محمد صدیق صاحبؒ صاحب کرامات و خیر و برکت تھے ۔مُلک سندھ سے تشریف لائے کسی سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے اور یہیں داتہ میں مدفون ہوئے ۔اولاد سے عالم باعمل ہیں ۔ان کی جد سے چھٹی پشت پر صاحبزادہ شاہ احمد اور پانچویں پشت پر شاہ محمد گزرے ہیں ۔شاہ احمد صاحب فتح کدل کشمیر اور شاہ محمد میر عالم صاحب بڈیاروی صاحبزادہ محمد یونس و محمد حنیف گن چھتر علاقہ کشمیر میں بابرکت حضرات گزرے ہیں ۔اس خاندان کے حالات

بذیل تذکرہ مشائخ مولانا حاجی محی الدین مسکین کبروی کشمیری مرحوم نے اپنی بلند پایہ تصنیف تحائف الابرار (مطبوعہ) میں لکھے ہیں مثلاً شیخ محمد رفیق علیؒ اور مولینا شاہ شفیع کنگالؒ اور شاہ عبدالمجید کرنا ہی کے تعارف کرائے ہیں اس خاندان کے چیدہ حالات غلام حسین شاہ کاظمی نے مقالہ "وادی کشن گنگا میں اشاعت اسلام" اور حضرت گل محمد کنگال قادریؒ والے مقالے میں قلمبند کئے ہیں ۔اس خاندان کا نسب نامہ بحر الجمان جلد سوئم ص 146 تحقیق الاعوان ص 281، اعوان تاریخ کے آئینے میں ص 80، اعوان مشائخ عظام ص 235 اور حقیقت الاعوان ص 188 پر یوں درج ہے شیخ محمد صدیق قریشی الہاشمی العلوی السندھی ابن شاہ جلال ، ابن شاہ عبدالاول بن شاہ حمزہ بن شاہ محمد بن شاہ احمد بن شاہ عبداللہ بن محب الحق بن شاہ سراج الدین بن شاہ سعید بن شاہ غلام علی بن حافظ شاہ ابراہیم بن عبدالستار بن شاہ سیف الرحمٰن بن شاہ خلیل الرحمٰن بن شاہ ظہیر الدین مسعود بن شاہ عبدالقادر معروف بہ شاہ مودود قادری بن حافظ داؤد بن شاہ زمان بن حرل علی کلگان بن قطب شاہ۔اس خاندان کے صاحبزادہ محمد صدیق بن شاہ جمال کے فرزند محمد رفیق سری نگر محلہ ملکیار فتح کدل میں آباد ہوئے ۔ان کے دو فرزند سیدؔ احمد شاہ علوی ساکن بانڈہ پیر خان محمد انور شاہ علوی بھی معروف گزرے ہیں۔سید احمد شاہ کی بیٹی بی بی بیگم جان کا عقد سید میر شیر شاہ گیلانی مانگلویؒ کے ساتھ ہوا۔جن کے بطن سے سید پیر عباداللہ شاہ و سید برکت اللہ شاہ گیلانی پیدا ہوئے ۔سید پیر عباداللہ شاہ معروف مصنف حضرت مولانا سید محبوب شاہ گیلانی داتہ ضلع مانسہرہ کے والد محترم تھے۔حضرت مولانا سید محبوب شاہ گیلانی کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں بحر الجمان قابل ذکر ہے۔سید احمد شاہ علوی کے بھائی سید محمد انور شاہ کے فرزند سید محمد میر طیب شاہ تھے جن کے تین صاحبزادے محمد یونس شاہ، محمد حنیف شاہ و محمد سعید شاہ قابل ذکر گزرے ہیں۔محمد یونس شاہ کے فرزند مولوی عبدالصبور فاضل دیوبند تھے۔آپ کے دو فرزند ڈاکٹر عبدالغفور ہاشمی و حافظ عمر فاروق ہاشمی ہیں۔محمد حنیف شاہ کے دو بیٹے محمد عزیز الرحمٰن و محمد یعقوب شاہ گزرے ہیں ۔محمد یعقوب شاہ کے سات صاحبزادے محمد رفیق الحسن، محمد عبدالحمید، محمد فرید الدین ،سید محمد رفیع الدین، سید حسین احمد ہاشمی، محمود الحسن و منظور الحسن ہیں۔رفیق الحسن کے فرزند محمد طاہر ہیں ۔محمد فرید الدین کے تین فرزند سید محمد طارق، عبدالباسط و رفاقت ہاشمی ہیں۔محمد رفیع الدین کے دو فرزند محمد طیب ہاشمی و حافظ محمد انور شاہ ہیں۔

مولانا سید حسین احمد ہاشمی معروف سیاسی ،سماجی و مذہبی شخصیت ہیں آپ نکاح خواں و رجسٹرار خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث محمد آباد کے علاوہ درجنوں سماجی و مذہبی تنظیموں کے عہدے دار ہیں۔جن میں

چیف ایگزیکٹیو مرکزی جمعیت اہلحدیث آزاد کشمیر اور مرکزی مجلس الدعوائی الی القرآن والسنۃ آزاد کشمیر و پاکستان کے امیر ہیں انٹرنیشنل ویلفیئر کونسل کے سینئر وائس پریذیڈنٹ ہیں۔ دارالعلوم محمدیہ محمد آباد کے بانی و مہتمم بھی ہیں ان کی بیٹی حافظہ وقاریہ معلمہ ہیں جہاں کئی بچے حفظ و ناظرہ سے فارغ ہو چکے ہیں سلفی کتب خانہ ٹانگہ سٹینڈ مظفر آباد کے مالک ہیں آپ کے دو صاحبزادے سید خالد احمد ہاشمی و سید محمد ہاشمی ہیں۔ خالد احمد ہاشمی سادات کتب خانہ خواجہ چوک نزد بازار والی مسجد کے مالک ہیں اور انجمن تاجران بک سیلرز مظفر آباد کے چیف آرگنائزر ہیں۔ سید محمد ہاشمی دارالعلوم کے ایڈیشنل مہتمم ہیں ان کے فرزند عثمان علی شاہ ہیں۔ سید محمود الحسن کے کے تین فرزند عطاء الرحمٰن، فیض الحسن ہاشمی و ضیاء الرحمٰن ہاشمی ہیں۔ حقیقت الاعوان کے صفحہ 188 کے مطابق صاحبزادہ محمد صدیق بن شاہ جلال کے بھائی محمد صادق کی چھٹی پشت میں شیر محمد موضع مستانہ ڈاک خانہ آہدی ضلع راولپنڈی میں آباد ہوئے۔ شیر محمد کے دو فرزند امام بخش و خدا بخش تھے۔ امام بخش کے فرزند زمان اور ان کا بیٹا فضل احمد ہے اور خدا بخش کے فرزند حذر بخش ہیں۔ تاریخ اقوام کشمیر جلد اول کے مصنف محمد دین فوق ص 381 پر رقمطراز ہیں "کشمیر میں جن مقامات پر اعوان پائے جاتے ہیں ان میں سری نگر خاص کے علاوہ بڈیارہ اور گن چھتر خاص طور پر مشہور ہیں۔ ان کا سلسلہ انساب مزل علی کلگان بن عون قطب شاہ کی اولاد سے ملتا ہے۔ یہ لوگ بلحاظ اقتدار ظاہری و باطنی اور حسب اصطلاح ملک "صاحبزادہ" کے لقب سے ملقب ہیں سری نگر میں صاحبزادہ شاہ احمد فتح کدلی اور صاحبزادہ شاہ محمد میر عالم بڈیاروی اور صاحبزادہ محمد یونس شاہ و محمد حنیف شاہ کی چھتریاں، بہت بابرکت نفوس ہیں"۔

اوڑی، گوالن جلال آباد مظفر آباد و راولپنڈی:

محمد سوار اعوان کے فرزند محمد منگا اعوان تھے جن کے چار فرزند صوفی محمد زمان اوڑی، گوالن۔ منگناہ۔ محمد حسین اوڑی، حاجی عبدالعزیز و محمد شریف امر پورہ راولپنڈی میں آباد ہوئے۔ صوفی محمد زمان کے تین فرزند حاجی محمد اسرائیل 1947ء میں اوڑی سے ہجرت فرما کر مظفر آباد جلال آباد، آباد ہوئے دوسرے فرزند محمد مرسلین امر پورہ راولپنڈی اور حاجی محمد اعظم دوحہ قطر میں آباد ہیں۔ حاجی محمد اسرائیل کے چھ بیٹے محمد شفیق ایڈمن آفیسر کسٹوڈین، حاجی محمد رفیق اسسٹنٹ سیکرٹری MDA، محمد حنیف اعوان اکاؤنٹنٹ خورشید نیشنل لائبریری خادم حسین آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی، سخاوت حسین ایڈووکیٹ و صداقت حسین طالب علم بی۔ ایس۔ سی ہیں۔ محمد مرسلین کے تین بیٹے اوغر علی بزنس مین، اظہر علی قادری صحافی و مظہر علی کاروبار سے منسلک ہیں۔ محمد شریف اعوان

کے فرزند محمد طفیل ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ اٹارنی راولپنڈی، محمد آصف سٹینو D.C آفس راولپنڈی قابل ذکر ہیں۔

مظفر آباد شہر و سنڈ گلی وغیرہ:

سائیں صوفی اعوان کے سائیں بختاور مشہور گزرے ہیں۔ سائیں بختاور کے دو فرزند سائیں کرم دین و سائیں جیون تھے۔ سائیں کرم دین کے بیٹے سائیں عبداللہ گزرے ہیں جن کے فرزند کالا خان تھے۔ کالا خان کے چھ فرزند ہیں معراج دین سیکشن آفیسر مالیات، سراج دین، رحمت دین بی۔ اے ڈی۔ پی۔ آئی ایلیمنٹری سکولز، مدثر محمود پرائیویٹ سیکرٹری ہمراہ سیکرٹری مالیات آزاد کشمیر، محمد حنیف و محمد حفیظ۔ معراج دین کے دو فرزند بلال احمد و عدیل احمد ہیں۔ سراج دین کے چار بیٹے عمران، کامران، نعمان و سلیمان ہیں رحمت دین کے دو فرزند عادل اور بختاور علی ہیں۔ ملک مدثر محمود کے تین فرزند اقدس محمود، محمد عثمان و حمزہ محمود ہیں۔ سائیں جیون کے بیٹے سائیں اعظم دین تھے جن کے دو فرزند معظم دین اور شرف دین ہوئے معظم دین کے چار بیٹے محمد جمیل اعوان، طارق، مبارک، و اعجاز ہیں۔ محمد جمیل اعوان روحانی معالج ہیں آپ کے تین فرزند محمد رزق، محمد زیاب اور محمد شاکر ہیں۔ مبارک کے دو بیٹے وارث علی اور داؤد ہیں۔ اسی شاخ سے فقیرا کے فرزند فضل دین معروف نجا تھے جن کے بیٹے شرف الدین ہوئے جن کے تین فرزند الطاف حسین SDO برقیات، مشتاق حسین P.A. مالیات و ٹھیکیدار ایاز احمد جنرل سیکرٹری PP مظفر آباد ہیں۔ الملک پلازہ نزد سی ایم ایچ ان ہی کی ملکیت ہے۔

"مظفر آباد شہر:

حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد سے امام دین کھنڈا شرواں علاقہ تنول سے مظفر آباد شہر میں آباد ہوئے۔ امام دین کے فرزند اللہ دین اعوان تھے۔ جن کے تین فرزند صابر الٰہی، حاجی محمد سلیمان اعوان سیکرٹری مالیات تنظیم الاعوان مظفر آباد و منظور احمد اعوان ہیں۔ صابر الٰہی کے دو فرزند عابد حسین اعوان مالک عابد جیولرز اور آصف محمود اعوان مالک نیلم جیولرز ہیں۔ حاجی محمد سلیمان اعوان کے فرزند عمران ہیں اور عمران جیولرز کے نام سے مدینہ مارکیٹ میں کاروبار کر رہے ہیں۔ منظور احمد اعوان مدینہ جیولرز کے مالک ہیں آپ کے دو فرزند شفقت اعوان و سکندر اعوان ہیں۔

گولڑہ اعوان کومی کوٹ پنجہ شریف، صالح گلی وغیرہ:

عبداللہ گولڑہ کی چوبسویں پشت میں حافظ جان محمد قابل ذکر گزرے ہیں ان کے پانچ فرزند قاضی

عبدالشکور، حافظ شیخ محمد، قاضی عبدالغفور و قاضی عبدالکریم قابل ذکر گزرے ہیں۔ قاضی عبدالشکور کی اولاد سے معروف مصنف تاریخ علوی اعوان و چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان حاجی محبت حسین اعوان بیروٹ ایبٹ آباد میں آباد ہیں۔ قاضی عبدالغفور کے سات فرزند قاضی فیض طلب، قاضی نیک محمد، قاضی گل محمد، قاضی سید احمد، قاضی نور محمد، قاضی فتح محمد و قاضی شیر محمد تھے۔ قاضی فیض طلب کی اولاد سے قاضی محمد الطاف، قاضی محمد فاروق و مولوی حبیب الرحمٰن قابل ذکر ہیں۔ قاضی نیک محمد کی اولاد سے قاضی عبدالرحمٰن، قاضی مجید اللہ و قاضی عبدالرحیم ہوئے۔ قاضی گل محمد کی اولاد مشہنہ ایبٹ آباد بیروٹ میں آباد ہے اور قاضی سید احمد کی اولاد مری و سلمیا میں آباد ہے۔ قاضی نور محمد کی اولاد سے قاضی ہدایت اللہ بن قاضی اسمت اللہ قابل ذکر ہیں۔ قاضی فتح محمد کی اولاد سے قاضی حیات اللہ، قاضی محمد شفیع و قاضی عبدالکریم ہوئے۔ قاضی شیر محمد کے پانچ فرزند قاضی سید احمد، قاضی ولی محمد، قاضی غلام محمد لاولد، قاضی دوست محمد و قاضی عبداللہ گزرے ہیں۔ قاضی ولی محمد کی اولاد سے غلام مرتضیٰ، غلام مصطفیٰ، عبدالغفور، محمد موزوں، قاضی عبدالشکور، مقبول حسین، منظور احمد پسران قاضی عبدالغنی۔ قاضی محمد امین و قاضی عبدالرحمٰن پسران ولایت اللہ تھے۔ میجر قاضی محمد انور، سجاد، قاضی محمود پسران قاضی عبدالرحمٰن قابل ذکر ہیں۔ قاضی دوست محمد کے پانچ فرزند گل اکبر، محمد اکبر، محمد اسحاق، سید اکبر و علی اکبر تھے۔ گل اکبر کے دو فرزند محمد یوسف و محمد یامین ہوئے۔ محمد یامین کے دو فرزند طارق امین و محمد طاہر ہیں۔ محمد اکبر کے فرزند غلام ربانی و محمد یونس ہوئے۔ سید اکبر کے چار فرزند دلدار حسین، گلزار حسین، محمد صدیق و محمد متین ہیں۔ علی اکبر کے چار فرزند قاضی محمد شریف، محمد خامین، محمد یعقوب و محمد سلیمان ہوئے۔ قاضی میں شریف کے فرزند رشید، حمید، اورنگزیب، مجید و منظور ہیں۔ محمد یعقوب کے تین فرزند عبدالقیوم، محمد ریاض، محمد نواز ہیں۔ محمد سلیمان کے چار فرزند محمد الیاس، کرنل الطاف حسین، غیاث الدین و محمد سعید ہیں۔ قاضی عبداللہ کے دو فرزند قاضی غلام رسول و قاضی فیض اللہ تھے۔ قاضی عبدالکریم کے فرزند قاضی نور محمد تھے۔ جن کے چار فرزند قاضی محمد فاضل، مولوی عبدالرحمٰن، حاجی گل زمان و عبداللہ تھے ۔ قاضی محمد فاضل کے دو بیٹے فیض طلب و غلام محمد ہوئے۔ قاضی عبدالرحمٰن کے دو فرزند مولوی لقمان و مولوی محمد حسین ہوئے۔ حاجی گل زمان کے چار فرزند محبوب، منظور، منذیر و بشیر ہوئے۔ عبداللہ کے دو بیٹے مولوی منظور احمد و قاضی محبوب ہوئے۔

تکیہ بانڈی، ٹھوٹھہ (منڈلے بانڈی) و میرلپڑ وسہ:

عبداللہ گولڑہ کی پانچویں پشت میں ایک بزرگ بدھن گزرے ہیں جن کی اولاد بدھن گوت کہلاتی

ہے۔ بدھن کی بارہویں پشت میں پلا، فوجدار و حمدن پسران سلیمان بن صالح تھے جن کی اولاد ٹھوٹھہ میں آباد ہے۔ پلا کی اولاد سے قابل ذکر اصحاب میں کالا، اکبر پسران عبداللہ۔ عبدالعزیز، شریف حسین پسران عطا محمد۔ قلندر و صدیق پسران جیا۔ مسکین، گوریمان و عبدالعزیز پسران فقیر۔ فقیر۔ گلاب، جمعہ، نواب پسران سنگی۔ رحمت اللہ ولد غلام محمد۔ فقیر ولد نیاز علی۔ عطا اللہ، کالا، علی زمان و سائیں پسران فقیر فقر محمد۔ نواب، سیف و گلاب پسران صوفی ہوئے۔ فوجدار کی چوتھی پشت میں فقیر، گلاب و عطا اللہ پسران جمعہ ہوئے۔ گلاب کے فرزند عبدالمعروف سیکشن آفیسر سروسز ہیں جن کے پانچ فرزند عدنان، کامران، ارشاد، جمیل و شمروز ہیں۔ حمدن کے تین فرزند فتح محمد، صوفی و صالح تھے۔ فتح محمد کی چوتھی پشت میں شیر ولی، نیاز علی، جمعہ و سیف علی پسران صوفی گزرے ہیں۔ شیر ولی کے پوتے کالا خان ہوئے جن کے فرزند محمد شبیر صحافی ہیں جو روزنامہ انصاف مظفر آباد کے بیورو چیف ہیں آپ کے دو بیٹے دانیال و احمد شبیر ہیں۔ اس شاخ کے دیگر اصحاب میں عبداللہ ولد فتح خان، عبدالعزیز، فقیر پسران کالو۔ عبداللہ ولد فقیر۔ ہدایت اللہ ولد راج ولی تھے۔

عبداللہ گولڑہ کی اولاد سے ثالث خان بن نامدار بن عقل بن فرید بن فروز بن رستم بن تور بن عرب خان بن عظمت بن بہادر بن نادر بن احمد علی میرلپڑ وسہ میں آباد ہوئے ان کے تین فرزند یہی خان، بہادر خان و شیر جنگ تھے۔ شیر جنگ کے چار فرزند شیر علی، روشن علی، محمد خان و قمر دین تھے۔ شیر علی کے دو فرزند شیر خان و کالو تھے۔ شیر خان کے دو بیٹے میر عالم و فقیر ہوے۔ میر عالم کے چھ فرزند صوبیدار محمد حنیف، محمد اعظم سیاسی و سماجی رہنما، محمد صدیق، غلام علی، محمد ندیم و سرفراز ہیں۔ فقیر خان کے تین بیٹے حاجی علی بہادر، اسلم و یونس ہیں۔ اسی شاخ سے محمد اکبر، فقیر محمد عالم، محمد حسین و عالم حسین پسران نور احمد۔ محمد اسلم ولد محمد اکبر۔ یعقوب، قیوم و اشرف پسران عالم حسین۔ ہاشم علی و نیاز علی پسران محمد خان۔ فقیر، شیر خان و میر زمان پسران پیارا بن قمر دین۔ محمد حسین و علی حسین پسران محمد خان بن شیر خان بن دوست محمد بن بہادر خان۔ فتح خان و مدد خان پسران یہی خان۔ خانی زمان بن میرا بن ہاشم بن مدد۔ نور زمان بن عبداللہ بن احمد علی بن فتح خان ڈگری میں آباد ہیں۔ گل زمان بن فقیر۔ سمندر خان، جمعہ خان، سکندر، فیروز خان، علی گوہر و گلاب خان پسران شیر خان۔ محمد نزیر بن متولی بن میر زمان۔ خورشید ولد علی گوہر۔ رفیق ولد گلاب خان۔ علی اکبر و علی محمد پسران سیف علی۔ میر حسین و محمد عظیم پسران قلندر خان۔ علی اکبر، علی زمان و فقیر خان پسران میر عالم۔ محمد الیاس ولد جمعہ۔ محمد حسین ولد محمد زمان صابر حسین ولد میر زمان بن فقیر ہیں۔ محمد اسلم ولد محمد اکبر بھی قابل ذکر ہیں آپ ویلفئر ایسوسی ایشن میراپڑ وسہ کے صدر اور تنظیم الاعوان

مظفر آباد کے صدر بھی ہیں ان کے فرزند عمر ہیں۔

صدیق آباد (لڑی) بٹناڑ لہ پٹھیکہ:

مزمل علی کلگان کی چودھویں پشت میں حسن خان گزرے ہیں۔ حسن خان کے تین بیٹے کامل خان علی خان و کریم خان گزرے ہیں۔ کامل خان کی اولاد بلوچستان اور علی خان کی اولاد ملتان میں بتائی جاتی ہے۔ کریم خان کے دو بیٹے سلام بیگ و نامدار تھے۔ سلام بیگ کی اولاد نگڑولہ کشمیر میں آباد ہے۔ نامدار کے دو بیٹے مرسل خان و دیدار گزرے ہیں۔ مرسل خان کی اولاد دلولاب روس میں بتائی جاتی ہے۔ دیدار کی تیسری پشت میں شعبان، رمضان اور رحمن پسران صمد خان گزرے ہیں۔ شعبان و رمضان کی اولاد نگڑولہ میں آباد ہے۔ رحمان کی تیسری پشت میں فتح محمد، شیر محمد اور چوڑ داڑ پسران عالم داڑ تھے۔ فتح محمد کی اولاد گرٹ ناڑ کوٹلی اور شیر محمد کی اولاد چھانجل پٹھیکہ میں آباد ہے۔ چوڑ داڑ کے چار فرزند محمد صدیق، جمالا، کمالا اور عبدالرزاق تھے۔ عبدالرزاق کی اولاد دھل بشاش میں آباد ہے۔ اور محمد صدیق کی اولاد (صدیق آباد) لڑی میں آباد ہے۔ جمالا و کمالا بٹناڑہ میں آباد ہوئے۔ محمد صدیق کے پانچ فرزند جمعہ، ستار محمد، نور محمد، محمد عثمان اور عمرا تھے۔ جمعہ کے فرزند ستار محمد لڑی کے نمبر دار تھے۔ ستار محمد بن محمد صدیق کی اولاد سے غلام محمد، فتح محمد پسران فقر محمد۔ عبدالرحمن، غلام محمد، محمد حسن و اسمعیل پسران شرف الدین گزرے ہیں۔ نور محمد کی اولاد سے حبیب، عبدالرحمن پسران قادرا۔ عبداللہ، محب اللہ پسران حبیب اللہ ہوئے۔ محمد عثمان کے پانچ فرزند فقیر محمد، غلام محمد، ستار محمد، فتح محمد، قادرا ہوئے۔ غلام محمد بٹناڑہ کے نمبر دار اور سماجی شخصیت تھے۔ غلام محمد کے فرزند عبداللہ نمبر دار، عبدالرحمن، غلام رسول، غلام ربانی، نمبر دار، محمد حسن نمبر دار، غلام حسن مرحوم وائس چیئر مین یونین کونسل ممتاز سیاسی و سماجی شخصیت تھے اپنے علاقے میں تعمیراتی کام سڑکیں، واٹر سپلائی سکمیں و سکول آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہیں۔ مولوی غلام رسول اعوان مرحوم ممتاز عالم دین تھے آپ کے فرزند مولانا محمد حنیف علوی خطیب لڑی بٹناڑہ ہیں۔ اس خاندان کے مولانا غلام ربانی، مولانا مطیع الرحمان عربی معلم، قاری عبدالحمید مدرس لوئر پلیٹ، حافظ منظور احمد، قاری عبدالحمید، جانباز مولانا فضل الرحمن فاروقی، مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالرحمن، محمد شفیع علوی چیف کوآرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، محمد فان، الٰہی بخش، سلیمان توحیدی، خلیل الرحمن، غلام مصطفیٰ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ (امام حنیف)

علی عبدالمنان

عون عرف قطب غازی

محمد آصف غازی

شاہ غازی

شاہ محمد غازی

طیب غازی

طاہر غازی

عطاء اللہ غازی

سالار ساہو غازی — سالار قطب حیدر شاہ غازی — سالار سیف الدین غازی

سعید الدین سالار مسعود غازی

عبداللہ گولڑہ | مزمل علی کلگان | زمان علی کھوکھر | محمد علی | بہادر علی | نجف علی

محمد کندلان — دریتیم جہاں شاہ — فتح علی — نادر علی — کرم علی

حوالہ: منبع الانساب — مرات مسعودی — بحر الجمان — تاریخ حیدری — تحقیق الاعوان — تاریخ علوی اعوان

سید معین الحق — عبدالرحمن چشتی — سید محبوب شاہ — مولوی حیدر علی — ایم خواص خان — محبت حسین اعوان

830ھ ص363/103، 1037ھ ص7، ص135، صفحہ 7، شجرہ نمبر31 ص156، شجرہ نمبر28 ص360

جھٹی شریف باغ: نسب الصالحین کے صفحہ 367 کے مطابق سالار میر قطب حیدر شاہ کی 32 ویں پشت میں مقبول احمد، گل اکبر، گل افسر، منصور، نور افسر و نذیر اکبر پسران نور عالم بن شیر دل بن نمانہ بن بیرو بن سلیمان بن فیض اللہ بن شوتقی بن غریب بن محمد ابن کھیرو بن زمان بن حشمت بن رجب علی بن ترقیاق بن باقی بن جہاں بن الف بن سید بن پیر ابن شاہ نصیر بن عالم دین بن میانہ بن قیطان شاہ بن سائیں سید اللہ بن مہتر الدین بن کمیاں شاہ بن حیات بن صفدر شاہ بن سکندر شاہ بن محسن علی المعروف میلو شاہ بن در یتیم جہاں شاہ۔

ضلع نیلم

کلگان اعوان باڑیاں:

مزمل علی کلگان کی سترہویں پشت میں مور خان کلگان بن لال خان بن کمال تھے۔ جن کے پانچ فرزند عنایت خان، شیر خان، میر علی خان، باز خان و جوشان خان تھے۔ یہ پانچوں بھائی بہت بہادر و جری تھے۔ سلطان مظفر خان نے ان کی جرات و بہادری سے متاثر ہو کر میری کی پگڑی عطا فرمائی۔ یہ پگڑی متفقہ طور پر سب سے چھوٹے بھائی شیر خان کو پہنائی گئی جس کی وجہ سے ان کی اولاد میر کہلاتی ہے۔ جوشان خان، میر علی اور باز خان کی اولاد چھتر و بچہ میں آباد ہے۔ عنایت خان و شیر خان کی اولاد باڑیاں، جبڑ و کڑیاں، پٹھکہ میں آباد ہے۔ عنایت خان کے تین بیٹے عارف خان کلگان، صدیق خان کلگان و شریف خان کلگان تھے۔ عارف خان کی پانچویں پشت میں عبدالرحمٰن کلگان سرپنچ تحصیل کرناہ و ملک محمد یاسین خان کلگان ممبر ضلع کونسل و ممبر مرکزی مجلس عاملہ و صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ضلع نیلم و ممبر نیلم ویلی ڈویلپمنٹ بورڈ مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ ملک محمد یاسین کے تین فرزند ملک محمد خورشید کلگان مرحوم سابق چیئرمین یونین کونسل و گورنمنٹ کنٹریکٹر، ملک خالد محمود چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی و ملک غلام سرور کلگان ٹھیکیدار قابل ذکر ہیں۔ محمد خورشید کے تین فرزند سجاد، اعجاز و شیراز ہیں۔ خالد محمود کے فرزند معراج خالد ہیں۔ غلام سرور کے دو بیٹے اعزاز و اعتزاز ہیں۔ اس خاندان کی دیگر قابل ذکر شخصیات میں محمد علی خان، فتح علی خان و محمد حسین کلگان پسران سیٹھ عطا محمد خان۔ محمد یعقوب، غلام حیدر، محمد یونس، سرور حسین اے۔ای۔او آٹھمقام پسران سردار کالو خان پٹواری۔ سرور حسین کے پانچ فرزند شاہد، الطاف، عابد، ساجد و راشد ہیں۔ میر محمد حیدر نمبردار، میر محمد حسین چیئرمین زکوٰۃ، ملک غلام حیدر، محمد قلندر، فرید احمد، پسران نمبردار محمد افضل۔ بشارت حسین عادل، فہد علی پسران ملک غلام حیدر۔ مفتی محمد

افتخار حسین چشتی، نثار حسین، عبدالرحیم ضیاء، عبدالرحمٰن، محمد علی قلندر، پسران محمد قلندر۔ سردار سکندر خان، سردار خانی زمان، سردار کالو پسران عطا محمد۔ ملک نصیر ولد خانی زمان قابل ذکر ہیں۔ اسی شاخ سے مفتی سلیمان، قاری خلیل الرحمان، یونس خان، عبدالعزیز علوی امیر لشکر طیبہ آزاد کشمیر قابل ذکر شخصیت ہیں۔ سلام پورہ میں منگتا ولد وزیر محمد کلگان یونس ولد محمد خان۔ باتڑی میں الف دین ولد برکت علی۔ میر زمان ولد میر اللہ کلگان قابل ذکر ہیں۔ باڑیاں میر پورہ میں عبدالرشید ولد منشی احمد نور، بگو ولد راج ولی، میر احمد ولد منگتا، ماسٹر عبدالرشید ولد محمد مسکین، تصویر حسین ولد نجر علی کلگان، محمد یوسف، ولد دلاور خان، محمد یعقوب ولد فتح علی دکاندار، باڑیاں، قاسم ولد منگتا دکاندار باڑیاں ماسٹر علی احمد ولد عزیز الرحمان گرداور، خورشید ولد محمد حسین، فتح علی، محمد علی، محمد عالم پسران نور علی، یعقوب ولد منگتا ولد محمد علی قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔ قاری عزیز الرحمان سابقہ دار العلوم آٹھمقام کے مہتمم اعلیٰ ہیں۔ کڑیاں منڈل میں شیر خان کی اولاد سے میر سبز علی، میر سیف علی دستار علی۔ پیر محمد، عزیز الرحمان، قاری غلام سرور، میر عبدالرحمان قابل ذکر ہیں۔ موضع جورا میں ابراھیم خان ولد منشی فقیر محمد سابق چیئرمین یونین کونسل اشکوٹ محمد حیدر ولد منشی فقیر محمد سابق ممبر، منصف خان ولد ایوب خان جھلیاناں پیالیاں اسماعیل خان موضع جرگی منگتا خان کلگان قابل ذکر ہیں۔ ڈوگرہ عہد حکومت میں سردار میر ولی کشمیر سے مظفر آباد کے علاقے کا مہتمم اعلیٰ مشہور و معروف شخصیت گزرے ہیں۔ ضلع نیلم کے تاریخی حالات و شجرہ نسب ممتاز سیاسی و سماجی شخصیت ملک یاسین خان کے تعاون سے درج ہوئے۔

کٹھہ چوگلی:

کٹھہ چوگلی میں یہ خاندان سادو آل گوت سے مشہور ہے۔ میر محمد حسن چیئرمین یونین کونسل باڑیاں کے مطابق یہ خاندان حضرت بابا سادم خان بن بابا سجاول خانؒ کی اولاد سے تعلق رکھتا ہے۔ چھتو آل بھی بابا سجاول ہی کی اولاد بتائے جاتے ہیں۔ میر گمانی خان کے فرزند میر جلال الدین المعروف جلو تھے۔ جن کے بیٹے جمشیر خان گزرے ہیں۔ جمشیر خان کے فرزند میر محمد شیر خان جن کے سات بیٹے میر احمد شیر، دریا محمد، فتح علی، کالیا خان، فقیر محمد، سبز علی اور احمد علی تھے۔ میر احمد شیر کے فرزند میر حسن علی ہوئے۔ جن کے پانچ بیٹے فتح علی، عبدالرحمٰن، یار علی، میر محمد حسن اور محمد خلیل ہیں۔ فتح علی کے تین فرزند سلیمان، فیروز اور رشید ہیں۔ عبدالرحمٰن کے چار بیٹے محمد شفیع، خورشید، مقبول اور رفیق ہیں۔ میر محمد حسن اس خاندان کی مشہور و معروف سیاسی و سماجی شخصیت ہیں۔ آپ کئی بار یونین کونسل کے چیئرمین رہ چکے ہیں اور مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں۔ آپ کے پانچ فرزند محمد ارشاد

،عتیق ،شفیق ،نکاش اور اسعد ہیں۔ دریا محمد کے فرزند عطا محمد ہوئے۔عطا محمد کے تین بیٹے یعقوب ،محبوب اور محمد شبیر ہیں۔ فتح علی کے چار فرزند محمد حسین ، جمعہ ،محمد شیر اور ہمایوں ہیں۔محمد حسین کے چار بیٹے محمد حسن ،نجر علی ،احمد علی اور خالد ہوئے۔ جمعہ کے بھی چار ہی بیٹے نجر علی ،قیوم ،الیاس اور صدیق ہیں۔ سالخلہ میں محمد یونس، قاری رفیق ،محمد حنیف ،ٹھیکیدار پالڑی ، بلوری خان نمبر دار بنغلاں ، حسن خان ،نمبر دار محمد یوسف خان میر فتح علی سابق وائس چیئر مین باڑیاں ،محمد شفیع وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

کلگان اعوان جاگراں:

حزل علی کلگان کی اولاد سے جاگراں میں ملک محبّ اللہ اعوان کا خاندان آباد ہے۔ملک محبّ اللہ جاگراں سیری میں پیدا ہوئے۔ تعلیم مانسہرہ ہزارہ سے حاصل کی۔آپ تعلیم یافتہ منشی فاضل ہیں مسلم کانفرنس کنڈ ل شاہی کے صدر ہیں۔کئی مرتبہ یونین کونسل کنڈل شاہی کے چیئر مین اور مقامی زکوۃ کمیٹی کے چیئر مین منتخب ہوئے۔گزشتہ چار سال سے تحصیل اٹھمقام کے چیئر مین زکوۃ وعشر ہیں۔آپ کے والد محمد ملوک اعوان نیک سیرت اور پرہیزگار شخصیت تھے۔آپ کے جد اعلیٰ بیرہ خان اعوان نے سب سے پہلے جاگراں کو آباد کیا اور نمبرداری بھی آپ ہی کی اولاد کے پاس رہی آپ کے پردادا دوست محمد خان اور دادا عبداللہ خان میاں نظام الدین کیاں شریف کے خاص مریدوں میں سے تھے آپ نے تعمیراتی کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔ان کے تین فرزند ولی الرحمن ،حبیب الرحمان اور عقیل الرحمان ہیں۔ولی الرحمن مدرس ہیں۔حبیب الرحمان ایل ایل بی ہیں۔ عقیل الرحمن گریجویٹ ہیں۔ان کے علاوہ اس خاندان کے بذیل قابل ذکر اصحاب ہیں۔حمید الرحمن ولد محمد ولی انچارج صدر معلم ہائی سکول جاگراں ، بدیع الزمان ولد سلیمان پرائمری مدرس ، منصف خان ولد زیت اللہ فارسٹ گارڈ۔

کنڈل شاہی سالخلہ میں ایک شاخ کے بزرگ حسن علی مانسہرہ چنی ڈھیری چکڑی سے آکر آباد ہوئے جن کے فرزند راج ولی تھے۔راج ولی کے دو فرزند الف دین ٹھیکیدار و نصیر الدین ٹھیکیدار ہیں۔الف دین کے چار بیٹے سعید اختر صدر معلم ہائی سکول کنڈ لشاہی ،علی اکبر ،وحید اختر ،نوید اختر ہیں۔نصیر الدین کے تین بیٹے علی اصغر ،فاروق وھارون ہیں۔اسی شاخ سے ریاض وارشاد پسران عبدالغنی مانسہرہ چنی ڈھیری میں آباد ہیں۔
ملک عبدالحمید طاہر اعوان سرکل رجسٹرار امداد باہمی ساکنہ چاکن قابل ذکر ہیں۔

ضلع باغ

نڑیولہ ،کلری ونیگا پانی:

حضرت بابا بہرام خانؒ کے تین فرزند تھے ۔حضرت بابا اسماعیل خان ،حضرت بابا جمال خان و حضرت بابا سیٹ خان۔بابا اسماعیل کی اولاد سنگولہ وغیرہ میں اور جمال خان کی اولاد بن بیک ،بیکھر وغیرہ میں آباد ہے۔حضرت بابا اسماعیل و بابا جمال کے مزار سنگولہ ناڑے میں مرجع خلائق ہیں۔بابا سیٹ خان کا مزار پیرستان تحصیل اوڑی میں واقع ہے۔سیٹ خان کی اولاد کا کچھ حصہ اس کے ایک فرزند فقیر خان کی اولاد سے دردکوٹ میں آباد ہے اور چند گھرانے باغ کے موضع نڑیولہ ،کلری ،نیگا پانی میں آباد ہیں۔سیٹ خان کے دوسرے فرزند گل حسین کی اولاد موضع اسماں تحصیل اوڑی اور چھم گراں ضلع باغ میں آباد ہے۔سیٹ خان کے تیسرے فرزند نورا خان کی اولاد تحصیل اوڑی کے موضعات تھاجل ،پاوڑی اور تحصیل بارہ مولا کے موضع چدوسہ میں آباد ہے۔ تھاجل میں دکاندار علم دین ولد فقیر محمد قابل ذکر ہیں ان کے بھائی غلام حسین جو 1965ء کے مہاجر ہیں مظفر آباد میں آباد ہیں۔آپ کے فرزند محمد جاوید ہیں۔سیٹ خان کے فرزند فقیر خان کی نسل سے شیر محمد و تاج محمد نڑیولہ ،کلری میں آباد ہوئے شیر محمد کی دوسری پشت میں موٹھو خان ،نوردین و جواہر علی پسران مستا خان گزرے ہیں۔موٹھو کے پانچ فرزند اکبر خان ،محمد امیر ،محمد عظیم ،نجی محمد و علی محمد تھے۔اکبر خان کے چار بیٹے ایوب حسین ،سید حسین ،نذیر وانور ہیں۔ایوب حسین کے چار فرزند زبیر ،مظہر ،عبید و شفیق ہیں۔سید حسین کا فرزند عمر سعید ہے۔محمد امیر کے تین بیٹے حاجی ریشم ،حمید و خلیل ہیں۔حاجی ریشم کے تین فرزند نواز ،حق نواز و خالد ہیں۔حمید کے بھی تین ہی بیٹے اسد ،ناصر و ولید ہیں۔خلیل کے بھی تین ہی فرزند رضوان ،رحمن و حمزہ ہیں۔محمد عظیم کے تین بیٹے کریم ،منظور و عشکر ہیں۔کریم کے چار بیٹے شہزاد ،سلیم ،مسعود و شاہد ہوئے۔منظور کے پانچ فرزند سرفراز ،حفیظ ،سفیر ،نوید و مفید ہیں ۔نجی محمد کے تین بیٹے افسر ،شبیر و نظاہر ہوئے۔افسر کے بھی تین ہی بیٹے لیاقت ،ساجد و راشد ہیں۔شبیر کے ہاں بھی تین ہی فرزند ہیں ذاکر حسین ،اسرار و ابرار۔نظاہر حسین کا ایک ہی فرزند سفیان ہے۔علی محمد کے پانچ فرزند غلام مصطفیٰ ،غلام مرتضیٰ ،ممتاز ،ارشاد و اختیار ہوئے۔غلام مصطفیٰ کے ایک ہی فرزند توصیف احمد ہے۔غلام مرتضیٰ کے تین بیٹے شہباز ،شہراز و شہزاد ہیں۔نوردین کے تین فرزند کالا خان ،میر حسین و افسر خان ہوئے۔کالا خان کے فرزند محمد صدیق ہیں محمد صدیق کے حلیم ،حمید و عمر حیات ہیں۔میر حسین خان کے چار فرزند عبدالعزیز ،محمد آزاد ،محمد

عارف و محمد اسماعیل ہیں۔ عبدالعزیز کے چھ بیٹے نزاکت حسین، لیاقت، سخاوت، وسیم، صداقت و عدنان ہیں۔ نزاکت حسین کا فرزند احسن حسین ہے۔ محمد آزاد اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں حسن آباد کالونی باغ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے چار فرزند ظفر آزاد، عمران آزاد، عرفان و عثمان ہیں۔ ظفر آزاد کے فرزند اکرام ظفر ہیں۔ محمد عارف کے تین بیٹے ہیں حافظ محمد آصف درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں توصیف احمد و تنویر احمد زیر تعلیم ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل خان مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن شیر جنگ ہیں جہاں سینکڑوں بچے حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرر ہے ہیں۔ ان ہی کے تعاون سے اس خاندان کے حالات درج ہوئے۔ آپ کے چار فرزند حافظ طاہر، حافظ شرافت، شفاعت و انصر ہیں۔ جواہر علی کے تین بیٹے رحمدل، شیر جوان و گل حسین تھے۔ رحمدل کے دو فرزند قیوم و اکرم ہیں۔ شیر جوان کے فرزند جنت حسین اور گل حسین کے دو فرزند خان محمد و الطاف ہیں۔ متا خان کے بھائی احمد علی کے تین بیٹے لوتھو، سیدل اور عالمشیر تھے۔ سیدل کے تین بیٹے یوسف، کالا اور نور حسین ہوئے۔ یوسف کے پانچ بیٹے خورشید، لطیف، منشاء، عقیل و غفور ہیں۔ کالا کا فرزند ذوالفقار علی ہے۔ نور حسین کے چار بیٹے زخیل، عابدین، احسان و عمران ہیں۔ عالمشیر کا بیٹا سجاول تھا جس کے تین بیٹے الیاس، گل محمد و ظہور ہیں۔ تاج محمد کے دو فرزند فتح علی و منگل خان مشہور گزرے ہیں۔ فتح علی کے پانچ فرزند نواب خان، جنگ باز، دوست محمد، سید خان و مستر علی تھے نواب خان و جنگ باز کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ میں بھی ہے۔ نواب خان کے دو فرزند محمد ایوب و ڈاکٹر اعظم ہوئے۔ جنگ باز کے تین فرزند محمد خان افسر و شریف ہوئے۔ محمد خان کے چار فرزند لطیف، علی احمد، آدم و سیال ہوئے۔ محمد افسر کے تین بیٹے صابر، اعجاز و جلیل ہیں۔ دوست محمد کے تین بیٹے سردر، ریشم و اسحاق ہیں۔ سرور کا بیٹا عبدالرحیم اور ریشم کا فرزند ندیم ہے۔ سید خان کے تین بیٹے عزیز، شفیع و ارشاد ہیں۔ مستر علی کے دو فرزند الیاس و ادریس ہیں۔ سنگولہ کلسن سے لالو خان کے فرزند بھڈ خان کے پوتے باز ولی ولد یار محمد نیگا پانی میں آباد ہوئے۔ باز ولی کے دو بیٹے محمد صدیق و عالم شیر ہوئے۔ محمد صدیق کے چھ بیٹے حفیظ، شفیق، رفیق، رقیب، رضوان و عرفان ہیں۔ عالم شیر کے فرزند سائیں اسلم خان ہوئے جن کے چار فرزند داؤد، وحید، ارشد و راشد ہیں۔ نیگا پانی میں آباد ایک اور شاخ کے بزرگ جمن علی خان بن بیک سے آ کر یہاں آباد ہوئے۔ جمن علی خان کے فرزند محمد حسین ہوئے۔ جن کے پانچ بیٹے محمد اشرف، خان افسر، میر افسر، محمد صادق و صابر ہیں۔ محمد اشرف کے دو فرزند جاوید و خالد ہیں۔ خان افسر کے دو فرزند امتیاز و انصار ہیں۔ میر افسر کے چھ بیٹے اختیار، ظہور، ندیم، سجاد، رشید و سفیر ہیں۔ صادق کے دو بیٹے ذیشان و رؤف ہیں صابر کے بھی دو ہی بیٹے شبیر

و صدام ہیں۔ حضرت بابا ڈھیلو کی اولاد سے جمن علی نیگا پانی میں آباد ہوئے۔ ان کے فرزند محمد حسین کے پانچ بیٹے اشرف، خان افسر، میر افسر، صادق و صابر ہیں۔ اشرف کے دو فرزند جاوید و خالد ہیں۔ خان افسر کے امتیاز و انصار ہیں۔ میر افسر کے چھ فرزند اختیار، ظہور، ندیم، سجاد، رشید و سفیر ہیں۔ صادق کے بیٹے ذیشان و عبدالرؤف ہیں۔ صابر کے شبیر و صدام ہیں۔

نڑیولہ کلری:

قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی کی آٹھارویں پشت میں گل محمد بن بخت آور تھے ان کے چار بیٹے حافظ عبدالغفور، عبدالحلیم، عبدالرحمان و عبدالحکیم تھے۔ حافظ عبدالغفور کی اولاد سے مولانا عبدالحق ممتاز عالم دین گزرے ہیں۔ آپ کے چھ فرزند مولانا غلام قادر، مولانا فقیر اللہ، قاضی میر حسن، مولوی محمد یٰسین، مولانا محمد امین خان و مولوی محمود خان ہوئے۔ مولانا غلام قادر کے تین بیٹے ماسٹر عبداللہ مولانا عبدالحکیم و محمد صدیق ہوئے۔ ماسٹر عبداللہ کے تین فرزند عبدالجبار سینئر مدرس، ماسٹر محمد سعید و مولوی عبدالوحید ہیں مولانا عبدالحلیم کے پانچ بیٹے عبدالحمید، عبدالرشید، محمد راشد، ماجد خان اور واجد خان ہیں۔ محمد صدیق کے تین بیٹے لطیف، ذوالفقار اور اورنگزیب ہیں۔ مولانا فقیر اللہ کے اکلوتے فرزند مولوی محمد بشیر ہیں آپ کے چار فرزند غلام مصطفیٰ، خلیل، خورشید و پرویز تبسم ہیں۔ قاضی میر حسن کے تین بیٹے محمد حنیف لاولد، عبدالمجید و محمد روشن ہیں۔ مولوی یٰسین کے چار فرزند مولوی منشاء، سلیم، حاجی افراہیم و محمد شفیق سائنس مدرس ہیں۔ مولوی منشاء کے پانچ بیٹے مشتاق، اسحاق، احسان الحق، شاہد و زاہد ہیں۔ مولانا محمد امین خان کے دو فرزند ہیں محمد جاوید صدر معلم مڈل سکول نکر سنگولہ و عبدالشکور مدرس ہیں۔ اس خاندان کے حالات راقم تک محمد جاوید صدر معلم نے پہنچائے ہیں آپ کے چار فرزند حافظ خالد جاوید، ساجد، راشد و اسعد ہیں۔ مولوی محمود کے چھ بیٹے مولانا عبدالقادر، قاضی عبدالغنی، حافظ مولانا عبدالرؤف، مولوی عبدالرحیم، مولوی عبدالغفور و مولوی عبدالصبور ہیں۔ مولانا عبدالقادر کے دو بیٹے عبدالباسط و عبداللہ ہیں۔ اسی شاخ سے چند گھر جنڈالہ راولاکوٹ میں ہیں جن میں قاضی سعید الرحمٰن و قاری محمد حنیف قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ اس شاخ سے تعلق رکھنے والے افراد تمروٹہ راولاکوٹ، کیسر کوٹ چکار، مری اور مورگاہ راولپنڈی وغیرہ میں بھی آباد ہیں۔

سڑول باغ:

عبداللہ گولڑہ کی چوبسیویں پشت میں جاگیس خان بن راج بن ڈوم بن گھکا بن عزیز بن دلب مراد بن مہندی بن قائم بن دادن بن شیر بن امیر بن دراب بن سید عالم بن لہب بن دائم بن ہانمو ابن سرجن بن بدھن بن تریڑ بن سگرا بن سندوج بن حسن دوست بن بدھو گولڑہ شریف راولپنڈی سے ترک وطن کر کے کوہالہ سے ہوتا ہوا رینگولی کے موضع میں جو کسّم چوکی ہنس کے متصل ہے آ کر قیام پذیر ہوا یہاں اس کے ہاں ایک لڑکا ہنسا خان پیدا ہوا۔ یہ چوکی ہنس بھی اُسی کے نام پر آباد ہے۔ تاریخ اقوام کشمیر جلد دوئم صفحہ 66-163 پر اس خاندان کے حالات تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ ہنسا خان کی چھٹی پشت میں مہر خان بن جلو خان بن فقیر خان بن کالا خان بن دودا خان بن بگاہ خان مشہور گزرے ہیں۔ جن کی اولاد مہر آل کہلاتی ہے۔ مہر خان کی خانقاہ موضع سڑول کی ڈھوک بسوئی میں ہے۔ مہر خان کے تین فرزند سنو، جیما اور فتح محمد گزرے ہیں۔ سنو کے تین بیٹے سوجا، بیرو و کالو تھے۔ سوجا کے چار بیٹے میاں جمعہ خان، حاجی میاں دین محمد، حسین دین و کمال خان تھے۔ حاجی میاں جمعہ خان کے فرزند حاجی میاں شیر علی خان صوفی بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کے فرزند عبدالقادر، محمد حسین محمد یوسف، محمد سعید اور منشی گل محمد ہوئے۔ حاجی دین محمد کے اکلوتے فرزند مولوی حافظ شاہ ولی اللہ تھے آپ امام مسجد و نکاح خواں بھی تھے۔ آپ کے چار بیٹے عبدالعزیز، عبدالحمید، ریشم و یونس ہوئے۔ حسین دین کے فرزند روشن علی، جنگ باز، محبت علی، عبداللہ، عزیز و کریم ہوئے۔ کمال کے تین بیٹے محمد بخش، حافظ مولوی عبدالرحمٰن و شرف الدین ہوئے۔ حافظ مولوی عبدالرحمٰن ممتاز عالم دین سرکردہ رہنما و شاعر گزرے ہیں۔ آپ کے دو فرزند غلام رسول و محمد رشید ہیں۔ بیرو کے تین بیٹے بوجو، ڈھوڈا اور مستا تھے۔ بوجو کے چار بیٹے معروف گزرے ہیں بالا، فتح خان، گلا، فقیر۔ بالا کے فرزند ہنسا کا بیٹا کریم ہوا۔ فتح خان کا فرزند گوہر علی اور ڈھوڈا کے فرزند عالم دین گزرے ہیں۔ مستا کے چار بیٹے بوڑا، فضل دین، سمندر علی و میرا تھے۔ فضل دین کے فرزند عبدالرحیم ہوئے۔ سمندر علی کے فرزند اسمٰعیل ہیں۔ کالو خان کے دو بیٹے تمرد خان و فقیر خان تھے۔ تمرد خان کے سات بیٹے ہوئے۔ گلاب خان، منشی محمد شیر، منشی محمد زمان، میر زمان، جمشیر، عالمشیر، گوہر خان۔ محمد شیر کے فرزند محمد نذیر کے چار فرزند زبیر، وزیر، وسیم و ندیم ہیں۔ محمد زمان کے چار فرزند حاجی محمد یونس، عبدالشکور، عبدالرشید و ڈاکٹر عبدالرزاق ہیں۔ حاجی محمد یونس و ڈاکٹر عبدالرزاق میلوڈی مارکیٹ اسلام آباد میں کشمیر ربراسٹمپ کے نام سے کاروبار کر رہے ہیں اس خاندان کے حالات ڈاکٹر عبدالرزاق نے راقم تک پہنچائے ہیں۔ عبدالشکور کے دو فرزند غلام مجتبیٰ و غلام

مصطفیٰ ہیں۔ عبدالرشید کے فرزند نعمان اور ڈاکٹر عبدالرزاق کے فرزند علی رضا ہیں۔ میر زمان کے چار بیٹے میر احمد، قاسم، صادق و الطاف ہیں۔ قاسم کے چار فرزند طاہر، مقصود، اقبال و صابر ہیں۔ جمشیر کے پانچ فرزند لطیف، روشن، خلیل، صغیر و الیاس ہیں۔ لطیف کے تین فرزند افراہم، سعید و شعیب ہیں۔ خلیل کے تین بیٹے ظہور، سہیل و عدیل ہیں۔ صغیر کے دو فرزند نذیر و مختار ہیں۔ فقیر خان کے چار بیٹے منگ باز، رنگ باز، شیر باز و جنگ باز تھے۔ منگ باز کے چار بیٹے میر عالم، نور عالم، محمد عالم و قاسم تھے۔ نور عالم کے پانچ فرزند صالح محمد، محمد کبیر، عبدالخالق، عزیز و فاضل ہیں۔ صالح محمد کے فرزند نصیر ہیں۔ محمد کبیر کے دو بیٹے سلیم و وسیم ہیں۔ رنگ باز کے دو فرزند گلاب و بلور ہوئے۔ گلاب کے فرزند بشیر ہیں بلور کے تین فرزند اشرف، حبیب و وحید ہیں۔ اشرف کے دو فرزند زاہد و شاہد ہیں۔ حبیب کے فرزند ظہیر و نعیم ہیں۔ جنگ باز کے فرزند محمد حسین کے تین بیٹے صدیق، رفیق و شفیق ہیں۔ صدیق کے تین بیٹے سعید، نعیم و شبیر ہیں۔ رفیق کا بیٹا عتیق ہے۔ جیما خان کے دو فرزند تاج محمد و ناصر و تھے۔ تاج محمد کی نسل سے میر زمان و عبدالعزیز پسران عبداللہ۔ جمن علی ولد مُستا اور ناصر و کی نسل سے صابر، گلزار و شبیر پسران محمد یونس و حنیف پسران عالمشیر، روشن علی ولد لالہ، میر احمد، میر حسین و مظفر حسین پسران فقیر دین۔ عالم دین و منظور پسران جمالدین ہوئے۔ فتح محمد کی چوتھی پشت میں بالا و ملا پسران جان محمد تھے بالا کے تین فرزند محمد علی، محمد نور و شیر باز ہوئے۔ محمد نور کا بیٹا محمد حنیف ہے۔ ملا کا فرزند میر عالم ہوا جس کے پانچ فرزند محمد آزاد، اشرف، کبیر، گل زمان و عثمان ہوئے۔ آزاد کے تین بیٹے عادل، سکندر و شاکر ہیں۔ اشرف کے بیٹے شہزاد و محمد حسین ہیں۔ کبیر کے بیٹے سلطان، ارشد و فرہاد ہیں۔ عثمان کا فرزند ذیشان ہے۔

بھاٹہ سنگوڑھ و بھورکہ وسطی باغ:

حضرت بابا اسمٰعیل خانؒ جداعلیٰ سنگولہ کی چوتھی پشت میں دو بھائی سکرکلی و مصری خان گزرے ہیں۔ سکرکلی کے تین فرزند مرچا خان، دین محمد و نور محمد تھے۔ مورچا خان کی اولاد سنگولہ آگرہ میں آباد ہے۔ دین محمد کی اولاد بھاٹہ سنگوڑھ اور نور محمد کی اولاد بھورکہ میں آباد ہے۔ دین محمد کی تیسری پشت میں میر باز، مور باز اور رنگوں خان پسران جنگی خان گزرے ہیں۔ میر باز خان کے پوتے خان محمد ولد اسمٰعیل۔ محمد اکبر، افضل، اکبر حسین، غلام حسین، سید حسین و سید اکبر پسران مندو خان۔ نور حسین ولد رحمت اللہ ہوئے۔ مور باز کے پوتے محمد سعید ولد فیروز خان۔ گل محمد ولد منگل خان ہوئے۔ یسین و یونس پسران عظیم خان ہوئے۔ رنگوں خان کے پوتے شفیع و رفیق پسران گلاب خان ہیں۔ خان محمد کے چار فرزند رحمت خان، حاجی یوسف، حاجی شریف و نور احمد ہیں۔ حاجی

یوسف کے فرزند جاسم وغیرہ اور حاجی شریف کے عمران وغیرہ ہیں۔ نور محمد کے تین فرزند سیف علی، نیک محمد و غلام علی بھورکہ میں آباد ہوئے۔ سیف علی کے دو فرزند کالو خان و ناظر علی تھے۔ کالو خان کے تین بیٹے گوہر علی، بہاول و سیف علی گزرے ہیں۔ گوہر علی کے دو فرزند اکبر حسین و میر حسین ہوئے۔ اکبر حسین کے دو بیٹے محمد افضل و محمد اسحاق ہیں۔ میر حسین کے فرزند اشرف ہیں۔ بہاول کے دو فرزند محبوب و عبدالحسین ہوئے۔ محبوب کے پانچ بیٹے ارشاد، یسین، اسلم، راشد اور سیاب ہیں۔ سیف علی کے دو فرزند محمد اکرم و سید عالم ہیں۔ محمد اکرم کے دو فرزند اشراف و اعظم ہوئے۔ اشراف کے دو فرزند ظہور احمد ٹیچر و زبیر ہیں اعظم کے فرزند شیراز ہیں۔ ناظر علی کے فرزند بلور تھے۔ جن کے فرزند خان محمد ہوئے جن کا بیٹا مقصود ہے۔ نیک محمد کے دو فرزند منصر علی و رنگی تھے۔ منصر علی کے تین بیٹے خان محمد، علی محمد و سید محمد ہوئے۔ رنگی کے بھی تین ہی فرزند صوبہ، سلیمان و زمان علی ہوئے۔ غلام علی کے چھ بیٹے عالمشیر، میر احمد، منگل، علی اکبر، سائیں و محمد اکبر ہوئے۔ عالمشیر کے دو فرزند یونس و تسلیم ہیں۔ میر احمد کے دو بیٹے زرین و حلیم ہیں۔ علی اکبر کے دو فرزند وزیر و افضل ہیں۔ سائیں کے فرزند اخلاق ہیں محمد اکبر کے فرزند نذیر، فرید، منظور و زائد ہیں۔ تھملہ میں آباد شاخ کا تعلق بھی سنگولہ سے بتایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ تمبر و خان کے فرزند جمعہ خان تھے۔ جن کے فرزند محمد شیر کے تین بیٹے بلور خان، گلشیر خان، محمد حسین و عبدل حسین ہوئے۔ محمد حسین کے پانچ بیٹے سید حسین، منظور، انور، صادق و مختار ہیں۔ گلشیر کے خان افسر و محمد افسر ہیں۔ عبدل حسین کے پانچ فرزند خادم، گلزار، شوکت، محمد علی و خالق ہیں۔

پتراٹہ، ڈھکی پنڈی و سر سیّداں:

شریف خان کے فرزند دوئم فیض اللہ کے دو فرزند فقیر محمد و عبداللہ تھے۔ فقیر محمد کی اولاد تھیالرہ وغیرہ میں آباد ہے جن میں ملک شوکت حیات خان ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس یوتھ کلچر قابل ذکر ہیں۔ عبداللہ کے دو فرزند تاج محمد و دین محمد گزرے ہیں۔ تاج محمد کے بھی دو ہی فرزند بیر ولی و سید ولی تھے۔ بیر ولی کی اولاد تراڑ میں آباد ہے۔ سردار محمد ابراہیم خان مرحوم سیکرٹری آزاد حکومت و سردار عبدالحمید خان ریٹائرڈ سرکل رجسٹرار امداد باہمی قابل ذکر ہیں۔ سید ولی کی اولاد پتراٹہ میں آباد ہے۔ سید ولی کے فرزند ہاشم دین تھے جن کے دو فرزند شمس الدین و شرف الدین قابل ذکر گزرے ہیں۔ شمس الدین کے تین بیٹے گل حسین، عبدالرحمٰن و عبدالرحیم ہوئے۔ گل حسین کے تین فرزند عبدالقیوم، حکیم و حمید تھے۔ عبدالرحمٰن کے تین فرزند ہیں محمد امین اعوان سیکشن آفیسر زراعت، محمد حنیف اعوان انڈر سیکرٹری برقیات، محمد اسحاق بہبود فنڈ جریدہ میں فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ محمد امین کے

فرزند محمد الیاس ہیں۔ محمد حنیف کے تین فرزند لیاقت، نزاکت و بلال ہیں۔ محمد اسحاق کے دو بیٹے دلاور و خاور ہیں۔ عبدالرحیم کے چار بیٹے خالق، شبیر، ذوالفقار و ممتاز ہیں۔ شرف الدین کے فرزند عبدل حسین ہوئے جن کے تین بیٹے محمد یسین کلرک جیلخانہ جات محمد نسیم و محمد الطاف ہیں۔ دین محمد کی اولاد ڈھکی پنڈی میں آباد ہے دین محمد کے فرزند ستار محمد کے دو بیٹے نصر دین و رکن دین تھے نصر دین کے دو فرزند محمد لطیف و محمد صدیق ہوئے۔ محمد لطیف کے چار بیٹے الحاج ممتاز حسین، الطاف حسین، منشاد و ارشاد ہیں۔ الحاج ممتاز حسین سعودیہ میں ہیں ان کے فرزند ابراہیم چھٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ الطاف حسین بی کام، ایم اے، ایل ایل بی دفتر ڈی آئی جی جیل خانہ جات میں سینئر سکیل سٹینو گرافر ان کے تین فرزند نعمان ایف ایس سی، عدنان ایف ایس سی و سلمان چھٹی میں میں زیر تعلیم ہیں۔ محمد صدیق کے دو بیٹے محمد گلزار و محمد اسحاق ہیں۔ محمد گلزار آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد پبلک سروس کمشین میں ملازم ہیں آپ کے فرزند وحید ہیں۔ محمد اسحاق کا فرزند سعید ہے۔ رکن الدین کے دو فرزند فیروز خان و گل حسین ہوئے۔ فیروز کے فرزند اشرف و اعظم ہیں۔ گل حسین کے چھ فرزند مشتاق، ظہور، نیاز، فیاض، ریاض اور نور احمد ہیں۔ اشرف کے دو فرزند بشیر و نشیر ہیں جبکہ محمد اعظم کے پانچ بیٹے حنیف، حمید، فاروق، شکیل و جمیل ہیں۔ مشتاق حسین کے چار بیٹے عمر خیام، صدام حسین، احتشام و حسام ہیں۔ ظہور احمد کا فرزند ظہیر ہے جبکہ نیاز احمد کا ایک بیٹا عمیر ہے۔ فیاض احمد کے بیٹے فہد، مشاہد، مشرف و شجاعت ہیں۔ ریاض احمد کے بیٹے فیصل و خلیل ہیں۔ نور احمد گریجوایٹ ہیں اور لاہور میں سروس کرتے ہیں ان کا ایک بیٹا عزیر ہے۔ شریف خان کے فرزند امر اللہ کی اولاد سر سیّداں میں آباد ہے۔

امر اللہ کے چوتھی پشت میں دو بھائی میاں فقیر محمد خان و میاں ولی محمد خان گزرے ہیں۔ ان کی اولاد اکثر اپنے نام کے ساتھ میاں کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ میاں فقیر محمد کے تین بیٹے میاں محمد قاسم، محمد کبیر اور مولوی تحی محمد خان تھے۔ میاں قاسم کی اولاد سے محمد نذیر، محمد فرید، شیر محمد و محمد حلیم پسران محمد رحمان۔ محمد شبیر و محمد لطیف پسران عبدالرحمان قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔ میاں محمد کبیر کے تین بیٹے میاں محمد شفیع شہید 1947ء، محمد حسین شہید 47ء و میاں محمد غلام ہوئے۔ محمد غلام کے فرزند محمد نثار ہیں۔ مولوی تحی محمد کے دو فرزند کمال الدین و میاں بدر الدین ہوئے۔ کمال الدین 47ء میں شہید ہوئے ان کے فرزند محمد محمود ہوئے جن کے دو بیٹے خالد محمود و عبدالناصر ہیں۔ میاں بدرالدین کے چھ فرزند محمد عظیم، محمد ابراہیم ریٹائرڈ ایڈمن آفیسر، محمد سعید PA، میجر محمد حفیظ خان، مولانا عبدالرقیب خان و محمد قدیر مرحوم ہوئے۔ میاں ولی محمد کی تیسری پشت میں میاں عبدالرزاق، محمد اسحاق، محمد

یونس پسران محمد رفیق ہوئے۔ محمد عظیم کے فرزند محمد نسیم جیل خانہ جات میں ملازم ہیں۔ محمد ابراہیم راولپنڈی میں ریکروٹنگ ایجنسی چلا رہے ہیں۔ ان کے چھ فرزند خلیق احمد BSC' کیڈٹ نوید احمد' شکیل احمد' محمد ہارون' جنید و عبید ہیں۔ محمد سعید کے فرزند سعد ہیں۔

باغ خاص کہنہ موہری:

باغ میں اس خاندان کے جد اعلیٰ ملک غلام علی بن ملک منور کشتواڑ مقبوضہ کشمیر سے باغ آباد ہوئے۔ ملک غلام علی کے چار فرزند ملک سیف اللہ، ملک بشیر احمد لاولد، ملک نذیر احمد جنرل مرچنٹ باغ و ملک محمد اقبال ہوئے۔ ملک سیف اللہ کے چھ فرزند ملک ظفر اللہ، ملک احسان اللہ، ملک اخیار اللہ دانش ایم اے ایل ایل بی۔ ایڈووکیٹ ریٹائرڈ صدر معلم، ملک انوار اللہ بلال، ملک اسرار اللہ بلال اور ملک اسد اللہ ابرار ہیں۔ ملک نذیر احمد کے چار فرزند ملک منصور احمد، ملک جمیل احمد سول انجینئر، ملک سعید احمد ٹریول ایجنسی بلیوا ریا کے مالک اور ملک ظہیر احمد ہیں۔ کہنہ موہری ہی میں فقیر خان و بگاہ خان کی اولاد آباد ہے۔ فقیر خان کی تیسری پشت میں محمد سعید' عبدالحمید و فیاض حسین پسران جلال دین بن ناصر خان ہیں۔ سعید کے فرزند فراست ہیں عبدالحمید کے فرزند عادل ہیں۔ بگاہ خان کی اولاد سے بشیر ولد شیر احمد اور عمران ولد نذیر قابل ذکر ہیں۔

دھیر کوٹ، رنگلہ، چلند راٹ کوٹلہ مست، جنڈالہ، جھیلری و بنگوئیں:

مزمل علی کلگان کی دسویں پشت میں نارو خان بن دولمی بن نوئیں بن ملک کول بن پھرن بن دول بن چرایا بن سمریا بن کرم علی گزرے ہیں جن کے دو فرزند ناگ شیر و بھاگ شیر تھے۔ ناگ شیر کی تیسری پشت میں قاضی مولانا بن نوجہ بن پاستہ براستہ پکھلی ہزارہ مظفرآباد آئے اور وہاں سے غربی باغ میں سکونت پذیر ہوئے۔ قاضی مولانا ممتاز عالم دین تھے۔ ان کی چوتھی پشت میں قاضی شکور اللہ بن خیالی بن لنگر بن شہباز بھی بڑے پایہ کے عالم دین و بزرگ گزرے ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ کے صفحہ 92-290 پر اس خاندان کے حالات تفصیل سے درج ہیں۔ قاضی شکور اللہ کے دو فرزند قاضی رحمت اللہ و قاضی مالک بھی اہل علم و مشہور گزرے ہیں۔ قاضی رحمت اللہ کے دو بیٹے عظیم اللہ و محمد عالم تھے۔ عظیم اللہ کے بھی دو ہی بیٹے علی محمد و تاج محمد گزرے ہیں۔ علی محمد کے بھی دو فرزند سید ولی و ناصر علی تھے۔ ناصر علی کے پوتے قاضی محمد حلیم اعوان بن جعفر علی دینی و مذہبی شخصیت گزرے ہیں۔ آپ کے نو فرزند محمد ایوب، محمد یونس، عبدالرشید ہاشمی، محمد رشید، عبدالحمید،

عبدالروف، عبدالرحیم، عبدالغفور و عبدالخالق ہیں۔ محمد یونس کے دو فرزند شبیر احمد و طاہر ہیں۔ عبدالرشید ہاشمی بجٹ آفیسر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ کے پانچ بیٹے اشفاق احمد ہاشمی پرائیویٹ سیکرٹری ہمراہ وزیر بحالیات و شہری دفاع، طارق ندیم ہاشمی معاون برقیات، عبدالستار، شفقت ہاشمی سینئر سکیل سٹینوگرافر صدارتی سیکرٹریٹ و عبدالجلیل ہیں۔ محمد رشید کے تین فرزند عبدالرزاق بے کل، محمد شیراز و محمد عقیل ہیں۔ عبدالروف کے سات فرزند عبدالصمد، شوکت، عبدالقدیر، تنویر، منیر، وقار و اخلاق احمد ہیں۔ عبدالرحیم کے فرزند عتیق ہیں۔ عبدالغفور کے آٹھ فرزند ذوالفقار، افتخار، اسرار، طفیل، سجاد، اعجاز، امجد اور نوید ہیں۔ عبدالخالق کے دو فرزند رحیق و کفیل ہیں۔ اسی شاخ سے قاضی محمد اسماعیل، قاضی محمد خلیل (م) صدر معلم تھے۔ ان کے پانچ فرزند زائد ہاشمی صدر معلم' شاہد' راشد' ساجد و ارشد ہیں۔ خالد ہاشمی محکمہ مالیات و محمد حنیف پسران عبدالروف بن قاضی احمد بن غیاث الدین بن تاج محمد بن عظیم اللہ کا تعلق بھی اسی شاخ سے ہے۔

مزمل علی کلگان کی ساتویں پشت میں ملک کول بن پھرن بن کہدو بن دول بن چرایا بن سمریا بن کرم علی تھے۔ ملک کول کے دو بیٹے نعمان ور جوہیں تھے۔ نعمان کے دو بیٹے عبدالمالک و دولمی خان تھے۔ عبد المالک کی تیرہویں پشت میں غلام حسین معروف گزرے ہیں۔ جن کی اولاد ڈنگالی، پونچھ مقبوضہ کشمیر میں آباد ہے۔ ان کی ساتویں پشت میں زین العابدین علوی مصنف تاریخ سیادت علویہ وسادات وعلوی اعوان مشائخ قابل ذکر ہیں۔ یہ سید پور راولپنڈی میں سکونت پذیر ہیں۔ دولمی خان کے تین فرزند نارو خان، کھکو خان و فتح محمد تھے۔ فتح محمد کی اولاد دولمیال میں جنڈالہ و کوٹلہ مست باغ میں آباد ہے۔ نارو خان آٹھویں پشت میں قاضی شکور اللہ بن خیالی بن لنگر بن شہباز بن قاضی مولانا بن فوجہ بن پاستہ بن ناگ شیر قابل ذکر ہیں۔ قاضی شکور اللہ کے دو فرزند قاضی رحمت اللہ و قاضی مالک تھے۔ قاضی رحمت اللہ کی اولاد چیل چلند راٹ باغ وغیرہ میں آباد ہے۔ قاضی مالک کے تین فرزند قاضی کلیم اللہ، جان محمد و منگو تھے۔ قاضی کلیم اللہ کے دو فرزند قاضی فقیر محمد و قاضی عزیز الدین گزرے ہیں۔ قاضی عزیز الدین کی اولاد ڈھک، پدر مستو، چھیڑیاں میں قاضی فقیر محمد کی اولاد موضع بنگوئیں رقبہ ہلاں پونچھ میں آباد ہے۔ آپ کے فرزند قاضی رضا محمد کے فرزند قاضی علمدین تھے جن کے دو فرزند قاضی قمر الدین و قاضی نظر الدین تھے۔ قاضی قمر الدین کے تین بیٹے قاضی محمد غنی مولوی فیض عالم و مولوی محمد صدیق ہوئے۔ قاضی غنی کے حاجی محمد رشید ہیں آپ کے چار فرزند اختر محمود، جعفر حسین، امجد حسین و ارشد حسین ہیں۔ اختر محمود لندن میں کاروبار کرتے ہیں ان کے فرزند ثوبان ہیں۔ جعفر حسین کے فرزند عبید جعفر ہیں۔ مولوی فیض عالم

کے دو فرزند محمد حفیظ مجاہد اور الحاج ظہور حسین ہیں۔محمد حفیظ مجاہد کے چار بیٹے آفتاب احمد، مہتاب حفیظ انگلینڈ زیر تعلیم ہیں ایم ایس سی۔شہزاد احمد واشفاق احمد بی کام ہیں۔الحاج ظہور حسین کے فرزند حبیب الرحمان ہیں۔قاضی نظر الدین کے فرزند مولوی محمد خورشید ومحمد افلاک ہوئے۔مولوی محمد خورشید کے دو بیٹے محمد اقبال ومحمد جاوید ہیں۔

محمد اقبال کے تین فرزند احتشام، اہتمام واکرام ہیں۔

مزل علی کلگان کی نویں پشت میں بابا دولمی گزرے ہیں۔جن کے تین فرزند نارو، فتح محمد وگگو تھے،نارو کے تین فرزند ناگ شیر، بھاگ شیر اور کھوکھر تھے۔ناگ شیر کی اولاد چلندراٹ وغیرہ میں آباد ہے۔بھاگ شیر کی اولاد کفل گڑھ اور کھوکھر کی اولاد دوالمیال چکوال میں آباد ہے۔چکوال میں بریگیڈیئر سحر یندا خان، پروفیسر سرور پسران غلام محمد۔کرنل مبارک، ایوب احمد وحبیب اللہ پسران محمد خان۔کرنل فاروق ولد محمد اشرف۔بریگیڈیئر طارق، ذوالفقار پسران کرنل نذر محمد قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔فتح محمد کے تین فرزند ماجھی ومیاں بیر خان وعظمت خان تھے۔ماجھی کی اولاد بھی دوالمیال میں آباد ہے اور میاں بیر خان کی اولاد سے زمان خان ومحبوب خان پسران میاں بازی خان بتائے جاتے ہیں۔محبوب خان کی اولاد ڈنہ کچیلی اور زمان خان کی اولاد موضع کھائے، جھیلری جنڈالہ میں آباد ہے جن میں صادق خان ولد کریم خان قابل ذکر ہیں۔موضع کھائے میں اس شاخ کے 20 گھرانے آباد ہیں جن میں 132 مرد اور 134 عورتیں ہیں۔موضع جھیلری میں 80 گھرانے آباد ہیں جن میں 245 مرد اور 258 عورتیں ہیں۔عظمت خان کی اولاد کوٹرہ مست خان باغ وغیرہ میں آباد ہے۔بحرالجہاں صفحہ 72 پر اس خاندان کا نسب نامہ درج ہے تاہم مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

عظمت خان کی نویں پشت میں میاں فاضل گزرے ہیں۔جن کے تین فرزند میاں نور بھارہ کھو، میاں حیات دناہ اور میاں کھلو تھے۔میاں حیات کے تین بیٹے اللہ دتہ، اللہ دین وجمالدین تھے۔جمال دین کے فرزند بوستان تھے۔اللہ دتہ کے چار بیٹے الٰہی بخش، کریماں، قائم دین وسائیں تھے۔سائیں کے فرزند رحیم ہوئے۔اللہ دین کے چار فرزند عالم جی، فضل الٰہی، محمد جی اور کرم الٰہی ہوئے۔میاں کھلو کے بھی تین فرزند فقیر، جیون اور نواب تھے۔فقیر کے دو بیٹے فضل وہاشم ہوئے۔کیتھان دھمنی میں تاج محمد خان' بازی خان کی اولاد سے بتائے جاتے ہیں۔ان کے فرزند احمد دین تھے جن کے دو بیٹے محمد عظیم وعبدالحمید ہوئے۔محمد عظیم کے تین فرزند ریاض' افراز وشہزاد ہیں۔عبدالحمید کے تین بیٹے نصیر' بشیر وشبیر حسین ہیں۔

دھنیال علوی ملوٹ وراولی ضلع باغ:

دمنی پیر کی چھٹی پشت میں ناگی، پچنی، سندرا، فتح شاہ وپھیرو پسران روپال خان گزرے ہیں۔فتح شاہ کے دو بیٹے بجن خان وجوہد خان تھے۔جن کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ ص 129 پر درج ہے۔جوہد خان کا بیٹا کھوگا خان تھا جس کے فرزند سیدا خان مشہور گزرے ہیں ان کی اولاد سیدال دھنیال کہلاتی ہے۔سیدا خان کی ساتویں پشت میں کلو خان، موجا خان وبھلا خان پسران مراد خان تھے۔موجا خان کے فرزند سموں خان گزرے ہیں جن کے پانچ بیٹے ناصر دخان، قیاس خان، بھرجو خان، کھڑ دخان وپھلوں خان لاولد تھے۔بھرجو خان کے فرزند متولی خان تھے۔جن کے دو فرزند منشی غلام حسین وبالا خان ہوئے۔منشی غلام حسین کے چار بیٹے محمد عبداللہ خان، سرور خان، ڈاکٹر منظور حسین خان، عبدالقیوم ہوئے، محمد عبداللہ خان کے چار فرزند عبدالقادر، عبدالقدیر، عبدالغفار اور عبدالستار ہیں۔عبدالقدیر ملازم پی این ایس سی PNSC کراچی ہیں۔سرور خان کے دو بیٹے مظفر حسین ومحمد عمر ہیں۔ڈاکٹر منظور حسین کا فرزند لیاقت حسین ہے۔عبدالقیوم ایل ایل بی ہیں۔موجا خان کے بھائی بھلا خان کے دو بیٹے ہنسو خان وصوبہ خان تھے۔ہنسو خان کے بھی دو ہی بیٹے شیر باز خان وٹما خان تھے۔شیر باز خان کے تین فرزند مہدی خان، میاں فضلدین خان اور محمد باز خان ہوئے۔میاں فضلدین خان کے تین بیٹے عبدالمجید خان، مولوی اشرف علی خان ومیاں سراج دین خان ہوئے۔صوبہ خان بن بھلا خان کے تین بیٹے ٹما خان، شہباز خان، مورباز خان تھے۔شہباز خان کے فرزند شیر علی خان ہوئے جن کے چار فرزند فیض محمد خان، محمد خلیل، شیر عالم ومحمد اسحاق ہوئے۔ناصرد خان بن سموں خان کے تین فرزند حسن علی نمبردار لاولد، شیر علی ونواب علی تھے۔شیر علی کے فرزند نمبردار اقبال خان کے دو بیٹے رحمت اللہ وہدایت اللہ ہوئے۔نواب علی کے فرزند شیر ولی خان کے چھ بیٹے لقمان خان، محمد اشرف، ایوب، عبدالحمید، حکمداد وخادم حسین ہوئے۔لقمان خان کے دو فرزند محمد ریاض خان کونسلر ومولوی محمد ادریس نعمانی ہیں۔کھڑد خان بن سموں خان کے تین بیٹے سید باز، محمد باز ومہدی خان تھے۔سید باز کے چھ فرزند بگو خان، گلشیر خان، بہادر خان، نخی محمد لاولد، محمد عظیم ومحمد اعظم ہوئے۔بگو خان کے تین فرزند محمد شریف، محمد صدیق وخان محمد ہوئے۔بہادر خان کے چار فرزند محمد بشیر، سجاول خان سابق کونسلر، محمد رفیق ومحمد یعقوب ہوئے۔سجاول خان کے فرزند محمد آفتاب پرائمری مدرس ہیں۔بجن خان بن فتح شاہ کے دو فرزند جی خان ومندرا خان تھے۔جی خان کی اولاد کرپا چراہ میں آباد ہے۔مندرا خان کے فرزند سوجا خان تھے۔جن کے فرزند گہر خان گزرے ہیں۔گہر خان کے بیگو خان مشہور شخصیت گزرے ہیں جن کے نام پر چک

بیگوال ہے۔بیگو خان کا ذکر تاریخ اقوام پونچھ ص 129 پر بھی کیا گیا ہے۔بیگو خان کے چار فرزند جمشیر خان،تجراج خان،کرتو خان اور داتو خان تھے۔جمشیر خان کی اولاد موضع کملی پنڈی تجراج خان کی اولاد کلاں بساں مری ،کرتو خان کی اولاد ساہلیاں پنڈی اور داتو خان کی اولاد چھتر نمبر 2 باغ باغڑی بچیاں مقبوضہ کشمیر و ملوٹ باغ وغیرہ میں آباد ہے۔داتو خان کا بیٹا بچکا خان تھا جس کے چار فرزند انب خان لاولد،خدر خان،سید و خان و کلو خان تھے۔خدر خان کی ساتویں پشت میں کموں خان گزرے ہیں جن کی اولاد چھتر نمبر ۲ ضلع باغ و گجرانوالہ میں آباد ہے جن میں عباس خان ،غلام عباس،گلزار خان،کرم داد،خصلداد،محمد اعظم،محمد رفیق پسران میر محمد خان۔محمد صادق،شاہولی،بگاہ،ولی محمد پسران رحمت اللہ۔سائیں خان،کالا خان،قطب خان پسران فقر خان بن بالا بن فضل خان بن کموں خان قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔سید و خان بن بچکا خان کے دو فرزند قدرت اللہ و مست خان تھے۔قدرت اللہ کے دو بیٹے دادن خان و پیر علی تھے۔دادن خان کے دو فرزند فتا خان و ہوڈی خان تھے۔فتا خان کی اولاد باغڑی بچیاں حویلی آباد ہے۔ہوڈی کے دو بیٹے محمد حیات و فتح خان تھے۔محمد حیات کے فرزند گل محمد تھے جن کے دو بیٹے تاج محمد و بلور خان گزرے ہیں جن کی اولاد چھتر نمبر 2 باغ باغڑی بچیاں و کوجرا میں آباد ہے ۔تاج محمد کے فرزند ولیا خان،کالا خان و فقیر خان تھے۔ولیا خان کے پوتے شمس الدین،محمد شفیع و محمد افضل پسران قطب الدین،نواب علی بن فیروز دین تھے۔تاج محمد کے بھائی بلور خان کی تیسری پشت میں محمد اعظم،محمد سلیم،محمد صدیق،محمد نسیم و محمد حفیظ پسران فتح دین خان بتائے جاتے ہیں۔بیگوال شاخ ہی سے پیر علی بن قدرت اللہ کے فرزند برلاس خان کی اولاد ملوٹ میں آباد ہے برلاس خان کے فرزند سردار خیر محمد خان کو سب سے پہلے ملوٹ کی نمبرداری ملی ۔سردار خیر محمد خان نمبردار کی اولاد سے محمد زمان خان انسپکٹر سی آئی ڈی ولد فقیر اللہ ،عبدالرزاق،اشفاق خان پٹواری،اشتیاق خان پسران اسمٰعیل خان ہوئے۔سردار خیر محمد خان نمبردار کے پوتے سردار حشمت خان نمبردار و فیروز دین خان پسران میر دلی بھی قابل ذکر شخصیات گزری ہیں۔حشمت خان نمبردار کے تین فرزند شیر دل خان نمبردار،گل احمد خان و رحمت خان تھے۔گل احمد خان کے تین بیٹے محمد ایوب،محمد آزاد و عبدالقیوم بتائے جاتے ہیں۔

دھنیال علوی راولی، بھاٹہ سنگوھ:

راولپنڈی کے علاقے کرور سے عنایت خان ولد درگئی راولی باغ میں آباد ہوئے۔عنایت خان کے فرزند جھنگو خان تھے جن کے بیٹے رستم خان کے تین فرزند خوشحال خان،محبت و سبز علی ہوئے۔خوشحال کے فرزند

سائیں رتّو خان و بارو خان تھے۔جن کے فرزند فضل دین ہوئے۔خوشحال خان کی اولاد راولی سنگوھ و ٹوپی میں آباد ہے۔محبت کی اولاد نکرا اور سبز علی کی اولاد جھڑی میں آباد ہے فضل دین خان کے چار فرزند سردار شہادم،صوبہ خان،فتح عالم خان و میر زمان خان تھے۔سردار شہادم خان کے دس بیٹے تھے ۔محمد اکبر،محمد ایوب،حبیب خان،صدیق خان،عبدل خان،ہوشناک،مختار خان،شیر عالم،غلام حسین و یوسف خان۔سردار محمد اکبر سنگھو میں آباد ہیں ۔ان کے دو فرزند نذیر و اختر ہیں۔صوبہ خان کے فرزند محمد افسر خان ہوئے۔سردار فتح عالم خان کے چار فرزند امیر حسین خان،نور حسین خان،دفتر حسین خان و اعظم علی علوی ہوئے۔

سردار امیر حسین خان کے فرزند ایم تبسّم آفتاب علوی،ممتاز قانون دان ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف آزاد کشمیر ہیں۔آپ آزاد جموں و کشمیر سپریم کورٹ کے سیکرٹری جنرل اور فیڈرل شریعت کورٹ و ہائی کورٹس آف پاکستان کے بھی انرولڈ ایڈووکیٹ و قابل ذکر شخصیت ہیں۔انہوں نے کشمیر لا کالج مظفر آباد میں پروفیسر آف لا کے طور پر چودہ سال تک تدریس کی ہے۔ان کے دو فرزند نجم الحسن آفتاب علوی اور سروش الحسن آفتاب علوی زیر تعلیم ہیں ۔نور حسین کے تین بیٹے ریاض احمد،نیاز احمد و ایاز احمد ہیں۔دفتر حسین کے فرزند اعجاز ہیں ۔اعظم علی علوی کے فرزند علی علوی ہیں ۔میر زمان کے چھ فرزند بہرام خان،اشراق خان،اکرم خان،شاہ محمد،سید حسین و منظور حسین ہیں۔آدونہ ٹوپی میں صوبیدار محمد اکبر کے بیٹے حاجی محمد شبیر اور حاجی خلیل احمد طویل عرصہ سے سعودی عرب میں ہیں۔ان کے علاوہ شوکت معلم،محبوب خان،محمد سلطان و محمد حسن بھی قابل ذکر ہیں۔(بحوالہ انساب القبایل اکبریا جلد ۳ ص ۸۵۳ و تاریخ قبیلہ دھنیال ص ۳۶۴)

بھیڈی، حاجی پیرو حویلی:

حویلی میں آباد بیاڑاں کائیاں وغیرہ کے اعوان اپنی آمد اوڑی مقبوضہ کشمیر سے بتاتے ہیں فوجدار اور جند اعوان بھی بتائے جاتے ہیں۔دستیاب معلومات کے مطابق بیاڑاں میں رستم خان نمبردار گزرے ہیں جن کی نسل سے نذر الدین نذر،محمد دین،حسن دین پسران ستار علی بن راج ولی تھے۔عبداللہ،فیض اللہ و مرزا پسران راج محمد۔ولی محمد بن فیض محمد،فقیر محمد،نور محمد و غلام حسین پسران تاجو۔غلام قادر،جلال دین،کیپٹن محمد صادق پسران بہادر۔کیپٹن غلام محمد مرحوم واچ اینڈ وارڈ آفیسر قانون ساز اسمبلی محمد یوسف،عبداللطیف اعوان پسران ملک عطا محمد خان۔کیپٹن (ر) ملک غلام محمد قابل ذکر شخصیت تھے ان کے چھ فرزند ملک سجاد حیدر،ملک مصطفٰی،علی اصغر

،ملک ذوالفقار علی ،ملک جاوید اقبال ،ملک فاروق حیدر ہیں ان کا تعلق جند اعوان شاخ سے ہے جس کا ذکر مظفرآباد نوگراں میں کیا جا چکا ہے۔صوبیدار میجر بشیر احمد و محمد سلیم پسران فیض اللہ۔حبیب اللہ، حکم دین، شفیع، نظام دین، رفیق و قدیر پسران عبداللہ قابل ذکر اصحاب ہوئے۔ ان کے علاوہ حفیظ اللہ، حبیب اللہ، بہادر خان نمبردار بیاڑاں، عبدالحمید ولد غلام محمد، عبدالرشید صدر معلم کائیاں، صوبیدار میجر غلام نبی۔ پدر پلنگی میں عالم حسین ولد مولوی قائم دین مدرس، عبدالحمید کشمیری، خواجہ باغڈی میں آباد ریٹائرڈ نائب صوبیدار لال دین ،عبدالرشید سابق لوکل کونسلر وغیرہ قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔اس خاندان کا نسب نامہ دستیاب نہ ہے صوبیدار میجر (ر) بشیر احمد مہیا کرنے کا وعدہ فرما گئے تھے خطوط و فون کے رابطہ کے باوجود جواب ندارد۔

اُوڑی، تھاجل وبارہ مولا مقبوضہ کشمیر:

حضرت بابا بہرام خان جد اعلیٰ سنگولہ بن بیک کے فرزند سیٹ خان کے تین فرزند تھے نورا خان، فقیر خان و گل حسین خان۔نورا خان کی اولاد تحصیل اوڑی کے موضعات۔تھاجل، پاوڑی اور تحصیل بارہ مولا کے موضع چندوسہ میں آباد ہے۔تھاجل، اوڑی میں وزیر محمد کے تین فرزند محمد علی، مندا و شیر باز تھے۔شیر باز کے تین بیٹے ستار محمد لاولد، نور محمد لاولد و فقیر محمد تھے۔فقیر محمد کے تین فرزند محمد شیر، غلام حسین و علم دین ہیں۔محمد شیر کے دو بیٹے بشیر و رشید ہیں۔غلام حسین 1965ء میں مہاجر ہو کر مظفرآباد آباد ہوئے۔آپ کے فرزند جاوید ہیں اوڑی مقبوضہ کشمیر سے متعلق معلومات آپ ہی نے دی ہیں۔آپ کے چھوٹے بھائی علم دین تھاجل میں دوکاندار ہیں ۔مندا کے تین بیٹے فضل دین، حیات علی و ولی محمد ہوئے۔فضل دین کے دو بیٹے فقیر محمد و شیر محمد ہوئے۔حیات علی کے تین فرزند اسماعیل، محمد حسن و شہاب الدین ہوئے۔ولی محمد کے تین بیٹے سلطان محمد، سردار محمد و محمد حسین ہوئے ۔محمد علی کے فرزند غلام محمد کے بیٹے غلام حسین ہیں۔سیٹ خان کے فرزند فقیر خان کی اولاد دردکوٹ و مقبوضہ کشمیر تنگ پانی و ہلڑ باغ میں آباد ہیں۔فقیر خان کے بھائی گل حسین کی اولاد موضع اسماں تحصیل اوڑی اور چھم گراں تحصیل باغ میں آباد ہے۔مصنف تاریخ اقوام پونچھ ص 644 پر لکھتے ہیں "اولاد سیٹ خان کا ذکر اوڑی کی تحصیل کے موضع تھاجل و نور کھاہ اس کی اولاد سے حسب ذیل اصحاب کا نام قابل ذکر بتایا گیا ہے۔نمبردار نور محمد خان ولد میر محمد خان معافی دار ستار علی خان، علیا خان چوکیدار سردا محمد خان، میاں شاہ محمد امام مسجد، امام دین امام مسجد اسی تحصیل کے موضع ایشم میں شیر خان، نور محمد خان، جمعہ خان پسران فقیر خان اپنی برادری میں قابل ذکر ہیں۔ڈھیلو خان جد اعلیٰ ابن بیک کے بھائی کاظم خان کی چوتھی پشت میں منگتا خان، فقیر خان بن گلا بن جنگ خان بن کاظم خان

کی اولاد اوڑی مظفرآباد میں آباد ہے۔

بلکوٹ مقبوضہ کشمیر، حویلی باغ و گوجرہ مظفرآباد

محمد دین فوق مصنف تاریخ اقوام کشمیر جلد اول ص 382 پر رقمطراز ہیں "تحصیل اوڑی (کشمیر) میں ایک معزز قطب شاہی اعوان خاندان عرصہ دراز سے آباد ہے اوڑی سے پونچھ جاتے ہوئے لب سڑک ایک موضع بلکوٹ آباد ہے وہاں مولوی غلام مرتضیٰ بیگ رہتے ہیں۔اس خاندان کی ایک شاخ بارہ مولا کی تحصیل میں رہتی ہے جن میں سردار غلام محی الدین بیگ سفید پوش، سردار سعد اللہ بیگ، سردار محمد سلیمان بیگ اور مولوی محمد اسحاق بیگ، مولوی فاضل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔اس خاندان کو سردار کا خطاب ملا اور مغل خاندان سے رشتہ داری کی وجہ سے بیگ بھی مشہور ہو گئے اسی شاخ سے سردار غلام محمد بیگ کے دو فرزند سردار محمد اسمٰعیل بیگ و حفیظ اللہ بیگ تھے محمد اسمٰعیل بیگ بلکوٹ کے نمبردار تھے 1947ء میں بلکوٹ سے ہجرت کرتے ہوئے درہ حاجی پیر سرجی واڑ حویلی میں سکونت پزیر ہوئے ان کے پانچ فرزند محمد عزیز بیگ، محمد رشید بیگ، محمد اشفاق بیگ، مشتاق احمد بیگ و مختیار احمد بیگ ہوئے محمد عزیز بیگ کے تین بیٹے محمد خالد بیگ، محمد عارف و شاہد عزیز بیگ ہیں۔کرنل محمد خالد بیگ، صدر آزاد کشمیر جنرل محمد انور کے ملٹری سیکرٹری رہ چکے ہیں گوجرہ میں رہائش پزیر ہیں ان کے دو فرزند عبدالہادی و عبدالباقی زیر تعلیم ہیں۔محمد رشید بیگ مقبوضہ کشمیر میں سکول ٹیچر ہیں ان کے دو فرزند زبیر بیگ و سجاد بیگ ہیں محمد اشفاق بیگ محکمہ جنگلات میں رینج آفیسر تھے گوجرہ میں رہائش پزیر ہیں ان کے تین فرزند محمد شفیق، عتیق احمد و ریحان احمد ہیں مشتاق احمد بیگ منیجر NBP چکار گوجرہ میں سکونت پزیر ہیں ان کے دو بیٹے یستور احمد و تیمور احمد ہیں۔مختیار احمد بیگ، اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ NBP چھتر دومیل برانچ قابل ذکر شخصیت ہیں گوجرہ میں رہائش پزیر ہیں۔ان کے چار فرزند وقاص احمد FSC، نقاش احمد FSC، بلال احمد 10th اور افضال احمد 9th میں زیر تعلیم ہیں۔افضال احمد پاک ترک انٹرنیشنل سکول اینڈ کالج اسلام آباد میں زیر تعلیم ہیں۔اسی شاخ سے مقبوضہ کشمیر کے علاقہ بلکوٹ میں سردار رفیق بیگ، اسلم بیگ، سلیم بیگ و ظفر اللہ بیگ ولد حفیظ اللہ بیگ قابل ذکر ہیں۔

سرسیّداں باغ:

قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی کھوکھر کی اولاد سے تمبر علی سرسیداں میں آباد ہوئے ان کی تیسری

پشت میں محمد گلزار، محمد افسر ومحمد روشن پسران محمد غلام بن نواز علی ہوئے۔ محمد گلزار کے دو بیٹے گلفراز وگل تاج ہیں۔ محمد افسر کے دو فرزند فاروق ومسعود ہیں۔ محمد روشن کے چھ فرزند بنارس (مرحوم)، محمد ایاز ملازم تعلیم (پلاننگ)، عباس، اظہر، ظہیر وحافظ محمد صغیر (مرحوم) ہوئے۔

ہولڑ سیّداں:

فتح جنگ کی اولاد سے بذیل قابل ذکر اصحاب ہولڑ سیداں میں آباد ہوئے۔ شیر علی عرف منشی کالا، محمود حسین، الطاف واسلم پسران محمد خان۔ سید اکبر، لال خان ومحمد افسر پسران شیر علی اورنگزیب، عزیز وانور پسران وزیر خان۔ شریف ولد محمد و۔ رحمت خان ولد فیروز خان۔

ضلع پونچھ راولاکوٹ

سنگولہ:

مشہور ولی کامل حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ جد امجد اعوانان ہزارہ وکشمیر سے متعلق گزشتہ صفحات میں لکھا جا چکا ہے آپؒ کے پانچ فرزند شادم خانؒ، انب خانؒ، پال خانؒ، نیلسی خانؒ وتاج گوہر خانؒ لاولد معروف گزرے ہیں انب خان وپال خان کی اولاد ہزارہ کے مختلف دیہات میں آباد ہے نیلسی خان کی اولاد ہزارہ کے علاوہ مظفر آباد اُوڑی کے موضعات دوار پدی، نور کھاہ وچند اور دیہات میں آباد ہونا بتائی جاتی ہے۔ شادم خانؒ جو شاد، شادو بابا، سادم خان، سادو بابا جیسے ناموں سے مشہور ہیں آپ کی اولاد ہزارہ کے مختلف موضعات میں شدوال اور کشمیر میں سادوآل کہلاتی ہے کاکوٹ ایبٹ آباد میں اس شاخ سے تعلق رکھنے والے حاجی میر افضل اعوان ناظم یونین کونسل پاوا، عبدالرحمان، ڈاکٹر فخر الزمان، محمد حنیف DFO، نمشیرہ سے بریگیڈیئر محمد مرغوب، میجر محمد ایوب، کرنل محمد انور، کرنل فدا محمد، ملک اعجاز ڈائریکٹر T&T محمد صغیر Ex-EN، نصر اللہ، کرنل بشیر حسین جنکیاری اور برٹ مانسہرہ سے حاجی ملک اورنگزیب اعوان ایڈیٹر ماہنامہ ''اعوان'' اسلام آباد، سابق ممبر ضلع کونسل وڈپٹی سیکرٹری جنرل تنظیم الاعوان پاکستان قابل ذکر ہیں۔ حضرت بابا شادم خانؒ کا شمار اولیاء کرام میں ہوتا ہے آپ علوم ظاہری کے عالم اور مکاشفات ومشاہدات کے مقامات واحوال میں کامل تھے آپ نے لوگوں کو رشد وہدایت فرمائی اور ان کو کفر سے ایمان کی طرف معصیت سے اطاعت کی طرف اور نفسانیت سے روحانیت کی طرف لائے سینکڑوں غیر مسلم ہندو آپ کے واعظ حسنہ سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے حضرت بابا

شادم خانؒ آج سے تقریباً چھ سو سال قبل حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ بغرض اشاعت اسلام کشمیر میں داخل ہوئے حضرت شاہ ہمدانؒ کے ہمراہ سات سو علماء ومشائخ کی جماعت کشمیر میں بغرض تبلیغ داخل ہوئی۔ حضرت بابا شادم خانؒ دوسری مرتبہ اپنے پوتے حضرت ابراہیم خان المعروف بابا بہرام خانؒ بن حمید اللہؒ معروف بڈھا بابا کو لیکر پکھلی ہزارہ سے براستہ مظفر آباد پونچھ کے مقام چھڑی میں قیام پذیر ہوئے آپ کی قبر بھی چھڑی ہو رنہ میرا میں مرجع خاص وعام ہے سادم خانؒ کے بھائی نیلسی خانؒ کی اولاد بارہ مولا دوار پدی نور کھا وغیرہ میں آباد ہے حضرت بابا بہرام خانؒ نے چھڑی کے بعد دھمنی میں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد سنگولہ کی بنیاد ڈالی۔ آپؒ اپنی اہلیہ اور تین بیٹوں کے ہمراہ سنگولہ ناڑے میں قیام پذیر ہوئے اس جگہ پانی بالکل نہ تھا، آپ ایک ولی کامل تھے آپ نے دعا فرمائی اور کتوں کو روٹی میں تیز نمک کھلایا، کتوں کو جب پیاس لگی تو زمین کو کھودنا شروع کیا اللہ تعالی نے پانی کے سات چشمے جاری کر دیئے جو آج تک بہہ رہے ہیں آپ کے تین فرزند حضرت بابا محمد اسمٰعیل خانؒ، حضرت بابا محمد جمال خانؒ وحضرت بابا سیٹھ خانؒ تھے تینوں فرزند بھی ممتاز عالم دین وصاحب کشف و کرامات گزرے ہیں اکثر شجرہائے نسب میں آپ کے نام کے ساتھ شاہ بھی پایا گیا ہے خان کا استعمال ہزارہ اور پونچھ میں عام ہے اسلیے یہاں پر نام کے ساتھ خان کا استعمال ہوتا ہے یہی قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

حضرت بابا بہرام خانؒ کے تینوں فرزند جب جوان ہوئے تو آپ نے ہر بیٹے کو ایک ایک درخت کاٹنے کا حکم دیا، جب درخت کٹ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا جس بیٹے کا درخت جس سمت گرا ہے وہ اسی سمت بغرض تبلیغ اسلام جائے گا۔ حضرت بابا اسمٰعیل خانؒ کا درخت تنے کے ساتھ ہی کھڑا رہا آپ نے انہیں سنگولہ میں ہی قیام کا حکم دیا۔ حضرت بابا جمالؒ کا درخت تنے سے قریب جنوب مشرق کی جانب گرا آپ نے انہیں جبوتا بن بیک کی طرف تبلیغ کے لئے روانہ کیا۔ حضرت بابا سیٹھ خانؒ کا درخت تنے سے دور شمال کی جانب گرا آپ نے انہیں اوڑی کے گردونواح کی جانب تبلیغ کرنے کا حکم دیا تینوں بیٹوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کی حضرت بابا بہرام خانؒ اور ان کے تینوں بیٹے صاحب کشف وکرامات اور وقت کے ممتاز عالم دین تھے جنہوں نے دین اسلام کی روح کو اوڑھنا بچھونا بنالیا جس کے لئے انہیں اپنے باپ دادا کے گھروں کو خیر آباد کہنا پڑا اس لیے انہوں نے وہ مقام حاصل کیا جسے حاصل کرنے کے لئے بڑے بڑے زاہد وعابد ساری عمر ذکر، مجاہدہ ومراقبہ میں گزارتے ہیں حضرت بابا بہرام خانؒ کی زیارت سنگولہ کی بلند وبالا چوٹی چوڑوٹ مولوی شیخ علی محمد کے گھر کے ساتھ مرجع خلائق ہے حضرت بابا اسمٰعیل خانؒ وحضرت بابا جمالؒ کے مزار سنگولہ ناڑے میں باعث خیر وبرکت ہیں حضرت بابا محمد

اسمعیل خانؒ کی اولاد سنگولہ، حضرت بابا جمالؒ کی اولاد بن بیک جبوتہ اور حضرت بابا سیٹھ خانؒ کی اولاد بارہ مولا ،اوڑی، تھا جل، پاوڑی، چندوسہ مقبوضہ کشمیر اور چھم گراں اور کچھ نریولہ باغ میں آباد ہے۔ حضرت بابا محمد اسمعیل خانؒ کامل ولی اللہ گزرے ہین۔ ملک غلام ربانی اعوان آف کاکوٹ بانی سیکرٹری جنرل تنظیم الاعوان ہزارہ نے اپریل 1975ء کو سنگولہ کا دورہ کیا اور حضرت بابا محمد اسماعیل خانؒ کے مزار پر حاضری دی اس کے بعد ملک اورنگزیب اعوان شدوال (سکنہ برٹ مانسہرہ) ایڈیٹر ماہنامہ اعوان اسلام آباد و ڈپٹی سیکرٹری جنرل تنظیم الاعوان پاکستان نے 20 جون 1996ء سنگولہ کا دورہ کیا اور حضرت بابا محمد اسماعیل خانؒ کے مزار پر حاضری دی واضح رہے کہ ان تعلق بھی حضرت بابا شادم خانؒ کی اولاد سے ہے۔ حاجی محبت حسین اعوان چیر مین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان (کراچی) کو خواب میں بابا صاحبؒ کی زیارت ہوئی وہ فوراً آپ کے مزار پر حاضری دینے کے لیے بطور خاص کراچی سے مورخہ 14 مئی 2001ء بروز پیر سنگولہ پہنچے فاتحہ خوانی کی اور مزار کا سنگ بنیاد رکھا۔ ان کے استقبال کے لئے بطور خاص سردار جان محمد خان اعوان ریٹائرڈ ڈپٹی سیکرٹری اپنے گاؤں سنگولہ تشریف لائے دیگر مہمانان گرامی کے علاوہ حاجی اورنگزیب اعوان، حاجی جہاں داد اعوان، شوکت محمود اعوان جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان و پروفسر غلام مرتضٰی اعوان (م) کے علاہ کثیر تعداد مین لوگوں نے مزار کے احاطہ کے سبزازار میں جلسہ عام میں شرکت کی۔ ملک محمد یعقوب خان آف دبن کی صدارت میں ایک مزار کمیٹی تشکیل دی گئی مہمان خصوصی نے تعمیر مزار کے لیے مبلغ -/5000 روپے نقد بطور عطیہ دیا۔ دوسری مرتبہ 4 اگست 2002ء کو حاجی محبت حسین اعوان نے ''اعوان کونشن سنگولہ،، میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی اس کونشن میں بھی دوسروں کے علاوہ ملک اورنگزیب اعوان برٹ، حاجی گلزمان قاصد چہلہ بانڈی، حاجی جہانداد اعوان نالیاں، شوکت محمود اعوان واہ کنٹ، عبدالکبیر اعوان میرا کلسی مظفر آباد، مولانا محمد یوسف مرحوم، پروفسر شریف نثار و علامہ حسن میر قادری کے علاوہ سیکڑون افراد نے شرکت کی۔ حضرت بابا محمد اسمٰعیل خانؒ کے تین فرزند حضرت بابا فیروز خانؒ، حضرت بابا حسو خانؒ و حضرت بابا ہست خانؒ معروف گزرے ہیں بابا فیروز خانؒ کی اولاد سنگولہ کی سات وںڈوں میں آباد ہے اور حسو باباؒ کی اولاد بنی میں اور ہست باباؒ کی اولاد بنی ،آگرہ، کلس، اور پلنگی وغیرہ میں آباد ہے۔

بابا فیروز خانؒ کے دو بیٹے گمراج خان و معراج خان تھے ان سب کی قبریں ناڑے بنی میں ہیں گمراج خان کے دو فرزند محمود خان و مبریز خان تھے مبریز خانؒ کی اولاد چھمب میں آباد ہے محمود خان کے چار

فرزند کلو خان، ملک خان، مندو خان و حسین خان گزرے ہیں ملک خانؒ باصلاحیت، ممتاز عالم دین و اعلیٰ اوصاف کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ ولی کامل بھی تھے آپ سنگولہ کے قائد و سردار تھے آخری عمر میں آپ نے درویشی اختیار کر لی تھی شب و روز ذکر الٰہی میں گزار دیتے تھے آپؒ کی قبر نمبکوٹ آگرہ مسجد کے ساتھ مرجع خاص و عام ہے آپ کی اولاد دبن میں پُھلا آل شاخ سے معروف ہے۔ کالا خانؒ و کلو خانؒ کی قبریں ڈنہ پوٹھہ کا لنے گلہ میں ہیں مندو خانؒ ہیمہ ناڑی کے بانی گزرے ہیں آپ کی اولاد سے نورو آل، منگو آل و ماجو آل شاخیں ہیمہ ناڑی میں آباد ہیں۔ حسین خان کی اولاد دبن میں آباد ہے اور حسین آل کہلاتی ہے۔ کلو خان کے فرزند کالا خان مشہور و معروف باکرامت بزرگ گزرے ہیں آپ کے نام پر کالیال گوت اور ونڈ مشہور ہے آپ ہی کے نام پر ڈنہ عیدگاہ کے نزدیک کالے ناگلہ معروف ہے آپ کی اولاد سے سات بڑی شاخیں تاجو آل، منگا آل، سیف آل، دھیروپ آل، سعد اللہ آل، مستو آل و سکر آل قابل ذکر ہیں۔ مبریز خانؒ کی اولاد سے فقیرو آل، منگا آل، قیاس آل، بھمو آل، سہراب آل و جالل آل چھمب میں آباد ہیں۔ معراج خان کے دو فرزند نکو خانؒ و زر بخشؒ تھے نکو خانؒ بانی ونڈ آگرہ گزرے ہیں آپ کی اولاد سے رانجھا آل، کاما آل، منا آل، کیڑا آل، نتھو آل، جھنڈل آل، سکر کلی آل و نقر آل شاخیں ہیں زر بخش کے دو فرزند لالو خان و نصرا خان تھے لالو خانؒ ونڈ کلس کے بانی گزرے ہیں آپ کی اولاد سے بذیل شاخیں ہیں نتھا آل، کوڑ آل، بوڑا آل، مجمد و آل، بگاہ آل، بھڈا آل، کالو آل، جھگڑا آل و ناظر آل۔ نصرا خانؒ ونڈ نکر کے بانی گزرے ہیں آپ کی اولاد سے مستو آل، جنگی آل، دارا آل، فتو آل، تمبر و آل، مٹھا آل و فیض طلب آل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ ابتدا میں سنگولہ میں ایک گوت (شاخ) سادو آل آباد تھی مابعد سادو آل کی مزید آٹھ شاخیں حسو آل، ہست آل بنی، کالا آل دبن، مبریز آل چھمب، مندو آل ہیمہ ناڑی، نکو آل آگرہ، لالو آل کلسن اور نصرا آل نکر تھیں اور اب ان آٹھ شاخوں کی مزید 43 شاخیں (ٹبر) ہیں ان تما شاخوں کا زکر ''اعوان اور اعوان گوتیں،، کے مصنف جناب حاجی محبت حسین اعوان نے ردیف وار کتاب ہذا ہیں تفصیل سے کیا ہے اصل میں شاخوں یا گوتوں کا وجود وہاں زیادہ ہوتا ہے جہاں کوئی بھی قبیلہ اکثریت میں آباد ہو اور تعارف میں آسانی کے لئے کسی بزرگ کے نام کی شہرت و مقبولیت کی وجہ سے اس کی اولاد جانی و پہچانی جاتی ہے جو شاخ / گوت کی شکل اختیار کر لیتی ہے جس کی وجہ سے اس خاندان کی اصلیت پر پردا پڑھ جاتا ہے مندرجہ بالا تمام شاخیں حضرت بابا اسمٰعیل خان کی اولاد سے ہیں بابا محمد اسمٰعیل خانؒ حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ جن کا مزار سجاول شریف مانسہرہ میں ہے کی ذرّیت سے ہیں اور

باباسجاول علویؒ حضرت قطب حیدر شاہ غازی علویؒ کی اولاد سے ہیں اور قطب حیدر شاہ غازیؒ خلیفہ چہارم وداماد رسول اللہ ﷺ کی نسل سے ہیں جن کا شجرہ نسب تاریخ کی کتب میں اس طرح تحریر ہے ''محمد اسمٰعیل خان بن حضرت بابا بہرام خان بن حضرت بابا حمید اللہ عرف بڈہا بابا بن حضرت بابا شادم خان بن حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن بابا بیہو (پیو) خان بن بابا موپال بن کالا خان بن قابل خان بن سانس (حسین) خان بن خلیل خان بن حرل علی کلگان شاہ بن حضرت قطب حیدر شاہ غازی علویؒ بن ابوعلی عرف عطاء اللہ بن طاہر غازی بن طیب غازی بن محمد غازی بن عمر (اسیدن) غازی بن آصف غازی بن بطل (بطال) غازی بن غازی عبدالمنان بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبرؒ (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ بن ابی طالب،، (بحوالہ تحقیق الاعوان ص 265، اعوان مشائخ عظام ص 162، تاریخ علوی ص 711، تاریخ اعوانان 156، نسب الصالحین ص 359، حقیقت الاعوان ص 186 واعوان اور اعوان گوتیں ص 18)

سنگولہ تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ قانون ساز اسمبلی حلقہ ایل اے 19 پونچھ 3 کی یونین کونسل ہے جس کی سات وارڈز بنی، دبن، چھمب، ہیمہ ناڑی، آگرہ، کلسن اور نکر ہیں۔ قبل ازیں یہ تحصیل باغ کا حصہ تھا عوام کے پرزور مطالبہ پر کوایک حکومتی نوٹیفکیشن نمبر ب آر ر 96/2035 مورخہ 20 جون 1996ء کے تحت سنگولہ کو تحصیل باغ سے خارج کرتے ہوئے تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ میں شامل کیا گیا۔ اس کی حدود راولاکوٹ سے چار کلومیٹر بعد شروع ہو جاتی ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق صفحہ 636 پر رقمطراز ہیں ''سنگولہ تحصیل باغ کا ایک مشہور گاؤں ہے جس کی آبادی مردم شماری 1921ء کے مطابق زن و مرد سمیت 2185 ہے اور جہاں صنعت کاروں کے چند گھروں کے علاوہ باقی تمام لوگ اعوان ہی ہیں''۔ اس گاؤں کی وجہ تسمیہ سے متعلق کاغذات مال میں درج ہے کہ ''رقبہ دیہہ ہذا جنگل اجاڑ اور غیر آباد تھا مدت بعید گزری کہ قوم اعوان کے کسی بزرگ (حضرت بابا بہرام خانؒ) نے اس دیہہ کی بنیاد ڈالی یہی قوم آج تک اس پر مسلسل قابض چلی آئی ہے یہ گاؤں چونکہ ایک سخت پہاڑی پر ہے جہاں عام طور پر برف اور اولے پڑا کرتے تھے اس لیے آبادی کے بعد اس کا نام سنگ اولہ مشہور ہو گیا یہی لفظ بگڑ کر اب سنگولہ ہے'' کاغذات مال میں مزید درج ہے کہ ''دیگر اقوام رفتہ رفتہ حاکم وقت وقوم اعوان کی اجازت سے وارث و قابض ہونے لگے جب گاؤں آباد ہوا تو کسی قسم کا مالیہ وغیرہ نہ تھا قابض اراضی کو کاشت کرتے تھے زمانہ آپ راجی کے وقت کچھ مالیہ اور کچھ غلہ پر دخل ہوتا رہا آخر کار 1908 بکرمی میں ماحصلہ (مالیہ) 666 روپے ہوا اور 1912 بکرمی میں

1000 روپے مقرر ہوا مردم شماری 1998ء کے مطابق سنگولہ کی آبادی 11546 تھی اس وقت سنگولہ کی آبادی تقریباً 20000 نفوس پر مشتمل ہوگی سنگولہ میں اس وقت ایک بوائز ہائیر سیکنڈری سکول، ایک گرلز ہائی سکول، ایک گرلز مڈل سکول، تین بوائز مڈل سکول اور آٹھ پرائمری سکول ہیں اور علامہ اقبال پبلک سکول بنی، حرا پبلک سکول آگرہ، شیر جنگ پبلک سکول دبن، الفرقان ماڈل ہائی اعوان منزل دبن، محمڈن پبلک سکول بنی رکلسن اور تعمیر نو پبلک سکول ہاڑ دلی کلسن کے علاوہ کئی پبلک سکول ہیں۔ سنگولہ میں اس وقت اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد و خواتین گریجویٹ و پوسٹ گریجویٹ کی تعداد تقریباً دو سو سے زائد ہے جن میں علمائے کرام، ڈاکٹر و انجینئرز کے علاوہ اعلیٰ سول و فوجی آفیسران بھی ہیں۔ سنگولہ میں مساجد کی تعداد 38 ہے ان میں سے چند ایک میں حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے علماء کرام موجود ہونے کے باوجود دینی درسگائیں نہ ہونے کے برابر ہیں جو ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ ایک پختہ سڑک شارع کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ راولاکوٹ سے براستہ سنگولہ کرنل غلام رسول کے گھر سے ہوتی ہوئی بھونٹ بھائیاں باغ سے ملتی ہے اس کے علاوہ راولاکوٹ تا کیتھان سنگولہ و پٹریاں تا خوشیانی بیک پختہ سڑک ہے اور پانچ کچی لنک روڈز ہیں۔ یہاں دو سول ڈسپنسریاں بھی ہیں۔ اب حضرت بابا بہرام خانؒ کی اولاد کا ذکر کیا جاتا ہے جو سنگولہ کی سات وارڈوں میں آباد ہے۔ یہاں ایک ضروری گزارش کرتا چلوں ہر کنبہ رشاخ رٹبر کا جس قدر مواد دستیاب ہوا ضبط تحریر میں لایا گیا اگر کسی شاخ کے بزرگوں یا ان کی اولاد کے نام درج ہونے سے رہ گئے ہوں یا ان کے بچوں میں سے چند ایک کے نام لکھے گئے ہوں یا سرے سے اندراج ہی نہ ہو سکا ہو تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہ لیا جائے کہ یہ خاندان سے خارج ہو گئے ہیں اور وراثت و جائیداد سے محروم کر دیے جائیں گے بلکہ ایسا نہ ہے وہ قابل احترام و معزز ہیں ایسے حضرات سے میری یہ التجا ہے کہ وہ کتاب ہذا کا تفصیلی مطالعہ کریں اور غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے مجھے آگاہ کریں تا کہ دوسری جلد میں درستگی و تصحیح کے ساتھ اشاعت ممکن ہو سکے اس کے علاوہ جہاد آزادی کشمیر 48-1947ء میں اگرچہ ہر گھر اور ہر فرد نے عملاً حصہ لیا لیکن سنگولہ کے گمنام ہیروز میں بھی دستیاب معلومات کے مطابق ہی نام درج ہو سکے ہیں اگر کسی کے پاس ان غازیوں و شہداء کے کارہائے نمایاں و تمغہ جات کی تفصیل رثبوت ہو تو وہ بھی راقم تک پہنچائیں تا کہ ان کی روح کو تسکین پہنچانے کے لئے دوسری جلد میں ان کے کارہائے نمایاں شائع ہو سکیں جس کے لیے میں ذاتی طور پر شکر گزار رہوں گا۔

وٹڈبنی:

وٹڈبنی سنگولہ کی پہلی وٹڈ ہے۔حضرت بابا بہرام خانؒ نے جب سنگولہ کی بنیاد ڈالی تو انہوں نے اسی وٹڈ کے خوبصورت مقام موجودہ نام ناڑے کا انتخاب کیا بابا صاحبؒ کی آخری آرام گاہ بھی اسی وٹڈ کی بلند ترین چوٹی چوڑوٹ میں ہے اور بابا اسمعیل خانؒ اور بابا جمال خانؒ کے مزار بھی ناڑے کے مقام پر ہیں اس وٹڈ میں بابا اسمعیل خانؒ کے فرزند سوئم حسو خانؒ کی جملہ اولاد آباد ہے بابا اسمعیل خان کے فرزند دوئم ہست خانؒ کی اولاد سے غالب اکثریت بھی اس وٹڈ میں آباد ہے بابا اسمعیل خانؒ کے فرزند اوّل فیروز خانؒ کی اولاد سے کچھ شاخوں کے لوگ بھی یہاں آباد ہیں جن میں بگا آل، بوڑا آل، تاجو آل، منگا آل، سکر آل، محمد و آل، فقرو آل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق صفحہ 642 پر لکھتے ہیں "وٹڈبنی اسمعیل خان کے ایک بیٹے کا نام حسو خان تھا اسی کے نام پر یہ وٹڈ حسو آل کے نام سے مشہور ہے حسو خان کی آٹھویں پشت میں منگل خان اس وٹڈ میں سب سے پہلا نمبر دار تھا موجودہ نمبر دار خان محمد خان منگل خان کی چوتھی پشت میں ہے"۔اس وٹڈ میں تقریباً 12 گریجویٹ اور 5 پوسٹ گریجویٹ ہیں۔

حسو آل:

حضرت بابا اسمعیل خانؒ کے فرزند سوئم حسو خانؒ کی اولاد اس وٹڈ میں آباد ہے اور ان کی اولاد حسو آل کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے حسو خانؒ کی تیسری پشت میں دو بھائی بیرو خان و بگتی خان پسران سمندر خان بن سیدا خان مشہور گزرے ہیں۔بیرو خان کی چوتھی پشت میں بھی دو بھائی نمبر دار منگل خان و کلا خان پسران شامون خان بن تکیہ خان بن عقل خان تھے۔نمبر دار منگل خانؒ اس وٹڈ میں سب سے پہلے نمبر دار گزرے ہیں ان کے فرزند نمبر دار احمد علی خان تھے ان کے دو فرزند نمبر دار جماعت خان و نواب خان تھے نمبر دار جماعت خان کے فرزند نمبر دار خان محمد خان تھے ان کے تین فرزند عبدالعزیز خان، محمد نذیر خان و محمد نصیر خان ہیں عبدالعزیز کراچی میں ملازم ہیں ان کے دو بیٹے نسیم اور وسیم ہیں نسیم کے دو فرزند اسد و واجد ہیں۔محمد نذیر حیدر آباد میں ایک ہوٹل کے مالک ہیں سیاسی و سماجی شعبوں میں دلچسپی رکھتے ہیں ان کے تین فرزند طارق، مصطفیٰ و طالب ہیں۔محمد نصیر کے تین بیٹے اخلاق، اشفاق و اشراف ہیں۔نواب خان کے تین فرزند حاجی محمد اشرف، محمد ایوب و محمد اعظم ہوئے حاجی محمد اشرف کاروبار سے منسلک ہیں اور چند دکانوں کے بھی مالک ہیں آپ کے چار فرزند صوفی نذیر

حسین، منظور، مظفر اور بشارت ہیں نذیر حسین کے فرزند وقاص ہیں منظور کے فرزند شاذیب ہیں مظفر کے فرزند ثر ہیں محمد ایوب کے فرزند شہزاد ہیں محمد اعظم کے فرزند محمد انور، اکرم و زرین ہیں۔نمبر دار منگل خان کے بھائی کلا خان کے دو بیٹے فتح محمد و بھاگ ولی تھے فتح محمد کے فرزند روشن علی تھے ان کے دو فرزند جمس خان و محمد زمان تھے جمس خان کے تین بیٹے علی خان، محمد خان و جان محمد ہیں علی خان کے دو فرزند پرویز و سہیل ہیں محمد خان کے چار بیٹے سردار، ممتاز، قیوم و شمریز ہیں جان محمد کے فرزند بشارت ہیں محمد زمان کے دو فرزند علی اکبر و محمد اکبر ہیں علی اکبر کے چار فرزند شیراز، ابرار، سرفراز و شمریز ہیں۔بھاگ ولی خان کے فرزند زمان علی خان تھے ان کے دو فرزند محمد امیر شہید و محمد اکبر قابل ذکر شخصیات گزری ہیں محمد امیر شہید نے 1971ء کی جنگ میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے بعد جام شہادت نوش کیا آپ کے تین فرزند عبدالوحید، عبدالرزاق و عبدالخالق ہیں عبدالرزاق راولاکوٹ میں ہوٹل چلا رہے ہیں آپ بنی بازار میں ایک ہوٹل اور چند دکانات کے بھی مالک ہیں آپ کے سات فرزند سرفراز، گل فراز، گل فیاض، انضمام، راحیل اور وقار ہیں عبدالوحید کے چار بیٹے افراز، آفتاب، مہتاب اور تواب ہیں محمد اکبر خان کے فرزند چوہدری محمد بشیر سیاسی و سماجی شخصیت ہیں بنی بازار میں دکانوں کے مالک ہیں اس لئے آپ بازار چوہدری بھی کہلاتے ہیں بسلسلہ روزگار سعودی عربیہ میں ہیں ان کے چار فرزند عرفان، ادریس، جمال و جنید ہیں۔

بگتی خان ولی اللہ گزرے ہیں آپ کے پوتے تیعبو خان اور بجی خان پسران اسماعیل گزرے ہیں تعبو خان کے دو فرزند محمد یار و فتح محمد تھے فضل خان ولد محمد یار نے 1947ء کے جہاد میں نمایاں کردار ادا کیا اور جام شہادت نوش کیا آپ کے پانچ فرزند محمد زمان، محمد اکبر، محمد سرور، عبدالقیوم اور محمد تخیر ہوئے محمد زمان کے فرزند محمد الطاف 1965ء کی جنگ میں گھوڑانکہ کے مقام پر شہید ہوئے محمد اکبر کے دو بیٹے خادم حسین اور عبدل حسین ہوئے خادم کے فرزند امجد وغیرہ ہیں محمد سرور کے تین بیٹے قادر، اشفاق اور بابر ہیں عبدالقیوم مرحوم گرین کارڈ سکیم کے تحت امریکہ میں تھے ایک حادثہ میں شہید ہوئے ان کے چار فرزند طارق، بشارت، عارف اور معروف ہیں محمد تخیر خان تعلیم یافتہ اور قابل ذکر ہیں ان کے کلاس فیلو آج اعلیٰ عہدوں پر متمکن ہیں انہوں نے 1965-71ء کی جنگوں میں حصہ لیا ان کے سات بیٹے اقبال، اسلم، افضل، عمران، سلیم، افتخار اور ضعیم ہیں محمد یار کے بھائی فتح محمد کے فرزند جمن علی تھے ان کے چار فرزند محمد افسر خان، کرم علی، شاہ محمد لاولد و محمد یعقوب تھے محمد افسر خان کے چار فرزند سخی محمد، محمد اعظم، محمد رزاق و محمد اکرم ہوئے سخی محمد کے فرزند اسعد وغیرہ ہیں محمد اعظم کے

دو فرزند عمران و عرفان ہیں محمد رزاق آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد فوجی فاؤنڈیشن سکول راولاکوٹ میں PET ہیں خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے آپ کے دو فرزند اسعد اقبال و آصف نواز ہیں کرم علی کے دو فرزند حسن محمد و خادم حسین ہیں حسن محمد کے تین فرزند ممتاز، لیاقت و آصف ہیں خادم حسین کے فرزند صدام حسین ہیں محمد یعقوب کے تین فرزند خلیل، اشفاق والیاس ہیں خلیل کے فرزند صدام ہیں بُجی خان کے فرزند سرتاج خان تھے ان کے فرزند صوبہ خان تھے ان کے تین فرزند محمد بخش خان، نواب علی لاولد و روشن علی خان تھے محمد بخش خان کے دو فرزند سلیمان خان و لعل خان تھے سلیمان خان کے دو فرزند شاہ محمد خان و علی محمد خان ہیں شاہ محمد خان نے جہاد آزادی میں بھرپور حصہ لیا ان کے تین فرزند محمد خالم، محمد صادق و محمد عزیز ہیں محمد خالم کے تین فرزند منظور، مظفر و اصغر ہیں محمد صادق کے تین فرزند امجد، عدنان و اسعد ہیں محمد عزیز کے فرزند اظہر ہیں علی محمد کے تین فرزند محمد صدیق، شکیل و ندیم ہیں لعل خان کے فرزند علی افسر تھے ان کے تین فرزند شبیر، حفیظ و رفیق ہیں۔ روشن علی خان کے فرزند فیروز خان تھے ان کے تین فرزند حوالدار محمد دلاور خان، محمد عارف و ملک محمد حنیف خان ہوئے حوالدار محمد دلاور خان سنگولہ کی معروف شخصیت ہیں آپ نے وڈہنی میں نمایاں ترقیاتی کام کروائے آپ کے دو فرزند محمد خورشید و محمد شبیر ہیں محمد خورشید کے تین فرزند زاہد، شاہد و زبیر ہیں محمد شبیر کے دو فرزند ضرار و افتخار ہیں محمد عارف خان کے تین فرزند امجد، عابد و عامر ہیں ملک محمد حنیف کے چار فرزند ریاض، نیاز، فیاض و شہباز ہیں۔

ہست آل:

حضرت بابا اسمٰعیل کے فرزند دوئم ہست خان کی اولاد ہست آل کہلاتی ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ کے ص 642 پر تحریر ہے کہ "اسماعیل خان کے فرزند دوئم ہست خان کی اولاد ہستال کہلاتی ہے۔ اس کے نام پر وڈ کوئی نہیں۔ متفرق وڈوں میں اس کی اولاد موجود ہے۔ اس وڈ میں متولی خان وغیرہ ہستال موجود ہیں" ہست خان کی چوتھی پشت میں متھا خان، فقیر خان و دادن خان پسران ہاشم خان بن جماعت خان بن سلابیت خان بن ہست خان گزرے ہیں۔ متھا خان کی اولاد ڈکلسن اور پلنگی وغیرہ میں آباد ہے۔ فقیر خان اور دادن خان کی اولاد نی دآگرہ میں آباد ہے۔ فقیر خان کے فرزند چولا خان تھے جن کے فرزند ملی خان و شاہمد خان گزرے ہیں۔ ملی خان کے چار فرزند مور خان، رنگی خان، بہادر علی خان و مان علی خان لاولد تھے۔ مور خان کے دو فرزند رست علی و حشمت علی تھے۔ رست علی کے تین بیٹے حنیف، یٰسین و خلیل ہیں۔ حنیف کے فرزند زوہیب ہیں۔ یٰسین کے دو فرزند الطاف و مشتاق ہیں۔ خلیل کے دو فرزند طارق و خالق ہیں۔ حشمت علی کے فرزند ریشم، ارشد، حبیب، جاوید

ایف اے و شکیل ہیں۔ ریشم کے فرزند شعیب و زاہد ہیں۔ ارشد کے حمید و مجید ہیں۔ حبیب کے فرزند کامران ہیں۔ بہادر علی کے فرزند محمد قاسم خان قابل زکر شخصیت تھے۔ آپ کے تین بیٹے نائب صوبیدار محمد صدیق، عبدالعزیز و یونس ہیں۔ نائب صوبیدار محمد صدیق کاروبار سے منسلک ہیں۔ آپ کے تین بیٹے رفیق، الیاس و اسحاق ہیں۔ عبدالعزیز کے تین فرزند ارشاد، سرفراز و افراز ہیں۔ محمد یونس کے چار فرزند نثار، وقار، حافظ ممتاز و وقاص ہیں۔ رنگی خان کے فرزند صحبت علی تھے جن کے پانچ فرزند حاجی محمد اطوار، محمد حنیف، گلزار، سردار و اکرم ہیں۔ حاجی محمد اطوار ممبر یونین کونسل تھے۔ تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ کا کردار اہم رہا ہے آپ نی بازار میں کاروبار کر رہے ہیں۔ محمد حنیف کے چار فرزند اسلم، ذوالفقار، گلفراز و افتخار ہیں۔ گلزار کے تین فرزند طاہر، زاہد و طارق ہیں۔ سردار کے دو بیٹے کامران و عمران ہیں۔ اکرم کے فرزند عاقب ہیں۔ دادن خان کے فرزند نورو خان تھے۔ جن کے چار فرزند متولی، راجولی، ناظر و کالا تھے۔ متولی خان اس خاندان کی اہم شخصیت گزرے ہیں۔ آپ کے تین فرزند محمد امیر، شیر محمد اور گلاب خان تھے۔ محمد امیر بھی نمایاں شخصیت تھے۔ ان کے فرزند حاجی محمد رحیم سعودی عرب میں ہیں۔ جن کے چار بیٹے حاجی آصف، ایاز، امتیاز اور افراز ہیں۔ ایاز اور امتیاز گریجویشن کر رہے ہیں۔ شیر محمد کے اکلوتے فرزند علی محمد تھے۔ جن کے چھ بیٹے شفیق، رفیق، حفیظ، شبیر، الطاف اور مشتاق ہیں۔ گلاب خان کے تین فرزند سید حسین، نور حسین اور محمد حسین ہیں۔ سید حسین کا اکلوتا فرزند سرفراز ہے۔ نور حسین کے دو بیٹے عباس اور شہباز ہیں۔ ناظر خان و کالا خان کی اولاد آگرہ میں آباد ہے۔

بگاہ آل:

لالو خان بانی وڈ کلسن کے فرزند دوئم بگاہ خان گزرے ہیں ان کی اولاد بگاہ آل کہلاتی ہے ان کی تیسری پشت میں دو بھائی سربلند خان و اچھا خان پسران میرو خان بن دلدار خان تھے۔ اچھا کی اولاد ڈکلسن میں آباد ہے اور سربلند کی اولاد دنی میں آباد ہے۔ سربلند کے تین بیٹے کمو خان، مرادو خان و فتح علی تھے۔ کمو کے پانچ بیٹے نورولی، زمان علی، مانعلی، فقیر علی و ہاشم علی تھے۔ زمان علی کے دو فرزند گوہر علی و حسین خان تھے۔ مانعلی کے تین بیٹے گوہر خان، گلاب خان و فیروز دین تھے۔ گوہر خان کے تین بیٹے میر حسین، علی حسین و نذیر حسین ہوئے۔ میر حسین کے چار فرزند سرفراز، عباس، آفتاب و اشراف ہیں۔ علی حسین کے دو فرزند نعیم و حفیظ ہیں۔ نذیر حسین نے حضرت بابا اسمٰعیلؒ کی زیارت تعمیر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنے اثر و رسوخ سے زیارت

کی چاردیواری تعمیر کروائی۔آپ کے پانچ بیٹے زاہد، شاہد، وحید، ظہیر وزوہیب ہیں۔گلاب کے فرزند یامین ہیں جن کے تین فرزند ارشد، رشید وشوکت ہیں۔ارشد کا بیٹا بشارت ہے۔ہاشم علی کے فرزند شیر محمد کے چار بیٹے محمد لطیف، یونس، بشیر وگلزار ہیں۔مراد و خان کے پانچ بیٹے محمد بخش، یوسف علی، سندر علی، دیوان علی و منگیا تھے۔محمد بخش کے فرزند فیروز خان تھے جن کے دو بیٹے محمد نور ومحمد یعقوب ہوئے۔محمد یعقوب کے پانچ فرزند الطاف حسین، ممتاز حسین، خادم حسین، عبدل حسین وجنت حسین ہیں۔الطاف حسین کے فرزند اسامہ ہیں۔ممتاز کے فرزند کاشان ہیں۔منگیا کے فرزند بہادر علی تھے جن کے دو فرزند سخی محمد وشاہ محمد تھے۔فتح علی کے دو فرزند محمد شیر و سبز علی تھے۔محمد شیر کے فرزند سمندر خان کے بیٹے محمد عظیم بیرموں بازار کے مالک ہیں۔آپ کے دو فرزند خلیل و شبیر ہیں۔خلیل کے دو بیٹے سہراب واحتشام ہیں۔سبز علی کے فرزند محمد خان تھے۔جن کے دو بیٹے محمد افضل ومیر افضل ہیں۔محمد افضل برقیات میں ملازم ہیں۔ان کے تین فرزند عامر، عاصم وعاقب ہیں۔میر افضل کے دو بیٹے خاور وحارث ہیں۔

ڈھیلو آل:

حضرت بابا ڈھیلو خان جد اعلیٰ بن بیک کی اولاد ڈھیلو آل کہلاتی ہے۔ڈھیلو خان کے فرزند کوڑا خان وجموں خان کی اولاد سے کچھ لوگ بنی سنگولہ میں آباد ہوئے۔کوڑا خان کے فرزند بلند خان معروف گزرے ہیں جن کی اولاد بن بیک میں بلند آل مشہور ہے۔جن میں علی حیدر وسلیمان خان قابل ذکر ہیں۔بلند خان کے فرزند اکبر علی بنی میں آباد ہوئے۔آپ کے دو فرزند قاسم علی وموسم علی تھے۔قاسم علی کے فرزند محمد اکبر تھے جن کے بیٹے محمد لخمیر خان نالہ بازار راولاکوٹ میں ایک سپر سٹور چلا رہے ہیں۔محمد لخمیر کے دو فرزند پرویز وریاض ہیں۔موسم علی کے دو فرزند نور عالم ومحمد عالم ہوئے۔نور عالم کے فرزند علی محمد کے دو بیٹے صادق وخالد ہیں۔محمد عالم کے دو فرزند جان محمد وسردار ہیں۔جموں خان کے فرزند مرزا خان تھے مرزا خان کے سات فرزند اچھا خان، بازولی، جنگی خان، محبت علی، فقیر محمد، دورباز ومست خان تھے۔اول الذکر چاروں کی اولاد بن بیک میں آباد ہے جن میں محمد اکرم بن جوگی۔لعل دین وفیروز دین پسران گل شیر قابل ذکر ہیں۔فقیر محمد کے فرزند بیر خان سنگولہ بنی میں آباد ہوئے۔بیر خان کے دو بیٹے فیروز خان وہنس خان تھے۔فیروز خان کے تین فرزند محمد عظیم خان، عبدل حسین ومحمد حسین ہوئے۔محمد عظیم کے تین فرزند شریف عزیز واشرف ہوئے۔عبدل حسین کے چار فرزند محمد زمان، محمد امیر، محمد خان ومحمد رفیق ہوئے۔محمد حسین کے فرزند نسیم ونصیر ہیں۔دورباز کے فرزند قاسم علی تھے جن کے دو فرزند

نواب علی وجمس تھے۔نواب علی کے فرزند محمد یعقوب ہیں جن کے تین بیٹے جاوید، اطہر ورحیم ہیں۔جمس کے فرزند حنیف ہیں جن کے بیٹے ارشاد وصادق وغیرہ ہیں۔مست خان کے فرزند موسو تھے۔جن کے تین بیٹے گل حسین، گلاب وفتح محمد تھے۔گل حسین کے فرزند نور محمد ہیں جن کے فرزند محمد انور ہیں۔گلاب کے دو فرزند کالا د خوشحال ہوئے یہ دونوں کوٹلی ستیاں میں آباد ہوئے۔

ونڈ دبن:

حضرت بابا محمد اسمٰعیل خانؒ جد اعلیٰ سنگولہ کی پانچویں پشت میں کالا خانؒ گزرے ہیں جن کے نام کی وجہ سے یہ ونڈ کالا آل بھی کہلاتی ہے کالا خانؒ ولی کامل نیک سیرت درویش بزرگ گزرے ہیں آپ کے نام کی شہرت کی وجہ سے ونڈ دبن میں دھمنی کیتھان سے داخل ہونے والے راستہ کو کالے نا گلہ کہا جاتا ہے کالا خانؒ کے پانچ فرزند رحمت اللہؒ، دھروپ اللہؒ، سعد اللہؒ، مہک اللہؒ اور سکر اللہ تھے۔دھروپ اللہ کی اولاد دھروپ آل ۔سعد اللہ کی اولاد سعد اللہ آل۔مہک اللہ کی تیسری پشت میں مستا خان بن خانوں بن فرجولا گزرے ہیں جن کی اولاد مستا آل کہلاتی ہے۔سکر اللہ کی اولاد سکرا آل کہلاتی ہے۔رحمت اللہ کے دو فرزند موسن خانؒ وسیف خانؒ تھے سیف خان کی اولاد سیف آل کہلاتی ہے موسن خان کے تین بیٹے تجو خانؒ، منگا خانؒ وچھتا خانؒ تھے منگا خان کی اولاد منگا آل کہلاتی ہے چھتا خان کی چوتھی پشت میں محمد عارف بن افضل بن عبدل بن کالو ہیں۔تجو خان کے فرزند تاج محمد خانؒ المعروف تاجو خان نمبردار اوّل سنگولہ تھے آپ کی اولاد تاجو آل کہلاتی ہے۔دبن میں حضرت بابا ملک خانؒ سردار اوّل سنگولہ تھے ان کی اولاد بُھلا آل مشہور ہے۔حسین خانؒ کی اولاد سین آل کہلاتی ہے تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق ص 635 پر لکھتے ہیں ''اس ونڈ میں اسماعیل خان کی پانچویں پشت میں ایک شخص کالا خان گزرا ہے اس کی اولاد اس ونڈ میں آباد ہے جو کالا خان کی وجہ سے کالیال کہلاتی ہے اس کی چوتھی پشت میں تاجو خان سب سے پہلا نمبردار ہوا جس کو نمبرداری کے ساتھ ہی راجہ موتی سنگھ نے سروپا بھی عطا کیا تھا موجودہ نمبردار محمد خان اس کی چوتھی پشت میں ہے''۔اس ونڈ میں حضرت بابا محمد اسماعیل خان کی اولاد سے نو شاخیں تاجو آل، منگا آل، سیف آل، دھروپ آل، سعد اللہ آل، مستا آل، سکرا آل، بھلا آل اور سین آل کے علاوہ حضرت بابا جمال خان کی اولاد سے ڈھیلو آل بھی آباد ہیں۔ان کے علاوہ دیگر اقوام کے چند گھرانے بھی اس ونڈ میں آباد ہیں۔اس ونڈ میں تقریباً 29 گریجویٹ اور 30 پوسٹ گریجویٹ ہیں۔

تاجوآل:

کالا خانؒ کی چوتھی پشت میں تاج محمد خانؒ المعروف تاجو سردار بن تمر خان بن مومن خان بن رحمت اللہؒ تھے آپ کو 1909 بکرمی میں راجہ موتی سنگھ والی پونچھ نے سنگولہ کا پہلا نمبر دار منتخب کیا اور سروپا (خلعت سلطانی) بھی عطا کیا جس کا ذکر نسب الصالحین، اعوان شخصیات آزاد کشمیر اور تاریخ اقوام پونچھ میں موجود ہے آپ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے آپ نے سنگولہ میں سہولیات پہنچانے کے لئے سنگولہ کے گردونواح سے ہنر مند افراد کو سنگولہ میں آباد کیا اس سے قبل سنگولہ میں صرف اعوان قبیلہ آباد تھا۔ آپ نے دبن ڈیلی کے مقام پر ایک درسگاہ قائم کی۔ جس میں عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم دی جاتی تھی۔ آپ علاقے کے قابل احترام بزرگ ، دینی و مذہبی شخصیت تھے، علم و فضل میں کمال حاصل تھا۔ صوفی منش بزرگ ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت حلیم الطبع ، رحم دل اور منصف المزاج تھے۔ غرباء کی مدد، اعانت اور رفاہی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ آپ سے کئی کرامات بھی منسوب ہیں۔ آپ کی قبر ''پونے نی حل،، کے قبرستان میں ہے۔ آپ کے پہلو میں آپ کی اہلیہ کی قبر ہے۔ آپ کے تین فرزند تھے۔ نمبر دار فیض بخش خان، نور ولی خان اور فقیر محمد خان۔ فیض بخش خان کے پانچ بیٹے نمبر دار غلام علی خان، نواب خان، حیدر خان، روشن علی خان و دوست محمد خان گزرے ہیں۔ غلام علی خان کے اکلوتے فرزند حشمت خان نمبر دار اور پانچ بیٹیاں تھیں۔ حشمت خان کے چار بیٹے نمبر دار محمد خان، عادل خان، محمد زمان اور محمد غلام تھے۔

نمبر دار محمد خان 10 جنوری 1902ء کو سنگولہ میں پیدا ہوئے آپ ممتاز سیاسی، سماجی و مذہبی رہنماء گزرے ہیں کئی بار بی ڈی ممبر منتخب ہوئے ہمیشہ سنگولہ کی یکجہتی، تعمیر و ترقی کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ ڈوگرہ عہد حکومت میں سیشن کورٹ پونچھ نے آپ کو اسیسر (Assessor) مقرر کیا ہوا تھا اس کے علاوہ ریاست پونچھ کی آرمی بھرتی کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔ جنگ عظیم دوئم میں اعلیٰ کارکردگی پر تعریفی سند اور قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ 48-1947ء کے جہاد آزادی کشمیر میں نمایاں خدمات کے اعتراف میں آزاد حکومت نے تعریفی سند اور نقد قیمتی انعام دیا۔ آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے بانی اراکین میں سے تھے قائد ملت چوہدری غلام عباس، غازی ملت سردار ابراہیم خان، مجاہد اول سردار عبدالقیوم خان، سردار فتح علی کریلوی، چوہدری نور حسین اور سید نذیر حسین شاہ جیسی شخصیات سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے 2 فروری 1984ء داعی اجل کو لبیک کہا آپ کی قبر مڈل سکول بیرموں و مسجد کے احاطہ میں ہے (اعوان شخصیات ص 90-89)۔ آپ کے دس فرزند ہوئے

نمبر دار جان محمد خان ایڈووکیٹ، محمد اشرف (مرحوم)، عبدالعزیز، محمد نجیب، محمد سعید، محمد کریم، محمد رحیم، محمد حبیب، محمد اطوار و محمد حنیف (مرحوم)۔

سردار جان محمد خان نمبر دار نے 1947ء میں جہاد آزادی کشمیر میں سیکنڈ باغ بٹالین میں خدمات سرانجام دیں۔ لڑائی ختم ہونے پر تعلیم کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا۔ میٹرک راولاکوٹ سے ایف اے اور بی اے گورڈن کالج راولپنڈی سے اور سندھ مسلم لاء کالج سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت کے بعد باغ سے وکالت کا آغاز کیا۔ مسلم کانفرنس تحصیل باغ کے جنرل سیکرٹری رہے۔ کچھ عرصہ وکالت کرنے کے بعد پاکستان کی سول سروس میں شامل ہو گئے اور ڈپٹی سیکرٹری کے عہدہ سے 1993ء میں ریٹائر ہوئے۔ آپ مسلم کانفرنس کے ممتاز رہنما و مرکزی مجلس عاملہ کے رکن ہیں۔ آپ آزاد کشمیر کے دوسرے لاء گریجویٹ، ممتاز قانون دان و CSP آفیسر ہیں۔ چوہدری غلام عباس کی شخصیت سے بے حد متاثر ہیں۔ 15 جون 1958ء کو قائد ملت چوہدری غلام عباس نے KLM تحریک شروع کی اور حد بندی لائن عبور کرنے کی کال دی اس سلسلہ میں قائد ملت اور ان کے ساتھیوں نے طوفانی دورے شروع کیے آپ بھی پیش پیش رہے کشمیر کے پہاڑ، میدان اور وادیاں اس نعرے سے گونجنے لگے ''نہرو سے نہ نون سے کشمیر ملے گا خون سے،، 28 جون 1958ء بمطابق ۹ رذی الحجہ جنگ بندی لائن عبور کرنے کی تاریخ مقرر تھی تا کہ عیدالاضحی کی نماز مقبوضہ کشمیر میں ادا کی جائے آپ بھی مورخہ 28 جون 1958ء کو ایک قافلہ لے کر LOC عبور کرنے کے لئے مدار پور پہنچے تو دواراندی کے مقام پر گرفتار ہوئے دیگر مرکزی قائدین چوہدری غلام عباس، کے۔ ایچ۔ خورشید، خواجہ محمد یوسف صراف، راجہ محمد حیدر خان، مجاہد اوّل سردار عبدالقیوم خان، کرنل شیر احمد خان و سردار بشیر خان وغیرہ کے علاوہ ہزاروں افراد گرفتار ہوئے۔ گاؤں کی تعمیر و ترقی میں آپ کا کردار نمایاں رہا ہے۔ آپ نے ہر مشکل وقت میں اہل سنگولہ کی رہنمائی کی۔ تحریک الحاق راولاکوٹ آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے سنگولہ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ کشمیر ہاؤس اسلام آباد میں جناب مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان سے ملاقات کی اور اپنا موقف جاندار طریقے سے پیش کیا۔ اسی ملاقات کے تسلسل میں جناب مجاہد اول و خلیل احمد قریشی SMBR نے عوام کے مطالبہ کو پذیرائی بخشتے ہوئے سنگولہ کا راولاکوٹ کے ساتھ شمولیت کا نوٹیفکیشن جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گزشتہ سال حج بیت اللہ کی سعادت نصیب فرمائی آپ کے چار فرزند ذکاء اللہ جان، عبداللہ جان، ضیاء اللہ جان و ثناء اللہ جان ہیں۔ حاجی ذکاء اللہ جان نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی سے LLB شریعہ و پنجاب

یونیورسٹی سے MA اعزاز کے ساتھ کیا۔بذریعہ PSC محکمہ قانون آزاد کشمیر میں سیکشن آفیسر تعینات ہوئے اور جلد ہی انڈر سیکرٹری ترقیاب ہوئے۔آج کل وفاقی حکومت کے اسٹبلشمنٹ ڈویژن میں بطور مستعار الخدمتی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کے دو فرزند عمر ذکاء اور حسن ذکاء ہیں۔عمر ذکاء ICB کالج اسلام آباد میں FSc کے طالب علم اور ٹیبل ٹینس کے بہترین بین الاقوامی کھلاڑی ہیں اس سلسلہ میں آپ بین الاقوامی مقابلے میں حصہ لینے کے لیے ایران بھی جا چکے ہیں۔حسن ذکاء نویں جماعت میں سقارہ اکیڈمی منارہ چکوال میں زیر تعلیم ہیں۔عبداللہ جان گریجویشن کرنے کے بعد پوسٹ ماسٹر جنرل آفس میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں آل پاکستان پوسٹل سرکل آفیسر یونین کے چیئرمین رہ چکے ہیں پاکس ویلفیئر آرگنائزیشن اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری ہیں اس کے علاوہ درجنوں فلاحی وسماجی تنظیموں کے عہدیدار ہیں زلزلہ اکتوبر 2005ء میں آپ نے متاثرین کے لئے مثالی خدمات سرانجام دیں۔آپ کے دو بیٹے طلحہ عبداللہ اور طٰہٰ عبداللہ ہیں۔حاجی ضیاء اللہ جان FSc، فارغ درس نظامی وعالم دین ہیں آپ بغرض تبلیغ پاکستان اور آزاد کشمیر کے کئی علاقوں کے دورے کر چکے ہیں۔ثناء اللہ جان گریجویشن کے بعد NAB کے دفتر میں تعینات ہیں۔جان محمد خان کی بڑی صاحبزادی یاسمین جان MA,B.Ed اسلام آباد کے ایک گرلز ماڈل سکول میں بطور TGT فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔دوسری صاحبزادی پروین جان فیڈرل کالج اسلام آباد میں بطور لیکچرر فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔تیسری صاحبزادی ڈاکٹر نسرین جان MBBS,FCPS اور انگلینڈ سے سپشلائزیشن کر رہی ہیں۔

محمد اشرف خان خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔آپ نے عملی سیاست میں بھرپور حصہ لیا متحدہ یونین کونسل دھڑے سالیاں سنگولہ کے وائس چیئرمین وچیئرمین زکوٰۃ تھے۔سنگولہ باغ روڈ آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے۔آپ نے بطور پراجیکٹ لیڈر کام کیا۔تعمیر وترقی میں بھرپور حصہ لیا مسلم کانفرنس کے مرکزی رہنما ونامور شخصیت تھے۔تحریک الحاق راولاکوٹ کا آغاز آپ نے ہی کیا۔10 ستمبر 1983ء کو وفات پائی،آپ کے فرزند آفتاب اشرف اور دو بیٹیاں ہیں۔عبدالعزیز خان آرمی سے بطور نائب صوبیدار ریٹائرڈ ہوئے۔سیاست میں حصہ لیا یونین کونسل سنگولہ کے چیئرمین منتخب ہوئے تحریک الحاق راولاکوٹ میں کلیدی کردار ادا کیا۔تعمیراتی کاموں میں بھرپور حصہ لیا،آج کل ڈنہ عیدگاہ بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔آپ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں ،جاوید عزیز بی ایس سی ٹیچر بھی رہے بعد ازاں لاٹری سکیم میں امریکہ چلے گئے ہیں۔ڈاکٹر طارق عزیز ایم بی بی ایس ،قمر عزیز ایف اے جبکہ مصطفیٰ عزیز میٹرک میں زیر تعلیم ہیں۔محمد نجیب کراچی میں ملازم تھے۔انجمن فلاح و

بہبود سنگولہ کراچی کے جنرل سیکرٹری تھے۔مسلم کانفرنس کے سرگرم رہنما ہیں۔حاجی محمد سعید خان BA،سی ٹی محکمہ تعلیم میں ٹیچر تھے طویل عرصہ ابوظہبی ڈیفنس میں رہے مرکزی جامع مسجد بیرموں و مدرسہ تعلیم القرآن کی تعمیر میں بھرپور مالی تعاون کیا۔مدرسہ قمر الاسلام للبنات کے منتظم ہیں آج کل سنگولہ میں ہول سیل کے کاروبار سے منسلک ہیں آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس یونین کونسل سنگولہ کے جنرل سیکرٹری ہیں سیاسی،سماجی،فلاحی وتعمیراتی کاموں میں بھی بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ڈنہ عیدگاہ تا دبن سنگولہ روڈ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے محکمہ مال سے سنگولہ کا نایاب ریکارڈ آپ ہی نے حاصل کیا آپ کے چار فرزند عمران سعید MA,B.Ed کمپیوٹر آپریٹر محکمہ زراعت،عرفان سعید FA ڈیکسنیر سول ڈسپنسری اور رضوان سعید I.Com ہیں عثمان سعید F.Sc سال اوّل میں زیر تعلیم ہیں۔آپ کی بیٹی فرزانہ اختر MA میں زیر تعلیم ہیں۔

محمد کریم خان راقم مولف ''تحقیق الانساب،، نے تقریباً سات سال تک کراچی PNSC کی ایک ذیلی شاخ NTC میں بطور سٹینوگرافر ملازمت کی تقریباً پانچ سال تک محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں بطور پرائمری معلم فرائض سرانجام دیے دوران سروس B.Com,B.Ed،ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)،ایم اے (تاریخ اسلام) وقانون میں گریجویشن کیا۔1993ء میں سول سیکرٹریٹ مظفرآباد میں سینئر سکیل سٹینوگرافر تعینات ہوا دو سال تک مشیر تعلیم کے ہمراہ بطور ذاتی معاون تعینات رہا جنوری 1996ء سے اگست 2000ء تک کشمیر ہاوس اسلام آباد میں چیف سیکرٹری آزاد کشمیر کے کیمپ آفس میں فرائض سرانجام دیے اس دوران چار چیف سیکرٹریز جناب اے آر صدیقی، جناب صغیر اسد حسن، جناب چوہدری محمد اشرف وجناب شکیل درانی کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تحریک الحاق راولاکوٹ کے سلسلہ میں جناب اے آر صدیقی،صغیر اسد حسن کے علاوہ خلیل احمد قریشی SMBR اور ملک شوکت حیات خان نے بھرپور تعاون کیا جس کی وجہ سے آج اہل سنگولہ مستفید ہو رہے ہیں۔راقم کے دو بیٹے نعمان اور عدنان اور دو بیٹیاں نورین اور عنبرین ہیں نورین گورنمنٹ ماڈل سائنس کالج اپر چھتر مظفرآباد میں F.Sc سال اوّل پری میڈیکل گروپ میں زیر تعلیم ہے نعمان نویں جماعت میں پاک ترک انٹرنیشنل سکول اینڈ کالج اسلام آباد میں زیر تعلیم ہے۔محمد رحیم خان آرمی میں حوالدار کے عہدے پر فائز ہیں۔آپ کے دو بیٹے فہیم اور نعیم اور ایک بیٹی شگفتہ ہے۔فہیم سال اوّل میں زیر تعلیم ہے۔حافظ وقاری محمد حبیب خان BA,PTC،فارغ درس نظامی، فاضل عربی زیر تعلیم B.Ed بطور پرائمری مدرس تعینات ہیں ان کی اہلیہ محترمہ زرینہ پرائمری معلّمہ ہیں اور بیٹی طوبیٰ زیر تعلیم ہیں محمد اطوار خان میٹرک کے بعد انجینئر کور میں بھرتی ہوئے سماجی

ومذہبی امور میں بھرپور حصہ لیتے ہیں آپ کی اہلیہ درجہ عالمہ میں زیر تعلیم ہے۔

عادل خان نے جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا۔اس کے بعد کراچی میں ملازمت کی ،آپ کے چار فرزند ملک محمد یعقوب خان، محمد صادق، محمد عاشق اور محمد فاروق خان ہیں ۔ملک محمد یعقوب خان آرمی میں بھرتی ہوئے ہمرکاری ڈیوٹی کے دوران ایکسیڈنٹ ہوا معذور ہونے کے بعد پنشن پر ریٹائرڈ ہوئے۔ گاؤں میں قیام کے دوران آپ نے اہم تاریخی خدمات سرانجام دیں۔سنگولہ کی سطح پر اپریل 1975ء میں تنظیم الاعوان کا کنونشن منعقد کروایا۔ملک غلام ربانی مرحوم اور مولوی ایوب اعوان آپ ہی کی دعوت پر کاکوٹ ایبٹ آباد سے تشریف لائے۔نامور محقق ،دانشور محبت حسین اعوان، چیر مین ادرہ تحقیق الاعوان پاکستان، ملک اورنگزیب اعوان مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت، تنظیم الاعوان پاکستان ،شوکت محمود اعوان، جنرل سیکرٹری ،ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان، ملک جہانداد اعوان اور گلزمان قاصد جیسے قابل ذکر مرکزی رہنما آپ کی دعوت پر کئی بار سنگولہ تشریف لا چکے ہیں ۔ماہنامہ اعوان اسلام آباد کے مستقل قاری ہیں ۔کئی رسالوں میں آپ کا تاریخی مواد شائع ہو چکا ہے ۔آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان سنگولہ شاخ کے صدر اور چیف کوآرڈینیٹر ،ہسٹری کمیٹی، شہداء کمیٹی وسولجر ویلفیئر کمیٹی کے ختظم اعلیٰ ہیں ۔تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی ہے ۔راقم نے آپ سے بھرپور استفادہ حاصل کیا۔ کتاب اعوان شخصیات آزاد کشمیر آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے آپ کے فرزند یوسف حسرت پاک آرمی میں ہیں۔ محمد صادق خان، اعوان مارکیٹ دبن میں ہوٹل چلا رہے ہیں ۔آپ کے چار بیٹے طاہر، شاہد، زاہد اور فہد ہیں۔ طاہر سول میں ،شاہد آرمی میں اور زاہد سندھ رینجرز فورس میں تعینات ہیں ۔محمد عاشق عادل محکمہ تعلیم میں ٹیچر ہیں ۔آپ کے فرزند خالد و احمد ہیں ۔محمد فاروق خان MA,LLB,BEd فیڈرل گورنمنٹ ماڈل سکول میں ٹرینڈ گریجویٹ ٹیچر ہیں، آپ شاعری سے خصوصی لگاؤ رکھتے ہیں کئی نظمیں لکھ چکے ہیں ۔آپ کی اہلیہ محترمہ یاسمین جان MA,BEd بھی اسلام آباد میں ٹرینڈ گریجویٹ ٹیچر ہیں شادی کے سترہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے جڑواں بچوں کی صورت میں محمد سعد و محمد حارث عطا فرمائے ہیں۔ محمد غلام خان نے بھی جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا، آپ کے دو فرزند محمد نسیم خان وکلیم احمد FSc ہیں محمد نسیم خان BA,BEd جونیئر مدرس ہیں آپ کے دو بیٹے اسد نسیم BA,CT پرائمری معلم و راشد نسیم ہیں ان کی بیٹی مدرسہ للبنات دبن میں عالمہ کا کورس کر رہی ہیں۔

نواب خان مہاراجہ کی مشاورتی کونسل کے رکن تھے ان کے پانچ فرزند ثابت علی، امیر علی، محبت علی، گوہر خان و عظیم خان تھے۔ثابت علی کے فرزند صوبیدار میجر محمد امیر خان تھے آپ نے جنگ عظیم دوئم میں برطانیہ کی طرف سے حصہ لیا جنگ عظیم دوئم کا آزمودہ حوالدار ہونے کی وجہ سے جہاد آزادی 1947ء میں آپ نے اہم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بھی حصہ لیا 1971ء کی جنگ میں دو سال تک جنگی قیدی رہے آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد سیاست میں حصہ لیا اور 1983ء کے بلدیاتی الیکشن میں ممبر ضلع کونسل پونچھ منتخب ہوئے آپ نے کئی تعمیراتی کام کروائے تحریک الحاق راولاکوٹ کے لئے بھی آپ نے قابل ذکر کوششیں کی آپ کے فرزند محمد بشر خان BA,LLB,BEd بطور معلم فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۔ٹیچر آرگنائزیشن کے کونسلر بھی تھے تحریک الحاق راولاکوٹ کے سلسلے میں عدالت عظمیٰ تک کیس کی پیروی کرتے رہے آپ کے فرزند اعجاز محمود MA,BEd الفرقان ماڈل سیکنڈری سکول دبن سنگولہ کے پرنسپل ہیں اور بیٹی عالمہ کا کورس کر رہی ہیں ۔امیر علی کے دو فرزند عبدالرحمٰن و حسن محمد تھے۔عبدالرحمٰن کے چار بیٹے محمد یوسف خان، محمد اکرم خان، محمد یونس خان و محمد الیاس خان ہیں ۔محمد یوسف کے تین فرزند مصطفیٰ، مرتضیٰ و مجتبیٰ ہیں ۔محمد اکرم انکم ٹیکس میں ملازم ہیں ۔محمد یونس خان آرمی کی طرف سے گورنر سندھ کے ہمراہ بطور پی اے تعینات تھے حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ دوران سروس آپ نے جنرل عبدالوحید کاکڑ، جنرل معین الدین حیدر وغیرہ کے ہمراہ فرائض سرانجام دیے۔آپ کے چھ بیٹے ہیں۔عبدالوقار یونس، عبدالوہاب، وقاص، اویس، ادریس اور حارث ہیں۔عبدالوقار BSC اور عبدالوہاب میٹرک میں زیر تعلیم ہیں۔ محمد الیاس انکم ٹیکس میں ہیں۔آپ کے چار فرزند عامر، امجد، واجد اور سہیل ہیں۔ حسن محمد کے پانچ بیٹے محمد جاوید، نوید، وحید، ندیم و نعیم ہیں۔ محمد جاوید بھی انکم ٹیکس میں ملازم ہیں ۔آپ کے دو بیٹے عاقب جاوید اور ثاقب ہیں۔ عظیم خان کی اولاد سے محمد اسحاق، محمد فاروق پسران فتح محمد ہوئے۔محمد اسحاق کا فرزند عابد ہے اور محمد فاروق کا بیٹا عمر فاروق ہے۔ محبت علی، گوہر خان و عظیم خان نے جنگ عظیم اول میں برطانیہ کی طرف سے حصہ لیا۔گوہر خان نے جنگ عظیم اول میں فقید المثال کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔حکومت برطانیہ نے احسن کارکردگی کے سلسلہ میں بہادری کے تمغہ جات، کئی مربع زمین اور نقد قیمتی انعامات کا اعلان کیا لیکن اس عظیم مرد جری نے جس کی اپنی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی یہ تمام انعامات لینے سے انکار کر دیا۔انہوں نے فرمایا مجھے زمین، اسناد اور انعامات کی ضرورت نہیں میرے گاؤں میں سرکاری سکول دیا جائے تا کہ ہماری نسل زیور تعلیم سے آراستہ ہو سکے ۔چنانچہ حکومت برطانیہ نے آپ کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے لیفٹیننٹ سری راجہ سکھ دیو سنگھ بہادر والی پونچھ کو سکول قائم کئے جانے کے احکامات جاری کئے اور آپ کی خواہش پر 1923ء میں بیرموں سنگولہ کے مقام پر سکول قائم ہوا اور رہیمہ ناڑی

کے مقام پر کئی مربع زمین بھی تحفے میں دی گئی ۔آپ کے بھائی محبت علی بھی بہادر، نڈر اور دلیر تھے جنگ عظیم اول کے دوران انگریز کرنل سے کسی بات پر تکرار ہوا تو آپ نے کرنل کے دانت توڑ دیے اور اس کی قیادت میں لڑنے سے انکار کر دیا۔ جس کی پاداش میں آپ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی ۔روشن علی خان کے دو فرزند عبدالعزیز و عبدالغنی تھے عبدالعزیز کے دو فرزند عبدالمجید، عبدالحمید ہوئے ۔عبدالغنی کے چار فرزند عبدالجلیل خان، عبدالرزاق، عبدالغفور و عبدالشکور ہوئے ۔عبدالجلیل خان نے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا اور حوالدار میجر کے عہدہ سے ریٹائرمنٹ حاصل کی ۔کچھ عرصہ بن بیک بازار میں کاروبار کرتے رہے ۔آج کل ڈنہ عیدگاہ مارکیٹ میں کاروبار کرتے ہیں۔ آپ باشعور، حاضر جواب اور بیباک خوبیوں کے مالک ہیں، آپ کو تصوف سے بے حد لگاؤ ہے، سچے عاشق رسولؐ ہیں۔ آپ کے دو فرزند ہیں قاری عبدالقادر فیروزی اور عبدالقدوس اور ایک بیٹی عابدہ بی اے کا امتحان دے چکی ہے۔ عبدالقادر فیروزی ریڈیو ایف ایم چل 105 سے پہاڑی پروگرام کرتے ہیں۔ ان کے چار بیٹے عمار، حماد، احسان و سعاد ہیں۔ عبدالرزاق کے تین فرزند عبدالرؤف ،حافظ داؤد و مسعود اور دو بیٹیاں آمنہ ایف ایس سی و حاجرہ نویں میں زیر تعلیم ہیں ۔عبدالرؤف FA کا امتحان دے چکے ہیں۔ عبدالغفور نیک سیرت انسان تھے آپ بطور معلم پرائمری سکول دبن سنگولہ میں فرائض انجام دے رہے تھے دوران تدریس دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ عبدالشکور آرمی میں ہیں ۔عبدالمجید کے چار بیٹے عبدالقدیر، شبیر، سبیل اور حفیظ ہیں۔ عبدالحمید کے تین فرزند خالق، نعمان، عدنان ہیں۔ دوست محمد کی اولاد سے محمد صادق شہید، حاجی محمد روشن و محمد ممتاز پسران جمس خان۔ حاجی محمد افسر و حاجی باغ حسین پسران سجاول خان ہیں ۔محمد صادق شہید تعلیم یافتہ نوجوان تھے آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد مسلم کانفرنس کے ٹکٹ پر ضلع کونسل باغ کے ممبر بنے۔ شب و روز تعمیراتی کاموں میں مصروف رہے لیکن زندگی نے مہلت نہ دی اور آپ جیپ کے ایک حادثے میں شہید ہو گئے۔ ان کی اکلوتی بیٹی حاجی محمد روشن کے پانچ بیٹے شوکت، مشتاق، اشتیاق، اسرار اور اظہار ہیں ۔محمد ممتاز شعبہ ٹرانسپورٹ سے منسلک ہیں۔ آپ کے دو فرزند ناصر اور یاسر ہیں۔ حاجی محمد افسر قابل ذکر شخصیت ہیں اور آپ کے چار بیٹے رمضان، ریاض، افراز اور سرفراز ہیں۔ رمضان بیرون ملک ملازم ہیں ۔آپ کے چار بیٹے انضمام، دانش، باسط اور عاصم ہیں۔ افراز کے دو فرزند حمزہ اور حماد ہیں۔

تاج محمد خان کے فرزند دوئم نور ولی کے تین فرزند غلام حیدر، ہاشم علی لاولد و محمد بخش تھے۔ غلام

حیدر کے فرزند جمس خان تھے جن کے تین فرزند خان محمد، دین محمد و علی محمد تھے خان محمد کے تین فرزند خلیل، صدیق و رفیق ہیں خلیل کا فرزند تو قیر ہے رفیق کے دو فرزند حفیظ اور ظریف ہیں۔ دین محمد کے فرزند محمد شریف ہیں ان کے دو بیٹے خالق اور وحید ہیں علی محمد کے تین فرزند محمد اشرف، محمد حنیف و محمد حبیب ہیں محمد اشرف کے دو فرزند طاہر اور زبیر ہیں حوالدار محمد حنیف بنی بازار میں کاروبار کرتے ہیں ان کے دو بیٹے عامر اور عنصر ہیں۔ محمد بخش کے تین فرزند علی اکبر خان، مانعلی خان، اور زمان علی خان تھے۔ علی اکبر کے تین بیٹے سید محمد، الحاج، سید اکبر اور سید عبدل ہوئے۔ الحاج سید اکبر طویل عرصہ سے خانہ کعبہ کی قرآن ٹیم میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے تین فرزند صغیر، نثار اور زاہد ہیں۔ سید عبدل پاکستان سٹیل مل میں ملازم ہیں۔ آپ کے چار بیٹے شبیر، منیر، تنویر اور عامر ہیں۔ سردار مانعلی خان سنگولہ کی معروف شخصیت گزرے ہیں آپ نے جہاد آزادی کشمیر میں گاؤں کی تعمیر و ترقی میں نمایاں حصہ لیا آپ پڑھے لکھے اور دور اندیش تھے مسلم کانفرنس اور امن کمیٹی سنگولہ کے صدر تھے تعمیراتی و مثبت خیالات کے مالک تھے دسمبر 1983ء میں وفات پائی قبر بیرموں مسجد کے احاطہ میں ہے آپ کے دو فرزند حاجی سید عالم خان و سید احمد ہیں۔ حاجی سید عالم خان نے PIA میں بھی سروس کی اس کے بعد طویل عرصہ تک سعودی عرب بسلسلہ روزگار رہے۔ بنی بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین تھے لیکن زکوٰۃ کا طریقہ کار پسند نہ آیا تو چیئرمین شپ سے مستعفی ہو گئے۔ آپ کے دو بیٹے سیاب عالم BA,PTC اور سبحان عالم ہیں اور دو بیٹیاں عالمہ کا کورس کر رہی ہیں۔ سید احمد کے تین بیٹے سیماب BSc، جمیل اور فیصل ہیں اور ایک بیٹی عالمہ کا کورس کر رہی ہیں ۔زمان علی خان کے تین فرزند ہوئے سید زمان خان، سید امیر شہید اور سید حسین۔ سید زمان خان ایف اے، سی ٹی تھے، کچھ عرصہ آرمی میں رہنے کے بعد مسقط چلے گئے اس کے بعد محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں بطور معلم تعینات ہوئے اچانک ایک حادثے میں شہید ہو گئے۔ آپ کے چار بیٹے محمد اقبال حسین خان، ابرار حسین خان، محمد طفیل حسین خان اور اشفاق حسین ہیں۔ محمد اقبال حسین خان MA,MEd بطور صدر معلم مڈل سکول بیرموں سنگولہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن کے بانی اراکین میں سے ہیں۔ آپ کے فرزند طاہر اقبال اور بیٹی دونوں ایف ایس سی میں زیر تعلیم ہیں۔ حاجی ابرار حسین پولیس کنٹرول روم راولاکوٹ میں تعینات ہیں۔ ان کی بیٹی شبانہ ایف ایس سی میں اور آپ کے تین بیٹے ساجد، ماجد اور واجد زیر تعلیم ہیں۔ محمد طفیل حسین خان ایم اے (عربی) گولڈ میڈلسٹ کراچی یونیورسٹی، ایم ایڈ جامعہ ملیہ کالج کراچی و شہادت العالیہ تنظیم المدارس۔ بطور لیکچرر اسلامیات / عربی پوسٹ گریجویٹ کالج راولاکوٹ میں

تعینات ہیں۔ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں۔آپ کے دوفرزند طلحہ اور حمزہ ہیں۔اشفاق حسین آرمی میں ہیں۔آپ کے فرزند تیمور ہیں۔سید امیر شہید 1971ء جنگ میں شہید ہوئے تعلیم یافتہ اوراعلیٰ اوصاف کے مالک تھے آپ کے فرزند اختر حسین آرمی میں ہیں جن کے فرزند واسق ہیں سید حسین کے چار بیٹے امتیاز،بشارت،عابداور شفاعت ہیں امتیاز آرمی میں ہیں آپ کا بیٹا عمیر ہے۔

فقیر محمد کے فرزند سردار حسین خان پنجوترہ خور قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں حسین خان کے پانچ فرزند محمد اکبر شہید،محمد امیر شہید،حاجی محمد نور،نور عالم ونائب صوبیدار میر عالم ہوئے۔نائب صوبیدار محمد اکبر و محمد امیر 1947ء کے جہاد میں مادر وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے۔حاجی محمد نور کے دو بیٹے محمد یاسین و محمد یونس ہیں یاسین کے فرزند امجد ہیں یونس کے دو بیٹے یوسف وانور ہیں نائب صوبیدار محمد اکبر کے فرزند حاجی گلزار تھے نائب صوبیدار میر عالم چیئر مین مقامی زکوٰۃ کمیٹی رہ چکے ہیں۔

سیف آل:

کالا خانؒ کے فرزند اوّل رحمت اللہؒ کے دو فرزند مومن خانؒ و سیف خانؒ تھے سیف خان کی اولاد سیف آل کہلاتی ہے ان کے دو بیٹے میر باز اور متو خان تھے۔میر باز کے فرزند شیر باز تھے جن کے سات بیٹے تھے احمد علی،روشن علی،ناظر علی،عمر علی،ہاشم علی،نواب وسندر علی۔احمد علی کے پانچ بیٹے جمعہ،فتح شیر،جنگی خان،قادر ومیلو تھے۔فتح شیر کے تین فرزند علی محمد،غلام محمد اور غلام حسین تھے۔علی محمد کے چار بیٹے حوالدار جان محمد،صوبیدار حسن محمد،قاری سلطان محمود اور مکھن حسین ہیں۔حوالدار جان محمد گڑ دگ بازار میں کاروبار کرتے ہیں مسلم کانفرنس دبن کے صدر ہیں آپ کے فرزند افتخار ہیں صوبیدار حسن محمد کے فرزند جمیل حسن ہیں۔قاری سلطان محمود نے حفظ،قرات،درس نظامی،فاضل عربی وایم اے کی اسناد حاصل کیں محکمہ تعلیم میں عربی معلم ہیں ان کے تین بیٹے شاہد ،ساجد اور زاہد زیر تعلیم ہیں۔مکھن حسین FA ائرفورس میں کلرک ہیں ان کے دو بیٹے سہیل اور رائل ہیں۔غلام محمد کے فرزند محمد بشیر ہیں۔غلام حسین کے بیٹے محمد انور تھے ان کے چار فرزند نسیم،شمریز،عرفان اورنگزیب ہیں۔جنگی خان کے دو بیٹے نخی محمد و محمد قاسم تھے نخی محمد کے چار فرزند محمد فاروق،عارف،خالق وشوکت ہیں۔فاروق کے دو بیٹے معروف وشاہد ہوئے شاہد حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے۔عارف کا بیٹا خادم ہے۔محمد قاسم کے چار فرزند صوبیدار محمد سرور،محمد صابر،حسن میر اور محمد شبیر ہیں صوبیدار محمد سرور دبن میں کریانہ سٹور کے مالک ہیں مسلم کانفرنس کے اعلیٰ عہدیدار ہیں آپ کا فرزند امتیاز احمد نویں میں زیر تعلیم ہے صابر کے دو بیٹے اعجاز اور سمیر ہیں حسن

میر کے دو بیٹے عامر وعدنان ہیں۔روشن علی کی تیسری پشت میں محمد اکبر،غازی ملک محمد کریم لاولد،محمد شفیع،نائب صوبیدار محمد صدیق،بابو محمد رفیق پسران محمد حسین بن جمن علی ہوئے۔محمد اکبر کے چار بیٹے افضل،سلیم،نسیم وشہزاد ہیں۔غازی ملک محمد کریم اعلیٰ خصوصیات کی حامل شخصیت گزرے ہیں۔محمد شفیع کے پانچ فرزند شفیق،حفیظ،نذیر،رشید اور بشیر ہیں۔نائب صوبیدار محمد صدیق کے بیٹے نواز ہیں۔بابو محمد رفیق آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد فوجی فاؤنڈیشن سکول میں ملازم ہیں ان کے تین فرزند نعیم،فہیم اور رحیم ہیں۔ناظر علی کی تیسری پشت میں عبدالعزیز،مجید،حمید پسران محمد زمان بن فضل دین ہیں۔عمر علی کے فرزند زمان علی تھے ان کے دو فرزند نخی محمد وخان محمد تھے نخی محمد کے تین فرزند محمد اشرف،محمد لطیف و محمد اختر ہیں محمد اشرف قابل زکر ہیں ان کے دو فرزند اقبال وزاہد ہیں لطیف کے دو بیٹے کامران ورضوان ہیں اختر کے فرزند شاہد ہیں نائب صوبیدار خان محمد کے تین فرزند محمد حنیف،یاسین وجاوید ہوئے۔حاشم علی کے تین بیٹے امیر علی،شیر علی اور فیروز خان تھے۔امیر علی کے اکلوتے فرزند نائب صوبیدار محمد ایوب ہیں آپ نے جہاد آزادی کشمیر، 1965ء و 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا کئی بار چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی اور سولجر ویلفیئر آفیسر رہ چکے ہیں دبن دیری بازار میں کاروبار کرتے ہیں آپ کے دو بیٹے محمد ریاض و محمد رزاق ہیں۔محمد ریاض BA ہیں آپ کے چار فرزند خالد،ظفر،جاوید اور شاہد ہیں رزاق کا بیٹا زاہد ہے شیر علی کے فرزند محمد لطیف تھے ان کے چار فرزند امتیاز،نواز،الیاس والطاف ہیں۔فیروز خان کے اکلوتے فرزند محمد افسر ہیں انجمن فلاح وبہبود سنگولہ کراچی کے صدر تھے اب گاؤں مین شعبہ ٹرانسپورٹ سے منسلک ہیں ان کے تین فرزند حبیب،رحیم اور صدام حسین ہیں۔نواب خان کی اولاد چھمب میں آباد ہے ان کے فرزند علی بہادر تھے ان کے دو فرزند محمد یوسف و محمد افسر تھے محمد یوسف کے تین فرزند محمد صادق،خالق وعارف ہیں محمد افسر کے دو فرزند اشفاق واقبال ہیں۔سندر علی کے دو فرزند جعفر علی و محمد اکبر تھے جعفر علی کے تین بیٹے محمد یوسف،قاسم و محمد امیر ہوئے۔محمد یوسف کے تین بیٹے رشید،شبیر اور رحیم ہیں قاسم کے فرزند خلیل ہیں محمد امیر کے فرزند صغیر ہیں۔

سیف خان کے فرزند متو خان کے دو فرزند منگو خان ووارث خان تھے۔منگو خان کے بیٹے جوم دار خان کے تین فرزند غلام علی،ما نعلی وسندر علی گزرے ہیں۔غلام علی کے دو بیٹے حیدر علی وقاسم علی تھے۔حیدر علی کے فرزند محمد ایوب کے دو فرزند قیوم وصادق ہیں۔قاسم علی جنگ عظیم دوئم و 1947-48ء کے جہاد میں حصہ لیا آپ کے دو بیٹے خان اکبر وسیدا کبر ہیں خان اکبر کے تین بیٹے اکرم،اسلم ونسیم ہیں۔سیدا کبر کے دو فرزند ندیم و

نور محمد ہیں۔مانعلی کی دوسری پشت میں محمد یعقوب،محمد یونس،محمد حنیف،محمد خلیل پسران مولوی علی بہادر عرف لعل خان ہیں۔محمد یعقوب کے چار فرزند ادریس،قدیر،اعجاز وایاز ہیں۔محمد یونس کے چار بیٹے رحیم،نصیر،ضمیر وکبیر ہیں حنیف کے تنویر،محمد علی ولیاقت ہیں۔سندر علی کے فرزند کالا خان تھے جن کے پانچ بیٹے محمد افسر،علی افسر،حسن محمد،نائب صوبیدار سید محمد اور علامہ حسن میر قادری ہیں محمد افسر یونین کونسل سنگولہ کے دو بار ممبر رہ چکے ہیں گڑوگ بازار میں کاروبار کرتے ہیں حسن محمد کے چار فرزند اقبال،ارشاد،اخلاق وامتیاز اور ایک بیٹی ایم اے ہیں۔نائب صوبیدار سید محمد کے دو بیٹے سلطان محمود و عاطف ہیں۔علامہ حسن میر قادری MA ممتاز عالم دین اور منہاج القرآن آزاد کشمیر کے امیر ہیں جنوبی افریقہ میں بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں MLA کا الیکشن لڑ چکے ہیں آپ کے فرزند عمر ہیں۔وارث خان کے بیٹے صوبہ خان و منا خان تھے۔صوبہ خان کی اولاد چھمب میں آباد ہے۔صوبہ خان کی تیسری پشت میں خان محمد،علی محمد و جان محمد پسران فتح شیر بن قاسم علی تھے خان محمد حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے۔ان کے چار فرزند عارف،بشیر،صدیق ورفیق ہیں۔علی محمد کے شارف،طارق ومعروف ہیں۔جان محمد کے تین بیٹے شان محمد،نذر محمد وشاہ محمد ہیں۔منا خان کے دو فرزند فتح علی ونصر دین تھے فتح علی کے تین فرزند غلام محمد،گل شیر و بقا تھے غلام محمد کے تین فرزند محمد افسر،کریم وسید میر ہیں محمد افسر کے فرزند محمد اسلم وحفیظ ہیں کریم کے دو فرزند اکرم ونفیس ہیں۔گل شیر کے چار فرزند محمد نور،عظیم،حمید وجاوید ہیں محمد نور کا بیٹا الیاس ہے بقاء محمد کے دو فرزند شاہ محمد ونذر محمد ہیں شاہ محمد کے فرزند طاہر ہیں نصر دین کے دو فرزند محمد امیر ومحمد زمان تھے محمد امیر کے دو فرزند محمد ریشم ومحمد فاروق ہیں محمد زمان کے فرزند محمد حنیف ہیں ان کی اہلیہ زلزلہ میں شہید ہوئیں ان کے دو فرزند محمد نعیم B.Com ومحمد نسیم ہیں۔

منگا آل:

کالا خانؒ کے فرزند رحمت اللہؒ تھے۔ان کے پوتے تبو خانؒ،منگا خانؒ وچھتا خانؒ پسران مومن خانؒ تھے۔تبو خانؒ کے فرزند نمبردار تاجو خانؒ تھے۔منگا خانؒ کی اولاد منگا آل مشہور ہے تاجو خان نمبردار منگا خان کے داماد تھے ان کے تین فرزند مرزا خان،مصرو خان اور کامدار خان معروف گزرے ہیں۔مرزا کے دو بیٹے مرید خان وفتح علی تھے۔مرید خان کی تیسری پشت میں محمد امیر،میرا کبر ومحمد زمان پسران فیروز خان بن کیڑا خان تھے محمد امیر 1971ء کی جنگ میں شہید ہوئے ان کے دو فرزند جان محمد وحوالدار محمد اسلم ہیں جان محمد کے فرزند رفاقت ہیں محمد اسلم کی بیٹی صفیہ زلزلہ میں شہید ہوگئی تھی۔میرا کبر کے تین فرزند خادم حسین،رحمت حسین ونذیر حسین ہیں محمد

زمان کے تین فرزند محمد پرویز،ریاض وکاشف ہیں۔فتح علی کی چوتھی پشت میں رحمت حسین،الطاف،صادق وخالق پسران محمد افسر بن عبدل خان بن میسو خان ہیں۔مصرو کے فرزند فضلا خان معروف ولی اللہ گزرے ہیں۔آپکی قبر ڈنہ کالے ناگلہ میں ہے۔فضلا خان کے چار فرزند تھے۔ہاشم علی،بہادرو خان،محمد بخش وبھاگ ولی۔بہادرو خان بھی ولی کامل گزرے ہیں ان سے کئی کرامت منسوب ہیں۔ان کی قبر ڈنہ کالے ناگلہ میں ہے ان کے دو فرزند پیر بخش ومیر زمان تھے۔پیر بخش کے دو بیٹے نور خان وخان محمد ہوئے۔نور خان کے چار فرزند محمد یاسین،حافظ وقاری محمد یونس،یوسف وآصف ہیں۔یاسین کے پانچ بیٹے حنیف،جاوید،ندیم،مصطفیٰ ومرتضیٰ ہیں۔حافظ محمد یونس تعلیم یافتہ نوجوان ہیں۔ابوظہبی میں ہیں۔خان محمد کے پانچ فرزند ،حسن میر،سرور،لعل تخمیر،شاکر وکبیر ہیں۔حسن میر ایم اے،بی ایڈ جونیئر ٹیچر ہیں۔آپ کے چار بیٹے جمیل حسن،اقبال،خلیل وعدیل ہیں۔لعل تخمیر ایف ایس سی ولیبارٹری ٹیکنیشن ہیں۔ میر زمان کے فرزند شاہ میر ہیں جن کے دو بیٹے شبیر اور امجد ہیں۔محمد بخش کے تین بیٹے بگاہ خان،محمد اکبر اور افسر ہوئے۔بگاہ خان کے فرزند سائیں شیر محمد کے بیٹے زبردست خان ہیں ان کے فرزند،خورشید،رشید وبشیر وغیرہ ہیں۔محمد اکبر کے فرزند محمد اختر ہیں ان کے فرزند زیشان اختر ہیں۔افسر کے چار بیٹے محمد حیات،اعظم،سلیم ونسیم ہیں۔صوبہ خان پانچ فرزند نوازش علی،جعفر علی،بہادر علی،محمد شیر وولی محمد تھے۔نوازش علی کے دو بیٹے غلام محمد اور خان محمد گزرے ہیں۔غلام محمد کے تین فرزند سیٹھ محمد یعقوب،محمد صدیق وڈاکٹر محمد لطیف عقیل ہیں۔سیٹھ یعقوب کے تین بیٹے اسلم،مشتاق واسحاق ہیں۔صدیق کے دو فرزند اکرم وآصف ہیں۔ڈاکٹر لطیف عقیل ایف ایس سی لیبارٹری ٹیکنیشن طویل عرصے سے ابوظہبی میں ہیں۔آپ رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔آپ کا فرزند جواد زیر تعلیم ہے۔خان محمد کے دو بیٹے آزاد وظہور ہیں۔ظہور کے تین فرزند رضوان،عدنان وذیشان ہیں۔جعفر علی کے چار بیٹے محمد اکبر،محمد امیر،علی محمد ومحمد شفیع ہوئے۔محمد اکبر کے تین فرزند نسیم،ارشاد،اشراف وزاہد ہیں۔محمد امیر کے دو بیٹے محمد بشیر وشبیر ہیں محمد بشیر بنی بازار میں کاروبار کرتے ہیں سیاسی وسماجی کاموں میں حصہ لیتے ہیں مسلم کانفرنس بنی کے چیف آرگنائزر ہیں ان کے دو فرزند صغیر وسہیل ہیں شبیر کے دو فرزند قدیر وظہیر ہیں۔علی محمد کے دو فرزند سلیم اور منیر ہیں سلیم کے چار فرزند شاہد،بشارت،طاہر وعدیل ہیں محمد شفیع کے شہیم اور نعیم ہیں۔بہادر علی کے تین فرزند محمد یوسف،شیر محمد وسید محمد ہیں محمد یوسف کے تین فرزند جان محمد،شاہ محمد وسخی محمد ہیں شیر محمد کے فرزند حسن محمد کے دو فرزند شبیر ونسیم ہیں سید محمد کے چار فرزند یاسین،ذاکر،ریشم ونقی محمد ہیں۔محمد شیر کے دو فرزند محمد زمان ومیر زمان ہوئے۔محمد زمان

کے تین فرزند اسحاق، اشفاق وابراہیم ہیں۔میر زمان کے بھی تین ہی فرزند یونس، الیاس وخلیل ہیں۔منگاہ خان کے فرزند سوئم کامدار خان کے تین فرزند نواب علی، غلام علی وشیر ولی تھے۔نواب علی کی تیسری پشت میں محمد ریشم و اعظم پسران قابل خان بن محمد شیر ہیں ریشم کے چار فرزند خالق، عارف، ساجد وامجد ہیں اعظم کے فرزند سعید ہیں۔غلام علی خان کے فرزند بگاہ خان تھے جن کے چار بیٹے خان محمد، حسن محمد، شاہ محمد وجان محمد ہیں۔خان محمد کے چار فرزند محمد مشتاق، محمد گلزار، محمد اسحاق ومحمد ساجد اعوان ہیں۔محمد مشتاق ایف اے، پی ٹی سی، سی ٹی جونیئر مدرس ہیں آپ نے سب سے پہلے سنگولہ کی تعلیمی پسماندگی دور کرنے کے لیے علامہ اقبال پبلک سکول بنی سنگولہ کی بنیاد رکھی اس کے بعد دبن کے مقام پر الفرقان ماڈل سکول اعوان منزل کی بنیاد رکھی اور اب آپ کی اور حاجی محمد سعید کی سرپرستی میں الفرقان ماڈل سکول اینڈ سائنس کالج تیزی سے منزل کی طرف رواں دواں ہے جس کا ثبوت میر پور تعلیمی بورڈ کے حالیہ نتائج ہیں۔آپ کے تین بیٹے سہیل، ثاقب اور عاطف زیر تعلیم ہیں۔محمد گلزار کا فرزند عمران ہے۔حسن محمد کا بیٹا خوشی محمد ہے۔جان محمد کا فرزند یوسف ہے۔شیر ولی کے تین بیٹے صحبت علی، کالا خان اور محمد بخش تھے۔صحبت علی غلام علی نمبردار کے داماد تھے ان کے فرزند لعل خان تھے۔جن کے بیٹے محمد ریشم ہیں۔محمد ریشم کے پانچ فرزند محمد طارق، انور، ممتاز، وحید وزاہد ہیں۔محمد طارق بی اے، بی ایڈ جونیئر معلم ہیں۔آپ کے تین بیٹے نعیم، ظہیر وشعیب ہیں۔انور کے چار فرزند سہیل، وقاص، شاہد ووقار ہیں۔کالا خان کے فرزند محمد امیر کے دو فرزند محمد نسیم ومحمد اکرم ہیں۔محمد نسیم کے تین فرزند الطاف، اسحاق وحفیظ ہیں محمد اکرم کے دو فرزند نعیم وشعیب ہیں محمد بخش کے تین فرزند قاسم علی، محمد سلیمان اور محمد ولایت تھے۔قاسم علی نے جہاد آزادی کشمیر 47 میں حصہ لیا اور جام شہادت نوش کیا۔سلیمان کے دو فرزند سید محمد ولطیف ہوئے۔لطیف کے دو بیٹے زرین اور نذیر ہیں۔ولایت کے دو بیٹے رفیق اور شفیر ہیں۔رفیق کے بیٹا خادم ہے شفیر کے فرزند خالق ہیں۔

دھروپ آل:

کالا خانؒ کے فرزند دھروپ اللہؒ تھے ان کی اولاد دھروپ آل کہلاتی ہے ان کے دو بیٹے نیکو خان و شوہدا خان تھے۔نیکو خان کی چوتھی پشت میں رنگی خان، پیر بخش، بہادر علی لاولد، علی گوہر لاولد، پسران محمد بخش بن ملکو خان بن موجو خان گزرے ہیں۔رنگی خان کے فرزند کیپٹن علی اکبر خان معروف گزرے ہیں۔آپ نے جنگ عظیم دوئم اور جہاد آزادی 48-1947ء میں حصہ لیا آپ نے تھرڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی کی کمان کی۔ابتداء میں آپ کی کمپنی نے دھرم سال راولاکوٹ میں اہم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔بعد میں اوڑی محاذ پر برسر

پیکار رہے۔آپ کے چار فرزند خان اکبر، نورا اکبر، صوبیدار شیرا اکبر وگل اکبر ہیں۔خان اکبر کے چار بیٹے فاروق، ریاض واعجاز ہیں۔نورا اکبر کے نثار، شاہین، نعیم اور معصوم اکبر ہیں اور آپ کی بیٹی نازیہ FSc زیر تعلیم ہے صوبیدار شیرا اکبر معروف سیاسی وسماجی شخصیت ومسلم کانفرنس وارڈ بنی کے صدر ہیں ان کے فرزند زبیرا اکبر زیر تعلیم ہیں۔آپ کی صاحبزادی کلثوم اکبر ایم ایس سی ہیں اور آپ کی اہلیہ محترمہ نسیم اختر محکمہ تعلیم میں معلمہ ہیں۔پیر بخش کے تین بیٹے محمد زمان، میر زمان اور حوالدار اکبر حسین گزرے ہیں۔ محمد زمان کے چار فرزند میرا اکبر، سیدا اکبر ریشم اور اسلم ہوئے۔میرا اکبر کے چار بیٹے صغیر، شبیر، آصف اور یوسف ہیں۔ریشم کے دو فرزند بشیر اور رشید ہیں۔اسلم کے بھی دو بیٹے توصیف اور حفیظ ہیں۔میر زمان کے فرزند شیر افضل انگلینڈ میں ہیں۔آپ کے چار بیٹے شہزاد، ممتاز، شہباز اور وسیم ہیں۔حوالدار اکبر حسین نے جہاد آزاد کشمیر میں بھرپور حصہ لیا۔1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بھی حصہ لیا۔آپ کئی بار زکوٰۃ کمیٹی سنگولہ کے چیئرمین مقرر ہوئے۔تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ نے بھرپور کردار ادا کیا۔8 اکتوبر کے قیامت خیز زلزلہ میں آپ شہید ہوئے۔تاریخ میں اس عظیم مرد جری کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔آپ کے تین فرزند صوبیدار محمد افضل، محمد خالق ومحمد سرور ہیں۔صوبیدار محمد افضل چند برس قبل آرمی سے ریٹائرڈ ہوئے۔دبن بازار میں کاروبار کرتے ہیں اور مسلم کانفرنس کے متحرک راہنما ہیں۔اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کے لئے کوشاں ہیں۔آپ کے چار فرزند ساجد، سعید، زاہد اور رشید ہیں۔

شوہدا خان کے دو بیٹے مصرد خان وجنڈل خان تھے۔مصرد خان کی تیسری پشت میں منشی غلام محمد و خان محمد پسران نواب خان بن جمن علی تھے منشی غلام محمد نے جنگ عظیم دوئم اور جہاد آزادی کشمیر میں بھی بھرپور حصہ لیا۔امن کمیٹی کے اعلیٰ عہدے دار رہے۔آپ کے تین بیٹے صوبیدار سخی محمد شہید، نائب صوبیدار سید محمد اور دین محمد ہوئے۔صوبیدار سخی محمد شہید نے جہاد آزادی کشمیر میں بھرپور حصہ لیا۔1965ء، 1971ء کی جنگوں میں بھی حصہ لیا۔دسمبر 1971ء کی جنگ میں اس مرد مجاہد نے بھیرہ سیکٹر میں جام شہادت نوش کیا۔آپ کے تین فرزند ہوئے۔جان محمد، عقل محمد وفدا محمد۔عقل محمد آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد گڑدگ بازار میں میڈیکل وجنرل سٹور چلا رہے ہیں۔آپ کے فرزند عبداللہ ہیں۔فدا محمد منہاج القرآن اسلامی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔آپ ڈبل ایم اے ہیں۔راولپنڈی کے ایک تعلیمی ادارہ میں معلم ہیں۔حوالدار غلام محمد کے فرزند دوئم نائب صوبیدار سید محمد نے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔آپ کے چار فرزند محمد پرویز قادری المعروف زبیر احمد قادری، محمد جاوید قادری، محمد سرور ومحمد حنیف ہیں۔محمد پرویز ومحمد جاوید نے منہاج القرآن

انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی سے بی اے معہ درس نظامی دورہ حدیث کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے۔ آزاد کشمیر یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کیا۔ پاکستان عوامی تحریک کی جنرل کونسل کے ممبر ہیں۔ محمڈن ایجوکیشنل سکول و کالج بنی کے منتظم اعلیٰ ہیں ان کی اہلیہ محترمہ عذرا نسرین ایم اے، ایم ایڈ محکمہ تعلیم میں سینئر معلمہ ہیں۔ محمد جاوید قادری محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں بطور لیکچرر اسلامیات بھی تعینات رہ چکے ہیں۔ آج کل آپ راولپنڈی میں ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارہ چلا رہے ہیں۔ آپ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بی ایس سی بھی اسی ادارہ میں معلمہ ہیں۔ دین محمد کے دو بیٹے ضیاء محمد و رضا محمد ہیں۔ خان محمد خان نے جہاد آزدی میں حصہ لیا ان کے آٹھ فرزند حاجی نور محمد، کمانڈو خوشی محمد، صوبیدار تاج محمد، ستار محمد، وزیر محمد، گل محمد، راج محمد اور جان محمد ہیں۔ خوشی محمد کے تین بیٹے مرتضیٰ، مصطفیٰ اور صدیق ہیں۔ صوبیدار تاج محمد بی اے آرمی میں ہیں۔ آپ کے دو فرزند رحمان و خالد ہیں۔ جنڈل خان کے بیٹے کالو خان کے تین فرزند محمد خان، دوست محمد اور نور دین تھے۔ محمد خان نے جنگ عظیم و جہاد میں حصہ لیا کے چار بیٹے غازی محمد شریف، شیر محمد، محمد سعید و محمد یوسف ہوئے۔ غازی محمد شریف شیر و مارکیٹ میں دکان کرتے ہیں۔ آپ کے دو فرزند یاسین و عابد ہیں۔ شیر محمد آرمی میں تھے۔ شیر و مارکیٹ کے مالک ہیں۔ آپ کے چار بیٹے خلیل، شبیر، حنیف و ریاض ہیں۔ محمد سعید گزشتہ سال وفات پا گئے تھے۔ حالیہ زلزلہ میں آپ کی اہلیہ بھی شہید ہو گئیں۔ آپ کے تین بیٹے امتیاز، افتخار اور اقبال ہیں۔ محمد یوسف کے فرزند الیاس ہیں۔ دوست محمد کے فرزند بوستان خان کے تین بیٹے اسلم، حنیف اور لطیف ہیں۔ اسلم کے دو فرزند سلیم اور کلیم ہیں۔ لطیف کے تین بیٹے قیوم، افتخار اور امجد ہیں۔ حنیف کے دو بیٹے رحیم اور نعیم ہیں۔ نور دین کے تین فرزند محمد حسین، مور خان اور محمد امیر ہیں۔ مور خان کے تین بیٹے نذر محمد، حبیب اور عاشق ہیں۔ محمد امیر کے دو فرزند خادم حسین و غالب حسین ہیں۔

متا آل دبن و کالو آل موہری فرمان شاہ:

کالا خانؒ کی دوسری پشت میں فقیر و خان و فرجولا خان پسران مہک اللہ تھے۔ فقیر و خان کے فرزند کالو خان کی اولاد موہری فرمان شاہ میں آباد ہے ان کے تین فرزند روشن علی، معصوم علی و فقیر علی تھے معصوم علی کے چار فرزند محمد افسر، محمد اکبر، محمد اشرف و محمد افضل ہوئے محمد افضل فیڈرل شریعت کورٹ میں ڈپٹی رجسٹرار تھے معروف سماجی رہنماء تھے خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم تھا اس خاندان کا قدیم شجرہ نسب آپ ہی نے راقم کو مہیا فرمایا گزشتہ سال دل کا دورہ پڑنے سے داعی اجل کو لبیک کہا آپ کے چار فرزند محمد اعجاز، محمد اقبال، محمد اسحاق و محمد

اشفاق ہیں محمد اعجاز شریعت کورٹ میں ملازم ہیں۔ فرجولا کے فرزند متا خان کی اولاد دبن میں آباد ہے اور متا آل مشہور ہے۔ آپ کے دو بیٹے ناظر علی اور مستو خان تھے۔ مستو خان کے چار بیٹے روشن علی، سبز علی، غلام علی و گوہر خان تھے۔ روشن علی کے بھی چار ہی فرزند ولی محمد، شیر محمد، غلام محمد و دوست محمد گزرے ہیں۔ ولی محمد گاؤں کے معلم تھے۔ آپ کے دو بیٹے افضل و اسحاق ہیں۔ افضل کی بیٹی پروین بی اے ہے۔ محمد اسحاق کے تین فرزند آصف، اعجاز و شہباز ہیں۔ شیر محمد کے بیٹے بشیر کا فرزند ارشاد ہے۔ غلام محمد کے سات فرزند محمد یاسین، نسیم، رزاق، الطاف، اشرف، اسلم و اخلاق ہیں۔ یاسین کراچی میں معہ اہل و عیال رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے دو فرزند محمد شہزاد بی فارمیسی کینیڈا میں ہیں اور محمد صادق بی کام اور تین بیٹیاں سعیدہ بی اے، شہناز بی ایس سی، و شازیہ بی ایس سی ہیں۔ دوست محمد کے دو فرزند محمد افسر و محمد اکبر ہوئے۔ محمد افسر کی نرینہ اولاد نہ ہے۔ محمد اکبر لاپتہ ہیں۔ محمد اکبر کے تین بیٹے الیاس، الطاف و سرور ہیں۔ سبز علی کے دو فرزند محمد اکبر و سید اکبر ہیں۔ محمد اکبر کے چار بیٹے اعظم، فاروق، عارف و داؤد ہیں۔ اعظم کے دو بیٹے منصور و مبین ہیں۔ سید اکبر کے دو فرزند احمد و ارشد ہیں۔ غلام علی کے چار فرزند محمد عالم، محمد امیر، محمد حسین و نور محمد ہوئے۔ محمد عالم نے جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا۔ دوران جنگ شہید ہو گئے۔ محمد امیر کے چار فرزند خادم حسین، عبدل حسین، بابو سید حسین اور انور حسین ہیں۔ خادم حسین کے تین بیٹے سلیم، نسیم اور محمود زیر تعلیم ہیں۔ بابو سید حسین کا بیٹا سہیل عزیز ہے۔ انور حسین کے تین فرزند کامران، رحمان اور قدوس ہیں۔ محمد حسین کے دو بیٹے اکبر حسین اور جنت حسین ہیں۔ نور محمد کے دو فرزند اقبال و بشیر ہیں۔ گوہر خان کے فرزند محمد شفیع ہیں۔ محمد شفیع نے 1947ء کے جہاد آزادی میں حصہ لیا۔ آپ کے دو فرزند مشتاق اور امتیاز ہیں۔ ناظر علی خان کے چار بیٹے قابل خان، یوسف علی، شاہ محمد اور محمد زمان تھے۔ ان سب نے جہاد آزادی میں حصہ لیا۔ قابل خان کے فرزند محمد خان تھے۔ محمد خان کے تین بیٹے اسلم، اکرم اور سلیم ایف اے ہیں۔ اسلم کے دو فرزند، طاہر اور شاہد ہیں۔ اکرم کے سہیل، شعیب و ذہیب ہیں۔ سلیم کے فرزند مصدق ہیں۔ یوسف علی کے دو فرزند محمد لطیف و محمد عظیم ہیں۔ لطیف کے فرزند شریف ہیں۔ محمد عظیم کے فرزند اشتیاق ایف اے کرنے کے بعد آرمی میں ملازم ہیں۔ محمد زمان کے تین فرزند محمد یاسین، حاجی محمد زرین خان و حمید ہیں۔ محمد یاسین سوئی گیس کمپنی میں ملازم ہیں۔ آپ دھریڑہ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے بیٹے عامر ہیں۔ انجینئر محمد زرین خان نے بی۔ ای کی ڈگری داؤد کالج آف انجینئرنگ کراچی سے اعزاز کے ساتھ حاصل کی آپ نے پاکستان ریفنری کراچی میں بطور انجینئر فرائض سرانجام دیے۔ آج کل سعودی عربیہ بطور انجینئر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ سنگولہ کی تعمیر و ترقی میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں اور مالی معاونت بھی فرماتے ہیں۔غریبوں اور بے سہارا افراد کی کفالت بھی کرتے ہیں ۔خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں مثبت اور تعمیری سوچ رکھتے ہیں ۔مدرسہ تعلیم القرآن حنفیہ رضویہ ڈنہ عیدگاہ و قمر الاسلام سلیمانیہ کالج للبنات اعوان منزل دبن سنگولہ جہاں بچوں اور بچیوں کو قراۃ ناظرہ و درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ان اداروں میں تعلیمی نظم و نسق درس و تدریس آپ جیسے اہل علم حضرات کے مالی تعاون ہی سے ممکن ہوئی ہے۔آپ کے دو فرزند عمر زرین و حمزہ زرین اسلام آباد میں زیر تعلیم ہیں۔حمید کے فرزند حارث و مزمل ہیں۔

شکر آل:

کالا خانؒ کے بیٹے شکر اللہ کی اولاد سکر آل کہلاتی ہے۔شکر اللہ کے تین بیٹے مرزا خان نیکا خان اور عتیق خان تھے مرزا خان کے پوتے محمد علی، عمر علی، اکبر علی و صوبہ خان پسران حسو خان تھے۔محمد علی کے دو فرزند بھاگ ولی و ہوشناک خان تھے بھاگ ولی کے تین فرزند محمد اکبر، محمد مقبول و محمد افسر ہوئے محمد اکبر کے تین فرزند محمد یونس، محمد یوسف و محمد یعقوب ہیں یونس کا فرزند وقار ہے محمد یعقوب کے دو فرزند ہیں محمد مقبول کے چار فرزند محمد خالق، لیاقت، صابر و شوکت ہیں افسر کے چار فرزند خورشید، معروف ، فاروق و رمضان ہیں ۔محمد عالم کا بیٹا نزاکت ہے۔عمر علی کے تین فرزند غلام حسین لاولد، محمد حسین و امام دین گزرے ہیں۔محمد حسین کے دو بیٹے شفیع و یاسین ہوئے۔شفیع 8 اکتوبر کے زلزلہ میں شہید ہوئے ان کے دو فرزند الطاف و طارق ہیں۔یاسین کا فرزند ندیم ہے۔امام دین کے چار بیٹے محمد شریف، علی محمد، رحیم اور جان محمد ہوئے۔حوالدار محمد شریف نے دو جنگوں میں حصہ لیا۔آپ کے تین فرزند مشتاق، صابر اور رحمت حسین ہوئے۔علی محمد کے دو بیٹے ارشاد و گلزار ہیں۔رحیم کا فرزند بشیر ہے۔اکبر علی کی تیسری پشت میں علی حسین، جمس و محمد سعید پسران حشمت علی بن امیر علی ہوئے علی حسین کے پانچ فرزند ریشم ، یوسف ، اشرف ، زرین و بشیر ہیں جمس کے تین فرزند خلیل، شبیر و جلیل ہیں۔صوبہ خان کے فرزند عمر بخش تھے ان کے تین فرزند برحان علی، فیض علی و رحمت علی تھے برحان علی کے فرزند اسلم کے تین بیٹے نذیر، اکرم، آصف و ناصر ہیں۔فیض علی کے چار فرزند لطیف ، صادق ، عارف و عزیز ہیں۔لطیف کے تین بیٹے نذیر، شوکت اور بشارت ہیں۔صادق کے بھی تین بیٹے شمریز، سرفراز و امتیاز ہیں۔رحمت علی کے دو فرزند محمد ریشم، شہید محمد ایوب ہوئے۔محمد ایوب کے چار بیٹے آزاد، آناز ، اعجاز و آفتاب ہیں۔نیکا خان کے تین فرزند تاج محمد، مارد اور میرو تھے مارد کے فرزند ملی تھے ان کے فرزند فتح نور لاولد تھے میرو کے فرزند متولی خان لاولد تھے تاج محمد کے

بھی تین بیٹے ہاشم علی، جوم دار اور میر ولی گزرے ہیں ہاشم علی کے دو فرزند فضل خان و زمان علی تھے۔فضل خان کے دو فرزند فیروز دین و محمد دین تھے فیروز دین کے چار فرزند محمد اکبر شہید، محمد افسر، حسن محمد و نور محمد ہوئے۔نائیک محمد اکبر نے جنگ 1965 میں بہادری و جرات کی تاریخ رقم کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا جس کے صلے میں آپ کو تمغہ جرات سے نوازہ گیا محمد افسر کے چار فرزند لیاقت، شوکت، منظور اور عابد ہیں۔حسن محمد کے تین بیٹے مرتضیٰ، مصطفیٰ اور غلام علی ہیں۔نور محمد کے اعجاز اور شیراز ہیں محمد دین چار فرزند محمد اشرف، شاہ محمد، خان محمد و عطر خان ہیں محمد اشرف کے چار فرزند حافظ و قاری عبدالمجید فارغ درس نظامی، یاسین، عزیز و محمد یوسف ہیں شاہ محمد کے فرزند افضل ہیں خان محمد کے تین فرزند ذوالفراز، سرفراز و افراز ہیں عطر خان کے دو فرزند اخلاص و اقبال ہیں ۔زمان علی کے چار فرزند شیر محمد، علی محمد، محمد قاسم و محمد ایوب تھے۔علی محمد کے پانچ بیٹے صوبیدار محمد بشیر، شریف، رفیق ،حمید و مجید ہیں۔صوبیدار محمد بشیر قابل ذکر مسلم کانفرنس دبن کے سالار اعلیٰ ہیں ان کے دو فرزند محمد سفیر ایم اے اور محمد راشد ہیں۔محمد قاسم کے دو فرزند صادق و صابر ہیں۔محمد ایوب کے اقبال و حفیظ ہیں۔جوم دار پوتے محمد یوسف و محمد سلیمان پسران ہاشو خان تھے یوسف کے تین فرزند محمد اسلم، یونس و ریشم ہیں سلیمان کے پانچ فرزند بشیر، سلیم، شبیر، خورشید و نصیر ہیں۔میر ولی کے دو بیٹے ہنس خان و ہاشم خان چھمب میں آباد ہیں۔ھنس خان کے فرزند عقل حسین ہوئے ہاشم کے بیٹے محمد امیر کے فرزند خلیل و یاسین ہوئے۔عتیق کی پانچویں پشت میں خان اکبر، سید محمد ،سیدا کبر پسران لعل خان بن مور خان بن کیڑا خان بن شوہدا خان ہیں۔

سعد اللہ آل:

کالا خانؒ کے فرزند سعد اللہ کی اولاد سعد اللہ آل کے نام سے مشہور ہے ان کی تیسری پشت میں فقیر خان و اچھو خان پسران مرزا خان بن چوہڑ خان تھے۔فقیر خان کے فرزند دور باز کے تین بیٹے موسو خان، جمعہ خان و بلور علی تھے۔موسو خان کے فرزند غازی محمد امیر خان تھے۔لوہار نے حل کے مقام پر مجاہدین رضا کاروں کو سینکڑوں کی تعداد میں تربیت دی جنہوں نے آگے چل کر کرنل غلام رسول اعوان و کرنل عالمشیر اعوان کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا۔آپ نے جنگ عظیم دوئم اور جہاد آزادی کشمیر 48-1947ء میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔آپ کے دو بیٹے سیدا کبر اور محمد نذیر ہیں۔سیدا کبر کے دو بیٹے محمد حنیف اور شبیر ہیں۔محمد حنیف برطانیہ میں ہیں۔بلور علی کے تین فرزند فقیر محمد، بہادر علی اور فتح عالم تھے۔فقیر محمد کے بیٹے محمد حسین کا اکلوتا فرزند محمد ابرار ہے۔بہادر علی کے تین بیٹے شیر محمد، نور محمد اور جان محمد ہوئے۔شیر محمد کے بھی تین ہی فرزند صغیر، نصیر اور اعجاز ہیں۔جان

محمد کے شیراز ہیں۔ فتح عالم کے دو فرزند سید محمد و محمد اشرف ہیں۔ سید محمد کے پانچ فرزند شبیر، صدیق، شفیق، قدیر اور اختر ہیں۔ حاجی محمد اشرف شعبہ ٹرانسپورٹ سے وابستہ ہیں آپ کے تین فرزند رزاق، الیاس اور الطاف ہیں۔ اچھو خان کی تیسری پشت میں شیر خان، قاضی محمد خان، علی محمد پسران غلام علی ہیں۔ شیر خان نے جہاد آزادی کشمیر میں نمایاں حصہ لیا آپ کا اکلوتا فرزند تنویر ہے۔ قاضی محمد خان بنی بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کے تین بیٹے حبیب اکرم، اور پرویز ہیں۔ علی محمد کے دو بیٹے بشیر اور نسیم ہیں۔

فقیرو کے فرزند جوم دار تھے جن کے بیٹے روشن علی کے فرزند یوسف علی ہوئے ان کے فرزند سید محمد ہیں۔ سید محمد کے پانچ بیٹے ارشد، اسلم، الیاس، یونس و سلیم ہیں۔ ارشد کے فرزند سہراب ہیں۔ اسلم کے دو بیٹے ازلان وزیان ہیں۔ ان کا تعلق ڈھڑ آل آگرہ سے ہے۔

بُھلا آل:

حضرت بابا اسماعیلؒ کی چوتھی پشت میں کلو خان، ملک خان، مندو خان اور سین خان مشہور گزرے ہیں۔ ملک خانؒ سنگولہ کے سردار اور سربراہ تھے۔ ملک خانؒ المعروف ملک بابا کامل ولی اللہ صاحب کشف درویش منش بزرگ گزرے ہیں۔ آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔ آپ علم و فضل میں یکتا تھے۔ آخری عمر میں آپ نے آگرہ سنگولہ کے رقبہ نمبکوٹ میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ سنگولہ کے علاوہ گرد و نواح کے لوگ بھی آپ کے حلقہ درس سے فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ سچے عاشق رسول تھے۔ دن رات ذکر الٰہی میں گزار دیتے تھے۔ سردار ملک خان المعروف ملک بابا کی پانچویں پشت میں بھلا خان گزرے ہیں۔ آپ کی اولاد بھلا آل مشہور ہو گئی۔ بھلا خان کے تین فرزند منگل خان، محمد علی اور ملکو خان تھے۔ منگل خان کے تین بیٹے عطا محمد، رنگی خان و دولو خان تھے۔ عطا محمد کے بھی تین بیٹے محمد حسین، غلام حسین، محمد یوسف گزرے ہیں۔ محمد حسین کے اکلوتے فرزند کالا خان ہیں۔ کالا خان درویش و خانہ بدوش ہیں۔ بیرموں مسجد سے بے حد دلچسپی رکھتے ہیں۔ ذاتی جیب سے تقریباً پچاس ہزار روپے تعمیر کے لیے چندہ دے چکے ہیں۔ غلام حسین کے فرزند آزاد خان کے تین بیٹے افضال، افتخار اور عادل ہیں۔ رنگی خان کے فرزند علی اکبر کے چار بیٹے محمد اسحاق، خلیل، رفیق اور صدیق ہیں۔ دولو خان معروف شخصیت گزرے ہیں۔ آپ کے پانچ فرزند محمد یامین، ایوب، اسلم، شیر زمان اور اشرف ہوئے۔ محمد یامین کے تین بیٹے امیر اعظم، منیر اعظم، ضمیر اعظم ہیں۔ امیر اعظم تعلیم یافتہ پاکستان پوسٹ میں بطور اکاؤنٹنٹ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے چار فرزند رضوان، کامران، رمضان اور ذیشان زیر تعلیم ہیں۔ ایوب کے پانچ

فرزند خلیل اعظم، شبیر، کبیر اور شکیل ہیں۔ اسلم کے چار بیٹے منظور، مشتاق اعظم BA طارق اور فاروق ہیں۔ شیر زمان کے تین فرزند افتخار، ذوالفقار اور فاضل ہیں۔ اشرف کے تین بیٹے گل اعظم، آفتاب، اسرار و سرفراز ہیں۔ محمد علی کے دو فرزند رستم خان و سلطان محمد تھے۔ رستم خان کے بھی دو ہی بیٹے محمد حسین و غلام محمد گزرے ہیں۔ محمد حسین کے دو فرزند سخی محمد و خان محمد ہوئے۔ سخی محمد جہاد آزادی کشمیر کے سرگرم مجاہد رہ چکے ہیں۔ آپ کے چار فرزند محمد حنیف، محمد اعظم، صدیق و صادر ہیں۔ محمد حنیف بنی بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔ حاجی محمد اعظم BA کراچی DOHA میں ایڈمن آفیسر تھے ریٹائرمنٹ کے بعد گاؤں کے سیاسی، سماجی و اصلاحی امور میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس ممتاز رہنما ہیں انجمن فلاح و بہبود سنگولہ کراچی کے تاحیات چیئر مین ہیں۔ تعمیری خیالات کے مالک ہیں۔ محمد حنیف کے چار بیٹے تعارف، شوکت، ساجد اور آصف ہیں۔ صدیق کا بیٹا سجاد اور صادر کا فرزند صفدر ہے۔ غلام محمد کے تین بیٹے خادم، صابر اور میر حسین ہیں۔ خادم کے سات بیٹے نفیس، حفیظ، عتیق، شفیق، توصیف، ظہیر اور تنویر ہیں۔ صابر کے دو فرزند عابد اور عباس ہیں۔ سلطان محمد کے دو بیٹے محمد لطیف اور عزیز ہیں۔ محمد لطیف بن بہک بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کے چار بیٹے اسرار، صدام، شہزاد اور شیراز ہیں۔ عزیز کے دو فرزند اسحاق و نثار ہیں۔ بھلا خان کے فرزند سوئم ملکو خان تھے۔ ملکو خان کے تین بیٹے قاسو خان، ہوشناک خان و فیروز خان تھے۔ قاسو خان کے دو فرزند سخی محمد و شاہ محمد تھے۔ سخی محمد کے بھی دو ہی بیٹے محمد نذیر و عدالت حسین ہوئے۔ محمد نذیر کا بیٹا شارف ہے۔ ہوشناک خان کے فرزند خان محمد تھے۔ آپ نے بھی جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا۔ آپ کے چار بیٹے سلیم خان، ارشد، اختر اور انور ہیں سلیم خان کے تین بیٹے ذوالفقار، سرفراز اور گلفراز ہیں۔ ارشد کے بھی تین ہی بیٹے ظفر، ظہیر اور ظریف ہیں۔ اختر کے دو فرزند ذوہیب و شعیب ہیں۔ فیروز خان کے فرزند جہانگیر خان ہیں۔ آپ راولاکوٹ بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کے تین بیٹے سہراب، ظہراب اور شہباز ہیں۔ شاہ محمد کے فرزند ندیم ہیں اور محمد انور کے فرزند عبدالرحمٰن ہیں۔

سین آل:

بابا اسماعیل کی چوتھی پشت میں حسین خان المعروف سین خان تھے ان کی اولاد سین آل کہلاتی ہے۔ ان کی پانچویں پشت میں سواری خان و امیر علی پسران محمد علی تھے۔ سواری خان کے تین بیٹے بہادر علی، نواب علی، سبز علی ہوئے۔ بہادر علی کے فرزند محمد اکبر لاولد گزرے ہیں۔ نواب علی کے بیٹے محمد افسر تھے۔ جن کے فرزند محمد خورشید ہیں۔ جن کے تین بیٹے ضیم، شاہین اور نادر ہیں۔ سبز علی کے تین فرزند علی شیر خان محمد لاولد و جان محمد ہیں۔

علی شیر کے چار بیٹے محمد سلیم، باغ حسین، برکت اور احمد حسین ہیں۔محمد سلیم راولاکوٹ میں کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کے چار فرزند امجد، طاہر، راشد اور ماجد ہیں۔جان محمد کے چار فرزند نصیر، ضمیر، شمریز اور شیراز ہیں۔سفیر کے دو فرزند صفدر اور اسعد ہیں۔امیر علی کے تین بیٹے یوسف علی، محمد حسین، اور زمان علی شہید تھے۔یوسف علی کے فرزند شیر محمد ہیں آپ کے پانچ بیٹے حوالدار محمد صادق، صوبیدار محمد عارف، کمانڈو محمد بشیر، محمد خلیل اور قاری محمد یاسین ہیں۔حوالدار محمد صادق بنی بازار میں ہوٹل چلا رہے ہیں۔آپ کے دو فرزند نزاکت اور لیاقت زیر تعلیم ہیں۔صوبیدار محمد عارف کے چار بیٹے شارف، وارث، بشارت و عاطف ہیں۔کمانڈو محمد بشیر کا تعلق آرمی کی ایس ایس جی کور سے تھا آپ کے دو فرزند عمر اور عثمان زیر تعلیم ہیں آپ کی بیٹی سمینہ FSc سال اوّل میں زیر تعلیم ہے محمد خلیل کا فرزند دانش ہے۔قاری محمد یاسین کے دو فرزند ثاقب اور کاشف زیر تعلیم ہیں۔

ڈھیلو آل:

حضرت بابا ڈھیلو خان کی اولاد ڈھیلو کہلاتی ہے۔ڈھیلو خان کی اولاد بن بیک میں آباد ہے۔اور کچھ سنگولہ وغیرہ میں بھی آباد ہے۔ڈھیلو خان کے فرزند کوڑا خان مشہور گزرے ہیں۔کوڑا خان کے فرزند بچا خان کے تین فرزند قندیل خان، جمن علی وفندو خان تھے۔فندو خان کے تین بیٹے صحبت علی، شہباز، کالو خان وحاشو خان تھے۔قندیل جمن علی، صحبت علی، شہباز وکالو خان کی اولاد بچا آل مشہور ہے اور بن بیک میں آباد ہے جن میں میر احمد ونور احمد پسران محمد یوسف محمد ممتاز ولد محمد خان قابل ذکر ہیں۔حاشو خان سنگولہ دبن میں آباد ہوا جس کے فرزند حشمت علی تھے۔حشمت علی کے پانچ فرزند گوہر خان لاولد علی بہادر، قاسو خان، علی شیر، وعلی محمد گزرے ہیں۔علی بہادر کے اکلوتے فرزند عثمان المعروف حسن میر ہیں جن کے دو فرزند امتیاز وممتاز ہیں۔قاسو خان کے اکلوتے فرزند شاہ محمد ہیں جن کے تین بیٹے صدیق، آصف ویوسف ہیں۔علی شیر کے چار فرزند سید میر، سید عالم، محمد اسلم ومحمد اشرف ایف اے ہوئے۔سید عالم کے فرزند نعیم ہیں۔علی محمد کے چار فرزند سید حسین، خادم حسین، انور حسین واختر حسین ہیں۔سید حسین کے فرزند اشفاق ہیں اور خادم حسین کے فرزند ندیم ہیں۔

ونڈ چھمب:

حضرت بابا اسماعیل کی تیسری پشت میں محمود خان ومبریز خان پسران گھراج خان گزرے ہیں۔ محمود خان کی اولاد دبن دہمہ ناڑی میں آباد ہے اور مبریز خان کی اولاد چھمب میں آباد ہے۔مبریز خان کے

فرزند رحیم خان تھے جن کے تین فرزند مکھو خان، نورا خان وسہراب خان تھے۔مکھو خان ونورا خان بہت طاقتور وجری گزرے ہیں۔سہراب خان کی اولاد سہراب آل کہلاتی ہے۔مکھو خان کی اولاد مکھو آل کہلاتی ہے۔اور نورا خان کے فرزند قیاس خان کی اولاد قیاس آل مشہور ہے۔مکھو خان کے پانچ فرزند کمال خان، صابو خان، سلاب خان، جموں خان وکلہ خان تھے۔کمال خان کے دو بیٹے فقیرد خان ومنگا خان تھے۔فقیرد خان کی اولاد فقیرد آل اور منگا خان کی اولاد منگا آل کہلاتی ہے۔اسطرح چھمب میں پانچ شاخیں/گوتیں، فقیرد آل، منگا آل، قیاس آل، مکھو آل، وسہراب آل ہیں۔اس ونڈ میں تقریباً 12 گریجویٹ اور 3 پوسٹ گریجویٹ ہیں۔

فقیرد آل:

مبریز خان چوتھی پشت میں فقیرد خان بن کمال خان گزرے ہیں۔فقیرد خان کی اولاد فقیرد آل کہلاتی ہے۔فقیرد خان کے چھ فرزند راج ولی خان، مستا خان، کالو خان، متولی خان، ناظر علی خان وشیرد خان تھے۔راج ولی خان اس ونڈ کے سب سے پہلے نمبر دار گزرے ہیں۔راج ولی خان کے تین فرزند محمد علی نمبر دار، احمد علی وشیر ولی تھے۔محمد علی نمبر دار کے دو فرزند نمبر دار رست علی ومحمد حیات تھے۔نمبر دار رست علی کے دو فرزند نمبر دار محمد انور خان ومحمد عارف ہیں۔نمبر دار محمد انور خان اس ونڈ کی قابل ذکر شخصیت ہیں۔آپ کے تین فرزند صابر، خلیل وخورشید ہیں۔محمد عارف کے چار بیٹے، اعجاز زیر تعلیم ایم اے، آفتاب تسلیم وذیشان ہیں۔شیر ولی کے چار فرزند فیروز خان، بھاگ ولی، یوسف علی ودمور تھے۔فیروز خان تین فرزند محمد امیر، محمد اکبر وافسر ہیں۔نائب صوبیدار محمد اکبر نے جہاد آزادی کشمیر 1965ء اور 1971 کی جنگوں میں حصہ لیا ہے۔آپ کا شمار سنگولہ کے معززین میں ہوتا ہے۔آپ کے تین بیٹے طارق، صدیق وشہنشاہ اکبر ہیں۔محمد افسر کے فرزند عبدالحق ہیں۔محمد امیر کے عبدالحسین ہیں۔حیات خان کے تین بیٹے عبدالعزیز، محمد لطیف ومحمد عزیز ہوئے۔عبدالعزیز کے دو فرزند عبدالمجید وحمید ہیں۔محمد لطیف کے تین بیٹے طارق، منشا وغفور ہیں۔محمد عزیز کے چار فرزند شارف، فاروق، خالق وقادر ہیں۔بھاگ ولی کے دو بیٹے قاسم ومحمد نور ہوئے۔قاسم کا فرزند خان محمد لاولد ہے۔یوسف علی کے فرزند گلاب تھے جن کے دو بیٹے لطیف اور جان محمد ہوئے۔لطیف کے فرزند غلام رسول ہیں۔جان محمد مرحوم کے پانچ بیٹے رمضان، رحمن، رظمن، رحیم ورخیم ہیں۔احمد علی مشہور ومعروف بزرگ گزرے ہیں۔آپ کے پانچ فرزند بلور خان قاضی بہادر علی، محمد حسین، غلام حسین اور گل حسین تھے۔بلور خان کے بیٹے محمد ایوب ہیں۔آپ کے چھ فرزند محمد رفیق، محمد خلیل، صغیر، حفیظ، رشید اور اخلاق ہیں۔محمد رفیق کے فرزند محمد عاشق، صابر، عاقل اور عامر ہیں، محمد

عاشق راولاکوٹ میں کاروبار کرتے ہیں ۔آپ کی اہلیہ محکمہ تعلیم میں معلمہ ہیں ۔محمد خلیل کے دو فرزند محمد اشفاق بی ایس سی واشتیاق ہیں ۔قاضی بہادر علی سنگولہ کی جانی پہچانی شخصیت تھے ۔آپ ممتاز عالم دین اور اسلامیہ کمیٹی کے صدر تھے ۔آپ کے چار فرزند محمد اکبر، محمد زمان، محمد شریف اور محمد بشیر ہوئے ۔محمد اکبر کے دو بیٹے حوالدار محمد الطاف وممتاز ہوئے ۔محمد الطاف کے فرزند ذوالقرنین ہیں ۔ممتاز کا بیٹا ذوالفقار ہے ۔محمد زمان کے فرزند محمد ریشم ہوئے ۔ان کے دو بیٹے فیض عالم وفیض رسول ہیں ۔محمد شریف نکاح خواں و دیہی امام ہیں ۔آپ کے دو فرزند جنت حسین اور طالب حسین ہیں ۔محمد حسین کے فرزند محمد اشرف ہیں ۔ان کے تین فرزند محمد شبیر، محمد اکرم اور اختر ہیں ۔غلام حسین کے پانچ بیٹے حنیف شہید، یعقوب، گلزار، عثمان اور محمد زرین ہوئے ۔گلزار کے تین بیٹے منشاء، حمزہ اور بابر ہیں ۔عثمان کا بیٹا شہزاد ہے ۔محمد زرین خان بی اے سی ٹی پرائمری معلم ہیں ۔آپ کا فرزند جبار ہے ۔گل حسین کے چار بیٹے عزیز، شفیع لطیف اور عظیم ہوئے ۔شفیع کے دو فرزند امانت علی اور مومن علی ہیں ۔لطیف کا فرزند اعظم اور عظیم کے دو فرزند ندیم وحلیم بی اے ہیں ۔مستا خان کے بیٹے غلام علی تھے جن کے تین فرزند پندا، زمان خان وامیر علی گزرے ہیں ۔پندا کے دو بیٹے میر عالم اور نور عالم ہوئے ۔میر عالم کے چھ فرزند شکور، شکیل، فاروق، خالق، عارف اور جان محمد ہیں ۔نور عالم حالیہ زلزلہ میں شہید ہو گئے ۔زمان خان کے پوتے بابو محمد شفیع مرحوم، لطیف وعزیز پسران حسین خان ہوئے ۔بابو محمد شفیع مرحوم کے دو فرزند نذیر حسین وطالب حسین ہیں ۔نذیر حسین کا بیٹا صفدر حسین ہے ۔لطیف کے دو بیٹے حوالدار بلال اور حمید ہیں بلال کا بیٹا کاظم ہے ۔عزیز کے تین فرزند بگا، باغ حسین، شوکت ہیں ۔ناظر کے پانچ بیٹے محمد علی، روشن علی، قاسم علی رنگی وفقیر خان تھے ۔ان میں فقیر خان کے علاوہ دیگر بھائیوں کی اولاد دریڑھ میں آباد ہے ۔فقیر خان کے تین فرزند منگل، شیر علی اور عالمشیر تھے ۔منگل کے پانچ بیٹے میر زمان، کالا، علی محمد، سید محمد اور محمد اکبر ہیں ۔کالا کا بیٹا غفور ہے ۔علی محمد کے رشید اور خورشید ہیں ۔سید محمد بن بھک میں فروٹ مرچنٹ ہیں آپ کے تین بیٹے خیال محمد، گل محمد اور امجد ہیں ۔عالمشیر کے تین بیٹے حسن محمد، جان محمد، خان محمد ہیں ۔حسن محمد کا بیٹا میر اکبر، جان محمد کے تین بیٹے وسیم اکرم، عامر اور بابر ہیں ۔خان محمد کا فرزند اکرام ہے ۔متولی کے فرزند قادر کا بیٹا ہاشم ہوا ۔کالو کے تین بیٹے سنگی، منگل اور ہوشناک تھے ۔سنگی کی اولاد سے حنیف ولد محمد نور کے تین فرزند حمید، کامران اور عمران ہیں ۔منگل کے پوتے خان محمد ولد محمد شیر ہیں ۔ہوشناک کی اولاد سے محمد صدیق، خلیل، حنیف، خالق وصادق پسران محمد شفیع بن بہادر علی ہیں ۔شیر دخان کے فرزند ناصر وکے چھ فرزند ہاشم، شمس خان، بہادر علی، ہنس جمالدین وقاسم خان تھے ۔ہاشم کے دو فرزند کرم علی وموسم علی تھے ۔کرم علی

کے پانچ بیٹے دلیل، گلاب، افسر، محمد امیر ویوسف ہوئے ۔دلیل کے فرزند اشرف ہیں ۔افسر کے چار بیٹے قیوم، ایوب، نعیم ورحیم ہیں ۔محمد امیر کے دو بیٹے صدیق وطارق ہیں ۔ہنس کے فرزند محمد نور تھے جن کے چار بیٹے محمد رفیق، صدیق، حنیف واکرم ہیں ۔رفیق کے فرزند شفیق ہیں ۔جمالدین کے فرزند ولی محمد شہید ہوئے ۔ولی محمد کے فرزند دین محمد تھے دین محمد کے پانچ بیٹے اسلم، اکرم، ارشد، اشفاق ورضوان ہیں ۔قاسم خان کے پانچ فرزند محمد زمان، غلام محمد، جنگباز، شاہ محمد ومحمد حسین ہوئے ۔محمد زمان کے فرزند خان محمد کے تین بیٹے ثاقب، کاشف وعاقب ہیں ۔غلام محمد کے چار فرزند افسر، یوسف، اشرف وجان محمد ہیں ۔افسر کے دو بیٹے عرفان وزاہد ہیں ۔یوسف کے فرزند سرفراز ہیں ۔اشرف کے دو بیٹے وسہیل وشعیب ہیں ۔جان محمد کے دو بیٹے عدنان وکامران ہیں ۔جنگ باز کے دو فرزند انور ولطیف ہوئے ۔انور کے فرزند صادق اور لطیف کے فرزند عابد وجنید ہیں ۔شاہ محمد کا شمار معززین میں ہوتا ہے ۔آپ کے تین فرزند محمد فاروق، عارف وطارق ہیں ۔محمد فاروق تعلیم یافتہ نوجوان ہیں ۔آپ ایئر فورس سے ریٹائرمنٹ کے بعد بن بیک انگلش میڈیم سکول میں ٹیچر ہیں ۔سیاسی وسماجی شخصیت ہیں ۔آپ کے تین فرزند شہباز، عامر وفہیم ہیں ۔عارف کے فرزند اویس ہیں ۔

قیاس آل:

مبریز خان جداعلیٰ وبنڈ چھمب کے پوتے قیاس خان کی اولاد قیاس آل مشہور ہے قیاس خان کے دو بیٹے محمود خان وعنایت اللہ تھے محمود خان کے فرزند جنگ باز تھے ان کے تین بیٹے متولی، غلام علی ونواب علی معروف گزرے ہیں ۔متولی کے دو فرزند محمد شیر ودوست محمد تھے محمد شیر کے بھی دو ہی بیٹے کیپٹن لعل خان وخان محمد تھے کیپٹن لعل خان بی ڈی ممبر نے 1947ء کے جہاد میں اوڑی محاذ پر کمپنی کی کمان کی 18 اکتوبر 2005ء کے زلزلہ میں شہید ہوئے آپ کے چھ فرزند محمد اشرف، محمد سرور، حوالدار الیاس، محمد نسیم، سلیم ورحیم ہیں ۔محمد اشرف بی اے بی ۔ایڈ ہیں جونیئر مدرس ہیں آپ کے پانچ فرزند کلیم BA، نعیم BA، نوید، امجد اور معیض ہیں حاجی محمد سرور سعودی عربیہ میں ہیں آپ کے چار بیٹے جاوید، سعید، صبور اور ادریس ہیں حوالدار الیاس کے دو بیٹے افتخار اور عمر ہیں نسیم کے فرزند فہیم زیر تعلیم ہیں خان محمد کے چار فرزند صوبیدار محمد اکرم، ظہور، اشرف اور محمد حبیب ہیں صوبیدار محمد اکرم کے دو بیٹے افضل محمود بی اے وطاہر محمود ہیں ۔ظہور کا بیٹا ظہیر ہے محمد حبیب ASF میں سب انسپکٹر ہیں ان کا فرزند مزمل ہے دوست محمد کے تین بیٹے محمد افسر، محمد اکبر اور یعقوب ہوئے ۔محمد افسر کے فرزند اسحاق ہیں آپ تعلیم یافتہ ہیں جاپان میں ملازمت کر چکے ہیں ۔آج کل کراچی میں ایک پرائیویٹ فرم میں

سپروائزر ہیں آپ اعوان یوتھ کونسل کے بانی چیئرمین بھی رہ چکے ہیں اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں آپ کا فرزند یاسر ہے محمد اکبر کے دو فرزند محمد خلیل اور محمد شبیر ہیں محمد خلیل کا بیٹا ادریس ہے یعقوب کے تین بیٹے یاسین، نسیم اور جمیل ہیں یاسین کے دو فرزند امتیاز اور افتخار ہیں غلام علی کے تین فرزند فیروز دین، محمد دین اور علی حیدر ہوئے فیروز دین کے چار بیٹے اکبر حسین، محمد اکبر، محمد حسین اور محمد عظیم تھے اکبر حسین کے فرزند خادم حسین شہید ہوئے۔ محمد اکبر کے چار بیٹے صادق، یوسف ویونس، ریشم ہیں۔ یوسف کے دو فرزند نثار اور اسرار ہیں۔ یونس کا بیٹا فرحان ہے۔ محمد ریشم گڑوک بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔ محمد حسین کا بیٹا یاسین ہے۔ محمد عظیم کے تین فرزند حسن محمد، سید محمد اور اختر ہیں۔ حسن محمد کے تین بیٹے اقبال عابد اور افضال ہیں اقبال کا بیٹا مدثر ہے سید محمد کا بیٹا اسعد ہے اختر کے دو فرزند سہیل اور زوہیب ہیں محمد حسین کے فرزند اکبر دین تھے جو حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے آپ کے پانچ بیٹے محمد بشیر، شبیر، رحیم بی اے، صغیر اور رشید بی اے ہیں محمد بشیر کے فرزند شفیق ہیں علی حیدر کے چار فرزند شریف، اسلم، محمد خان اور سرور ہیں شریف کے تین بیٹے سلیم، ساجد اور عنصر ہیں اسلم کے فرزند خالد ہیں محمد خان کے دو فرزند شیراز اور فیاض ہیں سرور کا بیٹا مبین ہے نواب علی کے دو فرزند امیر علی و میاں شیر علی تھے امیر علی کے بیٹے حاجی محمد یوسف ہیں حاجی محمد یوسف کے دو بیٹے آصف اور حکیم ہیں میاں شیر علی دیہی امام گزرے ہیں آپ کے آٹھ فرزند حاجی محمد نذیر، محمد اعظم، محمد عارف، محمد رفیق، محمد صدیق، محمد فاروق، محمد خالق و محمد قادر ہیں حاجی محمد نذیر قابل ذکر شخصیت ہیں ان کے چار فرزند محمد ہارون، محمود، عبدالرحمان، اور کامران ہیں محمد ہارون بی اے الفلاح بینک میں آفیسر ہیں محمود کا بیٹا عماد ہے ممبر محمد اعظم کا تحریک الحاق راولاکوٹ میں کردار اہم تھا آپ کا شمار معززین میں ہوتا ہے آپ کے چار بیٹے شہزاد، امتیاز، شہباز اور اعجاز ہیں محمد عارف ایم سی بی میں ملازم ہیں آپ کے تین بیٹے طارق، جاوید اور عمران ہیں محمد رفیق بی اے۔ ایل ایل بی، مسلم کمرشل بینک میں آفیسر ہیں آپ کے فرزند شعیب زیر تعلیم ہیں محمد صدیق بی اے۔ ایل ایل بی، HBL مجاہد آباد کے منیجر ہیں پروقار شخصیت کے مالک ہیں آپ کے دو فرزند ثاقب اور سیماب زیر تعلیم ہیں حاجی محمد فاروق کے تین بیٹے نعمان، عدنان اور ارسلان ہیں حاجی محمد خالق سعودی عربیہ میں ہیں آپ کے تین فرزند اجمل، جنید اور ولید مدینہ منورہ میں زیر تعلیم ہیں محمد قادر کے فرزند توصیف ہیں۔ عنایت اللہ کے فرزند صوبہ خان تھے جن کے دو بیٹے ہاشو خان و جماعت خان تھے ہاشو خان کے فرزند محمد خان ہوئے جن کے دو بیٹے یاسین و صالح محمد ہیں جماعت خان کے فرزند زمان علی ہوئے

منگا آل:

مکھو خان کے پوتے منگا بن کمال تھے۔ منگا خان کی اولاد منگا آل کہلاتی ہے۔ منگا خان کے دو بیٹے وارث خان و منہاں خان تھے۔ وارث خان کے چار فرزند کالو خان، ملکو خان، فقیر خان و جماعت خان تھے۔ کالو خان کے دو بیٹے غلام علی لاولد و بلور خان تھے۔ بلور خان کے دو فرزند عبدالرحمان و صوبیدار عبدالحکیم خان تھے۔ ان دونوں بھائیوں نے جہاد آزادی کشمیر میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ عبدالرحمان نے جام شہادت نوش کیا۔ صوبیدار عبدالحکیم نے 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ آپ کے چار بیٹے محمد حنیف، لطیف، رفیق و شفیق ہیں۔ حنیف کے پانچ فرزند شکیل، شوکت، بشارت، ماجد و واجد ہیں۔ لطیف کے دو فرزند ارشد و اشفاق ہیں۔ رفیق کے تین بیٹے تنویر، افراز و مقصود ہیں۔ شفیق کے تین فرزند عمران، عرفان و کامران ہیں۔ منکو کے فرزند نواب علی کے دو بیٹے شاہ محمد و نور محمد ہوئے۔ شاہ محمد کے تین بیٹے رزاق، صابر و معروف ہیں۔ نور محمد کے چار بیٹے روشن، صادق، یوسف و عارف ہیں۔ فقیر کے دو بیٹے زمان علی و مان علی تھے۔ زمان علی کے دو بیٹے ریشم و بخی محمد ہوئے۔ ریشم کے سات فرزند خالق، فاروق، صابر، صادق، شکیل، آزاد و شہزاد ہیں۔ بہادر و کے چار فرزند فضل خان، پینڈا خان، محمد شیر و فیروز خان تھے۔ فضل خان کے دو بیٹے شاہنواز و باغ حسین ہوئے۔ شاہنواز اس خاندان کی نامور ہستی گزرے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے نذیر حسین و مظفر ہیں۔ باغ حسین کے فرزند منظور ہیں۔ پینڈا خان کے دو بیٹے اکبر حسین و عقل حسین ہوئے۔ اکبر حسین کے چار بیٹے محمد الیاس، مصطفیٰ، مرتضیٰ، و اشفاق ہوئے۔ محمد شیر کے دو بیٹے علی اکبر و محمد حسین ہوئے۔ علی اکبر کے فرزند محمد اسلم و اکرم ہیں۔ اکرم کے فرزند شکور ہیں۔

مکھو آل:

مکھو خان مبریز خان کے پوتے تھے۔ آپ کے پانچ فرزند، کمال خان، کلہ خان، جموں، سلاب اور صابو تھے۔ کلہ خان کی چوتھی پشت میں تین بھائی سندر علی، فضل خان و گلاب خان تھے۔ سندر علی کے بیٹے نور حسین تھے۔ جن کے دو بیٹے شریف و حاجی شیر محمد ہیں۔ شریف کے تین بیٹے ریشم، الیاس، و الطاف ہیں۔ شیر محمد کے فرزند اسحاق و ارشد ہیں فضل خان 1947ء کے جہاد میں شہید ہوئے آپ کے دو بیٹے محمد افسر و سید افسر ہیں۔ محمد افسر کے تین فرزند صدیق، خلیل اور وسیم ہیں۔ سید افسر کا بیٹا صغیر ہے۔ گلاب خان کے پانچ بیٹے بخی محمد، غازی محمد

اکبر، حوالدار کالا خان، شریف و حسن محمد ہوئے۔ بخی محمد کے چار فرزند صابر، سید محمد، جان محمد اور خان محمد ہیں۔ غازی محمد اکبر 1971ء کی جنگ میں بھر پور حصہ لے چکے ہیں۔ آپ کے چار بیٹے، بشیر، شبیر، رحمان و سلیم ہیں۔ حوالدار کالا خان کے تین فرزند لیاقت، فاروق اور ارشد ہیں۔ شریف کے دو بیٹے خالق و ساجد ہیں۔ حسن محمد کے بھی دو بیٹے ظہیر و طاہر ہیں جموں کے دو فرزند مٹھا و خیلا تھے۔ مٹھا کی تیسری پشت میں تین بھائی محمود خان، علی محمد و ولی محمد تھے۔ محمود خان کے دو بیٹے محمد شفیع و علی حسین تھے۔ محمد شفیع کے دو فرزند صابر و شاکر ہیں۔ علی حسین کے پانچ فرزند خضر حسین، نذر، فخر، قمر و نور حسین ہیں۔ علی محمد کے دو فرزند حاجی محمد یوسف، محمد یونس ہیں۔ حاجی محمد یوسف کے دو بیٹے عبدالرؤف و معروف ہیں۔ عبدالرؤف بی اے، اٹک آئل کمپنی کی یونین کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ آپ کے چار فرزند عمر، مبشر، اسامہ اور سعد ہیں۔ محمد معروف بی ایس سی ابوظہبی میں ہیں۔ محمد یونس کے چار بیٹے ساجد، سعید، امجد اور ماجد ہیں۔ ولی محمد کے دو فرزند محمد لطیف و عبداللطیف شہید 1971ء تھے۔ محمد لطیف کے دو بیٹے طارق و عنصر ہیں۔ سلاب خان کی پانچویں پشت میں محمد شاکر و محمد ریشم پسران قاسم علی ہیں۔ محمد شاکر کے تین فرزند جاوید، قبال و شیراز ہوئے۔ محمد ریشم کے پانچ بیٹے اعجاز، اشفاق، منشاء، عتیق و ندیم ہیں۔ صابو خان کے دو بیٹے بھولو خان و حسین علی تھے۔ بھولو خان کے دو بیٹے تارو خان و شامد و خان گزرے ہیں۔ تارو خان کے بھی دو ہی بیٹے فیض بخش و باز خان تھے۔ فیض بخش کے بھی دو بیٹے ہوشناک و محمد شیر تھے۔ ہوشناک کی تیسری پشت میں سید میر و یونس پسران محمد سعید ہیں۔ محمد شیر کے فرزند میر عالم ہیں جن کے چار فرزند نعیم، حسن میر، عارف و صابر ہیں۔ شامد و خان کے چار بیٹے فتح علی، اکبر علی، اردلی و نواب علی تھے۔ فتح علی کے تین بیٹے عالمشیر، ملک شیر و حسن خان تھے۔ ملک شیر کا بیٹا خادم حسین ہے۔ صابو کے فرزند دوئم حسین علی کے بیٹے کیڑا خان سنگولہ سے نقل مکانی کر کے دریڑہ میں آباد ہوئے۔

سہراب آل:

مبریز خان کے پوتے سہراب خان گزرے ہیں۔ آپ کے دو فرزند دارا خان و رحمت خان تھے۔ دارا خان کی تیسری پشت میں احمد علی و عمراج تھے۔ احمد علی کے بیٹے امیر علی تھے جن کے چار فرزند یوسف دین، نور حسین، شاہ محمد و گل حسین گزرے ہیں۔ یوسف دین کے پانچ بیٹے محمد عظیم، بخی محمد، حسن محمد، سید محمد اور جان محمد ہوئے۔ محمد عظیم کے تین فرزند صوفی محمد گلزار نقشبندی، یونس و اخلاق ہیں۔ صوفی محمد گلزار نقشبندی پیر فضل ربانی نیریاں شریف کے خلیفہ ہیں۔ گزشتہ دو سالوں سے حضرت بابا محمد اسماعیل خانؒ کا سالانہ عرس آپ ہی کی نگرانی

میں ہوتا ہے۔ آپ بن بیک بازار میں کپڑے کا کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کے دو فرزند محمد اسحاق و فضل ربی زیر تعلیم ہیں۔ یونس کا بیٹا سلیم ہے۔ بخی محمد کے دو بیٹے، روشن و ریشم ہیں۔ حسن محمد کے چار فرزند جاوید، ریاض، اعجاز اور امتیاز ہیں۔ سید محمد کے پانچ بیٹے محمد صابر ایم اے خطیب آرمی، فاروق، کبیر، افتخار اور نثار ہیں۔ جان محمد کے فرزند شیراز ہیں۔ شاہ محمد کے پانچ بیٹے محمد یعقوب، رحیم، عزیز، صدیق اور شارف ہیں۔ محمد یعقوب کے چار فرزند ارشاد، اقبال، منشاء و نصیر ہیں۔ رحیم کے تین بیٹے زاہد، ساجد اور ماجد ہیں۔ گل حسین کے چار فرزند یاسین، اشرف، رشید و لطیف ہیں۔ یاسین کے تین بیٹے طارق، پرویز، اور ممتاز ہیں۔ اشرف کا بیٹا شمریز ہے۔ عمراج کے دو فرزند نواب علی و نور علی تھے۔ نواب علی کے چار بیٹے محمد عالم، اکبر شہید و قاسم شہید 1947ء و افسر گزرے ہیں۔ محمد عالم کے دو بیٹے صغیر و باغ حسین ہیں۔ نور علی کے فرزند محمد امیر 1947ء میں شہید ہوئے۔ اکبر شہید کا فرزند شریف ہے۔ رحمت خان کی تیسری پشت میں جُلا خان، مستا، نورو و اچھا خان پسران جامل خان تھے۔ جُلا خان کے چار فرزند ماڑو، محمد شیر، فتح علی و جنڈو خان تھے۔ ماڑو خان کے دو فرزند علی گوہر و ہنس خان گزرے ہیں۔ علی گوہر کے پانچ بیٹے ممبر محمد افسر، محمد سعید، نائب صوبیدار کریم، رفیق و حنیف ہوئے۔ ممبر محمد افسر کے چار فرزند لطیف، جنت حسین، لیاقت و صداقت ہیں۔ محمد سعید حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے۔ آپ کے تین فرزند جاوید اقبال، ظفر اور وقار ہیں۔ نائب صوبیدار محمد کریم کے تین بیٹے اشفاق، نصیر اور جاوید ہیں۔ حالیہ زلزلہ میں آپ کی بیٹی، بہو اور پوتی شہید ہوئیں۔ محمد رفیق کے دو فرزند شبیر اور سلیم ہیں۔ حنیف کے بھی دو بیٹے شیراز اور نعیم ہیں۔ ہنس خان کے دو بیٹے محمد قاسم و سید حسن ہوئے۔ محمد قاسم کے دو فرزند محمود اور آزاد ہیں۔ سید حسین کے چار بیٹے جاوید، تصدق، صابر اور محبوب ہیں۔ آپکی بیٹی بھی زلزلہ میں شہید ہوئی۔ محمد شیر کے فرزند حسین خان تھے۔ جن کے فرزند علی اکبر ہیں۔ فتح علی کے تین فرزند مانعلی، محمد زمان اور جمالدین تھے۔ مانعلی کے بیٹے محمد اکبر تھے۔ جن کے پانچ بیٹے اشرف، انور، سرور، افضل و اصغر ہوئے۔ اشرف کے دو بیٹے اعجاز اور فاروق ہیں۔ انور کے فرزند عنصر ہیں۔ محمد زمان کے تین بیٹے محمد یوسف، جان محمد اور گلزار ہیں۔ جمالدین کے تین فرزند ایوب، حنیف اور عریف ہوئے۔ جنڈو خان کے دو فرزند لعل خان و کالا خان ہوئے۔ لعل خان کے بیٹے محمد صادق ہیں۔ کالا خان کے چار فرزند جان محمد رشید، رفیق اور عزیز ہیں۔ مستا کے فرزند روشن علی تھے۔ نورو کے فرزند جوسا خان تھے۔ اچھا خان کے فرزند حشمت علی تھے جن کے تین فرزند علی اکبر دلیل، و شیر محمد ہوئے۔ علی اکبر کے پانچ بیٹے یاسین، صدیق، رفیق مصطفیٰ، اور محمد زرین بی اے ہیں۔ صدیق کا فرزند سرفراز ہے۔ شیر محمد کے پانچ بیٹے اشرف، خالق، قادر،

طارق ورو شن ہیں۔

ونڈ ہیمہ ناڑی:

حضرت بابا محمد اسماعیل خانؒ کی چوتھی پشت میں چار بھائی ملک خانؒ، کلو خانؒ، مندو خانؒ و حسین خان پسران محمود خانؒ بن معراج خانؒ بن فیروز خانؒ معروف گزرے ہیں یہ تمام بھائی دبن میں اپنی والدہ کے ساتھ قیام پذیر تھے بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بزرگ ان کے گھر تشریف لائے انہوں نے مائی صاحبہ کو ان کے بیٹوں کے بارے میں پیشن گوئی کی کہ ملک خانؒ کو سرداری ملے گی کلو خانؒ قہالی کریں گے مندو خانؒ گوالی کریں گے اور حسین خانؒ گوڑ بھرے گا یہ کہاوت آج تک ہر خاص وعام کی زبان پر ہے ملک خانؒ کو بھائیوں نے اپنا سردار بنا لیا کلو خان کھیتی باڑی کرنے لگے مندو خان گائے بھینس بکریوں وغیرہ کی گوالی پر مامور ہو گئے اور حسین خان تمز ومزاح وگپ شپ (گوڑ) کرنے لگے ملک خان، کلو خان و حسین خان کی اولاد دبن میں آباد ہے اور مندو خان کی جملہ اولاد ہیمہ ناڑی میں آباد ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 637 کے مطابق یہ شاخ مندو آل کہلاتی ہے مندو خانؒ کے فرزند فتح محمد خانؒ تھے جن کے بیٹے سجاولؒ خان گزرے ہیں سجاول خانؒ کے تین فرزند بسی خانؒ، منگو خانؒ و ماجو خانؒ تھے۔ منگو خان کی اولاد منگوآل اور ماجو خان کی اولاد ماجوآل مشہور ہے بسی خان کے دو فرزند نورد خانؒ و تاجو خانؒ تھے نورد خانؒ کی اولاد نوروآل معروف ہے تاجو خان کی اولاد سے محمد افسر ولد زمان علی دبن میں آباد ہے۔ ہیمہ ناڑی میں تین شاخیں رکوتیں نوروآل، منگوآل اور ماجوآل ہیں۔ اس ونڈ میں تقریبا گریجویٹ 12 اور پوسٹ گریجویٹ 7 ہیں۔

نوروآل:

مندو خان کی چوتھی پشت میں نورد خان بن بسی خان بزرگ گزرے ہیں جن کی اولاد نوروآل مشہور ہے نورد خان کے تین فرزند نتھو خان، مستا خان اور بُھلا خان تھے۔ نتھو خان کے پانچ بیٹے مرزا خان، سید علی خان، صوبہ خان، شاموں خان اور راج ولی خان تھے۔ مرزا خان کے تین فرزند مورباز خان، جنگ خان و شیر خان گزرے ہیں مورباز خان کے بھی تین ہی فرزند حیات بخش، مراد بخش اور لعل خان تھے حیات بخش کے دو بیٹے تھے غلام حسین اور غلام نبی۔ غلام حسین کے تین فرزند سید اکبر شہید زلزلہ، نورا اکبر اور میرا اکبر ہوئے غلام نبی کا فرزند مرتضٰی ہے جنگ خان کے تین بیٹے گل حسین، عبدالکریم اور فتح نور تھے گل حسین کے دو فرزند نور افسر و سید

اکبر ہوئے، نور افسر کے تین بیٹے محمد ارشد، محمد اکرم و عاشق ہیں سید اکبر مرحوم کے چار فرزند راشد، خالد، عابد اور ساجد ہیں عبدالکریم کے بیٹے سید افسر ہوئے جن کے فرزند محمد اسحاق بی اے ہیں فتح نور کے دو فرزند رفیق اور افسر ہوئے افسر کے فرزند حسن محمد ہیں شیر خان کے بھی دو ہی فرزند فضل حسین و سائیں ہوئے فضل حسین کے بیٹے محمد افسر کے چار فرزند رشید، رفیق، بشیر اور شریف ہیں سائیں کے تین بیٹے لطیف، رحیم اور عظیم ہیں۔ سید علی کی چوتھی پشت میں مجید، عزیز، رحیم، اشرف اور اسلم پسران علی محمد بن حیدر علی بن نواب علی ہیں۔

صوبہ خان کے پانچ فرزند سندر علی، بلور خان، شیر علی، غلام علی و محمد خان تھے سندر علی کے چار بیٹے نور حسین، نصر دین، شاہ نواز و اسماعیل ہوئے نور حسین کے تین بیٹے محمد افسر، محمد نور، محمد حسین ہیں نصر دین کے دو فرزند محمد زمان و علی محمد ہوئے محمد زمان کے فرزند محمد شریف BA ہیں مہمان نواز و بہترین خصوصیات کے مالک ہیں UBL کی مختلف برانچوں میں بعہدہ منیجر فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کے فرزند نے آرمی میں کمیشن حاصل کیا اور پی ایم اے کاکول میں ہیں علی محمد کے بیٹے ارشاد اور خادم ہیں شاہنواز کے تین فرزند عنایت حسین، نذیر حسین اور رحمت حسین ہیں۔ بلور خان کے تین بیٹے محمد امیر شہید، محمد حبیب اور بگا خان تھے محمد امیر نے 11 نومبر 1947ء میں چھوٹی نکر (شہید گلہ) کے مقام پر ڈوگرہ فوج کے ساتھ دست بدست لڑائی میں جام شہادت نوش کیا آپ کے اکلوتے فرزند محمد حنیف ہیں جن کے تین فرزند ڈاکٹر سید اکبر خان محمد ارشد BA سی ٹی معلم و محمد خالد ہیں ڈاکٹر سید اکبر خان DHMS، ایم اے (اکنامکس) بی ایڈ اور ایل ایل بی ہیں سی ڈی اے اسلام آباد میں سروس کرتے ہیں بہبود فاؤنڈیشن سنگولہ کے صدر، تنظیم الاعوان پونچھ کے جنرل سیکرٹری و چیف کو آرڈینیٹر ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان ہیں سیاسی وسماجی ترقیاتی وفلاحی امور میں پیش پیش رہتے ہیں اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان و تعمیری سوچ کے مالک ہیں آپ کے دو بیٹے حمزہ اکبر اور شعیب اکبر ہیں محمد حبیب کے فرزند حمید، محمود اور جاوید ہیں بگاہ خان کے دو بیٹے رحیم اور عزیز ہیں۔ شیر علی کے تین بیٹے میر احمد، محمد قاسم، نور حسین ہوئے میر احمد کے دو فرزند عبدالستار اور محمد اسحاق ہوئے عبدالستار کے فرزند تنویر ہیں محمد اسحاق کے بیٹے افتخار ہیں، محمد قاسم کے فرزند محمد شفیع ہوئے جن کا بیٹا اشتیاق ہے نور حسین کے دو بیٹے اطوار اور اشفاق ہیں محمد خان کے تین فرزند محمد ایوب لاولد، محمد عظیم، محمد اسلم ہوئے محمد عظیم کے دو بیٹے ممتاز اور جنت حسین ہیں محمد اسلم PIA میں ٹیکنیکل انجینئر تھے آپ بھی علاقے کی معروف سماجی شخصیت ہیں آپ کے فرزند جاوید زیر تعلیم ہیں۔ شاموں خان کے بیٹے فتح علی تھے جن کے چار فرزند قاسم علی، مغل خان، ہاشم خان و امیر علی گزرے ہیں قاسم علی کے بیٹے علی اکبر ہیں ان کے

پانچ فرزند محمد شریف، عبدالرحمان، محمد اکرم، محمد اشرف و حسن محمد ہیں محمد شریف کے دو بیٹے جاوید وافراز ہیں عبد
الرحمان کے دو فرزند سید محمد وریاض ہیں سید محمد تعلیم یافتہ نوجوان اور اچھی سوچ کے مالک ہیں محمد اکرم بنک سے
ریٹائرمنٹ کے بعد سیاسی وسماجی کاموں میں حصہ لیتے ہیں آپ کے پانچ فرزند آصف علی، عابد علی، وسیم وشہزاد
ہیں محمد اشرف، بی اے۔بی ایڈ پرائمری مدرس ہیں آپ کے فرزند عدنان ہیں حسن محمد الفلاح بینک میں آفیسر ہیں
آپ کے فرزند مبشر ہیں یہ تمام بھائی بھی ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ مغل خان کے فرزند حاجی محمد یوسف خان سابق
ممبر یونین کونسل مسلم کانفرنس سنگولہ کے صدر رہ چکے ہیں انہوں نے گاؤں کی تعمیر وترقی و یکجہتی کے لیے کام کیا
آپ کے پانچ فرزند محمد بشیر، محمد خورشید، محمد ارشد، محمد صابر، ومحمد لیاقت ہیں محمد خورشید UBL میں آفیسر ہیں محمد
صابر الفلاح بینک میں آفیسر ہیں یہ تمام بھائی اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے برادری میں بلند مقام رکھتے
ہیں محمد بشیر کے فرزند سفیر ہیں محمد ارشد کے فرزند اسد ہیں۔ ہاشم خان کے سات فرزند جہانداد خان، محمد انور
یعقوب لاولد، خلیل شہید 1965ء، محمد ایوب، افضل وعثمان ہوئے جہانداد خان کے دو بیٹے نذیر وممتاز ہیں نذیر
کے دو بیٹے ساجد اور وسیم ہیں ممتاز کا بیٹا ماجد ہے محمد انور معروف شخصیت گزرے ہیں آپ کے تین فرزند خادم
حسین، ملک اختر حسین اور خالد حسین ہیں خادم حسین اٹامک انرجی کمیشن میں اسسٹنٹ ہیں آپ کے چار بیٹے
امجد، اظہر، عدنان ومظہر ہیں ملک اختر حسین CMA میں سینئر آڈیٹر ہیں اور CMH راولاکوٹ میں خدمات
سرانجام دے رہے ہیں آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں آپ کے چار فرزند انیس، غضنفر، ولید و عمیر ہیں۔ قاضی محمد ایوب کا
شمار برادری کے معززین میں ہوتا ہے آپ کے فرزند طارق ہیں جن کے دو بیٹے عزیز وعدیل ہیں افضل کے تین
فرزند دلفراز، سرفراز وعابد ہیں عثمان کے پانچ بیٹے طالب، مطلوب، مقصود، مقبول اور منظور ہیں۔ راج ولی خان
کی تیسری پشت میں دو بھائی حسین خان ومحمد افسر پسران مہدی خان بن مست خان ہوئے حسین خان کے فرزند
محمد صادق ہیں جن کا بیٹا طارق ہے محمد افسر کے تین فرزند یاسین، روشن وریشم ہیں۔ مستا خان کی چوتھی پشت میں دو
بھائی محمد یعقوب ومحمد یوسف پسران محمد حسین بن عمر علی بن نذر تھے محمد یعقوب کے دو فرزند مشتاق احمد ومحمود احمد
ہیں مشتاق احمد قابل ذکر ہیں آپ کے چار فرزند اشتیاق، افراز اعجاز وافتخار ہیں محمود احمد کے تین فرزند، شکیل، نسیم
وعقیل ہیں محمد یوسف حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے آپ کے تین بیٹے نذیر آزاد وامتیاز ہیں۔

ماجو آل:

مندو خانؒ بانی وڈھ ہیمہ ناڑی کی تیسری پشت میں بسی خانؒ، منگو خانؒ و ماجو خانؒ پسران سجادل خانؒ

گزرے ہیں۔ ماجو خانؒ کی اولاد ماجو آل مشہور ہے۔ ماجو خان کے پانچ فرزند خیرو خان، مستا خان، مرزا خان،
غازی خان ورتیا خان تھے۔ خیرو خان کے تین بیٹے صوبہ خان، مصدر علی وگل محمد ہوئے۔ صوبہ خان کے دو فرزند باز
خان ومحمد بخش تھے۔ باز خان کے دو بیٹے حسین علی وشیر خان تھے۔ محمد بخش کے دو فرزند محمد حسین ومحمد اکبر ہوئے محمد
حسین نے پولیس میں ملازمت کی خاندان میں قابل ذکر تھے حالیہ زلزلہ میں آپ شہید ہوئے آپ کے چار بیٹے
محمد اشفاق، محمد ارشاد، محمد عارف ومحمد رحیم ہیں محمد اشفاق آرمی سے ریٹائرمنٹ لینے کے بعد کراچی میں پرائیویٹ
سروس کر رہے ہیں آپ کے دو فرزند احتشام الحق واکرام الحق ہیں محمد اکبر کے دو بیٹے لطیف وحسن محمد ہیں۔ مصدر علی
کے چھ فرزند بہادر علی، ہاشم علی، منگل خان، شیر علی، محمد شیر ویوسف علی تھے بہادر علی کے فرزند بھاگ دین کے چار
بیٹے محمد افسر، محمد قاسم، بگاہ وشفیع ہوئے محمد افسر کا فرزند قیوم ہے محمد قاسم کے چار بیٹے لطیف، حنیف، احمد وحسن وکریم
ہیں بگاہ کے دو بیٹے کریم وسلیم ہیں منگل خان کے دو بیٹے فتح شیر وحسین خان تھے حسین خان کے دو بیٹے غلام محمد
وشاہ محمد ہوئے شاہ محمد کے فرزند سید میر ہیں شیر علی کے فرزند بھوجو خان قابل ذکر گزرے ہیں آپ کے تین بیٹے
بشیر، سبیل وجمیل ہیں بشیر کے فرزند پرویز مدینہ منورہ میں ہیں یوسف علی کے دو بیٹے محمد نور ومحمد افسر ہوئے محمد افسر
کے تین بیٹے محمد شریف، ممتاز ومقبول ہوئے محمد شریف کے فرزند شہباز شریف ہیں گل محمد کے فرزند موسم علی تھے موسم
علی کے تین بیٹے علی محمد شہید 1947ء، مولوی محمد امیر والف دین ہوئے مولوی محمد امیر کے دو بیٹے رزاق ورفیق
ہیں الف دین کے دو بیٹے غفور ومجید ہیں غفور کا بیٹا قادر ومجید کا بیٹا فاروق ہے مستا خان کے چار فرزند ناظر خان،
جمعہ خان، منگل خان ونمبردار یوسف علی تھے۔ ناظر خان کے فرزند محمد بخش تھے محمد بخش کے تین بیٹے محمد حسین، نور
حسین واکبر حسین ہوئے محمد حسین کے تین فرزند محمد اشرف، محمد اسلم ومحمد رشید ہیں اشرف کے فرزند مقصود ہیں محمد
اسلم پولٹری کے ماہر اور تعلیم یافتہ اور اچھی خوبیوں کے مالک ہیں ان کے فرزند وکیل اسلم ہیں نور حسین کے چار بیٹے
محمد شفیع، بنارس، اشراف وعارف ہیں محمد شفیع کے فرزند آصف ہیں اکبر حسین کے تین بیٹے شبیر، صادق سرفراز ہیں۔
جمعہ خان کے تین بیٹے گلاب خان، زمان علی وگل شیر ہیں گلاب خان کے آٹھ فرزند جواہر خان صوبیدار فاضل شہید
، محمد افسر، محمد سعید، جان محمد، شاہ محمد، نور محمد ووزیر محمد ہوئے صوبیدار فاضل نے 1947ء میں جام شہادت نوش کیا محمد
سعید کے پانچ فرزند عارف، رزاق واسحاق ہیں ملک شاہ محمد قابل ذکر ہیں آپ کے فرزند کلیم ہیں نور محمد کے
فرزند تیمور ہیں وزیر محمد ٹرانسپورٹ سروس چلا رہے ہیں آپ کے تین فرزند نور احمد بلوچستان ہاؤس اسلام آباد، نصیر
احمد ونذیر احمد ہیں زمان علی کے تین بیٹے حشمت علی، صحبت علی ومحمد اقبال تھے صحبت علی کے فرزند صدیق ہوئے۔

جن کے بیٹے شفیع ہیں محمد اقبال کے تین فرزند رفیق، لطیف وعزیز ہیں رفیق کے فرزند حنیف ہیں۔منگل خان مشہور نمبردار گزرے ہیں تاریخ اقوام پونچھ کے ص 637 پر تحریر ہے کہ "وٹڈ ہیمہ ناڑی یہاں مشہور نمبردار منگل خان تھا جو اسماعیل خان سے دسویں پشت میں تھا موجودہ نمبردار (1936ء) فیروز خان اسی منگل خان کا بیٹا ہے،، منگل خان نمبردار حضرت بابا اسماعیلؒ کی نویں پشت میں تھے ان کے دو فرزند فیروز خان نمبردار و یوسف علی تھے یوسف علی کے فرزند بلور علی تھے فیروز خان نمبردار کے چار بیٹے ہاشم دین نمبردار، محمد کریم نمبردار، محمد افسر و محمد قاسم قابل ذکر تھے ہاشم دین نمبردار کے فرزند محمد اشرف ہیں۔محمد افسر کے پانچ بیٹے شریف، رشید، رحیم، ندیم و نعیم ہیں رشید کے دو فرزند ھارون و رضوان ہیں۔ماجو خان کے فرزند مرزا خان کے دو بیٹے بھولا خان و کالا خان تھے بھولا خان کے تین بیٹے موسم علی، محمد شیر و محمد خان تھے موسم علی کے دو بیٹے علی گوہر و محمد اکرم ہوئے علی گوہر کے فرزند افسر اور محمد اکبر کے فرزند حنیف ہیں محمد شیر کے دو بیٹے محمد افسر و علی اکبر گزرے ہیں۔علی اکبر کے چار فرزند عبدالکریم، محمد یعقوب لاولد، علی اصغر و سید افسر ہوئے عبدالکریم کے فرزند لطیف علی اصغر کے فرزند الیاس اور مولوی سید افسر کے فرزند محمد اسحاق ہیں محمد خان کے تین بیٹے میر عالم، نور عالم و محمد امیر تھے میر عالم کے چھ فرزند محمد فاروق، الطاف، ریاض، حسن محمد، اصغر و سید حسین ہیں محمد فاروق اعلیٰ خصوصیات کے کے مالک ہیں آپ کے فرزند منیر ہیں۔نور عالم کے پانچ بیٹے صادق مرحوم، محمد فاضل بی اے، رزاق، خلیل و عارف ہوئے کالا خان کے دو بیٹے بہادر علی و حیدر خان تھے بہادر علی کے دو بیٹے غلام حسین و محمد عالم تھے غلام حسین قابل ذکر گزرے ہیں آپ کے فرزند محمد سرور بھی اعلیٰ خصوصیات کے مالک تھے آپ کے دو فرزند اختر و احمد خان ہوئے اختر مرحوم بھی قابل ذکر تھے آپ کے فرزند وقاص ہیں محمد عالم کے پانچ بیٹے محمد یونس، محمد یوسف، خالق، مصطفیٰ، مرتضیٰ، ہوئے محمد یوسف کے چھ فرزند محمد صابر، صوبیدار محمد شاکر، روشن، ارشاد، رزاق، واشفاق ہوئے محمد صابر کے فرزند زبیر ہیں۔صوبیدار محمد شاکر کے فرزند عامر ہیں رزاق حالیہ زلزلہ میں معہ بیٹی شہید ہو گئے۔

ماجو خان کے فرزند چہارم غازی خان تھے غازی کے دو بیٹے شمس خان و محمد خان تھے شمس کے فرزند فیروز دین ہوئے جن کے دو بیٹے گل محمد و سعید محمد، شیر شاہ کراچی آباد ہیں محمد خان کے پانچ بیٹے محمد زمان، علی شیر، میر زمان، غلام دین، وغلام حسین ہوئے علی شیر کے دو فرزند محمد اکبر و بشیر ہوئے محمد اکبر کے فرزند نثار ہیں محمد بشیر کے دو فرزند پرویز و سرفراز ہیں۔میر زمان کے چار بیٹے ممبر محمد ایوب خان، محمد ریشم، محمد لطیف و بابو محمد نذیر خان ہیں ممبر محمد ایوب خان اس خاندان کی قابل ذکر شخصیت ہیں آپ 1991ء کے بلدیاتی الیکشن میں یونین کونسل کے

ممبر منتخب ہوئے آپ نے قرارداد الحاق راولاکوٹ کی منظوری کے لیے کلیدی کردار ادا کیا نوٹیفکیشن جاری ہونے تک آپ کا کردار مثالی رہا آپ کی نرینہ اولاد نہ ہے ایک بیٹی حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئی بابو محمد نذیر خان بھی اس خاندان میں قابل ذکر ہیں تاریخ ہذا میں آپ نے بھی مکمل تعاون کیا آپ نے بھی الحاق راولاکوٹ میں اہم کردار ادا کیا آپ کے تین فرزند خالد، زاہد اور عابد ہیں غلام دین کے دو فرزند محمد اکرم و محمد اسحاق بھی قابل ذکر ہیں۔

ماجو خان کے فرزند پنجم رتیا خان گزرے ہیں جن کے تین فرزند موسم علی خان، غلام علی و جھمو خان تھے موسم علی خان کے بیٹے ہوشناک خان لاولد فیروز خان، دوست محمد خان، رسمت علی خان، ہاشم خان و مہدی خان تھے فیروز خان کے فرزند محمد اکبر ہوئے جن کے فرزند محمد اسحاق کا بیٹا رحمت حسین ہے دوست محمد کے فرزند محمد ریشم ہوئے رسمت علی خان کے اکلوتے فرزند نامور شخصیت سابق بی ڈی ممبر، ممبر یونین کونسل، چیئرمین زکوٰۃ کمیٹی، خطیب و امام جامع مسجد ہیمہ ناڑی و نکاح خواں مولوی محمد افسر خان بقید حیات ہیں آپ راقم مولف کے والد سردار محمد خان نمبردار مرحوم کے قابل اعتماد ساتھیوں میں سے ہیں آپ نے گاؤں کی تعمیر و ترقی میں مثالی کردار ادا کیا آپ اس وقت سنگولہ کی واحد قابل ذکر و معزز ترین شخصیت ہیں اس خاندان کے شجرہ نسب درج کروانے میں بھرپور تعاون کیا آپ کے چار فرزند سلطان احمد، ظہور احمد، عزیر احمد و علی احمد ہیں اور ایک بیٹی محکمہ تعلیم میں معلمہ ہیں سلطان احمد کے فرزند ماجد سلطان ہیں۔جھمو خان کے فرزند علی بہادر تھے جن کے دو بیٹے علی اکبر و علی اصغر ہوئے قاضی علی اکبر مرحوم نکاح خواں و امام تھے آپ کے دو فرزند محمد یعقوب و حسن محمد ہیں محمد یعقوب کے تین بیٹے زبیر، شبیر و نعمان ہیں علی اصغر تین بیٹے اشرف، الیاس و الطاف ہیں۔

منگو آل:

مندو خانؒ بانی وٹڈ ہیمہ ناڑی کی تیسری پشت میں تین بھائی بسی خانؒ، منگو خانؒ و ماجو خانؒ پسران سجاول خانؒ گزرے ہیں منگو خانؒ کی اولاد منگو آل مشہور ہے منگو خان کے چھ فرزند بالو خان تینو خان، جابو خان، محمد خان، میرو خان و دولا خان تھے۔بالو کے تین فرزند روشن علی، شیر باز و میر ولی تھے۔روشن علی کے بیٹے غلام علی تھے شیر باز کے دو فرزند محکو خان و ملا خان تھے میر ولی کے تین بیٹے روشن علی، شیر علی و دینو خان تھے۔روشن علی کے فرزند دین محمد ہوئے جن کے چار فرزند اشرف، رفیق، یونس و عارف ہیں شیر علی کے فرزند بلال کے دو بیٹے علی محمد و حسن محمد ہوئے علی محمد کے فرزند مشتاق ہیں۔دینو خان کے چار بیٹے ذاکر، فقیر علی، نور علی و محمد حسین تھے۔فقیر علی کے چھ فرزند محمد نور، محمد عزیز، محمد گلاب، سید اکبر، نور اکبر و صوبیدار محمد اسلم ہوئے۔محمد نور کے دو بیٹے بشر و رشید

ہیں ۔عزیز کے دو فرزند جاوید و اعجاز ہیں ۔سید اکبر کا بیٹا شبیر ہے۔صوبیدار محمد اسلم کے فرزند طارق ہیں ۔نور علی کے دو بیٹے قاسم علی و محمد شفیع ہوئے ۔محمد شفیع کے پانچ بیٹے اختر ،عبدالرحمان ،عبدالعزیز ،آصف و سہیل ہیں ۔اختر کے فرزند بہرام ہیں ۔محمد حسین کے چار فرزند صوفی محمد افسر ،سلطان محمد ،نجی محمد و سید محمد ہوئے ۔صوفی محمد افسر طویل عرصہ سے کاروبار کر رہے ہیں ۔آپ کے پانچ فرزند شبیر ،صغیر ،حنیف ،خلیل و آصف ہیں ۔شبیر کے دو بیٹے بابر دعامر ہیں ۔تیغو خان کے دو فرزند ملکو خان و راج ولی گزرے ہیں ۔ملکو خان کے دو بیٹے روشن علی و بہادر خان تھے ۔روشن علی کے فرزند حسین خان کے بیٹے سید محمد ہیں ۔بہادر خان کے فرزند صحبت علی بورکہ میرہ میں آباد ہوئے ۔آپ کے فرزند محمد اشرف کے بیٹے شمریز ہیں ۔راج ولی کے تین بیٹے مان علی ،رنگی خان و معلوق خان تھے ۔مان علی کے تین بیٹے فتح عالم ،امام دین و محمد عظیم گزرے ہیں ۔فتح عالم کے پانچ بیٹے فیض اکبر ،کریم ،صدیق ،اشرف و حنیف ہوئے ۔فیض اکبر کے تین فرزند حسن محمد ،بشیر و نذیر ہیں ۔کریم کے تین فرزند مجید ،رشید و اشفاق ہیں ۔صدیق کے تین بیٹے سلطان محمد ،محبوب و مقصود ہیں ۔اشرف کے فرزند سید افسر اور حنیف کے فرزند شکیل ہیں ۔امام دین کے فرزند میر احمد کے تین بیٹے خادم ،اختر و طفیل ہیں ۔محمد عظیم کے چار بیٹے شاہ محمد ،محمد صدیق ،لطیف و یعقوب ہوئے ۔شاہ محمد کے دو بیٹے روشن و خالد ہیں ۔محمد صدیق کے پانچ فرزند نائب صوبیدار عبدالحمید ،عبد المطین ،عبدالرشید ،عبدالرؤف ،و عبدالرحیم ہیں ۔عبدالمطین کا بیٹا باسط ہے۔عبدالرشید کے بچے زلزلہ میں شہید ہوئے ۔لطیف کے فرزند شاکر اور یعقوب کے بیٹے صابر ہیں ۔معلوق خان کے فرزند اکبر دین تھے ۔جن کے تین بیٹے محمد یاسین ،محمد عارف و محمد نذیر ہیں ۔محمد یاسین کے دو بیٹے اعجاز احمد اور شہباز احمد ہیں اعجاز احمد نے میٹرک میں میرپور تعلیمی بورڈ سے دوسری پوزیشن اور ایف اے میں پہلی پوزیشن حاصل کی آپ ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ میں زیر تعلیم تھے محمد عارف کے تین بیٹے رمضان ،رشید و رحیم ہیں محمد نذیر تاریخ سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے دو فرزند نصیر و شہزاد ہیں ۔

منگو خان کے فرزند سوئم جابو خان کے تین فرزند دورباز خان ،جمعدار خان و ملا خان تھے ۔دورباز خان کے فرزند ہاشم علی تھے جن کے دو بیٹے مان علی و فتح شیر گزرے ہیں ۔مان علی کے تین فرزند صوبیدار عبدالحکیم خان ،عبدالقیوم ،و عبدالرحمان ہیں ۔صوبیدار عبدالحکیم خان اعلیٰ خصوصیات کے حامل ہیں آپ کے پانچ بیٹے خلیل ،جاوید ،شکیل ،مقبول ،جلیل ہیں ۔عبدالقیوم کے دو بیٹے یونس و یوسف ہیں ۔فتح شیر کے فرزند محمد قاسم کے تین بیٹے خان افسر ،پرویز و علی اصغر ہیں ۔جمعدار خان کے چار فرزند بھاگ ولی ،صفدر علی ،نور دین و بیر خان تھے ۔بھاگ

ولی کے دو بیٹے منصر علی و مصری خان تھے ۔مصری خان کے تین فرزند یامین ،جان محمد و قاسم ہوئے ۔یامین کے فرزند رزاق اور جان محمد کے بیٹے رشید ہیں ۔صفدر علی کے فرزند ہنس خان تھے جن کے تین فرزند صوفی یعقوب ،ایوب و سکندر ہیں نور دین کے فرزند رکن الدین کے تین بیٹے اکرم ،یاسین و نسیم ہیں ۔بیر خان کے تین بیٹے قاسم دین شہید ،اکبر حسین و ریشم ہوئے ۔قاسم دین کے فرزند حسن میر کے دو بیٹے طالب حسین و لیاقت حسین ہیں ۔اکبر حسین کے فرزند سلیم و الیاس ہیں ۔ریشم کے دو فرزند ابرار و لقمان قابل ذکر ہیں ۔ملا خان کے چار بیٹے ہوشناک خان ،جمال دین ،محمد دین ،و میاں شیر احمد تھے ۔ہوشناک کے دو بیٹے سلیمان و اسماعیل ہوئے ۔سلیمان کے فرزند گلزار کے دو بیٹے رشید و شبیر ہیں ۔اسماعیل کے فرزند عبدالرحمان کا بیٹا عبدالقادر ہے۔جمال دین کے دو بیٹے ابراہیم و یعقوب ہوئے ۔ابراہیم کے فرزند یونس ہیں یعقوب کے دو بیٹے سید محمد و بنیامین ہیں ۔محمد دین کے چار فرزند حاجی محمد یوسف ،عبدالکریم شہید ،محمد یاسین لاولد و سلطان محمد ہوئے ۔حاجی محمد یوسف کا شمار سنگولہ کے معززین میں ہوتا ہے۔آپ کے سات فرزند ہیں ۔حاجی محمد الیاس خان ،حاجی محمد سلیم خان ،محمد صغیر ،اسحاق ،منشاء ،مشتاق و نسیم ،حاجی محمد الیاس خان امیر جماعت اسلامی سنگولہ ہیں ۔آپ بیرمون بازار میں کاروبار کر رہے ہیں ۔آپ کے دو فرزند زکریا و یحییٰ ہیں حاجی محمد سلیم خان سابق چیئرمین یونین کونسل و ڈسٹرکٹ کونسلر رہ چکے ہیں آپ نے سنگولہ کے سیاسی و سماجی و ترقیاتی کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔مسلم کانفرنس کے مرکزی رہنما ہیں آپ سنگولہ کی قابل ذکر شخصیت ہیں آج کل راولپنڈی اسلام آباد میں پراپرٹی کا کاروبار کر رہے ہیں آپ کے تین فرزند شہزاد ،سرفراز و اعجاز زیر تعلیم ہیں ۔محمد صغیر کے فرزند خلیل ہیں ۔اسحاق کے فرزند صفدر علی ہیں ۔حاجی سلطان محمد بھی قابل ذکر شخصیت ہیں ۔آپ کے تین فرزند جاوید ،زاہد و خالد ہیں ۔میاں شیر احمد امام مسجد گزرے ہیں ۔آپ ڈنہ عیدگاہ و دیلی دبن میں درس و تدریس کے فرائض بھی انجام دے چکے ہیں آپ کے چار فرزند محمد اشرف محمد شفیع ،غلام رسول مرحوم و ڈاکٹر محمد لطیف ہوئے ۔محمد اشرف کے چار فرزند محمد ممتاز ،مشتاق ،امتیاز و الطاف ہیں ۔محمد ممتاز تاریخ سے لگاؤ رکھتے ہیں آپ کے فرزند ارسلان حیدر ہیں ۔غلام رسول کے چار فرزند شہزاد ،اشفاق ،اشتیاق و اسحاق ہیں ۔ڈاکٹر محمد لطیف اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ۔آپ نے پاکستان ائرفورس سے چیف وارنٹ آفیسر کی حیثیت سے ریٹائرمنٹ حاصل کی راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں ۔اور کلینک چلا رہے ہیں ۔آپ کے تین فرزند شاہد ،عبداللہ و صدام حسین ہیں ۔

منگو خان کے فرزند چہارم محمد خان کے پانچ فرزند مور خان ،اکبر علی ،سیدا خان ،منگل خان ،فضل

دین تھے۔سیدا خان کے فرزند سمندر علی کے بیٹے محمد حسین ہوئے۔جن کے بیٹے اسلم کے چار فرزند نسیم، حفیظ، خضر
ویاسر ہیں۔منگل خان کے فرزند مناں خان تھے جن کے دو بیٹے لعل خان وراج خان ہوئے۔لعل خان کے تین
بیٹے جان محمد ریشم وحسن محمد ہوئے۔جان محمد کے تین بیٹے اشرف، شریف وخلیل ہیں۔راج خان کے دو فرزند
یوسف وحنیف ہوئے۔یوسف کے فرزند مشتاق اور حنیف کے فرزند الطاف ہیں۔منگو خان کے فرزند پنجم میرد
خان کے پانچ بیٹے اکبر علی، پندا خان، نواب خان، ڈھوڈا خان وجماعت خان المعروف جمال دین گزرے ہیں
۔پندا خان کے دو فرزند امیر علی ومحمد خان تھے۔امیر علی کے چار فرزند مفتی فیروز دین، محمد دین محمد حسین ونور حسین
ہوئے۔مفتی فیروز دین کے چار بیٹے محمد امیر، علی اکبر، محمد ہاشم ومحمد اکبر ہوئے۔محمد امیر کے دو فرزند یونس ونواز ہیں
۔علی اکبر کے فرزند رفیق ہیں۔محمد ہاشم کے دو بیٹے انور وعارف ہیں۔نائب صوبیدار محمد کبر کے تین فرزند مظفر،
مظہر ونذر ہیں۔محمد خان کے تین بیٹے میر محمد، فتح محمد وخان محمد ہوئے۔فتح محمد کے فرزند عبدالقیوم ہیں۔خان
محمد کے پانچ بیٹے سید محمد، غوث محمد، نذر، رحیم واسحاق ہیں۔سید محمد گریجویٹ ہیں سیاسی، سماجی وتعمیراتی امور میں بھر
پور حصہ لیتے ہیں آپ کے دو فرزند ابراہیم وافراہیم ہیں۔نواب خان کے دو بیٹے بھٹی خان وراج خان تھے۔بھٹی
خان کے فرزند محمد امیر کے بیٹے نذیر ہیں۔راج خان کے دو بیٹے میرا کبر وغلام محمد ہوئے۔میرا کبر کے تین بیٹے
افضل، صادق وخادم ہیں۔غلام محمد کے فرزند اکرم ہیں۔ڈھوڈا خان کے فرزند میاں محمد دین ممتاز عالم دین
گزرے ہیں۔آپ کے تین بیٹے فیض عالم، مسلم اور احمد ہوئے۔فیض عالم کے چار فرزند غلام احمد، غلام سرور،
غلام مصطفیٰ وغلام مرتضیٰ ہیں۔غلام احمد ائرفورس سے چیف ٹیک ریٹائرڈ ہونے کے بعد دوبارہ کنٹریکٹ پر ملازم
ہیں۔آپ نے گریجویشن کیا ہے۔مثبت وتعمیری سوچ کے مالک ہیں۔آپ کے تین فرزند نثار، ذوالفقار ووقار
ہیں۔غلام سرور کے پانچ بیٹے امتیاز، اعجاز، ریاض، شہباز وشیراز ہیں۔مسلم کے فرزند ممتاز اور احمد کے دو فرزند
اسحاق وخالد ہیں۔جمال دین کے تین فرزند فتح خان، لعلدین ومحمد خان تھے۔لعلدین کے دو بیٹے نخی محمد وخان
محمد ہوئے۔نخی محمد کے دو فرزند سید احمد وولایت ہیں۔خان محمد کے فرزند نیاز احمد کے بیٹے خادم ہیں منگو خان
کے فرزند ششم دولا خان تھے جن کے تین بیٹے بہادر خان، عبدولی وقاسم علی تھے۔بہادر علی معروف بہادرو کے چار
فرزند سندر علی، ہاشم علی، کالو خان وبگاہ تھے۔کالو خان کے تین فرزند غازی محمد امیر، صادق وافسر ہوئے۔غازی محمد
امیر خان نے جنگ عظیم دوئم میں شرکت کی 1947ء کے جہاد آزادی کشمیر میں کرنل غلام رسول اعوان کی قیادت
میں اُوڑی محاذ پر بہادری وجرات کی عظیم تاریخ رقم کی آپ کی ایک ٹانگ اور ہاتھ برسٹ لگنے سے بری طرح

ناکارہ ہو گئے تھے۔آپ ایک عہد ساز شخصیت تھے۔حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے۔آپ کے دو بیٹے مقصود ومحبوب
ہیں۔صادق کا بیٹا اختر ہے۔علی محمد کے دو فرزند اسحاق ونذیر ہیں۔عبدل حسین کے دو فرزند حنیف واشرف ہیں۔
منور کے دو بیٹے مجید ومعروف ہیں۔بلور کے فرزند خان محمد تھے۔حالیہ زلزلہ میں خود، بیوی، بیٹا اور بہو شہید ہوئے
۔آپ کے چار فرزند شبیر، شمریز، یاسین وسلیم ہوئے۔قاسم علی کے تین بیٹے گلاب خان شہید، شیر جنگ، نوازش علی
ہوئے۔شیر جنگ کے دو بیٹے اکرم واشرف ہیں۔نوازش علی کے فرزند حنیف ہیں۔

آگرہ:

حضرت بابا اسماعیل خانؒ کی دوسری پشت میں دو بھائی گھراج خانؒ ومعراج خانؒ پسران فیروز
خانؒ گزرے ہیں گھراج خانؒ کی اولاد دبن، چھمب، ہیمہ ناڑی ودنی میں آباد ہے معراج خانؒ کے دو فرزند نکو خانؒ
وزر بخشؒ تھے نکو خانؒ کی اولاد آگرہ میں آباد ہے زر بخشؒ کے دو بیٹے لالو خانؒ ونصرا خانؒ تھے۔لالو خان کی اولاد
کلسن میں اور نصرا خان کی اولاد نکر میں آباد ہے۔تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق ص 638 پر رقمطراز
ہیں "اس وِنڈ میں اسماعیل خان کی پانچویں پشت میں نکو خان ایک بزرگ گزرے ہیں انہی کے نام پر یہ وِنڈ نکوال
کہلاتی ہے ان کی چوتھی پشت میں تین بھائی جمعہ خان، سودا خان ورانجھا خان ہوئے ہیں ڈوگرہ عہد حکومت میں
اس وِنڈ میں سب سے پہلے رانجھا خان کے فرزند منگل خان کو نمبرداری معہ سردپالی اس وِنڈ میں موجودہ نمبردار محمد
حسین خان منگل خان کی چوتھی پشت میں ہے جس کا سربراہ اس کا چچا قاسم خان ہے" نکو خانؒ حضرت بابا
اسماعیل خانؒ کی تیسری پشت میں تھے اور نکو خانؒ کی تیسری پشت میں جمعہ خان، سودا خان ورانجھا خان پسران مصر
ی خان بن بیرم خان بن نکو خان تھے نکو خان کے فرزند بیرم خان وفقر خان تھے فقر خان کی اولاد فقر آل کہلاتی
ہے بیرم خان کے بھی دو ہی بیٹے تھے مصری خان وسکر کلی۔سکر کلی کی اولاد سکر کلی آل کہلاتی ہے مصری خان
کے چار فرزند تمڑ خان، جمعہ خان وشوہدا خان ورانجھا خان گزرے ہیں تمڑ کے فرزند فقیر خان لاولد ہوئے جمعہ
خان کے بیٹے نتھو خان تھے جن کی اولاد نتھو آل معروف ہے شوہدا خان کے پوتے جنڈل خان تھے جن کی اولاد
جنڈل آل مشہور ہے رانجھا خان کی اولاد رانجھا آل کہلاتی ہے۔کاما آل، منا آل وکیڑا آل رانجھا خان کی اولاد ہی
کی ذیلی شاخیں ہیں۔ اس وِنڈ میں تقریباً گریجویٹ 26 اور پوسٹ گریجویٹ 25 ہیں۔

رانجھا آل:

رانجھا خان مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں ان کے پانچ فرزند کاما خان، میر ولی خان، نیاز و خان، منگل خان و منا خان تھے ڈوگرہ عہد حکومت میں اس وٹہ میں سب سے پہلے منگل خان کو نمبرداری معہ سرو پا ملی منگل خان قد آور اعلیٰ اوصاف اور خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے ۔ زمانہ آپ راجی میں سنگولہ وسالیاں ملدیالاں کے درمیان چپقلش رہی اور کئی بار خون خرابہ تک نوبت آئی ۔اور سب سے زیادہ آگرہ وٹہ متاثر ہوئے۔جب ملدیال قبیلہ سنگولہ پر چڑھائی کا ارادہ کرتا تو شالی سنگولہ سے ڈھو کی آواز لگائی جاتی تھی جنوبی سنگولہ والے ہمیشہ منگل خان کی آواز پر تاج محمد خان نمبردار کی قیادت میں اپنے بھائیوں کی مدد کے لیے آتے رہے اور ہمیشہ فتح سے ہمکنار ہوئے۔منگل خان ہی کی تحریک پر سردار تاج محمد خان سنگولہ کے پہلے نمبردار چنے گئے اور وٹہ آگرہ کے پہلے نمبردار سردار منگل خان منتخب ہوئے۔سردار منگل خان نمبردار کو والی پونچھ راجہ موتی سنگھ کی طرف سے سرو پا (خلعت سلطانی) بھی عطا کی گئی۔شالی سنگولہ والے ہمیشہ سردار منگل خان نمبردار کی ہمہ گیر پر عزم و پروقار شخصیت کی قیادت میں منظم و متحد رہے انہوں نے طویل عمر پائی ان کے تین فرزند بہادر و خان، غلام علی خان و فنس خان تھے بہادر و خان کے چھ بیٹے سندر علی، محمد بخش، یوسف علی، حسین خان، محمد شیر و ہوشناک خان تھے۔سندر علی کے تین فرزند محمد دین، حشمت خان و قاسم دین تھے۔محمد دین کے تین بیٹے نمبردار محمد حسین خان، محمد یعقوب و نمبردار محمد ایوب خان تھے۔نمبردار محمد حسین خان کے فرزند قیوم ہے۔محمد یعقوب کے دو بیٹے حنیف و مالک ہیں۔نمبردار محمد ایوب خان بی ڈی ممبر کئی بار یونین کونسل کے رکن منتخب ہوئے۔آپ کے چار فرزند ممتاز حسین ہیڈ کنسٹیبل، الطاف حسین بی اے، بی ایڈ ریٹائرڈ مدرس ہل چوک بازار میں کاروبار کررہے ہیں محمد شبیر امور حیوانات میں ملازم ہیں ملک اطوار حسین خان نے گریجویشن کرنے کے بعد اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن میں شمولیت اختیار کی اور بہت جلد ترقی کرتے ہوئے سیلز منیجر کے عہدہ پر متمکن ہیں پونچھ ڈولپمنٹ فورم کے عہدار ہیں حشمت خان کے چار بیٹے صوبیدار محمد لطیف، عبداللطیف، حنیف و رفیق ہیں۔صوبیدار محمد لطیف کے دو فرزند قادر و غفور ہیں۔عبداللطیف کا بیٹا آصف اور محمد حنیف کے چار بیٹے خلیل، جمیل، نصیب و صغیر ہیں رفیق کا بیٹا ریشم ہے۔نمبردار قاسم دین کے دو فرزند رحمت حسین و باغ حسین ہیں۔رحمت حسین طویل عرصہ تک بن بیک و حل چوک میں کاروبار کرتے رہے ہیں آپ محکمہ خوراک کے ڈیلر بھی تھے۔اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں۔آپ کے تین فرزند شکیل، جلیل بی کام و سبیل ہیں۔باغ حسین وٹہ بنی میں آباد ہیں۔آپ کے چھ بیٹے امتیاز، فیاض،

صابر، اعجاز، نشاد و شیراز ہیں۔محمد بخش کے چار فرزند غلام حیدر خان، محمد حسین، کیپٹن محمد امیر و محمد نور تھے۔غلام حیدر خان کے فرزند محمد یونس خان بی اے او ٹی ریٹائرڈ ہیں عربی معلم ہیں جماعت اسلامی کے مرکزی عہدیدار ہیں آپ کے پانچ بیٹے محمد ریاض کیئر ٹیکر گورنر ہاؤس کوئٹہ، فیاض، امتیاز، افتخار و اعجاز ہیں محمد حسین کے سات فرزند فاروق، عارف، معروف، اعظم، اطوار شہید، طارق و نثار ہیں کیپٹن محمد امیر خان نے جہاد آزادی کشمیر 1947ء میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے آپ نوشہرہ جموں محاذ پر کمپنی کی قیادت کرتے ہوئے دشمن کے خلاف نبرد آزما رہے آپ کا بیٹا شکور ہے۔محمد نور کے فرزند جاوید ہیں۔یوسف علی کے تین فرزند حوالدار محمد بشیر، محمد شفیع و محمد افسر ہوئے محمد بشیر زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین بھی تھے آپ کے چھ بیٹے محمد نذیر مرحوم، محمد الطاف، محمد نصیر شہید کارگل، محمد اشرف مرحوم، محمد حنیف مرحوم و محمد حبیب ہوئے محمد شفیع کے چار فرزند، جاوید، آصف، نواز و عابد ہیں محمد افسر کے چار بیٹے ہیں محمد ندیم خان ایم کام گولڈ میڈلسٹ محمد نسیم بی کام وحلیم بی اے ہیں اور ظہیر ایف ایس سی کے طالب علم ہیں حسین خان کے دو فرزند علی محمد و ولی محمد تھے علی محمد کے فرزند علی حسین ہیں ولی محمد کے چار بیٹے اختر، لطیف، رشید و جاوید ہیں محمد شیر کے تین فرزند علی محمد، علی اکبر و سلطان محمد تھے علی محمد کے دو بیٹے یعقوب و یوسف ہیں ۔علی اکبر کے پانچ فرزند نادر حسین، بابو مظفر حسین، نذیر حسین، سید حسین و جان محمد ہوئے انور حسین کے دو بیٹے بشارت و صداقت ہیں بابو مظفر حسین حاڑولی بازار میں کاروبار کرتے ہیں تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے چار بیٹے مزمل حسین ڈگری کالج راولاکوٹ زیر تعلیم ہیں آفتاب، امجد و مجمل زیر تعلیم ہیں نذیر حسین کے فرزند خالد ہیں۔ہوشناک خان کے دو بیٹے محمد افسر شہید و عاقی خان تھے محمد افسر کے دو فرزند صوفی محمد رفیق و محمد ارشاد ہوئے صوفی محمد رفیق دیہی امام و نکاح خوان تھے خداداد خوبیوں کے مالک تھے آپ کے دو فرزند یوسف و آصف ہیں عاقی خان کے اشرف ہیں۔

غلام علی کے پانچ فرزند علی اکبر، غلام نبی، بگاہ خان، فیروز خان و غلام حسین تھے صوبیدار علی اکبر نے جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا آپ کے تین بیٹے حسن محمد، مصطفیٰ و نجی محمد ہیں حسن محمد کے فرزند داؤد ہیں۔مصطفیٰ کے تین بیٹے نبیل، جنید و زین العابدین ہیں بگاہ خان کے دو بیٹے محمد افسر و علی اصغر ہوئے محمد افسر کے دو بیٹے جاوید، شکیل ہیں۔علی اصغر کے تین بیٹے جمیل، سلیم و شبیر ہیں۔فیروز خان کے دو فرزند محمد عظیم و خان محمد خان ہوئے خان محمد خان محکمہ تعلیم کراچی میں PET تھے آپ کے دو فرزند ڈاکٹر شاہجہان خان و شاہنواز خان ہیں ڈاکٹر شاہجہان خان نے بی فارمیسی، DHMS وایل ایل بی ہیں قانون ساز اسمبلی کا الیکشن لڑ چکے ہیں خداداد صلاحیتوں کے

مالک ہیں سنگولہ راولاکوٹ تحریک میں کابینہ سٹنڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں آپ نے اپنا موقف جاندار طریقے سے بیان کیا جس سے اس تحریک کو بہت زیادہ پذیرائی ملی آج کل کینیڈا میں ہیں آپ کے دو بیٹے ڈاکٹر ذیشان ایم بی بی ایس ونعمان ہیں۔غلام حسین کے تین فرزند علی بہادر، محمد کریم اور جان محمد ہوئے۔ علی بہادر کے تین بیٹے شبیر، کلیم وسلیم ہیں۔کریم کا بیٹا ساجد اور جان محمد کا بیٹا سجاد ہے۔ہنس خان کے چھ فرزند محمد خان، محمد امیر، شیر محمد، دوست محمد، جمس خان ومحمد حسین تھے۔محمد خان کے پانچ فرزند محمد اکبر، حسن میر، محمد عظیم، محمد عالم واکبر دین ہوئے۔ محمد اکبر کے تین فرزند بشیر، اسلم ورمضان ہیں۔ عظیم کے دو بیٹے نصیر ورشید ہیں۔محمد عالم کے تین بیٹے شبیر، ارشاد وامجد ہیں۔ اکبر دین کے تین فرزند اسحاق، اشفاق وقائم دین ہیں۔شیر محمد کے تین بیٹے مولوی حافظ محمد افسر، صوبیدار محمد قاسم خان وحاجی محمد اشرف ہوئے۔مولوی محمد افسر نے جہاد آزادی کشمیر میں عملاً حصہ لیا۔آپ کے دو فرزند طارق محمود وذوالفقار ہیں۔طارق محمود وزارت صنعت وتجارت میں افسر تعلقات عامہ تھے۔۔آپ کے دو بیٹے شعیب اور وقار ہیں۔صوبیدار محمد قاسم خان نے بھی جہاد آزدی کشمیر 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔زخمی بھی ہوئے بہادری کے صلہ میں اعلیٰ اعزازات سے نوازہ گیا۔آپ ممبر یونین کونسل سنگولہ بھی رہ چکے ہیں۔تحریک الحاق راولاکوٹ کے حق میں اپنا موقف تحریری پیش کیا۔آپ کے دو فرزند ہیں۔خالد محمود معلم اور خالق ہیں۔حاجی محمد اشرف کے دو فرزند ندیم، اور مولائیض احمد ہیں۔دوست محمد کے تین بیٹے شفیع، ریشم، واشرف ہوئے۔شفیع کے تین فرزند شمریز، پرویز اور بن قاسم ہیں۔ریشم کے پانچ بیٹے حنیف، شمیم، حمید، سہیل ونبیل ہیں۔جمس خان کے تین بیٹے یعقوب، شریف اور ایوب ہیں۔یعقوب کا بیٹا سجاد، شریف کے تین بیٹے ارسلان، مستنصر وآصف ہیں۔ایوب کے دو بیٹے صابر وصادق ہیں۔محمد حسین کے دو بیٹے محمد مقبول اور محمد مقصود ہیں۔محمد مقبول بلوچستان ھاؤس اسلام آباد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ کے تین فرزند فہیم، رحیم اور نجیب ہیں۔مقصود کے دو بیٹے معین وذیشان ہیں۔نیاز وخان کے دو فرزند باز خان وسنگی خان تھے۔باز خان کے دو بیٹے ہوشناک خان وبھوجو خان تھے۔ہوشناک خان کے فرزند صوبیدار میجر شیر احمد تھے۔آپ سنگولہ کی معروف شخصیت گزرے ہیں۔آپ نے جہاد آزادی کشمیر 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔آپ کے چار فرزند اقبال، مشتاق یشاق اور غفور ہیں۔بھوجو خان کے دو بیٹے ریشم واحمد ہوئے۔ ریشم کے تین فرزند مصطفیٰ، اشفاق ومنیر ہیں۔سنگی خان کے تین بیٹے چوکیدار بہادر علی، محمد حیات ومحمد حسین تھے۔ بہادر علی کے تین فرزند محمد اکبر، علی اصغر ومحمد شفیع ہوئے۔محمد اکبر نے جہاد آزادی میں بھر پور حصہ لیا اور جام شہادت

نوش کیا محمد شفیع کے پانچ فرزند خالق، محمد طارق، ارشاد، شارف وفاروق ہیں محمد طارق ایم اے (معاشیات) وایل ایل بی ہیں کراچی میں پریکٹس کرتے ہیں ان کے فرزند ضرار ہیں۔ارشاد کے فرزند فیصل ہیں۔

کاما آل:

رانجھا خانؒ کے فرزند کاما خانؒ کی اولاد کاما آل کہلاتی ہے۔کاما خان کے بیٹے ملکو خان، محمد بخش، گلو خان وبرخو خان تھے ملکو خان کے دو بیٹے نواب علی وما نعلی تھے برخو کے دو بیٹے ہنس خان ومور خان تھے نواب علی کے دو فرزند قاسم علی وفیض علی تھے قاسم علی کے دو فرزند یوسف ویعقوب ہوئے یوسف کے فرزند نذیر ہیں یعقوب کے دو بیٹے ساجد وجاوید ہیں۔فیض علی کے اکلوتے فرزند کیپٹن محمد حنیف خان تھے آپ قابل ذکر شخصیت تھے چند ایام قبل فوت ہوئے۔ان کے تین فرزند ہیں نسیم اقبال ایم اے (انگریزی) ہیڈ کلرک ھائر سیکنڈری سکول سنگولہ ظفر اقبال وقمر اقبال۔محمد بخش کے فرزند امیر علی تھے جن کے دو بیٹے محمد حسین وغلام حسین ہوئے غلام حسین کے فرزند بشیر وفاروق ہیں۔گلو خان کے دو بیٹے عمر علی ومنصر علی تھے عمر علی کے دو بیٹے محمد حسین وعلی شیر ہوئے محمد حسین کے سات بیٹے محمد ریشم، یوسف قیوم، یونس، حنیف، اسلم وخورشید ہیں محمد ریشم کے پانچ فرزند وزیر، صوبیدار توفیق، عمران، وسیم وآصف ہیں قیوم کے فرزند منصور ہیں یونس کے فرزند شوکت ہیں حنیف کے دو فرزند مبارک وفاظق ہیں اسلم کے فرزند زاہد ہیں خورشید کے فرزند عرفان ہیں۔مور کے دو بیٹے رنگی ومحمد شیر تھے رنگی کے فرزند علی محمد کے تین بیٹے اکرم، مظفر ولطیف ہیں محمد شیر کے دو بیٹے محمد اکبر وسلیمان ہیں۔

کیڑا آل:

رانجھا خانؒ کے فرزند دوئم میر ولی خانؒ تھے جن کے فرزند کیڑا خانؒ معروف گزرے ہیں جن کی اولاد کیڑا آل مشہور ہے ان کے سات بیٹے فضل خان، نواب علی، صوبہ، جمن علی، عمراج خان، منصر علی ومان علی تھے۔ فضلا خان کے فرزند فقیر علی کے بیٹے محمد حسین تھے۔جن کے فرزند یوسف ہیں۔نواب علی کے دو بیٹے یوسف علی وگلاب تھے۔یوسف علی کے چار بیٹے محمد حسین، غازی محمد اکبر، افسر واسلم ہوئے۔محمد اکبر کے تین فرزند یعقوب، ایوب وریشم ہیں۔افسر کے تین بیٹے نذیر، لطیف وشفیع ہیں۔اسلم کے دو بیٹے فاظق وعاشق ہیں۔صوبہ خان کے فرزند محمد افسر تھے جن کے بیٹے جان محمد ہیں۔جمن علی کے چار بیٹے دوست محمد، بگاہ، غلام حسین وسلطان محمد ہوئے۔دوست محمد کے تین فرزند خان محمد، بخی محمد ومحمد اکبر ہیں۔عمراج خان کے تین بیٹے فیروز، قاسم دین ویوسف دین

تھے۔فیروز دین کے فرزند محمد اکبر ہوئے۔قاسم دین کے چھ بیٹے محمد زمان، یعقوب، افسر، یوسف، رفیق، حوالدار محمد ریشم ہیں۔حوالدار محمد ریشم کے چار فرزند، صدیق بی اے، فہیم، نعیم، وحید ہیں۔یعقوب کا فرزند اویس ودختر زرینہ بی اے ہے۔افسر کے فرزند احمد ہیں۔رفیق کے تین بیٹے مرتضی، مصطفیٰ ومشتاق ہیں۔منصر علی کے چار فرزند محمد حسین، حسین خان، بلور علی ومحمد شیر ہوئے۔محمد حسین کے تین بیٹے حنیف، رفیق ولطیف ہیں۔حسین خان کے تین فرزند محمد شفیع مرحوم، حسن میر وحسن محمد ہوئے۔محمد شیر کے پانچ بیٹے علی اکبر، محمد اکبر، علی اصغر، اشرف وایوب ہیں۔مانعلی کے دوفرزند میر زمان ومحمد زمان ہوئے۔میر زمان کے چار بیٹے رحیم، عزیز، شبیر وسرور حکیم ہیں۔محمد زمان کے چار بیٹے صدیق، اشرف، انور وعبدالرحمان ہیں۔

منا آل:

رانجھا خانؒ کے فرزند منا خانؒ کی اولاد منا آل کہلاتی ہے ان کے چار بیٹے کالو خان، کھکر د خان، ناصرد وروشن علی تھے۔کالو خان کے تین بیٹے غلام محمد، محمد حسین، وغلام حسین ہوئے۔غلام محمد کے پانچ فرزند محمد اکبر، محمد ریشم، افسر، اشرف واکرم ہیں۔محمد حسین کے تین بیٹے رفیق، شفیق وعارف ہیں۔کھکرد خان کے تین فرزند محمد بخش، محمد علی ومحمد دین گزرے ہیں۔محمد بخش کے بیٹے گل حسین ہوئے۔جن کے چار فرزند خادم حسین، سید حسین ،نور حسین وعلی حسین ہیں۔محمد دین کے چار بیٹے محمد امیر، محمد افسر، عبدالرحمان، ومحمد شریف ہوئے۔محمد امیر کے تین فرزند یامین، رزاق ورياض ہیں۔محمد افسر کے فرزند برکت علی وعبدالرحمان کے دو بیٹے رمضان وشہزاد اور محمد شریف کے تین فرزند جنت حسین، کرامت واختر ہیں۔ناصرد کے فرزند اسماعیل اور روشن علی کے بیٹے غلام حسین تھے۔

فقر آل:

نکو خانؒ جد اعلیٰ آگرہ کے فرزند دوئم فقیر محمد خانؒ کی اولاد فقر آل مشہور ہے فقیر محمد خان کے دوفرزند نیکا خان ومہرد خان گزرے ہیں نیکا خان کے فرزند فتح محمد خان تھے جن کے چار بیٹے تاجو خان، محمد د خان، کرم داد لاولد ومہندی لاولد تھے تاجو خان کے فرزند محمد امیر خان تھے جن کے بیٹے نور محمد ہوئے ان کے تین فرزند امیر علی، محمد حسین وحسین خان تھے امیر علی کے تین بیٹے مولوی محمد عظیم، محمد قاسم ومحمد خان تھے مولوی محمد عظیم عالم وفاضل تھے آپ نے بطور معلم فرائض بھی سرانجام دیے آپ کے چار فرزند محمد نسیم خان، منصور احمد، نثار احمد ومحمد رحیم ہیں

محمد نسیم خان پاکستان ایئر فورس سے فلائنگ آفیسر ریٹائرڈ ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ دوبارہ کنٹریکٹ پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر ائر انٹیلیجنس تعینات ہوئے آپ کے دوفرزند نوید نسیم اور عامر نسیم ہیں نوید نسیم پشاور یونیورسٹی میں بی ایس سی انجینئرنگ کے طالب علم ہیں آپ کی دو بیٹیاں ڈاکٹر شازیہ نسیم MBBS وعابدہ نسیم MA ہیں منصور احمد MA,MEd صدر معلم مڈل سکول ڈنہ نمبر 4 ہیں آپ کے دو بیٹے وحید احمد وانیس احمد ہیں نثار احمد MA,BEd پرائمری مدرس ہیں آپ کے فرزند محمد عمر نثار ہیں۔محمد قاسم خان نے مادر وطن کا دفاع کرتے ہوئے 1965 میں جام شہادت نوش کیا آپ کے دوفرزند محمد نعیم خان ومحمد رشید حسرت ہیں محمد نعیم خان آزاد کشمیر رجمنٹ میں صوبیدار کلرک ہیں محمد رشید حسرت MA,MEd ہیں آپ کا تعلیمی کیرئیر شاندار رہا ہے بطور ماہر مضمون اردو ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ نصابی کتب، نصابی بورڈ آزاد کشمیر کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ جامع مسجد آگرہ کے خطیب بھی ہیں خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں آپ کے چار فرزند محمد طاہر رشید، محمد زائر رشید، مظاہر رشید، محمد عزیز ورشید زیر تعلیم ہیں۔محمد خان کے دوفرزند تسلیم ویوسف ہیں تسلیم کے تین بیٹے کامران، ذیشان وفیضان ہیں یوسف کے دوفرزند ریحان یوسف ورضوان یوسف ہیں۔محمد حسین کے دو بیٹے علی محمد ومحمد نور ہوئے علی محمد کے تین فرزند علی اکبر، زین اکبر وخان اکبر ہیں۔محمد نور کے فرزند دجاوید ہیں۔حسین خان کے چار فرزند صوبیدار محمد اکبر مرحوم محمد عارف، محمد کریم وحنیف ہیں۔صوبیدار محمد اکبر مرحوم نے تحریک آزادی کشمیر میں نمایاں حصہ لیا آپ نے 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بھی عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے کئی بار مسلم کانفرنس سنگولہ کے صدر رہ چکے ہیں آپ نے سنگولہ کی تعمیر وترقی میں عملاً حصہ لیا آپ کی نرینہ اولاد نہ تھی آپ کی صاحبزادی عائشہ ایم اے۔بی ایڈ سینئر معلمہ ہیں۔محمد عارف پرائمری معلم ریٹائرڈ ہوئے آپ کے چھ بیٹے طارق، ریاض' اعجاز' عرفان' نوید اور وقاص ہیں۔محمد کریم خان ضلع رجسٹریشن آفس راولاکوٹ میں کلرک تعینات ہیں آپ کے فرزند ندیم ہیں۔محمد حنیف گرلز ہائی سکول سنگولہ میں بطور کلرک فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

فتح محمد کے فرزند دوئم محمود خان تھے جن کے فرزند ناظر علی کے چار بیٹے منگل خان، میساہ خان، قاسم علی ودنگی خان تھے ۔منگل خان کے چھ فرزند ہوشناک خان، گلاب خان شہید، محمد حسین، صوبیدار نواب خان، محمد افسر خان ومحمد اکبر تھے۔ہوشناک خان کے فرزند محمد یاسین خان کے چار بیٹے محمد دلدار حیدر، محمد گلزار، محمد حنیف ومحمد اسحاق ہیں۔محمد دلدار حیدر سٹیٹ بنک آف مظفرآباد میں ملازم ہیں آپ کے تین فرزند توصیف، معید ونوید

ہیں۔توصف بی فارمیسی میں زیر تعلیم ہیں۔گلزار کے فرزند واصف ہیں۔محمد حنیف M.COM لیکچرر ہیں آپ کے تین فرزند عمر، عمار وفواد ہیں۔محمد اسحاق بی کام ہیں اور نیشنل بینک میں آفیسر تعینات ہیں ان کے بیٹے عمر، عمار وفواد ہیں۔محمد حسین کے فرزند محمد قاسم ہوئے ان کے دو بیٹے ڈاکٹر اخلاق احمد Phd واشفاق احمد ہیں۔صوبیدار نواب خان نے جہاد آزادی کشمیر میں بھرپور حصہ لیا آپ کے تین فرزند کرنل محمد ریشم خان، محمد اسلم خان ومحمد اکرم خان ہیں۔کرنل محمد ریشم خان نے 1963ء میں کمیشن حاصل کیا اور ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے انجینئر کور سے لفٹننٹ کرنل کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے 1990ء میں حلقہ شرقی باغ سے قانون ساز اسمبلی کے الیکشن میں حصہ لیا سات ہزار ووٹ حاصل کیے جلد سیاست سے کنارہ کش ہو گئے آپ کے دو فرزند کیپٹن محمد یوسف ومحمد حنیف ہیں آپ کی بیٹیاں بھی تعلیم یافتہ ہیں۔محمد اسلم خان BA,JDP محکمہ تعلیم میں PET ہیں آپ کے بیٹے ڈاکٹر محمد یونس DHMS، محمد عتیق ایف اے وعاطف BBA ہیں آپ کی بیٹیاں بھی تعلیم یافتہ ہیں۔محمد اکرم کے تین فرزند آصف، توصیف وشفیق ہیں۔محمد افسر کے چار بیٹے محمد انور، خادم، بنیامین ویونس ہیں۔محمد انور چیئرمین مقامی زکوۃ کمیٹی رہ چکے ہیں آپ کے فرزند جنت حسین وشار ہیں میساء خان کے تین فرزند بگاہ خان شہید، صوبیدار عبدالعزیز خان ومحمد سلیمان ہوئے۔صوبیدار عبدالعزیز کے چار بیٹے جاوید عزیز MA,MEd سینئر سائنس مدرس، ساجد عزیز MBA، زائد عزیز MA وعابد عزیز ICMA ہیں۔جاوید عزیز کے فرزند شعیب ہیں۔ساجد عزیز کے دو بیٹے اویس اور حارث ہیں۔سلیمان کے بیٹے افضل، اجمل ومقصود ہیں۔منگی خان کے تین بیٹے محمد زمان، خان محمد وسلیمان ہوئے۔محمد زمان کے دو بیٹے محمد سعید ومظفر سعید ہیں۔محمد سعید کے بھی دو بیٹے مشتاق واشفاق ہیں۔خان محمد کے فرزند اکرم واشرف ہیں۔اشرف کے فرزند خورشید ہیں۔مہرو خان کی تیسری پشت میں عمر لاولد وہاشم علی تھے۔ہاشم علی کے فرزند محمد حسین بھی لاولد گزرے ہیں۔

نتھو آل:

معری خانؒ کے فرزند دوئم جمعہ خانؒ تھے ان کے دو فرزند عتیق خانؒ لاولد و نتھو خانؒ تھے نتھو خان کی اولاد نتھو آل کہلاتی ہے ان کے تین فرزند متولی خان، نتیر خان ونذرو خان نمبردار گزرے ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ ص 638 کے مطابق ''جمعہ خان کی اولاد سے نذرو خان نمبردار تھے بندوبست میں ان کی اولاد سے نمبرداری جاتی رہی،، نذرو خان نمبردار کے فرزند اچھا خان تھے جن کے دو بیٹے زمان علی وشراب علی تھے زمان علی کے تین بیٹے فتح محمد، محمد دین وگلاب خان تھے۔فتح محمد کے دو فرزند صوبیدار محمد اقبال خان ومحمد ریشم ہیں۔صوبیدار محمد اقبال

معروف شخصیت ہیں آپ کے دو بیٹے خورشید اقبال وخالد اقبال ہیں محمد ریشم کے تین بیٹے مقبول، جاوید ویوسف ہیں۔شراب علی کے پانچ فرزند عالمشیر، محمد یاسین، سلطان محمد، علی محمد وسخی محمد ہوئے۔عالمشیر کے تین بیٹے ایوب، عزیز وشریف ہیں۔ایوب کے فرزند نزیر ہیں عزیز کے فرزند ارشاد ہیں محمد یاسین کے پانچ فرزند محمد سلیم، خالد، محمد عیسیٰ، محمد موسیٰ انسپکٹر آئی بی ومحمد جاوید ہیں محمد سلیم کے فرزند حلیم ہیں سخی محمد کے دو بیٹے عارف وفاروق ہیں۔حتولی خان کے دو فرزند شمس خان وناظر خان تھے۔شمس خان کے دو بیٹے بہادر علی ومحبت علی تھے۔بہادر علی کے فرزند امیر علی تھے جن کے بیٹے محمد یعقوب ہیں ان کے چھ فرزند نور حسین، خادم حسین، ممتاز، سرور، مشتاق ومقبول ہیں محبت علی کے بیٹے محمد نور تھے جن کے فرزند گل خان ہوئے ان کے فرزند محمد افسر ہیں۔ناظر خان کے فرزند حسو خان تھے جن کے دو فرزند علی اکبر وحسین خان ہوئے۔علی اکبر کے تین بیٹے صوبیدار محمد شریف خان، محمد آزاد ومحمد عزیز ہیں صوبیدار محمد شریف خان کے چھ فرزند ارشاد، اشراف، اسحاق، شہزاد، اعجاز ونوشاد ہیں۔ حسین خان کے فرزند محمد اشرف ہیں ان کے دو فرزند منیر وآمین ہیں۔فقیر خان کے فرزند سنگی خان وجماعت خان تھے۔سنگی خان کے فرزند گوہر علی تھے جن کے بیٹے حسین خان کے تین فرزند خان ولی، جان محمد وشیر محمد ہیں۔خان ولی کے پانچ بیٹے یوسف، آصف، صابر، سلیم ورشید ہیں۔جان محمد کے فرزند عمران ہیں۔جماعت خان کے دو بیٹے بلور خان وگل خان گزرے ہیں۔بلور خان کے فرزند نوازش علی تھے ان کے چار بیٹے محمد سلیمان، محمد خان، محمد شریف ومحمد کریم ہیں محمد سلیمان کے فرزند محمد اکرم ہیں۔گل خان کے دو فرزند محمد اکبر خان ومحمد افسر ہوئے۔محمد اکبر خان کے چار فرزند یوسف شہزاد، محمد لطیف، محمد حنیف ومحمد شبیر ہیں۔یوسف شہزاد MA,BEd,LLB قابل ذکر ہیں آپ بطور SST ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ کے دو فرزند کامران شہزاد اور مہران شہزاد ہیں کامران شہزاد BSC کا امتحان دے چکے ہیں محمد لطیف کے تین بیٹے ثاقب، عاقب وعاطف ہیں۔ محمد حنیف کے تین بیٹے زائد، عابد اور داؤد ہیں محمد شبیر کے تین فرزند شعیب، بلال اور وحید ہیں۔محمد افسر کے فرزند خالد افسر وطاہر افسر وغیرہ ہیں۔

سکر گلی آل:

نکو خانؒ کے پوتے سکر گلی بن بیرم خانؒ کی اولاد سکر گلی آل کہلاتی ہے ان کے تین بیٹے نور محمد، دین محمد اور مرچا خان تھے نور محمد کی اولاد بور کھہ اور دین محمد کی اولاد بھاٹہ سنگولہ میں آباد ہے مرچا خان کے فرزند ستار محمد المعروف ستارا خان کے دو فرزند تمر دخان ومحمد حسین المعروف مندا خان تھے تمر دخان کے فرزند نواب علی ومحمد شیر

تھے نواب علی کے سات فرزند امیر علی، گل حسین، بگاہ خان، ہوشناک خان، محمد حسین، غلام حسین، واکبر حسین تھے امیر علی کے فرزند حسن میر ہوئے جن کے تین بیٹے بشیر، روشن ونذیر ہیں۔گل حسین کے فرزند مصطفیٰ کے چار بیٹے مرتضیٰ، شہزاد، خورشید ورشید ہیں۔ بگاہ خان کے تین بیٹے علی اصغر، علی افسر وعلی اکبر ہوئے۔علی اصغر کے فرزند علی حسین ہیں۔علی اکبر کے پانچ بیٹے نور حسین، مظفر حسین، منظور، منصور وندیم ہیں۔ ہوشناک خان کے چار فرزند محمد حنیف، محمد شریف، محمد لطیف ومحمد یوسف ہیں محمد شریف کے فرزند سید حسین ہیں۔محمد لطیف ایم اے ہیں آپ نیشنل بینک آف پاکستان کی آڈٹ سیکشن کے کلاس ون آفیسر ہیں۔آپ کے فرزند عثمان لطیف ہیں محمد یوسف کے فرزند ضیاء الرحمان ہیں محمد حسین کے دو بیٹے معروف وجاوید ہیں معروف کے دو فرزند کاشف وعاطف ہیں۔ جاوید کا فرزند آصف ہے غلام حسین کے تین بیٹے محمد رفیق سابق ممبر یونین کونسل، محمد صدیق ومحمد رحیم ہیں رفیق کے دو بیٹے شوکت وصداقت ہیں رحیم کے دو فرزند شکیل ونعیم ہیں اکبر حسین کے تین فرزند محمد شفیع، یعقوب وداؤد ہیں۔محمد شفیع کے دو بیٹے محمد علی واحمد علی ہیں یعقوب کے دو فرزند رزاق وریاض ہیں داؤد کے بھی دو فرزند نعمان وذیشان ہیں۔ محمد حسین المعروف مندا خان کے فرزند فیض علی گزرے ہیں۔فیض علی کے تین بیٹے گل حسین، محمد حسین وغلام حسین تھے۔گل حسین کے چھ فرزند دختر حسین، صابر حسین، انور حسین، سید حسین، سرور حسین وخادم حسین ہوئے دختر حسین کے فرزند اختر ہیں صابر حسین کلسن حاڑ میں رہائش پذیر ہیں آپ کے تین فرزند جنت حسین، خورشید ورحمت حسین ہیں انور حسین کے دو فرزند طارق وفاروق ہیں سید حسین کے تین بیٹے لطیف حنیف وحکیم ہیں سرور کے فرزند عاشق اور خادم حسین کے تین بیٹے مظفر، مجید وراشد ہیں۔محمد حسین کے دو فرزند محمد ریشم ومحمد اشرف ہیں محمد ریشم کے چار فرزند محمد اکرم، محمد افسر خورشید وشکیل ہیں۔محمد اکرم حرا ماڈل سکول سنگولہ میں بطور معلم فرائض سرانجام دے رہے ہیں محمد اشراف کے چار بیٹے لطیف، اشرف، آصف وکاشف ہیں غلام حسین کے دو فرزند سید اکبر ومیرا اکبر ہیں سید اکبر کے تین بیٹے الیاس، اسحاق وارشاد ہیں۔میرا اکبر کے فرزند منظور ہیں۔

جنڈل آل:

مصری خان کے فرزند سوئم شوہدا خان کے پوتے جنڈل خان بن تاجو خان کی اولاد جنڈل آل کہلاتی ہے جنڈل خان کے چار فرزند ملی خان، فتح علی، جمعہ خان ومحمد بخش تھے ملی کے فرزند میاں محمد دین تھے جن کے بیٹے کالا خان ہیں۔کالا خان کے تین فرزند غازی محمد خلیل، محمد خالق وطالب ہیں۔جمعہ خان کے دو بیٹے بلور علی وسندر

علی تھے۔بلور علی کے دو فرزند محمد ابراھیم وصوبیدار محمد اسماعیل تھے۔محمد ابراھیم کے دو بیٹے معروف واکسیر ہیں۔ صوبیدار محمد اسماعیل کے دو فرزند رؤف بی اے وظہیر ہیں ان کی بیٹی رقیب ایم اے۔ایم ایڈ سینئر معلمہ ہیں۔سندر علی کے فرزند گلزار ہیں۔محمد بخش کے فرزند جنگی شیر کے دو بیٹے یامین وحنیف ہیں یامین کے دو بیٹے آصف وثاقب ہیں۔حنیف کا فرزند طالب ہے۔محمد بخش کی اولاد آگرہ میں آباد ہے۔جبکہ جمعہ خان وملی خان کی اولاد کلسن میں آباد ہے۔

ہست آل:

حضرت بابا اسماعیل خانؒ کے فرزند دوئم ہست خانؒ کی اولاد ہست آل کہلاتی ہے ہست آل آگرہ کلسن دبنی وپلنگی وغیرہ میں آباد ہیں ہست خانؒ کی چوتھی پشت میں دادن خان، فقیر خان وشما خان گزرے ہیں۔دادن خان کے فرزند نورو خان کے چار فرزند متولی، راجولی، ناظر اور کالا تھے متولی وراجولی کی اولاد دبنی میں آباد ہے ناظر خان اور کالا خان کی اولاد آگرہ میں آباد ہے ناظر خان کے فرزند صحبت علی تھے جن کے بیٹے خان محمد ہوئے ان کے دو فرزند رفیق وعارف ہیں۔کالا خان کے فرزند مور خان تھے جن کے تین فرزند محمد عالم، محمد عظیم، دوست محمد اور ولی محمد ہوئے محمد عالم کے فرزند قیوم ہیں محمد عظیم کے دو فرزند محمد ایوب واسلم ہیں ولی محمد کے دو فرزند غلام سرور وغلام اکبر ہیں۔فقیر خان کے فرزند چولا خان تھے ان کے فرزند ملی وشامد و تھے شامد و خان کے دو فرزند غلام علی ومیرد تھے غلام علی کے دو فرزند محمد عالم ومحمد عظیم معروف سمندر خان ہوئے محمد عالم کے چھ فرزند علی اکبر، علی اصغر، رشید، حنیف، اسحاق وعارف ہوئے علی اکبر کے فرزند زرین والیاس ہیں علی اصغر کے جاوید ووحید ہیں محمد اسحاق کے دو فرزند وسیم وشکیل ہیں محمد عظیم کے دو فرزند اشرف وانور ہیں اشرف کے دو فرزند عقل حسین وعابد حسین ہیں محمد انور کے فرزند مسعود ہیں۔

کلسن:

حضرت بابا اسماعیل خانؒ کی چوتھی پشت میں لالو خانؒ ونصرا خانؒ پسران زر بخشؒ بن معراج خانؒ بن فیروز خانؒ مشہور ومعروف گزرے ہیں۔لالو خانؒ کی اولاد کلسن میں آباد ہے جس کی وجہ سے یہ ونڈ لالو آل بھی کہلاتی ہے نصرا خانؒ کی اولاد نگر میں آباد ہے لالو خانؒ کے چھ فرزند مصری خانؒ، بگاہ خانؒ، بھنڈ خانؒ، کالا خانؒ، کھکیا خانؒ وبریام خانؒ لاولد گزرے ہیں مصری خانؒ کے دو فرزند نصا خانؒ وکوڑا خانؒ تھے نصا خانؒ کی اولاد نصا

آل کہلاتی ہے نمتا خان کی تیسری پشت میں محمود خان، نمبر دار کالا خان، ناظر خان و متولی خان پسران جابو خان بن تاجو خان تھے۔ محمود خان کی اولاد محمود آل کہلاتی ہے کوڑا خان کی اولاد کوڑا آل کہلاتی ہے کوڑا خان کی تیسری پشت میں بوڑا خان بن تاج محمدؒ بن خیرو خان گزرے ہیں بوڑا خاان کی اولاد بوڑا آل کہلاتی ہے۔ بگاہ خان بھڈ خان و کالا خان پسران لالو خان کی اولاد بالترتیب بگاہ آل، بھڈ آل و کالا آل معروف ہیں۔ جبکہ لالو خان کے فرزند کھکیا خان کے بیٹے جھگڑا خان کی اولاد جھگڑ آل مشہور ہے۔ اس وٹھ میں تقریباً گریجویٹ 19 اور پوسٹ گریجویٹ 14 ہیں۔

نمتا آل:

نمتا خان کی اولاد نمتا آل کہلاتی ہے۔ نمتا خان کے فرزند تاجو خان تھے جن کے دو بیٹے جابو خان و جمیل خان گزرے ہیں۔ جابو خان کے چار فرزند محمود خان جد اعلیٰ محمود آل نمبر دار کالا خان، ناظر خان و متولی خان تھے۔ نمبر دار کالا خان کے دو بیٹے جنگی خان و یوسف علی خان تھے۔ نمبر دار یوسف علی خان کے تین فرزند نمبر دار باسی خان، فیروز خان و بلور علی تھے۔ نمبر دار باسی خان کے تین بیٹے نمبر دار خان ولی خان، جان محمد خان، و محمد خان ہوئے۔ نمبر دار خان ولی خان تاریخ ساز شخصیت ہیں۔ جہاد آزادی کشمیر 1947ء میں بھرپور حصہ لیا آپ سیاسی ، سماجی و تعمیراتی امور میں پیش پیش رہے۔ اپنے خاندان کے شجرہائے نسب بڑی محنت سے ایک رجسٹر میں قلمبد کیے ہوئے ہیں۔ حالیہ زلزلہ میں زخمی ہوئے۔ آپ کے چار فرزند ہیں۔ محمد یعقوب، ایم اے یونائٹڈ بنک میں آفیسر تھے۔ ریٹائرمنٹ حاصل کر لی۔ محمد حنیف خان ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ آپ ضلعی ہیڈ کوارٹر راولا کوٹ میں پریکٹس کر رہے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کے مرکزی رہنما ہیں۔ محمد ریشم ایم اے نیشنل سیونگ سینٹر میں آفیسر ہیں۔ محمد رشید ایم اے محمد یعقوب کے دو فرزند اعجاز و امتیاز ہیں۔ فیروز خان کے دو بیٹے صوبیدار محمد اکبر خان و صوبیدار محمد افسر خان ہیں۔ صوبیدار محمد اکبر خان نے 1965 اور 1971 کی جنگوں میں حصہ لیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پاکستان اسٹیل میں سیکورٹی آفیسر تعینات ہوئے۔ آپ کے پانچ فرزند عبدالقیوم، عبدالغفار، حفیظ، رشید و رؤف ہیں۔ صوبیدار محمد افسر خان نے 1965ء کی جنگ میں لیپا، پانڈو، بھمبر و نوسیری محاذ پر اور 1971ء کی جنگ میں بھمبر و چھمب جوڑیاں محاذ پر خدمات سرانجام دیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد 1991ء کے بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیا اور یونین کونسل سنگولہ کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ اسی دوران عبدالعزیز خان سابق چیئرمین یونین کونسل نے سنگولہ کی قرارداد الحاق راولا کوٹ حکومت کو پیش کی تو آپ نے ممبران کی

کثرت رائے سے اسے منظور فرمایا۔ اسی قرارداد کی روشنی میں آل جموں و کشمیر کی مسلم کانفرنس کی حکومت جس کے وزیر اعظم مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان تھے۔ شرف قبولیت بخشتے ہوئے حکومتی نوٹیفکیشن جاری فرمایا۔ یہ آپ کا سنہری کارنامہ ہے۔ آپ نے گاؤں کی تعمیر و ترقی میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ آپ کے دو فرزند جاوید و طارق ہیں۔ بلور علی کے تین بیٹے شریف، اشرف و حبیب ہوئے۔ شریف کے دو فرزند بہرام و بابر ہیں۔ جنگی خان کے فرزند نواب خان کے دو بیٹے عالمشیر و علی محمد تھے۔ عالمشیر کے فرزند محمد افسر ہیں۔ علی محمد کے فرزند جنت حسین کے دو بیٹے رحمت حسین و رضوان حسین ہیں۔ ناظر خان کے فرزند شیر ولی تھے جن کے بیٹے حشمت علی کے تین فرزند محمد افسر، خان محمد و خان بہادر ہوئے۔ محمد افسر کے فرزند رضوان ہیں۔ خان محمد کے تین بیٹے یوسف، یونس و جاوید ہیں ۔ خان بہادر کے فرزند محمد صابر آرمی میں ہیں۔ متولی خان کے چار فرزند حشمت خان، بہادر علی، ہنس خان و مان علی تھے۔ حشمت خان کے فرزند جمالدین تھے جن کے تین بیٹے نذیر، یعقوب و ارشاد ہیں۔ بہادر علی کے دو فرزند محمد اکبر و نخی محمد ہوئے۔ محمد اکبر کے دو بیٹے جاوید و مظفر ہیں۔ نخی محمد کے چار فرزند ڈاکٹر محمد امین، محمد یوسف، یونس و یاسین ہیں۔ مان علی کے دو فرزند شریف و خالق ہیں۔ شریف کے پانچ بیٹے شوکت، لیاقت، عاشق، آصف و عابد ہیں۔ خالق کے دو بیٹے وقار و تنویر ہیں۔ جمیل کے دو فرزند موسم خان و سندر علی تھے۔ موسم خان کے فرزند فیروز دین کے تین بیٹے محمد نخی، افسر و عظیم ہوئے۔ محمد نخی کے تین فرزند اکرم، حسن محمد و عارف ہیں۔ حسن محمد کے دو بیٹے جاوید و پرویز ہیں۔ عظیم کے پانچ فرزند اسلم، اکبر، حنیف، صادق و فاروق ہوئے۔ اسلم کے دو بیٹے آصف و ساجد ہیں۔ صادق کا بیٹا الیاس ہے۔ سندر علی کے فرزند عبدالحسین ہوئے۔ آپ کے فرزند بابر رشید ہیں آپ کے بیٹے شعیب ہیں۔

محمود آل:

جابو خانؒ کے فرزند اوّل محمود خان مشہور و معروف گزرے ہیں ان کی اولاد محمود آل کہلاتی ہے محمود خان کے چار بیٹے جمن علی، میساء، سانولا و صوبہ خان تھے۔ جمن علی کے تین بیٹے روشن علی، ہوشناک و ہاشم گزرے ہیں روشن علی کے فرزند بھاگ ولی تھے جن کے تین بیٹے حوالدار حسن محمد، ایوب، و اکرم ہیں حوالدار حسن محمد کے چار فرزند عارف، جاوید، شکیل و شوکت علی ہیں عارف کے دو بیٹے اعجاز و سجاد ہیں ایوب کے دو بیٹے امجد و ساجد ہیں اکرم کے فرزند فاروق ہیں ہوشناک کے تین بیٹے عالمشیر، گلشیر و گلاب ہوئے عالمشیر کے تین فرزند محمد زمان، شریف و محمد نور ہوئے محمد زمان کے تین بیٹے منشاء، عثمان و غفور ہیں محمد نور کے چار بیٹے خلیل، عارف، قاسم و اقبال

ہیں محمد عارف پیر ودھائی راولپنڈی میں ہارڈ ویئر کا کاروبار کرتے ہیں گلشیر کے فرزند محمد حنیف کے چھ فرزند آزاد، شہزاد، ممتاز، الطاف، مشتاق وفراز ہیں گلاب کے دو بیٹے یوسف و یونس ہیں یونس کے پانچ بیٹے رحیم، حکیم، جلیل، شکیل وجمیل ہیں ہاشم کے تین فرزند محمد اکبر، غلام حسین شہید 1947ء ومحمد حسین ہوئے محمد حسین کے چھ فرزند اکرم، ارشاد، خورشید، رشید، افتخار وافضل ہیں اکرم کا بیٹا طارق ہے۔ محمد خان کے فرزند دوئم میساء خان تھے جن کے دو بیٹے فقیر خان وسمندر علی تھے فقیر خان کے دو فرزند سلطان محمد وگلشیر خان تھے سلطان محمد کے پانچ بیٹے لطیف، صدیق، رفیق، یٰسین وحنیف ہیں لطیف کے دو بیٹے اعجاز وآصف ہیں صدیق کے بھی دو بیٹے فضل وشفقت ہیں رفیق کے فرزند خورشید ہیں محمد یاسین کے تین بیٹے نصیر، نوید وندیم ہیں حنیف کا بیٹا نثار ہے۔ گلشیر خان کے چار فرزند محمد امیر، محمد کریم مرحوم محمد سلیم ومحمد نصیب ہوئے محمد امیر کے فرزند شبیر ہیں جن کا بیٹا رضوان ہے محمد کریم کے فرزند شکیل ہیں محمد سلیم انگلینڈ میں ہیں فلاحی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں آپ کے فرزند سہیل ہیں محمد نصیب بی اے۔ بی ایڈ پرائمری معلم مڈل سکول بیرموں تعینات ہیں ٹیچر آرگنائزیشن کے اعلیٰ عہدے دار ہیں سماجی وفلاحی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں بائی تا دھار سڑک آپ ہی کی کوششوں کا ثمر ہے آپ ادرہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کے دو فرزند عمران وعرفان زیر تعلیم ہیں۔

محمد خان کے فرزند صوبہ خان کے چار بیٹے سہادم، زمان علی، منصر علی وحسین خان تھے سہادم کے فرزند عظم خان کے دو بیٹے روشن وریشم ہیں روشن کے تین فرزند مقصود، مقبول ورشید ہیں زمان علی کی اولاد سے نذیر وانور ہیں۔ منصر علی کے دو فرزند نخی محمد ومحمد خان تھے نخی محمد کے چار بیٹے سلیمان، انور، منظور ومیر حسین ہوئے سلیمان کے فرزند سلیم ہیں انور کے فرزند سہیل ہیں منظور کے تین بیٹے نسیم، ندیم، ونعیم ہیں میر حسین کے تین فرزند طارق، رمیض ومنیب ہیں۔ محمد خان کے تین فرزند ڈاکٹر محمد حکیم خان، محمد نسیم ومحمد جاوید ہیں محمد حکیم خان ایم اے۔ ایم ایڈ سینئر مدرس ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ طویل عرصہ تک مرکزی جامع مسجد بیرموں میں خطابت کے فرائض سر انجام دیتے رہے DHMS اور روحانیت ومخفیات میں اسناد حاصل کی ہیں تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے چھ فرزند عتیق الرحمن، شفیق الرحمن بی کام، عنایت الرحمن، حفیظ الرحمن، مظہر الرحمن ومنیب الرحمن زیر تعلیم ہیں ڈاکٹر محمد نسیم خان نے ایف اے کے بعد DHMS وڈسپنسر کی اسناد حاصل کی ہیں آپ بنی ودیری بازار میں پریکٹس کررہے ہیں آپ کے دو فرزند عامر اور جنید ہیں حسین خان کے چھ فرزند غازی صوبیدار محمد نور خان، محمد اسلم، عبداللہ، بشیر، لطیف ومحمد امیر ہیں صوبیدار محمد نور خان نے جنگ عظیم دوئم میں حصہ لیا اس کے بعد جہاد کشمیر

میں بڑھ چڑھ کہ حصہ لیا 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں بھی حصہ لیا 1971ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں کے محاذ پر عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے 1973ء میں صوبیدار کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے 1983ء کے بلدیاتی الیکشن میں حصہ لیا اور ممبر ضلع کونسل پونچھ منتخب ہوئے سنگولہ روڈ کی تعمیر ودیگر ترقیاتی کاموں میں بھرپور حصہ لیا آپ نے حج کی سعادت بھی حاصل کی ان کی بیٹی نثارہ بیگم بی اے۔ بی ایڈ سینئر معلمہ وفرزند یونس ندیم (مرحوم) بی اے بی ایڈ ابوظہبی میں سرویئر تھے اچانک دل کا دورہ پڑنے سے جوانی میں ہی داعی اجل کو لبیک کہا آپ کے فرزند فیصل، شیراز وانویز ہیں اسلم کے چار بیٹے ارشاد، دلشاد، نوشاد اور خورشید ہیں عبداللہ کے تین فرزند عارف، وارث اور نصیر ہیں بشیر کے تین بیٹے عاشق، منشاء واعجاز ہیں لطیف کے دو بیٹے ادریس وظہیر ہیں محمد امیر طویل عرصہ سے ابوظہبی میں ملازم ہیں آپ کے چار فرزند منیر، صغیر، نوید اور ماجد ہیں۔

کوڑا آل:

لالو خانؒ کے پوتے کوڑا خانؒ ونھا خانؒ پسران مہری خانؒ گزرے ہیں کوڑا خان کی اولاد کوڑا آل کہلاتی ہے کوڑا خان کے پوتے تاج محمدؒ تھے جن کے فرزند بوڑا خان گزرے ہیں ان کی اولاد بوڑا آل کہلاتی ہے کوڑا خان کے تین بیٹے چہلا خان، گیگا خان وخیر دخان تھے، چہلا خان کے فرزند جابو خان تھے جن کے بیٹے کالو خان کے دو فرزند بہادر علی وحسین خان تھے۔ بہادر علی کے تین بیٹے مولوی محمد اکبر خان، علی اکبر وغلام نبی ہوئے۔ مولوی محمد اکبر خان وِنڈکلسن کے امام ونکاح خوان بھی ہیں۔ آپ مرکزی جامع مسجد بیرموں سنگولہ کے امام بھی ہیں۔ آپ کے دو فرزند محمد حنیف ومحمد خان ہیں۔ محمد حنیف کے تین بیٹے زبیر، سجاد ونثار ہیں۔ محمد خان کے بھی تین ہی فرزند اعجاز، ایاز واشتیاق ہیں۔ علی اکبر کے دو بیٹے ربنواز واختر ہیں۔ غلام نبی کے تین فرزند داؤد، مقصود ومقبول ہیں۔ حسین خان کے تین بیٹے محمد افسر، محمد لطیف وحاجی محمد صدیق ہیں۔ محمد افسر کے فرزند عبدالوحید ہیں۔ محمد لطیف کے بیٹے اصغر ہیں، حاجی محمد صدیق کے تین بیٹے نور افسر، سید افسر اور وسیم اکرم ہیں۔ گگا خان کے فرزند سنا خان تھے جن کے تین فرزند جمعدار خان، مستانا خان وناصر خان تھے۔ جمعدار کے دو فرزند محبت علی امام مسجد ورسمت خان تھے۔ رسمت خان کا فرزند محمد حسین ٹوپی میں آباد ہوا جس کے فرزند محمد یوسف ہیں۔ مستانا کے فرزند سبز علی تھے جن کے بیٹے فتح نور کے تین فرزند حسن محمد، نخی محمد ورحمت حسین ہیں۔

بوڑا آل:

کوڑا خانؒ کے پوتے تاج محمد خانؒ بن خیرو خانؒ تھے تاج محمد خانؒ کے تین فرزند بوڑا خانؒ، پندا خان وثابت علی تھے۔ بوڑا خانؒ درویش صفت صاحب کشف بزرگ تھے جسامت کے لحاظ سے کمزور تھے آپ نے اپنے گھر کے ساتھ مسجد تعمیر کی اور شب وروز عبادت میں گزارتے تھے کہا جاتا ہے کہ رات کی تنہائی میں ایک گھوڑا سوار بزرگ بھی اس مسجد میں تشریف لاتے تھے اور بوڑا خان کے ہمراہ عبادت کرتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ان کے چار بیٹے قاسم علی، بہادر علی، غلام علی وعطا محمد بہادر وجری گزرے ہیں۔ قاسم علی کے چار بیٹے محمد بخش، بھاگ خان، ملک شیر وچوکیدار غلام محمد تھے۔ محمد بخش کے دو فرزند سخی محمد ومحمد اکبر ہوئے۔سخی محمد کے دو بیٹے سید محمد وحسن محمد ہیں۔ محمد اکبر کے دو فرزند محمد حنیف ومحمد لطیف ہیں۔ حنیف کے فرزند سلیم ہیں۔ محمد لطیف پولیس میں ملازم ہیں۔ان کے چھ فرزند رفیق، اظہر وعتیق وغیرہ ہیں۔ بھاگ خان کے چار بیٹے بگاہ خان، نور عالم، عبدالکریم وعبد الحسین ہوئے۔ بگاہ خان کے چار فرزند محمد شریف، محمد اشرف، محمد ریشم ومحمد افسر ہیں۔ محمد شریف کے دو بیٹے اجمل وذیشان ہیں۔ محمد اشرف کے فرزند ظہیر ہیں۔ محمد ریشم کے تین فرزند مقصود احمد طاہر وزاہد ہیں۔ محمد افسر بنی بازار میں پولٹری فارم کے مالک ہیں۔ کوئٹہ میں بطور کلرک فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔ آپ تعلیم یافتہ ہیں۔ آپ کے چار فرزند قمر احمد بی کام، شاہد، منیر وصغیر ہیں۔ نور عالم کے دو فرزند عبدالحمید وعبدالجید ہیں۔ عبدالحمید ہیڈ کنسٹیبل ہیں۔ آپ کے فرزند فیصل ہیں۔ حوالدار عبدالکریم خان نے 1965ء و 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا۔ان کے چھ فرزند محمد الطاف قادر، عبدالقادر، عبدالخالق، عبدالمالک، عبدالستار وعبدالقدیر ہیں۔ محمد الطاف قادر بولان ٹیکسٹائل میں منیجر ہیں۔ آپ کے تین فرزند شیراز، ایاز وفراز ہیں۔ عبدالقادر حاذولی بازار میں کاروبار کر رہے ہیں۔ آپ کے دو فرزند اعجاز وعدیل ہیں۔ عبدالخالق کے فرزند نعمان ہیں۔ عبدالمالک کے فرزند ظہیر ہیں۔ عبدالقدیر ایم اے انگریزی ہیں۔ حاذولی سنگولہ میں انگلش میڈیم سکول کے منتظم اعلیٰ ہیں۔ عبدالحسین کے چار بیٹے اکرم، سلیم، خورشید ورشید ہیں۔ ملک شیر کے دو بیٹے عبدالعزیز ومحمد نور ہیں۔ عبدالعزیز کے چار فرزند ممتاز، نواز، شاکر وصادق ہیں۔ محمد نور کے فرزند امتیاز ہیں۔ چوکیدار غلام محمد خان گاؤں کے چوکیدار کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سنگولہ کا جملہ ریکارڈ پیدائش واموات ودیگر پنچائتی فیصلہ جات کی تعمیل وغیرہ کروانا آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ آپ کے تین فرزند صابر حکیم، صالحین ومحمد رحیم ہیں صابر حکیم مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ صالحین کے دو فرزند اشفاق واشتیاق ہیں۔ محمد رحیم پاک آرمی کی میڈیکل کور سے ریٹائرڈ ہونے کے بعد محکمہ

پولیس میں ہیڈ کنسٹیبل ڈرائیور ہیں۔ آپ کے دو فرزند نثار ووقار ہیں۔

بہادر علی خان نمبردار غلام علی آف دبن کے داماد تھے۔ آپ کے دو فرزند میاں بہاول احمد اور میاں شیر احمد تھے۔ بہاول احمد لاولد گزرے ہیں۔ میاں شیر احمد سیاسی، مذہبی وسماجی رہنما تھے۔ آپ دیہی امام بھی تھے آپ نے سنگولہ کی تعمیر وترقی ویکجہتی کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ نے بی ڈی نظام کے تحت الیکشن میں حصہ لیا اور بی ڈی ممبر منتخب ہوئے۔ آپ نمبردار حشمت خان آف دبن کے داماد اور نمبردار محمد خان کے بہنوئی تھے۔ آپ کے چار فرزند محمد حسین مرحوم، محمد مرزا خان، وزیر محمد اور راج محمد 1965ء میں شہید ہوئے۔ محمد حسین مرحوم کے فرزند عبدالرحمان ایم اے، بی ایڈ جونیئر مدرس ہیں آپ سماجی معاملات میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ آپ کے فرزند حمادالرحمان ہیں محمد مرزا خان پولیس سپیشل برانچ سے بعہدہ ہیڈ کنسٹیبل ریٹائر ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد سیاسی وسماجی امور میں بھرپور حصہ لیا آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس سنگولہ کے کئی بار صدر منتخب ہوئے۔ مسلم کانفرنس کے مرکزی رہنما ہیں سنگولہ کی تعمیر وترقی میں آپ نے قابل قدر خدمات سرانجام دیں آپ کے چھ فرزند شبیر احمد، شکیل، شفیق، مشتاق، حفیظ واشفاق ہیں۔ شبیر احمد ضلعی عدالت راولاکوٹ میں ناظر ہیں آپ کے فرزند اعجاز ڈگری کالج راولاکوٹ میں زیر تعلیم ہیں۔ وزیر محمد کے چار فرزند عمر حیات، محمد حیات، عمر معروف وعمر فاروق ہیں عمر حیات تعلیم یافتہ نوجوان ہیں آپ کے فرزند ذیشان ہیں۔ عطا محمد کے فرزند محمد سعید کے دو بیٹے ارشاد وذوالفقار ہیں۔ غلام علی کے تین بیٹے میر احمد، محمد شفیع ومحمد رفیق ہوئے۔ میر احمد کے چار فرزند محمد اختر، یامین، ڈاکٹر امین وبشیر بی۔اے ہیں۔ محمد اختر خان انسپکٹر انویسٹیگیشن برانچ کوٹلی میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں سماجی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ کا کردار مثالی رہا آپ کے چار فرزند مسعود اختر، شوکت، نصیر وعدنان ہیں۔ یامین کے فرزند آصف اور ڈاکٹر امین کے فرزند افراسیاب ہیں۔ محمد شفیع کے چار فرزند محمد شبیر، محمد کبیر ہیڈ کنسٹیبل محمد حلیم ومحمد صغیر ہیں۔ محمد شبیر ایم۔اے بی ایڈ جونیئر مدرس ہیں ان کے فرزند سجاد شبیر وبیٹی شازیہ دونوں بی ایس سی ہیں۔ محمد رفیق کے دو بیٹے سلیم وتسلیم ہیں۔

بگاہ آل:

لالو خان کے فرزند دوئم بگاہ خان کی اولاد بگاہ آل کہلاتی ہے۔ بگاہ خان کے فرزند دلدار خان تھے۔ جن کے بیٹے میرو خان کے دو بیٹے سربلند خان واچھا خان تھے۔ سربلند کی اولاد دبنی میں آباد ہے اور اچھا کی اولاد کلسن میں آباد ہے۔ اچھا خان کے تین فرزند سید علی، جھنڈو خان ومیر بخش گزرے ہیں۔ سید علی کے دو بیٹے فقیر

خان وروشن علی تھے۔فقیر خان کے بھی دو فرزند سندر علی ومنصر علی تھے۔سندر علی کے دو بیٹے جمس ومحمد حسین ہوئے۔
جمس کے فرزند صادق ہیں۔محمد حسین کے تین بیٹے علی افسر،لطیف وسعید ہیں۔لطیف کے تین فرزند آصف،اقبال
وجاوید ہیں۔منصر علی کے فرزند خان محمد ہیں جن کے چھ فرزند اورنگزیب،شمریز،پرویز،سلیم،جاوید وشہزاد ہوئے۔
اورنگزیب کے تین بیٹے ابرار،عمران وفدا ہیں۔شمریز کے دو فرزند وسیم وعاصم ہیں۔پرویز کے فرزند ذیشان ہیں۔
روشن علی کے تین بیٹے امیر علی،نواب علی وشیر علی تھے۔امیر علی کے پوتے خالق ولد عظیم ہوئے۔جن کے فرزند
شیراز ہیں۔نواب علی کے دو بیٹے غلام حسین وشاہ محمد ہوئے۔غلام حسین کے پانچ فرزند حمید،مجید،محمود،رشید
وخورشید ہیں۔شیر علی کے فرزند عبدالرزاق ہیں جن کے دو بیٹے سرفراز واشفاق ہیں۔جھنڈ خان کے فرزند بہادر
خان تھے جن کے بیٹے سلطانہ خان معروف گزرے ہیں۔سلطانہ خان کے فرزند محمد افسر کا بیٹا خورشید ہے۔میر
بخش کے چار بیٹے سرمست خان،جنگ باز خان،گوہر علی وبہادر علی تھے۔سرمست کے دو بیٹے حسین وشفیع ہیں۔
حسین کے دو بیٹے یاسین ورفیق ہیں۔یاسین کے فرزند نذیر ہیں۔رفیق کے تین بیٹے پرویز،شبیر وعزیز ہیں۔شفیع
کے دو بیٹے جہانزیب ومحبوب ہیں۔محبوب کے دو بیٹے الطاف ومحمود ہیں۔جنگ باز خان کے دو بیٹے محمد اکبر شہید
ونائب صوبیدار محمد نور ہوئے۔نائب صوبیدار محمد نور نے 1947ء، 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا اور بہادری
کی تاریخ رقم کی۔آپ یونین کونسل کے کئی بار ممبر منتخب ہوئے ہیں۔اور تعمیراتی کام کروائے قابل ذکر شخصیت ہیں
۔محمد اکبر کے فرزند اشرف اور محمد نور کے دو بیٹے شوکت وسرفراز ہیں۔گوہر علی کے فرزند محمد زمان ہوئے جن کے
بیٹے افسر ہیں۔

بھڈ آل:

لالو خان کے فرزند سوئم بھڈ خان کی اولاد بھڈ آل کہلاتی ہے۔ان کے تین فرزند تاجو خان المعروف
تیبو خان،یار محمد وجمیل تھے یار محمد کی اولاد دنیگا پانی باغ میں آباد ہے جن میں محمد صدیق بن سائیں مصاحب ومحمد
اسلم ولد عالم شیر قابل ذکر ہیں جمیل کے فرزند مانجی خان تھے جن کے دو فرزند مستو خان واحمد علی تھے مستو خان کے
فرزند پیر بخش کی اولاد ڈونگا تتری نوٹ آباد ہے جن میں بابو خان ولد مصری خان ومحمد افضل ولد فضل کریم۔نجی محمد
خان ولد سید محمد خان کھڑی شریف میرپور میں آباد ہے تاجو خان کے دو بیٹے خیر محمد خان ونیکا خان تھے خیر محمد خان
کے فرزند نیاز محمد خانؒ صاحب کشف ولی اللہ گزرے ہیں آپ کی زیارت گلے کے مقام پر باعث خیر وبرکت ہے
ان کے تین بیٹے حیدر خان لاولد حسین خان المعروف حسنا خان وحاجی زمان علی المعروف علی زمانؒ ممتاز عالم

دین اور ولی اللہ گزرے ہیں آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔ حاجی علی زمان مبلغ اسلام تھے آپ نے پیدل
حج کی سعادت حاصل کی سنگولہ سے بری رسموں کا قلع قمع کیا اور جگہ جگہ دین اسلام کی تبلیغ کی ڈنہ عیدگاہ، ڈبلی
دبن میں بطور معلم فرائض سرانجام دیے آپ ممتاز عالم دین یکتائے زمانہ تھے آپ پکھلی ہزارہ سے فارغ التحصیل
ہوئے اور کچھ عرصہ وہاں بھی درس وتدریس کے فرائض سرانجام دیے آپ نے شادی بھی پکھلی ہی سے حضرت
بابا سجاول کی اولاد سے کی تھی آپ شب وروز یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ہر جمعرات کو شیر آپ کی قدم بوسی
کے لیے آتا تھا۔آپ سے بے شمار کرامات منسوب ہیں۔میاں حسین خان بھی عبادت گزار ومذہبی شخصیت
گزرے ہیں۔آپ کے فرزند میاں میر زمان خان بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح دین اسلام پر سختی سے قائم رہے
آپ کے چار فرزند ہوئے۔محمد اسحاق مرحوم،محمد لطیف مرحوم،محمد حنیف مرحوم وملک محمد خان کشمیری،محمد اسحاق
کے پانچ فرزند نثار،ایف ایس سی،امجد،ماجد واجد ووقار اور دو بیٹیاں شہناز ایم ایس سی ونرگس بی اے ہیں۔محمد
لطیف کے دو فرزند طاہر وعمران ہیں۔محمد حنیف کے فرزند رضاہ ہیں یہ تمام خاندان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے ملک محمد خان
نے کشمیری گریجویشن کرنے کے بعد کچھ عرصہ کراچی وکوئٹہ میں ملازمت کی اس کے بعد گاؤں میں علامہ اقبال
ماڈل سیکنڈری سکول کے منتظم اعلیٰ کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔یہ سکول بنی بازار سنگولہ میں سب
سے پہلا انگلش میڈیم سکول ہے۔آپ اعوان یوتھ کونسل آزاد کشمیر کے جنرل سیکرٹری اور لبریشن فرنٹ کے اعلیٰ
عہدے دار ہیں۔تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ کا کردار اہم رہا ہے آپ کے فرزند اسامہ احمد زیر تعلیم ہیں۔نیکا
خان کے دو فرزند میر محمد خان وملکو خان تھے۔ملکو خان کے دو فرزند فقیر محمد ونور محمد تھے۔فقیر محمد کے دو فرزند محمد حسین
ومان علی تھے۔محمد حسین کے دو بیٹے محمد بشیر ومحمد ایوب ہیں۔محمد بشیر کے دو فرزند رحیم ورشید ہیں۔محمد ایوب کے تین
بیٹے قیوم،اکرم واقبال ہیں مان علی کے دو فرزند محمد یعقوب ومحمد اشرف ہیں۔محمد اشرف کے فرزند عابد ہیں۔

کالا آل:

لالو خان کے فرزند چہارم کالا خان کی اولاد کالا آل کہلاتی ہے۔کالا خان کی تیسری پشت میں ملکو خان
بن حبیب خان بن ٹھیلا خان معروف گزرے ہیں جن کے چار فرزند نواب علی خان،نیکوٹہ خان،بہادر خان ومحمد
عالم لاولد تھے نواب علی کے فرزند ناصر علی مشہور گزرے ہیں ناصر علی کے دو بیٹے محمد اکبر وبابو محمد خان گزرے
ہیں۔ محمد اکبر کے فرزند محمد حنیف ہوئے جن کے دو بیٹے نعیم وسلیم ہیں۔بابو محمد خان سنگولہ کی تعلیم یافتہ شخصیت
گزرے ہیں۔آپ پوسٹ مین کے علاوہ مرکزی جامعہ مسجد بیر موں سنگولہ کے خطیب وامام ونکاح خواں وسچے

عاشق رسول تھے۔آپ کے فرزند محمد عزیز خان اٹلی میں ملازم ہیں۔آپ بھی فلاحی امور میں بھرپور حصہ لیتے ہیں آپ کے دو فرزند عاصم وساجد ہیں۔نیکوٹہ خان کی چوتھی پشت میں آفتاب ومہتاب پسران محمد اشرف بن گل حسین بن فتح نور ہیں بہادر خان کے چار فرزند عیدولی، دین ولی، محمد حسین وزمان علی لاولد تھے عیدولی تھے جن کے فرزند محمد اکبر تھے ان کے دو فرزند محمد حبیب وعلی محمد ہوئے محمد حبیب کے دو بیٹے ندیم وعابد ہیں علی محمد کے دو فرزند شہزاد وشیراز ہیں دین ولی کے فرزند شیر محمد ہیں آپ کے دو فرزند محمد یوسف وشبیر ہیں محمد یوسف محکمہ پولیس آزاد کشمیر میں ہیڈ کنسٹیبل ہیں آپ کے فرزند سرفراز ہیں محمد حسین کے دو فرزند کیپٹن شاہ محمد خان ومحمد طفیل ہیں کیپٹن شاہ محمد خان نے 1965 اور 1971ء کی جنگوں میں بھرپور حصہ لیا اور عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں 1971ء کی جنگ میں جنگی قیدی رہے ریٹائرمنٹ کے بعد تعمیر وترقی کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتے ہیں تعمیری ومثبت سوچ اور اعلیٰ خوبیوں کے مالک ہیں آپ کے پانچ فرزند محمد ریاض خان، ڈاکٹر غلام شبیر خان، محمد طارق، محمد مظفر ومحمد وقار خان ہیں محمد ریاض خان ایم اے (اردو)، ایم اے (اکنامکس)، ایم ایڈ۔ماہر مضمون اکنامکس ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کے چیف کوآرڈینیٹر ہیں آپ کے چار فرزند حسان، ہمایوں، ثاقب وحسیب ہیں ڈاکٹر غلام شبیر قادری DHMS ڈبل ایم اے فارغ درس نظامی ہیں لاہور کے ایک کالج میں بطور لیکچرر تعینات ہیں آپ مصنف بھی ہیں آپ کے فرزند محمد احمد ہیں محمد طارق بیرون ملک ہیں محمد مظفر خان بی اے، بی ایڈ پرائمری معلم مڈل سکول بیرموں سنگولہ ہیں ان کی بہین نصیر کوثر ایم اے انگلش ہیں محمد طفیل کے فرزند عبدالرحمان ہیں۔

جھگڑآل:

لالوخان کے فرزند پنجم کھکیا خان کے فرزند جھگڑا خان کی اولاد جھگڑآل کہلاتی ہے۔جھگڑا خان کے دو بیٹے حرمت خان ولطیف اللہ تھے حرمت خان کے فرزند ناظر خان مشہور گزرے ہیں ان کی اولاد ناظر آل بھی کہلاتی ہے ناظر خان کے دو بیٹے منگل خان وشامد خان تھے منگل خان کے فرزند ہنس خان کے دو بیٹے دوست محمد وگلاب خان تھے۔دوست محمد کے تین بیٹے یوسف، یونس واشرف ہیں یوسف کے تین بیٹے شاہد، زاہد وعدنان ہیں یونس کے دو فرزند وقار ووقاص ہیں گلاب خان کے فرزند محمد یعقوب ہیں جن کے دو بیٹے نصیر وبصیر ہیں۔ شامد کے دو بیٹے وفقیر محمد وبگا خان تھے فقیر محمد کے دو بیٹے دین محمد وغلام محمد ہوئے دین محمد کے فرزند اشرف کے دو بیٹے نعیم وسلیم ہیں بگاہ خان کے دو بیٹے محمد رفیق وحاجی محمد صدیق ہیں محمد رفیق کے تین بیٹے خورشید، جاوید وظہیر

ہیں حاجی محمد صدیق کے چار فرزند قیوم، رحیم، رشید ولیاقت علی ہیں لطیف اللہ کے فرزند راج ولی تھے جن کے دو بیٹے فقیر خان ونصر دین تھے فقیر خان کے فرزند زمان علی کے چار بیٹے بشیر، نذیر، بابو رشید والیاس ہیں بشیر کے دو بیٹے جاوید وپرویز ہیں۔نذیر کے تین بیٹے خورشید، جمیل وارشاد ہیں بابو رشید آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد سنگولہ پوسٹ آفس میں پوسٹ مین ہیں آپ سولجر ویلفیئر آفیسر بھی ہیں آپ کے دو بیٹے اصغر وشفیق ہیں محمد الیاس کے فرزند محمد مقبول ہیں۔نصر دین کے دو فرزند جان محمد وسید محمد ہوئے جان محمد آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد پورٹ قاسم میں ملازم تھے آپ کے پانچ فرزند محمد ممتاز، محمد الطاف بی کام رزاق، ریاض واعجاز ہیں۔محمد ممتاز ایم اے ضلعی آفیسر حسابات راولاکوٹ میں سینئر آڈیٹر ہیں آپ کے دو بیٹے لطیف تراب وحسیب ہیں آپ کی زوجہ محترمہ زریں بیگم بی اے۔بی ایڈ معلمہ ہیں۔

ہست آل:

حضرت بابا اسماعیلؒ کے فرزند دوئم ہست خان کی اولاد ہست آل کہلاتی ہے، ہست خان کی چوتھی دادن خان، فقیر خان ومٹھا خان پسران ہاشم خان بن جماعت خان بن سلابت خان تھے مٹھا خان کے چار فرزند شوہدا، بارش، لخمیر وملکو خان تھے بارش، ملکو ولخمیر کی اولاد پلنگی وغیرہ میں آباد ہے شوہدا خان کے دو فرزند امیر خان وکاموں خان تھے امیر خان کے فرزند حیات خان تھے جن کے فرزند محمد خان ہوئے محمد خان کے فرزند محمد افسر کے تین بیٹے الطاف، امتیاز وممتاز ہیں۔کاموں خان کے تین فرزند ہنس خان، رنگی خان وفضل خان تھے ہنس خان کے تین فرزند مانعلی وعلی محمد وامیر علی تھے مان علی کے چار فرزند سید حسین، نذیر حسین، صادق حسین وخادم حسین ہوئے رنگی خان کے تین فرزند جمال دین، گل حسین ومنصر علی تھے گل حسین کے فرزند لطیف ہیں منصر علی کے دو فرزند محمد اکبر ومحمد افسر ہوئے فضل خان کے چار فرزند نیازی خان، ناظر علی، غلام علی ونواب علی تھے نیازی خان کے دو فرزند جہانداد خان ومحمد حیات تھے جہانداد خان کے چار فرزند حسن محمد سلیم نقی محمد وڈاکٹر سلطان محمد ہوئے حسن محمد کا فرزند اکرم ہے ڈاکٹر سلطان محمد کے فرزند نعیم ہیں محمد حیات کے تین فرزند یوسف، نسیم وعزیز ہیں غلام علی کے فرزند غازی محمد عظیم لاولد ہیں نواب علی کے فرزند جمس خان المعروف جمعہ خان ہیں جمس خان کے چار بیٹے خان محمد بھگو، اسلم وعثمان ہیں علی محمد بن ہنس خان کے تین فرزند عبدالرحمان، عبدالرحیم ویاسین ہیں عبدالرحمان کے چار فرزند صغیر، عشیر، امجد وراشد ہیں عبدالرحیم کے پانچ فرزند ندیم، نجیب، نصیر، سفیر ورضوان ہیں سید حسین کے فرزند ارشد ہیں نذیر حسین کے فرزند اشرف، اکرم واقبال ہیں صادق کے فرزند شبیر وکبیر ہیں خادم حسین کے تین بیٹے

شریف، صدیق و جاوید ہیں امیر علی بن ہنس کے فرزند محمد افسر تھے جن کے دو فرزند اسلم و شاہین ہیں۔

فقرو خان کی تیسری پشت میں گلاب خان بن حسین خان بن حیات ہیں جن کے پانچ فرزند عدالت، حنیف، زروف، معروف و عارف ہیں فقرو خان بھورکہ سے کلسن آباد ہونا بتائے جاتے ہیں۔

نکر:

حضرت بابا اسماعیل خانؒ بانی سنگولہ کی چوتھی پشت میں نصرا خانؒ بن زر بخشؒ بن معراج خانؒ بن فیروز خانؒ بزرگ گزرے ہیں جن کے دو فرزند حیات خان ولی بیگ تھے تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق ص 41-640 پر لکھتے ہیں "اس ونڈ میں اسماعیل خان کی پانچویں پشت میں نصرا خان اس وںڈ کا بانی گزرا ہے اور اسی کے نام پر یہ وںڈ نصریال کہلاتی ہے اسی شاخ سے ایک قبیلہ داریال کے نام سے مشہور ہے جو دارا خان بن ولی بیگ کی اولاد سے ہے اس وںڈ کا دوسرا قبیلہ ولی بیگ کے بھائی حیات خان کی اولاد سے ہے ان میں جابو خان و مستو خان نمبردار اور مستو خان کا فرزند اکبر علی خان نمبردار مشہور گزرے ہیں نصرا خان کی چھٹی پشت میں تمرد خان گزارا ہے" اس وںڈ کے حالات و شجرہ نسب قبل ازیں سردار امیر اکبر عباسی نے تاریخ بحر الجہاں کے ص 69 تا 71 پر قلمبند کیے ہیں مصنف مذکور گل شیر خان ولد جنگی خان کی دعوت پر سنگولہ تشریف لائے اور اصل نسخہ جات کا مطالعہ کرنے کے بعد تاریخی حالات لکھے۔ تاریخ بحر الجہاں 1932 میں اور تاریخ اقوام پونچھ 1936 میں شائع ہوئی۔ تاریخ بحر الجہاں اور اصل ریکارڈ کے مطابق حضرت بابا اسماعیل خانؒ کی چوتھی پشت میں نصرا خان بن زر بخش بن معراج خان بن فیروز خان بن حضرت بابا اسماعیل خانؒ گزرے ہیں۔ نصرا خان کے دو فرزند حیات خان اور ولی بیگ تھے۔ ولی بیگ کے دو فرزند دارا خان و فتو خان تھے جن کی اولاد بالترتیب دارا آل و فتو آل کہلاتی ہے۔ حیات خان کے فرزند مارچ خان تھے جن کے بیٹے بھلا خان کے چار فرزند فقیر د خان، فتح محمد خان، مٹھا خان و کالا خان معروف گزرے ہیں فقیرد خان کے دو فرزند جابو خان و مستو خان تھے مستو خان کی اولاد مستو آل مشہور ہے جابو خان کے فرزند میر ولی خان تھے جن کے تین بیٹے رنگ باز لاولد، جمن علی لاولد و جنگی خان تھے جنگی خان کی اولاد جنگی آل کہلاتی ہے فتح محمد خان کے دو فرزند تمرد خان و میر داد خان تھے تمرد خان کی اولاد تمر آل معروف ہے مٹھا خان کی اولاد مٹھا آل کہلاتی ہے کالا خان کے پوتے فیض طلب کی اولاد فیض طلب آل کہلائی۔ اس وںڈ میں تقریباً گریجویٹ 18 اور پوسٹ گریجویٹ 12 ہیں۔

دارا آل:

نصرا خان کے پوتے دارا خان بن ولی بیگ کی اولاد دارا آل مشہور ہے ان کے فرزند سکرا خان تھے جن کے دو بیٹے مستا خان و خیلا خان گزرے ہیں مستا کے پوتے احمد علی خان نمبردار و صوبہ خان پنجوترہ خور پسران کالا خان معروف گزرے ہیں۔ احمد علی خان نمبردار کے چار فرزند نواب علی، مہدی خان، روشن علی و سندر علی لاولد تھے نواب علی کے دو بیٹے منشی فیروز خان و کیپٹن محمد ہاشم خان تھے منشی فیروز خان کے دو فرزند محمد شفیع و محمد بشیر ہوئے محمد شفیع کے سات بیٹے محمد حنیف، انور، اشرف، یوسف، لطیف، محمد یونس انسپکٹر آئی بی و محمد حبیب ہیں محمد حنیف کے پانچ فرزند پرویز، جاوید، امتیاز، شعیب و زوہیب ہیں کیپٹن محمد ہاشم نڈر، بہادر اور دلیر شخصیت تھے 1947ء میں آپ نے 4 باغ بٹالین کی کمپنی کی کمان کی اور اوڑی محاز پر کارہائے نمایاں سرانجام دیے آپ کے فرزند محمد طفیل کے پانچ بیٹے الیاس، محمد الطاف ایم اے، کریم، منظور و اشرف ہیں مہدی خان پنجوترہ خور تھے آپ کے تین فرزند گلاب خان صوبیدار محمد حسین و محمد عظیم ہوئے گلاب خان کے فرزند یعقوب و افسر ہوئے یعقوب کے چار بیٹے ممتاز، مقبول، عاشق و شوکت ہیں افسر کے فرزند سید اکبر ہیں صوبیدار محمد حسین نے جہاد آزادی کشمیر 1965، 1971 میں حصہ لیا آپ بنی بازار کے قریب آباد ہیں آپ کے چار بیٹے گلزار، سلیم، نسیم و سید افسر ہیں محمد عظیم کے بھی چار فرزند حبیب، کریم، شریف و اسم شریف ہیں۔ صوبہ خان کے فرزند منشی ہوشناک خان تھے جن کے دو بیٹے مولوی محمد اعظم خان و محمد صادق خان ہوئے مولوی محمد اعظم خان نے علم کی شمع کو روشن کرنے میں اہم کردار ادا کیا آپ ممتاز عالم دین و معلم تھے آپ کے چار فرزند محمد خلیل شہید 1965ء، محمد عزیز، نذیر احمد و شبیر احمد ہوئے۔ محمد عزیز ہاڑولی بازار میں کاروبار کرتے ہیں 1996 میں سنگولہ کا راولاکوٹ کے ساتھ شمولیت کا نوٹیفکیشن جاری ہوا تو آپ نے اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا فیصلہ آپ کے خلاف ہوا آپ نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی وہ بھی خارج ہوگئی آپ سنگولہ کا مفاد باغ سے بہتر خیال کرتے ہیں آپ کے چار فرزند نعیم احمد MA (لائبریری سائنس) لائبریرین، سلیم احمد، شکیل احمد و شکور احمد ہیں۔ نذیر احمد ایم اے۔ بی ایڈ جونیئر مدرس جامع مسجد میں خطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں آپ کے چار بیٹے غفور احمد، مرتضیٰ، مشکور و ابصار احمد ہیں شبیر احمد ایم اے۔ ایم ایڈ، پرائمری مدرس ہیں آپ بھی اچھے خطیب ہیں آپ کے فرزند اسرار احمد ہیں محمد صادق کے پانچ فرزند رشید، عارف طالب حسین، کلیم و افتخار ہیں رشید کے فرزند ارشاد ہیں عارف کے دو بیٹے دانش و زوہیب ہیں۔ دارا خان کے پوتے خیلا خان کے دو بیٹے محمد داد اور غازی تھے

۔محمد کے فرزند غلام علی کے چار بیٹے محمد شیر، بلور لاولد، سنوالا و بگاہ لاولد تھے محمد شیر کے تین فرزند شیر محمد، احمدی وسلیمان ہوئے شیر محمد کے دو بیٹے علی اکبر وعلی اصغر ہوئے احمدی کے فرزند انور ہیں سلیمان کے دو بیٹے کرامت وشوکت ہیں سنوالا کے دو فرزند شفیع و یعقوب ہوئے یعقوب کے فرزند مشتاق ہیں ۔ غازی کے فرزند منگی کے پوتے میر زمان بن منصر علی حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے میر زمان کے فرزند محمد افضل ہیں جن کے دو بیٹے یحیٰ ومنظور ہیں یحیٰ ھائر سیکنڈری سکول میں ملازم ہیں آپ کے فرزند ظہور ہیں۔

فتو آل:

داراخان کے بھائی فتو خان کی اولاد فتو آل مشہور ہے فتو خان کے فرزند حسین علی تھے ان کے بیٹے کالو خان گزرے ہیں جن کے پانچ بیٹے لہو خان، متولی خان، ناظر خان، پندا خان ورنگی خان تھے ۔لہو خان کے فرزند رنگباز تھے جن کے چار بیٹے باغ حسین، سلطان محمد، محمد سعید، ومحمد اسلم شہید 1965ء ہوئے باغ حسین کے فرزند خوشحال کے دو بیٹے اسحاق وسدھیر ہیں محمد سعید کے تین بیٹے شاکر، امیر علی وبرکت علی ہیں ۔متولی خان کے دو فرزند بھاگ ولی خان ومحمد بخش گزرے ہیں بھاگ ولی خان کے تین بیٹے سلطان محمد، کرنل عالمشیر خان وحسین خان تھے سلطان محمد کے فرزند محمد سرور کے چار بیٹے نذیر حسین، منظور، قدیر وصغیر ہیں کرنل عالمشیر خان نے جنگ عظیم اول ودوئم میں حصہ لینے کے بعد جہاد آزادی کشمیر 1947ء میں بھی بھرپور حصہ لیا ابتدا میں شمالی سنگولہ چترہ ٹوپی ، بلاڑ پوٹھہ ،خوشیانی بہک چوران دہبڑیاں تک کا علاقہ کرنل عالمشیر خان، کیپٹن ہاشم خان صوبیدار میجر شیر احمد خان کیپٹن، محمد امیر خان وصوبیدار محمد اکبر خان کی زیر نگرانی تھا جبکہ جنوبی سنگولہ چھمپ ،کوپرا ،ڈنہ عیدگاہ، چوڑوٹ اور دیوی تک علاقے کیپٹن علی اکبر خان، کیپٹن لعل خان، صوبیدار محمد افسر دولی وصوبیدار میجر محمد امیر ونائب صوبیدار محمد اکبر شہید کی زیر نگرانی تھے۔کرنل عالمشیر خان نے تھرڈ باغ بٹالین کی کمان کی شمالی باغ کے علاقے چاند ٹیکری، بھیڈی ودرہ حاجی پیر وغیرہ کے محاز پر خدمات سرانجام دیں آپ پی ڈی ممبر بھی تھے تعمیر وترقی میں بھی تھے تعمیر وترقی میں بھی حصہ لیا آپ کے اکلوتے فرزند انور سلیم ہیں جو صحافت سے منسلک ہیں آپ مختلف اہم اخبارات میں سرکولیشن منیجر کے عہدہ پر کام کر چکے ہیں آپ کے سات بیٹے ہیں شاہد سلیم انگلینڈ میں ہیں طاہر سلیم صحافی ہیں زائد، عابد، ماجد، عامر وعمار زیر تعلیم ہیں ۔ حسین خان کے تین بیٹے ذاکر خان، الیاس واسحاق ہیں ذاکر کے فرزند کلیم، حلیم وسلیم ہیں ۔محمد بخش کے فرزند علی بہادر کے چار بیٹے حنیف، عارف ، فاروق وارشد ہیں ۔ ناظر کے فرزند زمان علی تھے جن کے بیٹے محمد افسر کے دو فرزند صدیق وشبیر ہیں

صدیق کے چار بیٹے رحیم، حلیم، کلیم وسلیم ہیں شبیر کے فرزند قادر ہیں ۔ پندا کے فرزند شادماں خان تھے جن کے فرزند نمیر خان 1965ء کی جنگ میں شہید ہوئے آپ کے پانچ بیٹے محمد ریشم، محمد خان، محمد صابر، محمد شریف وجان محمد خان تبسم بی اے ہیں محمد ریشم کے فرزند ارشاد ہیں محمد صابر کے دو بیٹے اشفاق وشہزاد ہیں محمد شریف کے دو فرزند آفتاب وعمران ہیں جان محمد بطور معلم فرائض سرانجام دے چکے ہیں آپ کے دو بیٹے سہیل احمد وشعیب احمد ہیں۔

مستو آل:

نصرا خان کی پانچویں پشت میں مستو خان نمبردار مشہور گزرے ہیں جن کی اولاد مستو آل کہلاتی ہے ان کے پانچ فرزند اکبر علی خان نمبردار، غلام علی خان، جماعت خان، جمم خان وہوشناک خان قابل ذکر گزرے ہیں ۔اکبر علی خان نمبردار کے چار بیٹے مور خان نمبردار حشمت علی لاولد عطا محمد ومحمد شیر خان تھے مور خان نمبردار کے دو فرزند عالمشیر خان نمبردار وعبدالحسین تھے عالمشیر نمبردار کے فرزند مختار خان نمبردار کے دو بیٹے اکرم وسید اکبر ہیں اکرم کا بیٹا توصیف اور سید اکبر کے تین فرزند کاشف، اویس وتنویر ہیں عبدالحسین کے فرزند محمد ایوب کے دو بیٹے زین اکبر ونذیر اختر ہیں زین اکبر آرمی میڈیکل کور میں اور نذیر اختر پولیس میں ہیڈ کنسٹیبل ہیں عطا محمد کے فرزند حس میر تھے جن کے فرزند محمد صدیق کے پانچ بیٹے ارشد، نوشاد، راشد، فشاد ودلشاد ہیں ارشد کا فرزند نوید ہے محمد شیر خان امام مسجد گزرے ہیں آپ کے دو فرزند اکبر حسین وعلی اصغر تھے اکبر حسین کے پانچ بیٹے ابراھیم، نذیر حسین، اسماعیل، حبیب وبدر منیر ہوئے ابراھیم کے فرزند محمد رفیق ہیں نذیر حسین کے تین فرزند یوسف، صابر وعارف ہوئے یوسف کا فرزند رستم ہے اسماعیل کے تین بیٹے اسحاق، اخلاق، اشفاق ہوئے حبیب کا بیٹا حسیب اور بدر منیر کے دو بیٹے اسد وقمر ہیں ۔علی اصغر کے فرزند محمد خلیل خان ہیں آپ چوہدری غلام عباس کی کال پر اپنے بہنوئی سردار جان محمد خان ایڈووکیٹ کی قیادت میں 1958ء میں سیز فائر لائن عبور کرنے کے لیے دوارا ندی کے مقام پر پہنچے اور گرفتار ہوئے آپ نے طویل عرصہ تک محکمہ تعلیم آزاد کشمیر میں بطور جونیئر معلم فرائض سرانجام دیے آپ کے بے شمار شاگرد آج اعلیٰ عہدوں پر متمکن ہیں آپ نے سنگولہ کی تعمیر وترقی میں بھرپور حصہ لیا مثبت وتعمیری سوچ کے مالک ہیں آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس یونین کونسل سنگولہ کے صدر ہیں آپ کے چار فرزند خالد محمود ایم اے۔ایم ایڈ۔ پرائمری مدرس، طارق محمود ایم اے۔بی ایڈ۔ پرائمری معلم، اختر محمود M.Sc لیکچرر سلطانہ فاؤنڈیشن اسلام آباد وشوکت محمود M.Sc ہیں اور سروے آف پاکستان میں سرویئر ہیں خالد محمود کے فرزند سہیب ہیں طارق محمود کے بیٹے عمیر واحمد ہیں اختر محمود کے فرزند ٹیپو ہیں۔

غلام علی کے دو بیٹے تھے فیروز دین خان پنجوترہ خورد محمد دین ممبر کمیٹی اسلامیہ فیروز دین کے فرزند محمد نور کے چار بیٹے اشرف، یوسف، یونس دگلزار ہوئے اشرف کے تین فرزند محمد ارشد بی کام۔ بی ایڈ۔ ساجد وشاہد ہیں یوسف کے فرزند ارشاد اور یونس کا فرزند منیر ہے محمد دین کے تین فرزند محمد اکبر، محمد انور خان ومحمد افسر ہوئے محمد انور خان کئی بار یونین کونسل کے ممبر ووائس چیئر مین رہ چکے ہیں ان کے چار بیٹے کریم روشن، سلیم وجاوید ہیں روشن کا بیٹا میاد، سلیم کا فرزند عمران ہے جاوید کا بیٹا نسیم ہے محمد افسر کے فرزند ناصر ہیں۔ جماعت خان کے دو فرزند امیر علی ومحمد امیر تھے امیر علی کے تین بیٹے غلام حسین، محمد اعظم وغلام محمد تھے غلام حسین کے تین فرزند محمد خان، محمد لطیف، زین اکبر المعروف رفیق ہیں ماسٹر محمد خان نے جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا تقریباً 30 برس تک محکمہ تعلیم میں بطور جونیئر معلم تعینات رہے آپ کے بے شمار شاگرد اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں آپ نے سنگولہ کی تعمیر وترقی میں حصہ لیا آپ کے تین فرزند جاوید اقبال پرائمری مدرس، ارشد اقبال وظفر اقبال B.Sc بی ایڈ سینئر بیالوجی معلم ہیں جاوید اقبال کے تین بیٹے ثاقب، سمیع وحماد ہیں ظفر کے تین بیٹے سعید، سراج وصراط الحسنین ہیں محمد لطیف کے تین بیٹے اعجاز، ممتاز وریاض ہیں زین اکبر کے دو بیٹے ذوالفقار وافتخار ہیں۔ محمد اعظم کے چار بیٹے محمد شریف، منشی محمد حنیف، عارف وفاروق ہیں منشی محمد حنیف کے چار فرزند شہباز، سرفراز، ندیم واسرار ہیں عارف کے فرزند عاشق ہیں فاروق کے سہیل ہیں۔ غلام محمد کے دو بیٹے محمد یونس وشاہین ہیں محمد یونس کے پانچ بیٹے ظہور، ظہیر، منظور، شکور واسرار ہیں محمد امیر کے فرزند سلیمان ہوئے جن کے بیٹے خان محمد کے دو فرزند رزاق وریاض ہیں محمد رزاق کے پانچ بیٹے فاروق، نسیم، وسیم، فہیم ورحیم ہیں ریاض کا بیٹا عبدالرحمان ہے۔ ہوشناک خان کے پانچ فرزند محمد زمان، حسین خان، امام دین، بگاہ خان وگوہر علی تھے محمد زمان کی اولاد سے رشید، رفیق، امتیاز پسران محمد الطاف، یاسین فاروق پسران علی اکبر ہیں حسین خان کی اولاد سے حنیف ولد غفور، صادق، صابر، صغیر وتسلیم پسران کریم۔ عارف، حمید، سفیر وقادر پسران صدیق، عالم وعنصر پسران اکرم ہیں۔ امام دین کے تین فرزند، فتح نور، محمد عالمگیر وجہانگیر ہوئے فتح نور کے تین بیٹے نائب صوبیدار محمد افسر حوالدار محمد شفیع ومحمد قاسم لاولد تھے محمد افسر کے فرزند شکیل ہیں محمد شفیع کے جاوید، شمریز وقدیر ہیں عالمگیر کے تین بیٹے یوسف نواز وندیم ہیں جہانگیر کے دو بیٹے رشید وروشن ہیں بگاہ خان کے دو بیٹے اقبال وفیض اکبر ہوئے فیض اکبر کے فرزند اشرف ہیں گوہر علی کے تین بیٹے عبدالرحمان، ایوب ویعقوب ہیں۔

جنگی آل:

جنگی خان کی اولاد جنگی آل مشہور ہے ان کے پانچ فرزند دوست محمد لاولد، گل شیر خان، حسین خان، محمد عظیم ومحمد صابر تھے۔ گل شیر خان کو سنگولہ کی تاریخ سے خصوصی دلچسپی تھی ان ہی کی دعوت پر مصنف تاریخ بحر الجہاں، سردار میر اکبر عباسی 1932ء میں سنگولہ نکر تشریف لائے تھے آپ کے چار بیٹے محمد یوسف شہید 1971ء، محمد ایوب، محمد یعقوب ومحمد حنیف ہوئے محمد ایوب کے تین فرزند ہیں محمد ادریس خان اسلام آباد میں ایک ایڈورٹائزنگ کمپنی میں اکاؤنٹنٹ ہیں اچھی خوبیوں کے مالک ہیں مولوی محمد یونس خان روزنامہ ڈاون کراچی میں ٹیلی فون آپریٹر ہیں اور امام وخطابت کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں آپ کے فرزند ثاقب ہیں محمد خالد کے فرزند عاقب ہی محمد یعقوب کے چھ فرزند طارق، طاہر، ریاض، شہباز، ساجد وسجاد ہیں محمد حنیف کے تین فرزند امتیاز، اخلاق ودلشاد ہیں حسین خان کے پانچ بیٹے لطیف، محمد اشرف رستم، خلیل وصابر ہوئے لطیف کے فرزند نسیم ہیں اشرف کے دو فرزند محمد اختر ایوب MA وطاہر ایوب ہیں رستم کے چار بیٹے تنویر وغیرہ ہیں۔ محمد عظیم کے تین فرزند صوبیدار محمد بشیر، محمد حنیف اور علی المرتضیٰ ہوئے صوبیدار محمد بشیر کے پانچ فرزند یاسر عرفات، ناصر عرفات، بابر عرفات، سہیل وکامران ہیں ناصر کے فرزند عدن ہیں محمد حنیف کے پانچ بیٹے زاہد زیر تعلیم B.Sc انجینئرنگ، شاہد، طاہر، ظہیر واظہر ہیں علی المرتضیٰ کے دو بیٹے عاصم وعادل ہیں۔

تمر آل:

فتح محمد کے دو فرزند تیمور خان المعروف تمر وخان ومیر داد تھے تمر وخان کی اولاد تمر آل کہلاتی ہے میر داد کے فرزند منگی وجوم دار تھے منگی کے بیٹے بہادر علی کے دو فرزند امام دین وسجاول تھے امام دین کے فرزند عبد العزیز کے دو بیٹے گل احمد ونور احمد ہیں سجاول کے فرزند شاہ میر ہوئے تیمور کی اولاد نکر دکلسن میں آباد ہے آپ کے چار فرزند شیر علی، منگل خان، روشن علی وہست علی تھے۔ شیر علی کے تین بیٹے مولوی گوہر خان، نور دین ومحمد شیر تھے منشی مولوی گوہر خان وقت کے ممتاز عالم دین تھے فلاح وبہبود کے کاموں میں عملاً حصہ لیتے تھے بلاڑ پوٹھہ کے مقام پر پانی کا چشمہ بنوایا راقم کے نانا تھے ان کے چار فرزند جہانداد خان، محمد اکبر خان، محمد افسر خان ومحمد اسلم ہوئے ان چاروں نے جہاد آزادی کشمیر 1947ء میں حصہ لیا جہانداد خان کے اکلوتے فرزند محمد مرتضیٰ ہیں جن کے چار بیٹے ادریس، اشفاق، اخلاق واشتیاق ہیں محمد اکبر 2005ء کے زلزلہ میں شہید ہوئے ان کے دو بیٹے

مصطفیٰ ومشتاق ہیں مصطفیٰ کے دو بیٹے آصف وعمران ہیں محمد افسر کے پانچ فرزند محمد عباس، محمد الطاف، محمد الیاس، محمد اسحاق ومحمد نصیر ہیں محمد عباس کے فرزند ظہیر عباس FA اور زینت F.Sc میں زیر تعلیم ہیں محمد الطاف کے دو بیٹے امتیاز وافیاز ہے الیاس کے دو فرزند صغیر وامجد ہے اسحاق کے تین فرزند خرم، عبید وعامر ہیں نصیر کا بیٹا توقیر ہے نوردین کے دو فرزند غلام حسین ومحمد حسین ہوئے غلام حسین کے فرزند ایوب کے دو بیٹے صدیق وحنیف ہیں محمد حسین کے پانچ بیٹے رفیق، سلیم، مشتاق، یونس واظہر ہیں محمد شیر کے دو بیٹے عالم خان وگلاب خان ہوئے عالم خان کے پانچ فرزند محمد لطیف شہید 1965ء، محمد اشرف شہید 1971ء، محمد حنیف مرحوم، گلزار ورشید ہوئے محمد اشرف کے فرزند محمد آزاد ہیں محمد حنیف کا فرزند شہزاد ہے گلزار کے دو بیٹے اعجاز وفیاض ہیں گلاب کے فرزند محمد عزیز کے دو بیٹے طارق وطاہر ہیں منگل خان کے تین بیٹے نوازش علی، بخی محمد وعطا محمد شہید 1947ء ہوئے نوازش علی کے دو بیٹے محمد قاسم شہید 1947ء وعبدالرحمان ہوئے عبدالرحمان کے چار بیٹے عبدالرزاق، عبدالرحیم بی اے، عبدالحمید، وحلیم ہیں عبدالرزاق کے فرزند فیصل ہیں اور عبدالرحیم کا بیٹا قیصر ہے بخی محمد کے پانچ فرزند یوسف، یونس ، محمد قاسم، قادر وحافظ تسلیم ہوئے یوسف کا فرزند آفتاب ہے محمد قاسم کے دو بیٹے اقبال وارشد ہیں قادر کے فرزند فہیم اور حافظ تسلیم کے فرزند وسیم ہیں۔ روشن علی کے تین بیٹے محمد خان، فقیر علی لاولد ودوست محمد تھے محمد خان کے تین فرزند محمد یعقوب میرا کبر ویوسف تھے صوبیدار محمد یعقوب نے جہاد آزادی کشمیر 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں بھر پور حصہ لیا اور عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے آپ ایک قدآور شخصیت تھے آپ کے دو بیٹے سرور حکیم ومقصود ہیں میرا کبر مرحوم کے چھ فرزند جمیل، جاوید، پرویز، سید اکبر، طاہر وندیم ہیں محمد یوسف کے فرزند خشاء ہیں دوست محمد کے دو فرزند سید محمد مرحوم ومحمد یاسین ہوئے سید محمد کے فرزند سعید احمد ہیں محمد یاسین کے چھ فرزند ہیں جاوید اختر گرین کارڈ لاٹری سکیم میں امریکہ میں ہیں اختر پولیس میں ملازم ہیں شوکت، مشتاق وامجد زیر تعلیم ہیں۔ ہست علی کے چار فرزند باغ علی، معروف باز ولی خان، محمد عظیم، گلاب دین ومحمد افسر ہوئے باغ علی معروف شخصیت تھے آپ کے پانچ فرزند محمد عارف خان محمد شریف مرحوم، محمد حبیب مرحوم، صوبیدار محمد ریشم ومحمد خلیل ہوئے۔

محمد عارف خان محکمہ پولیس میں ایریا آفیسر کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں آپ تعلیم یافتہ ومعزز وپروقار شخصیت کے مالک ہیں سنگولہ کی تعمیر وترقی میں آپ نے ہمیشہ حصہ لیا تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ نے اہم کردار ادا کیا مرکزی جامع مسجد بیرموں کی مجلس منتظمہ کے طویل عرصہ سے صدر ہیں آپ کے فرزند آفتاب

عارف کالج میں زیر تعلیم ہیں محمد شریف کے دو فرزند ایاز وامتیاز ہیں محمد حبیب کے فرزند ندیم ہیں صوبیدار محمد ریشم نے 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں بھر پور حصہ لیا آپ کے دو بیٹے شفقت واقبال زیر تعلیم ہیں محمد خلیل کے فرزند کامران ہیں محمد عظیم کے فرزند صوبیدار حسن محمد خان وقیوم خان ہوئے صوبیدار حسن محمد خان اس خاندان کی قابل ذکر شخصیت ہیں آپ نے جہاد کشمیر 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا بہادری وجرات کی عظیم تاریخ رقم کی حکومت نے بہادری کے صلہ میں تمغہ جات اور لیا کے مقام پر کئی مربع زمین بھی عطا کی آپ کے تین فرزند ہیں محمد سلیم ایم اے (لائبریری سائنس) محکمہ تعلیم میں بطور لائبریرین فرائض سرانجام دے رہے ہیں محمد نسیم سعودی عرب میں ہیں محمد اقبال بی اے، کے طالب علم ہیں قیوم کے دو بیٹے کریم ورحیم ہیں گلاب دین انگریز فوجی جنرل کے ساتھ ملازم تھے آپ نے جہاد آزادی کشمیر میں بھر پور حصہ لیا آپ کے دو فرزند صوبیدار صادق شہید ومحمد امین قابل ذکر ہوئے صادق شہید کے دو فرزند خالد وساجد ہیں محمد امین قابل ذکر ہیں ان کے تین بیٹے جاوید، خالق واعجاز بی اے ہیں محمد افسر نے تحریک آزدی کشمیر میں حصہ لیا 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں بھی کارہائے نمایاں سرانجام دیے آپ کے فرزند محمد حنیف بی اے، بی ایڈ سینئر معلم، حمید شاہین بی اے، بی ایڈ پرائمری مدرس ہیں محمد حنیف قومی معاملات میں دلچسپی رکھتے ہیں آپ کے چار فرزند آصف ندیم بی اے بی ایڈ، پرائمری معلم، نعیم ڈسپنسر، تنویر ونوید ہیں حمید شاہین کے فرزند ذیشان ہیں۔

مٹھا آل:

مٹھا خان کی اولاد مٹھا آل معروف ہے ان کے چار فرزند مہندا خان، قمرد خان، کالا خان ومحمد باز تھے مندا خان کے فرزند جمن علی تھے جن کے دو بیٹے رنگی خان ومور خان گزرے ہیں رنگی کے فرزند غلام حسین معروف گزرے ہیں جن کے چار بیٹے شاہ محمد، حسن محمد، رحمت حسین ومحمد منصف ہیں شاہ محمد کے پانچ فرزند عارف، عثمان، ساجد، ارشد وحمید ہیں حسن محمد کے آفتاب حسن ہیں رحمت حسین کے دو بیٹے کبیر وشبیر ہیں محمد منصف خان بی اے۔ بی ایڈ صدر معلم مڈل سکول بنی سنگولہ ہیں آپ کے تین فرزند قمر اقبال بی ایس سی خضر واظہر زیر تعلیم ہیں قمرد کے فرزند گوہر علی تھے جن کے فرزند موسم علی کے بیٹے امیر علی تھے کالا خان کے فرزند شاہمد خان تھے جن کے دو بیٹے ملا خان وقاسم علی تھے ملا خان کے دو فرزند دوست محمد ومحمد یوسف ہوئے دوست محمد کے دو بیٹے لطیف وبشیر ہیں لطیف کے چار بیٹے جاوید، مجید، حمید ونوید ہیں یوسف کے دو بیٹے رشید وشریف ہوئے شریف کا بیٹا ندیم ہے رشید کے چار فرزند عاشق، قدیر، صغیر واثیر ہیں قاسم علی کے فرزند محمد حسین ہوئے جن کے فرزند صدیق

ہیں محمد باز کے تین بیٹے فضل خان، نورولی و مہدو خان تھے۔ مہدو خان کے فرزند زمان علی تھے جن کے بیٹے بقا محمد کے فرزند جان محمد ہیں آپ کے سات بیٹے منیر، خورشید، ارشاد، حمید، حکیم، مجید و وحید ہیں خورشید کا فرزند حفیظ ہے

فیض طلب آل:

فیض طلب خان کی اولاد فیض طلب آل کہلاتی ہے آپ کے پانچ فرزند بگاہ لاولد۔ محمد زمان، سلیمان، محمد نور، و محمد افسر ہوئے محمد زمان کے تین بیٹے عبد المجید، عبد العزیز و عبد اللطیف ہیں عبد المجید NBP سے سبکدوش ہوئے سماجی کاموں میں حصہ لیتے ہیں آپ کے دو فرزند زبیر بی کام اور عمیر زیر تعلیم ہیں عبد العزیز کے تین بیٹے ظہیر، سید محمد و زاہد ہیں لطیف کے اسعد ہیں۔ سلیمان کے چار فرزند عبد الرشید، عبد الحکیم، عبد الخالق و محمد خالد ہیں عبد الرشید حبیب بینک میں ملازم تھے آپ کے پانچ فرزند محمد آزاد خان، گرین کارڈ لاٹری کے ذریعہ امریکہ میں قیام پذیر ہیں اعجاز، ایاز، میاداور سہراب ہیں۔ منشی محمد نور کے چھ فرزند عبد القیوم ایم اے۔ بی ایڈ کوئٹہ میں ٹیچر ہیں عبد الحمید، جاوید ایم اے، عبد القدیر کنسٹیبل، عبد الحفیظ ایم کام، یونس بی فارمیسی، محمد افسر کے تین فرزند محمد حنیف، محمد یونس و وسیم ہیں۔

سیٹھ خان جد اعلیٰ اعوانان اوڑی تھا جل وغیرہ کی اولاد سے مریدا خان نگر میں آباد ہوئے مریدا خان کے دو فرزند ستار محمد و فقیر محمد تھے فقیر محمد کے دو بیٹے عالمشیر، و محمد حسین ہوئے عالمشیر کے پانچ فرزند محمد شریف، حنیف، اکرم، جمیل و قیوم ہی محمد حسین، کے دو بیٹے محمد ایوب نائب صوبیدار و محمد رفیق ہیں۔

جہاد آزادی کشمیر اور سنگولہ کے گمنام ہیروز:

اگست 1947ء کو راولاکوٹ کے مقام پر ایک عظیم ایشان جلسہ عام جس میں متحدہ پونچھ کے تمام گاؤں کے لوگوں نے بھرپور شرکت کی اس جلسہ میں ڈوگرہ راج کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہوئے اعلان جہاد کیا گیا اور غازی ملت کی سربراہی میں ایک جہاد کونسل تشکیل دی گئی جس کا ذکر انقلاب پونچھ کے ص 94 پر سوانحمر ی سردار محمد شریف خان منہمی سابق چیف جسٹس عدالت عالیہ آزاد کشمیر و صدر آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس راولاکوٹ کے حوالہ یوں سے کیا گیا ہے:۔"1۔ کیپٹن حسین خان سپہ سالار اعظم 2۔ کیپٹن خان محمد خان آف منگ 3۔ صوبیدار افسر خان ایم سی 4۔ صوبیدار بوستان خان رہاڑہ 5۔ صوبیدار بوستان خان نو 6۔ کیپٹن حسین خان گوراہ 7۔ سردار محمد شریف خان منہمی کھڑک 8۔ مولانا عبد العزیز خان تھوراڑوی 9۔

مولوی غلام حیدر خان جنڈالوی 10۔ سردار عبد القیوم خان باغ 11۔ سید علی اصغر شاہ باغ 12۔ سردار گل احمد خان سدھن گلی 13۔ سید شمشاد حسین شاہ سوہاوی 14۔ سردار محمد شفیع خان طالب علم ہورنہ میرہ (ریٹائرڈ بریگیڈیر)،، شہاب نامہ کے ص 383-381 پر تحریر ہے کہ" 24 اکتوبر 1947ء کو سردار محمد ابراہیم کی حکومت قائم ہونے کے بعد مجاہدین آزادی نے دس ہزار مربع میل سے زیادہ رقبہ آزاد کرالیا،،" دھیر کوٹ میں سردار عبد القیوم خان نے بہادری کی جو مثال قائم کی تھی اس کی تقلید میں جگہ جگہ گوریلا دستے منظم ہو گئے، ان لوگوں کے علاوہ ہزاروں غازیوں و شہیداء نے جہاد آزادی کشمیر میں عملاً حصہ لیا ہر گھر سے ہر فرد نے کسی نہ کسی طرح حصہ لیا یہاں صرف ان چند ایک غازیوں اور شہیداء کے نام لکھے جاتے ہیں جنھوں نے طویل عرصہ تک محاز جنگ پر بہادری و جرات کی عظیم تاریخ رقم کی:۔ کرنل شیر احمد خان جو بعد میں صدر بھی رہے کرنل رحمت اللہ راولاکوٹ، کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ بن بیک، کرنل عالم شیر اعوان سنگول، کرنل ہدایت خان کہال، میجر غلام محمد ہاڑی، میجر حسین خان ہورنہ میرہ، کیپٹن علی اکبر اعوان سنگول، کیپٹن نور حسین اعوان بن بیک، کیپٹن ہاشم اعوان سنگولہ، کیپٹن محمد امیر اعوان سنگولہ، کیپٹن لعل خان اعوان سنگولہ، لفٹننٹ عظیم خان مجاہد حیدری کالا کوٹ، منور حسین خان دھمنی، کیپٹن غازی اللہ دتہ راولاکوٹ، غازی محمد امیر خان، صوبیدار محمد خان، پلندری سے لفٹننٹ لال خان اعوان، میجر مختیار احمد خان اعوان، راجہ سخی دلیر خان، میجر محمد حسین خان، مصری خان اعوان مجاہد حیدری، صوبیدار میجر برہان علی، لفٹننٹ ولی محمد اعوان، لفٹننٹ خان محمد خان، صوبیدار صاحب دین اعوان، مظفر آباد سے میجر خورشید انور، کیپٹن شیر خان، کیپٹن اعظم، جمعدار نواب دین، صوبیدار محمد جبار، صوبیدار نادر خان، کیپٹن علی محمد، باغ سے مجاہد اوّل سردار محمد عبد القیوم خان، میجر محمد سلیم، کیپٹن سعید خان، میجر محمد ایوب خان، میجر خزین شاہ، کرنل غلام رسول شیر جنگ، کرنل عالم شیر خان و کیپٹن علی اکبر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ (بحوالہ کتاب شیر جنگ، انقلاب پونچھ 1947ء، قائد کشمیر، نسب الصالحین)

تاریخ اقوام پونچھ ص 634 کے مطابق" جنگ عظیم اوّل و دوئم میں اعوانان سنگولہ بھی کثرت سے بھرتی ہوئے جن کی تعداد دو اڑھائی سو سے کم نہ تھی،،۔ جب مہاراجہ کے خلاف 1947ء میں اعلان جہاد ہوا تو پورا سنگولہ میدان جنگ میں کود پڑا۔ ابتدا میں سنگولہ کی حفاظت کے لئے سات پوسٹیں قائم کی گئیں جن میں پہلی پوسٹ دھرم سال کے قریب دیوی کے مقام پر صوبیدار محمد افسر کی کمانڈ میں۔ دوسری پوسٹ برسالہ چھوڈ وٹ دھن

صوبیدار محمد اکبر کی نگرانی میں، تیسری پوسٹ ڈنہ عیدگاہ دبن، چوتھی گلیانا کلس دبن ۔پانچویں پٹریاں سیرانی حل ۔چھٹی چوران ہیمہ ناڑی اور ساتویں بلاڑ پوٹھہ کے مقام پر تھیں ۔جنوبی سنگولہ کی نگرانی کیپٹن علی اکبر، کیپٹن لعل خان و صوبیدار میجر محمد امیر کررہے تھے ۔شمالی سنگولہ چترہ ٹوپی تا پٹریاں کرنل عالمشیر صوبیدار فاضل، کیپٹن محمد امیر کیپٹن محمد ہاشم وغیرہ کررہے تھے۔ 7-8 نومبر کی درمیانی شب کو کیپٹن حسین کی قیادت میں دھرم سال پر حملہ کیا گیا ۔اس حملہ میں سنگولہ کی ایک کمپنی کیپٹن علی اکبر اعوان کی قیادت میں کیپٹن حسین خان کی معاونت کررہی تھی ۔اس شدید حملہ سے ڈوگرہ فوج کا شدید نقصان ہوا ۔اس حملہ سے ان کے کرنل رام لال کے حوصلے پست ہو گئے ۔ڈوگرہ فوج محصور ہو کر رہ گئی جسے نکالنے کے لیے دشمن کے جنگی جہازوں سے پرچیاں گرائی گئیں جن پر یہ درج تھا براستہ تولی پیر پونچھ شہر روانہ ہو جاؤ۔ کیپٹن حسین خان مجاہدین کے ہمراہ دشمن کا محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ 9-10 نومبر کی درمیانی شب دوبارہ دھرم سال پر حملہ کیا گیا ۔اس حملہ کی تاب نہ لاتے ہوئے ڈوگرہ فوج صبح سویرے براستہ اپر سنگولہ تولی پیر پونچھ شہر کی طرف بھاگنے لگی دشمن کے پاس جدید ہتھیار تھے ۔کیپٹن حسین خان کے جنگی قافلے ہمراہ کیپٹن علی اکبر اعوان بھی سنگولہ کی کمپنی کی کمان کرتے ہوئے ڈوگرہ فوج کا پیچھا کئے ہوئے تھے ۔جب ڈوگرہ فوج کرنل رام لال کی نگرانی میں برسالہ چوڑوٹ سنگولہ سے گزری تو مجاہدین میں سے جو سنگولہ کی حفاظت کے لئے پہرہ دے رہے تھے دست بدست لڑائی میں سنگولہ ایک مجاہد محمد ریشم خان اعوان ولد رحمت علی خان سکنہ دبن سنگولہ نے مادر وطن کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور یوں شہید اوّل سنگولہ کہلائے ۔کیپٹن حسین خان و کیپٹن علی اکبر اعوان جب ڈنہ عیدگاہ سنگولہ سے گزرے تو راستے میں تمام پوسٹوں کے رضاکار بھی ان کے ہمراہ دشمن کا پیچھا کیے ہوئے تھے ۔جن میں نائب صوبیدار محمد اکبر اعوان جو بعد میں سرھیاں کے مقام پر شہید ہوئے ۔محمد امیر ولد حسین خان شہید، محمد امیر ولد موسو خان، جنہیں کیپٹن حسین خان نے درہ وال رائفلیں بھی دی تھیں ہمراہ تھے ان کے ہمراہ سینکڑوں مجاہدین تھے ۔جب ڈوگرہ فوج چھوٹی نکر (شہید گلہ) نزد تولی پیر کے نزدیک پہنچی تو وہاں پر متعین سنگولہ کی دو کمپنیاں زیر کمان صوبیدار فاضل خان اعوان (جو بعد میں سرھیاں کے مقام پر شہید ہوئے) اور کیپٹن لعل خان اعوان تھیں جن کے ساتھ شدید جھڑپ ہوئی اس جھڑپ میں ایک مجاہد محمد امیر اعوان ولد بلور خان ہیمہ ناڑی شہید ہوئے ۔کچھ دیر بعد وہاں کیپٹن حسین خان و کیپٹن علی اکبر اعوان بھی سینکڑوں مجاہدین کے ہمراہ پہنچ گئے یہاں پر دشمن سے شدید جھڑپ ہوئی اس جھڑپ میں کیپٹن حسین خان شہید ہوئے جنہیں بعد میں فخر کشمیر کا اعزاز دیا گیا اس عظیم مرد جری کی شہادت کی خبر جنگل میں آگ کی

طرح پھیل گئی لیکن ڈوگرہ فوج کو ان کی شہادت کا علم نہ ہو سکا وہ بدستور پونچھ شہر کی طرف پسپائی اختیار کئے ہوئے تھی ۔جنگی حکمت عملی کے ماہرین کہتے ہیں کہ اگر ڈوگرہ فوج کو یہ علم ہو جاتا کہ کیپٹن حسین خان شہید ہو چکے ہیں تو وہ کبھی بھی پونچھ شہر کی طرف پسپا نہ ہوتی بلکہ تولی پیر ہی کے مقام پر خیمہ زن ہو جاتی ۔اس کے بعد تنظیم نو کا آغاز ہوا کرنل غلام رسول اعوان و کرنل عالمشیر اعوان جو جنگ عظیم اول و دوئم کے آزمودہ کار فوجیوں و تربیت یافتہ نوجوانوں پر مشتمل دو بٹالین مجاہدین تیار کر چکے تھے کو لیکر ہاڑی گہل کیمپ میں چلے گئے ۔تنظیم نو کے بعد چھ بٹالین فورس تیار کی گئیں ۔فرسٹ باغ بٹالین اور سیکنڈ باغ بٹالین پونچھ محاذ پر تعینات کی گئیں ۔جن کی کمانڈ بالترتیب محمد سعید آف دھیر کوٹ اور کرنل منصب داد آف کھوٹہ پنڈی کررہے تھے ۔ان دونوں بٹالین میں غالب اکثریت سنگولہ کے اعوان قبیلہ کی تھی جن میں قابل ذکر کیپٹن علی اکبر، کیپٹن لعل خان، صوبیدار محمد اکبر، صوبیدار میجر شیر احمد ، صوبیدار میجر محمد امیر، صوبیدار محمد نور، نائب صوبیدار محمد اکبر، صوبیدار محمد فاضل تھے ۔کیپٹن حسین خان کی شہادت کی وجہ سے ڈوگرہ فوج نے پونچھ شہر میں پوزیشن مستحکم کر لی تھی دشمن کے پاس جدید اسلحہ سے لیس ایک بریگیڈ فوج تھی ۔سیکنڈ باغ بٹالین کی سی کمپنی کی قیادت کیپٹن علی اکبر اعوان آف دبن سنگولہ کررہے تھے نے سی بن، سرھیاں اور چڑی کوٹ کے مقام پر دشمن کے ٹھکانوں پر زبردست حملہ کیا ۔دشمن کی گنوں کی جوابی فائرنگ سے سنگولہ سے تعلق رکھنے والے سترہ مجاہدین نے سرھیاں و جھجہ کے محاذ پر ایک ہی دن میں جام شہادت نوش کیا ۔جن میں نائب صوبیدار محمد اکبر، زمان علی، نائیک محمد امیر، قاسم علی، بہادر علی یہ تمام دبن سے تعلق رکھتے تھے ۔صوبیدار محمد فاضل، علی شیر، عبدالکریم، محمد عالم، قاسم دین ہیمہ ناڑی، عبدالرحمان، محمد فضل، محمد قاسم، ولی محمد، جھمب، جان محمد کلسن، محمد عظیم و محمد عالم شامل تھے ۔جب ان شہدائے سنگولہ کی لاشیں سنگولہ پہنچی تو جذبہ جہاد سے سرشار اہل سنگولہ کا جذبہ قابل دید تھا ۔ایک طرف شہادت کا بلند و بالا مقام و دوسری طرف کئی عورتیں بیوہ ہو گئیں بے شمار بچے یتیم ہو گئے لیکن مادر وطن کی حفاظت کی خاطر جان قربان کرنا بہت بڑا اعزاز تھا ۔سترہ مجاہدین صرف ایک ہی دن میں پونچھ کے محاذ پر شہید ہوئے ۔جبکہ 1947-48ء میں دیگر محاذوں پر شہید ہونے والے شہداء کی تعداد 47 ہے ۔تاریخ شاہد ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں محاذ جنگ پر جام شہادت پانے والے شاید ہی کسی اور گاؤں میں ہوئے ہوں معرکہ دوتھان میں شہید ہونے والوں کی تعداد پانچ ہے جو یہ ہیں ''مجاہد عطاء محمد اور اسکا بیٹا سخی محمد خان (دوتھان) فقیر اللہ خان (نامنوٹہ) صاحب دین خان (کوئیاں) اور محمد روشن خان (چھوٹا گلہ) شہید ہوئے ان کے علاوہ کچھ مجاہدین زخمی ہوئے ''۔ (بحوالہ انقلاب پونچھ 1947 صفحہ 97)

انقلاب پونچھ 1947ء کے مصنف محترم سردار گلزار حجازی صفحہ 94 پر رقمطراز ہیں "باغ کا علاقہ علی اصغر شاہ اور سردار عبدالقیوم خان کے حوالے کیا گیا۔ سردار عبدالقیوم خان آزاد کشمیر کے سیاسی افق پر ستر کی دھائی میں ایک قدآور سیاستدان بن کر ابھرے اور آزاد کشمیر کی سیاسیت کا اہم حصہ بن گئے صدر اور وزیراعظم بھی رہے۔ صوبیدار غلام رسول خان و عالم شیر خان آف سنگولہ بھی باغ ایریا میں ان کے ساتھ تعینات ہوئے"، محترم حجازی صاحب نے سنگولہ کی صرف دو شخصیات کا ذکر کیا ہے کرنل غلام رسول کو مصنف موصوف نے صوبیدار لکھا ہے کرنل عالم شیر اعوان اور کرنل غلام رسول اعوان دونوں نے 48-1947ء کے جہاد میں اوڑی و دیگر محاذوں پر بلترتیب 3rd باغ بٹالین و 4th باغ بٹالین کی کمان کی۔ کرنل غلام رسول اعوان جنھیں حکومت نے شیر جنگ کے اعزاز سے نوازہ کو جنگ عظیم دوئم میں نواب آف دکن حیدر آباد نے کیپٹن کے عہدہ پر متمکن کرتے ہوئے 1st انفنٹری بٹالین کی کمان دے کر انگریزوں کی مدد کے لئے روانہ کیا (شیر جنگ ص 20)۔ مصنف تاریخ کشمیر سیّد محمود آزاد ص 110 پر رقم طراز ہیں "کیپٹن غلام رسول ۲ باغ بٹالین نے سلطان ڈھکی (اوڑی) کے مقام پر بٹالین سے منتخب جوانوں کو ساتھ لے کر بارہ مولہ مورچہ پر حملہ کیا اور دشمن کو کافی نقصان پہنچا کر اپنے جی ایچ کیو واپس آئے سلطان ڈھکی کے مورچہ پر ایک ماہ تک باوجود شدید گولہ باری کے آپ کا قبضہ رہا آپ کو شیر جنگ کا اعزاز ملا"

تحصیل باغ سے مجاہدین کی مزید چار بٹالین فورس تیار کر کے اوڑی محاذ پر تعینات کی گئیں۔ جن میں تھرڈ باغ کے بٹالین کمانڈر کرنل عالمشیر اعوان آف سنگولہ۔ فورتھ باغ کے کرنل غلام رسول اعوان آف سنگولہ بن بیک۔ 5باغ کے کرنل ابراہیم شاہ، 6باغ کے میجر محمد ایوب سابق سپیکر اسمبلی بٹالین کمانڈر تھے۔ تھرڈ باغ بٹالین کرنل عالمشیر اعوان کی کمان میں اکتوبر 1947ء کے آخری عشرے کے ابتداء میں کانگتی اوڑی کے قریب دھنی چھولاں بارہ مولا اسلام آباد کے سامنے لنگر انداز ہوئی جس کا پہلا ٹارگٹ بجلی گھر کو نشانہ بنانا تھا۔ اس بٹالین میں شامل نصف سے زائد مجاہدین سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ تھرڈ باغ بٹالین نے اوڑی سیکٹر میں دائیں طرف اور فورتھ باغ نے بائیں طرف دشمن کے بالکل سامنے بہادری و جرات کی عظیم تاریخ رقم کرتے ہوئے بارہ مولا فتح کیا۔ باغ 6 اور فرسٹ فاروقی و سیکنڈ فاروقی بھی اسی محاذ پر برسرپیکار تھیں۔ بارہ مولا کے گرد و نواح کے رہائشی ابتداء میں مجاہدین کی خدمت خاطر کرتے رہے محاذ پر کھانے پینے کا سامان بھی پہنچاتے رہے لیکن بعد میں قبائلی پٹھانوں کی لوٹ مار کی وجہ سے انھوں نے تعاون کرنا چھوڑ دیا۔ فورتھ باغ بٹالین سب سے

اہم اور جنگی حکمت عملی کی ماہر مانی جاتی تھی کرنل غلام رسول اعوان جنگ عظیم اول و دوئم میں حصہ لے چکے تھے۔ آپ 1916ء میں بلوچ رجمنٹ میں بھرتی ہوئے اور 1935ء میں لیفٹیننٹ کے عہدہ پر ترقیاب ہوئے جنگ عظیم دوئم میں جاپان کی قید میں رہے۔ کرنل غلام رسول باغ فورتھ بٹالین کے کمانڈر تھے جو بعد میں 132ے کے ہوئی اور اس بٹالین کا کوڈ نام چاند تھا کے ساتھ اوڑی باغ پانچ اور باغ چھ بٹالین انتظامی طور پر ان ہی کی تحویل میں دے کر انہیں اوڑی محاذ پر تعینات کیا گیا۔ اڑی محاذ تمام محاذوں میں سے مشکل ترین محاذ تھا اور حساس علاقوں پر مشتمل تھا۔ مئی 1948ء کے اوائل میں ہندوستانی فوجوں نے چکوٹھی سے صرف چھ میل آگے حملہ کیا تو کرنل غلام رسول کی قیادت میں رضا کار مجاہدین دشمن پر ٹوٹ پڑے جس کی وجہ سے دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا اور دشمن پسپائی پر مجبور ہوا۔ اس معرکہ میں چھ مجاہدین نے جام شہادت نوش کیا اور یہ اہم معرکہ قاضی ناگ، کوبرا پہاڑ، مہورا بوسیوں وغیرہ کے علاقوں میں ہوا۔ 20-21 مئی 1948ء کی درمیانی شب دشمن نے ایک بریگیڈ فوج کے ہمراہ سرینگر مظفر آباد روڈ پر ایک بھرپور حملہ کیا انہیں ہوائی اور بڑے توپ خانہ کی مدد بھی حاصل تھی ۶/۴ راجپوت رجمنٹ اور ۱۱ سکھ رجمنٹ نے ایڈوانس شروع کر دیا۔ ہمارے مجاہدین کے مورچے شادرہ اور بھرتی مالی پر تھے دشمن جب ان علاقوں میں داخل ہوا تو کیپٹن نور حسین اعوان کی قیادت میں ایک کمپنی نے دست بدست لڑائی کی اور دشمن کی لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے بھرتی مالی کی پہاڑی پر مارٹر گنوں سے دشمن کی ایک پلاٹون تباہ ہو گئی اور عیسٰی کھلا پہاڑ پیر کھنٹی اور لیدی گلی کے مقام پر بھی دست بدست لڑائی میں مجاہدین نے فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ عیسٰی کھلا پہاڑ پر دشمن لاشوں کے ڈھیر چھوڑ کر پسپا ہونے پر مجبور ہوا۔ اس خوفناک معرکہ میں کرنل غلام رسول اعوان کی بٹالین کے ۱۹ مجاہدیں نے جام شہادت نوش کیا۔

اگست 1948ء کے آخری عشرے تک کرنل غلام رسول کی بٹالین لیدی گلی تا بسیالی محاذ پر برسرپیکار رہی دشمن براستہ اوڑی علیا آباد روڈ پونچھ شہر سے ملاپ کرنا چاہتا تھا۔ یہ دشمن کی بہت خطرناک حکمت عملی تھی۔ اس سلسلہ میں سردار عبدالقیوم خان جو بعد میں کئی بار وزیراعظم، صدر اور چیئرمین کشمیر کمیٹی رہ چکے ہیں۔ ۵ بریگیڈ کی کمان کر رہے تھے۔ کرنل غلام رسول اعوان سے صلاح مشورہ کیا اور جنگی حکمت عملی طے کی۔ شیر جنگ کا محاذ ۱۳/۲ ایف ایف آر اور تھرڈ باغ بٹالین کے کمانڈر کرنل عالمشیر اعوان کے سپرد کیا گیا اور کرنل غلام رسول اپنی بٹالین کو لیکر گھوڑا نکہ کے مقام پر چلے گئے اور 132 جوانوں کو والنٹیئر کیا جن کی کمان کیپٹن نور حسین اعوان کو سونپی۔ یکم نومبر کو حملہ کیا اور حوالدار میر حسین ساکن ساہلیاں شہید ہوئے۔ چنی بٹ کا مورچہ اس وقت سے لیکر آج تک

ہمارے قبضے میں چلا آ رہا ہے ۔اس مورچے کے فاتح کیپٹن نور حسین اعوان ساکن بن بیک ہیں۔
نومبر 1948ء کے آخر تک دشمن نے بھرت گلی، ہتھلنگا براستہ بنیار نالہ پونچھ شہر کی طرف کئی تابڑتوڑ حملے کیے۔ جس میں دشمن بری طرح ناکام رہا۔اس محاذ پر تھرڈ باغ بٹالین تعینات تھی جس کی کمان کرنل عالمشیر اعوان ساکن سنگولہ نکر کر رہے تھے ۔جس کے نصف سے زائد مجاہدین کا تعلق سنگولہ کے اعوان قبیلہ سے تھا۔خواجہ باڑی ،ھاڑی، دھکڑ بڑی، چٹی بٹی ،اور بنیار نالے کا دفاع فورتھ باغ بٹالین جس کے کمانڈر کرنل غلام رسول اعوان ساکن بن بیک تھے کو جہاد آزادی 48-1947ء میں بہترین کارہائے نمایاں سرانجام دینے پر حکومت آزاد کشمیر کی طرف سے شیر جنگ کے اعزاز سے نوازا گیا۔جن کی اعلیٰ قیادت، دلیرانہ اقدامات بہترین اور عمدہ حکمت عملی سے اوڑی محاذ کا بہت سا علاقہ فتح ہوا جواب آزاد کشمیر کا حصہ ہے۔آپ کے زیر کمان جہاد آزادی کشمیر میں کئی گمنام ہیروز نے اعلیٰ عسکری کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔جہاد آزادی کشمیر میں کرنل غلام رسول اعوان شیر جنگ اور کرنل عالمشیر اعوان کی بٹالین کے علاوہ فرسٹ باغ اور سیکنڈ باغ میں بھی غالب اکثریت سنگولہ کے مجاہدین کی تھی۔کیپٹن علی اکبر اعوان، کیپٹن نور حسین اعوان، کیپٹن ہاشم اعوان، کیپٹن محمد امیر اعوان و کیپٹن لعل خان اعوان کمپنی کمانڈر رہے ان کی کمپنیوں میں تقریباً سبھی لوگ سنگولہ کے تھے ۔سنگولہ کے ہزاروں غازیوں و شہداء نے مختلف جنگی محاذوں کے علاوہ دھرم سال، چوڑوٹ، ڈنہ عیدگاہ دبن، سیرانی مل، چوران ہیمہ ناڑی، بلاڑ پوٹھہ و چھوٹی نکر وغیرہ کے مقام پر عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن میں سے چند ایک کے نام بذیل ہیں:۔

ونڈبنی سے صوبیدار محمد افسر، نائب صوبیدار محمد امیر شہید، نمبردار خان محمد، محمد اکبر، محمد افسر، شاہ محمد، محمد قاسم، رست علی، محبت علی، حشمت علی، محمد امیر، فیروز خان، قاضی محمد دین شہید، محمد عالم، قاضی محمد عظیم، گل خان، جمس خان، علی خان، حوالدار شاہ محمد، مصری خان، محمد اکبر، محمد ایوب، یوسف، مختیار خان، عبدل خان، میر زمان، محمد حسین، نواب خان، محمد زمان، شاہ محمد، محمد فضل شہید، محمد افسر، کرم علی، و یعقوب و قاضی محمد زمان۔

ونڈ دبن سے محمد خان نمبردار، حسین خان، مان علی خان و کیپٹن علی اکبر خان، زمان علی خان، علی اکبر خان، عادل خان، محمد زمان، محمد غلام، نائب صوبیدار محمد اکبر شہید، نائیک محمد امیر شہید، قاسم علی شہید، صوبیدار فتح محمد شہید، زمان علی شہید، محمد عالم شہید قاسم علی شہید، محمد ریشم شہید، صوبیدار میجر محمد امیر، حوالدار اکبر حسین، میر زمان، محمد زمان، نواب خان، خان محمد، غلام محمد، بوستان، غازی محمد شریف، جعفر علی، محمد اکبر، علی محمد، سید محمد، شیر محمد، محمد یوسف، ولی محمد، لعل خان، محمد شیر، بگاہ خان، محمد بخش، محمد اکبر، غلام محمد، جان محمد، برھان علی، گوہر خان، فیض علی

نائیک، محمد اکبر شہید، علی محمد، علی حسین، محمد شریف، محمد عالم، فیروز دین، محمد دین، یوسف سلیمان، امام دین، محمد حسین، بہادر علی قاسو خان، فیروز خان، خان محمد، نخی محمد، نخی محمد ولد زمان علی، نخی محمد ولد رست، محمد قاسم، نخی محمد، علی محمد، مولوی علی بہادر کالا خان، الف دین، محمد اکبر، جعفر علی، محمد زمان، امیر علی، شیر علی، فیروز، یوسف علی، ولی محمد، محمد حسین، شیر محمد، سبز علی، نواب علی، محمد افسر، محمد اکبر، قاسو خان، علی بہادر، علی شیر، علی محمد، قابل خان، یوسف علی، محمد زمان، شاہ محمد، شیر محمد، غلام محمد، دوست محمد، سبز علی، غلام علی، محمد امیر، محمد حسین، شفیع، غازی شیر، قاضی محمد، نائب صوبیدار ایوب، ملک کریم، علی محمد، فتح عالم، بہادر علی، مولوی عبدالغنی، عبدالعزیز، سجاول خان، جمس خان، بگاہ خان، عبدالرحمان، حسن محمد، محمد عظیم، گوہر خان، فتح محمد، جمس خان، جان محمد ایڈووکیٹ، یامین، ایوب، شیر زمان، اسلم، سلطان محمد، قاضی علی اکبر، مولوی محمد یوسف، محمد قاسم، عبدالکریم، عبدالعزیز، یامین گل شیر، غلام محمد، بقاء محمد، گل شیر، گل حسین، قاسم، فیروز دین، بہادر علی شہید، حوالدار کالا، سلیمان، شاہ محمد، شیر دل و دین محمد، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

چھمب سے ولی محمد شہید، کیپٹن لعل خان، فضل شہید، خانمحمد، میاں شیر علی، قاضی بہادر علی، بلور خان، صوبیدار عبدالحکیم، عبدالرحمان شہید، علی گوہر، نائب صوبیدار محمد اکبر، محمد زمان، حمد اکبر، نمبردار انور، شاہنواز ممبر افسر، لعل خان، ہنس خان، یوسف دین، نور حسین، شاہ محمد، گل حسین، نواب علی، شیر محمد، حیات خان، اکبر دین، علی حیدر، اکبر حسین، محمد حسین، محمد عظیم، محمد اکبر، محمد افسر، یعقوب، گلاب خان، حوالدار کالا، محمد شریف، محمد حسین، غلام حسین، گل حسین، منگل خان، شیر علی، عالمشیر، کرم علی، موسم علی، دلیل، محمد نور، غلام محمد، جنگ باز، شاہ محمد، محمد حسین، حسین علی، پہلوان، محمد عظیم، محمد نور، محمد شیر، بہادر علی، محمد شفیع، لطیف، میر عالم، نور عالم، مستری عبدل حسین، محمد حسین، میر عالم، ارسطو، افلاطون، محمد حسین، کاکا و سکندر وغیرہ۔

ہیمہ ناڑی سے ممبر محمد افسر خان، نمبردار فیروز خان، ہاشم دین، محمد کریم، افسر، جمعہ محمد افسر، گلاب خان، صوبیدار فاضل شہید، جواہر خان، محمد سعید، جان محمد، شاہ محمد، بھاگ دین، قاسم، بھوجو خان، محمد حسین، یوسف علی، محمد نور، علی محمد شہید، محمد امیر شہید، حاجی محمد یوسف، جہانداد، انور، علی اکبر، ایوب، عظیم، بگاہ، حبیب، گل حسین، عبدالکریم، فتح نور، یعقوب، غازی محمد امیر، حیدر علی، مولوی امیر خان، مولوی علی اکبر، عالم شہید، گلاب خان شہید، فضل حسین شہید، قاسم دین، میر زمان، شہید، عبدالکریم شہید، مولوی محمد دین، حاجی یوسف، میاں شیر احمد، مفتی فیروز دین، محمد حسین، محمد امیر، محمد ہاشم، علی اکبر، نائب صوبیدار محمد اکبر، بگاہ، جلال

دین، ہنس، فتح عالم، امام دین، اکبر دین، محمد عظیم، روشن علی، محمد زمان، شیر علی وغیرہ۔

آگرہ سے کیپٹن محمد امیر خان، صوبیدار نواب خان، صوبیدار محمد اکبر، صوبیدار میجر شیر احمد، مولوی محمد عظیم، محمد قاسم شہید، محمد حسین شہید، گلاب خان، محمد افسر، بگاہ، میساہ خان، محمد ایوب نمبردار، قاسم دین، حشمت خان، غلام حیدر، محمد حسین، یوسف علی، حوالدار بشیر، علی محمد، ولی محمد، محمد شیر، ہوشناک، افسر شہید، رحمت حسین، صوبیدار علی اکبر، فیروز خان، عظیم خان، خان محمد، حافظ محمد افسر، نائب صوبیدار محمد قاسم، شفیع، ریشم، قاسم علی، فیض علی، عمر علی، محمد حسین، غلام حسین، چوکیدار بہادر علی، صوبیدار غلام محمد، فتح محمد، محمد دین، صوبیدار اقبال، محمد اکبر، گل خان، نوازش علی، حسین خان، عالمشیر، یاسین، منشی گل حسین، امیر علی، بگاہ، ہوشناک، محمد حسین، غلام حسین، اکبر حسین، محمد حسین شہید، گل خان شہید، محمد امیر شہید، صوبیدار علی اصغر، بلور علی، سندر خان، کالا، جنگی شیر، ولی محمد، محمد عالم، محمد عظیم، دوست محمد، خان محمد، دخان، بہادر خان وغیرہ۔

کلسن سے حاجی علی زمان، نمبردار خان، ولی خان، میاں شیر احمد خان بی ڈی ممبر، صوبیدار محمد نور، نائب صوبیدار محمد نور، گل حسین، دین ولی، عید ولی، محمد حسین، محمد زمان، بگاہ خان، دوست محمد، عاقی خان، سید عبدل حسین شاہ، مستری حسن محمد، شیر علی، عالمشیر، گل شیر، گلاب خان، محمد حسین، غلام حسین شہید، محمد اکبر، یحیٰ محمد، محمد خان، عظیم، سلطان محمد، گل شیر، بلور، فیروز، بلور علی، عالمشیر، علی محمد، بگاہ خان، نور عالم، میر عالم، حوالدار عبدالکریم، عبدالحسین، مولوی محمد اکبر، حسین خان، چوکیدار غلام محمد، میر احمد، محمد شفیع، عطاء محمد، محمد افسر، ملک شیر، سمندر علی، منصر علی، امیر علی، نواب علی، جنگ باز، محمد اکبر شہید، بابو محمد خان، زمان علی، محمد اکبر، شیر محمد، نصر دین، جان محمد، جہانداد، حیات خان، غازی محمد عظیم، امیر علی، علی محمد، مان علی، سلطان محمد، گلشیر خان، منصر علی، یحیٰ محمد، محمد خان، عظیم خان، عبدالعزیز، بھاگ ولی، حوالدار حسن محمد، میاں میر زمان، مان علی، محمد حسین، فیروز خان، سبز علی، محمد خان، سمندر خان، شیر محمد وغیرہ۔

نکرے کرنل عالمشیر خان، گل شیر، محمد یوسف شہید، محمد ایوب، حسین خان، دوست محمد، محمد عظیم، مختار خان نمبردار، عبدالحسین، کیپٹن ہاشم خان نمبردار، محمد ایوب، اکبر حسین، علی اصغر، عطا محمد، حسن میر، تکبیر شہید، سلطان محمد، حسین خان، باغ حسین، اسلم شہید، سلطان محمد، اسمٰعیل، نذیر حسن، محمد خان مدرس، محمد اعظم، صوبیدار غلام محمد، غلام حسین، سلیمان، جان محمد شہید، مولوی گوہر خان، جہانداد، محمد اکبر، محمد افسر، محمد اسلم، محمد انور سابق ممبر، صوبیدار محمد افسر، محمد شفیع، جہانگیر، تکبیر، الطاف، فیروز دین، حسین خان، امام دین، بگاہ، محمد نور محمد

زمان، سلیمان، بقاء محمد، منشی باز ولی، گلاب دین، محمد افسر، دوست محمد، عالم دین، محمد حسین، صوبیدار محمد یعقوب، میر اکبر، عطاء محمد شہید، محمد قاسم شہید، نائب صوبیدار حسن محمد، مولوی محمد اعظم، میر زمان، محمد صادق، علی گوہر، امیر علی، صوبیدار علی حسین، فیروز خان، محمد شیر، بگاہ، سنوالہ، بلور، شیر احمد، سلیمان، صوبیدار محمد رفیق کے علاوہ سینکڑوں گمنام غازی و شہداء ہیں جن کے نام بوجہ طوالت و عدم دستیابی درج نہ ہو سکے۔

جن بیک سے کرنل غلام رسول، کیپٹن نور حسین، صوبیدار محمد افسر خان، مولوی محمد نور، پروفیسر غلام مرتضیٰ، مولوی عبداللطیف، محمد زمان، غلام نبی، حسین خان، زمان خان، محمد یامین، محمد عظیم، امین، جمال دین، نور خان، حسین خان، محمد سلیمان، حاجی اسمٰعیل، علی حیدر، سمندر خان، محمد امیر، عبدالرحیم، مولوی عبدالعزیز، عبدالحسین، محمد یوسف، کرم علی، سبز علی، فیض احمد شہید، جان محمد شہید، عبدالحسین شہید، حوالدار سید عالم، سپائی اسماعیل، محمد افسر، حوالدار محمد اکبر، سید اکبر، نائب صوبیدار عالم شیر خان، علی شیر خان، نائب صوبیدار سمندر علی خان، سپاہی فروز دین، محمد امیر خان، سپاہی عبدالرحیم، حوالدار کوارٹر ماسٹر حاجی محمد خان وغیرہ کے علاوہ نائیک محمد خان اعوان خزیوکہ، راجہ محمد حسین کلری، حوالدار عبداللطیف شاہ کلری، حوالدار نور حسین اعوان ڈھکی پنڈی، نائیک گل محمد کلری، کیپٹن نائب صوبیدار محمد نذیر عباسی چڑالہ، غلام حسین خان سدھن پکھرنکہ، صوبیدار میجر شیر خان مغل کلری، میجر محمد سلیم خان مغل ٹنگیاٹ، کیپٹن محمد عباس خان عباسی کھرل کیپٹن علی شیر خان مغل کھرل حوالدار میجر ولی محمد اعوان سنگولہ، سپاہی کالا خان سدھن ریڑبن و کیپٹن سلطان محمد خان مغل راولی وغیرہ کے علاوہ ہزاروں گمنام غازی و شہداء قابل ذکر ہیں (بحوالہ کتاب شیر جنگ ص122 تا 128، نسب الصالحین ص207 تا 232، تاریخ اعوانان و عینی شاہد و غازیانان جہاد کشمیر 48-1947)

شہدائے سنگولہ جہاد آزادی کشمیر 48-1947ء

صوبیدار محمد فاضل ولد گلاب خان، نائب صوبیدار محمد اکبر ولد حسین خان، نائیک محمد امیر ولد حسین خان، نائیک بہادر علی، زمان علی ولد عمر علی، قاسم علی ولد محمد بخش، محمد نور ولد نواب خان، محمد امیر ولد فیروز، محمد امیر ولد بلور، شیر محمد ولد روشن علی، علی محمد ولد محمد بخش، محمد حسین ولد منگل خان، جان محمد ولد عطا محمد، محمد عظیم ولد نواب، گل خان ولد غلام علی، نائیک محمد اکبر ولد یوسف علی، محمد عالم ولد بہادر علی، نائیک گلاب خان ولد قاسم علی، بگاہ خان ولد میسا خان، محمد ریشم ولد رحمت علی، نائیک محمد اکبر ولد نواب علی، علی محمد ولد موسم علی، فتح نور ولد مناں، فضل حسین ولد شیر خان، قاسم دین ولد بیر خان، ولی محمد ولد جمال دین، فضل خان ولد محمد یار، عبدالرحمان ولد بلور خان، محمد قاسم ولد

نواب علی، محمد دین ولد غلام علی، جان محمد ولد روشن علی، عطا محمد و منگل خان، غلام حسین ولد ہاشم، شیر دل ولد فتح محمد، علی شیر ولد عمر علی، عبدالکریم ولد محمد دین، محمد عالم ولد غلام علی، محمد امیر ولد نور علی، محمد اسمعیل ولد بہادر علی، محمد اکبر ولد فقیر خان، محمد قاسم ولد نوازش علی، جان محمد، عبدالحسین حیدر علی ولد منگل بن بیک۔

شہدائے سنگولہ جنگ ستمبر 1965ء

محمد ایوب ولد بلور، سخی محمد ولد فتح شیر، محمد اشرف، نائیک محمد اکبر ولد فیروز دین، محمد زمان ولد ہوشناک محمد اسلم ولد رنگ باز، محمد خلیل ولد محمد اعظم، محمد تخمیر ولد شہا دمہ، محمد لطیف ولد علام جان، جان محمد ولد نور دین، محمد افسر ولد ہوشناک، نائیک محمد قاسم ولد امیر علی، محمد اکبر، الطاف حسین ولد محمد زمان، محمد یاسین ولد حسین، راج محمد ولد شیر احمد، جان محمد ولد منگی، گل حسین ولد محمد بخش، محمد خلیل ولد محمد ہاشم۔

شہدائے سنگولہ جنگ دسمبر 1971ء

صوبیدار سخی محمد ولد غلام محمد، نائب صوبیدار محمد امیر ولد زمان، حوالدار سید امیر ولد زمان علی، جان محمد ولد سخی محمد، نائب صوبیدار محمد صادق ولد گلاب دین، محمد لطیف ولد ولی محمد، محمد یوسف ولد گل شیر، محمد عالم ولد رست علی، محمد امیر ولد فیروز خان، محمد شریف ولد قاسم دین، خان محمد ولد منگی، محمد افسر ولد نور حسین، محمد حنیف ولد غلام حسین، محمد اکبر ولد جنگ خان، خادم حسین ولد اکبر حسین، محمد حسین ولد جماعت، محمد اشرف ولد عالم خان، فیض احمد بن بیک (بحوالہ ماہنامہ اعوان اسلام آباد شمارہ جولائی 1996ء، تاریخ اعوانان ص 216، کتاب شیر جنگ، انقلاب پونچھ 1947ء، قائد کشمیر، نسب الصالحین و چشم دید غازیاں سنگولہ جہاد آزادی کشمیر 48-1947ء)

شہدائے کرگل و حالیہ جاری تحریک آزادی کشمیر:

سپاہی محمد نصیر خان ولد محمد بشیر خان معرکہ کرگل تمغہ جرات، اطوار حسین (آگرہ) ولد محمد حسین، محمد سلیم ولد حسن محمد بن بیک۔

سنگولہ اور سات (7) کی حیرت انگیز مماثلت:

سنگ اولہ یا سنگ ہولہ سے سنگولہ مشہور ہوا۔ اردو اور انگریزی دونوں میں 7 حروف ہیں۔ بانی وجد اعلیٰ سنگولہ حضرت بابا ابراہیمؒ و حضرت بابا اسماعیلؒ کے ناموں میں 7 حروف ہیں۔ بابا اسماعیلؒ کی والدہ اور والد

کی دعاؤں سے پانی کے 7 چشمے جاری ہوئے۔ جس کی وجہ سے اس جگہ کا نام سات ناڑے ہوا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ "سات ناڑے" کے بھی 7 حروف ہیں اور "سات حروف" کے بھی 7 حروف ہیں۔ سنگولہ کی 7 ونڈ ہیں:۔
1۔ بنی 2۔ دبن 3۔ جھمب 4۔ ہیمہ ناڑی 5۔ آگرہ 6۔ کلسن 7۔ نکر ابتدائی گوت خاندان 7 ہیں :۔ 1۔ حسو آل 2۔ کالا آل 3۔ مبریز آل 4۔ مندو آل 5۔ نکو آل 6۔ لالو آل 7۔ نصر آل۔ نمبردار 7 ہوئے اور ان کے نام کے حروف یا عدد بھی 7 ہیں۔ جدید وارڈ 7 اور لوکل کونسلر بھی 7 ہیں۔ اب تک سنگولہ کی جتنی بھی قابل ذکر شخصیات گزری ہیں یا موجود ہیں ان کے نام کے تقریباً 7 حروف یا 7 عدد ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان چھ دنوں میں بنائے اور 7 ویں روز فراغت پائی۔ آسمان 7، زمین 7، زمین و آسمان کے عداد کو جمع کرنے سے عدد 7 بنتا ہے۔ ز 7، م 40، ی 10، ن 50، +ا 1، س 60، م 40، ا 1، ن 50 = 259
9+5+2=16=6+1(7) حضرت ابراہیمؑ کے نام کے بھی 7 حروف و عدد ہیں۔ زمین و آسمان کے عدد کی طرح ان کے نام کے عدد بھی 259 ہیں 7 بنتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ کی تعمیر کی لفظ بیت اللہ کے 7 حروف ہیں، حرم شریف کے 7 حروف، حرم کعبہ کے 7 حروف، اور کعبہ کا عدد 7 ہے۔ کلمہ طیبہ میں 7 الفاظ ہیں سورۃ فاتحہ میں 7 آیات ہیں سور بقرہ کی 286 آیات ہیں عدد 7 بنتا ہے سورۃ آل عمران نام میں 7 حروف ہیں، سورۃ الفرقان کے بھی 7 حروف ہیں پارہ لن تنالو کے بھی 7 حروف ہیں سورۃ الرعد کی 34 آیات ہیں عدد 7 بنتا ہے۔ سورہ لقمان کی بھی 34 آیات ہیں عدد 7 بنتا ہے۔ سورۃ ص کی 88 آیات ہیں عدد 7 ہوا۔ سورہ قصص کی آیات 88 ہیں عدد 7 بنتا ہے۔ سورۃ القلم کی 52 آیات عدد 7 ہے سورۃ الحاقہ کی آیات بھی 52 ہیں 7 بنتا ہے۔ سورۃ الزخرف کے رکوع 7 ہیں۔ ہر مرض کے علاج کے لیے سورۃ الناس 7 بار پڑھ کر دم کرتے ہیں سورۃ یاسین میں 7 مبین ہیں قرآن مجید کی 7 منزلیں ہیں۔ قرات کے 7 طریقے ہیں فقری مجموعہ وظائف کے مطابق گھر میں موذی جانوروں سے چھٹکارے کے لیے سورۃ رحمٰن کو 7 روز تک روزانہ 7 مرتبہ پانی پر دم کر کے مکان کی دیواروں پر چھڑکنے سے موذی جانوروں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ سورۃ اللھب روزانہ 7 مرتبہ پڑھنے سے دشمن کے شر سے محفوظ رہیں گیں۔ براعظم 7، سمندر 7، عجائبات عالم 7، قوس و قزح 7 ہیں مسجد نبوی ریاض الجنہ میں فضیلت والے 7 ستون ہیں۔ خانہ کعبہ کے 7 چکر لگانے سے ایک طواف ہوتا ہے۔ صفاء و مروہ کے 7 چکر مکمل کرنے سے سعی کی تکمیل ہوتی ہے۔ اعضائے سجدہ 7 ہیں۔ اور لفظ پاکستان کے حروف 7 ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں مثالیں اور دی جاسکتی ہیں۔

بن بیک جبوتہ:

حضرت بابا ابراہیم المعروف بہرام خانؒ کے تین فرزند حضرت بابا اسماعیل خانؒ، حضرت بابا جمال خانؒ و حضرت بابا سیٹھ خانؒ مشہور ولی اللہ گزرے ہیں۔ حضرت بابا اسماعیل خان کی اولاد سنگولہ، حضرت بابا جمال خانؒ کی اولاد بن بیک جبوتہ اور حضرت بابا سیٹھ خانؒ کی اولاد مقبوضہ کشمیر کے علاقہ بارہ مولا، چندوسہ، تھاجل، پاڈڑی، اوڑی وغیرہ میں اور کچھ تحصیل باغ کے موضع جات نڑیولہ و چھم گران میں آباد ہے۔ حضرت بہرام خانؒ کی قبر چوڑ وٹ کیتھان متصل سنگولہ مولوی علی محمد شیخ کے گھر کے ساتھ باعث خیر و برکت ہے۔ حضرت بابا اسماعیلؒ و بابا جمالؒ کی قبریں سنگولہ ناڑے میں مرجع خلائق عام ہیں۔ حضرت بابا جمال خانؒ کے فرزند احمد خان تھے ان کی قبر بھی ناڑے سنگولہ میں ہے۔ احمد خان کے فرزند درویش خان تھے ان کی قبر بیک راج ولی خان و نواب علی پسران محمد علی کے گھر کے پاس ہے۔ درویش کے فرزند ادریس خان تھے جن کی قبر ریڑ بن جیلان میں ہے۔ ادریس خان کے فرزند فقیر خان تھے ان کی قبر سردار زبردست خان کے گھر کے نزدیک ہے۔ فقیر خان کے تین فرزند حضرت بابا ڈھیلو خانؒ بابا بختیار خان لاولد و بابا کاظم خان تھے۔ کاظم خان کی اولاد مظفر آباد و اوڑی میں آباد ہے۔ آپ کی اولاد میں منگتا خان بن فقیر خان بن گلا خان جنگ خان بن کاظم خان قابل ذکر گزرے ہیں۔ حضرت بابا ڈھیلو خانؒ ولی کامل گزرے ہیں۔ آپ کی قبر بن بیک ڈنہ کے قبرستان میں ہے۔ آپ کے پانچ فرزند کمال خان، کوڑا خان، جموں خان، چوہڑ خان و پھلا خان تھے۔ کمال کی اولاد کمال آل، جموں کی اولاد جموں آل، چوہڑ خان کے فرزند غازی خان تھے جن کی اولاد غازی آل، پھلا خان کی اولاد پھلا آل کہلاتی ہے۔ کوڑا خان کی اولاد کوڑ آل کہلاتی ہے۔ کوڑا خان کے دس فرزند موظو خان، بلند خان، ہنسو خان، بچا خان، نیکا خان، کالا خان، نکہ خان، کرم داد خان، لولا خان اور دسویں کا نام معلوم نہ ہو سکا ہے۔ موظو کی اولاد موظو آل بلند کی اولاد بلند آل، ہنسو کی اولاد ہنسو آل، بچا کی اولاد بچا آل اور نیکا کی اولاد نیکا آل کہلاتی ہے۔ بن بیک میں ایک گرلز ہائی سکول ایک بوائز مڈل سکول، مرکزی جامع مسجد مدرسہ تعلیم القرآن و مدرسہ للبنات، ڈسپنسری و پبلک سکول کے علاوہ وسیع بازار و پختہ سڑک تولی پیر تک جاتی ہے۔

جموں آل:

حضرت بابا ڈھیلو خانؒ کے فرزند جموں خان المعروف جمن خان کی اولاد جموں آل کہلاتی ہے۔

جموں خان کے پانچ فرزند مستان علیؒ، مرزا، خیرد، جابو، وارث خان معروف گزرے تھے۔ مستان علیؒ صاحب عزت بزرگ تھے۔ آپ کے تین بیٹے میاں زمان علی، مستو خان و ناظر خان تھے۔ ناظر خان کے فرزند کرامت علی لاولد گزرے ہیں۔ میاں زمان علی حنفی چشتی ممتاز عالم دین یکتائے زمانہ، صاحب کشف و نامور ہستی گزرے ہیں۔ آپ کے چھ فرزند کرنل غلام رسول شیر جنگ، قاضی محمد نور، غلام نبی، کیپٹن نور حسین، محمد زمان و مولوی عبد اللطیف تھے۔ کرنل غلام رسول مارچ 1898ء میں پیدا ہوئے دسمبر 1916 میں برٹش آرمی میں بھرتی ہوئے۔ جنگ عظیم اول میں افغانستان، بغداد، افریقہ، مصر و سپین میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ 1935ء میں صوبیدار میجر کے عہدہ پر ترقیاب ہوئے۔ جنگ عظیم دوئم 1939ء میں آپ کو فرسٹ بٹالین کی کمان دے کر برما روانہ کیا گیا۔ دوران جنگ مختلف محاذوں پر بہادری و جرات کی تاریخ رقم کی اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ قیام پاکستان کے وقت گاؤں تشریف فرما تھے جب جہاد کا اعلان ہوا تو میدان جنگ میں کود پڑے اور چار باغ بٹالین کے بٹالین کمانڈر بنا کر اوڑی محاذ پر تعینات کیے گئے۔ جہاں مختلف محاذوں پر دشمن کے سامنے برسر پیکار رہے۔ جس کی تفصیل کتاب شیر جنگ نسب الصالحین اور اعوان شخصیات آزاد کشمیر کے علاوہ کتاب ہذا میں بعنوان گمنام ہیرو میں درج ہے۔ آپ کے اکلوتے فرزند شمس الملک ایم اے بی ایڈ، صدر معلم ہیں آپ کے پانچ فرزند حافظ مبشر، منیر، نذیر ابرار و دانش ملک ہیں آپ کلری ٹوپی میں آباد ہیں۔ قاضی محمد نور کے پانچ فرزند غلام مصطفیٰ، پروفیسر غلام مرتضیٰ ایم اے انگریزی، غلام احمد، فیض احمد و نور احمد ہوئے۔ پروفیسر غلام مرتضیٰ مرحوم دو کتابوں شیر جنگ اور بیکن آف نالج کے مصنف و قیمتی سرمایہ تھے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ و پروقار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کے تین فرزند جاوید اقبال، آفتاب اقبال و ساجد اقبال ہیں۔ غلام احمد کے فرزند محمد سعید ہیں۔ غلام نبی نڑیولہ باغ میں آباد ہوئے۔ آپ کے دو فرزند عبد الغنی و محمد مشتاق ہیں۔ عبد الغنی کے فرزند صغیر، کبیر، اخلاق و آفتاب ہیں۔ محمد مشتاق کے چار بیٹے صیاد، کوثر، خضر و عمر ہیں۔ محمد زمان کے فرزند نور عالم ہیں یہ بھی نڑیولہ میں آباد ہیں۔ مولوی عبد اللطیف ممتاز عالم دین تھے۔ آپ جامع مسجد بن بیک کے خطیب اعلیٰ و امام تھے۔ آپ کے چار فرزند غلام کبریا، محمد مشتاق، محمد خورشید اور قاری محمد ریاض ہیں۔ غلام کبریا جامع مسجد بن بیک کے خطیب و امام ہیں۔ آپ کے بھی چار بیٹے عبد الصمد، محمد راشد، عبد المالک و محمد تقدیس ہیں۔ محمد مشتاق کے بھی چار فرزند مظفر اقبال، کوثر اقبال، قمر اقبال اور شجاع اقبال ہیں۔ کوثر اقبال بی اے، بی ایڈ معلم ہیں محمد خورشید کے بھی چار بیٹے اسرار، سرفراز، اظہار اور العبار ہیں۔ قاری محمد ریاض محکمہ تعلیم میں قاری ہیں۔ آپ کے دو فرزند حافظ طیب

اور عبدالصمد ہیں۔ کیپٹن نور حسین نے جہاد آزادی کشمیر میں نمایاں حصہ لیا اور بہادری کی تاریخ رقم کی آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ مستو خان کے دو فرزند قاسم علی ومحاوہ خان تھے۔ قاسم علی کے چار بیٹے گوہر خان، علی محمد، شفیع ونور عالم ہوئے۔ گوہر خان کے تین فرزند خادم حسین، جنت حسین وبرکت حسین ہیں۔ علی محمد کے تین بیٹے نجی محمد، نقی محمد ومجید ہیں۔ شفیع کے چار بیٹے حنیف، کبیر وشبیر وبشیر ہیں۔ نور عالم کے فرزند لطیف ہیں۔ محاوہ خان کے چار بیٹے موسم علی، محمد زمان، محمد امیر ومحمد افسر ہوئے۔ موسم علی کے تین بیٹے علی افسر، عقل حسین وعلی اکبر ہوئے۔ علی افسر کے پانچ بیٹے لیاقت، طارق، امتیاز، فاروق والطاف ہیں۔ عقل حسین کے تین بیٹے شارف، ارشد وآصف ہیں۔ محمد زمان کے تین فرزند حنیف، لطیف وصدیق ہیں۔ محمد امیر کے فرزند منظور ہیں۔ محمد افسر کے چار بیٹے محمد اسلم، محمد اکرم، اشرف وصادق ہیں۔ اکرم کے فرزند ساجد ہیں۔ جموں خان ہی کی اولاد سے فیروز دین ولعل دین پسران گل شیر بن محبت علی بن مرزا خان بن جموں خان ہوئے۔ فیروز دین کے تین بیٹے سرور، نقی محمد وبشیر ہیں۔ وارث خان کے دو فرزند ہاشم علی ومیر ولی تھے۔ میر ولی کے دو بیٹے محمد عظیم ومحمد حیات ہوئے۔ محمد عظیم کے فرزند سید افسر اور محمد حیات کے فرزند اکبر حسین ہیں۔

مرزا خان کے سات فرزند اچھا خان، فقیر محمد، جنگی خان، محبت علی، دورباز خان دست خان تھے۔ اچھا خان کے دو فرزند نجم خان ومحمد بخش تھے۔ محمد بخش کے پانچ بیٹے ہاشو خان، مہتاب علی، باسی خان، وارث وشیر ولی تھے۔ ہاشو کے دو فرزند جوگی وباغ علی ہوئے۔ جوگی کے فرزند محمد اکرم ہوئے۔ مہتاب علی کے رفیق، کریم وحمید ہوئے باسی خان کے فرزند مولوی میر زمان سعودی عربیہ میں امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ شیر ولی کے فرزند نور زمان کے تین بیٹے نذیر، طارق وادریس ہیں فقیر محمد کے تین چار بیٹے محبت علی نزیولہ، فقیر علی، نواب علی نزیولہ ومیر خان سنگولہ بنی میں آباد ہوا۔ دورباز دست خان کی اولاد بھی سنگولہ بنی میں آباد ہے۔ جنگی خان کے چار فرزند زمان علی، سمندر علی، یوسف علی وبہادر علی تھے۔ زمان علی کے دو بیٹے جعفر علی وبھولو تھے۔ جعفر علی کے پانچ فرزند محمد اکبر، خان محمد، سید محمد، شاہ محمد ومحمد اسلم ہوئے۔ سمندر علی کے دو بیٹے جان محمد وعقل حسین ہوئے۔ جان محمد کے فرزند اسلم ہیں عقل حسین کے تین بیٹے یعقوب، یوسف اور اکرم ہوئے۔ یعقوب کے چار فرزند اعظم، ریاض، یونس وپرویز ہیں۔ یوسف علی کے چار بیٹے علی شیر، گل شیر، عالمشیر وگلاب شیر ہوئے۔ علی شیر کے فرزند محمد اکبر، گل شیر کے تین بیٹے محمد زمان، شفیع اور خان محمد ہوئے۔ عالمشیر کے چار فرزند نجی محمد، رحیم، افسر واشرف ہوئے۔ محمد افسر کے تین فرزند آزاد، ندیم پھانوڑی ونواز ہیں۔ ندیم پھانوڑی نے پہاڑی شاعری میں ایک کتاب دلانے

پھانوڑے شائع کی ہے۔ گلاب شیر کے دو بیٹے علی محمد وولی محمد ہوئے۔ بہادر علی کے تین فرزند علی حسین، محمد حسین اور شربت حسین ہوئے۔ جموں خان کے فرزند جابو خان کے بیٹے محمد علی کے چار فرزند راج ولی، شیر ولی، نواب علی وغلام علی تھے۔ راج ولی کے پانچ بیٹے محاوہ خان، عنایت اللہ، محمد ایوب، کریم بخش اور امان اللہ تھے۔ محاوہ خان کے تین فرزند محمد یامین، محمد عظیم، محمد امین ہوئے۔ محمد یامین کے چار بیٹے جان محمد، کیپٹن سمندر خان، شاہ محمد ومحمد یعقوب ہیں۔ نائب صوبیدار جان محمد کے دو بیٹے صادق وعارف ہیں۔ کیپٹن سمندر خان آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد سیاسی، سماجی واصلاحی امور میں حصہ لیتے ہیں۔ آپ کے پانچ فرزند رحمت حسین، منشاء، کرامت، قمر اور عقل حسین ہیں۔ شاہ محمد کا فرزند خضر حیات ہے۔ محمد عظیم کے تین بیٹے محمد صدیق، محمد حنیف ومحمد لخمیر ہیں۔ محمد ایوب کے دو بیٹے محمد عزیز وخان محمد ہوئے۔ کریم بخش کے بیٹے سلیمان ہوئے۔ امان اللہ کے فرزند محمد اعظم ہوئے۔ شیر ولی کی اولاد سے فیروز دین ولد احمد علی۔ دوست محمد ولد کالو خان ہوئے۔ نواب علی کے دو فرزند نوازش علی و بہادر علی تھے۔ نوازش علی کی اولاد سے رشید، شوکت پسران محمد خان۔ اعظم، نذیر وجاوید پسران محمد اکبر ہیں۔ بہادر علی کی اولاد سے شیر محمد، نجی محمد، سید محمد، محمد پرویز پسران حوالدار محمد افسر قابل ذکر ہیں۔ خیرو خان کے فرزند احمد خان کے دو بیٹے غریب علی اور حسین خان تھے۔ غریب علی کے بھی دو فرزند معروف گزرے ہیں جمال دین ونور خان۔ جمال دین کے پانچ بیٹے خان محمد، محمد افسر، عالم خان، دفتر خان ومحمد خان ہوئے۔ نور خان کے شاہ محمد وحسن محمد۔ شاہ محمد کے دو بیٹے فاروق و طارق ہیں۔ حسن محمد کے چار فرزند محمد الطاف، محمد ایوب، لطیف ومحمد سلیم ہوئے۔ محمد الطاف عامل ہیں آستانہ عالیہ نیریاں شریف کے مریدین میں سے ہیں۔ محمد سلیم حریت پسند تھے سری نگر میں شہید ہوئے۔ حسین خان کے فرزند محمد افسر ہوئے جن کے تین بیٹے محمد انور، میر اکبر اور محمد شکیل ہیں۔ وارث خان کی اولاد سے صادق، خالق، فاروق، طارق پسران سید افسر۔ حفیظ، رشید وشفیق پسران اکبر حسین ہیں۔

کوڑآل:

کوڑا خان کے پانچ فرزندوں کی اولاد اپنے جد اعلیٰ کے نام سے الگ الگ شاخ کے طور پر معروف ہیں جبکہ دو فرزندوں کالا خان اور نکہ خان کی اولاد کوڑا آل ہی کہلاتی ہے۔ کوڑا خان کے فرزند کالا خان کے دو بیٹے برکات خان اور باز خان گزرے ہیں۔ برکات خان کے دو فرزند عرب علی اور قابل خان تھے۔ قابل خان کی اولاد راولپنڈی میں آباد ہے۔ عرب علی کے تین بیٹے قاضی خان، علی بہادر اور الٰہی بخش تھے۔ علی بہادر کے فرزند علی داد

لاپتہ ہیں۔الہی بخش کے تین بیٹے کالا خان، محمد عظیم اور محمد شریف ہوئے۔باز خان کے فرزند راج ولی کے بیٹے شیر ولی کے فرزند جمال دین ہوئے۔کوڑا خان کے فرزند نکہ خان کے اکلوتے فرزند دھمن خان تھے۔دھمن خان کے بیٹے مور باز خان کے فرزند علی بہادر ہوئے جن کے تین بیٹے محمد افسر، محمد عظیم اور گلاب خان ہوئے۔محمد عظیم کے فرزند موتا خان ہوئے۔گلاب کے تین بیٹے محمد اکبر، لطیف وحنیف ہیں۔

موظوآل:

کوڑا خان کے فرزند موظو خان کی اولاد موظوآل کہلاتی ہے۔موظو خان کے دو فرزند صوبہ خان نمبر دار وسمندر خان تھے۔صوبہ خان نمبر دار کے فرزند امیر علی بھی نمبر دار تھے۔جن کے دو فرزند حیات بخش نمبر دار وحسین خان تھے۔حیات بخش کے چار فرزند نوازش علی نمبر دار، محمد اقبال، محمد حسین ومحمد حیات تھے۔نوازش علی نمبر دار کے دو فرزند صوبیدار محمد افسر وعلی اکبر ہیں۔صوبیدار محمد افسر خان اس خاندان کی نامور ہستی ہیں۔آپ نے کرنل غلام رسول اعوان کی قیادت میں جہاد 48-1947ء میں حصہ لیا اور عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔آپ نے 1965ء و 1971ء کی جنگوں میں بھی حصہ لیا تاریخ ہذا میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔آپ کے دو فرزند اظہر ودر بابر ہیں۔علی اکبر کے چھ فرزند علی اصغر، الطاف، پرویز، تجمیر، عابد وشمریز ہیں۔محمد اقبال کے چھ بیٹے ریشم، مشتاق، اعظم، محمد سید، خورشید وممتاز ہوئے۔ریشم کے تین بیٹے کمال مصطفیٰ، جمال مصطفیٰ ومحمد مصطفیٰ ہیں۔مشتاق کے چار فرزند اشفاق، اسحاق، شیراز وریاض ہیں۔محمد حسین کے تین بیٹے عظیم، سلیم وکریم ہوئے۔عظیم کے فرزند خالد وولید ہیں۔سلیم کے دو بیٹے ناصر وعاطف ہیں اور کریم کے فرزند عمران ہیں۔حسین خان بھی قابل ذکر بزرگ گزرے ہیں۔آپ کے چار بیٹے محمد زمان، میر زمان، محمد امیر وعلی محمد تھے۔محمد زمان کے دو فرزند سیٹھ لعل خان ومحمد انور ہیں۔سیٹھ لعل خان کا شمار بھی قابل ذکر معززین میں ہوتا ہے۔آپ کے چار بیٹے قیوم، رؤف، غفور وصبور ہیں۔میر زمان کے دو بیٹے وکیل وبشیر ہیں۔وکیل کے فرزند شفیق ہیں۔بشیر کے تین بیٹے حفیظ، اشفاق وکامران ہیں۔محمد امیر کے دو فرزند سید محمد وفیض محمد ہوئے۔علی محمد کے دو بیٹے سعید وخالق ہیں۔سمندر خان کے دو بیٹے غلام علی وفقیر محمد تھے۔غلام علی کے فرزند فضل خان تھے۔جن کے بیٹے میر عالم ہوئے۔میر عالم کے چار بیٹے لطیف، بشیر، زرین وعارف ہیں۔فقیر محمد کے دو فرزند گل شیر وکالا خان ہوئے۔گل شیر کے تین بیٹے افسر، اعظم وخورشید ہوئے۔افسر کے چار فرزند صابر، صادق، نواز وخالق ہیں۔اعظم کے فرزند امتیاز ہیں۔خورشید کے فرزند عمران ہیں۔کالا خان کے فرزند محمد حسین کے دو بیٹے حنیف وصدیق ہوئے حنیف

کے دو فرزند عزیز وسلیم ہیں۔

بلندآل:

حضرت بابا ڈھیلو خانؒ کے فرزند کوڑا خان کی اولاد سب سے زیادہ پھلی پھولی۔کوڑا خان کے دس بیٹے ہوئے۔جن میں سے سات فرزند بلند خان، موظو خان، ہنسو خان، بچا خان، نیکا خانؒ، کالا خان اور نکہ خان صاحب اولاد ہوئے۔بلند خان کی اولاد بلند آل مشہور ہے۔بلند خان کے پانچ صاحبزادے راج محمد خان، ملکو خان، رنگباز خان، قاسم علی لاولد اور اکبر علی تھے۔راج محمد خان کے دو فرزند مراد علی ودیوان علی تھے۔مراد علی کے پانچ بیٹے رست علی خان، حشمت علی خان، فتح شیر، سوہاب خان لاولد اور گوہر خان لاولد گزرے ہیں۔رست علی خان کے تین فرزند محمد سلیمان خان، محمد اسمٰعیل خان وعلی حیدر خان ہیں۔محمد سلیمان خان تاریخ ساز شخصیت کے مالک ہیں۔آپ کے تین صاحبزادے محمد شریف خان، محمد سلیم خان ومحمد نسیم خان ہیں۔صوبیدار محمد شریف خان اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔آپ آرمی میں خدمات سرانجام دینے کے بعد صوبیدار کے عہدہ جلیلہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔راقم کو ان کا قلمی تعاون حاصل رہا ہے۔آپ کے دو فرزند نصیر وریحان ہیں۔سلیم کے فرزند ثاقب ہیں بی ڈی ممبر حاجی محمد اسمٰعیل خان کے تین فرزند حاجی محمد ایوب، حوالدار محمد بشیر اور محمد شبیر قابل ذکر ہیں۔علی حیدر خان اعلیٰ کردار کے مالک ہیں۔آپ نے جنگ عظیم دوئم میں شرکت کی اور قید میں رہے۔آپ کے دو فرزند محمد آزاد اور محمد ممتاز ہیں۔محمد آزاد کے تین بیٹے عباس گلشن نواز اور زرگام حیدر ہیں۔حشمت علی کے چار فرزند محمد یوسف، محمد اشرف حاجی محمد خان وحوالدار محمد اکرم ہیں۔اشرف کے چار بیٹے صدیق، عارف، نذیر ومجید ہیں۔محمد خان کے دو بیٹے صادق وجاوید ہیں۔محمد اکرم کے دو فرزند شفیق وشکیل ہیں۔فتح شیر خان کے آٹھ بیٹے سید عالم، فیض عالم لاولد، دولت خان، سردار خان، اعظم، محمد اسلم، دفتر خان ومختار خان ہوئے۔سید عالم کے تین فرزند نذیر، اختر اور منصور ہیں۔دیوان علی کی اولاد سے سید اکبر، محمد ارشاد، صابر خان پسران فیروز خان ہیں۔ملکو خان کے دو فرزند فتح نور وعالمشیر تھے۔فتح نور کے فرزند سید محمد ہیں۔عالمشیر کے دو بیٹے گوہر علی وخان محمد شہید تھے۔گوہر علی کے سات فرزند شاہ محمد، عطا محمد، محمد رفیق، عزیز، لطیف، بشیر ورشید ہیں۔خان محمد شہید کے دو بیٹے محمد کبیر ومحمد شبیر ہیں۔رنگباز خان کے چار فرزند بلور علی لاولد، ہوشناک، علی گوہر اور حیات علی تھے۔ہوشناک کے فرزند علی محمد کے چار بیٹے اعظم، شارف، عارف وطارق ہیں۔علی گوہر کے بیٹے محمد قاسم کے چار فرزند عبدالرحیم، عبدالحکیم، غلام احمد وعبدالکریم ہوئے۔حیات علی کے فرزند رست خان کے چار بیٹے محمد افسر، محمد زمان، محمد افضل وسید محمد ہوئے۔محمد

افسر کے پانچ فرزند شاہ محمد، خان محمد، محمد ریشم، سرور واسحاق ہیں۔محمد زمان کے فرزند محمد نذیر ہیں۔محمد افضل کے تین بیٹے صابر، محمد سید اور بشیر ہیں۔سید محمد کے تین بیٹے ممتاز، اختر و امتیاز ہیں۔شاہ محمد کے آٹھ فرزند حنیف، صادق، آزاد، حمید، مشتاق، شفیق، عتیق و قادر ہیں۔خان محمد کے چار بیٹے رفیق، شفیق، شکیل و بشیر ہیں۔ریشم کے فرزند شہباز اور سرور کے فرزند عثمان ہیں۔علاوہ ازیں ریاض، اعجاز و امتیاز پسران حاجی ایوب۔ فیاض، شہباز، نیاز و شیراز پسران حوالدار بشیر۔عاصم، عاقب و عاطف پسران شبیر کا تعلق بھی اسی شاخ سے ہے۔

ہنسو آل:

کوڑا خان کے فرزند ہنسو خان کی اولاد ہنسو آل کہلاتی ہے۔ہنسو خان کے پانچ فرزند سرفراز خان، سیدو خان، موربازخان، شمس خان و جوم دار تھے۔سرفراز خان کے فرزند مان علی کے دو بیٹے راج خان و ہوشناک خان تھے۔راج خان کے دو فرزند لعل محمد و محمد انور ہیں۔لعل محمد جامع مسجد بن بیک میں طویل عرصہ سے بطور خدمت گار فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کے دو بیٹے شہزادا اور شمریز ہیں۔ہوشناک کے فرزند سید اکبر ہوئے۔سیدو خان کے چار فرزند نواب علی، حیدر علی، ہاشم علی لاولد و غلام علی تھے۔نواب علی کی اولاد میں محمد حسین، گل حسین، کالا خان، محمد اسلم، محمد صدیق پسران علی شیر ہیں۔حیدر علی کے فرزند غلام نبی، نور نبی، نور حسین، غلام حسین ہوئے۔غلام علی کے فرزند سمندر خان ہوئے۔سمندر خان کے پانچ فرزند افسر، صادق، شارف، عارف و یوسف ہیں۔موربازکے تین بیٹے روشن علی، سید علی اور زمان علی تھے۔روشن علی کے فرزند محمد زمان کے تین بیٹے محمد افسر، خان محمد اور جان محمد ہیں۔زمان علی کے چار فرزند جمس، محمد نور، محمد قاسم و محمد یوسف ہوئے۔محمد یوسف کے دو بیٹے میر حسین اور محمد افسر ہوئے محمد افسر لاپتہ ہیں۔جوم دار کے بیٹے بھاگ ولی کے چار فرزند عطا محمد، محمد حسین، محمد اکبر و محمد افسر ہوئے۔عطا محمد کے فرزند شاہ محمد ہوئے۔جن کے تین بیٹے خورشید، نذیر و بشیر ہیں۔محمد حسین کے چار فرزند حنیف، اسحاق، ممتاز اور علی احمد ہیں۔محمد اکبر کے چار بیٹے نثار، گلزار، گل اکبر و اصغر ہیں۔افسر کے دو بیٹے لطیف و رفیق ہیں۔

بُچا آل:

کوڑا خان کے فرزند بُچا خان گزرے ہیں ان کی اولاد بُچا آل مشہور ہے۔بُچا خان کے تین بیٹے جمن علی، قندیل اور فندو خان تھے۔جمن علی کے تین فرزند نور علی، روشن علی اور ناصر علی تھے۔نور علی کے چھ بیٹے علی

حیدر لاولد، فرید لاولد، گلشیر، بلورا، کاسا لاولد اور مہاسا لاولد گزرے ہیں۔گلشیر خان کے دو فرزند میر زمان لاولد اور محمد نور زمان ہوئے۔ان کے فرزند محمد لعل ہیں۔بلورا کے تین بیٹے علی شیر لاولد، علی بہادر اور محمد حسین ہوئے۔علی بہادر کے چار بیٹے علی زمان، محمد افسر، علی اکبر اور سید اکبر ہوئے۔محمد حسین کے فرزند خادم حسین اور سید حسین ہیں۔روشن علی کے دو فرزند سمندر علی اور فتح شیر ہوئے۔سمندر علی کے دو فرزند محمد سید اور بابو محمد شفیع ہیں۔بابو محمد شفیع تعلیم یافتہ سماجی و سیاسی رہنما ہیں۔<u>1987</u>ء کے بعد بلدیاتی الیکشن میں یونین کونسل بکھر کے ممبر منتخب ہوئے تعمیر و ترقی کے کاموں میں حصہ لیا۔ان کے تین فرزند پرویز، شہباز و سجاد ہیں۔فتح کے پانچ بیٹے سلیمان، عارف، حنیف، لطیف اور جنت حسین ہیں۔ناصر علی کے چار فرزند فضل خان، عطا محمد، شیر خان و فتح خان ہوئے۔عطاء محمد کے پانچ بیٹے عزیز، یوسف لاولد، سید اکبر، سید محمد اور صدیق ہیں۔شیر خان کے چار بیٹے نور حسین، رشید، شیر اور خورشید ہیں۔بُچا خان کے فرزند قندیل کے تین بیٹے مہندہ لاولد، موربازاور میر ولی تھے۔موربازکے دو بیٹے سمندر علی اور حشمت علی لاولد تھے۔سمندر علی کے فرزند عبدالحکیم ہیں۔میر ولی کے چار فرزند کرم علی، فیروز دین لاولد، محمد افسر لاولد اور سبز علی تھے۔کرم علی کے فرزند محمد یوسف تھے جن کے دو بیٹے میر احمد اور نور احمد ہیں۔سبز علی کے فرزند محمد خان کے چار بیٹے محمد ممتاز، ریاض، امتیاز و شفیق ہیں۔فندو خان کے چار فرزند کالو خان، شہباز، محبت علی اور ہاشو خان تھے۔کالو خان کے چار بیٹے حسین علی، نفر دین، ہنس اور برہان دین تھے۔حسین علی کے دو فرزند خادم حسین اور عقل حسین ہوئے۔نفر دین کے عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم ہوئے۔ہنس خان کے تین فرزند محمد کریم، عبدالرحیم، عبدالحسین ہوئے۔شہباز کے بیٹے غلام علی کے چار فرزند محمد یوسف، گل حسین، محمد اسمٰعیل اور عبدالحسین ہوئے۔محبت علی کے فرزند سلطان علی کے دو بیٹے محمد زمان اور سکندر خان ہوئے۔محمد زمان کے فرزند تخی محمد ہیں۔سکندر کے دو فرزند سید اکبر اور میر اکبر دونوں لاپتہ ہیں۔حاشو خان کے فرزند حشمت علی کی اولاد سنگولہ دبن میں آباد ہے۔

نیکا آل:

کوڑا خان کے فرزند نیکا خانؒ کی اولاد نیکال کہلاتی ہے۔نیکا خانؒ نیک سیرت، صاحب کشف بزرگ گزرے ہیں۔آپ سے کئی کرامات منسوب ہیں۔آپ کی زیارت بن بیک بازار میں مرجع خاص و عام ہے۔آپ کے دو فرزند تاج محمد اور قائم دار تھے۔تاج محمد کے تین بیٹے متولی، دورباز اور نذرو گزرے ہیں۔متولی کے بیٹے عبداللہ کے تین فرزند عصمت اللہ، حسیم اللہ اور نجم اللہ تھے۔عصمت اللہ کے چھ بیٹے نائب صوبیدار محمد

افسر،محمد ریشم،محمد یعقوب،صوفی رفیق،رشید اور حنیف ہیں۔ حسیم اللہ کے دو فرزند محمد خلیل وعبدالحکیم ہوئے۔ نجم اللہ کے فرزند علی محمد ہوئے۔ دور باز کے تین بیٹے شیر ولی، سمندر علی اور بہادر علی ہوئے۔ قائم دار کے فرزند منگل خان کے دو فرزند حیدر علی اور محمد دین ہوئے۔ حیدر علی نے 1947ء کے جہاد آزادی کشمیر میں مادر وطن کی حفاظت کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ محمد دین کے چھ فرزند سخی محمد، وزیر محمد، محمد اکبر، عبدالرحیم، نور محمد اور شان محمد ہوئے۔ شان محمد بیرون ملک ملازم ہیں آپ پونچھی راولاکوٹ میں رہائش پذیر ہیں۔ آپ کے چار فرزند گلفراز، افتخار، جہانگیر اور خوشی محمد ہیں۔

کمال آل:

حضرت بابا ڈھیلو خانؒ کے فرزند کمال خان کی اولاد کمال آل کہلاتی ہے۔ کمال خان کے تین پوتے سموں خان، بڈا خان اور محمندا خان پسران عیدلی خان تھے۔ سموں خان کے بیٹے کالو تھے جن کے چار فرزند بالا خان، منده، فضل وبلور علی لاولد تھے۔ بالا خان کے فرزند علی حیدر گزرے ہیں۔ جن کے تین بیٹے صیاد خان، سید افسر اور میر اکبر ہیں۔ مہندہ کے تین ہی بیٹے محمد اکبر، سید محمد اور شاہ محمد ہوئے۔ بڈا خان کی اولاد سے سید اکبر، اسمٰعیل وریشم پسران عدل دین۔ سید محمد خان ولد علم دین۔ طفیل حسین، شفیق حسین وخادم حسین پسران ابراہیم قابل ذکر ہیں۔ خادم حسین کے فرزند شاہد حسین، سجاد حسین، وسیم حسین زیر تعلیم ہیں۔ محمندا خان کے تین فرزند مصرو خان، جوم دار اور رتیا خان تھے۔ جوم دار کی اولاد سے محمد شفیع ومحمد یوسف پسران گوہر خان۔ میر عالم خان ولد یوسف علی۔ علی اکبر، محمد بشیر پسران سمندر علی قابل ذکر ہیں۔ رتیا کی اولاد سے محمد سرور، خادم حسین ومحمد صدیق پسران محمد عالم، محمد عزیز، محمد اعظم ومحمد حنیف پسران فتح محمد۔ سید باز کے فرزند عیدولی کے پانچ فرزند علی بہادر، وزیر محمد، محمد حسین، محمد صدیق ومحمد شیر ہوئے۔ علی بہادر کی اولاد سے سید حسین ومحمد سلیم پسران محمد شریف ہیں۔ وزیر محمد کے چار فرزند محمد الطاف، منظور، کبیر اور رشید ہیں۔ محمد شیر کا فرزند محمد عارف ہے۔ سید علی کی اولاد سے علی حسین، عقل حسین وعبدل حسین پسران بلور علی، محمد افسر، علی اکبر وسید اکبر پسران دیوان علی ہیں۔

پُھلا آل:

پُھلا خانؒ کے فرزند میر بخش کے تین بیٹے مہندہ خان، فضل خان ومیر ولی تھے۔ مہندہ خان کے بھی تین فرزند نواب علی، دوست محمد و پنوں خان گزرے ہیں۔ دوست محمد کے پانچ بیٹے علی اکبر، محمد امیر، محمد

عاشق، ریشم واشرف ہوئے۔ محمد عاشق نے پاک آرمی میں فرائض سرانجام دیے، 1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں حصہ لیا مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کے منتظم اعلیٰ ہیں۔ فضل خان کی اولاد سے لعل خان وافسر خان پسران یار علی ہیں۔ میر ولی کی اولاد سے مولوی عبدالعزیز، عبدالرحیم، عبدالحسین، عبدالمجید پسران گلاب دین ہیں۔ میر ولی ہی کی اولاد سے محمد صدیق ومحمد بشیر پسران بھاگولی ہیں۔ محمد صدیق کے دو فرزند محمد شکیل ومحمد شفیق تھے جو گزشتہ سال ٹریفک حادثہ میں شہید ہو گئے اسطرح محمد صدیق کی نرینہ اولاد کا خاتمہ ہو گیا۔ حوالدار محمد بشیر نے 1971ء کی جنگ میں تاریخ رقم کی ان کے چار فرزند غلام قادر، افتخار، نصیر وفرید ہیں۔

غازی آل:

حضرت بابا ڈھیلو خانؒ کے فرزند چوڑ خان کے دو فرزند غازی خان وملکو خان تھے۔ ملکو خان کے فرزند محمد بخش لاولد گزرے ہیں۔ غازی خان کی اولاد غازی آل کہلاتی ہے۔ غازی خان کے تین بیٹے پیر بخش خان، بگاہ خان وامیر علی تھے۔ پیر بخش خان کے تین فرزند محمد امیر، عبدالرحیم وسید اکبر ہوئے۔ سید اکبر کے فرزند محمد صادق وخادم حسین ہیں۔ محمد صادق یونین کونسل پکھر کے وائس چیئرمین رہ چکے ہیں۔ آپ سیاسی وسماجی امور میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں۔ بگاہ خان کی اولاد سے غلام سرور، غلام احمد، محمد صدیق وفیض احمد شہید پسران فتح محمد قابل ذکر ہیں۔ غلام سرور آرمی سے حوالدار میجر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد بن بیک پوسٹ آفس میں بحیثیت پوسٹ ماسٹر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ امیر علی کے تین فرزند محمد قاسم، محمد حسین ومحمد ایوب ہوئے۔ محمد قاسم کے دو فرزند صغیر احمد ونذیر احمد ہیں۔ صغیر احمد نوجوان سیاسی وسماجی رہنما ہیں۔ ان کے چار بیٹے شبیر، شیراز، سجاد وشہباز جمیں۔ محمد حسین کے چار بیٹے عبدالحمید، عبدالحکیم، عبدالوحید وسعید احمد ہیں۔ محمد ایوب کے دو فرزند محمد یونس وعبدالقیوم ہیں۔

دریڑھ:

حضرت بابا محمد اسماعیلؒ تیسری پشت میں مبریز خان بن گمراج خان بن فیروز خان وٹھ چھمب سنگولہ میں آباد ہوئے ان کے پوتے مکھو خان بن رحیم خان تھے ان کی تیسری پشت میں کیڑا خان بن حسین علی بن صابو خان دریڑھ میں آباد ہوئے ان کے تین فرزند بلور خان، مان علی وغریب علی تھے۔ بلور خان کے تین بیٹے محمد یعقوب، محمد ایوب شہید ومحمد شفیع ہوئے یعقوب کے پانچ فرزند ریشم، لطیف، یونس، بشیر وصدیق

ہیں محمد شفیع کے بھی پانچ فرزند محمد بابو خان، محمد فاروق، رفیق، شفیق وشکیل ہیں محمد بابو خان مسجد نبوی میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کے تین بیٹے عتیق، عاطف وعادل ہیں مان علی کے دو فرزند محمد اشرف ومحمد یوسف ہوئے محمد اشرف سینئر مدرس ریٹائرڈ ہوئے ہیں راقم کے استاد بھی رہ چکے ہیں اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں ان کے پانچ فرزند عبدالقیوم، عبدالرحمٰن، عبدالقدوس، عبدالودود اور عبدالشکور ہیں۔ عبدالقیوم ایم اے بی ایڈ سینئر مدرس ہیں ان کے تین بیٹے عمر، قمر وضیاء ہیں عبدالرحمان ایم ایس سی بائیو کیمسٹری آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی میں لیکچرر ہیں فیصل آباد یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ آپ کی اہلیہ پروین جان فیڈرل گورنمنٹ کالج میں لیکچرر کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں ان کے تین فرزند حمزہ، حذیفہ وعلی ہیں محمد یوسف کے تین بیٹے قادر، حفیظ ولطیف ہیں غریب علی کے تین فرزند شیر محمد، نجی محمد وجان محمد ہیں۔

ڈونگہ تتری نوٹ بھیرہ:

حضرت بابا اسماعیلؒ کی چوتھی پشت میں لالو خان تھے۔ ان کی پانچویں پشت میں پیر بخش خان سنگولہ کلسن سے ڈونگہ میں آباد ہوئے۔ ان کے تین فرزند چمن خان، سیدو خان ومصری خان صاحب اولاد ہوئے۔ چمن خان کے دو بیٹے فضل کریم وعلی شیر ہوئے۔ فضل کریم کے فرزند محمد افضل ہیں۔ علی شیر کے چار بیٹے خلیل، جمیل، شکیل ودستگیر ہیں۔ مصری خان کے تین فرزند بابو خان، مشتاق وشبیر ہیں۔ بابو خان کے آٹھ بیٹے طارق، نواز، یاسر، ریاست، قادر، بنارس، شرافت واسامہ ہیں۔ سیدو کے فرزند نجی محمد کھڑی شریف میر پور میں آباد ہیں۔

چک دھمنی، برمنگ، پیڑ کوٹ، حسین کوٹ، دوتھان، گڑالہ، کوئیاں، ریڑبن، علی سوجل وباغ:

مزل علی کلگان کی چودھویں پشت میں احمد شاہ، غریب شاہ وحاکم شاہ گزرے ہیں۔ غریب شاہ وحاکم شاہ کی اولاد ٹوپی، چکار مظفر آباد میں آباد ہونا بتائی جاتی ہے۔ احمد شاہ کے پوتے قاسم، محبت وحبیب اللہ تھے۔ محبت خان وحبیب اللہ کی اولاد پونچھ اوڑی وغیرہ میں آباد ہے۔ اس شاخ کے ایک بزرگ شریف خانؒ چوہا سیدن شاہ (دولسیال) سے ہزارہ آئے اور وہاں سے شریف خانؒ پہلے مظفر آباد اور پھر باغ میں آباد ہوئے۔ قاسم کے پوتے شریف خان مظفر آباد سے سیور متولی باغ میں آباد ہوئے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب کشمیر میں پٹھانوں کی حکومت آخری سانس لے رہی تھی۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق ص 645 پر لکھتے ہیں

کہ "شریف خان جس کی زیارت موضع سیور تحصیل باغ میں موجود ہے کے تین فرزند تھے حیات خان، مولوی امر اللہ خان، فیض اللہ خان"۔ حیات خان کی اولاد چک دھمنی، پیڑ کوٹ، گڑالہ، حسین کوٹ، کوئیاں، بیکھر، ریڑھ بن، علی سوجل وٹوپی میں آباد ہے۔ حیات خان کے چار فرزند میاں جان محمد، میاں خان محمد، میاں نیک محمد ومیاں شیر محمد لاولد تھے۔ میاں جان محمدؒ ولی اللہ گزرے ہیں۔ آپ کی زیارت نامنوٹہ میں ہے۔ میاں جان محمدؒ کے تین بیٹے نور ولی، سید ولی وفقیر ولی مشہور گزرے ہیں۔ نور ولیؒ وسید ولیؒ کی زیارتیں گڑالہ میں ہیں۔ میاں نور ولی کے تین فرزند میاں فضل خان، میاں محمد بخش ومیاں محمد حفیظ تھے۔ میاں فضل خان کے چھ فرزند قاضی غلام حیدر، غلام حسین، فتح عالم، نور دین، غلام علی ومحمد حسین تھے۔ غلام حیدر کے تین بیٹے شیر احمد، کالا وقاضی محمد امیر تھے۔ شیر احمد کے فرزند قاضی محمد اکرم ہوئے جن کے چھ بیٹے قاضی محمد اشرف، قاضی رحیم، رشید، محمد جاوید، مالک اعوان ٹرانسپورٹ کمپنی عارف وانور ہیں۔ قاضی رحیم ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں اسسٹنٹ سیکرٹری ہیں۔ قاضی محمد امیر کے تین فرزند قاضی منظور حسین، علی عباس وعاشق حسین ہیں۔ منظور حسین قانون ساز اسمبلی میں سینئر پروسیڈنگ آفیسر شعبہ رپورٹنگ ہیں۔ تاریخ سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ کے دو فرزند رضوان MBA وعمران بی کام ہیں۔ علی عباس کے فرزند ظہیر ہیں۔ قاضی غلام حسین کے چار فرزند قاضی عبدالرحمٰن، اکبر حسین، قاضی عبدالحسین ونور حسین ہوئے۔ قاضی عبدالرحمٰن کے چھ فرزند قاضی نذیر حسین، بشیر حسین ٹرانسپورٹر، شبیر، سلیم، حلیم ووحید ہیں۔ نذیر حسین اعلیٰ خوبیوں کے مالک ہیں آپ کے دو بیٹے طاہر وساجد ہیں۔ بشیر کے تین بیٹے زاہد، شہزاد وآفتاب ہیں۔ سلیم کے فرزند موذن ہیں۔ اکبر حسین کے فرزند وزیر حسین، شریف وسید حسین ہیں۔ وزیر کے فرزند شہزاد، شریف کے شیراز وسید حسین کے خلیل ہیں۔ قاضی عبدالحسین آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ کے رکن وایلڈر کونسل کے چیئرمین تھے۔ آپ اس خاندان کی نامور ہستی تھے۔ آپ نے جہاد آزادی کشمیر میں بھی بھرپور حصہ لیا آپ کے تین فرزند کرامت حسین، برکت حسین واقبال حسین ہوئے۔ کرامت حسین سعودی عرب میں ملازم ہیں آپ کے دو فرزند جہانگیر وصدام ہیں۔ برکت حسین سول سیکرٹریٹ مظفر آباد میں ذاتی معاون تعینات تھے سرطان کی بیماری سے وفات پا گئے راقم الحروف کے قریبی ساتھی تھے۔ آپ کے فرزند ظہور ذیشان زیر تعلیم ہیں۔ اقبال حسین سول سیکرٹریٹ میں سٹینوگرافر ہیں آپ شعلہ بیان مقرر ہیں ایم ایس ایف کے مرکزی نائب صدر رہ چکے ہیں۔ نور حسین کے چار فرزند الطاف، باغ حسین، رشید وجنت حسین ہیں۔ باغ حسین کے فرزند فاروق الطاف کے آفتاب، رشید کے ارشد ہیں۔ محمد حسین کے دو فرزند قاضی ابراہیم ومحمد شفیع

ہوئے۔قاضی ابراہیم کے پانچ فرزند قاضی صابر حسین، سردر حسین، رفیق، خورشید ومحمود ہیں۔قاضی صابر حسین سول سیکرٹریٹ میں ڈپٹی سیکرٹری کے عہدہ پر متمکن ہیں۔آپ کے تین فرزند ڈاکٹر ممتاز، اقبال وامتیاز ہیں آپ کے تینوں بیٹے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔قاضی غلام علی کے تین بیٹے قاضی عبدالکریم، قاضی محمد افسر خان وعبدالحکیم لاولد ہوئے۔قاضی عبدالکریم کے تین فرزند قاضی محمد لطیف، قاضی محمد صادق وقاضی حنیف ہیں۔قاضی لطیف کے فرزند یوسف ہیں۔قاضی صادق کے چھ بیٹے محمد خالد، غلام محی الدین بنک آفیسر، غلام محمد لیکچرر، زین العابدین، منصور وصلاح الدین ہیں۔محمد خالد محکمہ زراعت میں کمپیوٹر آپریٹر ہیں انہوں نے اس خاندان کے حالات درج کروائے۔مولوی محمد افسر خان دیہی امام (چک دھمنی وبرمنگ) نے جہاد آزادی کشمیر میں حصہ لیا۔آپ کے تین فرزند ہیں محمد یونس، محمد عرفان ایم ایس سی اٹک آئل کمپنی میں ملازم ہیں، محمد نعمان کمشنر بحالیات کے دفتر میں کمپیوٹر آپریٹر ہیں۔محمد یونس کے تین فرزند عثمان، عبدالحق وعدنان ہیں۔قاضی نور دین کے پانچ بیٹے محمد صدیق، محمد امین، محمد حیات، محمد مکھن ومحمد اکبر ہیں۔قاضی محمد صدیق کے تین فرزند اسحاق، آزاد وزرین ہیں۔اسحاق کے تین فرزند افراز، سرفراز ووقاص ہیں۔آزاد کے فرزند ناصر اور زرین کے حمزہ ہیں۔محمد امین کے دو بیٹے عزیز واسلم ہیں۔عزیز کے فرزند فرید، زبیر اور ابرار ہیں۔اسلم کے فرزند تنویر ہیں۔محمد اکبر کے چار بیٹے محمد سعید، جنت حسین، انور وطارق ہیں۔محمد حیات کے فرزند بشیر حسین ہوئے جن کے دو بیٹے حسین وحسنین ہیں۔قاضی فتح عالم پیڑ کوٹ میں آباد ہوئے آپ کے تین فرزند سیدل خان، محمد سید وکرم شیر خان ہیں۔سیدل خان کے فرزند اشرف کے بیٹے عاشق ہیں۔محمد سید کے سات بیٹے نذیر، سلیم، حلیم، خالد، طارق، قیوم وفاروق ہیں۔کرم شیر کے تین فرزند قاضی محمد بشیر، محمد رشید ومحمد آصف ہیں۔قاضی محمد بشیر ریڈر عدالت عالیہ راولاکوٹ ہیں۔

میاں سیدولی کے دو فرزند نیاز محمد وسید محمد گزرے ہیں۔نیاز محمد کی اولاد گڑالہ میں آباد ہے۔نیاز محمد کے دو بیٹے میاں مستانہ ومیاں فقیر تھے۔میاں مستانہ کے تین فرزند محمد کمال، مولانا قاضی محمد حیات علوی ومحمد زمان ہوئے۔محمد کمال کے دو بیٹے تقی محمد ومقصود ہیں۔تقی محمد کے دو فرزند نجیب تقی ومجیب تقی ہیں۔مولانا قاضی محمد حیات علوی بلند پایہ عالم دین بزرگ ہیں۔آپ کے دو فرزند مقبول احمد صدیقی وشفیق احمد ہیں۔مقبول احمد صدیقی ڈی سی راولاکوٹ کے پی اے قابل ذکر ہیں۔میاں محمد زمان کے فرزند شبیر ہیں۔میاں فقیر کے دو فرزند محمد اعظم وعبدالرحمٰن ہوئے۔محمد اعظم کے فرزند محمد حنیف کے بیٹے دانش ہیں۔عبدالرحمٰن کے دو فرزند لطیف ویامین ہیں۔سید محمد کے چار فرزند صفدر علی، شیر علی، محسن علی وبہادر ہیں۔صفدر علی کے فرزند مددعلی کے دو بیٹے خوشی محمد ورشید

ہیں۔خوشی محمد کے تین بیٹے شوکت، لیاقت وشجاعت ہیں۔شیر علی کے پانچ بیٹے فقیر محمد، عطا محمد، جھبو، ستار محمد وباغ علی ہوئے۔فقیر محمد کے دو بیٹے محمد حسین وشکر محمد ہوئے۔محمد حسین کے فرزند نعیم وغیرہ ہیں۔شکر محمد کے فرزند عکسر، تنویر وحفیظ وغیرہ ہیں۔حفیظ بورڈ آف ریونیو میں اکاؤنٹنٹ ہیں۔محسن علی کے دو فرزند فیروز دین ورنگی ہوئے۔بہادر علی کے تین فرزند سلطان محمد، غلام محمد وعلی محمد ہوئے۔فقیر علی کے فرزند سمارعلی کے دو بیٹے دین محمد وولی محمد ہوئے۔دین محمد کے دو فرزند نجم دین ومحمد دین ہوئے۔ولی محمد کے فرزند غلام نبی ہوئے۔حیات خان کے فرزند نیک محمد کے پانچ بیٹے محمد دین رانجھا، جان محمد، نصر دین وفقیر محمد تھے۔محمد دین کے پانچ بیٹے احمد خان، حفیظ، فتح عالم، نور عالم وقاسم علی ہوئے۔احمد کے فرزند میر عالم تھے جن کے دو بیٹے فتح دین وسائیں ہوئے۔فتح دین کے تین بیٹے مرسل، حمید وقیوم ہیں۔سائیں کے فرزند میر اکبر، نذیر اکبر وسفیر اکبر ہوئے۔میر اکبر کے تین بیٹے الیاس، امتیاز وطاہر ہوئے نذیر اکبر کے نثار ووقار اور سفیر اکبر کے شہزاد ہیں۔فتح عالم کے دو فرزند ھاشم دین ومحکم دین ہوئے۔ھاشم دین کے فرزند محمد صادق ہوئے۔جن کے دو بیٹے محمد خالد ومحمد فاروق ہیں۔محمد فاروق ایم اے انگریزی ہیں آپ روزنامہ جناح اسلام آباد میں سب ایڈیٹر ہیں اس شاخ کا شجرہ نسب ان ہی کے تعاون سے درج ہوا۔محکم دین کے فرزند نجی محمد ہوئے۔نور عالم کے چار فرزند جام، امام دین، قاسم ومحمد حسین ہوئے۔جام کے فرزند یوسف دین ہوئے۔قاسم کے بیٹے عبدل حسین وفضل حسین ہوئے۔محمد حسین کے دو بیٹے یعقوب وسلیمان ہوئے۔اسی شاخ سے حلیم وسلیم پسران قاضی صدیق بن قاضی سلمان بھی ہیں۔میاں نورولی کے فرزند میاں حفیظ تھے۔جن کے تین بیٹے محمد علی، محمد احمد وقاسم علی تھے۔میاں حفیظ کے بھائی میاں محمد بخش تھے جن کے چار فرزند نواب خان، گوہر علی خان، فقیر خان وعطا محمد تھے۔نواب خان کی اولاد گڑالہ میں آباد ہونا بتائی جاتی ہے۔نواب علی کے دو بیٹے ستار محمد وجمس ہوئے۔فقیر خان کے تین فرزند محمد دین، محمد حسین وسید محمد ہوئے۔

نیک محمد کے فرزند رانجھا خان ولی اللہ گزرے ہیں۔ان کی اولاد حسین کوٹ میں آباد ہے۔رانجھا خان کے تین فرزند بوڑھا، کالوخان ومحمد عالم تھے۔کالو خان کے فرزند ناصر خان تھے جن کے تین بیٹے نجم دین، عالم دین وفیروز دین تھے۔نجم دین کے فرزند لیفٹیننٹ محمد عظیم خان مجاہد حیدری معروف گزرے ہیں۔آپ نے جہاد آزادی 48-1947ء میں عظیم کارہائے نمایاں سرانجام دیئے حکومت نے آپ کو اس احسن کارکردگی پر مجاہد حیدری کا اعزاز عطا فرمایا۔آپ اعلیٰ خصوصیات و پروقار شخصیت کے مالک تھے۔آپ کے فرزند محمد حنیف

تھے جن کے دو بیٹے خالد محمود و طارق محمود ہیں۔ عالم دین کے فرزند رفیق ہوئے جن بیٹے عارف ہیں۔فیروز دین کے فرزند قاضی محمد لطیف خان ہیں، آپ محکمہ عشر وزکوٰۃ میں اکاؤنٹس آفیسر ہیں، آپ ہمدرد و خود دار شخصیت کے مالک ہیں۔آپ کے چھ فرزند ظہور، افتخار، امتیاز، ابرار، نعمان و فیضان ہیں۔بوڑھا خان کے دوفرزند نکوخان وولی محمد تھے۔نکوخان کے چار فرزند لعل دین، جمال دین، غلام نبی و الف دین لاولد ہوئے۔لعل دین کے دوفرزند محمد دین ومحمد انور ہوئے۔محمد دین کے پانچ فرزند شکر محمد پوسٹ ماسٹر، میر محمد، محمد صادق دکاندار دریک، محمد طالب ومحمد رشید ہوئے۔جمال دین کے تین فرزند شریف، صابرو اکرم ہوئے۔غلام نبی کے چار بیٹے عبدالحسین، محمد امیر، محمد ارشاد و اسماعیل ہیں۔ عبدالحسین کے فرزند فاروق ہیں۔ولی محمد کے دو بیٹے حسین بخش ویحیٰ محمد ہوئے۔حسین بخش کے تین بیٹے محمد شفیع، صوبیدار محمد شریف و یوسف ہوئے۔یحیٰ محمد کے فرزند ایوب ہیں۔محمد عالم کے تین فرزند امر الدین، موسوڈوڈا تھے۔امر الدین کے فرزند قاسم۔موسو کے فرزند غلام رسول، فتح محمد، الف دین، اعظم دین، محمد عظیم و چراغ دین ہوئے۔جن میں ماسٹر نظام دین ومحمد اصغر ایم فل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔غلام رسول کے تین فرزند محمد امیر، محمد نذیر ومحمد ایوب ہوئے۔نذیر کے فرزند طارق ہیں۔ایوب کے فرزند محمد خورشید C.A عسکری بینک ہیں۔فتح محمد کے دوفرزند رفیق وصدیق ہیں۔اعظم دین کے فرزند انور ہیں۔چراغ دین کے فرزند صلاح الدین ونصیر ہیں۔محمد عظیم کے تین فرزند لیاقت، لطیف و آزاد ہیں۔ جان محمد کے فرزند کالو خان تھے۔کالو خان کے دو بیٹے سلطان ولی وسید ولی تھے۔سید ولی کی اولاد دتری نوٹ میں بتائی جاتی ہے۔سلطان ولی کے دوفرزند فضل دین وامام دین لاولد تھے۔فضل دین کے چار بیٹے علم دین، الف دین، شاہ محمد وفتح عالم تھے۔علم دین کے فرزند محمد شریف ہوئے۔الف دین کے فرزند قاضی میر حسین کے دوفرزند رفیق ولطیف ہیں۔شاہ محمد کے فرزند محمد یوسف تھے جن کے فرزند شمریز یوسف مرحوم پرائمری مدرس تھے۔قاضی فتح عالم کے تین فرزند قاضی عبدالخالق، قاضی عبدالواحد وقاضی عبدالحق ہیں۔فقیر محمد کے فرزند محمد بخش تھے جن کے چار بیٹے عبداللہ، شرف الدین، فتح دین وفضل دین

تھے۔عبداللہ کے پانچ بیٹے گل حسین، غلام محمد، قاسم، حسن محمد وحبیب ہوئے۔قاضی شرف دین کے چار بیٹے قاضی علم دین، قاضی عالم دین، فتح دین وفضل دین تھے۔علم دین کے تین فرزند غلام نبی، اکبر دین و قاضی صدیق ہوئے۔قاضی عالم دین کے چھ فرزند قاضی محمد شفیع، عبدالعزیز، عبداللطیف، عبدالغنی، عبدالرحمٰن وصوبیدار یٰسین ہوئے۔محمد شفیع کی اولاد دریڑھ میں آباد ہے۔آپ کے فرزند انور، اختر واصغر ہیں۔محمد حسین کے فرزند افسر، نصیب ونذیر ہیں۔افسر کے فرزند شاہ حسین، نصیب کے فرزند صابر اور قاضی نذیر کے فرزند محمد شبیر ایم اے انگریزی قابل ذکر ہیں۔قاضی خان محمد کی اولاد کوئیاں میں آباد ہے۔خان محمد کے فرزند قاسم علی کے پانچ فرزند قاضی فتح دین، رکم دین، قطب الدین، فیض عالم وغلام محمد تھے۔فتح دین کے تین بیٹے محمد دین، صاحب دین واسمٰعیل ہوئے۔محمد دین کے دوفرزند افسر وابراہیم ہوئے۔صاحب دین کے تین بیٹے صادق، صدیق ولطیف ہوئے۔اسمٰعیل کے فرزند حسن محمد وغیرہ ہوئے۔قاضی قطب دین کے تین بیٹے محمد حسین، عبدالعزیز وعظیم تھے۔محمد حسین کے چار فرزند محمد حنیف، عبدالرحمٰن، محمد امیر وقاضی حمید مرحوم انکم ٹیکس آفیسر ہوئے۔محمد حنیف کے فرزند محمد مشتاق انکم ٹیکس آفس میں سینئر کلرک ہیں۔محمد امیر کے فرزند اسلم وغیرہ ہیں۔قاضی حمید کے فرزند مسعود وغیرہ ہیں۔

تیالمیرہ راولاکوٹ

شریف خان کے فرزند فیض اللہ کی اولاد تیالمیرہ، تراڑ وڈھکی پندی باغ میں آباد ہے۔فیض اللہ کے دو بیٹے فقیر محمد وعبداللہ تھے۔فقیر محمد کی اولاد تیالمیرہ میں آباد ہے۔فقیر محمد کے فرزند علی محمد تھے جن کے دوفرزند نیاز محمد وخواص محمد تھے۔نیاز محمد کے تین بیٹے فضل دین، امر الدین ومولانا علم الدین خان معروف گزرے ہیں۔فضل دین کے فرزند نور دین تھے جن کے تین فرزند عبدالحمید، عبدالرزاق وعبدالعزیز تھے۔عبدالحمید کے فرزند محمد حبیب ہیں جن کے تین بیٹے طارق، طاہر وزاہد ہیں۔عبدالرزاق کے دوفرزند ملک شوکت حیات خان و ملک خضر حیات ہیں۔ملک شوکت حیات خان ڈپٹی ڈائریکٹر سپورٹس یوتھ کلچر کے عہدہ پر متمکن ہیں تاریخ ہذا سے خصوصی دلچسپی وواقفیت رکھتے ہیں راقم کو ان کا خصوصی تعاون حاصل رہا ہے۔آپ ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

کے چیف کوآرڈینیٹر اور تنظیم الاعوان پاکستان کے مرکزی نائب صدر ہیں۔آپ اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں ہر طبقہ فکر سے آپ کا رابطہ ہے۔خضر حیات مرکزی وائس چیئرمین سکریننگ بورڈ مسلم کانفرنس ہیں۔عبدالعزیز کے چھ فرزند محمد اختر،عبدالقیوم،حنیف،منذر حسین،منظور وعبدالخالق ہیں۔امرالدین کے تین فرزند شیر عالم،عبدالحسین ومحمد حسین ہوئے۔شیر عالم کے دو فرزند مقبول واصغر ہیں۔عبدالحسین کے فرزند خشاد حسین وآفتاب ہوئے۔محمد حسین کے چار فرزند لیاقت،ممتاز،شفاعت وآصف ہیں۔خواص محمد کی تیسری پشت میں محمد اعظم بن گل حسین بن فقیر محمد ہیں۔

تراڑ راولاکوٹ:

فیض اللہ کے فرزند عبداللہ کے دو بیٹے تاج محمد ودین محمد تھے۔دین محمد کی اولاد ڈھکی چندی میں آباد ہے۔ممتاز حسین،الطاف حسین پسران محمد لطیف قابل ذکر ہیں۔تاج محمد کے دو فرزند سید ولی وبیر ولی تھے۔سید ولی کی اولاد چتراٹہ باغ میں آباد ہے ان کی اولاد سے محمد امین SO ومحمد حنیف انڈر سیکرٹری قابل ذکر ہیں۔بیر ولی کے فرزند سلطان محمد گزرے ہیں۔جن کے بیٹے مولانا رکن الدین خان تھے۔رکن الدین کے تین فرزند سردار محمد ابراہیم خان مرحوم،عبدالقدوس وعبدالحمید ہوئے۔سردار محمد ابراہیم خان مرحوم سیکرٹری حکومت آزاد کشمیر رہ چکے ہیں۔آپ نیک سیرت اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔آپ نے اپنے خاندان کے کئی افراد کو مظفر آباد میں ملازمتیں دلوائیں جو اس وقت اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔آپ کے تین فرزند نعمان ابراہیم،عمران ابراہیم وزبیر ابراہیم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔اور امریکہ وکینیڈا میں ہیں۔عبدالقدوس کے فرزند محمد خلیل ہیں جن کے فرزند بلال زیر تعلیم ہیں۔عبدالحمید خان مرحوم محکمہ امداد باہمی سے سرکل رجسٹرار ریٹائرڈ ہوئے۔تاریخ ساز وپروقار شخصیت کے مالک تھے۔حال ہی میں وفات پائی۔آپ کے تین بیٹے آصف جمال،شجاع بختیار ومحمد عمر حمید ہیں۔

کھڑک،پڑاٹ،پوٹھی،ہورنہ میرا،پتن شیر خان،گورہ پلندری وٹھمی مظفر آباد وغیرہ:

قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی شاہ کھوکھر کے بیٹے دگیرہ تھے۔دگیرہ کی چودھویں پشت میں خدا یار علوی معروف گزرے ہیں۔جن کے دو فرزند غلام محی الدین علوی وغلام رسول تھے۔غلام محی الدین کی اولاد خاندان حافظاں کے نام سے مشہور ہے اور غلام رسول کی اولاد خاندان قاضیاں کے نام سے مشہور ومعروف ہے۔غلام محی الدین کی بارہویں پشت میں حافظ ملوکؒ ایک بزرگ گزرے ہیں جو موضع ٹھمی بھنہ مظفر آباد میں آباد

ہوئے آپ کے نام کی شہرت کی وجہ سے آپ کی اولاد ملوک شاہی بھی کہلاتی ہے۔حافظ ملوکؒ کے فرزند حافظ باقر بھی معروف گزرے ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 653 پر مرقوم ہے"یہ برادری صرف زمیندار پیشہ ہی نہیں ہے بلکہ حافظ ملوکؒ کے دادا حافظ عبدالحاجی سے لیکر حافظ ملوکؒ کے پڑپوتوں تک چھ پشت میں قرآن شریف کی حافظ ہی چلی آئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کی اولاد عرب سے دین اسلام کی شمع جلانے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی اور قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن علم کی شمع روشن رکھی"۔حافظ باقر کے چھ فرزند حافظ علی محمد،حافظ خان محمد،حافظ شاہ محمد،حافظ محمد عظیم،حافظ عنایت اللہ وحافظ فتح محمد گزرے ہیں۔حافظ علی محمد کی اولاد سے مولوی محمد دین،مولوی امیر حسین ومولوی امیر احمد پسران قاضی سلطان چھوا بن میں آباد ہوئے۔مولوی محمد دین کے تین بیٹے نذیر حسین،مشتاق احمد وافتخار احمد ہیں۔مولوی امیر حسین کے پانچ فرزند وزیر حسین،انور حسین،منظور حسین،عبدالخالق وعثمان احمد ہیں۔مولوی امیر احمد کے چھ بیٹے شبیر احمد،رشید احمد،کبیر احمد،پرویز احمد،صغیر احمد وظہور احمد ہوئے۔حافظ علی محمد ہی کی اولاد سے قاضی عبدالمنیر،قاضی عبدالکریم پسران فیض عالم بن سید محمد قابل ذکر گزرے ہیں۔قاضی عبدالمنیر کے چار فرزند عبدالرزاق،مصطفیٰ،طارق وشکیل راولاکوٹ شہر میں کاروبار سے منسلک ہیں۔فیض عالم کے بھائی فضل دین کے فرزند قاضی فاضل تھے جن کے تین بیٹے غفور،حمید وتنویر ہیں۔اسی شاخ سے رکن دین،سید عالم،عبدالرحمٰن،ابراہیم وخلیل پسران ولی محمد بن محمد نور۔حاجی بگو،قاضی شیر احمد،قاضی میر زمان،قاضی محمد زمان وقاضی امیر حسین پسران قاضی نور عالم بن محمد نور۔قاضی مصطفیٰ،قاضی علی اکبر ومحمد اکبر پسران قاضی محمد فضل بن قاضی محمد نور ہورنہ میرا میں آباد ہیں۔حافظ خان محمد بن حافظ باقر کے پانچ فرزند گل محمد،حافظ محمد غلام،فقیر محمد،حفیظ اللہ ورفیق تھے۔گل محمد کے تین بیٹے قاضی بوڑا،قاضی فتح نور اور نور احمد گزرے ہیں۔قاضی میاں بوڑا کے فرزند قاضی میاں محمد عالم علوی کی اولاد منگ پلندری میں آباد ہوئی۔آپ کے پانچ فرزند میاں قاضی محمد حسین،قاضی عبدالحسین علوی،قاضی نارا علوی ونور احمد علوی تھے۔قاضی محمد حسین کے تین فرزند محمد شریف،محمد ریاض وتیلین ہوئے۔محمد ریاض کے فرزند ذاکر وناصر ہیں۔قاضی عبدالحسین کے دو فرزند حسن محمد علوی ومحمد سعید علوی صاحب اولاد ہوئے۔حسن محمد علوی کے تین فرزند منظور احمد علوی،خورشید احمد وظہور احمد ہیں۔منظور احمد علوی نیشنل بنک سے ریٹائرمنٹ کے بعد اردو بازار راولپنڈی میں کاروبار کر رہے ہیں اور مسلم ٹاؤن راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں تاریخ سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔آپ کے دو بیٹے محمد منظور علوی ومحسن منظور علوی زیر تعلیم ہیں۔خورشید احمد کے چار بیٹے امجد علی،عامر

علی، بابر علی و احسن علوی ہیں۔ قاضی فتح نور کے دو فرزند قاضی حسین بخش و غلام نبی تھے۔ قاضی حسین بخش کے تین بیٹے قاضی عبدالحکیم، قاضی عبدالغنی و قاضی عبدالعزیز ہوئے۔ قاضی عبدالحکیم کے دو فرزند عبدالرزاق و محمد تاز ہیں۔ غلام نبی کے فرزند عزیز الرحمٰن ہوئے۔ جن کے بیٹے نعیم و احمد حسین ہیں۔ حافظ محمد غلام کے دو فرزند قاضی دین محمد علوی و قاضی میاں کالو علوی تھے۔ قاضی دین محمد کے پانچ فرزند قاضی میاں محمد قاسم، دیدار بخش، فیض عالم، نور عالم و فتح عالم تھے۔ قاضی میاں محمد قاسم کے پانچ بیٹے عبدالحی، مولانا عبیداللہ، عبدالجید، مولانا قاضی عبدالہادی و قاضی عبدالجلیل ہوئے۔ مولانا قاضی عبیداللہ کے چھ فرزند قاضی بشیر، حافظ محمد نذیر علوی، شفیق، ظفیر، حفیظ و نصیر ہیں۔ بشیر کے تین بیٹے فیاض، امتیاز و فیصل ہیں۔ حافظ محمد نذیر علوی کے تین فرزند یونس، یوسف و آصف ہیں۔ شفیق کے فرزند معظم، طاہر، کاظم، مناقب و ثاقب ہیں۔ ظفیر کے تین بیٹے ساجد، ماجد و عاصد ہیں۔ حفیظ کے تین بیٹے قدیر، کبیر و صغیر ہیں۔ نصیر کے فرزند مظہر ہیں۔ عبدالجید کے چار بیٹے الیاس، یامین، شریف و الطاف ہیں۔ الیاس کے فرزند اخلاق وغیرہ۔ یامین کے محمد شاد وغیرہ۔ محمد شریف کے عادل وغیرہ۔ محمد الطاف کے بشر و مدثر ہیں۔ قاضی عبدالہادی کے چار بیٹے اختر حسین، صادق، ریاض و ظفر ہیں۔ اختر حسین بنک منیجر تھے ریٹائرمنٹ کے بعد راولاکوٹ میں ہول سیل کا کاروبار کر رہے ہیں اس خاندان کے حالات آپ ہی نے ارسال کئے ہیں۔ آپ کے تین بیٹے امجد، فواد و عماد ہیں۔ ریاض کے دو بیٹے تحریم و نعمان ہیں۔ ظفر کے مزمل و منیب ہیں۔ عبدالجلیل کے فرزند سادم خان و ہارون ہیں۔ قاضی میاں کالو علوی کی اولاد چتن شیر میں آباد ہے۔ آپ کے چھ فرزند قاضی غلام حسین، نور حسین، مولوی نصر دین، فضل دین و محمد حسین ہوئے۔ قاضی غلام حسین کے فرزند صوبیدار میر عالم و مولوی عبدالرحمٰن صاحب اولاد ہوئے۔

مولوی نصر دین کے چھ فرزند شیخ الحدیث علامہ محمد شریف علوی، مولانا فرید الدین علوی، عبدالحمید، یٰسین، یامین و رفیق ہوئے۔ علامہ محمد شریف کے فرزند مولانا محمد مسعود علوی جہاد افغانستان میں شہید ہوئے آپ کے فرزند اظہر مسعود ہیں۔ حافظ باقر کے فرزند حافظ فتح محمد کی اولاد ڈمی مظفر آباد میں آباد ہے۔ آپ کے فرزند حافظ نور محمد تھے جن کے بیٹے بیر خان کے تین فرزند مولوی غلام رسول، مولوی رحمت اللہ و مولوی ابراہیم ہوئے۔ مولوی غلام رسول کے فرزند مولوی لطیف کے چار بیٹے محمد کلیم وغیرہ ہیں۔ مولوی رحمت اللہ کے پانچ فرزند مولوی عالم دین، مولوی نواب، مولوی محمد شریف، مولوی محمد بشیر و مولوی عبدالجید ہوئے۔ مولوی عالم دین کے تین بیٹے رفیق، حنیف و غفور ہیں۔ مولوی نواب کے یامین، عبدالرحیم، فیاض، علی اصغر، شکور و

بشارت ہیں۔ مولوی شریف کے عبدالرشید، سعید، حفیظ و سغیر ہیں۔ مولوی بشیر کے پانچ بیٹے عزیز، قدیر، مشتاق، نعیم وغیرہ ہیں۔ مولوی عبدالمجید کے چھ بیٹے حمید، وحید، شکیل، نوید، عقیل و خورشید ہیں۔ مولوی ابراہیم کے پانچ فرزند مولوی محمد یعقوب، مولوی محمد یوسف، مولوی محمد یونس، مولوی محمد اسحاق و مولوی محمد اسماعیل ہوئے۔ مولوی یعقوب کے چار بیٹے فاروق، نسیم، سلیم و عارف ہیں۔ مولوی یوسف کے تین بیٹے غلام مصطفیٰ، غلام مرتضیٰ و غلام سرور ہیں۔ مولوی یونس کے فرزند پرویز ہیں۔ مولوی اسحٰق کے بیٹے سعید، وحید، نزاکت، لیاقت، آصف، عاطف و جمیل ہیں۔ خدایار علوی کے فرزند دوئم غلام رسول کی سترہویں پشت میں قاضی احمد علوی معروف گزرے ہیں جن کی اولاد گوراہ پلندری میں آباد ہے۔ آپ کے چار فرزند قاضی حفیظ اللہ، قاضی محمد نور، قاضی فیض طلب و قاضی اسمٰعیل تھے۔ قاضی حفیظ اللہ کے فرزند قاضی محمد سعید کے دو فرزند قاضی خادم حسین و قاضی محمد شہپال ہوئے۔ قاضی محمد نور کے تین بیٹے محمد امیر، صابر و بشیر ہوئے۔ قاضی فیض طلب حسین کوٹ میں آباد ہوئے آپ کے تین فرزند قاضی محمد دین، حاجی محمد قاسم و قاضی محمد روشن ہوئے۔ قاضی محمد دین کے فرزند پروفیسر حافظ عبدالعزیز ہیں۔ حاجی قاسم کے تین بیٹے غلام رسول، غلام مصطفیٰ و محمد شریف ہوئے۔ قاضی روشن کے دو بیٹے قاضی فیض عالم و امیر حسین ہوئے۔

چھمبڑ، راولاکوٹ و کیاٹ:

مزمل علی کلگان کی آٹھویں پشت میں نعمان عرف نوئیں کے دو بیٹے دولمی و عبدالمالک گزرے ہیں۔ عبدالمالک کے فرزند قدرت اللہ عرف کیدو کی بارہویں پشت میں غلام حسین بن قطب کی اولاد موضع ننگالی پونچھ مقبوضہ کشمیر میں آباد ہے۔ غلام حسین کے ساتویں پشت میں زین العابدین علوی بن الف دین علوی مکان 149 سی گلی قریشیاں کری روڈ ڈھوک علی اکبر راولپنڈی رہائش پذیر ہیں۔ آپ کئی ایک کتابوں کے مصنف ہیں جن میں تاریخ سادات علوی اعوان و مشائخ و تاریخ سیادت علویہ ان دونوں کتابوں کا انتساب آپ نے سنگولہ کی تاریخ ساز شخصیت ملک محمد یعقوب اعوان کے نام کیا ہے۔ عبدالمالک کی گیارہویں پشت میں اس خاندان کے جد اعلیٰ حاجی اللہ یار مشہور گزرے ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 292 پر تحریر ہے ”علاقہ دھمنی تحصیل سدھنوتی میں جو اعوان آباد ہیں ان کے بزرگ حاجی اللہ یار خان تھے جو عون قطب شاہ کے فرزند مزمل علی کلگان کی اولاد سے تھے۔ ان کا وطن پنجاب میں اعوان کاری تھا۔ اپنی بی بی سمیت حج کو گئے اور سات سال مکہ اور مدینہ میں رہے۔ وہاں دو فرزند پیدا ہوئے وہ وہیں انتقال کر گئے واپسی پر جب وطن آئے تو ایک اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام

محمد شفیع رکھا گیا" محمد شفیع کے دو فرزند محمد عظیم و سلطان محمد تھے۔ محمد عظیم کے فرزند محمد زمان تھے جن کے تین بیٹے پیر بخش، معصوم و روڈا گزرے ہیں۔ پیر بخش کے تین بیٹے غلام علی، گوہر دین و امام دین تھے۔ گوہر دین کے چار فرزند الف دین، نور دین، شمس دین و عزیز تھے۔ الف دین کے دو فرزند نذیر و مجید ہوئے۔ نذیر کے دو فرزند تیمور و نواز ہیں۔ مجید کے چار بیٹے نصیر، سلیم، ظہیر و کبیر ہیں۔ نور دین کے فرزند محمد شفیع ہوئے۔ شمس دین کے چھ فرزند طالب حسین، مظہر حسین، محمد احمد، محمد فاروق، محمد اکبر و محمد معروف ہیں۔ امام دین کے تین بیٹے فقیر علی، سجاول و سید محمد تھے۔ فقیر علی کے فرزند شریف، تصدق وغیرہ ہیں۔ سجاول کے فرزند عبدالحسین کے بیٹے خالد، اعجاز وغیرہ ہیں۔ سید محمد کے چار بیٹے بشارت، مقصود، طارق و شوکت ہیں۔ بشارت کے فرزند اویس ہیں۔ مقصود کے فرزند ثاقب ہیں۔ روڈا کے دو بیٹے ملک علی و حسین علی ہوئے۔ حسین علی کے فرزند فتح محمد کے دو بیٹے سلیم و بشیر ہیں۔ سلطان محمد کے چھ بیٹے فتح محمد، گل محمد، نیاز محمد، فقیر محمد، وزیر محمد و فیض محمد تھے۔ فتح محمد کے پانچ بیٹے موسیٰ، نور عالم، عطا محمد، بلوچ و میر محمد تھے۔ موسیٰ کے چار بیٹے بہادر علی، دلاور، شہاب الدین و فیروز دین تھے۔ بہادر علی کے تین بیٹے علی اکبر، علی اصغر و محمد رفیق ہوئے۔ علی اصغر کے تین بیٹے محمد یونس، محمد بشیر و محمد انور طالب ہوئے۔ محمد یونس کے تین بیٹے ہیں۔ شاہد محمود ایم ایس سی پی آئی اے میں ہیں، خاور سعودیہ میں ہیں اور ماجد ایم ایس سی کے طالب علم ہیں۔ محمد بشیر کے پانچ فرزند ہیں۔ جمیل احمد ڈائریکٹر ٹیچر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد، میجر شکیل احمد جناب صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کے ہمراہ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ خلیل احمد صحرائی قانون ساز اسمبلی مظفر آباد، محمود احمد PTV شعبہ نیوز اور عقیل احمد ابو ظہبی میں کاروبار کر رہے ہیں۔ پروفیسر محمد انور طالب گورنمنٹ سرسید کالج راولپنڈی سے ریٹائرڈ ہوئے آپ ممتاز مذہبی سکالر عالم و فاضل ہیں چار زبانوں میں قرآن مجید کی تفسیر لکھ چکے ہیں جو عنقریب منظر عام پر آنے والی ہیں۔ آپ کے دو فرزند اجمل ہاشمی و ظاہر ہاشمی ہیں اجمل ہاشمی پاکستان نیوی میں کمانڈر اور ظاہر ہاشمی لیفٹیننٹ کمانڈر ہیں۔ محمد رفیق کے تین بیٹے انجینئر محمد اشفاق مرحوم، انجینئر محمد افتخار و ٹھیکیدار محمد اقبال ہوئے۔ بلال احمد انگلینڈ میں کاروبار کر رہے ہیں۔ دلاور خان کے سات فرزند گلشیر خان، حسن محمد، نور محمد، عبدالغنی، عبدالرحمٰن و سید حسین ہوئے۔ گلشیر کے تین فرزند ہیں۔ ملک مسعود احمد مسلم کانفرنس کے رہنما اور حالیہ بلدیاتی الیکشن میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر نائب ناظم یونین کونسل چکلالہ منتخب ہوئے۔ ارشد محمود پی ٹی وی اسلام آباد میں ہیں۔ محمد سعید میڈیکل کمپنی میں سیل آفیسر ہیں یہ خاندان غریب آباد چکلالہ رہائش پذیر ہے۔ حسن محمد کے فرزند ریاض و فیاض۔ نبی محمد کے فرزند صغیر ہیں۔ عبدالغنی کے چار فرزند

ہیں۔ خشاد، خطیب PIA میں مشتاق سعودیہ میں اور نقیب کاروبار کر رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن کے چار بیٹے رحیم، وحید، حفیظ و حبیب ہیں۔ شہاب الدین کے فرزند محمد اعظم ہوئے جن کے دو فرزند صابر و شاکر ہیں۔ راشد نعیم اور آصف سعودیہ میں ہیں یہ پنجال گلی میں رہائش پذیر ہیں۔ فیروز دین کے تین بیٹے روشن، امین و اسلم ہوئے۔ روشن کے دو فرزند ارشد و عارف ہیں۔ امین کے تین فرزند یامین، حسین و زبیر ہیں۔ اسلم کے تین بیٹے ابراہیم، مصطفیٰ و مرتضیٰ ہیں۔ میر محمد کے فرزند فرمان علی تھے جن کے پانچ فرزند محمد امیر، غیاث، عباس، گلزار و اسحاق ہوئے۔ گلزار کے فرزند محمد الیاس امور حیوانات، محمد اعجاز قمر پرنٹنگ پریس راولاکوٹ، محمد نسیم پرنٹنگ پریس پلندری کے مالک ہیں، محمد وسیم ٹیچر اور خالد محمود کاروبار سے منسلک ہیں یہ سب برمنگ کلاں میں آباد ہیں۔ محمد امیر کے فرزند زرین وغیرہ۔ غیاث کے فرزند ندیم ہیں۔ اسحاق کے دو فرزند جمیل و ضیاء ہیں۔ گل محمد کے چار بیٹے دیدار بخش، حیات بخش، امیر علی و رست علی ہوئے۔ دیدار بخش کے بیٹے عبدالکریم کے دو فرزند شیر عالم و محمد فاضل ہوئے۔ شیر عالم کے چار بیٹے ریشم، رشید، عارف و ارشاد ہیں۔ محمد فاضل کے بیٹے مقصود حسین ہیں۔ حیات بخش کے فرزند طالع محمد کے چار بیٹے رفیع، شفیع، حکمداد و شریف ہوئے۔ شفیع کے فرزند منظور و منور ہیں۔ امیر علی کے تین بیٹے یار محمد، جہانداد و شیر دل تھے۔ یار محمد کے فرزند محمد اکرم ہیں۔ جہانداد کے دو فرزند ایوب و اسلم ہوئے۔ شیر دل کے فرزند صدیق ہیں۔ رست علی کے فرزند فضل کریم کے تین فرزند اکبر حسین، ذاکر و مظفر ہوئے۔ نیاز محمد کے دو بیٹے بہادر و پیر محمد تھے۔ فقیر محمد کے چار بیٹے محمد دین، محمد بخش، غلام محمد و غلام قادر ہوئے۔ غلام قادر کیاٹ میں آباد ہوئے۔ آپ کے چار فرزند کریم حیدر، نور حیدر، محمد زمان و محمد حیات ہوئے۔ فتح محمد کے فرزند نور عالم، عطا محمد و بلوچ کی اولاد بھی کیاٹ میں آباد ہے۔ نور عالم کے تین بیٹے عزیز، یوسف و شاہ محمد ہوئے۔ عزیز کا فرزند صادق ہے۔ عطا محمد کے چار بیٹے محمد عزیز، منیر عزیز، منور عزیز و محمد آزاد ہیں۔ بلوچ کے فرزند خادم حسین ہوئے۔

ص 501

رکڑ:

قطب حیدر شاہ کے فرزند در یتیم جہاں شاہ کی سترہویں پشت میں اللہ یار ایک بزرگ گزرے ہیں جن کی نسل سے ستار محمد رکڑ میں آباد ہوئے ان کی ساتویں پشت میں بارو خان و علی محمد خان پسران ماجلہ خان تھے۔ بارو خان کے دو فرزند بوڑا خان و کرم علی تھے۔ بوڑا خان کے دو بیٹے پہندا خان و دین محمد گزرے ہیں۔ پہندا خان کے فرزند فتح شیر ہیں جن کے پانچ فرزند سعید اللہ، محمد یعقوب، محمد مختار، محمد بشیر و محمد اشفاق ہیں۔ سعید اللہ کے پانچ فرزند بابر، شکیل، طارق شہزاد، و افتخار ہیں۔ محمد یعقوب کے دو فرزند وحید و قمر ہیں۔ مختیار کے تین فرزند افتخار، ابرار

دو قار ہیں۔ محمد بشیر بی کام میں راقم کے کلاس فیلو تھے۔ کاروبار سے منسلک ہیں۔ ان کے فرزند احتشام زیر تعلیم ہیں۔ اشفاق کے دو فرزند حمزہ وحماد ہیں۔ دین محمد کے پوتے سلیم، نذیر و ریاض پسران فیروز دین ہیں۔ کرم علی کے پوتے سیف علی، نیاز علی واشرف پسران لال دین۔ محمد حسین بن فضل دین، محمد اسلم ولد سخی محمد ہوئے۔ علی خان کی چوتھی پشت میں ایوب خان، شر رحمان ابراہیم، قیوم وشمیم احمد پسران رحیم داد ہوئے۔

ضلع سدھنوتی (گولڑہ اعوان پلندری)

تحقیق الاعوان ص 385، تاریخ علوی ص 729 اور نسب الصالحین 234 کے مطابق عبداللہ گولڑہ کی پانچویں پشت میں ایک معروف بزرگ بدھن بن تریڑ بن سگرا بن حسن دوست بن بدرالدین گزرے ہیں جن کی اولاد بدھن گوت مشہور ہے بدھن کی تیرھویں پشت میں دلب بن مراد بن مہندی بن قائم بن دادن بن شیر بن امیر بن دراب بن سید عالم بن لہب بن دائم بن ہانمو بن سرجن تھے۔ جن کے تین فرزند عزیز، ساماں اور دھنگ صاحب اولاد ہوئے۔ عزیز کے پوتے ڈوم وموم پسران گھکا تھے۔ موم کی اولاد میرپور میں بتائی جاتی ہے۔ ڈوم کی اولاد پلندری وغیرہ میں آباد ہے۔ ڈوم کے فرزند رتن تھے۔ جن کے دو بیٹے راج ولال گزرے ہیں۔ راج کے چھ فرزند سنو، ہکو، عیسٰی، امین، چلکین، سمدو، سیدو، نوجہ ومیر تھے۔ سنو کے پوتے معری و شیر پسران بُچا تھے۔ معری کی اولاد معری آل کہلاتی ہے معری کے چار فرزند بیلی، فقیر کلی، نیکا وعلی شیر گزرے ہیں۔ بیلی کے پوتے ملکو بن مُرید قابل ذکر بزرگ گزرے ہیں آپ کی اولاد ملکو آل مشہور ہے۔ ملکو کے چار فرزند بہادر علی، نواب علی، فتح شیر والہیا تھے فتح شیر کے چار فرزند مہندو، فقیر، مردان علی وحمت علی ہوے مردان علی کے چار بیٹے الحاج جہانداد خان اعوان، غلام حسین، محراب خان ومحمد شریف ہیں الحاج جہانداد اعوان قابل ذکر شخصیت ہیں آپ اعوان ویلفیئر سوسائٹی آزاد کشمیر کے بانی اور تا حیات سرپرست اعلیٰ ہیں آپ نسب الصالحین اور نقوش کائنات کتابوں کے مصنف ہیں "نسب الصالحین"، اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے راقم نے بھی اس سے استفادہ کیا اس میں دیگر علاقوں کے علاوہ اعوانان پلندری کے حالات بھی تفصیل سے قلمبند کیے گئے ہیں ان کے فرزند خالد محمود ہیں۔ معری کی چھٹی پشت میں خادم حسین، محمد افسر، ملک نذیر احمد ضیاء، ریاض احمد ریاض ومحمد ادریس پسران میر زمان بن حشمت بن شیر دل بن کرم بخش بن فقیر قلی ہوئے۔ خادم حسین کے دو فرزند مولانا محمد الیاس خان مرحوم ومحمد اشتیاق ہوئے۔ ملک نذیر احمد ضیاء ایڈووکیٹ ممتاز قانون دان سیاسی وسماجی رہنما ہیں۔ آپ الاعوان ویلفیئر سوسائٹی آزاد کشمیر کے صدر بھی ہیں۔ آپ کے دو فرزند ملک سجاد حسین ساجد ایڈووکیٹ ومحمد خرم ضیاء ہیں۔ معری کی

پانچویں پشت میں دو بھائی ولی محمد و پیر بخش پسران دتا بن بخش بن شہباز بن علی شیر ہوئے ان کے تین فرزند کرم حسین، محمد شفیع و باغ حسین ہیں کرم حسین کے تین بیٹے عامر، احسن وحمزہ ہیں محمد شفیع کے چھ بیٹے محمد رشید، جمیل احمد، جاوید اقبال، حسرت، حشمت وحافظ شاہد اقبال ہیں جمیل احمد سیالوی ایم اے، ایل ایل بی سول سیکرٹریٹ مظفرآباد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کا فرزند محمد دانیال جمیل ہے۔ محمد رشید کے فرزند طلحہ رشید وحسنین رشید، زید رشید ہیں۔ باغ حسین کے چار بیٹے اشفاق، رزاق، اسحاق واخلاق ہیں۔ اشفاق کے بیٹے ذیشان ہیں۔ پیر بخش کے تین فرزند غلام محمد، محمد خان ونذیر احمد ہوئے۔ غلام محمد کے تین بیٹے خلیل احمد، صغیر احمد وفرید احمد ہیں۔ محمد خان کے دو بیٹے گل شہزاد وخان شہزاد ہیں۔ نذیر احمد کے بھی دو ہی فرزند رقیب احمد، ونیب احمد ہیں۔ ساماں کے سات فرزند کوکالی، سفیل، قادی، جیتا، بیجا، ڈھینڈا ونا گو تھے۔ کوکالی کے دو فرزند محصو ودھمی تھے۔ محصو کی اولاد ڈڈل پنجرہ ضلع کوٹلی میں آباد ہے۔ ان کی اولاد سے عبدالریاض اکاؤنٹس آفیسر کراچی یونیورسٹی وصوبیدار محمد عزیز قابل ذکر ہیں۔ سفیل کی نویں پشت میں پروفیسر ڈاکٹر دل محمد ساجد قابل ذکر ہیں۔ جیتا کی چوتھی پشت میں مرزا و بندو پسران مرادو گزرے ہیں۔ مرزا کی چھٹی پشت میں باغ علی گزرے ہیں جن کے پانچ فرزند میجر مختار احمد، ملک طفیل محمد مرحوم ایم ایل اے، شیر محمد، کرنل ڈاکٹر امیر اکبر، اور محمد حیات ہوئے۔ بندو کی پانچویں پشت میں مولی غلام مصطفیٰ معروف گزرے ہیں۔ جن کے پانچ فرزند عثمان علی، عبدالمجید، عبدالحمید شاہین، عنایت اللہ وعبدالحکیم ہیں۔ عبدالحمید شاہین ایم اے انگریزی سیکرٹری حکومت کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آج کل وزیر اعظم آزاد کشمیر کے میڈیا ایڈوائزر ہیں۔ عبدالمجید کے فرزند نعیم اقبال PSC میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ اسی شاخ سے مولانا امیر اکبر، عبدالرزاق ایڈووکیٹ، خوشحال ایڈووکیٹ، محمد ایوب تحصیلدار وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ عبداللہ گولڑہ کی بائیسویں پشت میں الحاج نور مصطفیٰ میانوالی سے ترک سکونت کرتے ہوئے پلندری دھار درچھ میں آباد ہوئے۔ آپ کی اولاد سے رزاق ناظر سول جج، الطاف حسین ڈپٹی رجسٹرار ہائی کورٹ، خالد حسین ایم ایس سی گولڈ میڈلسٹ، ملک محمد طفیل منیجر عسکری بنک، محمد یعقوب تحصیلدار، میجر ملک شوکت حسین، کیپٹن اختر حسین، ملک محمد اسلم ایڈووکیٹ قابل ذکر ہیں۔

عبداللہ گولڑہ کی نسل سے پیرا بزرگ گزرے ہیں۔ جن کے فرزند مانجی تھے۔ مانجی کے فرزند جھنڈا دھار درچھ دمنگریوٹ حلقہ دو پلندری میں آباد ہوئے۔ جھنڈا کے چار فرزند نتھا خان، فیض بخش، مہر بخش وعمر بخش تھے۔ نتھا خان کے تین بیٹے جمعہ خان، قادو خان وخان ولی تھے۔ جمعہ خان کے چار فرزند اللہ دتہ، کالو خان، میر محمد و

محمد شیر تھے۔اللہ دتہ کے چار بیٹے علی حسین، فضل حسین، انور حسین و الطاف حسین ہوئے۔علی حسین کے تین بیٹے محبوب حسین، طارق حسین وارشد حسین دھار درچھ میں آباد ہیں۔محبوب حسین سمال انڈسٹریز مظفرآباد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔اس خاندان کے حالات انہوں نے ہی راقم تک پہنچائے ہیں۔ان کے اکلوتے فرزند قنبر علی اعوان طالب علم بی ایس سی ہیں۔طارق حسین کے فرزند اویس ہیں۔فضل حسین کے پانچ بیٹے امتیاز، ظفر، تنویر، منظور و عرفان ہیں۔انور حسین کے سات فرزند ذاکر، رفاقت، شوکت، مدثر، شہریز و نوید ہیں۔الطاف حسین کے دو فرزند اعجاز و ابرار ہیں۔میر محمد کے پانچ فرزند ملک اورنگزیب چیف انجینئر PWD، رشید، طارق، عبدالمجید و شفیق ہیں۔کالو خان کے پانچ بیٹے سارق حسین، صدیق، نذر حسین، اسحاق و اسمٰعیل ہیں۔عمر بخش کی اولاد سے محمد خان، محمد صابر پسران حیدر خان۔شفاعت علی، صاحب دین و غلام نبی پسران حیات علی۔الیاس ولد برہان علی۔مستا خان ولد شامو خان۔فیض بخش کی اولاد سے محمد سید ولد خوشحال۔جاوید، محمود، نصیر حسین پسران جہانداد۔قادو کے دو فرزند عبدل خان و وارث علی قابل ذکر ہیں۔عبداللہ گولڑہ کی پچیسویں پشت میں سیدو بن راج قابل ذکر گزرے ہیں۔ان کی اولاد سیدو آل کہلاتی ہے۔سیدو کی اولاد بھک اعوان آباد گجنا و بسوٹہ میں آباد ہے۔ان کے دو فرزند سراج و راب تھے۔سراج کے دو بیٹے فگر و مصری گزرے ہیں۔فگر کے بھی دو بیٹے مانجی و منگا تھے۔مانجی کے پوتے اللہ دتہ بن فیضا تھے جن کے چار فرزند حیات خان، فضل حسین، فقیر محمد و ہاشم خان تھے۔فضل حسین کے دو بیٹے دین محمد و گلاب خان تھے۔دین محمد کے دو فرزند ذوالفقار حسین و محمد نواز ہیں۔گلاب خان کے تین بیٹے سیٹھ نور محمد، ولی محمد و یحیٰ محمد ہیں۔سیٹھ نور محمد کے دو فرزند محمد گلفراز و محمد شبیر ہیں۔ولی محمد کے دو بیٹے نذر حسین و انور حسین ہیں۔یحیٰ محمد کے دو فرزند ظفر اقبال و ظہور اقبال اسسٹنٹ رجسٹرار سپریم کورٹ راولاکوٹ سرکٹ قابل ذکر ہیں ظفر اقبال کے دو فرزند احمد ارسلان ظفر و سرمد عالیان ظفر ہیں۔فقیر محمد کے تین فرزند خان محمد، فیروز دین و حسین خان ہوئے۔خان محمد کے فرزند محمد رفیق ہیں۔حسین خان کے فرزند محمد صادق ہیں۔ہاشم خان کے فرزند محمد ولائت ہوئے جن کے تین بیٹے محمد اعظم، عبدالحسین و محمد ایوب ہیں۔منگا کی اولاد سے کمال و رفیق پسران سید محمد، خادم حسین ولد لشکر محمد۔حنیف ولد شفیع افسر، صادق و اعظم پسران برہان ولد جلال بن الٰہی بخش بن فیلا قابل ذکر ہیں۔مصری کے فرزند شرفو کے دو بیٹے موج دین و کاکو تھے۔موج دین کی اولاد سے محمد حسین عیدو، وزیر محمد و سلطان محمد پسران بہادو بن جمال تھے۔فتح محمد کے بیٹے ستار محمد، سید محمد و پہلوان ہوئے۔کاکو کے فرزند بخشو تھے۔جن کے دو بیٹے مصدر علی و کڑکا تھے۔مصدر علی کے پوتے گل مجید، عبداللہ و سلیمان پسران

لال دین ہیں۔کڑکا کے پوتے علی محمد و علم دین پسران بہادر نور محمد و اقبال پسران گلاب ہیں۔راب کی تیسری پشت میں کمال مٹھا و نادو پسران عزیز بن مومن تھے۔

کلگان اعوان پلندری:

تحقیق الاعوان ص 387، تاریخ علوی ص 728 و نسب الصالحین ص 234 کے مطابق مزمل علی کلگان کی نویں پشت میں تاج بن ہادی بن دلیپ بن کالا بن قادر بن نور بن بیر بن کلاب بن نواب علی تھے ان کے فرزند ناصر تھے نسب الصالحین میں تاج ناصر ایک ہی نام درج ہے تحقیق الاعوان اور قلمی شجرہ نسب کے مطابق تاج کے فرزند ناصر ہیں ناصر کے فرزند نادر ہوئے جن کے بیٹے حیات تھے حیات کے تین فرزند لودی، الہ دین المعروف عدیم اور علی محمد صاحب اولاد ہوئے۔لودی کے چار بیٹے بھنگو، جیتو، نجو اور پالو تھے بھنگو کے دو بیٹے بوڑا اور کرم تھے۔بوڑا کی اولاد موضع بل، جنڈالہ، پنجڑہ کوٹلی میں آباد ہے اور کرم کی اولاد اکھر دشہ میں آباد ہے۔جیتو کے فرزند کوٹلی تھے جن کے تین بیٹے لسو، نور الٰہی اور لالو گزرے ہیں۔لسو کے پوتے بدی بن کلو کے تین فرزند فرید، سلیم اور سائل المعروف سانوالا گزرے ہیں۔فرید کے چھٹی پشت میں بابائے قوم مولانا ملک حسام الدین بساڑوی بن علی مردان بن کرم بخش بن محمد علی بن تھو بن امیرا ممتاز عالم دین قابل ذکر ہیں۔آپ نے 1934ء میں نسب الاعوان کے نام سے اپنے گردونواح کے اعوانوں کے شجر ہائے نسب شائع فرماتے ہوئے قوم پر احسان عظیم کیا۔مصنف تاریخ اقوام پونچھ محمد دین فوق نے ص 90-289 پر اور مصنف نسب الصالحین الحاج جہانداد اعوان نے صفحہ 10 پر مولانا کی کاوشوں سے متعلق تفصیل سے لکھا ہے۔آپ کے تین فرزند ملک عبدالرحیم اعوان، ملک محمد منیر اعوان و ملک محمد مقبول اعوان ہوئے۔ملک عبدالرحیم اعوان ممتاز سیاسی و سماجی رہنما تھے۔بستی کا نام آپ کی شہرت کی وجہ سے رحیم آباد رکھا گیا۔آپ کے دو فرزند جاوید اختر و پرویز اختر ہیں۔ملک پرویز اختر حال ہی میں ممبر کشمیر کونسل منتخب ہوئے ہیں۔آپ قبل ازیں ضلع کونسل پونچھ کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔

اسی شاخ سے بدی کے فرزند سلیم کی چھٹی پشت میں موضع بہنا کھہ نواب علی ایک بزرگ گزرے ہیں جن کے تین فرزند محمد الدین، شاذ مان و مکھن ہوئے۔محمد الدین کے چار فرزند حسن محمد، عبدالعزیز، محمد زمان و ملک محمد اسحاق ہیں۔ملک محمد اسحاق راولپنڈی میں مقیم ہیں۔آپ پراپرٹی ڈیلر ہونے کے ساتھ ساتھ مسلم لیگ جموں و کشمیر کے مرکزی سیکرٹری مالیات اور جموں و کشمیر تحریک ویلفیئر کے سرکردہ رہنما ہیں۔بدی کے بھائی سائل المعروف سانوالا کی تیسری پشت میں نورا خان، شیر خان و فگر پسران جگی خان تھے۔نورا کے دو فرزند مرزا و تاج محمد

تھے۔مرزا کے چار بیٹے مرید، چھتو، کمو وامانت گزرے ہیں۔مرید اور امانت کی اولاد سبونہ میں آباد ہے۔مرید کی تیسری پشت میں محمد خان، طالع محمد، برہان علی، اللہ دتہ وفقیر محمد پسران بہادر خان معروف گزرے ہیں۔برحان علی کے چار فرزند محمد عالم خان، سلیمان خان، خادم حسین وچیف وارنٹ آفیسر (ر) ملک محمد یوسف ہیں۔چیف وارنٹ آفیسر (ر) ملک محمد یوسف ممتاز سیاسی اور سماجی شخصیت ہیں۔اردو بازار راولپنڈی میں A.J.K. پرنٹنگ پریس کے مالک ہیں۔آپ کے دو فرزند میجر خالد محمود اور ساجد محمود ہیں۔ساجد محمود لندن میں زیر تعلیم ہیں۔ان کی چار بیٹیاں ہیں۔جن میں سے ایک بیٹی ڈاکٹر اور باقی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔چھتو کی چوتھی پشت میں مولانا ضمیر احمد ممتاز عالم دین ہیں۔آپ رویت ہلال کمیٹی کے ممبر اور جماعت اہلسنت اسلام آباد کے امیر ہیں۔شیر خان کی پانچویں پشت میں نور دین ولعل دین گزرے ہیں۔ ان کی اولاد ڈھک میں آباد ہے۔نور دین کے فرزند خادم حسین کے چار بیٹے ملک محمد مشتاق نیشنل بنک راولاکوٹ میں سینئر منیجر، ملک محمد ممتاز لیفٹیننٹ نیوی، مختار ومولانا محمد افتخار فاضل بیرہ شریف قابل ذکر ہیں۔لعل دین کے فرزند مولانا محمد حنیف رضوی ومولانا محمد نسیم اختر ممتاز عالم دین ہیں۔لالو بن کوئلی کی گیارہویں پشت میں ملک محمد حیات ایڈووکیٹ ہائی کورٹ راولپنڈی قابل ذکر ہیں۔الہ دین المعروف عدیم کی چوتھی پشت میں علی معروف عالی گزرے ہیں۔علی کی چوتھی پشت میں لعل خان ومہر علی پسران مٹھا خان تھے۔لعل خان کی چوتھی پشت میں طالع محمد، فرمان خان پسران ناصر خان گزرے ہیں۔طالع محمد کے فرزند عبدالعزیز نمبردار ہیں۔جن کے تین فرزند شبیر احمد، عبدالحمید وعبدالوحید ہیں۔فرمان خان کے تین فرزند امیر احمد، محمد صادق ومحمد امین ہوئے۔امیر محمد کے چار بیٹے محمد انیس، محمد ادریس، محمد الیاس واحسان اللہ ہیں۔محمد انیس ایڈمن آفیسر ہیں۔الہ دین کے پوتے ہیریا، بھولو وجمعہ پسران خلیل تھے۔ہیریا کی چوتھی پشت میں گلاب خان معروف گزرے ہیں۔آپ کی اولاد گلاب آل مشہور ہے۔گلاب خان کی چوتھی پشت میں ملک شیر، فتح شیر، مہندا، پہلوان، مصاحب وجھمبو خان پسران سور خان گزرے ہیں۔ملک شیر کے فرزند شیر خان کے تین بیٹے نور محمد، راج محمد وجان محمد ہوئے۔نور محمد کے تین فرزند ملک محمد عظیم اکاؤنٹ محتسب سیکرٹریٹ، محمد عارف ومحمد فاروق ہیں۔راج محمد کے چھ بیٹے محمد قیوم جوہر سیکشن آفیسر اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اسلام آباد، محمد سلیم، خلیل، ملک محمد حیات، عمر حیات وخضر حیات ہیں۔محمد قیوم جوہر کے تین فرزند خالد قیوم، راشد قیوم وکاشف قیوم ہیں۔خلیل کے دو فرزند وقاص ووقار ہیں۔محمد حیات کے دو بیٹے حمزہ وحماد ہیں۔بھولو کی دسویں پشت میں محمد یاسین قابل ذکر ہیں جن کے چھ فرزند محمد جلیل، رقیب، ایوب، عباس، اشفاق وارشاد ہیں۔لودی کے فرزند نجو کی بارہویں پشت

میں کہگا خان ہوئے۔جن کے پانچ فرزند نمبردار جہانداد خان، سید محمد، سخی محمد، محمد حسین ونذر محمد ہوئے۔نمبردار جہانداد خان کے فرزند محمد یعقوب ومحمد یاسین طاہر قابل ذکر ہیں۔مزل علی کلگان کی سولہویں پشت میں فتح گھراج بن مندو بن محمود بن گھراج بن فیروز گزرے ہیں۔فتح خان کی ساتویں پشت میں متولی خان ومحمد بخش پسران مرتا خان بن کالا بن منصو بن نور عالم بن بہاول بن مرید تھے۔متولی خان کے بیٹے حیدر خان کے سات فرزند محمد حسین، عقل حسین، سید محمد، اسماعیل، کوثر اعظم، شوکت اعظم وبشارت حسین ہوئے۔عقل حسین کے چار فرزند عبدالعزیز، عبدالرحمان، عبدالخالق وعبدالرحیم ہیں۔صوبیدار سید محمد شہید ستارہ جرات کے فرزند محمد حبیب جبل النور پراپرٹی کے مالک ہیں۔غالباً اس خاندان کے کوئی بزرگ مندو خان بن محمود خان جد اعلیٰ ہیمہ ناڑی سنگولہ کی اولاد سے منوٹہ میں آباد ہوئے۔

کھوکھر اعوان پونچھ، مظفر آباد، راولپنڈی:

قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی کھوکھر کی اولاد سے قاضی محمد اسماعیل علوی بنوت مقبوضہ کشمیر میں آباد ہوئے۔ان کے فرزند قاضی امیر علی علوی اپنے وقت کی معروف شخصیت گزرے ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق ص 127 پر لکھتے ہیں۔پونچھ سے جن کھوکھروں نے اپنے حالات بھیجے وہ اپنے آپ کو قطب شاہی کھوکھر بتاتے ہیں ان کی آبادی پونچھ کے مواضعات ذیل میں ہے۔بنوت، پلان، رو بیہ، پونچھ، جھانجل، یہ سب مقامات تحصیل حویلی میں واقع ہیں۔ماہڑہ گلوتہ، کوہلہ، یہ مواضعات تحصیل منڈر میں ہیں۔حسب ذیل قابل ذکر اصحاب بتائے جاتے ہیں۔قاضی امیر علی اور ان کے فرزندان قاضی غلام نبی عرائض نویس پونچھ قاضی علی اکبر کھوکھر ساکن بنوت، فقیر خان نمبردار پلان دارو دغہ گل شیر خان قاضی امیر علی بن قاضی محمد اسماعیل، کے چھ فرزند تھے۔قاضی شیر علی، قاضی غلام نبی، قاضی علی اکبر، قاضی غلام حیدر، قاضی غلام احمد وقاضی جان محمد، قاضی امیر علی کے دو فرزند عبدالعزیز وعبدالحمید مقبوضہ کشمیر میں ہیں۔قاضی غلام نبی کے بارہ فرزند ہوئے۔قاضی غلام جیلانی، عبدالرحمان، عزیز الرحمان، حبیب الرحمان، ڈپٹی کمشنر اٹک، ڈاکٹر خلیل الرحمان، پروفیسر عبدالرزاق علوی، ڈاکٹر ظفر اللہ، مجیب الرحمان منیجر HBL، منظور الحق، SDO واپڈا راولپنڈی، محجوب الحق (امریکہ) غلام سرور مظفر آباد۔سیف الرحمان انجینئر ایٹمی پلانٹ کہوٹہ، قاضی غلام جیلانی کے تین فرزند ہیں۔عبدالحفیظ تبسم رجسٹرار دفتر مرکزی پولیس آزاد کشمیر، الطاف قدیر عادل، والطاف رشید انجم قاضی میڈیکل ہال، قاضی عزیز الرحمان کے چھ فرزند ہیں۔فضل الرحمان علوی، سینئر آڈیٹر، ڈاکٹر لطیف الرحمان علوی چائلڈ سپیشلسٹ

AIMS عتیق الرحمان انگلینڈ، شفیق الرحمان فوڈ انسپکٹر، احسان الحق CPO، کامران عزیز۔ قاضی علی اکبر کی اولاد چک ائیر پورٹ میں آباد ہے۔ ان کے چار بیٹے ہوئے۔ قاضی محمد اسلم، محمد صادق، قاضی محمد اسحاق علوی، ایم فل, DSP، محمد یونس پرنسپل، قاضی غلام احمد کے چار بیٹے عبدالعزیز، بشیر احمد، عبدالرشید، وعبداللطیف ہیں۔ قاضی جان محمد کے فرزند قاضی محمد یعقوب علوی کی اولاد سنگولہ سناڑ میں آباد ہوئی ان کے فرزند قاضی محمد احمد رضا علوی۔ شہزاد و فیاض ہیں۔

ضلع کوٹلی (پنجیڑہ بل جنڈالہ)

مزمل علی کلگان کی دسویں پشت میں نادر بن تاج بن ناصر ایک بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے دو فرزند عدیم اور حیات تھے۔ عدیم کی اولاد ضلع سدھنوتی کے علاقے کیری، تالاباڑی، منوٹہ، دیول، سہنسہ وغیرہ میں آباد ہے۔ حیات کے دو بیٹے الہ دین اور لودی گزرے ہیں۔ الہ دین کی اولاد اکھروٹہ، پٹوچھی، گورہ وغیرہ میں آباد ہے۔ لودی کے چار فرزند پالو، نجو، جیتو اور بھنگو تھے۔ پالو کی اولاد نالیاں وغیرہ نجو کی گراں ڈکمیاں وغیرہ جیتو کی اولاد بھتی رحیم آباد وغیرہ میں آباد ہے۔ جیتو کی اولاد سے مولوی حسام الدین مصنف نسب الاعوان قابل ذکر ہیں۔ بھنگو کے دو بیٹے کرم اور بوڑا تھے۔ کرم کی اولاد اکھروٹہ وغیرہ میں آباد ہے اور بوڑا کی اولاد پنجیڑہ بل جنڈالہ کوٹلی میں آباد ہے۔ بوڑا کی تیسری پشت میں بخش خان بن امیر بن چوہڑ معروف گزرے ہیں۔ بخش کے تین بیٹے کرملا، محمد علی، احمدو تھے۔ کرملا کی پانچویں پشت میں جمعہ خان بن بخش بن منگل بن براس بن سوہل تھے۔ جمعہ کے دو فرزند ساریا اور دھرہ تھے۔ ساریا کا فرزند ستار محمد تھا۔ دھرہ کے تین بیٹے دہاب دین، طالع محمد اور منگو ہوئے۔ طالع محمد کا فرزند سیف علی اور منگو کے دو فرزند محمد زمان اور محمد فاضل ہوئے۔ محمد زمان کے چار بیٹے نثار، اسمٰعیل، خلیل اور نزاکت ہیں۔ بخش کے دوسرے فرزند محمد علی کے دو فرزند گوگا اور مادو صاحب اولاد ہوئے۔ مادو کے دو بیٹے غلام علی اور متولی تھے۔ غلام علی کے چار فرزند فتح محمد، غلام محمد، سید محمد اور رحیم علی لاولد ہوئے۔ فتح محمد کے فرزند لعل دین کے چار بیٹے عبدالغفور، کمال، محبوب اور یاسین ہوئے۔ بخش کے تیسرے بیٹے احمدو کے دو فرزند الٰہی خان و کرم الٰہی تھے۔ الٰہی خان کے تین بیٹے کیڑا، منددا اور فیضو تھے۔ کیڑا کا فرزند بہاول ہوا جس کے چار فرزند حسن خان لاولد، غلام محمد، لعل خان و عبدالرحمان ہوئے۔ غلام محمد کے تین بیٹے شریف، سید اللہ اور محمد احمد ہوئے۔ لعل خان کے تین بیٹے محمد زمان، عزیز و نور زمان ہوئے۔ مندہ کے اکلوتے فرزند اللہ دتہ تھے۔ اللہ دتہ کے دو فرزند باغ علی اور محمد شیر ہوئے۔ باغ علی کے چار بیٹے فضل کریم، نذیر اور شفیق

ہیں۔ محمد شیر کے بھی چار ہی فرزند کالا، حکم داد، الیاس و محمد بشیر ہیں۔ فیضو کے دو بیٹے رحیم بخش اور فیروز دین صاحب اولاد ہوئے۔ رحیم بخش کے دو بیٹے چتو اور سید محمد ہوئے۔ چتو کے فرزند محمد شریف کے تین بیٹے ریاض، عظیم اور ندیم ہیں۔ سید محمد کے فرزند محمد زمان کے سات فرزند یونس، عبدالرحمان، سلیم، ممتاز، اعجاز، نثار اور وسیم ہیں۔ کرم الٰہی کے چار بیٹے بہادر، فتح محمد، کالا اور سلطان ہوئے۔ بہادر کے بیٹے سید محمد ہوئے۔ سید محمد کے تین بیٹے جہانداد، منشی خان، رزاق۔ کالا کے فرزند باغ خان کے تین بیٹے رمضان، صدیق اور رفیق ہیں۔ سلطان کے اکلوتے فرزند صادق کا بھی ایک ہی بیٹا مشتاق ہے۔

ڈڈل پنجیڑہ:

عبداللہ گولڑہ کی بیسویں پشت میں کوکالی بن سامان گزرے ہیں۔ کوکالی کے فرزند محسو تھے جن کے دو فرزند سگرا اور پھلو گزرے ہیں۔ پھلو کے دو فرزند نواز خان و حیدر خان تھے۔ نواز خان کے دو بیٹے حاتمو و کرمان تھے۔ حاتمو کی آٹھویں پشت میں شان محمد کے چار فرزند محمد سوار، محمد سید، لکھن و صوبیدار محمد عزیز ہوئے۔ محمد سوار کے دو فرزند دلشاد و عبدالکریم ہیں۔ لکھن کے پانچ بیٹے بشیر، گلفراز، جبیر، آفتاب و ظہیر عباس ہیں۔ صوبیدار محمد عزیز قابل ذکر ہیں اس خاندان کا نسب نامہ آپ ہی نے ارسال کیا آپ کے تین فرزند دلشاد حسین، جمشید و عبدالرحمان ہیں۔ کرمان کے فرزند احمد دین تھے۔ جن کے فرزند منگتا خان کے پانچ بیٹے الٰہی بخش، میر زمان، فیروز دین، قاسم علی و حشمت ہوئے۔ الٰہی بخش کے فرزند محمد رفیق ہوئے۔ میر زمان کے دو بیٹے صدیق و شریف ہوئے۔ فیروز دین کے دو فرزند محمد شیر و خان محمد ہوئے۔ محمد شیر کے پانچ فرزند عبدالقیوم، عبدالرزاق، عبدالریاض، عبدالحمید و محمد فرید ہیں۔ عبدالریاض کراچی یونیورسٹی میں اکاؤنٹس آفیسر ہیں۔ آپ کے دو فرزند سمیع ریاض و عثمان ریاض ہیں۔ خان محمد کے فرزند محمد سلیم ہیں۔ قاسم علی کے دو بیٹے سید محمد و محمد انور ہوئے۔

جنڈالہ، تمروٹہ، نامنوٹہ، نڑیولہ و راولپنڈی وغیرہ:

قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی کے فرزند شاہ عقیل کے دو بیٹے شاہ یعقوب اور شاہ لکھ تھے۔ شاہ یعقوب کی گیارہویں پشت میں کشال شاہ تھے۔ ان کے دو فرزند کریم و موجدین تھے۔ موجدین کی اولاد اشرو دگ مظفر آباد میں آباد ہے۔ کریم کی چوتھی پشت میں حافظ گل محمد معروف بزرگ گزرے ہیں۔ آپ لاہور سے عازم کشمیر ہوئے اور مظفر آباد چکار موضع ڈبری میں سکونت اختیار کی۔ آپ کے چار فرزند تھے۔ حافظ عبدالحکیم، حافظ

عبدالحلیم، حافظ عبدالرحمان اور حافظ عبدالغفور۔ اول الذکر تینوں کی اولاد جنڈالہ، تمروٹہ، نامنوٹہ، چکار، پھگواڑی مری، جھنڈا چچی دمورگاہ راولپنڈی وغیرہ میں آباد ہے۔ جبکہ حافظ عبدالغفور کی اولاد دخریولہ باغ میں آباد ہے مولوی عبدالحق قابل ذکر گزرے ہیں۔ اس خاندان کے قابل ذکر اصحاب میں سعید الرحمان، محمد حنیف عربی معلم، ممتاز احمد ہاشمی آفیسر سٹیٹ بنک، حافظ مشتاق احمد ہاشمی مرحوم بانی احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی، محمد حنیف ہیڈ کلرک سی ڈی اے، صوبیدار مختار احمد، تنویر احمد ہاشمی اٹامک انرجی کمیشن، حافظ عبدالغفور نائب خطیب سٹیٹ بنک، ڈاکٹر عبدالرشید، ماسٹر محمد یوسف، محمد جاوید مدرس، محمد طیب مدرس، قاری محمد عباس ایم اے ٹیچر ضیاء العلوم حائی سکول راجہ بازار، عبدالحمید پرائمری مدرس نامنوٹہ، عبداللطیف سینئر کلرک ائرفورس، قاری بشیر احمد کیشیئر نیشنل بنک چکار، شفیق احمد، محمد جاوید صدر معلم مڈل سکول سنگولہ۔

کہوٹہ راولپنڈی، گجرخان، زمان علی سہنسہ کوٹلی، پھلیاں پلندری، جنڈالی، پڑاٹ وغیرہ

قطب حیدر شاہ کے فرزند زمان علی کی انیسویں پشت میں شاہ محمود ایک بزرگ گزرے ہیں۔ شجرہ نسب قوم قریش بنی ہاشم مطبوعہ مکتبہ حیدریہ، سہنسہ کوٹلی کے صفحہ 4-3 میں یوں درج ہے "شاہ محمود بن شاہ نظیر محمد بن شاہ خیر اللہ بن شاہ فیض اللہ بن شاہ عارف بن شاہ سعد بن شاہ تنگ بن شاہ مظفر بن شاہ بلال بن شاہ خیر محمد بن شاہ کسوس بن شاہ نواسی بن شاہ جنگی بن شاہ ہزار بن شاہ ہاشم بن شاہ بالم بن شاہ گکڑ بن شاہ لکھ بن شاہ عقیل بن شاہ زبیر معروف زمان علی۔ شاہ محمود کے دو فرزند شاہ شمس اور شاہ حسین تھے۔ شاہ شمس کے تین فرزند خیر محمد، محمد صالح و محمد ضیاء صاحب اولاد ہوئے۔ محمد ضیاء کی تیسری پشت میں مولوی محمد عباس ساکن جبری ممتاز عالم دین تھے۔ آپ کے دو فرزند بدیع الزمان و محمد خلیل تھے۔ بدیع الزمان کے فرزند محمد رفیق کے دو بیٹے لطیف و منیر ہیں۔ محمد خلیل کے فرزند صدیق کے دو بیٹے حنیف و شریف ہیں۔ اسی شاخ سے مولوی نجم الدین بلند پایہ عالم دین تھے۔ جن کے دو فرزند محمد ابراہیم و کیپٹن عظیم ہوئے۔ شاہ حسین کے فرزند عبدالوحید کولی تھے جن کے دو بیٹے مصطفیٰ کولی اور شاہ کولی گزرے ہیں۔ مصطفیٰ کولی کے تین فرزند قاضی گل محمد، قاضی مسکین اور قاضی صبغت اللہ تھے۔ صبغت اللہ ہولاڑ سہنسہ آباد ہوئے۔ قاضی گل محمد کے تین بیٹے شاہ مراد، غفور اور یار محمد صاحب اولاد ہوئے۔ یار محمد کے فرزند تقی محمد تھے جن کے دو بیٹے مولوی شمس الدین و مولوی محمد قاسم تھے ان دونوں کی اولاد بھیائی، کوٹلہ، گلوٹیاں سہنسہ میں آباد ہے۔ مولوی محمد قاسم کے پانچ بیٹوں بخش نبی، عبداللہ، حافظ حفیظ، محمد شریف و محمد مجید صاحب اولاد ہوئے۔ حافظ محمد حفیظ کے دو فرزند عبدالحلیم و حکیم عبدالکریم تھے۔ حکیم عبدالکریم ممتاز عالم دین گزرے

ہیں۔ آپ کے پوتے محمد سرور، عبدالحق، فضل الرحمان اور احمد حسین قاسم الحیدری مصنف شجرہ نسب قوم قریش بنو ہاشم ہیں۔ شاہ کولی کی چھٹی پشت میں مولوی حاجی غلام حیدر ممتاز عالم دین تھے۔ آپ کے تین فرزند رمضان علی، قاری محمود الحسن و عبدالمجید صاحب اولاد ہوئے۔ رمضان علی کے تین فرزند شوکت علی، لیاقت علی تحصیل قاضی پلندری، و امانت علی سیاہ، پھلیاں، پلندری میں آباد ہیں۔ شاہ کولی کے فرزند علی محمد کی ساتویں پشت میں مسعود اکبر معاون انڈسٹری سیکرٹریٹ، منظور حسین، محمود الحسن پسران سعید احمد ہیں۔ شاہ کولی کے چار فرزند نیک محمد، جان محمد، علی محمد و سلام کولی تھے۔ سلام کولی کے دو بیٹے ضمیر و منیر صاحب اولاد ہوئے ضمیر کے دو بیٹے فیض احمد و محمد فضل تھے۔ فیض احمد کے چار بیٹے محمد سلیم، حکیم، حفیظ و غلام محمد تھے۔ محمد سلیم کے پانچ بیٹے محمد فضل، فتح دین، غلام علی، سید محمد و فیض بخش تھے۔ سید محمد کھلول سے جنڈالی راولاکوٹ آباد ہوئے جن کے چھ فرزند سید حسین، کرم دین، نور دین، جعفر دین، روشن دین و شرف دین تھے۔ سید حسین کے دو بیٹے حافظ بدر الدین اور جمال دین تھے۔ بدرالدین کے فرزند عبدالمجید کے چار بیٹے جنت حسین، عاشق، مشتاق و شفقت ہوئے۔ جمال دین جنڈالی سے کھڑک آباد ہوئے۔ آپ کے تین فرزند محمد کریم، فضل کریم و محمد نذیر ہیں۔ نور دین کے پانچ بیٹے فیروز دین، غلام دین، شیر محمد، محمد افسر و محمد یوسف صاحب اولاد ہوئے۔ محمد افسر کے فرزند محمد یونس ہیں۔ محمد یوسف کے تین بیٹے محمد خالد، آفتاب اور مکھن ہیں یہ پڑاٹ میں آباد ہیں۔

کہوٹ، ہاشمی مظفرآباد، باغ و ایبٹ آباد:

تحقیق الاعوان ص 274 کے مطابق خواجہ احمد یسوی ؒ کی وفات 560ء میں ہوئی۔ ان کے چار نامور خلیفہ منصور 4 تا سعید اتا، سلیمان اتا، و حکیم اتا گزرے ہیں۔ اتا ترکی زبان میں باپ کو کہتے ہیں تاریخ اقوام کشمیر جلد اول ص 178 پر خواجہ احمد یسوی کا نسب نامہ یوں درج ہے۔ "خواجہ احمد بن ابراہیم شیخ بن محمد شیخ بن محمود شیخ بن افتخار شیخ بن عمر شیخ بن عثمان شیخ بن قس شیخ بن اسماعیل شیخ بن موسیٰ شیخ بن یونس شیخ بن ہارون شیخ بن اسحاق بن عبدالرحمان بن عبدالجبار بن عبدالفتاح امام محمد بن الحنفیہ، زاد الاعوان ص 64 پر محمد حنفیہ بن حضرت علی کے فرزند عبدالسنان و عبدالفتاح لکھے ہیں۔ عبدالفتاح کی اولاد سے خواجہ احمد گیسو دراز پیر و مرشد اہل ترک شاہ ولایت ترکستان ہیں۔ کتاب اعوان اور اعوان گوتیں کے ص 18 پر چودہ تاریخی کتب کے حوالہ سے محمد الاکبر (محمد حنفیہ) بن حضرت علیؓ کی چوتھی پشت میں عبدالسنان بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد بن حنفیہ درج ہیں۔ اس لیے درست شجرہ نسب عبدالفتاح برادر عبدالسنان بن عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن

محمد بن حنفیہ ہوگا۔تاریخ اقوام کشمیر کے مطابق عبدالفتاح کی پندرہویں پشت میں خواجہ احمد یسویؒ تھے۔ان کی نویں پشت میں کہوٹ خان نے پنڈی کہوٹاں آباد کیاان کی اولاد نے کہوٹ قریشی کہلایا۔انساب القبائل اکبریا جلداول ص555 کے مطابق کہوٹ خان کی پندرہویں پشت میں اجمیر خان تھے۔اس قبیلہ یکجدی ضلع شاہ پور، جہلم اور پشاور وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔اس خاندان کے پاس جوشجرہ نسب دستیاب ہے اس کے مطابق اجمیر خان تا خواجہ احمد یسوی اس طرح درج ہے۔اجمیر خان بن کندر خان بن جوگی خان بن سہگر خان بن روپ خان بن لکھن خان بن تہرا کو خان بن جالب خان بن بن جمئی خان بن سردار دھوناں خان بن اتن خان بن اجی خان بن واحدق خان بن لٹھہ خان بن سہگر خان بن کہوٹ خان بن سید نواب علی بن سید شیر مردان بن سید برہان بن سید کریم بن سید عظمت بن سید محمد بن سید ولی بن محمد سید عطا بن خواجہ سید احمد یسویؒ۔اجمیر خان کے پوتے قاضی محمد شفیع بن امیر ممریز کے تین فرزند حافظ شیر محمد، مولوی پناہ و مولوی محمد صلاح تھے۔حافظ شیر محمد کی اولاد موضع گمانواں داخل نواں شہر ایبٹ آباد میں موجود ہے۔ان میں قاضی مسعود الرحمان و قاضی محبوب الرحمان قابل ذکر ہیں۔مولوی محمد پناہ کے تین بیٹے میاں عبداللہ، میاں بوڈا و میاں بوڑا تھے۔میاں بوڈا کے پانچ فرزند حاجی احمد لاولد، قاضی محمد حسین، شاہ زمان، فقیر اللہ لاولد و برکت اللہ (اولاد گھوڑا گلی) تھے میاں قاضی محمد حسین کے پانچ بیٹے غلام رسول، میاں ابراہیم، عزیز الدین لاولد عطا محمد و میاں ولی احمد تھے۔میاں ولی احمد کے فرزند محمد امین، مولوی محمد رفیق شیخ الحدیث لاولد، مولوی الطاف الرحمان و مولوی عرفان ہوئے۔مولوی الطاف الرحمان کے تین فرزند اشفاق ہاشمی PPO وزیر اعظم سیکرٹریٹ، ارشاد ہاشمی و مشتاق ہاشمی ہیں۔میاں ابراہیم کے دو بیٹے عبد الرحیم و عبدالکریم تھے۔عبدالرحیم کے تین بیٹے عبداللطیف، عبدالحمید و شبیر احمد ہوئے۔عبدالکریم کے تین فرزند محمد نذیر، عبدالرشید و محمد سعید ہیں۔شاہ زمان کے پانچ بیٹے مولوی سید احمد، سید رسول لاولد قاضی امیر احمد، میاں میر عالم و میاں سید عالم ہوئے۔مولوی سید احمد کے دو بیٹے محمد یوسف و محمد اشرف ہیں۔قاضی امیر احمد کے تین فرزند محمد سعید، مسعود و عثمان ہیں۔میر عالم کے عبداللطیف و اکبر دین ہیں۔میاں سید عالم کے عبدالرشید ہیں۔اسی شاخ سے مولوی نور حسین تھے جن کے دو فرزند میاں ولی و عبدالنبی تھے۔عبدالنبی کے فرزند محمد فاضل ہوئے۔جن کے دو بیٹے محمد نذیر و محمد سلیمان ہوئے۔میاں بوڑا کی قبر کوہی کوٹ میں ہے ان کے فرزند شیر ولی کی قبر بیسر میں ہے ان کے تین فرزند میاں عبدالنبی، میاں محمد جی و میاں محمد احسن تھے میاں محمد جی کے تین بیٹے میاں فضل عالم، مولوی محمد اسماعیل و قطب الدین تھے۔قطب الدین کے فرزند عبدالشکور ہوئے مولوی محمد اسماعیل کے تین فرزند محمد

اسرائیل، عبدالقیوم و مولوی عبدالرشید ہوئے مولوی عبدالرشید کے پانچ فرزند محمد طاہر ہاشمی، عبدالماجد، حماد الرشید، یاسر ہاشمی ایڈووکیٹ و پرنسپل العمرا ایجوکیشنل اکیڈمی چھتر و سعد رشید ہیں محمد طاہر کے فرزند احمد ہیں حماد الرشید کے فرزند محمد ہیں میاں محمد حسن کے چار فرزند عبدالعزیز، عبدالمجید، علی اکبر دین و محمد صغیر ہیں۔مولوی محمد صلاح کے چار فرزند میاں محمد عظیم، میاں محمد نعیم لاولد، میاں تاج محمد و حافظ محمد تھے۔میاں محمد عظیم کے دو فرزند محمد قاسم لاولد و قاضی محمد اسماعیل تھے۔قاضی محمد اسماعیل کے دو بیٹے مولوی عبدالرحمان و مولوی احمد نور اخونزادہ تھے۔مولوی عبد الرحمان کے آٹھ بیٹے مولوی غلام ربانی لاولد، میاں غلام جیلانی، میاں محمد ایوب، میاں عزیز الرحمان، قاضی غلام یحیٰی، میاں خلیل الرحمان، حافظ عبدالرؤف و میاں غلام سرور لاولد ہوئے۔میاں غلام جیلانی کے فرزند غلام مصطفیٰ ہیں میاں محمد ایوب کے سات بیٹے عبدالحی، احسان الٰہی، مولوی محمد انور، عبدالغفار لاولد، محمد سعید، محمد رشید و محمد نصیر ہیں۔عبدالحی کے چار بیٹے عبدالحق، ظفر الحق، محمد زاہد و محمد اقبال ہیں۔احسان الٰہی کے چھ بیٹے انعام الحق، محمد جاوید، فیصل، شاہد، بلال و عادل ہیں۔محمد سعید کے چار بیٹے ثاقب، واجد، سفیان و احمد ہیں۔محمد رشید کے چار فرزند منصور، عاطف، حذیفہ و حامد ہیں۔محمد نصیر کے دو بیٹے ظہیر و منیر ہیں۔میاں عزیز الرحمان کے پانچ فرزند حبیب الرحمان، عبداللطیف، مقبول الرحمان لاولد حافظ و قاری محمد اسحاق و محمد ریاض ہیں۔عبداللطیف کے چار بیٹے حنیف، ظریف، وقار و عطاء الحق ہیں۔محمد اسحاق کے چھ بیٹے عامر، باسط، اظہر، عمر، عمیر و متین ہیں۔قاضی غلام یحیٰی کے محمد عثمان و محمد عیاض ہیں۔محمد عثمان کے پانچ بیٹے سجاد، جنید، ابرار، وقاص و انظر ہیں۔عیاض کے پانچ فرزند شعیب، اعجاز، حمزہ، ظہیر و سمیع ہیں۔میاں خلیل الرحمان کے فرزند عتیق الرحمان ہوئے جن کے چار بیٹے طیب الرحمان، مولوی ظہور احمد، نجیب و انیس ہیں۔حافظ عبدالرؤف کے تین بیٹے محمد فضیل ہاشمی، ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی و فضل حق ہیں۔پروفیسر محمد فضیل ہاشمی پوسٹ گریجویٹ کالج مظفر آباد سے بعہدہ پروفیسر ریٹائرڈ ہوئے۔ممتاز عالم دین و خطیب جامع مسجد بلال لوئر چھتر ہیں۔ان کے چار فرزند علی، حسن، محسن و احسن ہیں۔حسن ہاشمی کمپیوٹر چھتر کے مالک ہیں۔اس کتاب کی کمپوزنگ انہوں نے ہی کی ہے۔ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی بھی ممتاز عالم دین اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی شعبہ علوم اسلامیہ و عربی میں فرائض انجام دے چکے ہیں۔ان کے دو فرزند اسامہ و انس ہیں۔قاری فضل الحق لیکچرر ہیں ان کے چار بیٹے زید، عطاءاللہ، عروہ و ابراہیم ہیں۔حافظ محمد کے فرزند قاضی محمد سعید تھے ان کے فرزند حافظ شیر محمد تھے۔ان کی اولاد چڑالہ میں آباد ہے ان کے تین بیٹے میاں محمد فضل، میاں رکن عالم و میاں غلام رسول تھے۔میاں محمد فضل کے پانچ بیٹے مولوی نور احمد، میاں بدر الزمان، میاں فضل احمد،

میاں امیر لاولد ومیاں عبدالکریم تھے۔ مولوی نور احمد کے فرزند فیض الرسول ہوئے جن کے چار بیٹے حافظ وقاری جاوید اقبال، اکرام الحق، شمس الحق واسرار الحق ہیں۔ میاں غلام رسول کے پانچ بیٹے ابراہیم لاولد، اسماعیل لاولد، قاضی عبداللہ، قاضی فیض طلب وقاضی فیض عالم ہوئے۔ قاضی فیض طلب کے تین بیٹے مولوی عبداللطیف، محمد اسحاق وعبدالرزاق ہیں۔ مولوی لطیف کے فرزند حافظ ظہور احمد واشفاق ہیں۔ فیض علام کے فرزند محمد صالح ہیں میاں تاج محمد کے فرزند میاں عباالوہاب ولی اللہ گزرے ہیں ان کے فرزند مولوی حبیب اللہ تھے ان کے چار فرزند میاں فقیر اللہ، میاں محمد شریف، سید شریف ومیاں عطا محمد ہوئے میاں محمد شریف کے فرزند محمد سعید ہیں عطا محمد کے فرزند نذیر حسین ہیں۔

علوی، ھاشمی وقریشی لیپہ، آلڑہ مظفر آباد و بھمبر وغیرہ:

اس خاندان کے دستیاب شجرہ ہائے احمد حسین قاسم الحیدری مکتبہ حیدریہ سنسہ بازار ضلع کوٹلی، عبدالقیوم قریشی لیپہ وحبیب الرحمان قریشی ساکنہ آلڑہ مظفر آباد کے مطابق لیپہ، الڑہ، بوئی، بھمبر، میر پور اور راولپنڈی وغیرہ میں آباد یہ علوی خاندان عون بن محمد کی اولاد سے ہے تاریخ علوی ص 370 کے مطابق" حضرت علیؓ کی چوتھی پشت میں عون عرف سکندر بن محمد عرف زبیر بن علی بن محمد الاکبر (محمد حنفیہ) گزرے ہیں۔ عون کی پانچویں پشت میں شیخ سہام بن سعد الدین بن محمد بن بہاؤالدین بن عجائب معروف گزرے ہیں۔ ان کی سترہویں پشت میں میاں نہال (بنال) محمد ومیاں بلاول (بلال) پسران الملک بن دل محمد (دلاور) بن شجاع (بجن) بن کمال بن فیروز بن حسان (احمد) بن جنید (منان) بن شعان (سبحان) بن سائر بن عطار بن طاہر بن عمادالدین فضیل بن عبدالرحمان بن یحیٰ بن تاج الدین تھے۔ بنال (نہاد) محمد بن عبدالملک کے فرزند میاں محمد یعقوب تھے جن کے دو فرزند شیخ محمود اور میاں شیخ احمد ہوئے شیخ محمود کے سات بیٹے عبدالباقی، شیخ عماد، شیخ منور، سیف الدین، زین الدین، علم دین وسعود اللہ تھے۔ عبدالباقی کی چوتھی پشت میں میاں درویش بن میاں فاضل بن میاں مراد بن میاں عنائت اللہ قابل ذکر گزرے ہیں۔ میاں درویش کے دو فرزند میاں عزیز اللہ ومیاں حفیظ اللہ تھے۔ میاں عزیز اللہ کی اولاد دوپٹہ، پھگون، جھند گراں، اعوان پٹی، بطلیاں وتکیہ باندی میں آباد ہے ان کے فرزند محمد مقصود کے تین بیٹے فتح نور، نجیب اللہ وحبیب اللہ ہوئے۔ میاں حفیظ اللہ کے چھ فرزند میاں شیر علی، میاں محمد ولی، میاں رستم علی، میاں حسن علی المعروف ہاشم علی، غلام حسن ولشکر علی تھے۔ میاں شیر علی کی اولاد نوشہرہ میں آباد ہے ان کے تین فرزند فضل دین، نظام دین اور ولی احمد تھے فضل دین کے فرزند میر عالم

تھے ان کے فرزند محمد حنیف کے تین بیٹے ہوئے۔ نظام دین کے چار فرزند محمد ایوب، عبدالغنی، عبدالرحیم وعبدالکریم ہوئے عبدالغنی کے دو بیٹے مولوی محمد اسماعیل اور ڈورا ہوئے عبدالرحیم کے فرزند محمد رفیق ہوئے میاں ولی احمد کے تین فرزند محمد یوسف پٹواری، محمد یونس ومحمد خورشید ہیں۔ میاں ولی کے فرزند بہادر علی ہوے۔

میاں حسن علی المعروف ہاشم علی گھاسلہ وادی لیپہ میں آباد ہوئے ان کے فرزند میاں فقیر احمد تھے ان کے چار بیٹے مولوی محمد عالم آزاد، محمد قاسم، عبدالطیف وغلام حسین ہوئے۔ مولوی محمد عالم آزاد 1919ء گھاسلہ وادی لیپہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں سے حاصل کی تین سال حویلیاں ھزارہ میں گزارنے کے بعد تیرہ برس تک دیوبند سے تفسیر، فقہ، حدیث وتاریخ عالم میں عبور حاصل کیا عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی پر عبور تھا شعلہ بیاں مقرر تھے درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تحریک پاکستان مین بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس کی پاداش میں دہلی میں اُن کے قتل یا گرفتاری کے لیے بھاری انعام مقرر تھا مال واسباب چھوڑ کر ننگے پاؤں پیدل قافلوں کے ہمراہ لاہور پہنچے ان کی مخلصانہ کاوشوں کے صلہ میں وزیر اعظم لیاقت علی خان نے تعریفی سند وپندرہ سو روپے نقد انعام دیا 1951ء میں مڈل سکول نوکوٹ مین بطور عربی معلم تعینات ہوئے ساتھ ہی پنجاب پولیس کی طرف سے وادی لیپہ میں بطور INTELLIEGENCE OFFICER کی زمہ داریاں بھی سونپی گئیں آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی تنظیم سازی میں کلیدی کردار ادا کیا مجاہد اوّل سردار محمد عبدالقیوم خان کے دست راست ومشیر خاص تھے۔ مولانا مرحوم نے تعلیمی معیار بلند کرنے کے لیے وادی لیپہ میں ایک "تعلیمی بورڈ" تشکیل دیا جس میں نامور علماء وفضلاء کے علاوہ علاقے کی نامور شخصیات کوشامل کیا گیا۔ جس کے بانی صدر مولانا محمد عالم آزاد تھے مولانا عزیز الرحمان نائب صدر، سیّد مظفر حسین شاہ جنرل سیکرٹری، صوفی عزیز الرحمان اعوان خازن کے علاوہ سیّد عبدالرحمان شاہ سجادہ نشین بنہ مولہ، سردار یاقوت عباسی، مولانا محمد حسین عباسی، مولانا رحمت اللہ، مولانا محمد سعید خان، مولانا محمد اسماعیل، مولوی عبدالقدوس قریشی، نمبردار محمد حنیف خان اعوان، نمبردار رحمن میر، سردار عبداللہ خان نمبردار، محمد ملک نوکوٹ، نمبردار انور ملک کیسر کوٹ وغلام محمد اعوان نمبردار لیپہ وغیرہ اس بورڈ کے ممبر تھے اس تعلیمی بورڈ نے مولانا کی سرپرستی میں نمایاں ترقی کی علم وعمل کا یہ پیکر مختصر علالت کے بعد 16 دسمبر 1958ء اس جہاں فانی سے کوچ کر گیا اپنے گاؤں گھاسلہ میں مدفون ہوئے ان کی وفات کے بعد "تعلیمی بورڈ"، موجودہ نام "تعلیمی کونسل وادی لیپہ"، کو آگے بڑھانے میں جن شخصات کے نام قابل زکر ہین ان مین راجہ محمد اکبر خان، راجہ لعل خان، فارسٹر ایوب خان اعوان، سیّد نزیر حسین شاہ سجادہ نشین، ڈاکٹر عبدالخالق

لون، پروفسر حافظ حبیب اللہ عباسی، ملک قلندر رینج آفیسر، عبدالرشید کرناہی ایڈووکیٹ، پروفسر ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر اور عبدالقیوم قریشی اسسٹنٹ ڈائریکٹر تعلیم ۔مولانا محمد عالم آزاد کے دو فرزند رشید احمد وعبدالقیوم قریشی ہیں ۔رشید احمد سیکرٹری یونین کونسل لیپہ تعینات ہیں ان کے چار فرزند سفیر احمد، ضمیر احمد، شیراز احمد وفراز احمد ہین ۔عبدالقیوم قریشی ،ایم اے بی ایڈ وایم فل (ریسرچ سکالر) محکمہ تعلیم میں بطور اسسٹیٹ ڈائریکٹر بی۔18 اپنی سروس کے 26 سال پورے کرنے کے بعد اپنی رضامندی سے ریٹائرمنٹ حاصل کرنے کے بعد اپنے والد کے نام پر" آزاد بک ڈپو،، بنک روڈ مظفرآباد پر کاروبار کر رہے ہیں وسیع پیانے پر ٹھیکے اور سپلائیوں کا کام کر رہے ہیں سرکاری اور عوامی حلقوں میں اچھا نام رکھتے ہیں انجمن تاجران بک سلرز مظفرآباد کے صدر ہیں آپ تقریباً تیرہ سال تعلیمی کونسل کے صدر رہے اور اس دوران وادی لیپہ کے جملہ تعمیر وترقی بالخصوص تعلیم کے عمل کو جان بخشی اور کونسل کو از سر نو فعال بنا کر اپنے والد کے مشن کو آگے بڑھایا آپ کا شمار مسلم کانفرنس کے ممتاز مرکزی رہنماؤں میں ہوتا ہے وزیر اعظم سردار عتیق احمد خان کے قریبی حلقوں مین شمار ہوتے ہیں آپ کے چار بیٹے ہیں منصور عالم گریجویشن کے بعد سعودی عرب میں کاروبار کرتے ہیں مرغوب عالم گریجویشن کے بعد ہائی سکول نوکوٹ میں ٹیکنیکل ٹیچر ہیں عمر عالم پاک ترک انٹرنشنل سکول اینڈ کالج اسلام آباد میں جماعت نہم میں زیر تعلیم ہیں اور کامران عالم مظفرآباد میں جماعت چہارم میں زیر تعلیم ہیں۔محمد قاسم کے دو بیٹے محمد اعظم اور ولی احمد ہیں محمد اعظم پولیس میں انسپکٹر SHO شاردہ تھانہ ہیں ان کے دو فرزند صغیر احمد ایم ایس سی لائبریری سائنس بالسری کالج مین لائبریرین ہیں اور اشتیاق احمد سعودی عرب میں کاروبر کرتے ہیں ولی احمد کے دو فرزند خالد پاک فوج میں اور اعجاز ہیں عبداللطیف کے تین بیٹے مقبول، انور دریاض ہیں مقبول سعودیہ میں کاروبار کرتے ہیں ان کے تین فرزند نعیم، فیصل وندیم ہیں۔

آلڑہ مظفرآباد:

سعد اللہ بن محمود کے چار فرزند صالح محمد' گل محمد' عبدالرزاق ومیاں برخوردار تھے۔صالح محمد کے دو فرزند میاں کامل بیگ ومیاں صادق تھے۔ ان کی اولاد ہندوستان میں میاں شیخ احمد ولد محمد یعقوب کی چوتھی پشت میں میاں سیف اللہ، حبیب اللہ، فیض اللہ، اکرم، مستجاب ومیاں کامیاب پسران عبدالوھاب بن نیک محمد بن کریم دین گزرے ہیں۔میاں سیف اللہ کے فرزند تاج محمود تھے جن کے چھ بیٹے حافظ عبدالغفور، محمد سعید، محمد د، خیر محمد، عبداللہ ومیر احمد تھے حافظ عبدالغفور کے دو فرزند میاں نور حسین ومیاں مرید حسین صاحب اولاد ہوئے

میاں نور حسین کے چار بیٹے محمد یوسف لاولد، میاں محمد حسین، غلام رسول وغلام جی تھے میاں محمد حسین کے پانچ فرزند میاں عبداللہ، عبدالمجید، فضل دین، غلام احمد وفقیر احمد تھے میاں عبداللہ کے دو بیٹے محمد جی وصادق ہوئے عبدالمجید کے دو فرزند محمد شفیع ومحمد حسن ہوئے فضل دین کے حیدر زمان ہوئے جن کے چار فرزند شیر زمان، حبیب الرحمان، شفیق الرحمان، وعتیق الرحمان ہیں۔حبیب الرحمان قریشی، ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم آزاد کشمیر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں انہوں نے ہی اس خاندان کے شجرہ نسب کی باقاعدہ طباعت کروائی آلڑہ مظفرآباد میں سکونت پزیر ہیں۔

بیول راولپنڈی وپنجڑی بھمبر وغیرہ:

میاں بلاول کے فرزند میاں محمد اسماعیل تھے جن کے فرزند علی محمد ہوئے ان کے تین بیٹے علم دین، رکن دین وقطب دین تھے علم دین کے دو فرزند بایزید ودیوان عبدالباقی تھے بایزید کی اولاد پنڈ بیلسو وگھوٹی، تحصیل کہوٹہ راولپنڈی میں آباد ہے دیوان عبدالباقی کی اولاد بیول نیلی کٹھاڑ بہاری ڈوڈیال وپنجڑی بھمبر وغیرہ میں آباد ہے دیوان عبدالباقی کے چھ فرزند ہوئے عنایت اللہ کی آٹھویں پشت میں محمد الطاف ہاشمی بن مظہر حسین بن فضل احمد بن غلام علی بن غلام محی الدین بن محمد عطا بن محمد ایاز بن عبدالہادی موضع بیول ڈھوک دہیڑہ میں آبادہ ہیں ان کے فرزند عظیم الطاف ہیں رکن دین کے دو بیٹے نظام الدین وکمال دین تھے۔نظام الدین کی اولاد دوارا ندی ہجیرہ میں بتائی جاتی ہے کمال دین کی اولاد دکھناڑ ڈوڈیال میر پور میں آباد ہے۔دیوان عبدالباقی کی پانچویں پشت میں نور حسین تھے جن کے تین بیٹوں ستار بخش، وہاب بخش وعلم دین کی اولاد ہوئی۔ستار بخش کی اولاد سے آزاد حسین، ولد اصغر حسین وہاب بخش کی اولاد سے شہباز ولد طالب حسین۔اختر واظہر حسین پسران طاہر حسین۔علم دین کی اولاد سے احسان احمد، غلام سرور، فضل کریم، شیر، نثار وغلام مصطفیٰ پسران عبدالحق بھمبر میں آباد ہیں۔

علوی ہاشمی قریشی کردلہ مظفرآباد:

حضرت عمر الاطرف بن حضرت علیؓ کا زکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے ان کی پانچویں پشت میں عبداللہ بخری تھے ان کی پچسیویں پشت میں میاں محمد صابر بن شاہ نور بن سعد اللہ بن عثمان بن سلطان جمالدین بن سلطان احمد بن شاہ سلطان قطب الدین بن شاہ سلطان داؤد بن شاہ سلطان تقی بن شاہ سلطان بہو بن شاہ سلطان عبدالستار بن شاہ سلطان علاؤالدین بن شاہ سلطان موجدین شاہ سلطان نورانی بن شاہ سلطان

بہاؤالدین مصری بن شاہ سلطان قطب الدین بن ابوالمنصور بن عبدالمجید بن عبدالوہاب بن شجاع الدین بن قطب الرومی بن شاہ سلطان عباس ملتانی بن ابوسعید بن عبداللہ مصری بن علاؤالدین بن شاہ سلطان احمد گزرے ہیں۔میاں محمد صابر سید احمد شہید بریلوی کے لشکر کے ساتھ ملتان سے ہزارہ آئے شاہ اسمٰعیل شہید نے انہیں سلطان مظفر خان کے ساتھ امداد کے لیے بھیجا اور بیلہ نور شاہ مظفر آباد کے مقام پر سکھوں کے ہاتھوں شہید ہوئے آپ کے جسم مبارک کے ٹکڑوں سے اللہ ہُو اللہ ہُو کی آوازیں آرہی تھیں آپ کی زیارت بیلہ نور شاہ میں ہے آپ کی شہادت کے بعد آپ کی اولاد کردلہ میں آباد ہوئی میاں محمد صابر کی ساتویں پشت میں میاں عبدالحمید، عبدالمتین وعبدالخالق پسران میاں ہدایت اللہ بن ضیاء الدین بن محمد شفیع بن محمد رفیق بن عبدالغفور بن میاں محمد حسین ہوئے۔میاں عبدالحمید کے پانچ فرزند غلام محی الدین، غلام حسین قریشی، خادم حسین، طالب حسین ومحبوب حسین ہیں غلام محی الدین کے تین بیٹے غلام مصطفیٰ غلام رسول وعاقب علی ہیں غلام حسین قریشی سکشن آفیسر سردسز قابل زکر ہین ان کے چار فرزند صادق حسین، شاہد حسین، زاہد حسین ومحمد فرحت علی (درویش شہید زلزلہ) ہوئے۔خادم حسین کے فرزند طاہر علی ہیں طالب حسین کے بیٹے دانش ہیں عبدالمتین کے فرزند نصیرالدین ہوئے جن کے تین فرزند شکیل، بابر علی وسعد ہیں عبدالخالق کے پانچ فرزند غفور، صبور، مبارک، عزیز ولطیف ہیں۔

عباسی باغ وراولاکوٹ:

حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد عباسی کہلاتی ہے حضرت عباسؓ کے فرزند عبداللہ بن عباس مشہور ومعروف محدث حدیث ومفسر قرآن گزرے ہیں آپؓ سے بے شمار حدیثیں روایت کی گئی ہیں آپؓ ابن عباس کے نام سے بھی مشہور تھے۔تاریخ اسلام کے صفحہ 327 پر صاجزادہ عبدالرسول رقمطراز ہیں ''بنو ہاشم کی دو شاخیں زیادہ اہم تھیں ایک حضرت علیؓ کی اولاد یعنی علوی اور دوسری آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد یعنی عباسی۔ابتداء میں بنوعباس کی اہمیت کچھ زیادہ نہ تھی چنانچہ عبداللہ بن عباسؓ کے بعد ان کی اولاد جنوبی فلسطین کے ایک گاؤں حمیمہ میں آباد ہوگئی اور سیاست سے کنارہ کش ہوکر گمنامی کی زندگی بسر کرنے لگی علویوں میں خلافت کے اصل دعویدار حضرت علیؓ کی فاطمی اولاد یعنی اہل بیت تھے لیکن وہ واقعہ کربلا کے بعد اس قدر شکستہ دل ہوگئے کہ امام زین العابدینؒ اور آپ کی اولاد نے میدان سیاست میں قدم رکھنا پسند نہ کیا اس پر شیعان علی کے ایک جذباتی طبقہ نے حضرت علی کے غیر فاطمی لڑکے حضرت محمد حنفیہؒ (جد اعلیٰ علوی اعوان) کی طرف رجوع کیا اور ان کو امام تسلیم کرکے ان کی قیادت میں بنوامیہ کے خلاف خفیہ کوششیں جاری رکھیں'' محمد حنفیہؒ کی وفات کے بعد ان کے

لڑکے ابو ہاشم عبداللہ نے بھی بنوامیہ کے خلاف خفیہ دعوت کا کام جاری رکھا ابو ہاشم عبداللہ نے شہادت سے قبل محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ کو منصب خلافت پر فائز کرکے اپنا جانشین مقرر کیا اسطرح تحریک کی قیادت علویوں سے بنوعباس کے ہاتھ میں آگئی علویوں کے تعاون سے 132ھ میں بنوامیہ کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور محمد بن علی کے فرزند ابوالعباس عبداللہ سفاح خلافت بنوعباس کے پہلے خلیفہ ہوئے سفاح نے کئی علوی داعیوں کو قتل کروادیا تھا سفاح کے بعد منصور خلیفہ ہوا اس نے بھی علویوں کے خلاف سخت کاروائی کی ان کی تمام املاک ضبط کرلی گئیں علویوں کی حمایت کے جرم میں امام ابوحنیفہ کو قید میں ڈال دیا گیا اور امام مالک کو کوڑے لگوائے گئے۔خلافت بنو عباس تقریباً پانچ سو سال سے زیادہ عرصہ قائم رہی مستعصم باللہ خاندان عباسیہ کا آخری تاجدار تھا 656ھ میں ہلاکو خان نے خلیفہ کو قتل کردیا اور بغداد کو تباہ کرکے خلافت عباسیہ کا خاتمہ کردیا۔عبداللہ سفاح بانی خلیفہ خلافت بنو عباس کے دو فرزند محمد اور سعید تھے انساب القبائل اکبریا جلد دوم ص 15 کے مطابق سعید کی آٹھویں پشت میں ضراب خان بن طائف خان بن ابوالعباس بن المرفق بن ابوالفضل بن ابواسحاق بن ہارون الرشید عرف عادل بن محمد عبداللہ عرف تاخت تھے۔ضراب خان سہدیو کے بیٹے عون کے دور حکومت میں کشمیر وارد ہوئے آپ کے فرزند اکبر گاہی تھے جن کے بارہ فرزند کھوندر خان، تنولی خان، چھچھ کنال، سالال، آگر خان، کول، حاکم خان، سراڑہ، ہنس خان، موسم خان، دلہوس خان وبارہ ہزاریہ تھے کھوندر خان کی چھٹی پشت میں شاہولی خان عرف ڈھونڈ خان بن راہب خان بن دلیل خان بن نکوندر رائے خان بن کوند خان بن کلورائے مشہور ومعروف گزرے ہیں۔تاریخ ہزارہ ص 359 کے مطابق ,,ڈھونڈ اس علاقہ کے قدیمی باشندگان ہیں وہ اپنے آپ کو قریش اور حضرت عباسؓ کی اولاد سے بیان کرتے ہیں۔ان کا مورث اعلیٰ تاخت خان امیر تیمور کے ساتھ آیا اور دہلی میں سکونت اختیار کی۔اسکی اولاد سے ضراب خان شاہجہان کے وقت کہوٹہ چلا گیا اور جدوال، ڈھونڈ، سراڑہ اور تنولی اس کی اولاد سے بیان کیے جاتے ہیں۔علاقہ ڈھونڈ میں اسلام ان کی وجہ سے پھیلا اور ان ہی کی وجہ سے اس قوم کا انتساب عباسی ہوا،، تاریخ اقوام پونچھ ص 377 کے مطابق ''کھوندر کی چھٹی پشت مین ڈھونڈ خاں ایک نامور شخص پیدا ہوتا ہے جس کی اولاد وذریات اس وقت پونچھ کی تحصیل باغ اور راولپنڈی کے علاقہ مری اور ضلع ہزارہ کے کئی دیہات میں پھیلی ہوئی ہے اور خوب آباد اور فارغ البال ہے'' انساب القبائل اکبریا جلد دوئم صفحہ 16 کے مطابق ڈھونڈ خان کا اصل نام شاہولی خان تھا اور شاہ ولی کے بھائی بھاگ خان تھے جن کی اولاد کھرل عباسیاں، گڑہی دوپٹہ، کھنتل، سوہاوہ، کہوٹہ، بھونٹ بھائیاں، چکوٹھی وغیرہ میں آباد ہے ڈھونڈ خان کی پانچویں

پشت میں چمن عرف چملا خان، پمی خان، بھادر تھ خان، ٹوٹا خان وڈھپہ خان پسران ڈمٹ خان بن میر خان بن گلاب خان بن جس خان گزرے ہیں۔ چملا خان کی اولاد پھل ہوتر، کھن بانڈی و پھل گراں وغیرہ میں آباد ہے۔ بھادر تھ خان کی اولاد شاہ کنجا شالا دجیاں موہریاں تحصیل اوڑی میں آباد ہے۔ڈھپہ خان کی اولاد کائیاں بانڈی، میاڑی، نکوٹ، بیر گراں وغیرہ میں آباد ہے۔ پمی خان کے دو فرزند چگا خان و بھاگت خان تھے۔ بھاگت خان کی اولاد کلس، ڈہک، مواخرہ ضلع باغ دمری، دناہ، گھوڑا گلی، سائیں زند کوٹ، پھپھڑ یل وغیرہ میں آباد ہے۔ چگا خان کے پوتے ملک قاسم خان المعروف چند خان وملک عبدالرحمان عرف رتن خان پسران ملک تو لک خان قابل ذکر گزرے ہیں ان دونوں کے مزار چمن کوٹ میں ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 379 کے مطابق "چند خان کے تین بیٹے تھے۔ جاگو خان، ادہد خان وکلچند رخان۔ جاگو خان کی اولاد چیڑالہ، ناڑا کوٹ ،ہولدھار، بیسر، کھنتل، ریالہ، کلس، سوہادہ شریف وغیرہ کئی گاؤں میں آباد ہے"۔ انساب القبائل اکبریا جلد اول کے مطابق ادہد خان کی بارہویں پشت میں عبداللہ خان بن طوطا خان بن بھرحو خان بن مولانا خان بن نور خان بن ہاشم خان بن صاحب دین بن آدم خان بن جاخان بن ہما خان بن شیخ خان بن راجو خان تھے۔ ان کے فرزند مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان وسردار عبدالغفار خان ہیں۔ تحریک جہاد آزادی کشمیر کے عظیم رہنما مجاہد اول سردار محمد عبدالقیوم خان کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ کئی بار آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم رہ چکے ہیں، مسلم کانفرنس کے سپریم ہیڈ ہیں، تحریک آزادی کشمیر میں آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا آپ کے تین فرزند سردار خلیق احمد، سردار عتیق احمد وسردار اسرار احمد ہوئے۔ سردار عتیق احمد خان صدر آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس اور وزیر اعظم آزاد کشمیر قابل ذکر شخصیت ہیں آپ کے فرزند سردار عثمان عتیق بھی ممتاز سیاسی وسماجی رہنماء ہیں۔ چند خان کے بھائی رتن خان کی بارہویں پشت میں لالہ خان بن جھنڈا خان بن سہراب خان بن شیرو خان بن گودو خان بن لگوا خان بن پیر ملک سورج بن ملک میر بن کماں خان بن ملک سلطان بن پنجا خان بن بجھ خان گزرے ہیں جن کے دو فرزند شرفو خان وڈوڈا خان تھے۔ ڈوڈا خان کی اولاد تراڑ راولاکوٹ وخریولہ میں آباد ہے ان کی اولاد سے دین محمد، جمعو خان، محبوب خان، لطیف، خالق وحلیم پسران اللہ دتا، فقیر محمد ولد غریب علی قابل ذکر ہیں۔ شرفو خان کے فرزند غلام علی کی اولاد بھی خریولہ باغ میں آبادہ غلام علی کے فرزند نواب علی تھے جن کے تین بیٹے کیپٹن شاہمیر خان، لعل دین ومحمد عزیز خان ہوئے لعل دین کے فرزند شبیر حسین ہیں محمد عزیز کے چار فرزند محمد نذیر، محمد کبیر، صغیر ومحمد سعید ہیں کیپٹن شاہمیر خان کے فرزند امیر عارف عباسی ایم اے، ایل ایل بی، ڈائریکٹر کمپیوٹر

سیکشن کشمیر لبریشن سیل تھے آپ کے چار بیٹے ڈاکٹر جاوید اقبال، ظفر اقبال، مسعود اقبال ایم ایس سی، بی ایڈ لیکچرر نیلم سپیشل ایجوکیشن وطاہر اقبال ہیں۔

چند خان کے فرزند جاگو خان کی اولاد سوہادہ شریف میں آباد ہے۔ جاگو خان کے پوتے لاہا خان معروف گزرے ہیں۔ لاہا خان کی پانچویں پشت میں معصم خان، حسن خان وعلی شیر خان تھے۔ معصم خان کی پانچویں پشت میں روشن علی خان تھے جن کے دو فرزند شیر باز خان ومٹھو خان تھے۔ شیر باز خان کے پوتے جاگیردار نمبردار سردار احمد خان سوہادہ شریف کی قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ جن کی اولاد سے ظفر اقبال خان ریٹائرڈ معلم، خالد اقبال، ظہور احمد، پروفیسر یاسر عرفات پسران محمد شریف، محمد اشرف ولد سلطان محمد، عبدل خان ومحمد افضل پسران خان محمد، عبدالحمید ولد محمد خان قابل ذکر بتائے جاتے ہیں۔ مٹھو کے دو بیٹے محسن علی خان وفقیر خان تھے۔ محسن علی خان کی تیسری پشت میں شریف خان ولد بلور خان ولد بابو خان بر منگ ڈھنی میں آباد ہیں۔ حسن خان کی پانچویں پشت میں متولی خان گزرے ہیں جن کے فرزند صبدل خان تھے ان کے پانچ بیٹے دادن خان، علی افسر، فروز خان، فوجدار وحاجی دلدار خان ہوئے۔ دادن خان کے تین فرزند صوبیدار محمد رشید خان، محمد فرید خان وحوالدار محمد سفیر خان دکاندار سوہادہ ہیں۔ محمد سفیر خان کے چار بیٹے صیاد خان، حافظ ممتاز خان، محمد شریم خان ومہتاب خان ہیں۔ حافظ ممتاز خان مرکزی جامع مسجد انوار مدینہ ومدرسہ تعلیم القرآن بیرموں سنگولہ میں امام ومعلم کے فرائض سرانجام دے چکے ہیں۔

شاہولی خان عرف ڈھونڈ خان کے بھائی بھاگ خان کی پندرہویں پشت میں کیور خان معروف شخصیت گزرے ہیں ان کے فرزند کلو خان تھے جن کی اولاد کھرل عباسیاں باغ میں آباد ہے۔ کلو خان کی آٹھویں پشت میں ڈورا خان تھے جن کے فرزند کالو خان، حیات خان وفقیر خان کی اولاد دبائی بھیکھ میں آباد ہے۔ چوتھے فرزند ناصر علی خان کے پوتے محمد اکرم، محمد اشرف، محمد حسین، نائب صوبیدار محمد بشیر ومحمد اسحاق پسران زبردست خان کھرل عباسیاں، میں آباد ہیں کالو خان کی تیسری پشت میں سرفراز احمد وذوالفراز احمد پسران محمد شفیع ولد سمندر علی ہیں۔ حیات خان کی تیسری پشت میں منظور خان ولد سائیں خان بن جاماں خان ہیں۔ فقیر خان کے فرزند منگی خان ہوئے جن کے دو بیٹے محمد حسین خان وغلام حسین ہوئے۔ محمد حسین خان کے تین فرزند محمد فاروق، محمد فاضل ومحمد طارق ہیں۔

چند خان کے فرزند کلچند رخان کی چھٹی پشت میں پکھو خان قابل ذکر گزرے ہیں۔ ان کی اولاد

بٹھارہ میں آباد ہے ان کی تیسری پشت میں سیدا خان معروف گزرے ہیں۔ان کی چھٹی پشت میں میر حیدر خان بن علی بہادر خان بن محمد اعظم خان بن بھوا خان بن اتو خان بن پھگو خان تھے۔میر حیدر خان کے دو بیٹے محمد کریم خان و اسمداد خان ہوئے۔محمد کریم خان کے چار فرزند شکیل احمد عباسی معاون اسمبلی، لفٹیننٹ کرنل زکیر احمد عباسی 21 ائر ڈیفنس، زبیر احمد ایم اے، تنویر احمد ایم اے، دو بیٹیاں ڈاکٹر رضوانہ پی۔ایچ۔ڈی اٹامک ریسورس مینجمنٹ لندن ورخسانہ ایم بی اے قابل ذکر ہیں۔شکیل احمد کے دو فرزند اویس اور وقاص اور دو بیٹیاں قرۃ العین و نور فاطمہ ہیں۔زکیر احمد کے فرزند شاہ میر ہیں۔کلچند رخان ہی کی اولاد سے ٹھلا خان کی اولاد چمن کوٹ میں آباد ہے۔ان کی ساتویں پشت میں گل روشن خان و محمد اقبال پسران گلداد خان ہوئے۔گل روشن خان کے دو بیٹے محمد نسیم خان و محمد ندیم ہیں۔

شاہ ولی عرف ڈھونڈ خان کی اولاد سے وزیر محمد کی اولاد چڑ کپورہ میں آباد ہے۔ان کے تین فرزند نیک محمد، دفتر محمد و جمال دین ہوئے۔نیک محمد کے فرزند محمد سائیں ہوئے۔دفتر محمد کے سات فرزند علی حیدر، غلام حیدر، سکندر حسین، محمد حسین، انور حسین، مبارک حسین پروفیسر و تبارک حسین ہیں۔جمال دین کے تین فرزند علی شاہ عباسی SST، محمد رحیم و محمد ریاض ہیں۔

تنولی عباسی ڈھکی پنڈی:

حضور ﷺ کیے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد عباسی کہلاتی ہے۔حضرت عباسؓ کے فرزند عبداللہ بن عباسؓ مشہور و معروف محدث حدیث و مفسر قرآن گزرے ہیں۔آپؓ سے بے شمار حدیثیں روایت کی گئی ہیں۔آپؓ ابن عباس کے نام سے بھی مشہور تھے۔تاریخ اسلام کے صفحہ 327 پر صاحبزادہ عبدالرسول رقمطراز ہیں ''بنو ہاشم کی دو شاخیں زیادہ اہم تھیں ایک حضرت علیؓ کی اولاد یعنی علوی اور دوسری آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد یعنی عباسی،، عبداللہ بن عباسؓ کے فرزند علی السجاد کنیت ابو محمد تھے ان کے بیٹے ابو محمد عرف عبداللہ کے فرزند عبداللہ سفاح بانی خلیفہ خلافت بنو عباس تھے ان کے دو فرزند محمد اور سعید تھے۔انساب القبائل اکبریا جلد دوم ص ۱۵ کے مطابق ,,سعید کی آٹھویں پشت میں ضراب خان بن طائف خان بن ابو العباس بن المرفق بن ابو الفضل بن ابو اسحاق بن ہارون الرشید عرف عادل بن محمد عبداللہ عرف تاخت تھے۔ضراب خان سہد یو کے بیٹے مون کے دور حکومت میں کشمیر وارد ہوئے۔آپ کے فرزند اکبر گاہی تھے جن کے بارہ فرزند کہوندر، موسم خان، ہنس خان، ہراڑہ، حاکم خان، کول،

خان، دلہوس خان و بارہ ہزار یہ تھے تنولی خان کی اولاد امب دربند اور تنولی میں آباد ہے،،۔تاریخ ہزارہ ص ۳۴۰ کے مطابق ,,قوم تناول کے دو قبیلے ہیں: ہندوال اور پلال۔جو ان کے جد امیر اعظم خان کے دو بیٹوں ہندو خان اور پال خان کی اولاد سے ہیں امیر اعظم خان تو خود سوات ہی میں کام آئے اس کے بعد ان دو بھائیوں ہی نے ہزارہ پر حملہ کر کے یہ علاقہ لے لیا جو تناول کے نام سے موسوم ہوا۔ان کا ایک جد امجد زبردوت خان المعروف بہ صوبہ خان (صوبیدار علاقہ ہونے کی وجہ سے) بڑا نامی گرامی گزرا ہے اس کے نام پر اس کی اولاد کے معززین صوبہ خانی کہلاتے ہیں۔تنولیوں کی سات بڑی شاخیں ہیں: ۱۔میرال ۲۔سیدال، ۳۔بنیال، ۴۔بکریال، ۵۔کرگوال، ۶۔نزی تال (مجی تال)، ۷۔بجوال۔،، اسی کتاب کے ص ۳۵۹ کے مطابق ,,ڈھونڈ اس علاقہ کے قدیمی باشندگان ہیں۔وہ اپنے آپ کو قریش اور حضرت عباسؓ کی اولاد سے بیان کرتے ہیں ان کا مورث اعلیٰ تاخت خان امیر تیمور کے ساتھ آیا اور دہلی میں سکونت اختیار کی۔اکی اولاد سے ضراب خان شاہجہان کے وقت کہوٹہ چلا گیا اور جدوال، ڈھونڈ ہراڑہ اور تنولی اس کی اولاد سے بیان کیے جاتے ہیں علاقہ ڈھونڈ میں اسلام ان کی وجہ سے پھیلا اور ان ہی کی وجہ سے اس قوم کا انتساب عباسی ہوا،،۔تناول خان المعروف تنولی خان کی اولاد امب دربند، ہٹیاں بالا اور کچھ ڈھکی پنڈی باغ میں آباد ہے۔تناول خان کھانا کھانے میں جلدی کرتے تھے اس لیے تناول مشہور ہوئے۔ان کی اولاد تنولی کہلاتی ہے۔تناول خان کی اولاد سے مہر خان امب دربند سے کھیروٹہ ہاڑی گہل اور بعد میں ڈھکی پنڈی میں آباد ہوئے ان کے دو فرزند زبردست خان اور حبیب خان تھے۔زبردست خان کے فرزند حسن علی خان گزرے ہیں۔ان کے فرزند فقیر خان تھے۔فقیر خان کے چار بیٹے علی محمد خان عرف درانی خان، فیروز خان، غازی محمد امیر و گل احمد ہوئے۔درانی خان کے دو فرزند محمد سہیل و محمد فاروق ہیں۔محمد سہیل کے نو فرزند آصف اقبال خان، ناصر اقبال خان، امجد اقبال خان، اظہر اقبال خان، سہیل اقبال خان، ابرار سہیل، افتخار سہیل، اشفاق سہیل اور وقار سہیل ہیں۔آصف اقبال خان سول سیکرٹریٹ مظفر آباد میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کا فرزند محمد زین آصف ہے۔محمد فاروق کے پانچ بیٹے عامر فاروق، قمر فاروق، عمر فاروق، مظہر فاروق و فاخر فاروق ہیں۔فیروز خان کے چار فرزند عبدالمجید، محمد رفیق، محمد حنیف و عبدالقیوم ہیں۔عبدالمجید کے دو فرزند عبدالماجد ماجد و عبدالقادر ہیں۔محمد رفیق کے تین بیٹے محمد شفیق، عتیق و خلیق ہیں۔محمد حنیف کا ایک بیٹا دانش ہے۔عبدالقیوم کے دو بیٹے عدنان و رضوان ہیں۔غازی محمد امیر کے فرزند محمد دلپذیر خان ہیں۔ان کے تین بیٹے اسامہ، سلمان و رحمان ہیں۔گل احمد کے دو فرزند پرویز احمد خان و جاوید احمد خان ہیں۔پرویز احمد خان

کے تین بیٹے محمد اسد MBA شاہد وزاہد ہیں۔ جاوید احمد معلم ہیں ان کے فرزند فیصل اور جواد ہیں۔ حبیب خان کے فرزند حسو خان تھے ان کے دو بیٹے مہدی خان وغریب خان تھے۔ غریب خان کے چھ بیٹے ہوشناک خان' زبردست خان لاولد' علی بہادر خان' شیر خان، مور خان' وابراہیم ہوئے۔ ہوشناک خان کے فرزند محمد اقبال خان شہید 1947ء' شیر خان کے دو فرزند خان محمد وصادق ہیں۔ خان محمد کے تین فرزند الطاف، اخلاق وخالد ہیں۔ مور خان کے فرزند یعقوب ہیں جن کے تین بیٹے مقبول، فاضل وذاکر ہیں۔ مقبول کا ایک بیٹا عبداللہ ہے۔ فاضل کے تین بیٹے بلال' حماد اور افضال ہیں۔ ابراہیم کے دو فرزند اکبر حسین ومحمد رزاق خان ہیں۔ اکبر حسین کے تین بیٹے تصدق، صداقت واجمل ہیں۔ محمد رزاق ٹیچر ہین۔ ان کے دو فرزند ارشد وراشد ہیں۔

قریشی ہاشمی از اولاد امیر حمزہؓ:

حضرت حمزہ عم النبی ﷺ کے خطاب امیر المومنین اور اسد اللہ ورسولہ ہیں۔ 6 نبوی میں اسلام لائے۔ غزوہ بدر میں شجاعت، مردانگی کی عظیم داستان رقم کی۔ جنگ احد میں کفار کے بڑے بڑے بہادروں کو واصل جہنم کیا۔ ایک وحشی نے چھپ کر پیچھے سے بزدلانہ حملہ کیا اور جام شہادت نوش کیا۔ نبی ﷺ کو بہت دکھ ہوا اور سید الشہداء کا خطاب عطا فرمایا۔ آپؓ کی آخری آرام گاہ احد پہاڑ کے دامن میں دیگر شہداء احد کے ساتھ باعث خیر وبرکت ہے۔ آپؓ کے دو بیٹے عمارہ اور یعلی تھے۔ عمارہ کے فرزند حمزہ ہوئے اور یعلی کے پانچ فرزند ہوئے۔ ذاتوں کا انسائیکلوپیڈیا کے مصنف ای۔ ڈی میکلیگن/ اچ۔ اے۔ روز ص 68 پر لکھتے ہیں کہ "بلوچ کا کہنا ہے کہ وہ قریشی عرب اور حضور ﷺ کے چچا امیر حمزہ کی اولاد ہیں۔ جب اموی خلافت کے دوسرے خلیفہ یزید نے امام حسینؓ کو بیدخل کیا تو وہ شام کے علاقہ حلب (Aleoppo) میں قیام پذیر اور حسینؓ کے حامی تھے۔ یہ قریبا 680 عیسوی کی بات ہے وہ ایران میں ملک کرمان کی جانب نکل کھڑے ہوئے اور کچھ عرصہ تک وہیں امن کے ساتھ مقیم رہے۔ امیر حمزہؓ بن عبدالمطلب کی چھتیسویں پشت میں حافظ عطاء اللہ گزرے ہیں۔ آپ کا شجرہ نسب اسطرح بیان کیا جاتا ہے" حافظ عطاء اللہ بن حافظ جان محمد بن حافظ نور محمد بن تمتع خان۔ بن درھم خان۔ بن جنید بن کمال بن محمد بن سلیمان بن دائیم بن جریر ابن رجب۔ بن ستار بن قلیم بن عبید بن حرہ بن محمد یحیٰ بن محمد سلام۔ بن محمد عطا بن حیم۔ بن شعبان۔ بن اسد اللہ بن صمد بن عبداللہ۔ بن محمود شیخ۔ بن مجید۔ بن جاوید۔ بن حور ابن محمد بقاء۔ بن حمید۔ بن مرہ بن ریا بن عبدلہ۔ بن عبید اللہ۔ بن حمزہ۔ بن عمارہ۔ بن امیر حمزہؓ"۔ حافظ عطاء اللہ کے تین فرزند حافظ شمس الدین، حافظ رکن الدین وحافظ نصیر الدین تھے۔ حافظ شمس الدین کی اولاد موضع موہڑہ قاضیاں میں آباد ہے جبکہ حافظ

رکن الدین گجرات اور حافظ نصیر الدین ساعلیہ میں آباد ہوئے۔ حافظ شمس الدین کے فرزند محمد عربی تھے جن کے چار بیٹے حاشم علی، حسام علی، احمد علی وحافظ امیر محمد تھے۔ حاشم علی کے دو فرزند محمد مصطفیٰ وفقیر اللہ گزرے ہیں۔ محمد مصطفیٰ کے تین بیٹے علم دین، رضا محمد وغلام اعظم تھے۔ علم دین کے فرزند عبدالعزیز تھے جن کے چھ بیٹے محمد امین لاولد، فقیر محمد شہید 1965ء، عبدالمنان، غلام ربانی لاولد، عبدالقیوم لاولد ومحمد معصوم لاولد ہوئے۔ فقیر محمد شہید کے تین بیٹے محمد فاضل ہاشمی رجسٹرار سپریم کورٹ آزاد کشمیر، محمد جمیل ومحمد اجمل ہیں۔ اس خاندان کے حالات محترم محمد فاضل ہاشمی رجسٹرار سپریم کورٹ سے دستیاب ہوئے ہیں۔ آپ اعلیٰ خصوصیات کے مالک ہیں، آپ کے پانچ فرزند سہیل فاضل، عقیل فاضل، شکیل فاضل، عدیل فاضل واویس فاضل ہیں۔ محمد جمیل کے تین بیٹے محمد وجاہت، محمد عاقب ومحمد عاصم ہیں۔ محمد اجمل کے فرزند محمد اسد ہیں۔ عبدالمنان کے تین فرزند عبدالحنان، محمد عرفان ومحمد ضیاء ہیں۔ عبدالحنان کے فرزند زین، محمد عرفان کے فرزند احسن اور محمد ضیاء کے فرزند عمار ہیں۔ رضا محمد کے فرزند محمد رمضان وغلام رسول تھے۔ محمد رمضان کے دو بیٹے محمد شبیر لاولد ومحمد حنیف ہوئے۔ غلام رسول کے پانچ فرزند مشاق احمد، اشتیاق احمد، اشفاق احمد، ارشد محمود وامجد محمود ہوئے۔ غلام اعظم کے فرزند شاء اللہ تھے جن کے بیٹے محمد خلیق ہوئے۔ محمد خلیق کے دو فرزند محمد اکرام وسلیم ہیں۔ اکرم کے بیٹے دانیال ہیں۔ فقیر اللہ کے تین فرزند میراں بخش، فضل الٰہی وغلام نبی تھے۔ میراں بخش کے پانچ بیٹے مولوی محمد عالم، فیض عالم، مولوی رکن عالم، عبدالکریم وغلام قاسم تھے۔ مولوی محمد عالم کے پانچ فرزند اعظم دین، عبدالرشید، محمد امین لاولد، محمد یٰسین ومحمد صدیق ہوئے۔ مولوی رکن عالم کے پانچ بیٹے محمد طیب، ابراہیم، قاسم، عبداللہ وطاہر ہوئے۔ محمد طیب کے فرزند محمد سعید ہوئے جن کے تین بیٹے ذیشان، طلال وغیرہ ہیں۔ اعظم دین کے فرزند محمد الیاس ہوئے جن کے چار بیٹے ادریس، شفیق، رفیق وعتیق ہیں۔ محمد یٰسین کے چھ فرزند محمد سعید، محمود الحسن، فیض الحسن، اعجاز، وقار وحبیب ہیں۔ محمد سعید کے چار بیٹے عدنان، رضوان، لقمان وفرقان ہیں۔ فضل الٰہی کے فرزند الف دین ہوئے جن کے دو بیٹے نذیر حسین وبشیر حسین ہوئے۔ نذیر حسین کے چھ بیٹے عمر، عابد، زاہد، شاہد، حسنات وداؤد ہیں۔ بشیر حسین کے پانچ فرزند نعیم، ابراہیم، آفتاب، امین ومہتاب ہیں۔ غلام نبی کے تین بیٹے عبدالقادر، عبدالرحمان وعبدالرحیم صاحب اولاد ہوئے۔ عبدالقادر کے بھی تین بیٹے اسحاق، محمود وشبیر صاحب اولاد ہوئے۔ عبدالرحمٰن کے فرزند عبدالقدوس ہوئے۔ عبدالرحیم کے پانچ بیٹے خالق، شکور، سلیم، حلیم وکلیم ہیں۔ حسام علی کے دو بیٹے حکیم مولوی عثمان غنی وبخش علی تھے۔ حکیم مولوی عثمان غنی کے تین بیٹے عبدالحق، حکیم احمد بخش وفضل الحق تھے۔ عبدالحق کرتوث

میں رہائش پذیر ہوئے۔ عبدالحق کے چار بیٹے عبداللطیف، مجید، سعید و جلیل ہوئے۔ عبداللطیف کے تین فرزند عبدالعزیز، خلیل الرحمٰن و عتیق الرحمٰن ہوئے۔ عبدالمجید کے چار بیٹے نعیم، کلیم، ادیب و شعیب ہیں۔ احمد بخش کے تین بیٹے خادم حسین، محمد اکبر، و عبدالرحمٰن ہوئے۔ خادم حسین کے فرزند طالب حسین ہیں۔ محمد اکبر کے اویس و انیس ہیں۔ فضل الحق کے دو بیٹے عارف و نذیر حسین ہوئے۔ عارف کے پانچ فرزند شعیب، هارون، شمعون ہاشمی ڈائریکٹر سیرا عادل و عابد ہیں۔ بخش علی کے تین بیٹے فیروز، غلام جیلانی و بدیع الزمان ہوئے۔ فیروز کے دو فرزند صادق و حاذق ہوئے۔ صادق کے چار فرزند آصف وغیرہ ہیں۔ حازق کے پانچ فرزند امتیاز عقاب ایڈووکیٹ وغیرہ ہیں۔ غلام جیلانی کے تین بیٹے لطیف، تنویر و منیر ہیں۔ تنویر کے دو فرزند سجاد ہاشمی DAO و فرہاد ہیں۔ منیر کے تین فرزند ساجد، راشد و شاہد ہیں۔ بدیع الزمان کے دو بیٹے نظیر احمد و مجیب ہیں۔ احمد علی کی اولاد کرتوٹ میں آباد ہوئی آپ کے فرزند محمد عطاء تھے جن کے فرزند محمد رفیق ہوئے۔ محمد رفیق کے تین بیٹے واحد زاہد و تراب احمد ہوئے۔ واحد کے دو بیٹے جمیل و عقیل ہوئے۔

میر ملک کھوڑی مظفر آباد وغیرہ:

کتاب یاغستان کے مصنف میر محمد شفیع ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر آزاد کشمیر کے مطابق یہ خاندان قوم قریش امیر حمزہ صاحب کی اولاد ہے۔ جداعلیٰ مخدوم رومی آمدہ عرب پہلے موضع سوہلن علاقہ شملہ ریاست پٹیالہ میں مقیم ہوئے۔ آپ کے فرزند مخدوم کمالدین سیالکوٹ آ گئے۔ آپ کی اولاد بھی کافی بڑھی جو سیالکوٹ و ضلع ہزارہ و قلمرو کشمیر و تحصیل کوٹلی قلمرو جموں میں معزز جاگیردار شمار ہو کر آباد ہیں۔ منجملہ خاندان مذکور جن کا رشتہ اعوان خاندان سے ہوا ان کی گوت سوہلن اعوان اور جو سہلر یا راجپوت خاندان کے رشتہ دار ہوئے وہ سہلر یا دہ سلہریا کہلاتے ہیں۔ مخدوم کمالدین کے فرزند مخدوم بہاؤالدین تھے جن کے پوتے شاہ ولی و محمد یار علی پسران قاضی محمد ارشد تھے۔ شاہ ولی کے دو فرزند متولی خان و فنشی خان گزرے ہیں۔ متولی کے فرزند رحمت اللہ تھے جن کے دو بیٹے سنواریا خان و ملا کالو تھے۔ سنواریا کے تین بیٹے سعد اللہ، کالو خان و اچھا خان تھے۔ کالو خان کے چار فرزند حسن علی، یار علی، نادر علی و اکبر علی تھے۔ یار علی کے چار فرزند عبدالرحمان، دوست محمد، محمد حسین و محمد علی ہوئے۔ عبدالرحمان کے دو فرزند محمد اسلم و عبدالمالک ہیں۔ محمد اسلم DSP ریٹائرڈ ملک شاپنگ پلازہ مظفر آباد میں سینٹری وہارڈ ویئر کا کاروبار کرتے ہیں۔ حسن علی کی اولاد سے محمد صادق ولد میر افضل، شکیل و عقیل پسران خواص خان بن اللہ داد ہیں۔ اچھا خان کی تیسری پشت میں اقبال اورنگزیب، و چمن زیب پسران عبدالرحمان، معروف ولد عبد

الجبار ہیں۔ سعد اللہ کی اولاد سے غلام ربانی و غلام احمد پسران غلام رسول، گل حسین، غلام حیدر و محمد حسین پسران سمندر خان ہیں۔ محمد یار علی کے دو فرزند کالا خان و ولی محمد تھے۔ کالا خان کی تیسری پشت میں فقیر محمد و جیا خان پسران پیارا ابن رحمت اللہ تھے۔ فقیر محمد کے تین بیٹے میر محمد ملک المعروف میر ملک، میر محمد شیر و میر غلام محمد تھے۔ میر ملک قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ ان کے فرزند میر عبداللہ کے دو فرزند محمد علی و حبیب اللہ ہوئے۔ محمد علی کے چھ فرزند محمد زمان، محمد حسین، مقبول حسین، میر محمد شفیع، شریف و عبدالعزیز ہوئے میر محمد شفیع مصنف یاغستان ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر قابل ذکر شخصیت ہیں۔ جیا خان کے فرزند جلو خان تھے جن کے تین بیٹے سعد اللہ، حبیب اللہ، و شیر محمد تھے۔ حبیب اللہ کے دو فرزند میر کالا و فقیر محمد ہوئے۔ شیر محمد کے دو بیٹے میر نور محمد و یار محمد ہوئے۔ ولی محمد کے دو فرزند میر مٹھا خان و میر حسن خان تھے۔ میر مٹھا کے چار بیٹے میر محمد باز، میر شاہ کلی و میر حبیب اللہ تھے۔ میر باز محمد خان کے فرزند نادر علی تھے جن کے دو فرزند میر عبداللہ و عطا محمد ہوئے۔ میر عبداللہ کے تین فرزند میر حبیب اللہ، میر فقیر محمد و میر امیر اللہ تھے۔ میر فقیر محمد کے دو فرزند میر محمد باز و میر نور محمد قابل ذکر ہوئے۔ عطا محمد کے تین بیٹے جھنڈا، شیر محمد و ناصر ہوئے۔

قریشی از اولاد حضرت غوث بہاؤالدین ذکریا ملتانی:

فہر جن کا لقب قریش تھا کی چھٹی پشت میں قصی تھے جن کے تین بیٹے عبد مناف، عبدالدار اور عبد العزیٰ تھے۔ عبد مناف کی چوتھی پشت میں سرکار دو عالم حضرت محمد رسول ﷺ ہیں عبدالدار کی نسل سے عثمان بن طلحہ قابل ذکر ہوئے۔ عبدالعزیٰ کے فرزند اسد تھے ان کی اولاد اسدی کہلائی۔ اسد کے دو فرزند خویلد اور مطلب معروف گزرے ہیں۔ خویلد کے دو بیٹے عوامؓ و نوفل اور بیٹی ام المومنین حضرت خدیجہؓ ہوئے۔ مطلب کے پوتے ہبارؓ بن اسود صحابی ہیں۔ کتاب سیرت حضرت بہاؤالدین ذکریا صفحہ 26 کے مطابق حضرت ہبارؓ کی سولہویں پشت میں حضرت غوث بہاؤالدین ذکر سہروردیؒ بن شیخ محمد غوث بن شیخ ابوبکر بن جلال الدین بن علی قاضی بن شمس الدین محمد بن الحسین بن عبداللہ بن الحسین بن المطرف بن خزیمہ بن محمد حازم بن محمد بن المطرف بن عبد الرحیم بن عبدالرحمان۔ حضرت بہاؤالدین ذکریا کے دو فرزند شیخ صدر الدین عارف و شیخ شمس الدین بھی معروف اولیاء گزرے ہیں۔ صدر الدین عارف 621ھ بمطابق 1224ء ملتان میں پیدا ہوئے۔ اور 709ھ میں انتقال ہوا۔ مزار ملتان میں حضرت غوث العالم کے پہلو میں ہے۔ ان کی اولاد ملتان کے علاوہ بالا کوٹ، ایرچھتر مظفر آباد، پونچھ کے علاقہ اُچھاہد، گاہی، فاگلہ، دیگوار تیتڑواہ وغیرہ میں آباد ہونا بتائی جاتی ہے ان کی

اولاد سے میاں عبدالستار بن میاں حبیب اللہ سنگوہ بالا کوٹ سے گلی کھیتر (بیڑی) اور اس کے بعد اپر چھتر مظفر آباد میں آباد ہوئے۔ان کے دو فرزند قاضی عبدالحمید و قاضی عبدالمجید تھے۔قاضی عبدالحمیدؒ مولانا برکت اللہ جھا گویؒ کے خلیفہ تھے۔ان کے پانچ بیٹے قاضی عبدالوحید، محمد سعید، محمد نسیم، عتیق الرحمان و متین الرحمان ہیں۔ قاضی عبدالوحید دعوت اسلامی آزاد کشمیر کی معروف شخصیت ہیں۔آپ ہی کی زیر نگرانی دعوت اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع ہر جمعرات بعد از نماز مغرب جامع مسجد فیضان مدینہ اپر چھتر میں ہوتا ہے۔آپ محکمہ سروسز میں ڈپٹی سیکرٹری کے عہدے پر متمکن ہیں۔آپ کے چار فرزند محمد شعیب، محمد سہیل، محمد اویس و محمد عثمان ہیں ۔تاریخ اقوام پونچھ ص133 کے مطابق بہاؤالدین ذکریاؒ ہی کی اولاد سے ایک بزرگ ملتان سے وٹلی ضلع جہلم آئے وہاں سے پیر شمس الدین نے پونچھ کے موضع اچھاہد میں سکونت اختیار کی ان کی اولاد سے پیر علی شاہ نمبردار پیر رکن الدین عرف پیر وڈا۔پیر مہتاب شاہ ساکن گاہی کے فرزند پیر حسین شاہ و پیر غلام غوث ہوئے۔فاگلہ علاقہ سورن میں پیر اعظم شاہ نمبردار، پیر فضل شاہ و پیر محمد شاہ، پیر اللہ نور شاہ پیر محمد عظیم شاہ اور پیر محمد حسن شاہ۔دیگوار تیڑواہ تحصیل حویلی میں پیر چن شاہ، پیر محمد شاہ اور پیر فضل شاہ قابل ذکر ہیں۔بہاؤالدین زکریا ہی کی اولاد سے قطلب زماں پیر جمال شاہ رنگلہ نوالا، حضرت پیر کرم شاہ ٹوپی والے و پیر چراغ شاہ قابل ذکر گزرے ہیں۔

قریشی خاندان سنگولہ:

اس خاندان کے ایک بزرگ خیر محمد جو لوہے کا کام کرتے تھے سنگولہ بیرموں میں آباد ہوئے۔کہا جاتا ہے کہ سنگولہ کے نمبردار اول سردار تاج محمد خان نے سنگولہ کے لوگوں کو سہولت بہم پہنچانے کے لئے صنعت و حرفت کار اقوام کو سنگولہ میں آباد کیا۔یہ خاندان ابتدائی بندوبست کے ریکارڈ کے مطابق خانہ قوم گوت میں لوہار درج ہے۔حالانکہ لوہار کوئی قوم نہیں یہ ایک پیشہ ہے۔سنگولہ میں آباد اس خاندان کا قلمی شجرہ نسب راقم الحروف کو محمد افسر ولد ارسطو سے دستیاب ہوا، شجرہ نسب کے مطابق قطب شاہ کے فرزند مزمل کے فرزند صحبت علی درج ہیں اور صحبت علی کی سترھویں پشت میں فقیر محمد و ڈھوڈا پسران خیر محمد بن بوڑا خان بن گوہر خان بن یعقوب بن نور خان بن سیفال بن میرا خان بن رحمان بن کم بن غار بن انوس بن مہد بن الیاس بن جعفر بن ہمیر بن کبیر بن صحبت علی بتائے جاتے ہیں اور قطب شاہ حضرت عباس علمدار کی اولاد سے ظاہر کرتے ہوئے قریش لکھا گیا ہے اور محمد بن حنفیہ اور عمر کی اولاد کو اعوان درج کیا گیا ہے۔اس خاندان کے یک جدی جو دیگر علاقوں میں آباد ہیں وہ بھی قریش ہی کہلاتے ہیں اور بعض اپنا نصب حضرت عباسؓ عم رسول ﷺ سے ملاتے ہیں اس لیے مزید تحقیق کی

ضرورت ہے۔فقیر محمد بن خیر محمد کے فرزند بخشو خان تھے۔جن کے پانچ فرزند حیدر خان، غلام علی، زمان علی معروف زمانا، فتح نور درست تھے۔حیدر خان کے اکلوتے فرزند محمد حسین تھے۔جن کے تین فرزند محمد شریف میر اکبر و سید اکبر ہیں۔غلام علی کے تین بیٹے افلاطون، لقمان و ارسطو تھے۔ارسطو کے دو فرزند محمد اشرف و محمد افسر ہیں۔ محمد افسر فوجی ملازمت پوری کرنے کے بعد پنشن پر ہیں اور کاروبار کرتے ہیں۔محمد اشرف کراچی میں ڈرائیونگ کے پیشے سے منسلک ہیں۔محمد افسر کے اکلوتے فرزند محمد یوسف ہیں۔زمان علی معروف زمانا کے دو بیٹے سکندر اور رفیق ہوئے۔سکندر کے چار فرزند گلزار، مشتاق، ارشاد و جاوید ہیں۔گلزار آرمی میں تھے اب سول ملازمت میں ہیں۔مشتاق بیرون ملک ہیں۔ارشاد لاہور کی ایک پرائیویٹ فرم میں ملازم ہیں۔محمد رفیق کے دو فرزند عبدالعزیز و شفیق ہیں۔فتح نور کے فرزند عبدالحسین ہیں جن کے پانچ بیٹے نذیر حسین، سید حسین، صادق حسین، رحمت حسین و جمشید ہیں۔نذیر حسین کے فرزند صابر حسین آرمی کی انجینئرنگ کور میں ملازم ہیں۔سید حسین کے فرزند قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں۔فقیر محمد کے بھائی ڈھوڈا کے چار فرزند محمد علی، یار محمد، ملدھو و بیر جو خان تھے۔محمد علی کے فرزند سلا تھے۔جن کے چار بیٹے مصاحب، سلیمان، کاکا و سجاول تھے۔سلیمان کے فرزند میر عالم تھے جن کے دو بیٹے محمد شریف و محمد ایوب ہوئے۔محمد شریف آرمورر تھے آپ کے دو فرزند محمد لیاقت و شوکت ہیں۔کاکا کے فرزند محمد دین تھے جن کے دو بیٹے محمد رمضان و پرویز ہیں۔ یار محمد کے دو فرزند الٰہی بخش و محکم دین صاحب اولاد ہوئے۔الٰہی بخش کے دو بیٹے نور حسن و فیروز تھے۔محکم دین کے فرزند فقر دین تھے جن کا بیٹا محمد بشیر ہے۔بیر جو خان کے تین فرزند فقیر خان، محمد قاسم و جمالا تھے۔محمد قاسم کے فرزند محمد حسین تھے۔فقیر خان کے فرزند اللہ دین تھے جن کے اکلوتے فرزند حسن محمد تھے جن کے چھ فرزند محمد اسلم خان، محمد اکرم، محمد بشیر، محمد شبیر، شفیق و صدیق ہیں۔محمد اسلم خان تعلیم یافتہ ہیں راولاکوٹ میں ایک ایڈووکیٹ کے ساتھ بطور منشی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔اس خاندان کی قابل ذکر شخصیت ہیں۔محمد اکرم لاہور میں ملازم ہے۔محمد بشیر بیرون ملک ہیں محمد شبیر آرمی میں ہیں۔

قریشی صدیقی پونچھ مظفر آباد وغیرہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ اول کی اولاد قریشی صدیقی کہلاتی ہے۔ تاریخ اقوام پونچھ ص32-131 کے مطابق اس خاندان کے ایک بزرگ راجہ رستم خان جو پونچھ کا حکمران تھا کے عہد میں دہلی سے راجوری اور راجوری سے پونچھ آئے۔اس خاندان کے افراد پونچھ، راجپور منڈی، چنڈک ہسموٹ، سورنکوٹ اور درابہ میں آباد ہیں۔علاوہ ازیں راجوری، تھنہ منڈی، بھنگائی، لاہ ساج، شاہدرہ وغیرہ میں آباد ہیں۔راجپور

حنڈی کی شاخ سے قاضی حبیب اللہ، قاضی حمید اللہ، قاضی رفیع اللہ، قاضی ثناء اللہ، قاضی عطاء اللہ، قاضی عبداللہ، قاضی فضل دین، قاضی عزیز الدین و قاضی محمد اکرم ہوئے۔ چڑک والی شاخ سے قاضی بدر الدین، صدر الدین، پانجم دین، قاضی نجیب اللہ و قاضی غلام دین وغیرہ ہوئے۔ سمیٹ والی شاخ سے قاضی عزیز الدین، ناصر حسام الدین، ناصر فخر الدین، محمد ضیاء الدین وغیرہ ہوئے۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 133 کے مطابق خاص پونچھ کی شاخ میں قاضی پیر بخش، قاضی عزیز الدین، قاضی بدر الدین، قاضی احمد دین و قاضی محمد دین ہوئے۔ راجھری کی شاخ سے قاضی غلام محی الدین، قاضی غلام حسین رئیس، قاضی فیض اللہ وغیرہ ہوئے۔ تھمہ حنڈی میں قاضی ثناء اللہ و قاضی عطاء اللہ پسران قاضی رستم دین ہوئے۔ بھنگائی میں قاضی حیات بخش وغیرہ قابل ذکر اصحاب ہوئے۔
تاریخ ہزارہ ص ۲۲۸ کے مطابق خان خیل (خاندان گڑھی) کا تعلق محمد بن ابو بکر صدیقؓ کی اولاد سے ہے جو مدینہ، شام، بغداد، دمشق، بلخ و گیلان کے حکمران تھے۔ گردش ایام سے جلاوطنی اختیار کر کے آخر کار پکھلی میں آکر اس ملک کے مالک ہو گئے۔ مراد بن عبدالرحمان خان المعروف بہ بھائی خان پکھلی کا حکمران تھا جس نے بڑی قابلیت سے حکومت کی۔ ان کے بعد ان کا بیٹا محمد سعید خان حاکم ہوا اس کے بعد اس کا بیٹا سعادت خان صاحب اقبال ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد سے سلسلہ قریشی کشمیر سے بیری بیڑی مظفر آباد سکونت پذیر ہوئے۔ ان کی چوتھی پشت میں عبدالرحمن، محمد امان و شاہ زمان پسران حبیب اللہ قریشی بن رحمت اللہ قریشی بن سعد اللہ قریشی بیری بیڑی میں آباد ہیں۔ عبدالرحمن ڈپٹی ڈائریکٹر بہبود خاندان وغیرہ اس خاندان کی قابل ذکر شخصیت ہیں۔ اسی شاخ سے محمد فریاد، محمد شفیع، محمد عزیز پسران عبدالرحمان۔ سیف اللہ و ولی الرحمان پسران کالا۔ عبداللطیف ولد حبیب اللہ بھی قابل ذکر ہیں۔ یہ خاندان کاغذات مال میں میر درج ہے میر کوئی قوم نہیں میر، میاں، ملک، خان، چوہدری، صاحب، خواجہ وغیرہ سب قابل احترام اقوام کے لئے لکھا اور بولا جاتا ہے۔ میر بہر حال یہ مغل، ہاشمی، قریشی وغیرہ کے بعض خاندان بھی لکھتے ہیں۔ سینہ بہ سینہ روایات کے مطابق یہ خاندان قریشی صدیقی ہے۔

قریشی فاروقی ہری پور، ہزارہ، کلائی و پلاں چوہدریاں پونچھ:

سینہ در سینہ حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد قریشی فاروقی کہلاتی ہے۔ الفاروق ص 38 کے مطابق کعب کی آٹھویں پشت میں حضرت عمرؓ ہوئے۔ ان کے باپ دادا سے نساب دان تھے۔ حضرت عمرؓ کی بتیسویں پشت میں شاہ

ولی اللہ محدث دہلوی بن مولانا عبدالرحیم بن شیخ وجیہ الدین بن شیخ معظم بن شیخ منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین بن قاضی خازن بن قاضی بدھا بن شیخ عبدا بن قطب الدین بن کمال الدین بن شمس الدین مفتی بن شیر ملک بن محمد عطا بن ابوالفتح ملک بن عمر حاکم بن عادل ملک بن فاروق بن برجیس بن احمد بن محمد شہر یار بن عثمان بن حامان بن ہمایوں بن قریش بن سلیمان بن عفان بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمرؓ (بحوالہ ملت اسلام کی محسن شخصیات ص 42و85 'تذکرہ شہید ص 57و حیات طیبہ حضرت مولانا شاہ اسماعیل)۔ آپ کی اولاد سے مشہور و معروف اولیاء کرام گزرے ہیں۔ جن میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ مزار پاک پتن سترھویں پشت میں اور تینتیسویں پشت میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی بن مخدوم عبدالاحد بن زین العابدین بن عبدالحئی بن محمد بن حبیب اللہ بن رفیع الدین بن نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبداللہ بن شعیب بن احمد بن یوسف بن شہاب الدین بن علی فروخ بن نور الدین بن نصیر الدین بن محمود بن سلیمان بن مسعود بن عبداللہ الواعظ الاصغر بن الواعظ الاکبر بن ابو الفتاح بن اسحاق بن ابراہیم بن ناصر بن عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عبداللہ قابل ذکر گزرے ہیں۔ محمود بن سلیمان بن مسعود کی اولاد سے دوست محمد، خان محمد و رضا محمد پسران فتح محمد بن محمود حافظ بن عبدالقادر بن شیخ سعید، موضع سری کوٹ، بنگل گراں، ہری پور میں آباد ہوئے۔ رضا محمد کے دو فرزند خان محمد و فیض محمد تھے۔ خان محمد کے دو بیٹے خیر محمد و میر احمد ہوئے۔ خیر محمد کے فرزند عبداللہ کے تین بیٹے محمد سعید، عجیب و حیات گل ہوئے۔ محمد سعید کے تین فرزند قاضی عبدالحمید، عبدالرزاق و عزیز الرحمان ہوئے۔ عجیب کے تین بیٹے حکیم عبدالحنان، حضرت جی و محمد یوسف ہوئے۔ حیات گل کے چار فرزند حبیب الرحمان، پیر محمد، محمد غوث و سید محمود ہوئے۔ میر احمد کے چار بیٹے خلیل الرحمان، عبدالرحمان، عبدالغفار، سعید اللہ ہوئے۔ خلیل الرحمان کے بیٹے محبوب الرحمان ہیں۔ عبدالرحمان کے پانچ بیٹے عبدالرحیم، اکرم، امین، بدر جمیل و یوسف ہیں۔ فیض محمد کے پوتے غلام حسین، محمد حسین و عصمت اللہ پسران محمد جی تھے۔ غلام حسین کے دو بیٹے غلام جان و سید رسول ہوئے۔ محمد حسین کے مسعود و عبدالغنی۔ عصمت اللہ کے چھ بیٹے خلیل الرحمان، عبدالحق، غلام رسول، یعقوب، عرفان و عمران ہیں۔ دوست محمد کے دو بیٹے محمد قاسم و غلام محمد تھے۔ محمد قاسم کے تین بیٹے محمد غوث، محمد میر و محمد گل تھے۔ محمد غوث کی اولاد دکلا بٹ ہری پور آباد ہے۔ ان کے فرزند محمد جی تھے۔ جن کے بیٹے غلام نبی کے چار فرزند فضل الرحمان، حبیب الرحمان، نور زمان و ارشاد ہیں۔ محمد میر کے چار بیٹے عبدالرحمان، احمد جی، حیات و نیر وز دین ہیں۔ غلام محمد کے دو فرزند نجم دین و میر عبداللہ تھے۔ نجم دین کے تین بیٹے محمد ولی، عبداللطیف، و میر

عالم تھے۔ محمد ولی کے دو بیٹے عبداللہ وصفت اللہ ہوئے۔ عبداللہ کے تین بیٹے میر عالم، محمود و عبدالحمید ہوئے۔ میر عالم کے عبدالحق ہیں۔ عبدالحمید کے فرزند ایوب ہیں۔ صفت اللہ کے فرزند سعد اللہ ہوئے جن کے فرزند محمد زمان ہیں۔ عبداللطیف کے فرزند اسماعیل تھے۔ اسماعیل کے دو بیٹے رحمت اللہ و خلیل الرحمان ہیں۔ میر عالم کے تین فرزند نور عالم، حمید اللہ و سید عالم ہوئے۔ حمید اللہ کے دو بیٹے یعقوب و غلام غوث ہیں۔ سید عالم کے فرزند ایوب ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 138 کے مطابق پیر ستار شاہ فاروقی کہور حملہ سے پونچھ آئے۔ ان کی اولاد سے منشی محمد الدین پوسٹل میل اورسیز، میاں غلام حیدر پوسٹ مین، میاں غلام حسین پوسٹ مین، میاں مہتاب الدین پوسٹ مین، میاں شاہ ولی پوسٹ مین، میاں محمد شیر پوسٹ مین، غلام حیدر، غلام احمد، قطب الدین، قادر بخش، عبداللطیف، سجاول خان، غلام دین، فتح شیر، غلام حیدر ثانی و غلام حسین ثانی قابل ذکر ہیں۔

قریشی عثمانی:

حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوئم کی اولاد قریشی عثمانی کہلاتی ہے۔ ان کی اولاد سے جلال الدین کبیر اولیا پانی پتی قابل ذکر ولی اللہ گزرے ہیں۔ تحریک پاکستان کے ممتاز راہنما علامہ شبیر احمد عثمانی کا نسب بھی حضرت عثمانؓ سے ملتا ہے۔ تاریخ ہزارہ ص ۳۵۴ پر تحریر ہے ,, بندوبست ۱۸۷۲ء کے مطابق یہ قوم قریش حضرت عثمانؓ کی اولاد ہیں۔ اس قوم کا مورث اعلیٰ سلطان کاشف عہد جہانگیر بادشاہ ملک بدخشاں سے براہ تبت اس ملک میں آیا اور راج کوٹ متعلق علاقہ کوٹلہ (مہاراجہ کشمیر کی حد) میں آباد ہوے۔ اس کے بعد اس کے بیٹے قاسم نے علاقہ گھوڑی، درہ بالا کوٹ دو پٹہ وغیرہ اپنی حکومت کے تحت کر دیا۔ ان علاقہ بات میں قوم سراڑہ پہلے سے آباد تھی باقی اقوام بعد میں آکر آباد ہوئیں۔ ہزارہ بندوبست کے مطابق یہ قریش اور حضرت عثمانؓ کی اولاد سے ہیں۔،، محمد دین فوق نے تاریخ کشمیر جلد اول ص 387 پر لکھتے ہیں "اس خاندان کا جو شجرہ کتابی صورت میں چھپا ہوا ہے اس میں بھی اس قوم کو حضرت عثمانؓ کی اولاد سے ظاہر کر کے بنو امیہ بتایا گیا ہے"۔ تاریخ حسن کے مطابق بھی ان کی اصل بنو امیہ بتائی جاتی ہے۔ تواریخ اقوام کشمیر جلد دوئم کے مصنف محمد دین فوق بمبہ قوم کو عربی النسل اور قریشی تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں "منبہ بن اسد اسامہ بن لوی کے خاندان قریش سے تھا۔ اس خاندان کو بنو منبہ کہتے تھے۔ انہوں نے ملتان پر حکومت بھی کی۔ مزید لکھتے ہیں کہ بمبہ قوم کے اخلاق و عادات اور اس کے جنگی و ملکی کارناموں کی طرف اگر دیکھا جائے جن کی تفصیلات سے کشمیر کی تاریخیں بھی پڑی ہیں۔ تو بلا شبہ یہ ایک شجاع عالی نسب' بلند حوصلہ سیر چشم اولوالعزم اور وسیع الاخلاق قوم معلوم ہوتی ہے"۔ خان مظفر خان بانی

سلطان حسن علی خان دوئم و خان
مظفر آباد' خان مظفر خان دوئم' سلطان حسین خان (آخری سلطان مظفر آباد) عبدالقیوم خان قابل ذکر گزرے ہیں۔

سدھن (سدوزئی) راولاکوٹ پلندری و باغ:

حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزند بنیامینؑ کی اولاد سے ساول الملقب بہ ملک طالوت بادشاہ معروف گزرے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ طالوت کے پاس مال و دولت بالکل نہ تھا۔ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کا دور گزرنے کے بعد حضرت اشموئیل سے جوان کے نبی تھے درخواست کی کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کیجیے۔ حضرت اشموئیل نے طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا۔ طالوت بادشاہ کی نسل سے افغانا ایک مشہور شخص گزرا ہے۔ جس کے نام کی شہرت کی وجہ سے ان کی اولاد اولاً افغان مشہور ہوئی، افغان کی چونتیسویں پشت میں قیس نامی سردار مشہور گزرے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قیس ستر آدمیوں کے گروہ کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا اور اکثر اوقات حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں موجود رہتے تھے اور جنگ و لڑائی کرتے تھے، کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کی فتح میں بھی وہ موجود تھے۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ بتان بھی جو اب زبان کی تبدیلی اور وقت گزرنے کی وجہ سے اب پٹھان مشہور ہے جناب رسالت مآب ﷺ کی طرف سے قیس عبدالرشید کا خطاب ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ افغان لوگ کوہ سلیمان سے نکل کر غزنی اور قندھار کے نواح میں رہائش پذیر ہو گئے۔ افغانوں نے بھی سلطان محمود غزنوی کی مدد کی جسطرح علوی اعوانوں کے جد اعلیٰ قطب حیدر شاہ غازی ملک نے کی۔ خلاصۃ الانساب از حافظ رحمت خان، جس کا ترجمہ سعود الحسن خان نے کیا ہے کے صفحہ 63 پر تحریر ہے کہ قیس عبدالرشید سے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک سڑبن، دوسرا بیٹن، تیسرا غور غشت کہتے ہیں کہ سڑبن کا خاص نام ابراہیم تھا۔ بیٹن کا اصل نام شیخ بیت تھا۔ غور غشت کا اصل نام اسمٰعیل تھا۔ سڑبن ولد قیس عبدالرشید سے دو لڑکے پیدا ہوئے پہلا شرف الدین کہ اہل افغان اس کو شرجون کہتے ہیں دوسرا خیر الدین کہ اہل افغان اس کو خرشبون کہتے ہیں۔ خیر الدین کے تین بیٹے کند، زمند اور کاسے تھے۔ کند کے دو فرزند ابراہیم غوری و شخی معروف خشی تھے۔ خشی کے تین بیٹے مندی، مک اور ترکلان ہوئے۔ مندی کے دو بیٹے عمر اور یوسف تھے۔ خلاصۃ الانساب صفحہ 68 کے مطابق عمر کا ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام منڈر تھا۔ لیکن جب منڈر کا باپ اس کے بچپن میں فوت ہو گیا تو یوسف نے جو منڈر کا چچا تھا اس کی تربیت کر کے اپنے سامنے بڑا کیا اور اپنی لڑکی کو اس کی بیویوں میں شامل کر کے اس کے نکاح میں دے دیا اور اپنی نظر کے سامنے رکھا اور جب اس کی اولاد بہت

زیادہ ہوگئی یوسف کے قوم کے غلبہ کی وجہ سے اس کی اولاد کا نام بھی یوسف پڑ گیا۔چنانچہ عام طور پر منڈر اور یوسف کی اولاد کو یوسف زئی کہتے ہیں ورنہ اولاد منڈر اور یوسف ایک دوسرے سے جدا ہیں۔منڈر کے چار فرزند مامون، خضر، رجڑ اور منور معروف تھے۔منور کے دو بیٹے عثمان اور اتمان تھے۔اتمان کے چار فرزند اکا، کنا، علی اور سدو تھے۔خلاصۃ الانساب کے مطابق سدو کی دو بیویاں دری اور دلی تھیں۔دری کی اولاد کو دری زئی اور دلی کی اولاد کو دلو زئی کہتے ہیں۔تاریخ ہزارہ کے مطابق پنی، کاکڑ، مشوانی، یوسفزئی، سلمانی، جدون، اتمان زئی، مجاہدین، اماز ئی، مداخیل، حسن زئی، اکازئی وغیرہ بھی قیس عبدالرشید کی اولاد سے ہیں۔ انساب القبائل اکبریا جلد چہارم از کیپٹن محمد اشرف کے صفحہ 11 کے مطابق سدو عرف سعد اللہ سدوزئی کے آٹھ فرزند خضر، ابو محمد، کامران، بہادر جنگ، اباخیل، دلوزئی، دری زئی اور مودود لکھے ہیں۔ممکن ہے دلوزئی اور دری زئی اپنی اپنی والدہ کے نام ہی سے مشہور ہو گئے ہوں۔تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق صفحہ 748 پر لکھتے ہیں "پونچھ والوں کی زبانوں کو سدوزئی ایک طویل نام بارگراں معلوم ہو رہا تھا۔چنانچہ سدو اور سدھن دو نام ان کے رکھے گئے۔لیکن سدھن نام نے زیادہ شہرت و مقبولیت حاصل کی۔ابو محمد بن سدو کی دسویں پشت میں نواب جسی خان گزرے ہیں جن کے تین فرزند سیل خان، پنجم خان و کسرا خان تھے۔انساب القبائل اکبریا کے صفحہ 11 پر تاریخ سدھن قبائل کے حوالہ سے لکھا ہے کہ نواب جسی خان 1300ء کے لگ بھگ براستہ قلات ڈیرہ اسماعیل خان، جہلم و راولپنڈی سے تراڑ کھل، اکھورہ پہنچے۔آپ کے ساتھ فوج تھی اور آپ نے تراڑ کھل میں قیام کے بعد سب سے پہلے منگ فتح کیا اور بگڑوں کے خلاف فتح حاصل کی ان کی قبر جسا پیر کے نام سے منگ کی بلند ترین چوٹی پر واقع ہے۔سیل خان کی اولاد سیلال اور کسری خان کی اولاد کسرال کہلائی پنجم خان بھائیوں کے حملہ سے بچ کر ہزارہ کی طرف بھاگ گیا۔اس کی اولاد پکھلی، دھموڑ، ہزارہ، سوات اور بنیر کے اطراف میں پائی جاتی ہے اور پائنزئی کے نام سے مشہور ہے۔تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 748 کے مطابق "سدھن قوم نے سدھنوتی میں جو انہی کے نام پر پونچھ کی ایک مشہور مردم خیز تحصیل ہے کئی دیہات اپنے قبضے میں کر لئے۔ان کی طرز حکومت بھی افغان قبائل کی مانند تھی۔ایک قبیلہ کا ایک خان یعنی سردار ہوتا تھا ہر ایک بڑے سردار نے اپنے اپنے علاقے میں کوئی نہ کوئی قلعہ بنوا رکھا تھا۔اس زمانہ میں قلعہ کو دیلی کہتے تھے۔"

ماکو خان کی اولاد کو آل کہلاتی ہے اس کے علاوہ اس کی کئی ذیلی شاخیں ہیں انساب القبائل اکبریا جلد چہارم ص ۳۹۰ کے مطابق ماکو خان کے تین فرزند سنگ خان، ملدہا خان، و صوبہ خان تھے۔ماکو خان کی

تیرہویں پشت میں جمیل خان قابل زکر گزرے ہیں ان کی اولاد جمیل آل کہلاتی ہے۔جمیل خان کے چھ فرزند احمد علی، روشن علی خان، حسن علی لاولد، جنگ باز خان، مہدی خان و اکبر علی خان تھے۔احمد علی کی تیسری پشت میں مولوی میر عالم خان مصنف تاریخ آزادی کشمیر، اسمٰعیل خان و غازی ملت سردار محمد ابراہیم خان بانی صدر آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر قابل زکر گزرے ہیں۔غازی ملت نے اقوام متحدہ میں کشمیر کا موقف جاندار طریقے سے پیش کیا یہاں صرف شجرہ کا اندراج کیا جانا مقصود ہے۔آپ کے تین فرزند جاوید ابراہیم خان، سردار خالد ابراہیم خان، ایم ایل اے و سربراہ جموں و کشمیر پیپلز پارٹی اور فاروق ابراہیم خان۔روشن علی خان کی چوتھی پشت میں سردار محمد نزیر خان پرنسپل ایلیمنٹری کالج راولاکوٹ و سابق پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول سنگولہ ہیں آپ نے سنگولہ کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ماکو خان کی پندرہویں پشت میں ممتاز قانون دان سردار محمد سیاب خالد خان، ایڈووکیٹ سابق وزیر حکومت و سپیکر اسمبلی و قائمقام صدر آزاد کشمیر قابل زکر شخصیت ہیں۔ان کے چار فرزند شاہد خالد IPS اسمبلی، شازب خالد، شہزاد خالد و عدنان خالد ہیں۔صوبہ خان بن ماکو خان کی چوتھی پشت میں فقیر خان تھے انکے دو فرزند ماجم خان و شاہمیر خان تھے ماجم خان کی چوتھی پشت میں کرنل محمد سرور خان و محمد انور خان ریٹائرڈ DIG قابل زکر ہوے محمد سرور خان کے دو فرزند کرنل پرویز سرور و کیپٹن نوخیز سرور ہیں۔محمد انور خان کے پانچ بیٹے انجینیر تنویر انور، سردار طاہر انور خان ایڈووکیٹ سابق وزیر حکومت، میجر زبیر انور، میجر منیر انور و کیپٹن توقیر انور ہیں۔شاہمیر خان کی چوتھی پشت میں محمد یوسف خان و شمس الدین پسران جنگی خان تھے محمد یوسف کے سات فرزند محمد عزیز خان، محمد ایوب خان ریٹائرڈ ناظم علی تعلیمات، محمد صادق ناظم تعلیم، محمد صدیق، محمد صابر و عبدالخالق خان سابق چیئرمین PDA ہوے محمد عزیز کے فرزند شفقت عزیز DFO ہیں محمد ایوب کے فرزند اسرار ایوب ڈپٹی ڈائریکٹر احتساب بیورو ہیں۔شمس الدین کے فرزند محمد آزاد ہیں ان کے دو فرزند خضر حیات و شوکت حیات ہیں۔کرنل ڈاکٹر محمد اشفاق خان، امتیاز خان ایکسین PWD، ایاز اسلم سیکرٹری محتسب و اعجاز اسلم کا تعلق بھی اسی شاخ سے ہے۔صوبہ خان کی بارہویں پشت مین سردار محمد خورشید خان سابق ناظم اعلی تعلیمات ہیں۔ماکو خان کی نویں پشت میں مجاہد خان، مدا خان و پنوں خان قابل زکر گزرے ہیں۔مجاہد خان کی چوتھی پشت میں نتھو خان، نور خان، سامد و خان و نصرو خان پسران کمال خان تھے۔نتھو خان کے دو فرزند باز خان و محمد یار خان تھے۔باز خان کے پوتے محمد آزاد خان ہین جن کے فرزند طلعت محمود خان اور یجنل منجر UBL قابل زکر ہیں موصوف بی کام میں راقم کے کلاس فیلو تھے۔محمد یار کی تیسری پشت میں سردار مختیار خان

ایڈووکیٹ، ڈاکٹر محمد شریف، عبدالرشید ٹھکیدار محمد عارف خان قابل زکر ہیں۔ سامدو خان کی چوتھی پشت میں محمد اسحاق، محمد اشرف و محمد نزیر خان ماہر مضمون ایلیمنٹری کالج راولاکوٹ قابل زکر ہیں۔ پنوں خان کی پانچویں پشت میں محمد افضل خان ریٹائرڈ صدر معلم ہوے ان کے تین بیٹے ممتاز افضل، امتیاز افضل و سردار اعجاز افضل خان امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر قابل زکر شخصیت ہیں۔ پنون خان ہی کی چھٹی پشت میں محمد الطاف خان، محمد ظریف خان و سردار محمد رحیم خان ایڈووکیٹ ممتاز سیاسی وسماجی رہنماء ہیں۔ مجاخان کی پانچویں پشت میں کڑکو خان تھے ان کی تیسری پشت میں علی بہادر خان تھے جن کے پانچ فرزند محمد سرور خان، محمد آزاد خان، سردار رفیق محمود خان ایڈووکیٹ، سابق چیئر مین سروس ٹربیونل قابل زکر ہیں۔

کسرٹی خان کی اولاد سے جہلو خان قابل زکر گزرے ہیں ان کی اولاد جہلوال مشہور ہے اور ترنوٹی ہورنہ میرہ میں آباد ہے ان کی اولاد سے شاہولی خان تھے ان کے تین بیٹے محمد عالم خان، عالمشیر خان و عطامحمد خان تھے۔ محمد عالم خان کے فرزند کالا خان تھے ان کے چھ بیٹے حوالدار (ر) محمد نزیر خان، محمد زرین خان، ڈاکٹر محمد نوار خان، محمد کریم خان، خادم حسین خان و نزاکت حسین خان ہیں۔ محمد نزیر خان سابق کونسلر معروف سیاسی وسماجی رہنما ہیں کشمیر ان میڈیکل سنٹر میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کے تین فرزند وقاص، واجد و واسد ہیں۔ محمد زرین خان کے پانچ بیٹے زبیر، مظاہر، عبدالوحید، وہاب و عبید ہیں۔ ڈاکٹر محمد نواز خان قابل زکر شخصیت ہیں پونچھ ڈولپمنٹ فورم کے پلیٹ فارم سے تعمیر وترقی کے لیے بھرپور کردار ادا کررہے ہیں کشمیر ان میڈیکل سنٹر راولاکوٹ کے مالک ہیں خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہیں آپ کی دو بیٹیاں ڈاکٹر آمنہ MBBS کر چکی ہیں اور ماریہ بقائی میڈیکل کالج کراچی میں MBBS میں زیر تعلیم ہیں ان کے فرزند بلال فوجی فاونڈیشن راولاکوٹ میں میٹرک سائنس کے طالب علم ہین محمد کریم خان کے دو فرزند وقار و بمیر ہیں۔

شیخو خان کی بارہویں پشت میں شمس خان تھے ان کے چار فرزند کرنل محمد امیر خان، محمد خان، مولوی محمد سید خان و مولوی نزیر احمد خان عرف بیر خان معروف گزرے ہیں۔ مولوی نزیر احمد خان کے سات بیٹے محمد اعظم خان، قاری محمد فیض خان، پروفیسر محمد اسلم خان، محمد صادق، ڈاکٹر محمد اقبال خان، پی ایچ ڈی، محمد شریف و محمد یونس خان ہیں۔

بیگو خان بن نیل سی خان کے فرزند جبو خان مشہور معروف گزرے ہیں جن کی اولاد جبال کہلائی۔ جبو خان کے تین بیٹے سید خان، بکمر خان و بنی خان تھے۔ سید خان کے دو فرزند بمیر خان و کبیر خان تھے۔ بمیر خان

کے پوتے مید خان پرتھم خان و خواص خان پسران پیرم خان تھے۔ مید خان کی اولاد کہکوٹ نامنوٹہ میں آباد ہے۔ اور مید آل کہلاتی ہے۔ خواص خان کی اولاد سے جمو آل، مرزیال، پھلوال و جھنڈ لال معروف ہیں۔ کمیر خان کے دو فرزند علی خان و سوجل خان تھے۔ علی خان کی اولاد علی آل اور سوجل خان کی اولاد سوجل آل مشہور ہے۔ سوجل خان کے فرزند فقیر خان و ناتھ خان تھے۔ ناتھ خان کے تین بیٹے گھیوا خان، ہمت خان و کھیکا خان تھے۔ ہمت خان کی اولاد کہکوٹ میں آباد ہے۔ گھیوا خان تین فرزند بدھا خان، کاماں خان و میرو خان گزرے ہیں۔ بدھا خان کے دو بیٹے نجم خان و محمد شیر خان تھے۔ نجم خان کے دو فرزند گل محمد خان و جمالدین خان ہوئے۔ گل محمد خان کے پانچ فرزند حاجی محمد زمان خان، حاجی محمد حنیف خان، حاجی محمد افسر خان، حاجی محمد حسین خان و الحاج محمد یعقوب خان ہوئے۔ حاجی محمد زمان خان سابق ایم ایل اے ممتاز سیاسی وسماجی رہنما تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپ کے پانچ فرزند منظور الزمان، مقصود الزمان، مقبول، محمود و محبوب ہیں۔ حاجی محمد حنیف خان کے چھ بیٹے مسعود، منصف، آصف، عامر، آفاق و فلک ہیں۔ حاجی محمد افسر خان کے تین فرزند خالد، عابد وساجد ہیں حاجی محمد حسین کے فرزند ہمایوں حسین ہیں۔ الحاج محمد یعقوب خان سابق وزیر صحت عامہ و وزیر صنعت وتجارت و ایم ایل اے آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے مرکزی رہنما ہیں آپ نے ریکارڈ تعمیراتی کام کروائے ہیں علی سوجل، کہکوٹ، پکھر، بن بیک، سنگولہ، حسین کوٹ بن جوسہ ضلع پونچھ کے تمام پسماندہ علاقوں کی تعمیر وترقی کے لیئے شب وروز کوشاں رہے۔ لوگوں کو روزگار مہیا کیا۔ پسماندگی دور کرنے کے لیئے بھرپور عزم رکھتے ہیں عوام حلقہ نمبر 3 راولاکوٹ نے آپ کی خدمات کے صلے میں دوسری بار قانون ساز اسمبلی کے لیئے منتخب کیا خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے آپ کے دو فرزند فیصل و فواد ہیں۔ جمال دین کے تین فرزند محمد دین خان محمد صالح خان و محمد اسماعیل خان ہوئے۔ محمد شیر خان کے دو بیٹے گل محمد خان و محمد شریف خان ہوئے۔ ماکو خان کی دسویں پشت میں جمدار خان پوٹھی مکوالاں سے کہوکوٹ سکونت پزیر ہوے ان کے دو فرزند غلام علی و نواب علی تھے غلام علی کے دو بیٹے فروز خان و امام دین خان تھے فروز خان کے دو فرزند عبدالحسین خان و محمد رحیم خان ہوے عبدالحسین خان کے پانچ فرزند محمد بشیر خان، محمد ارشاد خان، محمد سلیم، محمد خورشید و محمد محمود ہیں۔ محمد بشیر خان PA چئر مین سروس ٹربیونل ہیں ان کے فرزند قمر ہیں۔

ہبو خان کے تین بیٹے بھیکھو خان، شیخو خان (ولی کامل) و نکا خان گزرے ہیں۔ بھیکھو خان کی اولاد بھیکھوال شاخ کہلاتی ہے اور یہ بھیکھ میں آباد ہیں۔ بھیکھو خان کے تین فرزند سادہ خان، سلطان خان اور

بیگ خان تھے۔سادہ خان کے تین بیٹے احمد اللہ خان، پھیکا خان وتیغو خان تھے۔احمد اللہ خان کے فرزند راجولی خان کے تین بیٹے بہادر علی خان، محبت خان وفضل خان ہوئے۔سلطان خان کے دو بیٹے کامدار خان وجمیل خان تھے۔کامدار خان کے دو بیٹے شیر دلی خان وملکو خان تھے۔شیر دلی خان کے بھی دو بیٹے کالا خان وجنگی خان تھے۔کالا خان کے فرزند چھبو خان سنگولہ بنی میں آباد ہوئے آپ کے فرزند عبدالحسین ہیں۔جمیل خان کے چار بیٹے مستو خان، محمد علی خان، ملکو خان ومتولی خان تھے۔محمد علی خان کے دو فرزند مانعلی خان ونواب علی خان تھے۔مانعلی خان کے تین بیٹے سخی محمد، محمد عالم ومحمد قاسم ہوئے۔سخی محمد خان کے فرزند محمد لطیف خان ہیں۔محمد عالم کے چار فرزند میر افضل، سرور خان، محمد اشرف ومحمد انور ہیں۔قاسم خان کے دو بیٹے گلزار خان ومظفر خان ہوئے۔گلزار خان کے فرزند میجر مصطفیٰ کمال ہیں۔نواب علی کے فرزند صوبیدار اقبال خان صاحب اولاد ہوئے۔سادہ خان کے فرزند پھیکا خان تھے جن کے پانچ فرزند محمد علی، فیض بخش، رنگی خان، غلام علی ودوست محمد خان ہوئے۔دوست محمد خان کے دو بیٹے منور حسین ومحمد حنیف ہوئے۔

ٹوپہ دھمنی

بھیکھو خان کے بھائی شینخو خان کے فرزند ہیوا خان کے پانچ بیٹے ابو خان، جانسہ خان، سکندر خان، سیسار خان وترائی خان تھے۔ترائی خان کے سات فرزند رحمت علی خان، فتح محمد، میر باز خان، جلال میر خان، کھنگرا خان وماجا خان تھے۔ماجا خان کی اولاد ماجا آل کہلاتی ہے۔ماجا خان کے فرزند راج ولی خان کے واحد فرزند حتولی خان کے پانچ بیٹے عالمشیر خان، محمد شیر خان، نواب خان، علی بہادر خان وہنس خان تھے۔عالمشیر خان کے چار فرزند نمبردار فیروز خان، یعقوب خان، مختار خان وخوشحال خان تھے۔نمبردار فیروز خان کے تین فرزند محمد اکرم خان لاولد نمبردار محمد عارف خان ومحمد صدیق خان تھے۔نمبردار محمد عارف خان حال نائب تحصیلدار کے دو فرزند محمد زبیر عارف اور عبدالکبیر عارف ہیں۔ان ہی نمبردار محمد عارف خان نائب تحصیلدار کے دو فرزند محمد زبیر عارف اور عبدالکبیر عارف ہیں۔ان ہی نمبردار محمد عارف خان نائب تحصیلدار سے ماجیال خاندان اور رحمتال خاندان کے حالات معلوم ہو کر درج ہوئے۔محمد صدیق خان کے تین بیٹے عبدالصبور خان، عبدالشکور خان وعبدالغفور خان ہیں۔یعقوب خان کے پانچ بیٹے لعل خان، حوالدار محمد سرور خان، محمد حیات خان، محمد امیر خان ومحمد عزیز خان ہیں۔مختار خان کے تین بیٹے محمد افسر خان، محمد رشید خان ومحمد حنیف خان ہیں۔خوشحال خان کے چار بیٹے محمد گلزار خان، محمد اشرف، محمد منشاد خان ومحمد سعید خان ہیں۔محمد شیر خان کے پانچ فرزند غلام حسین

خان، شہادت خان، خان محمد خان کی اولادیں موجود ہیں۔جبکہ محمد افسر خان اور نوازش علی خان لاولد ہوئے۔غلام حسین خان کے تین فرزند بھادل خان، محمد سرور خان وامیر حسین خان ہیں۔شہادت خان کے چار فرزند محمد شفیع خان لاولد، محمد شریف خن، محمد رحیم خان ونائب صوبیدار (ر) محمد حنیف خان اولاد والے ہیں۔خان محمد خان کے چار فرزند محمد یوسف خان، محمد عارف خان، محمد مکھن خان ومحمد اختر خان ہیں۔نواب خان کے تین فرزند گلاب خان دیوان علی خان وجمس خان تھے۔گلاب خان کے پانچ فرزند محمد سعید خان، شیر حسین خان، محمد نذیر خان، محمد اختر خان وعبدالقیوم خان ہیں۔دیوان علی خان کا ایک ہی فرزند کرامت حسین خان ہے۔جمس خان کے چھ فرزند جنت حسین خان، زاہد حسین خان، فدا حسین خان، عابد حسین خان وجمیل حسین خان ومظفر حسین خان ہیں۔علی بہادر خان کے تین فرزند کالا خان عرف قابل خان، منشی محمد حسین خان وگل حسین خان ہیں۔کالا خان کے پانچ فرزند کمال خان، حبیب خان، شمریز خان، خورشید خان وطالب حسین عرف پرویز خان ہیں۔منشی محمد حسین خان کے نو فرزند ممتاز حسین خان، عابد حسین خان، زاہد حسین خان، افتخار حسین خان، محمد رؤف خان، حسیب خان، عمران خان، عرفان خان وکامران خان آخر الذکر پانچ نواسگان سجادل خان اعوان سنگولہ ہیں۔گل حسین خان کے چار بیٹے محمد طارق خان، محمد فاضل خان، محمد سعید خان ومحمد حسیب خان ہیں۔ہنس خان کے چار فرزند لعل خان، جلال خان، سید محمد خان وسید اکبر خان ہیں۔لعل خان کے چار بیٹے عبدالحمید خان، محمد اعظم خان، ذوالفقار خان، ومحمد رحیم خان ہیں۔جلال خان کے پانچ فرزند محمد صابر خان ولائت خان، محمد شاکر خان، سہراب خان ومحمد صادق خان ہیں۔سید محمد خان کے پانچ بیٹے محمد شریف نیازی، محمد نذیر خان، محمد مشتاق خان، محمد الطاف خان ومحمد افتخار خان ہیں۔سید اکبر خان کے دو فرزند محمد شفاعت خان اور محمد کفایت خان ہیں۔ماجا خان کی اولاد ماجال خان کہلاتی ہے اور رحمت علی خان کی اولاد رحمت آل کہلاتی ہے۔بروئے کتاب انساب القبائل اکبریہ رحمت علی خان کے سات بیٹے جنگباز خان، کیڑا خان، کالو خان، شیر باز خان، نواب محمد وفتح محمد تھے۔بروئے نسب نامہ کیڑا خان کی اولاد رقبہ بیلیاں موضع یا جھیوٹ میں آباد ہے۔جن میں بگو خان، مختیار خان پسران فضل خان بن کیڑا خان قابل ذکر ہیں۔کالو خان کی اولاد موضع دھنی بکالاں ضلع مظفرآباد میں آباد ہے۔ان کی اولاد سے جہانداد خان سابق چیئرمین ومحمد فاروق سینئر مدرس قابل ذکر ہیں۔شیر باز خان کے تین بیٹے بوڑا خان، محمد علی وفتح علی تھے۔بوڑا کے چھ بیٹے حسین خان، محمد حسین خان شہید عراق، امیر علی، نور خان وحشمت علی تھے۔حسین خان کے نو بیٹے نائب صوبیدار محمد عارف، عاقی خان، یوسف خان، کالا خان، ریشم خان، محمد صادق، محمد الطاف، محمد نذیر، محمد افسر

ہیں۔محمد عارف کے دو بیٹے عبدالغفار ومحمود خان ہیں۔عاقی خان کے چار بیٹے حبیب خان، شمریز، طارق ونعیم ہیں۔یوسف خان کے دو بیٹے گلزار وعابد ہیں۔کالا خان کے پانچ فرزند محمد عارف، شبیر، فاروق، عبدالخالق وشکیل ہیں۔ریشم خان کے سات بیٹے آفتاب احمد، مہتاب، داؤد، واجد، امجد، محمد حارث وعمران ہیں۔محمد صادق کے تین بیٹے ساجد، ندیم وعاطف ہیں۔محمد الطاف کے دو بیٹے ساجد ویاسر ہیں۔محمد نذیر کے دو بیٹے سرفراز واتمیاز ہیں۔محمد افسر کا ایک بیٹا محمد علی ہے۔نمبردار امیر علی کے دو بیٹے نمبردار سیدل خان وعبدالحسین تھے۔سیدل خان کے دو بیٹے محمد رفیق اور منشی خان سادہ لوح ہیں۔عبدالحسین کی اولاد نرینہ نہیں ہے۔نور خان موضع پٹراٹ میں آباد ہوئے۔ایک بیٹے میجر عارف خان ہیں۔میجر عارف خان کے دو بیٹے نوید عارف منیجر ایم۔سی۔بی اور جاوید عارف ہیں۔حشمت علی کے ایک بیٹے محمد اکبر تھے۔محمد اکبر کے پانچ بیٹے محمد رشید خان بنک آفیسر نیشنل بینک، محمد بشیر، بنک آفیسر نیشنل بینک، خضر حیات، کمال خان، شکیل خان ہیں۔محمد علی خان کے تین بیٹے علی گوہر، فیض طلب وفضل خان ہیں۔علی گوہر کے دو بیٹے ہدایت خان وبگا خان ہیں۔ہدایت خان کے دو بیٹے مکھن خان وخان محمد خان ہیں۔بگا خان کے دو بیٹے محمد ریشم ومحمد شان ہیں۔فیض طلب کے بیٹے سرمت خان کے بیٹے یعقوب، مکھن، ابراھیم معہ اولاد جنڈالی میں آباد ہیں۔فضل خان کے چھ بیٹے جمس خان، محمد خان، فیروز خان، گلاب خان، شیراز خان واقبال خان ہیں۔جمس خان کے دو بیٹے صوبیدار محمد اکبر خان اور صوبیدار محمد حقیق خان ہیں۔محمد خان اور فروز خان لاولد ہوئے۔گلاب خان کا ایک بیٹا افسر خان ہے۔ افسر خان کے تین بیٹے خالد حسین خان، ریاض حسین، عابد حسین ایڈووکیٹ سابق مشیر حکومت ہیں۔شیرا خان کے تین بیٹے شاہسوار خان، گل محمد، محمد سرور ہیں۔شاہسوار کے چار بیٹے شمریز خان، مسعود خان، نثار خان وقاص خان ہیں۔گل محمد کے تین بیٹے سہراب خان، سہیل گل ورضوان گل ہیں۔محمد سرور خان کے پانچ بیٹے ظہیر سرور، عرفان، عدنان، اویس وعبید ہیں۔اقبال خان کے چھ بیٹے حوالدار نکی محمد، عزت خان، حوالدار محمد افضل، محمد آزاد، محمد عاشق، محمد اختر ہیں۔فتح علی کے دو بیٹے محمد ایوب ونیک محمد ہیں۔محمد ایوب کے ایک بیٹے سید حسین ہیں۔نیک محمد کے دو بیٹے جنت حسین، امیر حسین ہیں۔نواب محمد خان کے ایک بیٹے مصدر علی تھے۔مصدر علی کے ایک بیٹے گوہر علی کے دو بیٹے فتح شیر وبلور علی تھے۔فتح شیر کے ایک بیٹے نمبردار محمد اکبر خان تھے۔ان کے ایک بیٹے نمبردار محمد اکرم خان کے دو بیٹے عبدالرحمان خان ومحمد خلیل ہیں۔بلور علی کے تین بیٹے مولوی سید محمد خان، افسر خان وسلیمان خان ہیں۔مولوی سید محمد خان کے چار بیٹے عبد القیوم، خادم حسین، محمود حسین، عابد حسین ہیں۔ افسر خان کے چار بیٹے محمد صابر، محمد صدیق، انجینئر محمد فاروق خان

، محمد اسلم خان ہیں۔سلیمان خان کے دو بیٹے محمد گلزار وخالد حسین ہیں۔فتح محمد ولد رحمت علی کے بیٹے میرباز خان کے تین بیٹے رنگباز خان، شمس خان، صوبہ خان تھے۔رنگباز خان کے تین بیٹے موتہا خان، خانولی خان ومصاحب خان تھے۔موتہا خان کے دو بیٹے نمبردار نابو خان وشاہ محمد خان تھے۔نمبردار نابو خان کے دو بیٹے نمبردار محمد ایوب خان، محمد جاوید خان ہیں۔نمبردار محمد ایوب خان کے تین بیٹے عبدالوحید خان، محمد شعیب وعبدالرؤف ہیں۔محمد جاوید خان کے پانچ بیٹے پرویز، عبدالغفور، عبدالصبور، مسعود ویاسر جاوید ایڈووکیٹ ہیں۔شاہ محمد خان کے دو بیٹے نقی محمد خان وپہلوان خان ہیں۔نقی محمد خان کے نو بیٹے عبدالحمید، مولوی محمد خان، ارشد حسین، محمد ارشد، محمد اصغر، امجد حسین، اسجد حسین، اظہر محمود واجمل خان ہیں۔پہلوان خان کے چار بیٹے غلام مصطفیٰ خان، ظفر اقبال خان، نزاکت خان وانجم ضیاء ہیں۔شمس خان وصوبہ خان لاولد تھے۔خانولی خان کے چار بیٹے نمبردار اقبال خان، عدل خان، گل حسین خان وجعفل خان ہیں۔اقبال خان نمبردار کے واحد بیٹے نمبردار جعفر خان کے سات بیٹے محمد یونس خان، محمد ارشاد، محمد جاوید، محمد منشاد، محمد سجاد، محمد شاہد وجہانگیر خان ہیں۔عدل خان کے دو بیٹے میرا کبر خان، مصری خان ہیں۔میرا کبر خان کے چار بیٹے محمد عزیز، محمد اختر، محمد ارشاد ومحمد زاہد ہیں۔مصری خان کے پانچ بیٹے شارف، محمد آزاد، محمد نسیم، قیوم ونعیم خان ہیں۔گل حسین خان کے دو بیٹے محمد افسر وجھلا خان ہیں۔محمد افسر خان کے چار بیٹے محمد اعظم، محمد اکرم، ممتاز خان ومحمد افضل ہیں۔ جعفل خان کے واحد بیٹے محمد خورشید خان ہیں۔مصاحب خان کے ایک بیٹے نمبردار خان محمد خان ہیں۔نمبردار خان محمد خان کے چھ بیٹے محمد اکرم خان، محمد نذیر خان، محمد رفیق خان، محمد سلیم خان، محمد منظور خان منیجر زرعی ترقیاتی بینک ومحمد داؤد خان ایڈووکیٹ ہیں۔ جنگباز خان کے ایک بیٹے محمد شیر خان تھے۔محمد شیر خان کے تین بیٹے نمبردار فقیر محمد خان۔محبوب خان وشیر احمد خان تھے۔نمبردار فقیر محمد خان کے چار بیٹے نمبردار سردار خان، علی محمد خان ریشم خان ومیر احمد خان ہیں۔سردار خان نمبردار کا ایک ہی بیٹا محمد نیاز خان ہے۔علی محمد خان کا ایک ہی بیٹا محمد سرور خان ہے۔ریشم خان کا ایک ہی بیٹا منظور حسین خان ہے۔میر احمد خان کے تین بیٹے شاہد احمد، ظہیر وذیشان ہیں۔محبوب خان کے چار بیٹے منصف خان لاولد محمد یوسف، محمد عارف ومعروف حسین ہیں۔محمد یوسف کے دو بیٹے امتیاز خان وعمران خان ہیں۔محمد عارف کے تین بیٹے آصف، توصیف وعاطف ہیں۔معروف حسین کے پانچ بیٹے حق نواز، ضیاء، احسان، فیضان، مہران ہیں۔شیر احمد خان کے دو بیٹے منشی خان وعاشق خان ہیں۔منشی خان کے دو بیٹے محمد اعجاز ومحمد ایاز ہیں۔عاشق خان کے دو بیٹے افراز وسرفراز ہیں۔ماکو خان کی چھٹی پشت میں خواجہ خان تھے ان کی اولاد خواجہ آل کہلاتی ہے ان کی چوتھی پشت میں ملکو

خان پونچھی سے کیتھان دھمنی میں آباد ہوے ملکو خان کے چار فرزند زمان علی خان، فقیر خان، فتح شیر وعلی گوہر تھے زمان علی کے فرزند غلام حسین تھے جن کے دو فرزند منصف خان و عبدالخالق خان AEO قابل ذکر ہیں۔

کسرال شاخ سے کسرا خان گیارہویں پشت میں جمیل خان بن جیوا خان چھتر نمبر 1 باغ میں آباد ہوئے۔ جن کے فرزند کالا خان کے تین بیٹے برجو خان سنگولہ کلسن میں آباد ہوئے۔ کلہ خان چھتر و ناصر علی خان چھتر 1 میں ہی آباد ہوئے۔ برجو خان کے تین بیٹے فتح خان، محمد حسین و محمد زمان ہوئے۔ فتح خان کے فرزند عاقی خان ہیں۔ جن کے چار بیٹے یٰسین، بشیر، شبیر و امتیاز ہیں۔ محمد زمان کے فرزند محمد کریم، محمد عزیز و محمد صدیق ہیں۔ بھوتو خان بن سینسار خان بن ہیوا خان بن شینخو خان کی اولاد بھوتوال شاخ کہلاتی ہے۔ بھوتو خان کی اولاد سے ماجم خان حسین کوٹ میں آباد ہوئے۔ ماجم خان کی تیسری پشت میں پیرو خان تھے جو سنگولہ نمب میں آباد ہوئے۔ پیرو خان کے تین فرزند علی گوہر لاپتہ، سمندر علی، بیرولی تھے۔ سمندر علی کے فرزند محمد دین تھے جن کے تین بیٹے یعقوب خان، ایوب خان و اشرف خان ہیں۔ نمب سنگولہ میں آباد جبال شاخ کے فتح علی خان جبوتہ سے سنگولہ آباد ہوئے۔ فتح علی کے تین بیٹے شیر علی خان، جعفرا خان و ہنس خان تھے۔ شیر علی خان کے فرزند جمس دین تھے جن کے تین فرزند محمد امیر، محمد خان و محمد شاکر خان ہیں۔ محمد امیر کے دو فرزند محمد اکرم و محمد رحیم ہیں۔ محمد خان کے تین بیٹے شریف، ظریف و زرین ہیں۔ جعفرا خان کے دو فرزند بلوچ خان و عبداللہ ہیں۔ بلوچ خان کے فرزند حسن محمد خان ہوئے۔ عبداللہ کے سات فرزند جان محمد، نور محمد، بابر، عارف، عبدالرؤف، شارف و آصف ہیں۔ عبدالرؤف وزیر اعظم ہاؤس مظفرآباد میں ٹیلی فون آپریٹر ہیں۔ ہنس خان کے فرزند خان محمد خان کے بیٹے عبدالقیوم خان ہیں۔ دبن سنگولہ: نواب جسی خان کی 18 ویں پشت میں بہادر علی خان و فیروز دین خان پسران غلام علی خان بن روشن علی خان بن بھولا خان (جدامجد بھولا آل) بن تاجو خان بن اسجت خان بن لعل خان بن سودہ خان بن خواص خان (خواص آل) بن سہیو خان بن دلگر خان بن سلیم خان بن سکندر خان بن ہیوا خان بن شینخو خان بن ہنبو خان بن نیل سی خان بن سیل خان بن نواب جسی خان تھے۔ بہادر علی خان نے کیپٹن علی اکبر اعوان کمپنی کمانڈر کی کمپنی میں جرات و بہادری کی داستان رقم کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا آپ کی شہادت کے بعد آپ کے فرزند محمد یعقوب خان برمنگ میں آباد ہوئے۔ فیروز دین خان کے اکلوتے

فرزند محمد عارف خان دبن سنگولہ میں آباد ہیں۔ برمنگ شاخ سے خان محمد، محمد شفیع، میر عالم، محمد نسیم پسران فتح دین بن محمد بخش بن ناظر خان، غازی محمد امیر، گلزار خان، حسین خان پسران غلام محمد بن احمد علی قابل ذکر ہیں۔ شینخو خان کے پوتے جانسہ خان بن ہیوا خان گزرے ہیں ان کی اولاد بنجوسہ میں آباد ہے ان کی ساتویں پشت میں سعد اللہ خان بن نتھا خان بن اجمیر خان بن نذر خان بن پرت خان بن اسمعیل خان بن کبیر خان، بانی شاخ تھے۔ ان کی پانچویں پشت میں فقیر محمد خان بن فتح شیر خان بن محمد علی خان بن بختی خان بن سودہ خان ہوئے جن کے دو فرزند محمد ریشم خان صحافی و محمد حنیف خان ہیں۔ محمد ریشم خان کے تین بیٹے محمد شبیر خان سابق چیئر مین یونین کونسل، محمد رفیق خان ڈپٹی پی آر او آزاد کشمیر اسمبلی و محمد عارف ہیں۔ غلام محمد خان کے چار بیٹے عقل حسین، عطر حسین، مقبول حسین و محمد حسین ہیں۔ شینخو خان کی چھٹی پشت میں مہمو خان گزرے ہیں۔ آپ کی اولاد ماہنوال کہلاتی ہے۔ مہمو خان کی ساتویں پشت میں کیپٹن فرمان علی خان تھے۔ آپ 1947ء سے قبل برٹش آرمی میں تھے۔ 1947ء کے جہاد آزادی کشمیر میں کیپٹن حسین خان کی قیادت میں حصہ لیا، 1948ء میں ویلفیئر آفیسر سدھنوتی مقرر ہوئے۔ آپ کے پوتے مظفر حسین خان سیکرٹریٹ برقیات مظفرآباد میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ شینخو خان کی تیسری پشت میں بھوتو خان تھے جن کی اولاد حسین کوٹ میں آباد ہے اور بھوتوال کہلاتی ہے۔ بھوتو خان کی پانچویں پشت میں ولیداد خان و اصل خان پسران گلو خان تھے۔ اصل خان کی تیسری پشت میں کیپٹن حسین خان شہید فخر کشمیر گزرے ہیں۔ کیپٹن حسین خان کے پوتے محمد ایوب خان سینئر سکیل سٹینوگرافر محکمہ برقیات ہیں۔ ولیداد خان کی چوتھی پشت میں علی بہادر خان ہوئے۔ جن کے چار فرزند محمد حسین لاولد، صوبیدار عبدالحسین، سید حسین و سید اکبر خان ہیں۔ سید اکبر خان کے پانچ بیٹے محمود خان، سعید، شہزاد، وحید و کاشف ہیں۔ محمود خان محمد افسر اعوان ساکن سنگولہ بانڈیاں کے داماد ہیں۔ ماکو خان کے بھائی دولو خان کی تیسری پشت میں قمر خان تھے ان کی اولاد سے سردار خان بہادر خان سابق وزیر حکومت ممتاز سیاسی و سماجی شخصیت قابل ذکر ہیں ان کے دو فرزند الطاف حسین خان و محمد آصف خان ہیں۔ سیل خان کی تیسری پشت میں جھنج خان تھے ان کی چوتھی پشت میں جیتو خان گزرے ہیں ان کی بارہویں پشت میں سردار نسیم احمد سرفراز ممبر کشمیر کونسل و چیئر مین آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس مالیاتی بورڈ قابل ذکر شخصیت ہیں۔

پلندری:

انساب القبائل اکبریا جلد چہارم کے مطابق سیل خان کے چھ فرزند حسن خان، لال خان، نیل سی خان، جیتال خان، تمبر خان و کپوری خان تھے حسن خان کے پوتے جھنجھ خان بن چھافا خان کی قبر پلندری میں ہے ان کی دسویں پشت میں محمد علی بن بلند خان بن سانولہ خان بن غریب خان بن سہنسا خان بن شیرد خان بن سلیمان خان بن بھیم خان بن موسیٰ خان بن اخلاص خان گزرے ہیں ان کے چھ فرزند فہیم خان، سردار مہندا خان، مہندی خان، عاقی خان، فروز خان و شمس خان تھے سردار مہندا خان کے فرزند بابائے پونچھ کرنل خان محمد خان نے دوسری جنگ عظیم میں عظیم کارہے نمایاں سرانجام دیے اس احسن کارکردگی پر برطانوی حکومت نے خانصاحب کا خطاب دیا 1933 تا 1946 تک کشمیر اسمبلی کے ممبر رہے راقم کے والد مرحوم سردار محمد خان نمبر دار آف سنگولہ کے ساتھ ان کے خصوصی مراسم تھے آپ کے تین فرزند میجر علی محمد خان، کرنل تقی محمد خان و محمد قیوم خان ہوئے کرنل تقی محمد خان کے فرزند ڈاکٹر محمد نجیب تقی موجودہ حکومت میں وزیر صحت عامہ قابل ذکر شخصیت ہیں۔

کسرا خان کے پانچ فرزند دھمل خان، بسلو خان، منگی خان کیلو خان و سوجی خان تھے دھمل خان کی آٹھویں پشت میں عسکری خان گزرے ہیں۔ان کی پانچویں پشت میں جانی بیگ خان بانی شاخ جانی بیگال گزرے ہیں۔انساب القبائل اکبریہ جلد چہارم کے مطابق جانی بیگ خان کی پانچویں پشت میں شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خان ہیں۔آپ دارالعلوم پلندری کے مہتمم اور ممتاز عالم دین و قابل ذکر مذہبی' سیاسی و سماجی شخصیت ہیں۔آپ کے پانچ فرزند مولانا محمد سعید خان' قاری محمد مسعود' حافظ محمد ظہیر' اسد یوسف و ارشد یوسف ہیں۔چوکیاں جلماڈی میں سردار فتح محمد خان کی تیسری پشت میں سردار عبدالقیوم خان' صوبیدار عبدالنصیر خان' و محمد نجیب قادری پسران سردار پیر محمد خان بن سردار محمد اشرف خان ہیں۔عبدالنصیر خان کے فرزند تنویر ہیں۔محمد نجیب قادری سیکشن آفیسر سروسز قابل ذکر ہیں۔ان کے دو فرزند کوثر نجیب و انجم نجیب ہیں۔

کہیل ٹوپی، ہجیترہ و ملوٹ باغ:

ماکو خان بن سیل خان کی اولاد ٹوپی، ہڑاٹ، پوٹھی، ہتالمیرہ وغیرہ میں آباد ہے۔ماکو خان کے تین فرزند سنگ خان، لدھا خان و صوبہ خان تھے۔سنگ خان کے تین بیٹے کھوکھر خان، عالی خان و غریب خان تھے۔عالی خان کی اولاد کہیل ٹوپی میں آباد ہے ان کے فرزند صاحب دین و سراب خان تھے۔صاحب دین کے

تین بیٹے خیرد خان، فوجو خان و اچھا خان تھے۔خیرد خان کے دو فرزند جنگ خان و لال خان تھے۔جنگ خان کے چار بیٹے عالم شیر خان، گلشیر خان، جواہر علی خان و دوست محمد خان گزرے ہیں۔گلشیر خان کے دو بیٹے سلطان محمد خان و محمد امیر خان ہوئے سلطان محمد کے تین فرزند محمد الطاف، محمد گلزار و کمھن ہیں محمد امیر کے تین بیٹے عاشق حسین، شاہد حسین و بابو ہیں جواہر علی خان کے چھ فرزند محمد شفیع، محمد رفیق، مصری خان، محمد صابر، محمد عزیز و رحمت حسین ہیں محمد شفیع کے تین فرزند اشفاق سدوزئی، محمد شبیر و اشتیاق ہیں مصری خان کے دو فرزند اعجاز و ایاز ہیں صابر خان کے دو فرزند امتیاز و ممتاز ہیں عالم شیر خان کے چار بیٹے شاہ محمد خان، شاہ میر خان، میر محمد خان و محمد اعظم خان ہیں شاہ محمد خان کے تین فرزند محمد فاروق خان، محمد طارق شاہین و محمد فاضل خان ہیں محمد طارق شاہین PS ہمراہ وزیر صحت عامہ آزاد کشمیر قابل زکر شخصیت ہیں اس خاندان کا شجرہ نسب ان ہی کے توسط سے شامل کتاب ہوا۔شاہ میر کے فرزند محمد شارف ہیں میر محمد خان کے بیٹے جاوید، پرویز، شیراز، الیاس وغیرہ ہیں محمد اعظم خان کے تین فرزند مشتاق حسین، نقاش و لار ہیب ہیں دوست محمد خان کے فرزند محمد عزیز خان ہوئے ان کے دو بیٹے محمد سلیم و محمد نسیم ہیں فوجو خان کے فرزند کیڑا خان تھے ان کے دو فرزند محمد یار خان و دور باز خان ہوئے محمد یار خان کے تین بیٹے محمد علی خان، لاول خان و گل خان ہوئے محمد علی کے فرزند بلور خان ہیں لاول خان کے فرزند محمد عالم کے بیٹے محمد لطیف خان ہیں گل خان کے دو فرزند عبدالحسین خان و محمد حسین خان ہیں دور باز خان کے دو بیٹے جعفرا خان و ہوشناک خان تھے جعفرا خان کے فرزند گلاب حسین خان کے تین فرزند محمد حلیم محمد عزیز و کالا خان ہیں ہوشناک خان کے فرزند محمد حسین خان ہیں۔لال خان کے تین فرزند حیدر خان، زمانعلی خان وغیرہ ہوئے حیدر خان کے چار بیٹے گلاب خان، محمد عالم، منور خان و گل حسین ہوئے۔زمانعلی کے دو فرزند اقبال و محمد امیر ہیں مور خان کے فرزند صادق وغیرہ ہیں۔اچھا خان کے فرزند بخش خان و نظر علی تھے بخش خان کے دو بیٹے صفدر علی و محبت خان صاحب اولاد ہوئے صفدر علی کے پانچ فرزند نو بہار خان، محمد صدیق خان، محمد شریف خان، محمد سعید خان و عبدالغنی خان ہیں محبت خان کے تین فرزند محمد آزاد خان، محمد یوسف خان و مصری خان ہیں۔

غریب خان کے فرزند ریب خان نے بوجہ خانگی جنگ راولاکوٹ سے ہجرت کر کے ٹوپی قیام کیا۔ریب خان کے فرزند بہرام خان کی اولاد بہرام خان شاخ سے مشہور ہے۔بہرام خان کے فرزند رندولہ خان تھے۔رندولہ خان کے دو بیٹے حمدار خان و غلام خان تھے۔حمدار خان کی چوتھی پشت میں محمد بشیر خان صدر معلم، محمد رشید خان، محمد حفیظ خان سابق وائس چیئرمین یونین کونسل، محمد شبیر، خورشید و ظہیر خان پسران محمد اکبر خان

بن شاہنواز خان بن جنگباز خان بن جمدار خان قابل ذکر ہیں۔ بہرام خان شاخ ہی سے محمد رزاق خان، محمد شبیر ہاشم، عطر حسین، امتیاز محمد بابر و محمد رشید پسران دفتر خان بن ہست خان بن حسن علی بن منگو خان ٹوپی میں آباد ہیں۔ جنگباز خان بن کالا خان بن شاہولی بن منگو خان کی اولاد سنگولہ، پدر ٹوپی میں آباد ہے۔ جنگ باز خان کے پانچ فرزند حشمت علی، بلور خان، گل حسین، علی حسین، علی اکبر ہوئے۔ علی حسین کے بیٹے بشیر و خورشید وغیرہ ہیں۔

گل حسین کے دو فرزند سید محمد خان سنگولہ و محمد یوسف ٹوپی میں آباد ہیں۔ بہرام خان کے بھائی دولت خان کی اولاد بھی ٹوپی میں آباد ہے۔ دولت خان کی ساتویں پشت میں محمد اشرف خان، محمد اسلم خان، محمد اکرم خان و سید اکبر خان پسران سبز علی خان بن مہند و خان بن صوبہ خان بن کرم داد خان بن سایہ خان بن ہندال خان۔ صوبیدار محمد اشرف خان سابق ڈسٹرکٹ کونسلر کے تین فرزند محمد ارشد خان انسٹریکٹر پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ راولاکوٹ، محمد راشد و محمد ساجد ہیں۔ دولت خان ہی کی اولاد سے پروفیسر اعجاز حسین خان ولد محمد حسین، پروفیسر شاذ حسین خان ولد محمد وزیر خان و محمد رحیم خان مدرس ولد شاہمیر قابل ذکر ہیں۔

کسر لی خان کی اولاد سے رسلو خان لوئر طوط باغ میں آباد ہوئے ان کی اولاد رسلو آل کہلاتی ہے ان کے اولاد سے بادل خان، روشن علی و ناصر علی قابل ذکر گزرے ہیں بادل خان کے چار فرزند شیر ولی خان، کالا خان، نصر علی لاولد و بدلی خان تھے شیر ولی کے فرزند حشمت خان تھے ان کے پانچ بیٹے ملوک خان، بلور خان، سلیمان خان، نواب خان و بگا خان ہوئے ملوک کے فرزند محمد خان ہیں ان کے چار فرزند طارق، بابر، آصف و عارف ہیں بلور خان کے چار بیٹے نور خان، نور عالم، شیر افضل لاولد و محمد اسلم خان ہیں نور خان کے دو فرزند رفاقت و صداقت ہیں محمد اسلم خان PS ہمراہ سیکرٹری سروسز قابل ذکر ہیں ان کے فرزند محمد جلیل خان ہیں۔ سلیمان خان کے تین فرزند محمد یامین خان HC محمد یاسین خان منیجر ABL و محمد نذیر خان ہیں نواب خان کے فرزند جعفر خان ہیں بگا خان کے چار فرزند فیض عالم خان، فیض محمد خان، محمد عزیز خان و محمد سلامت ہیں۔ کالا خان کے دو فرزند بہادر خان و بھاگولی خان تھے بہادر خان کے دو فرزند محبت خان و اشرف خان ہوئے بھاگولی کے فرزند عقل دین تھے بدلی خان کے چھ بیٹے محمد غلام خان، گلاب خان، غلام محمد، زمان خان، فتح خان و فروز دین خان تھے فروز دین خان کے چار فرزند محمد حنیف، ابراہیم، مشتاق و منشا خان ہوئے

گجر:

گجر ہندوستان کی قدیم قوم ہے۔ مصنف تواریخ اقوام کشمیر جلد اول ص 410 پر لکھتے ہیں کہ

حضرت اسحاق کی اولاد سے ہیں۔ شام میں حضرت اسحاق کے مذہب پر رہے۔ یونان میں آکر عیسائی ہو گئے۔ ہندوستان میں ہندومت کے پیرو ہو گئے۔ مسلمان صوفیائے کرام کی بدولت مسلمان ہو گئے۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف شاہان گجر کے حوالہ سے صفحہ 450 پر لکھتے ہیں کہ "ان کو ترکوں کا ایک خانہ بدوش خاندان اور کمین طبقہ کی ایک شاخ بتایا گیا۔ گجروں کا اصل وطن وسط ایشیا ہی تھا"۔ اس قوم میں علماء اور مشائخ بھی کثیر تعداد میں گزرے ہیں۔ جن میں حضرت میاں محمد صاحب مصنف سیف الملوک، خواجہ نظام الدین المعروف سائیں صاحب راجوری، حاجی محمد جی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ شاہان گجر ص 136 تا 181 پر سو سے زائد گوتوں کا اندراج کیا گیا ہے۔ ص 137 پر آدانہ گوت سے متعلق لکھا ہے کہ "ان کا نسب گجروں سے نہیں ملتا یہ روایت زیادہ معقول ہے کہ یہ اعوان ہیں"۔ تاریخ ہزارہ مصنف ڈاکٹر شیر بہادر خان پنی ص ۳۳۴ پر تواریخ رحمت خانی کی حواشی کے حوالے سے لکھتے ہیں "پانچویں صدی عسوی گوجر قوم ہندوستان میں آئی۔ اس کا اصلی وطن ایرانی سلطنت میں دریائے سندھ کے مغربی پہاڑوں میں تھی۔ وہاں سے یہ ۵۰۰ صدی عسوی میں آکر پہلے پنجاب، پھر راجپوتانہ ہوتے گجرات، پونہ اور دکن تک پہنچی اور سلطنتیں قائم کیں"۔ گجروں کی سینکڑوں گوتیں مشہور ہیں جن میں سانگو، کوہلی، تکھک، دیڑ، کٹھانہ، چچی، بھٹی، پسوال، بھوملہ، گورسی، ملیسی، کالس، بڈھانہ، جاگل، کسانہ، بھروال، لوریا، دکثار، سید جھکو وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

خان ولی خان پونچھ سے نقل مکانی کرتے ہوئے سنگولہ آباد ہوئے۔ ان کے فرزند گلاب خان تھے جن کے بیٹے حکم دین کے چار فرزند محمد سعید، محمد صدیق، محمد خادم، محمد فاروق ہیں محمد سعید کے تین فرزند قمر الزمان، نواز و امتیاز ہیں۔ محمد صدیق کے تین بیٹے بشارت، ظفر اقبال و سیم ہیں۔ محمد خادم کے سات فرزند خشاد، ابرار، عمران، عرفان، صدام، ناصر و یاسر ہیں۔ محمد فاروق کے تین بیٹے عثمان، زرین و عمر ہیں۔ باغڑیاں سنگولہ میں علی محمد، غلام محمد و یوسف کی اولاد آباد ہے۔ علی محمد کے تین فرزند یاسین، اسحاق و سعد ہیں۔ غلام محمد کے بھی تین ہی بیٹے خلیل، جاوید و زبیر ہیں۔ محمد یوسف کے فرزند شوکت و پرویز ہیں۔

اسلام پورہ پلندری میں دیڑ شاخ سے نور محمد و سائیں محمد ہوئے۔ نور محمد کی اولاد اسلام پورہ میں آباد ہے جن کے چار بیٹے لال حسین، محمد اکبر، محمد سید و ولی محمد تھے۔ لال حسین کے سات فرزند محمد مسکین، محمد نذیر، محمد صادق، محمد عارف، محمد رؤف، محمد یونس و بشارت ہیں۔ محمد اکبر کے فرزند محمد الیاس ہیں۔ محمد سید کے دو فرزند حاجی محمد بشیر و محمد اسلم ہیں۔ حاجی محمد بشیر کے پانچ فرزند محمد افضل، ارشد، عقیل، رضوان و عمران ہیں۔ محمد اسلم کے چار بیٹے

محمد افتخار سٹینوگرافر وزیر اعظم سیکرٹریٹ' رخسار' وقار وغیرہ ہیں۔ ولی محمد کے پانچ فرزند قاری محمد رزاق' محمد جمیل B.Com معاون محکمہ مالیات' محمد صدیق' محمد شفیق و محمد نصیر ہیں۔ قاری محمد رزاق کے تین بیٹے عبدالحمید' محمد ساجد و ماجد ہیں۔ محمد جمیل کے فرزند دانش جمیل ہیں۔ سائیں محمد کی اولاد دراز کھل نزول میں آباد ہے۔ ان کے چار بیٹے فضل حسین' محمد رشید' محمد لطیف و محمد رفیق ہیں۔

پٹھیالی و مظفر آباد میں جھکو شاخ سے میر محمد کی اولاد پٹھیالی میں آباد ہے۔ میر محمد کے تین فرزند کھمن، کالا و مصری لاولد تھے۔ کھمن کے پانچ فرزند الف دین، متولی، علی زمان، یوسف و قلم دین ہیں۔ الف دین پرنٹنگ پریس میں کلرک ہیں ان کا بیٹا اسماعیل ہے۔ متولی کا فرزند اشرف ہے۔ علی زمان کے فرزند سفیر ہیں۔ قلم دین محکمہ مالیات میں ملازم ہیں ان کے فرزند ذیشان احمد ہیں۔ کالا کے چار فرزند سلیمان، بشیر، یوسف و رشید ہیں۔

گکھڑ کیانی مظفر آباد و سنگولہ راولا کوٹ:

گکھڑ حضرت نوح کے بیٹے سام کی نسل سے بتائے جاتے ہیں۔ تاریخ انساب القبائل اکبریا جلد چہارم صفحہ 1197 کے مطابق سام کی بیسویں پشت میں نوشیروان عادل حکمران گزرا ہے۔ نوشیروان کے فرزند فرخ شاہ ستریا الفارس تھے۔ تاریخ سلطان محمود غزنوی کے صفحہ ۵۷ کے مطابق ستریا الفارس کے فرزند یزدجرد تھے تاریخ ایران قدیم ص 76 کے مطابق "خسرو پرویز کی اولاد سے شہزادہ یزدجرد تھا، جن کا بیٹا فیروز تھا۔ اس کی پانچویں پشت میں امیر سبکتگین مشہور و معروف بادشاہ گزرے ہیں۔ سبکتگین کے فرزند نامور سپہ سالار و بادشاہ سلطان محمود غزنوی تھے۔ فیروز کی چھٹی پشت میں گوہر شاہ تھے جن کا تخت کیان تھا جس کی وجہ سے گکھڑ کیانی بھی کہلاتے ہیں۔ گوہر شاہ کی نسل سے گکھڑ شاہ معروف گزرے ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ ص 217 کے مطابق گکھڑ خان سلطان قابل خان کا دوسرا بیٹا تھا۔ محمود غزنوی کے زمانے میں اس نے اپنی قوم کو جو بہت کثرت سے تھی۔ دریائے جہلم کے کنارے آباد کرنے کی اجازت حاصل کی۔ گکھڑ کی چند مشہور شاخیں ادمال، بگیال، سدھال، سکندر آل، سکمال، فیروز آل، مگیال، جتھیال، سارنگیال و نصریال وغیرہ ہیں۔ تاریخ ہزارہ ص ۳۶۵ کے مطابق،، گکھڑ ایرانی الاصل ہیں سلطان محمود غزنوی کے ساتھ وارد پاک و ہند ہوئے۔ ہاتھی خان پہلا شخص ہے جس کو بابر بادشاہ نے خلعت کے ساتھ سلطان کا خطاب دیا،،

محمد عارف اعوان جہلوی کے تصدیق شدہ شجرہ نسب گکھڑ کے مطابق باڈی میر صمدانی مظفر آباد

میں بھولا خان کیانی آباد ہوئے ان کے دو بیٹے فتح محمد و مانجی تھے فتح محمد کے چار فرزند فقیر محمد، قادر علی، ستار علی و محمد علی تھے۔ فقیر محمد کے چار بیٹے عبداللہ، رحمت اللہ، متولی، و صفدر علی تھے۔ عبداللہ کے فرزند کالا خان کے پانچ فرزند علی اصغر، افسر، اشرف، عارف و سرفراز ہوئے۔ علی اصغر کے چار فرزند ندیم، وسیم، نائید و سعید ہیں۔ رحمت اللہ کے چار بیٹے حمید اللہ، حفیظ اللہ، سیف علی و کالا خان تھے۔ حمید اللہ کے دو بیٹے سلیمان و خانیز مان ہوئے۔ سلیمان کے چار بیٹے صادق، رزاق، سجاد و انصر ہیں۔ خانیز مان کے دو بیٹے اشفاق و الطاف ہیں۔ حفیظ اللہ کے پوتے کبیر ولد شاہزمان ہیں۔ سیف علی کے دو فرزند عبدالرحمان و سائیں محمد ہوئے۔ عبدالرحمان کے چھ بیٹے محمد بشیر، شبیر، خورشید، صغیر، سفیر و سدھیر ہیں۔ بشیر کے فرزند شفقت، فرخ، یاسر، ثاقب و عامر ہیں۔ سائیں محمد کے سات فرزند محمد صدیق، سلیم، ارشد، اسد، قیصر ہیں۔ متولی کے دو فرزند شاہ ولی و ذوالفقار تھے۔ شاہ ولی کا فرزند عبدالرحمان ہوا۔ ذوالفقار کے فرزند شاہ زمان ہوئے جن کے بیٹے محمد رفیق کیانی ہوئے ان کے چار بیٹے شاہد' شفاعت، آفتاب و سجاول ہیں۔ صفدر علی کے فرزند محمد زمان ہوئے جن کے تین بیٹے محمد مسکین، شریف و رشید ہیں۔ محمد مسکین کے آٹھ فرزند محمود، داؤد، محبوب، مسعود، ماجد، مدثر، بلال و ادریس ہیں۔ ستار علی کے فرزند ہاشم علی تھے جن کے دو بیٹے شیر زمان و عبدالرحمان ہوئے۔ شیر زمان کے تین فرزند گوہر رحمان، رفیق، و شفیق ہیں۔ گوہر رحمان کے تین فرزند توفیق، کفیل و سہیل ہیں۔ رفیق کے شکیل ہیں۔ شفیق کے شہباز ہیں۔ عبدالرحمان کے دو بیٹے خلیل الرحمان و محمد نذیر ہیں۔ محمد نذیر کے چار بیٹے تنویر، توقیر، جمیل و عدنان ہیں۔ خلیل الرحمان کے عتیق و قدیر ہیں

کیتھان سنگولہ بانڈیاں میں منشی شیر دل کیانی تھے۔ ان کے تین فرزند محمد صدیق، ماسٹر الیاس و سکندر ہیں۔ محمد صدیق کے چار بیٹے یاسین، فاضل، جاوید و عارف ہیں۔ کیھتان میں عبداللہ کیانی کے دو فرزند محمد امیر و محمد کریم ہوئے۔ محمد امیر کے تین بیٹے محمد نذیر، شمریز و عزیز ہیں۔ نذیر کے تین فرزند ساجد، واجد و ارشد ہیں۔ راولا کوٹ پونچھ سے جمعہ خان سنگولہ میں آباد ہوئے۔ ان کے چار بیٹے عبدالکریم، محمد گلزار، امیر محمد و لائق محمد ہیں، محمد گلزار کے چار فرزند جہانگیر، صغیر، شبیر و شعور اور بیٹی سفیرہ گلزار حافظہ و قاریہ ہیں اور قمر السلام للبنات دین سنگولہ میں مہتمم ہیں۔ لائق محمد کے تین بیٹے رمضان، قمر الزمان و رضوان ہیں۔

مغل نیدرائی، پترائٹہ، سنگولہ، ہیجرہ و مظفر آباد:

حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند یافث کے بیٹے ترک تھے۔ قلمی نسب نامہ مغل نیدرائی کے مطابق ترک کی اکتیسویں پشت میں مغول خان و تا تار خان دو بھائی معروف گزرے ہیں۔ جبکہ محمد دین فوق تاریخ اقوام

پونچھ کے صفحہ 327 پر مغول خان وتا تار خان کوترک کی چوتھی پشت میں لکھتے ہیں۔مغول خان کی اولاد مغل کہلاتی ہے۔مغول خان کی تیرہویں پشت میں تومنہ خان تھے۔جن کے دوفرزند قبل بہادر وقاچولی بہادر تھے۔قبل خان بہادر کی چوتھی پشت میں چنگیز خان بڑا ظالم و جابر حکمران گزرا ہے۔جس کے چار بیٹے جوجی خان،اوکتائی خان، چغتائی خان وتولی خان تھے۔مغلوں کی ایک شاخ چغتائی کہلاتی ہے۔چنگیز خان کا فرزند چغتائی خان اس شاخ کا بانی ہے۔قاچولی بہادر کی نویں پشت میں امیر تیمور گورگان برلاس مشہور بادشاہ گزرا ہے۔جس کے چار قابل ذکر فرزند جلال الدین میراں شاہ،امیر زادہ عمر شیخ گورگان،مرزا شارخ ومرزا جہانگیر تھے۔جلال الدین میران شاہ کے پوتے سلطان ابوسعید مرزا تھے جن کے دس فرزند حکمران گزرے ہیں۔جن میں عمر شیخ مرزا کی اولاد سے مغلیہ شاہی خاندان ہوا۔عمر شیخ مرزا کے فرزند ظہیر الدین بابر تھے جس کے چار فرزند نصیر الدین ہمایوں' کامران' عسکری وہندال تھے۔نصیر الدین ہمایوں کے دوفرزند جلال الدین اکبر اور مرزا حکم تھے۔جلال الدین اکبر کے تین فرزند مرزا سلیم (جہانگیر) ودانیال تھے۔جہانگیر کے چار فرزند خسرو پرویز' خرم' شاہجہان وشہریار تھے۔شاہجہان کے چار فرزند اورنگزیب عالمگیر' دارشکوہ' شجاع ومراد تھے۔(بحوالہ ٹیپو سلطان سے بہادر شاہ ظفر تک ص 142)۔سلطان خلیل مرزا کی چوتھی پشت میں ہوت یار خان تھے جن کی اولاد ہوتیل کہلاتی ہے۔ہوت یار خان کے پوتے بنگا خان تھے جن کی اولاد بنگوئیں راولاکوٹ میں آباد ہے کہا جاتا ہے کہ بنگا خان کے نام کی وجہ سے اس علاقے کا نام بنگوئیں پڑا۔امیر زادہ عمر شیخ گورگان کے فرزند سید محمد مرزا کی چوتھی پشت میں دولائے خان تھے جن کی اولاد سے دولی مغل بتائے جاتے ہیں۔سید محمد مرزا کے بھائی مرزا بائیقرا کی پانچویں پشت میں طاہر مرزا تھے جن کے تین بیٹے مرزا بھکر خان،مرزا مولود بیگ واصغر مرزا تھے۔مرزا بھکر خان کے فرزند جہان خان کی اولاد جہنال مغل کہلاتی ہے۔مرزا مولود بیگ کی اولاد ملدیال مغل مشہور ہے۔مرزا مولود بیگ کے چار بیٹے مرزا اسمندر خان،مرزا دوتار خان،مرزا اکبر خان ومرزا افرن خان تھے۔مرزا افرن خان کی ساتویں پشت میں کلی خان،میر داد خان،دولت خان و جائب خان پسران منگل خان تھے۔دولت خان و جائب خان کی اولاد کوٹھیاں راولی میں آباد ہونا بتائی جاتی ہے۔میر داد خان کے فرزند مصاحب خان تھے جن کے تین بیٹے عنایت خان اولاد ڈھب،نمبردار بید خان وسنگو خان ہوئے۔

نمبردار بید خان کی اولاد دنیدرائی باغ میں آباد ہے ان کے پوتے نمبردار عالی،نمبردار امیر علی،حسن علی خان ورانجھا خان پسران راجولی خان گزرے ہیں۔نمبردار امیر علی کی اولاد سے نمبردار صدیق خان ومحمد صادق

خان پسران نمبردار سکندر خان شہید۔سربراہ نمبردار گل حسین ولد شیر احمد۔میر حسین ومیر اکبر پسران محمد حسین۔محمد رفیق،محمد اشرف پسران محمد شیر قابل ذکر ہیں۔حسن علی خان کے دوفرزند دور باز خان ومعاون نمبردار مور باز خان تھے۔دور باز خان کے فرزند شیر دست خان ہوئے۔جن کے چار بیٹے محمد امیر،علی اکبر،منور خان وانور خان ہوئے۔مور باز خان کے فرزند فیروز دین خان تھے۔جن کے چار بیٹے عبداللطیف خان،گل احمد خان،عزیز خان ومظفر خان ہوئے۔عبداللطیف خان کے فرزند محمد الطاف ہیں۔گل احمد خان کے چار فرزند محمد آزاد،محمد نصیر،محمد صیاد خان ومحمد پرویز خان ہیں۔محمد صیاد خان ذاتی معاون سول سیکرٹریٹ مظفر آباد میں تعینات ہیں۔اس خاندان کے حالات آپ ہی نے لکھوائے ہیں۔محمد پرویز خان نظامت اعلیٰ تعلیم میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔عزیز خان کے فرزند بشیر اور مظفر خان کے فرزند سلیم ہیں۔رانجھا خان کی اولاد سے ابراہیم خان،سلیمان خان ومحمد اکبر خان پسران نواب خان بن رنگباز خان ہوئے۔مرزا مولود بیگ ہی کی اولاد سے پتراٹہ میں سردار مصدر علی کے دو بیٹے سردار فیروز خان وگل احمد تھے۔فیروز خان کے دو بیٹے سردار فیض اکبر وسردار نور اکبر ایڈووکیٹ ہیں سردار فیض اکبر کے تین فرزند سردار شفیق احمد فوڈ انسپکٹر' سردار طارق محمود وسردار خالد محمود PS ہمراہ مشیر حکومت ہیں۔سردار نور اکبر کے پانچ فرزند پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود زرعی یونیورسٹی راولاکوٹ' اظہر محمود' شوکت محمود AEO, آصف محمود وآفتاب احمد ہیں۔گل احمد کے دوفرزند سردار محمد اشرف وابراہیم ہیں۔

بھونٹ باغ سے بھولو خان وعلی محمد پسران دین محمد بن خیر محمد بن طیب بن کلو بن نواب بن بلند بن کمال بن سلطان مرزا بن سلطان مشالڈ بن سلطان محمود بن اکرم بن مرزا حیات بن علی گوہر بن حسین بہادر بن سلطان غیاث الدین بن بائیقرا مرزا بن عمر شیخ گورگان بن امیر تیمور کی اولاد سنگولہ میں آباد ہے۔بھولو خان کے پوتے حاجی خان بن کالا خان سنگولہ کی سب سے قدیم درس گاہ دبن دہلی میں بطور معلم لائے گئے تھے۔یہ درسگاہ سردار تاج محمد خان نمبردار اول سنگولہ نے قائم کی تھی۔سردار تاج محمد خان نے درس گاہ کے قریب ہی ان کو زمین بھی دی جہاں ان کی اولاد آباد ہے۔حاجی خان عربی وفارسی پر عبور رکھتے تھے اور وقت کے ممتاز عالم دین امام و نکاح خواں بھی تھے۔آپ کے پانچ فرزند نور دین،غلام دین،ھاشم دین،محکم دین وعالم دین تھے۔نور دین کے چار بیٹے قاضی علی اکبر،مولانا حاجی محمد یوسف خان،محمد قاسم ومحمد افسر ہوئے۔قاضی علی اکبر امام ونکاح خواں دبن تھے آپ کے دوفرزند محمد ارشاد ومحمد اشراف ہیں۔محمد ارشاد کے تین فرزند قیوم،حافظ نثار وعثمان ہیں۔محمد اشراف معلم دبھی امام ونکاح خواں ہیں۔آپ کے دو بیٹے مصطفیٰ ومنصور ہیں۔مولانا محمد یوسف خان فارغ

التحصیل ممتاز عالم دین تھے۔تحریک جہاد آزادی کشمیر 48-1947ء میں بھرپور حصہ لیا، اپریل 1948ء سے اپریل 1984ء تک پائلٹ ہائی سکول راولاکوٹ میں بطور عربی معلم فرائض سرانجام دیئے۔مرکزی جامع مسجد راولاکوٹ کے خطیب و کمیٹی کے رکن بھی رہے۔جامع مسجد بنی و مدرسہ تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی۔22 ستمبر 2004ء کو بعمر 80سال اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔آپ کا شمار سنگولہ کی قابل ذکر شخصیات میں ہوتا ہے۔آپ کے دو فرزند محمد صابر خان و محمد آزاد خان ہیں۔محمد صابر خان بطور ماہر مضمون ہائیر سیکنڈری سکول سنگولہ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔آپ جامع مسجد بنی کے خطیب و نکاح خواں و مہتمم مدرسہ بھی ہیں۔ان کے فرزند صبور بی کام ہیں۔محمد قاسم کے دو فرزند محمد معروف و محمد سلیم ہیں۔معروف کے فرزند مرتضٰی بی کام ہیں۔محمد افسر کے پانچ بیٹے محمد سرور، محمد ممتاز، محمد امتیاز، محمد اعجاز و محمد افراز ہیں۔محمد سرور محکمہ پولیس میں اے ایس آئی ہیں۔غلام دین کے تین فرزند عبدالکریم، عبدالعزیز و یامین تھے۔عبدالکریم کے چھ فرزند عبدالرحمن، عبدالخالق، حنیف، رزاق، رفیق و بشیر ہوئے۔رفیق کے فرزند شفیق بی کام ہیں۔عبدالعزیز کے فرزند محمد عارف ہیں۔یامین کے فرزند ذوالفقار ہیں۔ھاشم دین کے فرزند محمد حسین تھے جن کے فرزند محمد صدیق تھے۔محکم دین کے فرزند قاضی عبدالغنی تھے۔آپ کے پانچ فرزند ریشم، اشرف، افسر، صادق و شاکر ہوئے۔عالم دین کے چار فرزند غلام حسین، عبدالعزیز عرف بگا خان' جمال دین و محمد حسین تھے۔غلام حسین کے آٹھ فرزند قاضی عبدالستار خان، قاضی عبدالرحیم، مجید، حفیظ، مظفر، قاضی یونس، وسیم و صغیر ہیں حاجی قاضی عبدالستار قابل ذکر شخصیت ہیں ان کے دو فرزند نثار احمد و اعجاز احمد ہیں نثار احمد کا فرزند مبیض ہے اعجاز احمد کا فرزند منور ہے حاجی قاضی عبدالرحیم بھی اس خاندان کی معزز شخصیت ہیں ان کے فرزند نعیم ہیں مجید کے فرزند فیضان ہیں حفیظ کے تین فرزند وحید MSc، ظہیر و ضعیم ہیں ظہیر کے فرزند امان و دانیال ہیں مظفر کے فرزند عابد، مقصود و داؤد ہیں قاضی محمد یونس B.Com اکاؤنٹس آفیسر CMA راقم کے سکول و کالج فیلو ہیں ان کے دو فرزند شعیب و سہیل ہیں وسیم کے دو فرزند آصف و عاطف ہیں یہ تمام بھائی گاہ بازار و بن سنگولہ میں مسجد کی تعمیر میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں مولوی عبدالعزیز خان سنگولہ کے استاد، دیہی امام و نکاح خواں تھے۔ممتاز شخصیت گزرے ہیں۔آپ کے تین فرزند محمد رشید، محمد نذیر و محمد صادق ہوئے۔محمد رشید کے چار فرزند خورشید، شوکت، لیاقت، و عابد تعلیم یافتہ ہیں۔محمد نذیر ریڈیو پاکستان میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کے پانچ فرزند منیر حسین، مخدوم حسین، محمود حسین، محمد سمیع و مستنصر حسین اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔محمد صادق کے دو فرزند شہزاد ایم کام و ثاقب ہیں۔جمال دین

کے پانچ فرزند محمد بشیر' محمد ایوب' محمد انور' محمد عزیر و محمد آزاد ہیں۔محمد حسین کے فرزند باقر خان ہیں۔شرف الدین بن علی محمد کی اولاد بنی میں آباد ہے۔آپ کے پانچ فرزند صفدر علی، سلطان علی، ناصر دین، شمس دین و بھاگ ولی تھے۔صفدر علی کے فرزند غلام علی تھے جن کے فرزند محمد دین جہاد آزادی کشمیر میں شہید ہوئے۔سلطان علی کے تین فرزند محمد عظیم، محمد عالم و محمد زمان تھے۔محمد عظیم معروف شخصیت تھے۔آپ کے پانچ فرزند محمد کبیر مرحوم بینک منیجر، محمد بشیر، محمد اسحاق انسپکٹر انکم ٹیکس، محمد حنیف و محمد صادق سینئر آڈیٹر ہوئے۔محمد کبیر کے دو فرزند صغیر و اورنگزیب ہیں۔محمد حنیف کے دو فرزند اعجاز و شہزاد ہیں۔محمد اسحاق کے فرزند ریاض ہیں۔صادق کے فرزند عمر ہیں۔ محمد عالم کے پانچ بیٹے رحیم، رفیق، عارف، اکرم و حبیب ہیں۔شمس دین کے دو فرزند زمان علی و گل خان صاحب اولاد ہوئے۔زمان علی کے تین بیٹے محمد صدیق، محمد رشید و محمد اعظم ہوئے۔ محمد صدیق کے پانچ فرزند سرور' نسیم' شفیق و ظہیر ہیں۔محمد رشید کے چار فرزند انور' یونس' طارق و ندیم ہیں۔محمد عالم کے پانچ فرزند محمد رحیم' محمد رفیق' محمد عارف' محمد اکرم و محمد حبیب ہیں۔محمد رحیم کے چار فرزند حمید' سفیر' آفتاب و جمیل ہیں۔گل خان کے تین فرزند یعقوب، شریف، و اسحاق ہیں۔بھاگ ولی کے دو فرزند محمد اسماعیل و نور خان تھے۔محمد اسماعیل کے فرزند محمد اسلم ہیں۔محمد اسلم کے تین فرزند پرویز' جاوید و شمریز ہیں۔نور خان کے فرزند سعید ظفر DHO آفس راولاکوٹ میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔سیّد محمود آزاد نے تاریخ پونچھ کے صفحہ 302 پر اس خاندان کو اعوان لکھا ہے جو درست نہ ہے۔

مرزا صادق علی بیگ پسرور سیالکوٹ سے نقل مکانی کرتے ہوئے سنگولہ بانڈیاں آباد ہوئے۔جن کے چار فرزند اللہ دتہ، گاماں، پیر بخش و محمد حیات تھے۔اللہ دتہ کے دو بیٹے بہادر علی و قاسم علی تھے۔قاسم علی کے فرزند فیروز تھے جن کے دو بیٹے امین و وزیر ہوئے۔وزیر کے دو فرزند رشید و خورشید ہیں۔امین کے پانچ فرزند حنیف، بشیر، جاوید، سلیم و نسیم ہیں۔محمد حیات کے فرزند عمر علی تھے جن کے دو بیٹے میر زمان و محمد حسین تھے۔میر زمان کے چھ فرزند محمد اکرم خان، محمد یعقوب، محمد ایوب، محمد امیر، محمد سعید و محمد سلیم ہیں۔محمد اکرم خان یونین کونسل سنگولہ کے ممبر رہ چکے ہیں تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ کا مثالی کردار تھا۔ان کے فرزند محمد خورشید، ایف اے، رشید، حمید ایم بی اے، صدر الاقصیٰ ویلفیئر ٹرسٹ راولاکوٹ و فرید ہیں۔محمد یعقوب کے چار فرزند محمد ریاض بی کام، اعجاز، شہزاد و شاہد ہیں۔محمد ایوب کے تین بیٹے نثار، افراز و آفتاب ہیں۔محمد امیر کے فرزند سجاد ہیں۔محمد سعید کے دو بیٹے خالد و افتخار ہیں۔

ناڑ شیر علی خان سے سائیں خان بھاتینی میں آباد ہوئے ان کے چار فرزند غلام حسین، نور حسین، گلاب و غلام محمد ہوئے۔ غلام حسین کے تین فرزند محمد اعظم خلیل احمد، و ظہور احمد ہیں نور حسین کے چار بیٹے اعظم، اصغر، رشید و شکیل ہیں۔

لوہار گلی، بلوچھی، چھلہ بانڈی مظفر آباد، گڑھی حبیب اللہ، تلہٹہ و مانسہرہ:

لوہار گلی، بلوچھی، چھلہ بانڈی مظفر آباد، گڑھی حبیب اللہ، تلہٹہ و مانسہرہ وغیرہ میں شاہ جہاں کے فرزند اورنگزیب کے بیٹے محمد جہاندادشاہ کی اولاد آباد ہے۔ ان کی تیسری پشت میں عزیز محمد خان، جیون خان، جمعہ خان و اجی محمد خان تھے۔ عزیز محمد خان چار بیٹے نذر محمد خان، لشکر خان، جیا خان و صوفی خان تھے۔ نذر محمد خان کے بھی چار فرزند احمد علی، محمد علی، سلطان محمد و فیض محمد گزرے ہیں۔ احمد علی کے پانچ بیٹے محمد خان گاما خان ستار علی، شاہولی دیار علی تھے۔ محمد خان کے دو بیٹے گوہر الرحمان و گل زمان ہوئے۔ گاما خان کے فرزند مسکین و محمد حسین ہیں۔ یار علی کے تین فرزند شیر زمان، میر زمان و گل زمان ہیں۔ محمد علی کے دو فرزند فقیر علی و جمد علی تھے۔ فقیر علی کے فرزند پیر خان تھے جن کے چھ بیٹے عبد الرحمان، شاہزمان، محمد عرفان، علی اکبر، علی اصغر و لیاقت علی ہیں۔ عبد الرحمان کے پانچ بیٹے شوکت علی مغل، رفاقت علی بابر، شرافت علی ٹیچر، صداقت علی، و اضافت علی مغل ہیں۔ شوکت علی مغل معاون محکمہ مالیات ہیں آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں تنظیم غیر جریدہ آزاد کشمیر کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ہیں۔ خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔ تاریخ ہذا میں بھرپور تعاون کیا آپ کے دو فرزند دانش علی و عمیر ہیں زیر تعلیم ہیں۔ اضافت علی مغل آئی سی ایس ہیں۔ کتاب ہذا کے نسب نامے انہوں نے ہی کمپوز کیے ہیں۔ شاہزمان کے دو فرزند محمد آصف و عمران ہیں۔ محمد عرفان خان دولت کالونی چھتر آباد ہیں۔ ان کے تین بیٹے گلفام، عمران و کامران ہیں۔ علی اکبر کے دو بیٹے جہانگیر و عدیل ہیں۔ علی اصغر کے فرزند الطاف ہیں۔ لیاقت علی کے دو فرزند غلام سرور و محمد انور ہیں۔ سلطان محمد خان کے دو بیٹے حسن علی و متولی خان تھے۔ حسن علی کے فرزند عبد اللہ نمبردار تھے جن کے تین فرزند عبد الرحیم نمبردار محمد شریف و محمد مقصود ہیں۔ عبد الرحیم نمبردار کے تین فرزند تعظیم، تسلیم و ندیم ہیں۔ شریف کے فرزند مظفر ہیں۔ ان کے فرزند اویس ہیں۔ متولی خان کے تین فرزند شیر زمان، میر ولی و ماہولی تھے۔ شیر زمان کے چھ فرزند حاجی محمد زمان، ملک امان، محمد حسن شہید، یعقوب شہید، محمد یوسف و محمد یونس ہوئے۔ ملک امان کے فرزند جارک ہیں۔ محمد یوسف کے دو بیٹے امجد و ماجد ہیں۔ یونس کے تین فرزند طارق، یاسر شہید زلزلہ و وقاص ہیں۔ میر ولی کے فرزند گوہر رحمان ہوئے۔ ان کے چار فرزند فیضان، ذیشان، نعمان و عدنان ہیں۔

ماہولی کے دو فرزند محمد مسکین و منظور ہیں۔ مسکین کے فرزند وسیم ہیں۔ جیا خان کی اولاد سے حسن علی و کالا پسران فقیر محمد، رحمت اللہ و ہدایت اللہ پسران عنایت اللہ ہوئے۔ صوفی خاان کی اولاد سے زید اللہ و برکت اللہ پسران رحمت اللہ، سیف اللہ، رحمت اللہ، حبیب اللہ، محبّ اللہ و عظیم اللہ پسران عبد اللہ ہوئے۔ اجی محمد خان کے پانچ فرزند فیض محمد، نیاز محمد، فرید، عبد اللہ و کالو تھے۔ اسی شاخ سے مقبول حسین و محمد حسین پسران میر ولی، تنویر حسین، مقصود، مطلوب، محبوب و نعیم اختر پسران مقبول حسین، منیر، راشد، نجیب، تیمور، واجد، ارشد و عمران پسران محمد حسین۔ علی اصغر، عبد القیوم، غلام اصغر و محمد صادق پسران اکبر علی، آفتاب علی و نواب علی پسران علی اصغر مظلوم حسین ولد غلام اصغر ہیں۔

دُلّی خاندان سنگولہ:

امیر تیمور کی چھٹی پشت میں دولدائے خان بن شمس الدولہ بن ریاست خان بن نواب الدولہ بن سید محمد مرزا بن امیر زادہ عمر شیخ گورگان دولی خاندان کے جد اعلیٰ و بانی بتائے جاتے ہیں۔ تاریخ اقوام پونچھ کے مصنف محمد دین فوق کے مطابق دولدائے سے دولدی اور دولدی سے دُلّی مشہور ہوا۔ تاریخ اقوام پونچھ ہی کے صفحہ 326 پر مولانا عبد الحلیم شرر کی کتاب صد پارہ دل کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ”ابوالاسود دولی بن بکر بن مناۃ بن کنانہ کی نسل سے ہیں اسی نسبت سے ان کا قبیلہ دلی کہلاتا ہے قریشیوں کے یکجدی ہیں،، اسی کتاب کے صفحہ 145 پر قریشی دُڈلال کے خاندان کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ”یہ قوم راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کے قریباً بیس موضعات میں آباد ہے اور غازی محمد بن قاسم کے زمانہ میں اس قوم کے بزرگ ہندوستان میں آئے اور سندھ، بلوچستان سے ہوتے ہوئے مختلف مقامات میں پھیل گئے۔۔۔۔قریش قوم صدہا قبائل میں منقسم ہے اور ہر قبیلہ اپنے کسی نہ کسی بزرگ کے نام یا اپنے کسی بزرگ کے ذاتی اوصاف پر نامزد ہے۔ قریش میں ابوالاسود دولی بھی ایک مشہور قبیلہ ہے جو دیل بن بکر کی اولاد سے ہے اور اسی نسبت سے دُولی، دونیلی و دوملی وغیرہ کئی ناموں سے موسوم ہے۔۔۔اسی طرح قریش قبائل میں کوئی بزرگ دولال یا اس سے ملتے جلتے کسی اور نام سے گزرے ہیں ان کی اولاد دولال مشہور ہے چنانچہ تازہ تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ طائف میں اب بھی ایک قبیلہ ”قریش ڈڈلال،، کے نام سے موجود ہے۔ اس قبیلہ سے چوہدری نور محمد خان گوجر خان سے آکر پونچھ کے محکمہ مال میں ملازم ہوئے اور پونچھ کی تحصیل مہنڈر کے تحصیلدار گزرے اور مستقل سکونت پونچھ میں اختیار کی۔ مندرجہ بالا سطور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دولی مغل خاندان کے علاوہ ابوالاسود دولی جو قریش کے یک جدی ہیں کی اولاد

بھی دُلی کہلاتی ہے۔انساب قبائل اکبریا جلد دوئم صفحہ 12 پر بھی ابوالاسود دولی ہی کو مورث اعلیٰ دولی قبیلہ لکھا ہے پونچھ اور سنگولہ میں آباد دولی خاندان مغلوں کی ایک شاخ بتاتے ہیں موضع سنگولہ میں دولدائے جد اعلیٰ دولی مغل خاندان کی اولاد سے سردار میر محمد خان بن سردار محمد شیر خان بن سردار بہادر خان بن سردار خان ملک بن سردار دادن خان بن سردار سیپہ خان نے شادی سنگولہ کے اعوان خاندان کی شاخ ہستال سے کی سردار میر محمد خان راولاکوٹ تھانہ میں تھانیدار تھے جب ان کا تبادلہ پونچھ شہر ہوا تو وہ اپنی بیوی کے ہمراہ پونچھ شہر چلے گئے وہاں ان کے ہاں ایک بیٹا سردار متولی خان پیدا ہوا سردار میر محمد خان کی وفات کے بعد بیوہ خاتون بیٹے کو ہمراہ لے کے سنگولہ میں اپنے میکے آگئیں اور بیٹے کی شادی بن بیک خریانی حل کے سردار جنگی خان اعوان کی بہن سے کروائی سردار متولی خان کے تین بیٹے سردار مصاحب خان، حشمت خان و دیوان علی خان لاولد تھیسر دار مصاحب خان ولد متولی خان کا اندراج سنگولہ کے ابتدائی بندوبست 1964ء بکرمی میں موجود ہے خانہ قوم میں دولی درج ہے سردار مصاحب خان کے پانچ بیٹے سردار عیدو خان، صوبیدار محمد افسر خان، سردار مختار خان، سردار محمد اکبر خان و سردار عبدل خان ہوئے۔صوبیدار محمد افسر خان نے جہاد آزادی کشمیر 48-1947ء میں نمایاں حصہ لیا۔آپ کے فرزند مصری خان و نذیر خان ہیں۔مصری خان کے فرزند محمد فاروق بلدیہ راولاکوٹ میں ڈوزر آپریٹر ہیں۔نذیر خان کے فرزند عبدالخالق ٹرانسپورٹر ہیں سردار مختار خان کے دو فرزند حافظ محمد رفیق خان و پروفیسر محمد شریف نثار ہیں پروفیسر محمد شریف نثار کا شمار معروف شخصیات میں ہوتا ہے آپ کے پانچ فرزند عبدالحفیظ خان ایم اے، ایم ایڈ لیکچرر، عبدالعلیم، محمد اسرار الحق بی کام، محمد احسان الحق و محمد اظہار الحق ہیں۔محمد اکبر خان کے دو بیٹے محمد رحیم و محمد اسحاق ہیں۔محمد رحیم بھیکھ بازار میں کاروبار کرتے ہیں محمد اسحاق محکمہ تعلیم میں معلم ہیں۔عبدل خان کے دو فرزند پروفیسر ظفر حسن ظفر و مسعود احمد ہیں پروفیسر ظفر حسن ظفر پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔حشمت خان کے دو بیٹے محمد یوسف و محمد ایوب ہوئے محمد یوسف کے پانچ فرزند محمد حنیف، رشید، نذیر، مشتاق و منشاد ہیں محمد ایوب کے تین فرزند محمد نصیر، محمد حمید و ممتاز ہیں۔

ترک بحالی مانسہرہ، رچھ بین ایبٹ آباد و حسن ابدال پنجاب:

نوح کے فرزند یافث کے بیٹے ترک تھے۔تاریخ ہزارہ ص ۴۲ کے مطابق ,,یہ قوم پہلے پہل چنگوی عہد میں اس ضلع میں آئی قالق ترک جن کے نام پر اس ضلع کا نام قالق ہزارہ ہوا امیر تیمور کے دور میں اس قوم نے بہت عروج پایا اس کی سلطنت پھیلی، جس کی حدود کشمیر سے اٹک تک تھیں، تین سو سال تک حکومت کی، جو آخری

سلطان محمود کی شہادت سے ختم ہوگئی۔ص ۳۸۰ پر ان کے نسب سے متعلق لکھتے ہیں کہ اصل میں یہ قوم مغل ہے ان کا جد جس کے نام پر یہ قوم ترک مشہور ہوئی کا نام تور تھا اس قوم کا مورث اعلی ملوک خان مانکرائے میں آباد ہوا، ترک خاندان سے عمر شاہ گزرے ہیں۔ان کی گیارہویں پشت میں سلطان محمود، سلطان مقرب وسلطان قیاس الدین پسران سلطان شادم بن عبداللہ بن حسین بن قیاس دین بن دریا بن محمود بن نصیر الدین بن فقیر الدین بن شہاب الدین بن بابر شاہ تھے۔سلطان قیاس دین کے تین بیٹے راجہ بہادر، راجہ حبیب و راجہ جلال تھے۔راجہ حبیب کے فرزند راجہ عنایت تھے جن کے چار بیٹے تھے راجہ اختیار (حسن ابدال) راجہ ذوالفقار، رچھ بین راجہ پارس، راجہ صفر واللہ کی اولاد بحالی میں آباد ہے۔راجہ پارس کے پانچ فرزند راجہ میر احمد، راجہ سعید واللہ، راجہ محب اللہ، راجہ معاذ اللہ و راجہ نادر تھے راجہ معاذ اللہ کے چار بیٹے راجہ اسلم نمبردار لاولد، راجہ میر خان، راجہ محمود خان و راجہ نواب تھے۔راجہ نواب کے فرزند راجہ سکندر زمان ہوئے جن کے دو بیٹے راجہ محمد زمان و راجہ حسین ہوئے۔راجہ محمد زمان کے چار بیٹے راجہ محمد فرید، محمد ایوب، راجہ مقرب و راجہ صوبہ ہوئے۔راجہ حسین کے دو فرزند راجہ عبد الغفار و راجہ ولایت ہیں۔راجہ نادر کے تین بیٹے شیر خان، حیات خان و جہانگیر خان تھے۔شیر خان کے فرزند فقیر خان تھے جن کے پانچ بیٹے راجہ اکبر، الہی بخش، سرفراز، گوہر الرحمان، و حسین بخش تھے۔راجہ اکبر کے تین فرزند راجہ خورشید، مطلوب و مظہر خان ہیں۔راجہ سرفراز کے بیٹے راجہ محمد نظیر نمبردار رچھ بین ہوئے۔راجہ محب اللہ کے فرزند صفدر علی تھے جن کے دو بیٹے علی بہادر و عبداللہ تھے۔عبداللہ کے فرزند راجہ قلندر کے چار بیٹے راجہ دلاور، نواب، منصف و میر داد ہوئے۔راجہ سعید واللہ کے دو بیٹے اکبر علی و صفدر علی تھے۔اکبر علی کے تین بیٹے راجہ علی گوہر غازی و خانیز مان ہوئے۔راجہ علی گوہر کے فرزند راجہ شیر دل پہلوان تھے۔غازی کے فرزند ارسلہ خواج، غلام سرور و عبدالرحمان ہیں۔محمد زمان کے فرزند محمد اکبر ہوئے جن کے تین بیٹے تاج مبارک، محمد نواز و محمد طارق ہیں۔کالا و نیاز پسران غلام حیدر، محمد افضل، خالد و راجہ احمد، دوست محمد، فرید، خوشحال، اسماعیل، بشیر، شبیر، نعیم، حنیف، حمید جاوید، صغیر احمد، نظیر، افضل، منظور، اظہر محمد، نذر محمد، جہانزیب و اقبال وغیرہ کا تعلق بھی اسی شاخ سے ہے۔

نارمہ:

تبرۃ الاعوانیہ از مولوی عبداللہ مرحوم ساکنہ کفل گڑھ کے صفحہ 1و2 پر اس خاندان کا شجرہ نسب اس طرح درج ہے ”نارمہ خان بن دولمی خان بن نوئیں بن ملک کول بن خان بھرن بن دول بن جبار بن شاہر بن کوٹلا بن مزمل علی بن قطب شاہ“۔مولوی عبداللہ مرحوم تحقیق انساب اولاد نارمہ خان وغیرہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں

کہ دولمی خان کے تین فرزند تھے فتح خان، لگو خان ونارمہ خان ۔فتح خان کی اولاد موضع دوالمیال ضلع جہلم و خانپور وکوٹ بسیرہ وغیرہ بہت دیہات میں آباد ہے۔لگو خان کی اولاد موضع تہاتی لگوکوٹ وبھمبر جاچواں ضلع گجرات میں آباد ہے اور نارمہ خان کے بھی تین فرزندان تھے۔بھاگ شیر خان، ناگ شیر خان وکھوکھر خان پس بھاگ شیر خان کی اولاد حسب ذیل دیہات میں کثرت آباد ہے خاص کفل گڑھ وبنگراں، ہندری وسار منڈل و تھوپ وریڑ بن وچھتر وپدھر آوریڑھ وخدوم کوٹ وپدھر ثانی نزدیک ٹوپی شاہنواز خان تحصیل باغ نیز تحصیل سدھنوت میں بھی چند ایک دیہات میں رونق افزا ہے۔فروع واصول ہر ایک کی سلسلہ شجرہ نسب مشمولہ میں کی گئی ہے۔اور حضرت عون قطب شاہ کے گیارہ فرزندان تھے ان میں سے حزل علی معروف کلگان اس کی اولاد سے دولمی خان تھا جس کا ذکر ماقبل کیا گیا ہے پس حزل علی معروف کلگان کی نسبی سلسلہ حضرت عون قطب شاہ کے ساتھ ملتا ہے سلسلہ مرتبہ میں تفصیل ظاہر ہے۔سوال اولاد نارمہ خان کا تین القاب پر کیوں منقسم ہے اول نارمہ دوئم بھاگیل اب حسب الاصول انساب کے اعوان بھی ہے اس میں کیا وجہ ہے۔الجواب یہ وجہ خلاف اقوام غیر کے نہیں ہے ہر ایک قوم نام پر بھی منحصر ہوتی ہے۔مثلاً ضرب المثل قوم ڈھونڈ درج کاغذات مال کے ڈھونڈ ہیں۔قریش کے دعویدار ہیں ...خاکسار کے نزدیک بھی درست ہے پس اسم ڈھونڈ پر محرف ہو کر اندراج کاغذات مال ڈھونڈ ہیں اور اصلاً قریش ہیں علی ہذا القیاس نسب نامہ اولاد نارمہ خان ۔نارمہ خان کے نام پر محرف ہو کر نارمہ معروف ہے۔اور بھاگ شیر خان کے نام محرف ہو کر بھاگیل ہے اس میں کوئی عیب کا نکتہ نہیں ہے(بحوالہ تبصرۃ الاعوانیہ ص د۔ہ) بھاگ شیر خان بن نارمہ خان کی ساتویں پشت میں بھوج خان بن ابو خان تھے۔بھوج خان کے دو بیٹے بکر خان ومہدی خان گزرے ہیں۔بکر خان کی اولاد پدر گلشیر وغیرہ میں آباد ہے۔مہدی خان کے دو فرزند عیسی خان وہیرا خان تھے۔عیسی خان کی چوتھی پشت میں بزرگ خان وعبداللہ خان تھے۔بزرگ خان کے تین بیٹے حتا خان، کاگا خان وقیاسو خان گزرے ہیں۔کاگا خان کی پانچویں پشت میں شیرد خان وجمیل خان پسران لال بیگ خان تھے۔شیرد خان کے فرزند کیڑا خان تھے جن کے فرزند مولوی جنگباز خان تھے۔مولوی جنگباز خان کے چھ فرزند مولوی عبداللہ خان سند یافتہ دارالعلوم نعمانیہ لاہور، مولوی محمد اسماعیل خان فاضل دیوبند، مولوی میر عالم فاضل دیوبند، مولوی محمد دین امام مسجد، قاضی عالم دین وقاضی نور عالم قابل ذکر گزرے ہیں۔مولوی عبداللہ مرحوم کے گیارہ فرزند محمد صدیق، محمد یوسف، عبدالحمید، عبدالحکیم، عبدالمجید، عبدالرشید، بشیر احمد ضلعی قاضی، عبدالغفور، عبدالرؤف ریڈر ہائیکورٹ آزاد کشمیر، عبدالخالق وعبدالرحیم

ہوئے۔محمد صدیق کے فرزند عبدالجبار ایڈووکیٹ معروف شخصیت ہیں۔محمد یوسف کے فرزند محمد علی، طارق علی و احمد علی ہیں۔عبدالحمید کے تین فرزند عبدالوہاب سینئر مدرس، مولوی عبدالحمید ومولوی عبدالشہید ہیں۔عبدالحکیم کے پانچ فرزند ڈاکٹر محمد فاروق، محمد معروف، محمد مسعود، محمد منصور ومحمد ماجد ہیں۔عبدالمجید کے چار بیٹے محمد صغیر، محمد زبیر، محمد منیر ومحمد شرافت ہیں۔قاضی بشیر احمد کے تین فرزند مولوی عبدالباسط، مولوی عبدالرزاق وانجینئر سلمان ہیں۔عبدالرؤف کے تین فرزند مولوی محمد عثمان، محمد شبیر ومحمد رضوان ہیں۔عبدالرحیم کے چار بیٹے خلیق احمد، جمیل احمد، شکیل و ندیم ہیں ۔مولوی عبدالمالک عثمانی حالیہ زلزلہ میں شہید ہوئے آپ کے چھ فرزند عبدالرحمن، عرفان، عاطف، ثاقب ونعمان ہیں۔عبدالقادر کے چار فرزند عبدالواحد، ساجد، مولوی عبدالحلیم ومحمد عمر ہیں ۔اس خاندان کی شجرہ نسب تاریخ بحرالجہاں از سردار امیر اکبر عباسی کے صفحہ 73 پر درج ہے جس کے مطابق یہ خاندان حضرت علیؓ کے فرزند محمد بن حنفیہ کی اولاد سے ہے۔ تاہم مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔اس شاخ سے گنجا خان سری آدیڑہ سے دبن سنگولہ آباد ہوئے۔گنجا خان کے دو فرزند غریب علی لاولد ونواب علی تھے۔نواب علی کے چار بیٹے گل شیر، محمد قاسم لاولد، فیروز دین وگل حسین تھے۔گل شیر کے دو فرزند لطیف وسعید ہیں۔لطیف کے پانچ بیٹے شبیر، خلیل، سلیم، زرین ورفیق ہیں۔سعید کا فرزند جاوید ہے۔فیروز دین کے تین بیٹے یاسین، یونس وحفیظ ہیں۔گل حسین کے چار فرزند محمد اسلم، محمد عارف، الیاس واسحاق ہیں۔محمد اسلم مدینہ منورہ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔اور محمد عارف بلوچستان ہاؤس اسلام آباد میں ہیں ۔ان کے فرزند حلیم عارف ایف ایس سی میں زیر تعلیم ہیں۔خدمت خلق کا جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔تحریک الحاق راولاکوٹ میں آپ کا کردار مثالی تھا۔اسی خاندان کے خان بہادر آگرہ اور محمد امین، محمد حلیم، حسن محمد، یحیٰ محمد، تقی محمد، جان محمد، نور محمد، محمد یعقوب و میر حسین کلسن پونچھ دہناله باغ میں آباد ہیں۔

ڈومال راجپوت نکیال فتح پور تھکیالہ ضلع کوٹلی:

تاریخ اقوام پونچھ ص 300 پر تاریخ چبال کے حوالہ سے نراین چند کے بیٹے کا نام چب چند اور تاریخ راجپوتان پنجاب کے حوالہ سے پرتاب چند کے فرزند چب چند کو مورث اعلیٰ چب لکھا ہے۔تاریخ اقوام پونچھ ص 351 کے مطابق راجہ چب چند کی ساتویں پشت میں راجہ دھرم چند عرف راجہ شاداب خان تھے۔راجہ شاداب خان کا بھائی راجہ پرب چند عرف راجہ دوئم خان جد اعلیٰ ڈومال یا دومال تھا۔راجہ دوئم خان اپنے باپ کا دوسرا بیٹا تھا اس لیے راجہ دوئم کہلایا۔راجہ دوئم خان کے تین فرزند سردار گاما خان عرف گمان خان، سردار ہیر دلی خان، سردار مولا

داد تھے۔گاما خان دبیر دلی خان کی اولادراجوری وغیرہ میں آباد ہے۔سردار مولا داد خان علاقہ پڑادہ کے موضع مجھان میں آباد ہوئے۔ڈومال راجپوت کی کئی معروف شاخیں مرزیال' بھروال' بھونجال' گکنہال وسوال وغیرہ قابل ذکر ہیں۔مرزا خان بانی مرزا شاخ کے دوفرزند سردار منور خان وسردار رستم خان تھے۔سردار رستم خان کے فرزند اللہ دتہ خان ڈومالان کریلہ کی قابل ذکر شخصیت گزرے ہیں۔ان کے دوفرزند سردار فیروز خان وسردار نوازش علی خان نقشبندی تھے۔سردار فیروز خان کے فرزند سردار فتح محمد خان کریلوی ممبر جموں وکشمیر اسمبلی ممتاز سیاسی وسماجی شخصیت گزرے ہیں۔آپ کے چھ فرزند سردار فیض احمد خان' سرفراز احمد خان' سردار سکندر حیات خان،سردار آفتاب احمد خان' سردار جاوید احمد خان وسردار محمد نعیم خان ہوئے سردار سکندر حیات خان سابق وزیر اعظم وصدر آزاد کشمیر وصدر مسلم کانفرنس قابل ذکر شخصیت ہیں سردار محمد نعیم خان موجودہ کابینہ میں وزیر مال ہیں۔اسی شاخ سے مندو خان کیم کوٹ میں آباد ہوئے ان کے فرزند راجو خان پراوہ تھرائی میں آباد ہوئے ان کے دو بیٹے حاشم خان وسید محمد خان تھے حاشم خان کی اولاد دنکیال میں اور سید محمد کی اولاد مہاجر کالونی ڈنہ میں آباد ہے حاشم خان کے پانچ فرزند عبداللہ خان، محمد حسین خان، جمشید احمد خان، محمد رفیق خان ومحمد شبیر حسرت PS ہمراہ وزیر مال ہیں۔محمد رفیق خان، سنئیر ٹیچر ہیں ان کے چار بیٹے فہیم رفیق خان، وسیم رفیق خان، عاصم رفیق خان وعاطف رفیق خان ہیں۔اسی قبیلہ کے فیروز خان پڑادہ، مہنڈر ضلع پونچھ سے ہجرت کرتے ہوئے مہاجر کالونی ڈنہ ضلع کوٹلی میں آباد ہوئے ان کے فرزند فقیر محمد خان کے اکلوتے فرزند سردار سید محمد خان تھے ان کے تین فرزند سردار دل محمد خان، سردار ہدائت اللہ خان وقدرت اللہ خان ہوئے سردار دل محمد کے دوفرزند امتیاز احمد سوز وسرفراز احمد خان ہیں سردار ہدائت اللہ خان کے چھ فرزند محمد یونس ناز، پرویز نظامی، اورنگزیب خان، محمد اسلم، محمد ارشد ومحمد آزاد ہیں محمد یونس ناز محکمہ سروسز میں ملازم ہیں شاعری سے بھی لگاؤ ہے: جذبہ اگر صادق ہو تو منزل مل ہی جاتی ہے ناز میں نے صحرا میں بھی پھولوں کو کھلتے دیکھا ہے۔ ان کے ایک صاحبزادے محمد صحیب ناز ہیں۔

جنجوعہ وکھکھا راجپوت:

تاریخ انساب القبائل اکبریا جلد سوئم صفحہ 9 کے مطابق حضرت نوح کے فرزند دوئم حام کے چار فرزند ہند، مصر، بتوط اور برحا تھے۔مصر کے پوتے بیاسر کو اہل ہنود کا اور توط یا فوط کے فرزند قبط کو قبط قوم کا مورث اعلیٰ لکھا گیا ہے۔برحا کے تین بیٹے راجہ پانڈ، بدر اور ورتھ راشٹر تھے۔ورتھ راشٹر کو

سوہلن، مہنگرال، موہیال، چوہان، جرال ڈھکر راجپوت کا جد اعلیٰ بتایا جاتا ہے۔جنجوعہ قوم کے جد اعلیٰ راجہ مل خان بتائے جاتے ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 168 کے مطابق راجہ مل کے زمانہ میں سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ کیا۔راجہ مل نے جہاں تک اس کی طاقت تھی مقابلہ کیا لیکن شکست کھانے اور اسیر ہونے کے بعد اپنی جان بچانے اور اپنے ملک کی بادشاہی دوبارہ حاصل کرنے کے لئے مسلمان ہو گیا۔جنجوعوں کا بیان ہے کہ جنجوعہ لفظ جنجو یعنی زنار سے نکلا ہے جو راجہ مل اور دیگر ہندو پہنتے تھے۔راجہ مل نے جنجو کو توڑا تو اس کی اولاد جنجوعہ کہلانے لگی۔راجپوت گوتیں کے مصنف کے مطابق راجہ مل کے بیٹے جوہد کے نام کی وجہ سے جنجوعہ ہو گیا۔انگریز مصنف مسٹر برانڈتھ کے مطابق راجہ مل کے بیٹے راجہ جوہد کے بھائی ویر کی اولاد جنجوعہ کہلاتی ہے۔محمد دین فوق کے مطابق راجہ جوہد کی اولاد کا نام جنجوعہ زیادہ قوی سمجھا جاتا ہے اور جب راجہ مل مسلمان ہوا تو اس کے پانچ فرزند جوہد خان، ویر خان، کالا خان، ترلونی خان وکھکھا خان تھے۔راجہ مل کے بعد راجہ ویر خان کھیوڑہ اور پنڈ دادن خان کا حکمران بنا۔راجہ جوہد کے حصہ میں کھیالہ آیا، کالا کی اولاد راولپنڈی اور ترلونی کی اولاد ہزارہ راولپنڈی و اٹک میں آباد ہے۔کھکھا خان کی اولاد مظفر آباد و باغ میں آباد ہے۔تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 619 کے مطابق ''چکسر یاں، ٹوپی، سنگولہ، بنگراں، چوڑ، کفل گڑھ، بنی پساری، جگ لڑی، سیوتھ، نائیں وغیرہ تحصیل باغ کے دیہات میں مولوی غلام علی خان کی وسیع برادری ہے جو اپنے آپ کو راجہ مل کی اولاد سے بتاتی اور جنجوعہ ظاہر کرتی ہے۔دیگر اقوام کی طرح یہ برادری بھی وسیع اراضی کی مالک ہے۔زمیندارہ کے علاوہ اس کے اکثر افراد ملازمت بھی کرتے ہیں غالباً ان کے بزرگوں میں سے کسی نے بافندگی کا کام کیا ہوگا، اسی بناء پر کاغذات بندوبست میں ان کا پیشہ بافندگی درج کر دیا گیا حالانکہ ان کا پیشہ زراعت بھی تھا اور اب بھی یہ تمام برادری زراعت کا کام کرتی ہے۔اسلئے اگر ان کا اندراج پیشہ ہی کے لحاظ سے کرنا تھا تو ان کو زراعت پیشہ کیوں نہ لکھا گیا۔اس برادری میں بعض فوجی ملازم ہیں بعض تمغہ یافتہ اور کئی ایک لکھے پڑھے ہیں''۔

تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق غلام علی کی اولاد سے ڈھوڈا خان بن متو خان سنگولہ میں آباد ہوئے کہا جاتا ہے کہ ڈھوڈا خان پن چکی (جندر) اور لوئیاں کمبل بنانے کے کاریگر تھے۔سردار تاج محمد خان نمبر دار اول سنگولہ نے عوام علاقہ سنگولہ کو سہولیات پہنچانے کی غرض سے ڈھوڈا خان کو دبن میں اراضی دی اور دبن کے نالہ پر ایک پن چکی لگائی۔ڈھوڈا خان کے چار فرزند سید محمد، فتح محمد، عبداللہ لاولد ومحمد بخش تھے۔سید محمد کے دو فرزند بہادر علی ویوسف علی تھے۔بہادر علی کے دو فرزند سخی محمد ریٹائرڈ پولیس کانسٹیبل ومحمد شفیع ہیں۔یوسف علی کے فرزند محمد افسر

ہیں۔آپ پاکستان آرمی میں سروس مکمل کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہوئے۔ 1971ء کی جنگ میں بنگلہ دیش میں قید بھی رہ چکے ہیں۔فتح محمد کے پانچ بیٹے رنگی خان، میر احمد، شیر دل، قاسم علی و دین محمد تھے۔رنگی خان کے تین فرزند شاہ محمد خان، حوالدار کالا خان وسلیمان خان ہوئے۔شاہ محمد خان نیک سیرت بزرگ تھے آپ کے تین فرزند ہیں محمد اسلم خان اے ایس آئی اسلام آباد پولیس، عبدالرحمٰن پی اے چیف کمشنر اسلام آباد ہیں، حوالدار کالا خان نے پاکستان آرمی میں خدمات سرانجام دیں۔آپ بن بیک بازار میں کاروبار کرتے ہیں۔آپ کے فرزند محمد انور سول ملازمت میں ہیں۔محمد سلیمان اس خاندان کی قابل ذکر شخصیت ہیں۔آپ کے فرزند محمد بشیر سول ملازمت میں ہیں۔میر احمد کے فرزند جان محمد ٹیلر ماسٹر ہیں۔شیر دل کے دو فرزند حوالدار شریف و اشرف آرمی میں رہ چکے ہیں۔

کھکھا خان کی آٹھویں پشت میں معظم خان گزرے ہیں۔تاریخ اقوام پونچھ کے مطابق معظم خان اپنے علاقے میں کافی مشہور تھا۔اس کا بیٹا پنو خان اور پوتا ستارا خان اور ستارا خان کا بیٹا میر ولی خان قابل ذکر گزرے ہیں۔میر ولی کے بھائی جو رولی خان تھے۔جن کے فرزند مغل خان تھے۔مغل خان کے دو فرزند حاجی میر احمد خان و اسمٰعیل خان ہوئے۔حاجی میر احمد خان کے تین فرزند محمد بشیر خان، راجہ محمد یاسین خان سابق ایم ایل اے وزیر حکومت حال مشیر برائے وزیر اعظم آزاد کشمیر و آصف محمود قابل ذکر ہیں۔ انساب القبائل اکبریا جلد سوئم ص 38 کے مطابق ماڑا خان بن کلو خان بن نیکا خان بن مندا خان بن سوجا خان بن خاکی خان بن رنگ خان بن جموا خان بن اسماعیل خان بن سورج خان بن دارد خان بن جنید خان بن فروز خان بن پنجا خان بن علی شیر خان بن منگی خان جنگلوی سے بھونٹ بھائیاں آباد ہوئے ان کے پانچ فرزند فقیر خان، محمد شیر خان، فروز خان، پہلوان خان و علی بہادر خان تھے فقیر خان کے دو فرزند کالا خان و محمد اکبر خان ہوئے کالا خان کے فرزند محمد شریف و محمد انور سٹیٹ بنک اسلام آباد میں ملازم ہیں محمد شریف کے فرزند محمد اعجاز خان بھی سٹیٹ بنک مظفر آباد میں بطور اسسٹنٹ فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے بھائی محمد سجاد ہیں محمد انور کے تین فرزند نعیم، نسیم و حلیم ہیں محمد شیر کے فرزند سلیمان خان کے دو فرزند گل حسین و محمد لطیف ہیں فروز خان کے تین فرزند عالمشیر خان، میر اکبر خان و محمد افسر خان ہیں عالمشیر خان کے آٹھ فرزند محمد یونس خان ایڈووکیٹ، محمد عارف، محمد سلیم، محمد بشیر، محمد اسلم، محمد اقبال، محمد مقصود و محمد آصف ہیں میر اکبر کے فرزند محمد رفیق ہیں محمد افسر کے فرزند ریاض، فاروق، نصیر، حمید، فیاض و امین ہیں پہلوان خان کے تین فرزند سید اکبر، محمد حسین و محمد شفیع ہیں۔

بھٹی راجپوت:

حام بن نوح کی سولہویں پشت میں بجی پال و گرج پال تھے۔گرج پال کی چوبیسویں پشت میں راجہ تھک معروف گزرے ہیں۔جن کی اولاد تھکیالہ مشہور ہے۔بجی پال کی اولاد سے کرشن جی مہاراج جن کے نام پر کرشن گڑھ و کرشن محلہ لاہور ہے نویں پشت میں راجہ بھٹی معروف گزرے ہیں۔راجہ بھٹی ہندوستان کی کئی ریاستوں کا حکمران رہ چکا ہے۔راجہ بھٹی کے گیارہ فرزند بتائے جاتے ہیں۔راجہ جیسل، راجہ دوس و راجہ قاوش کی اولاد سے چند بزرگوں نے اسلام قبول کیا جاٹ، تاوئی، ڈلہ بھٹی، بھٹو، ٹوانہ، گھیبہ، سیال اور گولر کی گوتیں مشہور ہیں۔راجہ جیسل ریاست میر کا حکمران تھا۔انساب القبائل اکبریا جلد سوئم ص 388 و تاریخ اقوام پونچھ صفحہ 161 کے مطابق "پونچھ میں جو بھٹی راجپوت آباد ہیں وہ زیادہ تر راولپنڈی و جہلم و جموں کے نواحات سے آئے ہیں یہ سب زراعت پیشہ ہیں"۔راجہ جیسل کی اٹھارہویں پشت میں راجہ ڈلہ بھٹی گزرے ہیں جن کی اولاد ڈلہ بھٹی کہلاتی ہے۔ڈلہ بھٹی کی بارہویں پشت میں قاضی شکر اللہ خان پنڈی بھٹیاں سے پونچھ آئے۔قاضی شکر اللہ کی چوتھی پشت میں حشمت خان، عبداللہ، میاں حامد و نعمت اللہ پسران عالم دین خان گزرے ہیں۔حشمت خان کے پوتے عبدالواحد تھے۔ جن کے چار فرزند سعد اللہ انفارمیشن آفیسر محکمہ اطلاعات، عبدالرؤف، علاؤالدین و شہاب الدین ہیں۔عبداللہ کے پوتے افضل بھٹی معروف ہیں۔

تھکیال مظفر آباد و باغ:

"تاریخ اقوام پونچھ ص 298 کے مطابق اس قوم کے بزرگوں کا تعلق راجگان اجودھیا سے تھا اس خاندان میں ایک راجہ تھکیال کے نام سے گزرا ہے اسی راجہ کے نام پر تھکیال کہلائی،، انساب القبائل اکبریہ جلد سوم ص 873 کے مطابق گرج پال کی چوبیسویں پشت میں راجہ تھک تھے ان کے پوتے راجہ تمر سنگ پنجاب اور کوہستان جموں سے ہوتا ہوا بھمبر آیا ان دنوں بھمبر ایک خود مختار حکومت تھی راجہ سری پت آخری حکمران تھا راجہ رستم دیو سب سے پہلے مسلمان ہوا اور اسلامی نام راجہ رمی خان رکھا اس کے چار فرزند سنگی خان، کنگمی خان، بگ خان و کالو خان تھے کنگمی خان کی اولاد تکھیالہ پڑاوا اور مہنڈر پونچھ وغیرہ میں آباد ہے بگ خان کی اولاد سانگل، سلواہ، سڑہوتی، کورسہائی اور مہنڈر وغیرہ میں آباد ہے کالو کی اولاد علاقہ مہنڈر وغیرہ میں آباد ہے سنگی خان کی اولاد مظفر آباد، حب باغ، بہارہ کھوڑ ہوڑ ستیاں، باہنڈی و دوتارہ ایبٹ آباد وغیرہ میں آباد ہے۔سنگی خان کی پانچویں پشت میں بیری

خان و کیری خان پسران مل خان بن رنگسی خان بن بھیج خان بن بنی خان تھے بیری خان کی دسویں پشت میں بوڑا خان بن بگلی خان تھیے بوڑا خان کی اولاد بھا گسر کوٹلی مظفر آباد میں آباد ہے کیری خان کی اٹھویں پشت میں عزیز خان کی اولاد جھب باغ میں آباد ہے۔

اقوام شیوخ:

تاریخ اقوام کشمیر ص 310 کے مطابق "لفظ شیخ عرب والوں کی اصطلاح میں کسی معزز شخص کے لیے ادب واحترام کے طور پر مستعمل ہوتا ہے علی الخصوص علمائے دین کو شیخ ہی کے نام سے خطاب کرتے ہیں بلکہ ملک الشعرائے اسلام حسان بن ثابت انصاری نے اپنے بعض اشعار میں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ کو بھی اسی لقب سے ملقب کیا ہے اسی بنا پر وہ ہندوستانی مسلمان جن کے بزرگ عربی النسل اور حضرت عمر فاروقؓ و حضرت عثمانؓ کی اولاد سے ہیں فاروقی یا عثمانی شیخ کہلاتے ہیں،، سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ بھی شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام سے مشہور ہیں یہی محترم خطاب ان خوش نصیب لوگوں کے حصہ میں بھی آیا جو غیر مذاہب سے اسلام میں داخل ہونے شروع ہوئے۔ ہندو قوم میں چار درم ہیں برہمن، کھتری، ویش وشودران میں سے جو طبقہ اسلام کی آغوش میں آیا وہ شیخ ہی کہلایا۔ کشمیر میں بھی جب پنڈتوں اور کشمیر کے دیگر ہندوؤں نے اسلام قبول لیا تو وہ بھی شیخ ہی کہلائے ان میں شیخ سلار دین، شیخ نورالدین ولی وغیرہ قابل ذکر ہیں لیکن کشمیر کی بعض برہمن اور راجپوت اور دوسری ذاتوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی اپنی قدیم ذاتوں کو برابر قائم رکھا۔

حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ:

تاریخ اقوام کشمیر جلد دوئم ص 320 کے مطابق "حضرت بابا نصر الدین ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں ان کے مریدوں میں بابا لولی حاجی ایک بزرگ تھے جنھوں نے کئی حج پا پیادہ کیے تھے قبول اسلام سے قبل برہمن تھے اور زات کے سپرد تھے پیشہ زراعت اور زمینداری تھا لیکن جب فقر اختیار کیا تو سب باتوں سے کنارہ کش ہو گئے آپ کی قبر چرار شریف احاطہ مزار شیخ نورالدین ولی کی اندر ہے جہاں ان کے مرشد بابا نصر الدین بھی مدفون ہیں ان کی چند پشتوں بعد شیخ اکبر تھے جن کی چند پشتوں بعد شیخ محمد رمضان، شیخ محمد رفیق و شیخ محمد عبداللہ قابل ذکر گزرے ہیں جب کشمیر افغانوں کے ماتحت تھا ترک وطن کر کے جموں کے راستے سیالکوٹ آئے اور یہیں مقیم ہو گئے شیخ محمد رفیق کے دو فرزند شیخ نور محمد و شیخ غلام محمد تھے شیخ نور محمد کے دو فرزند شیخ عطا محمد و شیخ

سر محمد اقبال رہبر قوم مفکر اسلام جیسی عظیم ہستیاں گزری ہیں شیخ عطا محمد کے تین فرزند اعجاز احمد، امتیاز احمد و مختیار احمد ہوئے اعجاز احمد کے دو فرزند تحسین احمد و خلیل احمد ہیں امتیاز احمد کے فرزند افتخار احمد ہیں مختیار احمد کے دو فرزند وقار احمد و ابرار احمد ہیں حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ کی درست تاریخ ولادت 9 نومبر 1877ء ہے آپؒ کے دو فرزند بیرسٹر آفتاب احمد و جسٹس جاوید اقبال جیسی قابل زکر شخصیات اور ایک دختر ہیں،،۔

ڈار فیملی کشمیر و پنجاب (محمد الدین فوق):

تاریخ اقوام کشمیر جلد دوئم ص 375 کے مطابق سلطان بڈشاہ کے عہد میں سنگرام ڈار مسلمان ہو گیا تھا قاضی ڈار سلطان بڈشاہ کے عہد میں ایک مشہور شخص تھا اسی کی چوتھی پشت میں ملک سیف ڈار کشمیر کا نامور سیاست دان گزرا ہے جو سلطان فتح شاہ بار اول کے عہد میں وزارت عظمٰی کے عہدے پر ممتاز تھا اس شاخ میں بڑے بڑے علماء، صلحاء اور ولی اللہ پیدا ہوئے جن کا مفصل زکر تاریخ اقوام کشمیر جلد اول میں بھی موجود ہے ملک سیف ڈار سوئی بگ اور دوشیوہ کی ڈار اقوام کے جد اعلٰی ہیں ان کی اولاد سے نوح ڈار تھے ان کی چوتھی پشت میں عید ڈار کے چار فرزند سیہ ڈار، ہاشم ڈار، صدیق ڈار عرف سدہ ڈار و اعظم ڈار تھے صدیق ڈار کے دو فرزند اسماعیل ڈار و حسن ڈار تھے حسن ڈار کے دو بیٹے رجب علی و اللہ دتا تھے رجب علی کے تین فرزند بڈھا خان، لدھا خان و غلام محمد خادم تھے مولوی لدھا خان کے چار فرزند رحیم بخش شیدا، محمد الدین فوق، چراغ الدین و فیروز الدین تھے محمد الدین فوق فروری 1877ء کو پیدا ہوئے بہت بڑے محقق، دانشور و مصنف تھے ان کی تصانیف کی تعداد ستر کے قریب ہے تاریخ اقوام پونچھ کی تصنیف پر والئے پونچھ نے تین صد روپے عطا فرمایا تھا اور تاریخ بڈشاہی پر حکومت کشمیر نے 1000 روپے بطور امداد عطا فرمائے ان کے تین فرزند ظفر الحق، ظفر احمد و ظفر الاحسن ہوئے ظفر الحق کے تین فرزند ظفر نعیم، ظفر نسیم و ظفر سلیم ہیں ظفر احمد کے فرزند ظفر اقبال ہیں۔

شجرہ نسب اقوام عالم
حضرت آدمؑ — شیثؑ — آنوش — قنیتان — لائیل — بیار — ادریس — متوسلخ
حضرت نوحؑ — لامک
یافث — ترک
حام
سام — رفخشد — شالخ — خابر
قانع — ارغو — شاروح — تامز
حاران — لوطؑ
حضرت ابراہیمؑ
حضرت اسحاقؑ
حضرت اسماعیلؑ
عصو
حضرت یعقوبؑ
قیدار
لاوی
یہودا
یوسفؑ
بنیامینؑ
جمل
ثابت — سالامان — ہمیع — اود — عدنان — معد
عامر
نزار
ایاد
ربیعہ
انمار
الیاس — مضر
طانجہ
قیس
خزیمہ — مدرکہ
اسد
کنانہ
عامر
احابیش
عمر
عبدمناة
مالک — نضر
حرث
فہرقریش
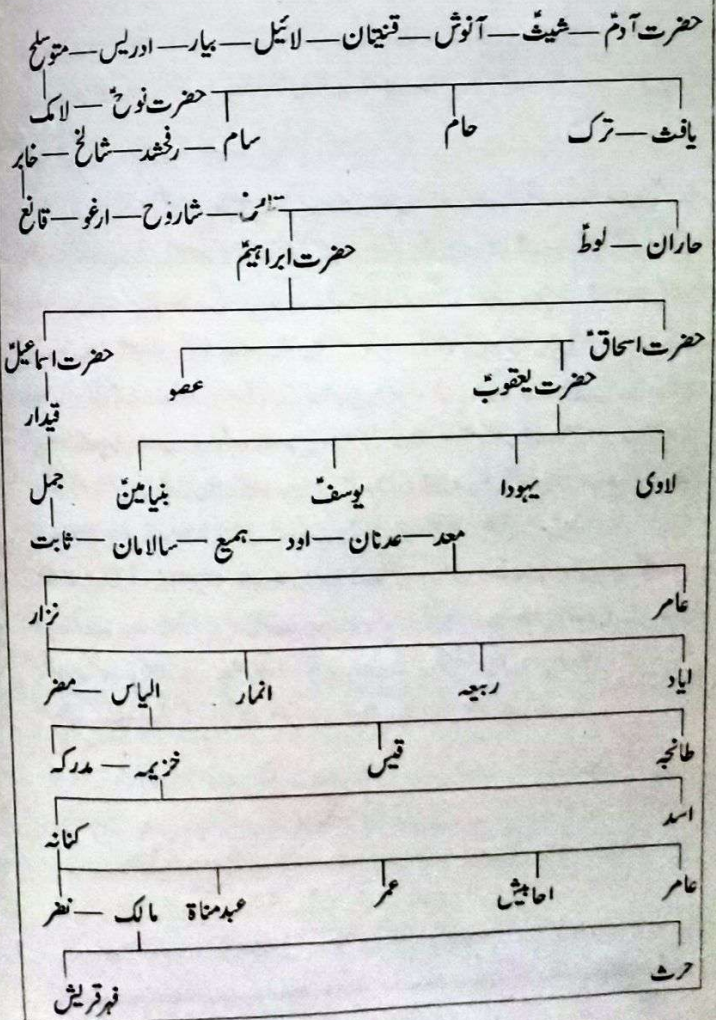
قریش بنو ہاشم
فہر (قریش) — غالب — لوی
کعب
عوف
عامر
حرث
عدی
مرہ
بصیص
سہم
جمع
زراح
تیم — سعد — کعب — عمرو
مخزوم
کلاب
فراط
عامر
طلحہؓ — عبیداللہ — عثمان
زہرہ
قصی
ریاح
ابوقحافہ — حضرت ابوبکرؓ
عبدمناف
عبداللہ — حارث
عبدالعزے
عبدمناف
عبدالعزی
وہب — سیدہ آمنہ
عوف — عبدالرحمٰن
اسد — خویلد — خدیجہؓ
نفیل
ہاشم
حضرت عثمانؓ — عفان — ابوالعاص — امیہ — شمس
خطاب
عبدالمطلب
حضرت عمرؓ
عبداللہ
حارث
عباسؓ
حمزہؓ
زبیر
ابوطالب
حضرت محمد ﷺ
فضل
عبداللہؓ
عبیداللہؓ
عمارہؓ
یعلیٰؓ
عبداللہ
عقیلؓ
حضرت علیؓ
جعفر طیارؓ
امام حسنؓ
امام حسینؓ
محمد الاکبر (محمد بن حنفیہ)
عباس علمدار
عمرالاطرف
زینبؓ
رقیہؓ
ام کلثومؓ
فاطمہؓ
قاسمؓ
عبداللہؓ
ابراہیمؓ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسنؓ — حضرت امام حسینؓ

الحسن المثنیٰ، زید، عمرو، حسین اثرم، عبداللہ، عبدالرحمٰن، قاسم، طلحہ

عبداللہ المحض — امام زین العابدینؓ

موسیٰ الجون — امام محمد باقرؓ، عبداللہ الباہر، زید الشہید، عمر الاشرف، حسین الاصغر، علی اصغر

عبداللہ — امام جعفرؓ

موسیٰ

داؤد — اسماعیل، محمد المامون دیباج، علی العریضی، امام موسیٰ کاظمؓ، اسحٰق

محمد

امام علی رضاؓ

یحییٰ الزاہد

امام محمد تقیؓ

ابی عبداللہ

امام علی نقیؓ

ابو صالح موسیٰ جنگی

امام حسن عسکریؓ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضرت امام حسنؓ حضرت امام حسینؓ حضرت امام حنیفؒ حضرت عباس علمدارؒ حضرت عمر اطرافؒ

ابو ہاشم عبداللہ — علی عبدالمنان — جعفر

حسن — عبیداللہ — عون عرف قطب غازی — عبداللہ — محمد الاکبر — محمد الاصغر

محمد آصف غازی

شاہ غازی

شاہ محمد غازی — شاہ احمد غازی

طیب غازی

طاہر غازی

عطاء اللہ غازی

سالار ساہو غازی — سالار قطب حیدر شاہ غازی — سالار سیف الدین غازی

سعید الدین سالار مسعود غازی

عبداللہ گولڑہ | مزمل علی کلگان | زمان علی کھوکھر | محمد علی | بہادر علی | نجف علی

محمد کندلان — در یتیم جہاں شاہ — فتح علی — نادر علی — کرم علی

بحوالہ:

منبع الانساب	مرات مسعودی	بحر الجمان	تاریخ حیدری	تحقیق الاعوان	تاریخ علوی اعوان
سید معین الحق	عبدالرحمٰن چشتی	سید محبوب شاہ	مولوی حیدر علی	ایم خواص خان	محبت حسین اعوان

830ھ ص 103/363، 1037ھ ص 7، ص 135، صفحہ 7، شجرہ نمبر 31 ص 156، شجرہ نمبر 28 ص 360

قطب حیدر شاہ غازی ملک

عبداللہ گولڑہ — احمد علی — زمان علی کھوکھر — در یتیم جہاں شاہ

حسن دوست

سگھر — بہادر علی — طور

تر بڑ — سگھر — دیو — ترکھو — مدھو

بدھن — ربیع — گوندل

محمود، نور محمد، کالا، گوہر، جھنڈا، سوہر، مولا، مرزا، نعمت، صالح، سلیمان، رتن — ڈوم — راج

سرجن، ہانمو، دائم، لہب، سید عالم، دراب، امیر، شیر، دادن، قائم، مہندی، مراد، دلب، عزیز، گھسکا

جموں، لعل، کالا، تولا، مہل، احمد، غلام مصطفیٰ، سید ملک، چراغ، عبدالغفور، فتح نور، مبارک، جان محمد

ماڈہ، جھام، نچلی، حاجی، پیلو، موزوٹی، بھٹی، بابو، کمال دین، محمدی، تاجاب — دریا خان، شیر — اعظم، اللہ یار

وگھیرہ، جسو، ابراہیم، جوگی، احمد، عنائت، شمس، مست، کمال، عبدالہادی، فاروق، خدایار علوی ۶۹۹

عقیل، یعقوب، غفور، عش، حسام، عظیم، حشمت، کمال دین، جلال دین، عبدالولی، فیروز، کشال، کمال، کریم، جلیل، اسماعیل — بخت آور — گل محمد

بجن، کوٹ، احمد، ملک، امیر، مجید، داؤد، محمود، یعقوب، خلیل، لائل، بہادر، امان، فتح اللہ، خیر اللہ، رئیس اللہ، عبداللہ، کیماں

محسن علی، میلو، سکندر، صفدر، حیات، کیماں، منزدین، سید اللہ، قیطان، میانہ، عالم دین، نصیر، پیرا، سید، الف، جہاں، باقی، ترقیاق، رجب علی، حشمت علی

ڈیڈا

جاگیس ص 153/490 پر

قطب حیدر شاہ غازی ملک ← مزمل علی کالگان
کرم علی (کلی خلیل)
زمان علی
نواب علی — کلاب
غلام علی
گگ
حمزہ
گوہر
آر
کاکا
لال بیگ
گھنیاں
زنیاں
سارخان
شادی
شیر محمد
نیک محمد
رحمت اللہ
گلی
نور محمد
رضا محمد
کھلو
غیرت
محمود
امیر حیدر
بخاری
کھیلا
طوطا
فتح
پیر
داری
جنگ
مراج
کمال
شیرا
پیکا
ص 442 پر
سانس
کابل
کالا
موپال
بیو
بابا سجاول
بابا شادم
ص 348
507
پاؤ
چنت
حسن
موسی
ماچھ
سدس
دودا
جیا
مل
شہد
پھولا
باز
پیارا
گوگڑ
جھاٹلہ
بال
بیلم
منیر
فیروز
اکرم
نوروز
سید ملک
احمد
عالم
جنگ
حمزہ
داؤد
عبدالقادر
مسعود
ظہیر الدین
خلیل الرحمن
عبدالستار
ابراہیم
غلام علی
سعید احمد
سراج احمد — محب الحق — احمد
نواب — فتح — احمد
زبیر شاہ
شاہ زمان
جمعہ شاہ
شام شاہ
حسین شاہ
امانت شاہ
مانک شاہ
دھنی پیر
448 پر حیات
محمد
دادن
حمزہ
قاسم
حبیب
عبدالاول
حلال دین
شریف خان
صاحبزادہ محمد صدیق ملوک
پیر
نور
قادر
کالا
دلب
عادی
ناصر
تاج
نادر
گاموں
ارجن
جند
نواب
اسمند
سقد
دختر
بدھو
مہند
نوشیر
مکھن
حسن
عاقل
غنی
اہیر
ملوک
سمند
کھوندو
نعمت
کالو
حیات خان
492 پر
فیض اللہ
497
482
امر اللہ
182
ص 434 پر

اعوانان کاکوٹ
حضرت بابا سجاول علوی قادری کھرکوٹی
شادم خان
امب خان
پال
نیل خان
تاج گوہر
حمید اللہ عرف بڈھا بابا (ہزارہ سنگولہ پونچھ وغیرہ) ص 507 پر
عبداللہ عرف کہانی بابا
ہیرال خان
آسی بابا
میرال خان
مردیال
عین خان
نور خان
بابا طوغان
میر محبت
ریشم خان
لودہ خان
عبداللہ عرف ٹھوڈا
نورسہ خان
ص 353 پر
بیر خان
ص 353 پر
شرف الدین
محمد سعید خان
کریم اللہ
351 پر
کرم دین
عزیز خان
350 پر
راجہ خان
فتح اللہ
جہان بابا
محمد جی
غلام رسول
سید رسول
ملاں سید میر
غلام دین لاولد
غلام نور
محمد عالم
محمد اکبر
عبداللطیف
عبدالعزیز
عبدالحق

عبدالعزیز
مسعود
محبت
محمد عالم
عبدالرحمٰن
غلام جان
فضل الٰہی
محمد اقبال
قمر الزماں
فخر الزماں
محمد حنیف
انجم
آصف
نعمان
حارث
مصعب حنیف
نعمان حنیف
غلام سرور
محمد داؤد
محمد ایوب
محمد جان
حاجی محمد افضل
عقیل
اسماعیل
ظہور
آصف خان
زمین
رحیم
نعیم
زبیر
رضوان
عمران
امجد
حبیب
پرویز
چن زیب
سعید
محمد جاوید
محمد اکبر
فقیر محمد
مسعود الرحمٰن
فضل داد
جاوید اقبال
ظفر اقبال
عبداللطیف
سمندر خان
فضل الرحمٰن
ملک میر افضل
ہمایوں
خورشید عالم
بابر خان
عبدالخالد
عبدالقیوم
قاسم
حسن حمزہ
ارشاد
جاوید
آصف محمود
طارق محمود
خضر
منیب
کاشف محمود
محمد اویس
اسد محمود

اعوانان جنکیاری، بہنالی اور ڈھانگری مانسہرہ
عزیز خان بن جہان بابا
آمدہ 348 سے
سید نور
بیداللہ
اچھا خان
محمد صالح
محمد نیاز
کرم دین
احمد نور
رحمت اللہ
حبیب اللہ
نور احمد
احمد نور
محمد
ہدایت اللہ
نور عالم
فضل احمد
کمر علی
غلام نور
کامنور
میر عالم
محمد الٰہی
فضل الٰہی
محمد حسین
گل حسین
فقیر
میر عالم
عبداللطیف
فضل الٰہی
محمد حسین
فقیر محمد
ولی محمد
فرید
رفیق
یونس
محمد ایوب
غلام نبی
فضل الرحمٰن
زائد
جاوید
سعید
شفیق
محمد اسلم
قاضی احمد
سجاد
بھولو
مشرف
جاوید
مختار احمد
حنیف
بشیر
اکرم
اقبال
اشفاق
افضل
اشرف

351
نمشیرہ تحصیل ایبٹ آباد
کریم اللہ بن جہاں بابا آمدہ 348 سے
حبیب اللہ
اسمٰعیل
رشید
عزیز اللہ
رحمت اللہ
عجائب اللہ
ص 352
خیر اللہ
کرامت اللہ
عطاء اللہ
برکت اللہ
صفی اللہ
حضرت اللہ
عبدالغنی
مقصود
سرفراز
فضل الرحمٰن
محمد اسحاق
مطیع الرحمٰن
نصر اللہ
سید عالم
رضا اللہ
عزیز الرحمٰن
عتیق الرحمٰن
خلیل الرحمٰن
فضل الٰہی
اعجاز
نعیم
ریاض
عامر
سعید الرحمٰن
ملک امان
حاجی محمد یوسف
محمد یعقوب
فاروق
رؤف
شفیع
محمد ایوب
یونس
محمد انور
محمود خان
لطیف
سعید
علی ایوب
محمد شفیع
صادق
نظیر
سلیم
عمر
عاصم
احتشام
طارق
اقبال
ناصر
اعجاز
آصف
زائد
عامر
نعیم
اعظم
حمید
خرم
ابراہیم
عمران
اسماعیل
اسلم
انور
امتیاز
مرغوب
محبوب
منظور
سعید
محمد ظہور
مقصود
ذیشان
منیب
تنویر
نوید
وحید
وقاص
تحور
ثاقب
آصف
شہزاد
سہیل
فضل الرحمٰن
قدرت اللہ
حبیب الرحمٰن
سرور
اشرف
اکرم
ص 352 پر

352
نمشیرہ تحصیل ایبٹ آباد
رضا اللہ آمدہ ص 351 سے
عجائب اللہ
351 سے
فضل الرحمٰن
قدرت اللہ
حبیب الرحمٰن
سرور
اشرف
اکرم
امجد
یونس
ارشاد
ریاض
ارشد
راشد
ساجد
عمر فاروق
عبداللہ
برکت اللہ
نصر اللہ
رضوان
عثمان
عمران
ندیم
شعیب
ادریس
احمد اللہ
نور عالم
محمود عالم
یعقوب
میر عالم
محمد یوسف
عبدالقادر
عبدالحمید
داؤد
عبدالغفور
جاوید
ندا محمد
بشیر حسین
محمد انور
محمد سرور
محمد اسلم
سہیل انور
حضرت اللہ
رحمت اللہ
عبدالرسول
عمر
خرم
شہریار
اعجاز
اشتیاق
قدرت اللہ
مسکین
عبدالکریم
عبدالحکیم
یعقوب
چنگیز خان
صغیر
زہیر بابو
عبدالرحمٰن
قیصر
میر محمد
سرور

353
اعوانان کسکی کلاں بائیں نورا
عبداللہ المعروف ٹبوڈا بابا
آمدہ سے 348 سے
نورسہ بابا آمدہ 348 سے
اولاد ص 358 پر
بیرخان 348 سے
راجہ بابا
رشید بابا
پیو والا
ہمت اللہ
فاضل بابا
افضل بابا
روشہ بابا
منیر اللہ
کریم اللہ
جیا خان
پرویز خان
فقیر اللہ
نجیب اللہ
عنائت اللہ
حیات خان
محب اللہ
سعید اللہ
برکت اللہ
عبداللہ
حضرت اللہ
افضل
علی زمان
نورا بابا
نماست
سلابت
ساملہ بابا
نصراللہ
محب اللہ
عنائت اللہ
حیات
فقیراللہ
عبداللہ
برکت اللہ
نادرخان
ناصرخان
عبداللہ
قاسم
سکندر
عطا
رحمت اللہ
حسین
فقیر
سعداللہ
فقیر
شاہزمان
علی اکبر
گل زمان
سعداللہ
رحمت اللہ
میرخان
خیراللہ
رخمت اللہ
شیرزمان
میرحسین
بہادرخان
علی زمان
خانی زمان
محمد زمان
جہاں داد
میاں احمد
سمندر
قلندر
آزاد
علی زمان
اشرف
اسلم
رستم
ادریس
کالاخان
سیدعالم
میرعالم
سردار محمد
عارف
اقبال
صدیق
رفیق
دوست محمد
ارسلہ
رخمت اللہ
میرغلام
فضل
نواب
ایوب
سکندر
صادق
خالق
اشرف
محمد فرید
کالا
جہانداد
میرافضل
خان بہادر
شیر بہادر

354
نورا بابا
سعداللہ
فقیراللہ
عبدالرحمن
سمندر
قلندر
میرعبداللہ
خواص
حیدرزمان
خان بہادر
خیراللہ
رحمت اللہ
سعداللہ
میر
جلال
سمندر
کالا
محمد حسین
عبدالرحمن
گوہرالرحمن
میرزمان
عبدالجبار
فقیر
خیراللہ
رحمت اللہ
فضل
سعداللہ
میرزمان
رخمت اللہ
جہانداد
سلطان
علی اصغر
کالا
فقیر
رحمت اللہ
خانزمان
محمد زمان
فرید
یعقوب
دوست محمد
تاج محمد
جہانداد
خان بہادر
مسکین
فیروز
کالا
قائم نور
شیرزمان
قلندر
سمندر
گل زمان
علی زمان
میرافضل
خواص
اشرف
وسیم
انور
حیدرزمان
چمن
محمد ایوب

اعوانان موضع کسکی ایبٹ آباد

رشید بابا بن بیرخان بن ٹھوڈا آمدہ ص 348 سے

یوسف
ظفر اقبال
زاہد
وحید
نوید
بشارت
روہت خان
فقیر محمد
منیر اللہ
بیدا اللہ
امان اللہ
میر
رحمت اللہ
منیخان
علی گوہر
حیدر
حیات اللہ
محب اللہ
رحمت اللہ
خدا بخش
فقیر محمد
عبدالخالق
محمد رفیق
عبدالقدیر
عبدالبصیر
علی زمان
خانزمان
شیر زمان

اعوانان کا کوٹ از اولاد بابا شادم خان بن بابا سجاول
اسمٰعیل بن نورسہ خان بن عبداللہ آمدہ ص 353 سے
کالا خان
عبداللہ تھنہ
محمد سعید
ابراہیم خان
عمر خان
کمر دین
ص 360 پر
ملاں مصری
ملاں مستقیم
ص 362 پر
قیام دین
تممر خان
محمد زبیر
359
شاہ ولی
شہباز
گوہر علی
غلام علی
شیر خان
میر احمد
محمد قاسم
مہر علی
احمد علی
خیر علی
حسین
فردوس
تاج محمد
فقیر محمد
ارسلہ خان
ملک فیروز خان
محمد سلیم
ندیم
حیات
شیر زمان
رستم
مسکین
اورنگزیب
نثار
زبیر
مولوی محمد حسین
مولوی فقیر محمد
مولوی محمد اکبر
مولوی میر حسین
عبدالرحمٰن
عزیز الرحمٰن
مولوی محمد ایوب
نور عالم
عبدالجبار
عبدالغفار
عبدالستار
دلدار
ذوالفقار
عاقل
ثاقب
شاکر
یاسر
عادل
بختار
میراب
شوکت
خورشید
مقصود الرحمٰن
شبیر
بشیر
سعید
نظیر
حمید
مقصود الرحمٰن
حفیظ
خطیب
خورشید
اعجاز

آمدہ ص 358
شاہ ولی — حسن علی کاکوٹ
میر خان — خانزمان — نورعالم
بوستان
شیرزمان
سرفراز
کرم داد
سکندر
سمندر
عارف
علی خان
ہارون
ہمایوں
نعیم
گل حسین
فیروز
محمد حسین
مظفر
فضل الٰہی
منور
جہانداد
عبدالرحمٰن
عزیز الرحمٰن
اشرف
شاہنواز
فاروق
اسحاق
حبیب الرحمٰن
آصف
عاشق
یونس
عابد
بشارت
ارشاد
بنارس
نعمان
عتیق
گلزمان
رحمت اللہ
فیروز
محمد عالم
فقیر محمد
میرداد
ولی داد
زرداد
خوابداد
محبوب
صدیق
شفیق
شوکت
شبیر
رفیق
نزاکت
سہیل
فضل داد
اسلم
اکرم
علی داد
میر افضل
محمد افضل
سلطان
حمید
وحید
حنیف
منظور
ظہور
راشد
فیضان
علی — تنویر
سعید
منیر
اقبال
جہانگیر
ذولفقار
عابد
وسیم

محمد سعید — گل محمد — مرزا — مندوبابا کاکوٹ
آمدہ 358 سے
جیون
سعداللہ
میر عبداللہ
عبداللہ
میر عالم
سید عالم
نورعالم
خانی زمان
گل زمان
فقیر علی
علی گوہر
میرزمان
علی زمان
خانی زمان
غلام سرور
سرور
ملک محمد شفیع
شعیب
انورزیب
یونس
نظیر
صدیق
بنارس
فرید
ایاز
حاجی عزیز الرحمٰن
پرویز
نوید
عبدالرحمٰن
ملک زبیر
منظور
ثاقب
نصیر
شوکت
ذولفقار
ملک نور محمد
اسلم
خلیل
اصغر
سمیر
بابر
ابرار
وقار
بابرخان
کاشف
وقاص
حسین
دالا
میر علی
محمد جی
فیروز
فضل داد
خانی زمان
لیاقت
ذولفقار
پرویز
قلندر
علی گوہر
اورنگزیب
چن زیب

میر عبداللہ
رحمت اللہ
میر اللہ
یعقوب
برکت اللہ
محمد حسین
فقیر محمد
کالا
رفیق
صدیق
رشید
منیر
مظفر
گل حسین
مسکین
ریاض
سلیم
افضل
اکرم
نظیر
پیر خان
اقبال
دلدار
اسلم
فضل الرحمن
علی اصغر
صادق
فاروق نیاز
معروف
قیوم
ہمایوں
ارسلان
بلال
گل زمان
اسلم
شہزاد
صابر
مشال
عامر
برکت علی
قمر
عبداللہ
کبیر
قدیر
نصر اللہ
خیر اللہ
میر اللہ
کالو
جیا خان
گل بابا
فقیر محمد
برکت اللہ
میر عالم
محمد جی
محمد عالم
محمد عالم
میر عالم
سید عالم
فیروز
سمندر
فردوس
اسلم
گلاب
قلندر
فضل الرحمن
تاج محمد
خوشی محمد
صدیق
یعقوب خان محمد
قابل محمد
ساجد
عابد
عادل
علی اصغر
شاد محمد
اورنگزیب
قاسم
سجاد

فقیر محمد
نصیر
شبیر
خالق
سلطان
سرفراز
جاوید
کمردین
محمد نعیم
محمد عباس
گل عباس
غلام حسین
محمد سعید
میر عالم
میر حسین
محمد سعید
محمد زمان
محمد شریف
عبدالرحمن
گل زمان
عبدالخالق
فضل
شفیع
نور محمد
محمد یعقوب
رحمت اللہ
عبداللہ
کرامت اللہ
مسعود الرحمن
عبدالسلام
کرنل اورنگزیب خان
غلام حسین
محمد
عبدالعزیز
مسعود الرحمان
غلام رسول
غلام جیلانی
عبدالسلام
بدر السلام
عبدالغنی
بابو عبدالجبار
علی زمان
یوسف

شجرہ نسب شدوال اعوان
موضع برٹ تھنہ بجیکوٹ
حضرت بابا سجاولؒ ص 347 سے
تاج گوہر
پال خان
بابا امب
بابا نیل
بابا شادم
میر بابا
بابا نور خان
بابا مردیال
بابا طوغان
بابا ہنجرال
بابا عین
عبداللہ
حمید اللہ
کہانی بابا
بڑھا بابا
بابا رحمت اللہ
بابا جمعہ خان
طوطا بابا
باز خان
365 پر
مرید بابا
زرید بابا
شیر احمد بابا
نکو بابا
محمد اسماعیل
شاہ ولی
ناصر خان
عبداللہ
عنائت اللہ
سعد اللہ
نصر اللہ
بہادر بابا
رحمت اللہ
شیر خان
ارسلا ملک
فیروز
گل زمان
فقیر محمد
خواص
محمد سلیمان
رحمت اللہ
برکت اللہ
محمد زمان
علی زمان
نور عالم
سمندر خان
قلندر خان
فیروز خان
محمد شریف
محمد حسین
مہولی
سمندر خان
بشیر محمد
نصیر فیروز
علی زمان
علی گوہر
اورنگزیب
محمد سرور
میر محمود
فضل الٰہی
قدیر احمد
عبدالرحمٰن
خانی زمان
منصف خان
ولی محمد
محمد اسلم
محمد اشرف
منظور الٰہی
محمد ریاض
سعد الحق
محمد سعید

علی زمان
محمد سرور
برکت اللہ
رحمت اللہ
محمد صادق
محمد صدیق
میر زمان
خانیز مان
سمندر خان
میر عالم
محمد مسکین
حفیظ
حبیب
حمید
نوید
تنویر
عبدالرحمٰن
محمد صادق
مرید بابا
ملاں امیر
عبدالعزیز
دوست محمد
محمد یونس
عبداللہ
برکت اللہ
حیات اللہ
سمندر خان
میر عالم
محمد زمان
علی گوہر
مظفر
گل حسن
محمد حسین
علی زمان
اکبر
ولی داد
شبیر
صدیق
شکیل
شفیق
ہدایت علی
مصدر علی
علی اکبر
محمد اکبر
نصیر
رفیق
بشیر احمد
زرداز علی
مردان
سلطان
طفیل
فاروق
حنان
صابر
عبدالرزاق
حمزہ
گل فراز
طوطا بابا
امیر خان
عنائت اللہ
ظہور
مقبول
مقصود
مشتاق
احمدی
رحمت اللہ
محمد شیر
نادر خان
بہادر خان
حسین

اقوال حضرت ابوبکر صدیقؓ

وہ عمل جو بغیر علم کے ہو اسے بیمار جانو اور وہ علم جو بغیر عمل کے ہو اسے بیکار جانو۔

ہر چیز کے ثواب کا اندازہ ہے **مگر صبر** کے ثواب کا کوئی اندازہ نہیں۔

جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ سمجھ لے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔

دولت آرزو کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی، جوانی خضاب کے ساتھ اور صحت دواؤں کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی۔

جو علماء امیروں کے پاس (دنیاوی مفاد کے لیے) جائیں وہ خدا کے ناپسندیدہ ہیں اور جو امراء علماء کے پاس (دینی مفاد کے لیے) جائیں وہ خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔
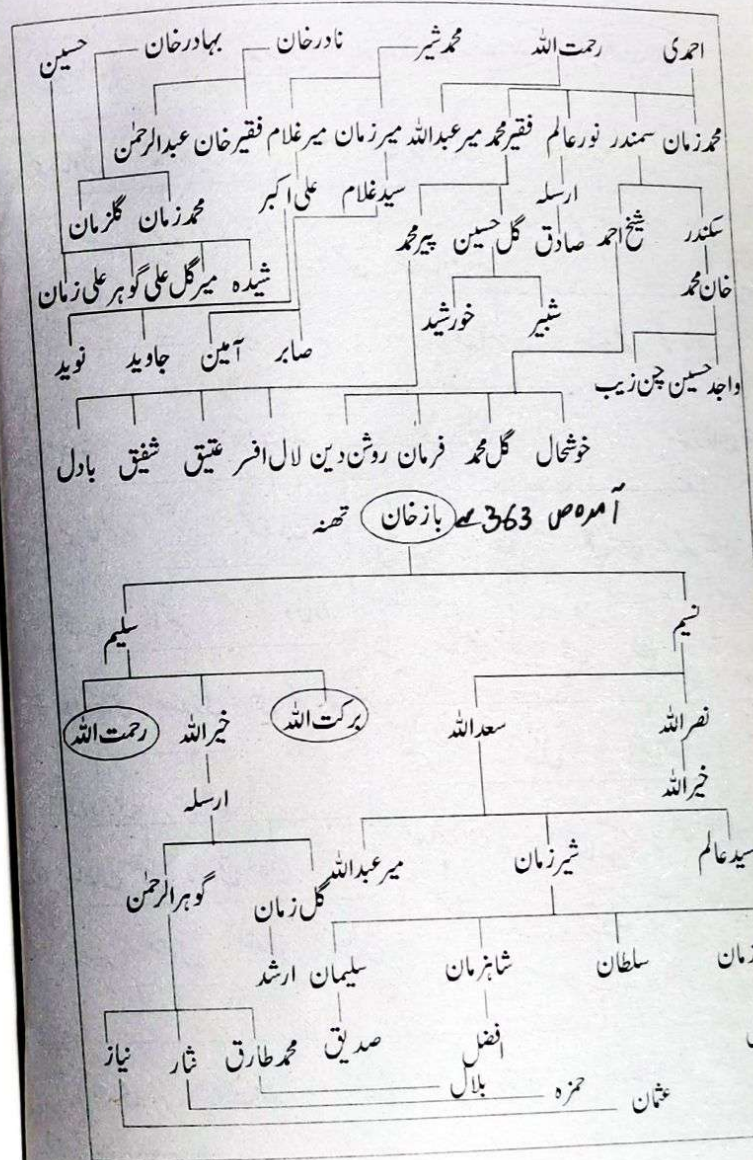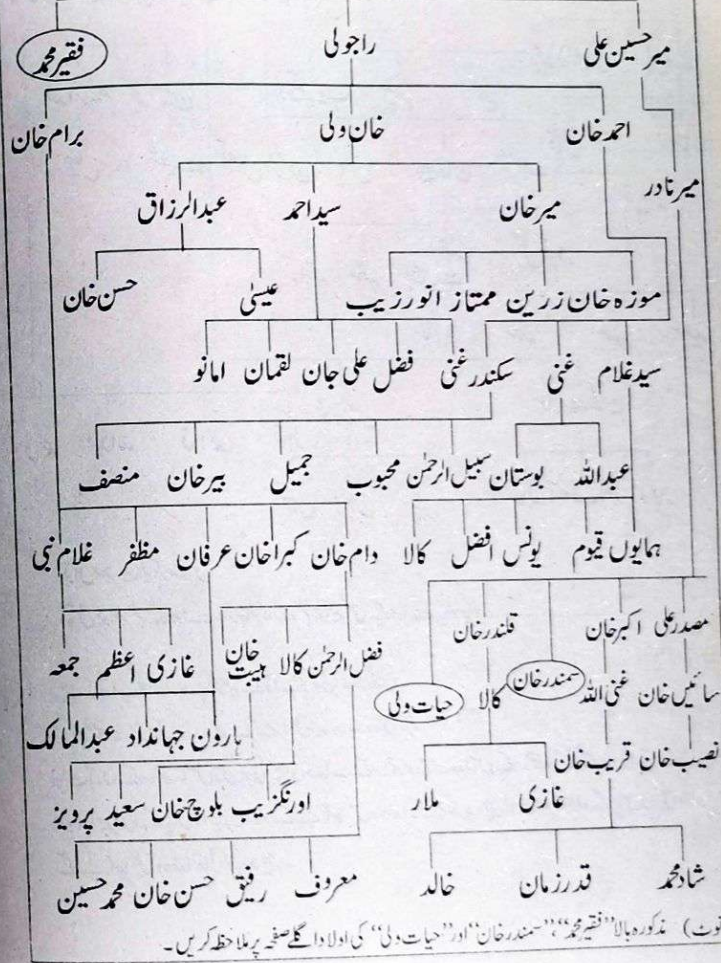
اقوال حضرت عمر فاروقؓ
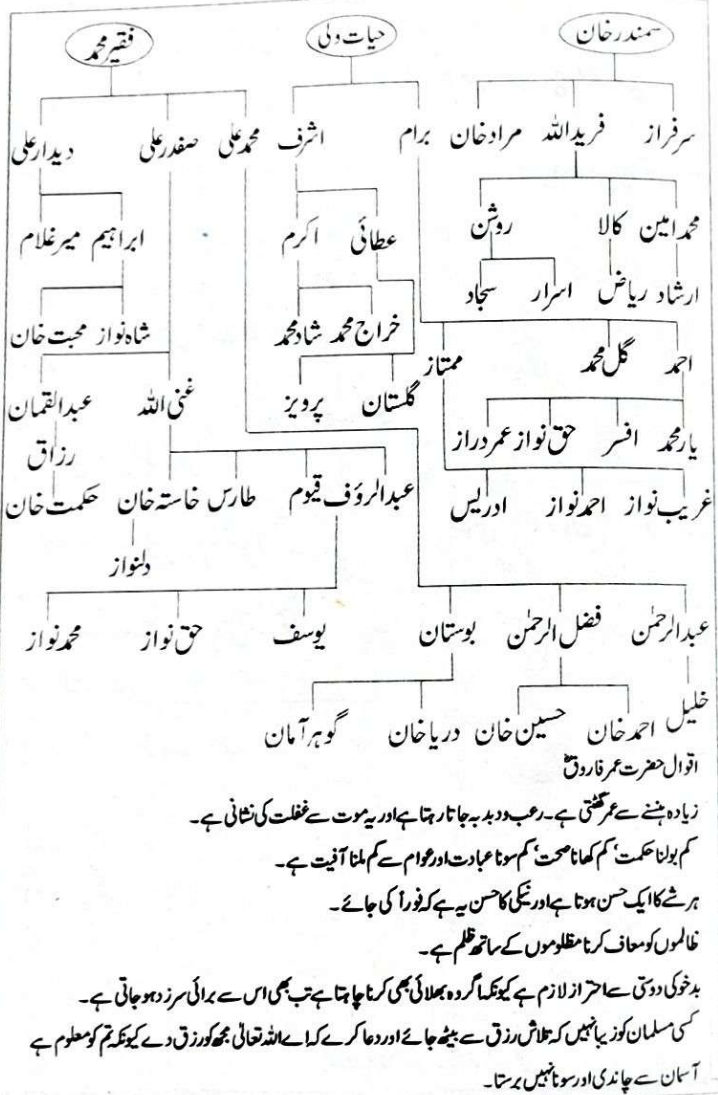
زیادہ ہنسنے سے عمر گھٹتی ہے۔ رعب و دبدبہ جاتا رہتا ہے اور یہ موت سے غفلت کی نشانی ہے۔

کم بولنا حکمت، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا آفیت ہے۔

ہر شے کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔

ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں کے ساتھ ظلم ہے۔

بدخو کی دوستی سے احتراز لازم ہے کیونکہ اگر وہ بھلائی بھی کرنا چاہتا ہے تب بھی اس سے برائی سرزد ہو جاتی ہے۔

کسی مسلمان کو زیبا نہیں کہ تلاش رزق سے بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے اللہ تعالیٰ مجھ کو رزق دے کیونکہ تم کو معلوم ہے آسمان سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔

369
اعوانان موضع جیا میرا پکھلی مانسہرہ، دھرم پانی گوڑکی
عبداللہ عرف کہانی بابا آمدہ من 348 سے
ہجرال
عین (دھرم پانی گوڑکی)
دین
کالو
نورمحمد
کامنور
عبداللہ
محمد سعید
محمد حمید
رحمت اللہ
مہر دین
غازی
چھلہ
نصراللہ
میرعلی
محب اللہ
شیرخان
سید علی
ہاشم علی
قلندر
احمدہ
شریف خان
گل زمان
بوستان
فقیر
گل محمد
عبدالرحمٰن
علی گوہر
کالا
شیرمحمد
شیرافضل
اقبال
قلندر
گلہ
محمد زمان
شیر
میرعلی
متوعلی
دلواللہ
ناصر
فدااللہ
محب اللہ
جاصر
حمید
فتح
علی زمان
خانی زمان
شمروز
سمندر
رحمت اللہ
فقیر
محمد ہاشم
اکبر
شریف
احمدہ
فیروز
مندو
حیات گل
آزاد
میرا
مصر
راجہ
مصری
عبداللہ
محمد کبیر
محمد شبیر
جیاخان
شیرا
عباس
فضل
حیات
بوستان
ارسلہ
گلستان
فضل
سید محمد
فقیرمحمد
سمندر
فقیر
میرافضل
ارسلہ
رحمت اللہ
برکت اللہ
شوکت
حاجی
فقیرمحمد
حضرت اللہ
رحمت اللہ

370
فضل
سید محمد
فقیرمحمد
شریف
کالا
رحمت اللہ
ہدایت اللہ
جمعہ
محمد زمان
ضیاء الدین
عبدالجبار
کہانی بابا۔ہجرال۔محمد بیگ۔مندعلی۔مسکین شاہ۔حسن۔عبدالحکیم
غیاث دین
شفیق
شعیب
حناد
قیام دین
ذولقرنین
محمد ایاز
محمد حسین
امان خان
احمد گل
عبدالرحیم
عبدالطیف
مسعود
عبدالرحمٰن
عرفان
خلیل الرحمٰن
شاہ محمد
عبدالقیوم
یحییٰ
اسحاق
داؤد
حنیف
شفیع
شمس الحق
ضیاء الحق
وحید
احمد گل
احمد جی
محمد جی
عالم جی
سعیداللہ
محمد فاروق
محمد صدیق
عبدالطیف
محمد حسین
خلیل الرحمٰن
عرفان
عبداللہ
میرحسین
محمد یحییٰ
محمد اسحاق
عبدالقیوم
محمد داؤد
غلام حیدر
غازی
مبارک شاہ
فقیرمحمد
یعقوب
میرا کبر
محب الرحمٰن
مصروف
غلام ربانی
کالوخان

371
اعوانان موضع سجیکوٹ
چھڑا خان بن بابر خان بن بخو بابا بن چک بن آسی بابا بن کہانی بابا ص 348 سے
ولایت خان — گلاب خان
دین خان — عرب — زین — بگلہ خان
ص 372 پر
عبدالفتاح حبیب اللہ رحمت اللہ
منیر
جنید
مرید
نصراللہ فقیراللہ عنائت اللہ لطیف امیر فقیر
بخو
رحمت اللہ
برکت اللہ رحمت اللہ شریف کالا سمندر
گل زمان مصدر علی
عبدالجبار بوستان زرداد لال خان خانزمان
اکبر اسلم اکرم
جہانداد اورنگزیب آصف شمیم منصف ریاض
شہزاد اقبال ریاض نذیر میرزمان شیرزمان بوستان غلام جان
عزیز الرحمٰن
عبداللہ جان
زین العابدین خان زمان اکبر علی حبیب الرحمٰن سیف الرحمٰن
اسمٰعیل
اجمل
عرفان عبدالرحمٰن سیدالرحمٰن
فاروق احمد جان صابر ساجد سجاول ابرار احمد سجاد
افضال نثار الیاس ریاض جاوید

372
دین خان 371 سے
ساملہ بابا طوطہ خان کالو صالح محمد مصری بابا
ص 374 پر
کبیر
نصراللہ عبداللہ حسین
نور محمد احمد
ایمان دار قبادین
نوراحمد
محب اللہ میر عالم میر عالم — رحمت اللہ نوراحمد عبداللہ
محمد زمان
علی زمان گلزمان میرافضل فقیر محمد
غلام جان فیروز دین
فدا محمد ولی محمد شیرافضل نورمحمد رفیق
دلبر انور سرور
رشید سیف الرحمٰن
جمیل راشد
اورنگزیب شراز اعجاز مظہر
حسین حسیب
بشارت شوکت شعیب
شبیر رشید بشیر
شہریار
محمد حنیف شفیق امجد شفقت
فیروز فقیر خانزمان رحمت اللہ حسین میرزمان
عمر فہیم
بابو مظفر محمد عالم میر عالم
سکندر اورنگزیب اشرف سرور وقاص نقاش
محمد اقبال ڈاکٹر عدنان
صدیق حمید وحید شعیب
خواج محمد تاج محمد اشرف دین محمد نجیب سہیل
نیاز رب نواز
یوسف منصف تنویر پرویز

عبداللہ
ارسلہ
فیروز
حیات اللہ
نصراللہ
سمندر خان
عبدالرحمٰن
جاوید
سعید
داؤد
ثناء اللہ
محمد اسلم
منصف
نیاز
افراہیم
یاسر
ہاشم
عمر
عبداللہ
سجاول
فاروق
سجاد
فضل رحیم
احمد
زائد
قاسم
عثمان
صلاح الدین
احسان
بلال
قمر
سلطان محمد
آزاد
جہانداد
ارشاد
عادل
سرفراز
پرویز
شمریز
ممبریز
طاہر عاشق
خرم
دانش
زبیر
طارق
ساجد
واجد
ماجد
واحد
ذیشان
غلام جان
فرید
سرور
عمران
فیضان
فدا محمد
مشتاق نواز
فیاض
نثار

طوطہ خان
آمدہ 372 سے
جمال شیر
محب اللہ
سمندر
قاسم
اچھا بابا
عبداللہ
امیر خان
میرزمان
سمندر
کرم داد
فضل داد
فرمان
کالا
شیرزمان
فقیر
غلام محمد
فضل الٰہی
وسیم
سلیم
نعیم
اویس
انیس
چمن
بنارس
نثار
اسرار
ابرار
مظہر
اظہر
سلطان
عمران
فضل الرحمٰن
گوہر الرحمٰن
شیر الرحمٰن
عاطف
طیب
عدیل
علی محمد
میر
حیات
نادر
بہادر
زین العابدین
فقیر
عبدالغنی
یعقوب
یونس
یوسف
جان محمد
چمن محمد
سلیمان
علی زمان
میرزمان
اعظم
حاکم
کامران
فیضان
حنیف
حبیب
ناہید سلیمان
صداقت علی
نوید
بسرا
تنویر
علی مردان
مقبول الرحمٰن
ساجد
حبیب الرحمٰن

موضع تیرہی پور

(نوٹ) مذکورہ بالا ''رحم خان'' اور ''مہوعلی'' کی اولاد اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

377
رحم خان 375 سے
مہوعلی 376 سے
حسو خان
فیروز خان
میر عبداللہ
نادر
بہادر
فقیر
تاج محمد
محمد شیر
فیض عالم
جبار
گل حسن
غفار
مظفر
عباس
خواص
فروز
روف
پرویز
حنان
ایوب
منور
گلاب
فضل داد
میرداد
کالا
سرفراز
طارق
سجاد
منظور
صدیق
بوستان
محمد خان
علی خان
حاجی جہانداد
بابر
پیر خان
سمندر خان
صحبت خان
نور عالم
دوست محمد
عبدالجبار
صابر
میر افضل
شفیع
صادق
تنویر
شہزادہ
اشرف
علی اکبر
حبیب الرحمٰن
حفیظ الرحمٰن
ریاض
اعجاز
طارق
ارشاد
غلام فرید
شکیل احمد
جمیل
شفقت
دانش
یوسف
یونس
کرم داد
انور
اعجاز
فضل الٰہی
خالق داد
محمد فاروق
محمد سعید
سعد
عظمت یار
اویس
منیب
عامر
عمر
محمد حسن
منور
علی مردان
اشرف

378
شجرہ نسب اعوانان کا کوٹ تحصیل و ضلع (ایبٹ آباد)
بابا سجاول خان رحمة الله عليه کھرکوٹی
شادم
نیل خان
ہال خان
امب بابا
تاج گوہر
دم خان
اچھڑ خان
رحم خان
قدیم خان
تادزار
برخوردار
متھا خان ص 379 پر
ماندار خان
خیر اللہ
زمرد خان
نادر خان
نواب
اکبر علی
مہند علی
منیر خان
شیر خان
محمد علی
حیات خان
379 پر
میر عبداللہ
رحمت اللہ
فقیر محمد
صفدر علی
میر عالم
سید عالم
انور
دلبر
علی گوہر
اقبال
حسن گل
غلام سرور
نور عالم
صغیر
دلپذیر
قیوم
ہمایوں
داؤد
ریاض
کامدار
فضل داد
تنویر
بابر
نواز
پائندہ خان
سمندر
بوستان
گلزمان
سکندر
بدخان
علی زمان
محمد زمان
میر زمان
میر عالم
علی گوہر
عبدالجبار
میر عالم
شاہزادہ
محمود خان
مکھن داد
محمد افضل
میر افضل
ہارون
محمد افضل
فرید
اورنگزیب
میر افضل
صابر
محمد انور
حسین
شاہداد
خرم

379
علی زمان
میر عالم
میر افضل
حسین
محمد اسلم
محمد سلیم
چنگیز
شوکت
محمد صدیق
چیف
ذوالفقار
کالا
چن زیب
یعقوب خان
جہانداد
دلپذیر
صغیر احمد
رشید احمد
ہارون
عمران
عقیل
بدر خان
محمد اکبر خان
عطا محمد خان
عباس خان
خواص
فضل داد
پرویز
اورنگزیب
محمد صادق
محمد تاج
محمد ریاض
محمد الیاس
محمد سرور
متھا خان
وزیر خان — خاکم — امیر خان
کاموں — نیاز محمد — ذوالفقار
378 سے
زمرد خان
378 سے
محب اللہ
احمد گل لا
بہادر خان
خضر علی
احمد علی
عنائت اللہ
محمد نور
گاماں
شیر زمان
نادر خان
پنجم خان
فقیر محمد
علی اکبر
علی اصغر
رحمت اللہ
قلندر خان
حسین
دلپذیر
نذیر
عطا محمد
شبیر
امیر محمد خان
چن زیب
شماز
فضل
چنگیز
امتیاز
380 پر سکندر
میر زمان — میانداد
قیوم
نواز
اشتیاق
اشرف
عظیم
فیاض
بدر علی
بہادر
غلام حیدر
دوست محمد
محمد زمان
محمد یوسف
محمد یونس
فضل الہی
غلام ربانی
فقیر محمد
مظفر خان
گل حسین
افتخار احمد
فرید
سعید
دلبر
منور حسین
نذیر حسین
ابرار
توصیف
وقار احمد

380
پنجم خان
آمدہ 379 سے
ماہولی
شیر زمان
میر عبداللہ
سکندر
بوستان
خانزمان
علی زمان
صوبہ خان
زرداد
عباس
میانداد
فضل داد
علی مردان
بدرزمان
ظہور
ریاض
اعجاز
تنویر
خلیل الرحمن
عزیز الرحمن
فضل داد
یعقوب
حیدر زمان
ہارون
بچہ
محمد خان
علی گوہر
عجیب خان
اشرف خان
افسر
جاوید
جہانگیر

اعوانان بجی کوٹ
اولاد بابانیل
ص 375 سے
حسین علی بن معراج بن اچھڑ بن بابادم بن بابانیل
ناصر خان
فیض علی
احمد علی
حسن علی
شیر علی
محمد زمان
خانی زمان
غلام
ہدایت اللہ
عبداللہ
فقیر
برکت اللہ
سمندر خان
خواص
میر حسین
فیروز
عزیز الرحمٰن
فضل داد
گوہر الرحمٰن
عبدالجبار
بوستان
علی گوہر
اورنگزیب
تنویر ملک علوی

اولاد دکھیا بابا بھیڑ کنڈ، شمدھڑا مانسہرہ
خیر محمد
راج محمد
سلطان محمد
میر
جمال
بختاور
ستار محمد
نور محمد
بالا
میر عبداللہ
حبیب گل
گاماں
عظیم
شریف
امیر اللہ
میر افضل
عبدالکریم
عبداللہ
ابراہیم
فضل دین
جمال دین
گاماں خان
عبدالکریم
حسین
الف خان
محمد نور
سمندر خان
گل احمد
میر احمد
محمد زمان
اکبر
اقبال
سرفراز
یوسف
ایوب
اسلم
اکرم
مسکین
خوشحال
شیر افضل
شفیق
یار محمد
نذیر
دوست محمد
غلام
سلطان
محمد گل
غلام خان
غلام رسول
غلام حسین
بخت نور
گل زمان
دلاور گل
تاج محمد
فرید
ہارون
یونس
رحمت اللہ
فضل احمد
عبدالرحمٰن
محمد زمان
میرزمان
عرفان
سلیمان
لطیف
اورنگزیب
فریدون

بابا سجاول خان
انب خان
کھیا خان
دہر خان
دین خان
حسین خان
پہی خان
پالس خان
جس خان
بہگا خان
چمن خان
سردار خان
قمر علی خان
محمد خان
حسین خان
شیر زمان خان
میر زمان خان
جمال خان
384 پر
محمد امین
میر عالم
شریف
احمد خان
عباس خان
قلندر خان
محمد امیر
محمد ابراہیم
محمد عمر خان
نذیر افسر
ایوب خان
عبدالعزیز
عزیز محمد
فدا محمد
محمد اشرف
محسن علی
رحیم داد
محمد جمیل
محمد نعیم
محمد نسیم
محمد راشد
محمد کاشف
مظہر
زبیر
اظہر
شاد محمد
آصف
محمد ظہیر
عبدالمجید
یار محمد
وزیر محمد
خواجہ محمد
نصیر احمد
گلزار احمد
اعظم
خضر
عاصم
خواجہ اویس
سیف اللہ
عبدالقادر
شیر افگن
مبشر خان
منظور اکبر
عبدالرشید
منصور خان
فیصل خان
ذوالفقار
شبیر خان
فرخ شہزادہ

جمال خان
383 سے
الف خان
خواص خان
غلام حیدر
شیر احمد خان
محمد اکبر خان
فقیر محمد
محمد افضل
گوہر محمد
اورنگزیب
ولی محمد
غلام خان
عادل خان
جہانگیر
محمد یونس
خورشید
بختیار
آفتاب
طارق
علی گوہر
تاج محمد
سلطان
عبدالغفور
خرم خان
محمد عالم زیب
محمد عثمان
سلیم
بشیر
تنویر
نصیر
شہاب الدین
اسد اللہ
اقبال
عبدالحمید
جاوید
دلشاد
توقیر خان
محمد خان
عبدالوہاب
نواز
سعید
لیاقت
ناصر خان
عامر خان
وقاص
بلال خان
عبدالواحد
ندیم خان
وسیم خان
صغیر خان
عدیل خان

385
شجرہ نسب اعوانان موضع تلہاڑ و پانڈ و تھانہ
بابا سجاول خان
شادم خان
امب
نیل
پال
تاج گوہر
کھیا خان - دلبر - دین خان - لال خان - فقیر اللہ
شکر اللہ
شکورہ
گوگا خان
تاج دین
چھتہ خان
بگاہ خان
386 پر
سالار
کمال
ماہولی
فیض علی
محمد علی
عبدالرحمٰن
عبدالغنی
فضل
گلزمان
عبداللہ
محمد خان - عزیز الرحمٰن
علی مردل
فضل الٰہی
محمد خان
ولی محمد
محمد زمان
جاوید
محمد اشرف
خورشید
پرویز
راجولی
میر
قاسم علی
نور احمد
شیر زمان
محمد خان
گلزمان
شیر علی
عبداللہ
نور الٰہی
دوسہ
خیر علی
یونس
عطا محمد
میر عبداللہ
میر ولی
علی اصغر
حضرت جی
عبدالعزیز
فضل الرحمٰن
غلام حسن
اکبر
غازی
پیر خان
یعقوب
گلاب
محمد جان
محمد اشرف
حبیب الرحمٰن
بیر خان
ملادو
حسن
جوگی
فیروز
مندو
مولاسہ
زمان
ضیاء اللہ
شیر
علی محمد
جمال
ہدایت اللہ
صفی اللہ
علی زمان
تاج محمد

386
385 سے
تاج دین — زوجہ خان — شیر خان
فتح شیر
بوستان
علی خان
علی خان
علی گوہر
دوست محمد
شاہ نواز
زرداد
ارشاد
اقبال
سرفراز
فرید
شفیع
دلدار
ارشاد
حفیظ
زائد
امتیاز
گل فیاض
محمد فیاض
شوکت
وقاص
385 سے
بگاہ خان — فقیر خان
اکبر علی
ماہولی
احمد علی
خیبر علی
نادر خان
میر ولی
قلندر خان
نواب خان
دوست خان
یونس
تاج محمد
فرید
محبوب
علی الرحمٰن
خان محمد
احمد خان
محمد خان
عبدالرسول
شاہولی
عطا محمد
میر زمان
میر ولی
عبداللہ
محمد شفاء
علی خان
ص 385 پر
عبدالجبار
گلاب
فضل داد
خواص
دوست محمد
خان محمد
عبدالغنی سکندر
سمندر
ذوالفقار
جہانداد
خلیل
رزین
یوسف
خان افسر — فضل
فضل الٰہی
مسکین
میر
یعقوب
محمد خان
خواص
گل حسن
اکبر
یونس
خان محمد گلاب
گوہر رحمٰن
منظور
گل حسن
محمد حسن
صادق
تاج محمد
اقبال
زبیر
اورنگزیب
زیب
محمد شفاء

ارشادات نبوی ﷺ

تنگدستی اور خوشحالی میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

تہمت والی جگہوں (برے مقامات) سے بچتے رہو۔

تم میں سب سے زیادہ عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔

سب سے افضل یہ ہے کہ تم کسی مسلمان کو خوش کر دو۔

اللہ تعالیٰ بندے کی اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔

اس شخص کا سودا سب سے زیادہ خسارے کا ہے جس نے دوسرے کی دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کر لی۔

میں ﷺ علم کا شہر اور علیؓ اس کا دروازہ ہے۔

لوگوں کو ان کے مرتبہ کے مطابق جگہ دو۔

اپنے والدین سے اچھا سلوک کرو تمہارے بیٹے تم سے اچھا سلوک کریں گے۔ اور پاک دامن رہو۔ تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔

مکان سے پہلے اچھا پڑوسی سفر سے پہلے اچھا ساتھی تلاش کر لو۔

شرافت، خاندانی دولت اور تقویٰ بزرگی ہے۔

لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ہو۔

نیک کام خطرناک مقام پر بچا لیتا ہے۔

سچ کہہ دو چاہے کڑوا لگے۔
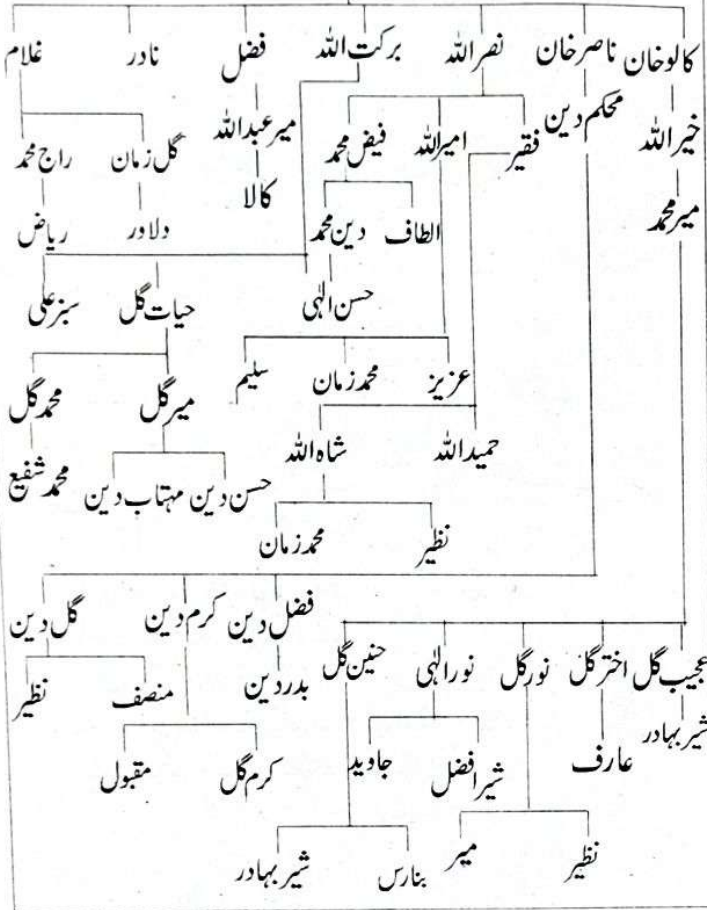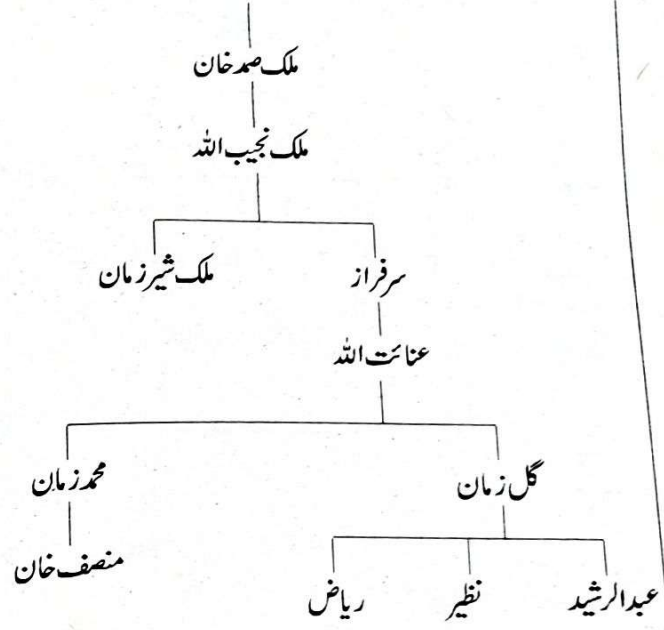
جوکسی قوم کی سی صورت بنائے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔
بنوعبدالمطلب (ہاشمی) جنتیوں کے سردار ہوں گے۔
برے ساتھی سے اکیلے رہنا بہتر ہے۔
اے علیؓ! صرف اپنے پروردگار سے امید رکھو اور اپنے گناہ سے ڈرو۔
آپ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ محبت کے لیے زیادہ دعا کرلیا کریں۔

اعوانان موضع کنج کہیال ایبٹ آباد

بخیم بن عثمان بن حامد کلی بن درگاہی بن ہمت بن ہاشم بن عبداللہ بن مرید بن دلو بن توالہ بن صوبہ بن مستو بن فلوری بن مانجی بن اچھا بن سمندر بن دولہ بن گل زمان بن فیض علی بن ناضرو بن گاگی بن حسین بن مرید بن جیون بن مست بن کالا بن بدلیس بن عرب بن جہان شاہ بن قطب شاہ

بخیم

عبداللہ رخمت اللہ گل زمان

عبدالرحمان محمد زمان خلیل الرحمان محمد جان

غلام سرور غلام رسول غلام مصطفیٰ اشرف صابر حسین صادق حسین

عاصم احسن دانیال مقصود مسعود فضل رزاق

عبدالغنی سکندر ممتاز سلطان منظور الطاف بشیر

شوکت عرفان لیاقت پرویز شیر دل خالد سمیع الرحمٰن وقار

الیاس مشتاق شعیب عامر خرم ذیشان احسن

ارسلان عبداللہ جاوید فردوس سلیم

کرن غنی حرمین غنی گلفام زاہد ثاقب قائد

وقاص فائق خضر ماویہ

اعوانان موضع مبارک ومصر
بابا سیرزی
محمد زمان
طوطہ بابا
کالو
جمعہ خان
سیدا
جمال
جیابابا
عبداللہ بابا
شیرخان
محمد زمان
نورعالم
سیدعالم
دوست محمد
فقیر
تاج محمد
پرویز
جاوید
اورنگذیب
صادق
بنارس
سلطان محمد

جرل اعوان موضع نمشیرہ، تھاتھی گیلی ٹالی نلہ، کھواڑی مانسہرہ
پندا
شیر
مندہ
کمال
حسن علی
جیا
میرواص
حواض
خانی زمان
نادر
بہادر
سمندر
شیر
فیروز
زمان
حسین
فضل
فقیر
قلندر
اکبر
سرور
صوبہ
عبدالرزاق
گلاب
ایوب
انور
علی اصغر
سرور
حنیف
حسین
گل زمان
ولیا
شریف
ناصرعلی
محمد زمان
اکبر
کالا
بوستان
دوست محمد
فیروز
گعبا
کالا
برکت علی
ایوب
منور
شیرعلی (گیلی ٹالی)
فیض علی
مندعلی
ہاشم علی
قلندر
بہادرعلی
قاسم
میرعالم
فقیر

قلندر
سمندر
بہادر علی
علی محمد
فضل الرحمٰن
اشرف
میر عالم
دلبر
فقیر
یوسف
فضل الٰہی
عجیب
صفدر بابا (کھواڑی مانسہرہ)
محمد حسین
مولوی محمد اکبر
سمندر خان
نذیر
محمد اکرم
محمد اسلم
طارق محمود
عارف محمود
آصف خان
فیروز خان
سرفراز خان
سعید احمد
شوکت حیات
حسن نواز
بشیر خان
اورنگزیب
آفاق
خالد
جاوید
امجد
وحید
خورشید

پٹیال اعوانان موضع کھٹوال
جلال
خیر اللہ
امیر اللہ
عنائت اللہ
فیض علی
رحمت اللہ
عبداللہ
شیر زمان
دوست محمد
قائم خان
سکندر
میر افضل
میاں داد
زین محمد
سلطان
مسکین
علی افسر
سائیں محمد
سلیمان
علی زمان
عبداللہ
سمندر
کالا
عطا شیر
علی بہادر
محمد جان
میر عبداللہ
گل حسین
گل زمان
شاہ زمان
محمد زمان
محمد جان
میر زمان
مسکین
اشرف
دریا خان
فضل الرحمٰن
سعد اللہ
برکت اللہ
صدیق
شفیق
ارشد
شہزاد گل
نور محمد
یوسف
یونس
محمد رشید
خورشید
عبدالوحید
گل
محمد علی
ظفر علی

گولڑہ اعوان تھاتھی فقیر صاحب کا کوٹ
غلام محی الدین
رفیق
شریف
عبداللہ شاہ
عبدالغنی
لال حسین
احمد دین
افضل حسین
عبدالرحمٰن
میاں خان
عبدالکریم
میر اسحٰق
نور حسین
خلیل
علی حسین
نور احمد
مولوی
شاہزمان
عبدالعزیز
عزیز الرحمٰن
مقبول الرحمٰن
فضل الرحمٰن
نور محمد
محمد اشرف
شفیق الرحمٰن
تنویر حسین
رضا محمد
غلام سرور
بشیر
نظیر
شاہ نواز
بابو جہاں زیب
سید اکبر
گل زیب
غلام حسین

مرجان اعوان بگہ کوٹ
مست خان
شیر احمد غازی
میر افضل
بلال
فاضل خان
شریف دین
ذوالفقار خان
حیات
آزاد خان
شرف دین
جعفر
معوزہ
ولی
غلام خان
حسن علی
شوعلی
بشیر
عابد
باز
یالہ
بازو
محمد زمان
کالا
قاسم علی
فضل
بہادر
فیض علی
حیات
رحمت اللہ
نواب
جلال
محمد زمان
میر زمان
علی زمان
فضل علی
سعد اللہ
پائندہ
میر عبداللہ
علی داد
جمعہ
میر زمان
فیروز
علی گوہر
عطا محمد
اکبر علی
فقیر محمد
اسلم
میر حسین
محمد حسن
نادر
جعفر علی
سمندر
محمد حسین
گل حسین
میاں داد
جہانداد
ناصر
اکبر خان
محمد زمان
میر زمان
حیدر زمان
خان بہادر
علی بہادر
شہباز
اکبر علی
صفدر علی
محمد زمان
نادر
عبدالرحمٰن
احمد علی
بہادر
خیر اللہ
ارسلہ
سرور
میر افضل
روشن محمد
محمد عرفان
شیر محمد
عبداللہ
علی گوہر
میر حسین
محمد صادق
ملک منظور حسین
محمد خان
خانیزمان
علی زمان
نیاز محمد
فرید
فقیر
محمد اکبر
شریف
زمان

مرجان اعوان پانڈو تھانہ ایبٹ آباد
نجیم خان
میر
عبداللہ
شیر خان
عبدالجبار
دوست محمد
رحمت اللہ
حیدر
فضل الٰہی
میر علی
جمال
اکبر علی
سمندر
دلبر خان
اکبر
جہانداد
میرداد
غلام علی
بہادر
سمندر
حیدر علی
میر اللہ
شیر علی
ماہولی
برکت اللہ
محمد اکبر
معصوم علی
سبز علی
فقیر محمد
محمد یوسف
ولی داد
محمد ایوب
محمود خان
سلیمان
صادق
علی خان
نواب
مندہ
کالا
اکبر
اکرم
سلطان

غازی خان
فقیر خان
سعداللہ
عبداللہ
نادر خان
فضل داد
صفدر
اکبر علی
علی گوہر
علی زمان
زرداد
گلاب
گلاب
خان محمد
شبیر
شماز
امتیاز
سکندر
مظفر
رحمت اللہ
غلام حیدر
علی بہادر
میر افضل
علی زمان
میرداد
اشرف
شمریز
حمید
عارف
شیر دل
شیراز
داؤد
محبوب
بنارس
سلیم
نائیدہ
بشارت
طارق
ملامندو
فضل احمد
احمد نور
شیخ احمد
نور احمد
نادر
حضرت اللہ
نادر علی
ماہولی
زبیداللہ
دوست محمد
یونس
رحمت اللہ
محمد خان
میر عبداللہ
برکت اللہ
علی خان
فرید
مسکین
کالا
محمد اکبر
علی اصغر
عبدالخالق
محمد ایوب
عبدالقیوم

جگال اعوانان تھاتھی فقر صاحب بیال کا کوٹ گرائمڑی
جاصر
عبداللہ
نصراللہ
سعداللہ
برکت اللہ
خانیزمان
فقیر
ماہوٹی
غلام علی
خیر علی
میراللہ
فقیر محمد
عبداللہ
فیض اللہ
میر قاسم خان
رحمت اللہ
میر عبداللہ
شاہ زمان
شیر زمان
میر زمان
علی زمان
سمندر
حسن علی
اسحاق
معروف
دلبر
سلطان
رستم
اقبال
اسلم
عمردین
یعقوب
ایوب
محمود

موضع گرائمڑی (جگالی)
حبیب
رومہ
شیر زمان
محمد عالم
میر زمان
رحمت اللہ
دوست محمد
غلام علی
نور عالم
کالا
فقیر
محمد عالم
میر عالم
عبداللہ
سمندر
علی زمان
مسکین
ولی محمد
محمد فیصل
سلطان
پیر محمد
رحمت اللہ
میر سعداللہ
نور عالم
محمد صادق
نیک محمد
وزیر محمد
غلام جان
صدیق
اشرف
سرور
علی محمد
ایوب
یعقوب
عباس
میر زمان
محمد شبیر
میر محمد
محمد اکبر
سائیں
شاہزادہ
خواجہ
فرید
عرفان
سلیمان

401
بدھن اعوان لون پٹیاں ایبٹ آباد
مورخان بن دیدار بن امیر بن شریف بن جمعہ علی بن موبہ پیر بن شیخ احمد
مورخان
بختون
جیون
ذبدرخان
عبداللہ
متو علی
نواب
میر عبداللہ
میرخان
غلام
شریف
مصری
شیر
خاکی
دلوال
گل شیر
میراللہ
خوشحال
قلندر
بوستان
قمرو
فقیر
نورعالم
کریم اللہ
عبدالکریم
حسین
حیدر
دوست محمد
زین
عبداللہ
سمندر
ولی محمد
سلطان
علی گوہر
عبدالرحیم
402
گولڑہ اعوان پسرور، سیالکوٹ، ایبٹ آباد
ہاشم
کمال دین
جمال
محمد معصوم
ابو فضل
ابو برکات
محمد سلیم
محمد کریم
عظیم
حفیظ
حنیف
محمد بخش
الٰہی بخش
نور بخش
غلام نبی
غلام مصطفیٰ
غلام مرتضیٰ
علی محمد
ولی محمد
شاہ محمد
عبدالغنی
محمد شفیع
محمد اکبر
محمد اصغر
محمد اشرف
مراد
افتخار
انتظار
مسعود

پٹیال اعوان نواں شہر کھٹوال

کوٹلہ اعوان نواں شہر

اقوال حضرت عثمان غنیؓ

اے انسان اگر تو معبود حقیقی کی پرستش نہیں کرنا چاہتا تو اس کی بنائی ہوئی چیزوں کو بھی استعمال نہ کر۔

حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔

خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

عمدہ لباس کے حریص! کفن کو یاد رکھ' عمدہ مکان کے شیدائی! قبر کا گڑھا مت بھول' عمدہ غذاؤں کے دلدادہ! کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا یاد رکھ۔

اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو کوئی ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

تلوار کا زخم جسم پر لگتا ہے اور زبان کا روح پر۔

407
شدوال موضع سیال، دھرم پانی، پیال
کہانی بابا
مہمان خان (سیال)
نامدار (دھرم پانی)
بابا سلام
کالو خان
صاحب دین
سعد اللہ
دولہ
رحمت اللہ
سیدو
محمد جی
فقر محمد
شریف
عبداللہ
سمندر
سرور
محمد جی
رحمت اللہ
غلام ربانی
میرعالم
فیض عالم
ملک اکبر
ملک سکندر
عباس
اسلم
اورنگزیب
سلیم
عبدالرحمٰن
خلیل الرحمٰن
غنی واللہ
غلام نبی
شاہ زمان
عزیز الرحمٰن
شاہ نواز
اسحاق
یونس
فضل الرحمٰن
درمان
عالم زیب
منظور
منیر
عبدالحکیم
یوسف
مقبول الٰہی
عبدالرحیم
408
حبیب اللہ
شیر
شیرعلی
شوعلی
ماہولی
قمرعلی
محمد علی
خانی زمان
شیرزمان
خانزمان
شیر
میرگل
کالا
حیات
میرولی
محمد زمان
شیرزمان
میرزمان
عبداللہ
میرا
سمندر
قلندر
گل زمان
صفی اللہ
جمعہ
نواب
علی گوہر
میرعالم
علی زمان
دوسہ
برکت اللہ

409
شدوال اعوان موضع شہید آباد شیروان و کمیلہ تھاتھی احمد
مرزا خان (شہید آباد)
امیر خان
منیر خان
حبت خان
شیر خان
رحمت اللہ
برکت اللہ
جمال
عبداللہ
باز
رخمت اللہ
جلال
غلام
فقیر
بہادر
دوست محمد
ناصر علی
مند علی
فقیر
محمد زمان
سمندر
دوست محمد
عباس
محمد زمان
علی زمان
گل زمان
سکندر
حسین
شیر زمان
خانی زمان
علی گوہر
میر عالم
محمد عالم
نور عالم
شاہ ولی
احمد علی
سمندر خان
گل زمان
انور
اشرف
410
کالا خان (کمیلہ تھاتھی احمد)
جیون
راجہ
میر علی
حبیب
امیر خان
بہادر
دوسہ محمد
شو علی
پرور
نامہ
گل زمان
شاہد داد
میر داد
بگا
شیر
دلو
خواص
آزاد
عطا محمد
پیر محمد
شریف
میر زمان
غلام حیدر
علی داد
شمیر
ولایت
ولی
امان
فقیر
نادر
زوبیہ
نصر اللہ
زرداد
یوسف
مسکین
فقیر
احمد علی
سبز علی
غلام علی
حسین
متو علی
نادر علی
بختاور
فضل
میر زمان
عطا محمد
رحمت اللہ
شیر زمان
حسین
دریمان
علی اصغر
میر عالم
میر حسین
گوہر الرحمن
عبدالرحمن
ارسلہ
فیض علی
میر عبداللہ
محمد اکبر

گولڑہ اعوان ششنی بالا ڈھوڈیال مانسہرہ، شاہ کوٹ ایبٹ آباد

کھیال اعوان بانڈی مترچھ کاکوٹ

کھیال اعوان باندی متر چھ کا کوٹ

اقوال حضرت علیؓ

علم ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے ختم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہوتا ہے۔

زیادہ علم والے سے علم سیکھو اور کم علم والے کو سکھاؤ۔

دشمن ایک بھی زیادہ ہے۔ اور دوست زیادہ بھی تھوڑے ہیں۔

دشمن کے حسن سلوک پر بھروسہ مت کرو کیونکہ پانی کو آگ سے کتنا ہی گرم کیا جائے پھر بھی اس کے بجھانے کے لیے کافی ہے۔

راولپنڈی کنٹ وسوھان، آروکس تریٹ تحصیل مری

راولپنڈی مورگاہ وغیرہ
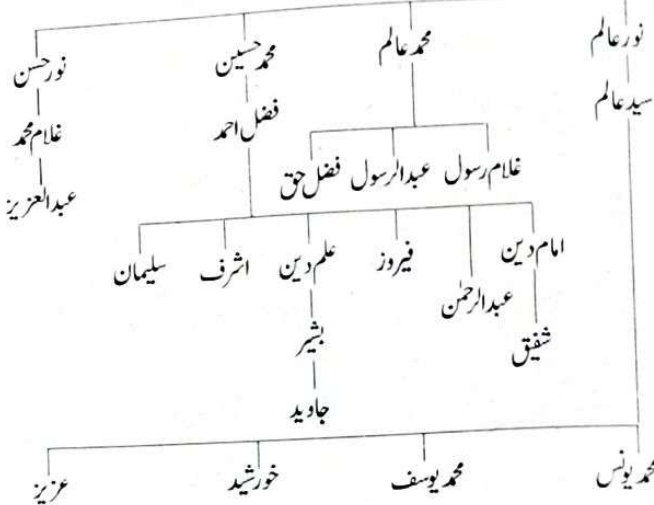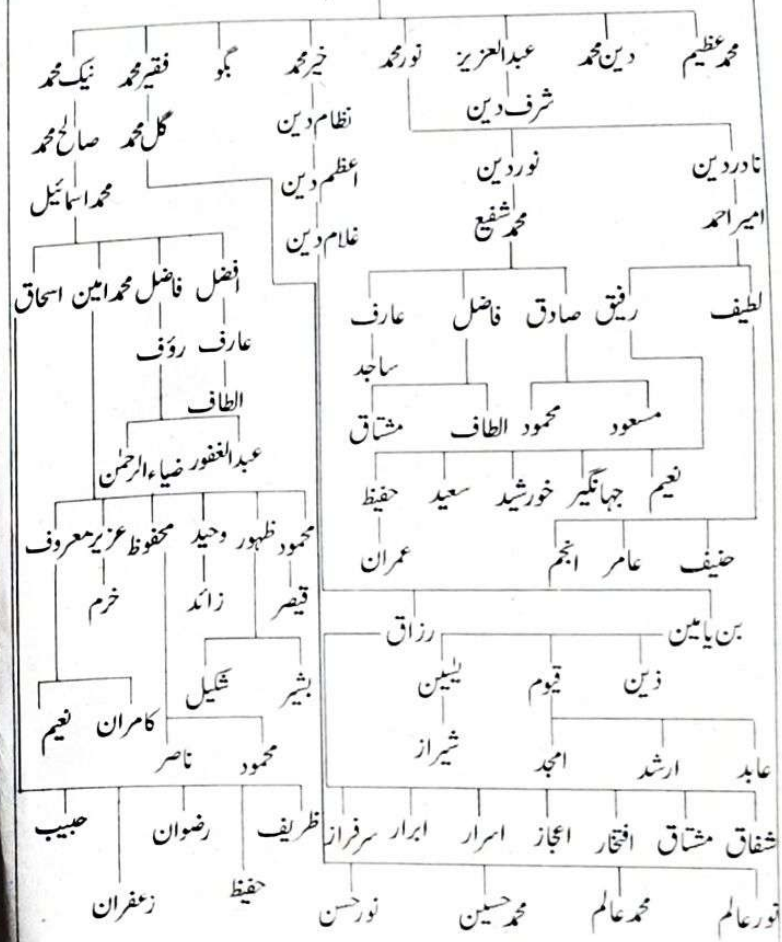
جو شخص مجھے ایک لفظ سکھاتا ہے وہ میرا آقا استاد ہے اور میں اس کا احترام کرتا ہوں۔

جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کرو ان سے دور رہو کیونکہ بہت سے جاہلوں نے عقلمندوں کو ہلاک کیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم پر راضی ہیں اس نے ہمیں علم عطا کیا اور جاہلوں کو دولت دی کیونکہ دولت تو عنقریب فنا ہو جائے گی اور علم کو زوال نہیں۔

اگر نفس پر دل فاتح ہو گیا تو سمجھو وہ دل مردہ ہے۔

نیک کام پر سب سے زیادہ قادر وہ ہے جس کو غصہ نہ آئے۔

<u>فرامین حضرت علیؓ</u>

<u>زندگی کیوں کر گزارو:</u>۔ لوگوں سے اس طرح میل جول رکھو کہ اگر مر جاؤ تو روئیں اور اگر زندہ رہو تو تم سے ملنا چاہیں

۔

<u>شکر:</u> جب اپنے دشمن پر قابو پا جاؤ تو اُس کو معاف کر کے نعمت کا شکر ادا کرو۔

<u>مجبور ولاچار:</u> سب سے زیادہ عاجز ولاچار وہ شخص ہے جو دوست نہ بنا سکے۔ اور اس سے مجبور وہ ہے جو دوست پانے کے بعد چھوڑ دے۔

417
راولپنڈی
حافظ محمد عظیم
حافظ رحمت اللہ
قاضی فضل دین
قاضی نصر دین
قاضی کرم دین
قاضی شرف الدین
بابو علم دین
عبدالحق
عبدالجبار
عبدالخالق
حبیب اللہ
عبدالقادر
مقبول
عبدالغفار
منیر احمد
رشید احمد
طاہر
اختر
خالد
اسرار
ابرار احمد
عزیز الرحمٰن
زائد وقار احمد
حافظ عبدالمالک
عبدالرزاق
محمد طارق
جمیل احمد
سعید احمد
رشید الرحمٰن
شفیق الرحمٰن
شکیل احمد
حفیظ اللہ
تنویر احمد
عتیق اللہ
مسعود الرحمٰن
عبدالرحمٰن
عبدالرحمٰن
ضیاء الرحمٰن
عطا الرحمٰن
شفیق
حفیظ
زائد
فیاض
ریاض
ایاز
جمیل
اصغر
امجد
نصیر
انور
اسلم
تسلیم
سہیل
ارشد

418
اعوان پٹی مظفر آباد
گوگڑ بن سید بن مل بن دودا بن ماچھ بن موسیٰ بن چشت بن پویا
بن کھلو بن کھلی بن مزمل علی کلگان بن عون قطب حیدر شاہ غازی علوی
گوگڑ
محمد خان — خدر
حیدر خان
کوچ
سالم
عنائت اللہ
نعمت
خدا بخش 132 پر
نور کلی
مٹھو
پنوں
محمود
ص 425 پر
432 پر
132 پر
اسماعیل — محمد خان — صوفی
عبدالشکور
مناں
ڈھوڈا
حسن علی
کمان
سکندر
نواب
پیر خان
شیر زمان
خانی زمان
ریاض
رحمت اللہ
کالو
محمد خان
صادق
میر عالم
سبز علی

<u>زوال نعمت</u>:۔ جب تم پر نعمتوں کا آغاز ہو جائے تو ناشکری کر کے انتہائی اور آخری نعمتوں کو آنے سے نہ روکو۔

<u>فرامین حضرت علیؓ</u>

<u>عمل اور نسب</u>:۔ جس کا عمل ست ہو، اُس کو اس کا خاندان تیز رفتار نہیں کرتا۔ جس نے ذاتی وجاہت **کھو دی آباؤ اجداد** کا شرف اُس کے کیا کام آئے گا۔

<u>کفارہ گناہ</u>:۔ بڑے گناہوں کے کفاروں میں سے مصیبت زادہ کی فریاد رسی اور جتلائے رنج کی **تکلیف دور کرنا ہے۔**

<u>فرامین حضرت علیؓ</u>

امام حسنؓ سے اے بیٹا! چار (مثبت) اور چار منفی باتیں یاد کر لو! اگر ان کے پیش نظر کام کیا تو **کبھی نقصان نہ اٹھاؤ گے** سب سے بڑی دولت عقل ہے اور سب سے بڑی فقیری حماقت (بے وقوفی) ہے اور سب سے بڑی **وحشت خود پسندی** ہے اور سب سے زیادہ قابل عزت حسب اور خوش اخلاقی ہے۔

اعوان پٹی

عنائت اللہ

اسمٰعیل — عبدالشکور

گوگر — خیر محمد

منگا — مانجی — جموں

ناصر — ڈلہ

فقیر محمد — متولی — جمد علی — فجر علی — ہاشم علی

میر خان — چڑیا

عبدالخالق

علی زمان — علی بہادر — شاہ زمان

قمر زمان — عمران

گمانی — محمد علی — جمیل — روشا خان

غازی — جمعہ — نواب — حسن علی — میر محمد

لطیف

سعید — کالا خان — الیاس — رشید — روشن

حمید — جہانگیر — ظہیر — متولی — رحمت اللہ — صفدر

ڈھوڈا
فقیر محمد
جمد علی
حسن علی
محمد علی
محمد اکبر
خانی زمان
شیر زمان
نواشت علی
میر محمد
محمد زمان
محمد حسین
علی افسر
مقصود
نواب خان
یونس
یوسف
رفیق
نذیر
رفاقت
نزاکت
یعقوب
مظفر
شفیع
محمد حسین
غلام حسین
عبدالطیف
سلیم اختر
عبدالقیوم
صابر وغیرہ
اعجاز وغیرہ
وسیم وغیرہ
محمد شریف
منیر
محمد ادریس
نصیر
ایثار وغیرہ
عامر
عابد
عادل
شاہد

گمانی
کالو
عبداللہ
بیر خان
محمد عالم
گل زمان
محمد شریف
مقصود
معروف
ممتاز
الطاف
اعظم
عادل
ثاقب
عاقب
میر عالم
عبدالکریم
محمد یوسف
محمد رفیق
محمد یعقوب
روشا خان
احمد علی
جمد علی
کالو خان
میر زمان
مسکین
عبداللہ
عزیز
دلپذیر
حاجی شریف
آصف
اسلم
مختار
خورشید
بابر
عامر
عمر
سجاد
احتشام
اسامہ
محمد خان
حبیب اللہ
اسمٰعیل
محمد حسین
علی حسین
افضل
خلیل
بشیر
صوفی
محمد خان
اسمٰعیل
ڈھوڈا
منال

اے فرزند! خبردار احمق سے دوستی نہ کرنا، کیونکہ وہ چاہے گا کہ نفع پہچائے مگر کرادے گا نقصان کنجوس سے بھی نہ ملو اس لیے کہ وہ تمھاری ضرورتوں سے بھی تمھیں روک دے گا۔ اور دیکھو بدکار سے بھی دوستی نہ کرنا وہ تو معمولی قیمت پر بھی تمھیں بیچ دے گا اور جھوٹے سے بھی میل جول ٹھیک نہیں وہ تو سراب ہے، کہ دور کو قریب اور قریب کو دور کردے گا۔

<u>نوافل اور فرائض</u>:۔ جب فرائض کو نقصان پہنچے تو نوافل سے رضائے خدا نہیں ملتی (پہلے واجب پھر سنت) جب نوافل سے فرائض پر مخالف اثر پڑے تو انھیں چھوڑ دو۔

<u>شریف اور پاجی کا غصہ</u>:۔ بھوکے شریف، اور پیٹ بھرے کمینے کے حملے سے بچو۔

<u>دو صبر</u>: صبر کی دو قسمیں ہیں ناپسند چیز پر صبر اور محبوب چیز کے نہ ملنے پر صبر۔

<u>فرامین حضرت علیؓ</u>

<u>پانچ نصیحتیں</u>:۔

۱۔ تم میں سے کوئی خدا کے علاوہ کسی سے امید نہ کرے۔

۲۔ اپنے گناہ کے علاوہ کسی سے ڈرے بھی نہیں

۳۔ جب کسی کے سوال کا جواب نہ آتا ہو تو "معلوم نہیں" کہنے میں شرم نہ کرنا

۴ نامعلوم بات کو معلوم کرنے میں حیا نہ کرے۔

۵۔ صبر ضرور کرو کیونکہ صبر و ایمان میں وہ رشتہ ہے جو سر اور جسم میں جس بدن پر سر نہ ہو وہ بدن کس کام کا اور وہ ایمان نہیں جس کے ساتھ صبر نہ ہو۔

خدادخان بن محمد خان
425
خدابخش
ارتاکھا اعوان پٹی
مٹھو
پنوں
نورکلی ص 418 سے
محمود خان
مرچہ
شادی بیگ
شیر خان
راج محمد
سلطان محمد
فقیر محمد
نیاز علی
بھٹو
مرید
مانجی
بارو
کالو
احمد علی
ڈھوڈا
نیاز علی
گمانیاں
فقیر محمد
حسن علی
ہاشم علی
شیر محمد
سائیں محمد
غلام محمد
میر زمان
محمد زمان
خانی زمان
کالا
حفیظ
سلیم
نسیم
قاسم علی
اشرف علی
نور علی
تنویر
سفیر
رختاج
علی عمر
سکندر
نواب خان
فقیر علی
برکت علی
اکرم
رفیق
منیر
علی زمان
نصیر
صابر
بابر
رحمت علی
شاہ زمان
مقصود
عبدالقیوم
فیاض
نوید اختر
وحید اختر
جلال
شباب
خباب
ثقلین
مامون
خاور
زین العابدین

426
برکت علی
امتیاز
اخلاق
شکیل
اسحاق
ریاض
سلیم
حسن علی
ولی محمد
سبز علی
صفدر علی
سیف علی
نکہ
یوسف
یونس
حیدر علی
شاہ زمان
محمد شریف
رستم
عبدالطیف
فرید
زمان علی
عبدالحمید
علی عمر
نعمت علی
کالا
اسلم
فاروق
محبت علی
واجد علی

427
ارتا کھا اعوان پٹی
نورکلی
شادی بیگ
مرچہ
شیرخان
راج محمد
سلطان محمد
فقیر محمد
نیازعلی
ٹیلو
ایدو
صوفی
شیر محمد
شیر محمد
جلو
سیدا
مترا
فقیرخان
نواشت علی
منگا
جمعہ
ہاشم علی
کالو
غلام علی
رحمت اللہ
صوبہ
فجرعلی
قمرعلی
جواہر
مانجی
بدھائی
غلام محمد
جمعہ
عبداللہ
محمد علی
نادرعلی
حبیب اللہ
مہرعلی
اکبرعلی
کالو
شیرولی
روشن علی
یاسر
بابر
مظہر
شوکت
فیروز
منور
ہمت علی
نواشت علی
دلنواز
ملک شیر
مجاہد
امجد
تجمل
خوشحال
اجمل
بشیر
نذیر
صفیر
شفیق
428
جواہر
نیازعلی
فقیر محمد
محمد خان
میر محمد
کلہ
سکندر
فیض علی
یوسف
منٹھو
اسلم
شوکت
ہاشو
پھجا
کلہ
نمانہ
امیراللہ
صفدر
اقبال
یاسین
مقصود
اورنگزیب
یونس
شیرزمان
سمندر
علی زمان
رحمت اللہ
خانی زمان
یعقوب
الیاس
بدھائی
بارو
احمد علی
جان محمد
محمد خان
جمد علی
متوعلی
عبداللہ
محمد زمان
خانی زمان
غلام علی

429
ارتا کھاعوان پٹی
مرچہ خان
راج محمد
مرید
مانجی
بارو
کالو
بھنو
چھلا
شیرعلی
منگی خان
ہاشم علی
گنج علی
فقیر
حفیظ اللہ
معروف
شبیر
کالا
اشفاق
رخسار
ضیارف
عمر
منا
کاما
یونس
بشیر
نذیر
عزیز
محمد خان
ثاقب
صابر
عاطف
مہرا
منا
شیرخان
سائیں
فاروق
ذوالفقار
ارشاد
جواد
شریف
خورشید
رشید
ممتاز
شیراز
شہباز

430
محمد خان
محمد علی
فقیر محمد
متولی
اکرم — زائد
شفیع
غلام حسین
منیر
رشید
علی حسین
صدیق — خالد
متولی
اسماعیل
اشرف
محمد حسین
خورشید
رفیق
رزاق
پرویز
جاوید
گلفراز
بنارس
مانجی
محمد علی
دولا خان
حسن علی
محمد خان
ہدایت اللہ
رحمت اللہ
منان
نواب خان
متولی — اسلم
گلزمان — فقیر محمد
اشرف
اکرم
خالد
الیاس
رزاق

کالو
عبداللہ
رحمت اللہ
فقیر محمد
مہر اللہ
سیف علی
عبداللہ
حبیب اللہ
بشیر
رشید
ناصر
یاسر
فیصل
لطیف
منظور
یعقوب
عزیز
منیر
فرید
علی محمد
فجر علی
شیر علی
مہتاب
آفتاب
مختاب
عصمت علی
عاشق
نذر علی
صداقت
بشارت
رفاقت
بنارس
کالو
فضل
ڈھوڈا
بھشو
فیض علی
اشرف
برکت اللہ
علی زمان
عبدالحمید
اظہر
بنارس
حنیف
ریاض
اسد

اعوان پٹی

خدا بخش
پنول
جھنڈا
نجیب اللہ
خان محمد
مٹھو
نور محمد
فتح محمد
گل محمد
غلام محمد
فقیر خان
سید محمد
نواب خان
علی افسر
محمد یوسف
محمد بشیر
کیپٹن محمد افضل
ذوالفقار
ہارون
عامر
عمر
فیاض
شیراز
محمد فرید
تجمل
طاہر
شاہد
مل
ولی محمد
منگا
راجولی
سرانداز
شیر علی
احمد خان
نادر علی
صوبہ
فجر علی
فجو
حسن علی
جمد علی (بٹلیاں)
بادل
نامرد
محمود
فقیر
محمد علی
ڈھوڈا
فتح علی
رحمت اللہ
جمد علی
رحمت اللہ
محمد خان
فتح خان
محمد زمان
میر زمان
شیر زمان
گل زمان
ہاشم
رحمت اللہ
علی زمان

<u>فتنہ؟</u> تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہا کرے کہ "خدایا فتنے سے بچا" کیونکہ کوئی بھی ایسا نہیں جو فتنے میں مشغول نہ ہو ہاں پناہ ہی مانگنا ہے تو فتنے کی گمراہیوں سے پناہ مانگو (فتنے کے معنی تو قرآن نے یہ بتائے ہیں)" یہ سمجھ لو کے تمھارا مال اور اولاد فتنہ ہے"

<u>فرامین حضرت علیؓ</u>

عالم کا جہل:۔ بہت سے عالم ہیں جن کے جہل نے انھیں تباہ کر دیا حالانکہ علم ان کے پاس تھا مگر اُس سے فائدہ نہ اٹھایا۔

کچھ اچھی چیزیں:۔ عقل سے زیادہ مفید کوئی مال نہیں، خود پسندی سے زیادہ وحشت خیز کوئی تنہائی نہیں، تدبیر سے بہتر عقل نہیں، تقوٰی سے بہتر کرم نہیں تہذیب وادب کے مقابلے میں کوئی ترکہ نہیں، توفیق سے اچھا کوئی رہنما نہیں، نیک عمل سے اچھی کوئی تجارت نہیں ثواب سے بہتر کوئی منافع نہیں ورع کا مطلب (ہی) یہ ہے کہ شبے کے موقع پر ٹھہرا جائے حرام سے بچنے سے بہتر کوئی زہد نہیں، غور وفکر سے بہتر کوئی علم نہیں، فرائض کی ادائیگی سے اچھی کوئی عبادت نہیں ایمان کی حقیقت ہے حیا اور صبر انکساری سے بہتر کوئی شرف نہیں علم سے بہتر عزت نہیں مشورے سے بہتر کوئی اقدام بھروسے کے قابل نہیں۔

حضرت امام حسنؓ سے فرمایا بیٹا دنیا میں اپنے بعد کچھ چھوڑ کے نہ جانا۔ اگر چھوڑ کر جاؤ گے تو دو میں سے ایک آدمی ضرور (حصے دار) ہوگا۔ یا وہ جو خدا کا عبادت گزار ہے، تو وہ شخص اس مال کی بدولت خوش نصیت رہا (کہ راہ خدا میں خرچ کر دیا) اور تم اُسی مال سے بد قسمت (کہ جمع کر کے مر گئے اور کچھ نہ کیا) یا وہ آدمی ایسا ہوگا کہ معصیت خدا کرتا ہے تو وہ تمھارے جمع کردہ مال کی وجہ سے بدنصیب ہوا کیوں کہ تم عمل بد میں اس کے مددگار ہوئے (نہ تو تم دولت چھوڑتے نہ وہ اس سے سامان عیش کرتا) اس لیے ان دونوں میں سے کوئی بھی اس کا مستحق نہیں کہ تم اپنے نفس پر اس کے لیے ایثار کرو۔
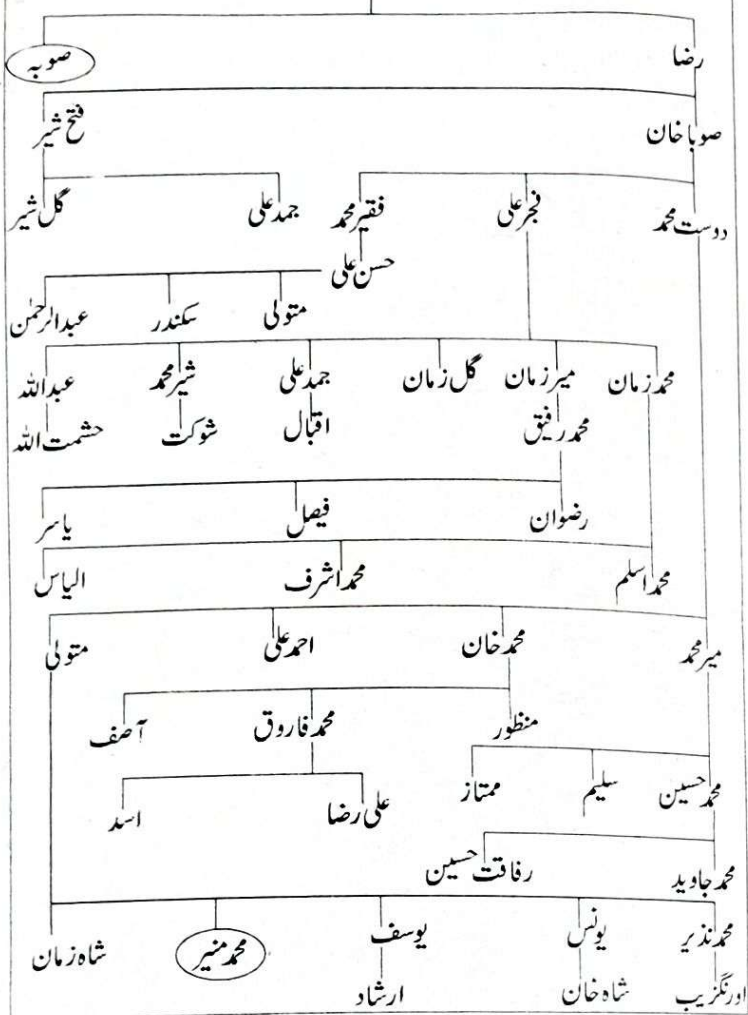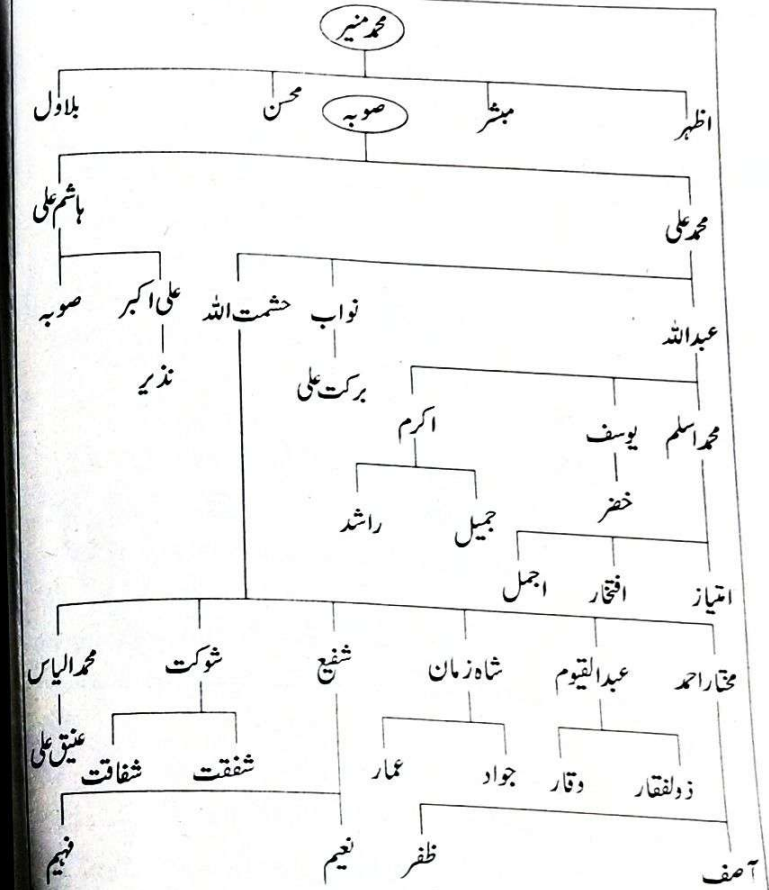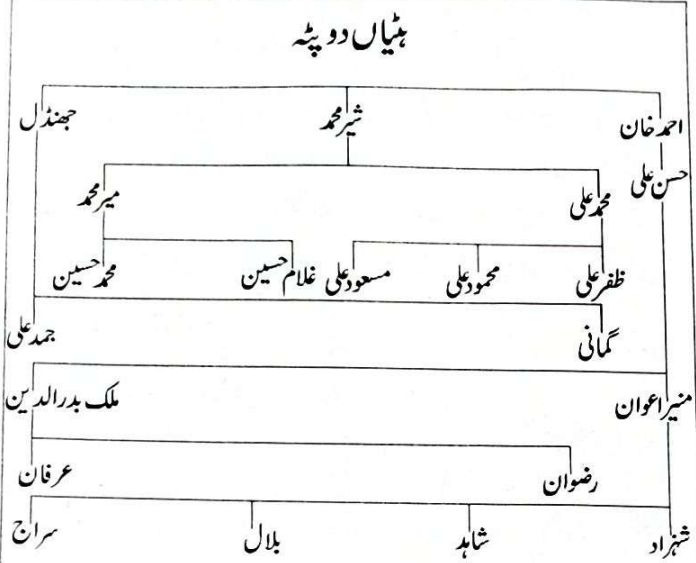
یہ عورت: عورت سراپا آفت ہے اور اس سے زیادہ آفت یہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔

بصدقہ: صدقہ دے کر رزق مانگو اور جو عوض (وحساب) کا تعین رکھتا ہے وعطا میں سخاوت سے کام لیتا ہے۔

رضامندی: کسی قوم کے عمل پر راضی رہنے والا گویا ان کا شریک کار ہے اور ہر غلطی میں شریک ہونے والے کے دو گناہ ہیں۔ ایک تو عمل کرنا دوسرے اس پر راضی رہنا۔

اصلاح دوست: اپنے دوست کو احسان کر کے راضی کر لو اور انعام دے کر اس کے شر سے بچو۔

حاجت روائی: جس نے کسی ایسے کا حق ادا کر دیا جس کا حق ادا نہیں کیا جاتا۔ اس نے ایسے شخص کو غلام بنا لیا۔

گناہ کرنا: گناہ چھوڑنا توبہ کرنے سے آسان ہے۔

خاموشی اور گویائی: فیصلے کے وقت خاموشی اس طرح بری ہے جسے ناواقفیت و جہالت کی بات کرنا۔

یہ عورت: عورت سراپا آفس ہے اور اس سے زیادہ آفت یہ ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔

حسن ظن: اگر کسی کو تمہارے بارے میں اچھا خیال ہو تو اسے اچھا کر دکھا۔ (اس کے خیال کو سچ کر

دو)۔
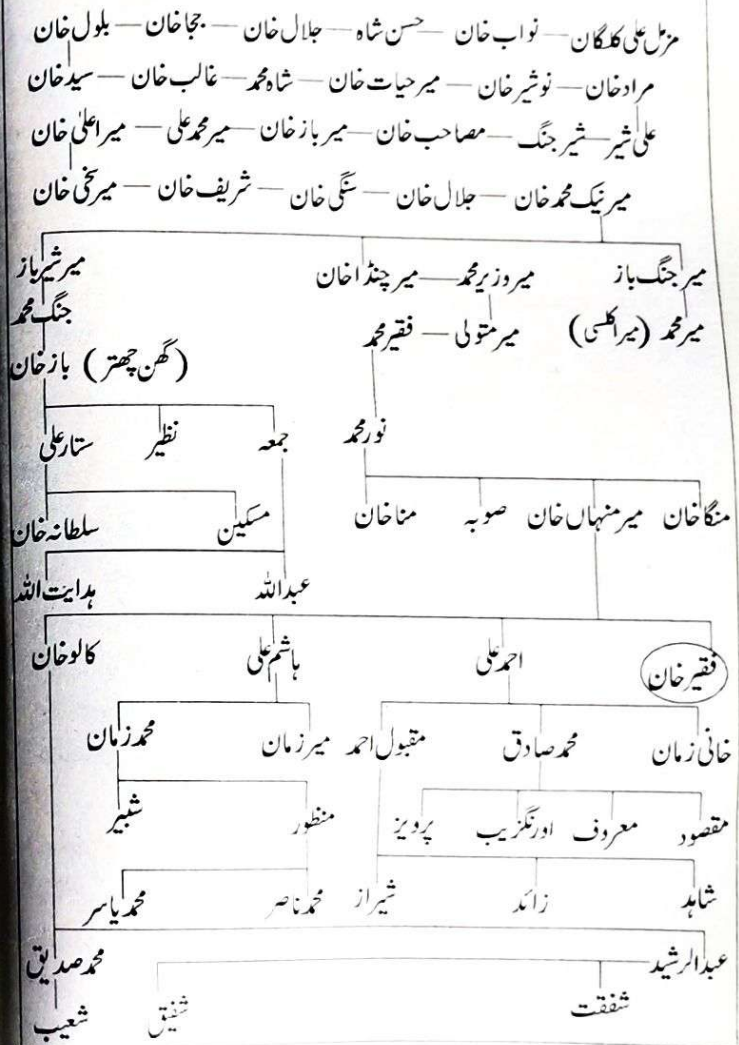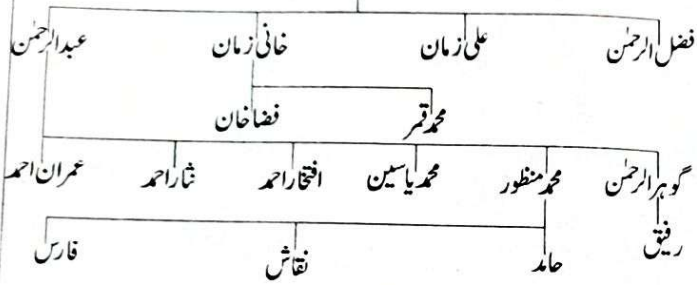
زکر خیر: دوسرے کی غیر موجودگی میں ذکر خیر کرو کہ تمھاری غیر حاضری میں تمھارا تذکرہ اچھے لفظوں میں ہوگا۔

تین دوست اور تین دشمن: تمھارے دوست اور دشمن دونوں تین تین طرح کے ہیں۔ دوست تو یہ ہیں (۱) تمھارا مخلص (۲) تمھارے دوست کا دوست (۳) اور دشمن کا دشمن۔ اور دشمن یہ ہیں۔ (۱) تمھارا مخالف (۲) تمھارے دوست کا دشمن (۳) دشمن کا دوست۔

احتیاج: اپنے فرزند محمد حنفیہ سے فرمایا: بیٹا میں تمھارے سلسلے میں احتیاج سے سے پناہ مانگتا ہوں کہ یہ چیز دین میں نقص عقل میں گھبراہٹ اور (زبردستی کی) دشمن کی داعی ہے۔

سرمایہ دار اور بھوکا: خداوند عالم نے سرمایہ داروں کا مال میں محتاجوں کو روزی رکھی ہے۔ تو جو فقیر بھی بھوکا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مال دار نے اسے محروم رکھا اور خدائے بزرگ و برتر ان لوگوں سے اس کا جواب طلب کرے گا۔

سب سے معمولی فرض: (حقوق) خدا کے سلسلے میں کم از کم یہ کرو کہ اس کی نعمتوں سے اس کے گناہ میں مدد نہ لو۔

حضرت امام حسنؑ سے فرمایا بیٹا دنیا میں اپنے بعد کچھ چھوڑ کے نہ جانا۔ اگر چھوڑ کے جاؤ گے تو دو میں سے ایک آدمی ضرور (حصہ دار) ہوگا۔ یا وہ جو خدا کا عبادت گزار ہے، تو وہ شخص اس مال کی بدولت خوش نصیب رہا (کہ راہ خدا میں خرچ کر دیا) اور تم اسی مال سے بدقسمت (کہ جمع کر کے مر گئے اور کچھ نہ کیا) یا وہ آدمی ایسا ہوگا کہ معصیت خدا

پلیٹ/ رنجاٹہ مظفر آباد
پھرہ خان
باز محمد خان
سبز علی خان
نیاز علی خان
فقیر علی خان
بہادر خان
کالو خان
جمد علی
سائیں فقیر محمد
غلام علی
محمد مسکین
عبدالکریم
محمد سلیم
نعیم
صوفی محکم دین
فیروز دین
فضل دین
الف دین
سراج دین
عبدالرشید
محمد منیر
تنویر
سفیر
خورشید
فیض رسول
انجم
سعید
بشیر
وحید
زبیر
شکیل
فضل دین
محمد یوسف
محمد یونس
محمد نیازی
محمد شاہنواز
محمد ندیم
شاہ محمد
احتشام
عثمان
الف دین
پرویز
جاوید
الیاس
سجاد

دیدار بخش (چھتر دومیل)
شریف
عباسو (پونچھ)
دلاور
مراد علی
امام قلی
نمانہ
کالو
ڈھوڈا
حسن خان
منگا
فقر دین
نور محمد
شرف دین — احمد دین
جمد علی
بہادر علی
مہر علی
روشن علی
خیر علی
ہاشم علی
ستار علی
نور علی
خیر علی
سیف علی
سبز علی
فضل حسین
میر حسین
نذیر حسین
محمد اشرف
قدیر احمد
اورنگزیب
عبدالحمید
شوکت
تنویر
شاہد اشرف
زائد
نذیر حسین
محمد حسین
سائیں
فقیر علی
غلام حیدر
نذیر علی
بشیر علی
نیاز علی
جمد علی
لیاقت
الطاف

441
نیاز علی
فقیر حسین
میر حسین
فقیر علی
سفیر
تنویر
محمد رفیق
محمد صدیق
شفیق
ایاز
عبید
اویس
ڈھوڈا
ستار علی
جمد علی
احمد علی
اچھا
کمال
فقر علی
نور حسین
اکبر علی
خانو لی
گوہر الرحمٰن
افضال حسین
مقصود
منظور
فضل الرحمٰن
مشتاق
اشفاق
حبیب اللہ — علی زمان
محمد حسین
گل زمان
فقیر علی
عبداللہ
کالا خان
میرزمان
احمد
سائیں
مسکین
بہادر
ملک زمان
حبیب الرحمٰن
سرور
خلیق
عزیز الرحمٰن
شفیق الرحمٰن
فضل الرحمٰن
سامی
طارق
عارف
راحت
بلال

442
چھتر دومیل
کمال خان آمدہ ص 347 سے
شیرا
لال خان
بسی محمد
مور خان
پیکا
خان محمد
سلطان محمد
جان محمد
نتھا
مور
نجیب اللہ — ناصر — نوردین — دوست محمد
محمد شیر
میرا
لال
علیا
علی اکبر
علی خان
اورنگزیب - حارث
ایوب
ثواب
ارشد
عابد
امجد
شاہد
شہزاد
ایاز
آزاد
فوجدار
گلشیر
منہال
ننگی
شیر
عبداللہ
عبدالرحمٰن
فقیر محمد
فتح خان
عزیز
فرید
جمیل
خلیق
فضل الرحمٰن
خلیل الرحمٰن
حبیب الرحمٰن
عتیق الرحمٰن
شفیق الرحمٰن
گلزار
محبوب
عامر
رضوان
سرمد
مدثر
مبشر
اظہر
اسد
امجد
حامد
محسن
احسن
علی
نور علی
عبداللطیف - حیات علی
فقیر علی
خیر علی
غلام علی
عارف
آصف
عاطف
عاصم
شوکت
عبدالعزیز
صابر
نذر حسین
صادق

443
نور علی
حیات علی
نجر علی
نذیر
بشیر
عظیم
عبدالقدیر
عبدالمجید
عبدالعزیز
محسن
بابر
حماد
خالد
مسعود
شوکت
عمران
رضوان
ناصر
طفیل
فیصل
تصدق
وحید
چھلہ بانڈی
میر محمد
شیر زمان
محمد بوستان
فقیر محمد
عبداللطیف
جاوید الحق
یاسر
شہزاد

444
چھتر دومیل
پھموں—مرید—صوفی—نصر اللہ—ستار محمد
کالو—عبدالغنی
محمد عرفان—غلام دین
محمد حسین
خورشید انور
سفیر
نصیر
سعید
منظور
عابد
چھتر دومیل از اولاد دھنی پیر
کالا
جیون
فقیر محمد
لطیف
رحمت اللہ
فقیر
محمد حیات
فقیر محمد
میرزمان
غلام حیدر
یوسف
یعقوب
یونس
اشرف
علی اکبر
آصف
ساجد
ماجد
خوشنود
داؤد
مسعود
وجاہت
شفاعت
فواد
فاروق
عرفان
علی زمان
فضل الرحمن
لطیف
محمد زمان
شیر زمان
شاہد
فضل
افضل
ریاست
نسیم
عارف
مقصود
محمود
شوکت

آملا ص 125، 126
اعوانان وادی لیپا
چوہڑ محمد
محمد شیر
فتح شیر
فلک شیر
محمد خان
بگاہ خان
منگا خان
عبداللہ
طلحہ خان
باز خان
رحمت اللہ
دوست محمد
نیاز محمد
دریا محمد
مرید خان
جلال الدین
دوست محمد
ہیبت خان
عطا محمد
عظمت اللہ
کالو
سلطان علی
نورزمان
خدا بخش
شناء اللہ
عظیم
میرزمان
محمد علی
محمد عالم
علی اکبر
صادق
امان
شاہ نور
رحیم اللہ
فقیر محمد
عالم دین
فاروق
محمد حسین
غلام علی
محمد یونس
میرولی
میر احمد

غلام علی
محمد یونس
میرولی
میر احمد
فقیر اللہ
فضل الرحمٰن
عبدالکبیر
مظفر حسین
امتیاز
وقاص
شمس الدین
روشن دین
ظہور
شوکت
حماد
منہاج
مامون الرشید
عبدالرحمٰن
محمد شریف
شیر زمان
گل زمان
علی حسین
نصیر
عطا محمد
احمد نور
میر نواب
مہربان
محمد ایوب
قطب الدین
اسماعیل
یاسین
محمد خان
خلیل الرحمٰن
عبدالمجید
عبدالرحمٰن
خورشید
عبدالغفور
عبدالغنی
محمد یوسف
عبدالرؤف
شفیق
نصیر
آفتاب
محمد حسین
عتیق الرحمٰن
دلپزیر
محمد نذیر
محمد خورشید
محمد منیر
اسامہ
دانش
نفیس
ظہیر
جعفر
جلال الدین
عبداللہ
احمد شیر
عزیز اللہ
سید احمد
سکندر
رحمت اللہ

447
عبداللہ
احمد شیر
عزیز اللہ
سید احمد
سکندر
رحمت اللہ
زمان
امان
نظر اللہ
نعمت اللہ
عبدالخالد
عارف
محبوب الرحمٰن
بلو
زبیر
مومن
اسماعیل
محمد بشیر
ولی خان
اعجاز
خالد
کامران
حفیظ اللہ
حمید اللہ
اشرف
محمد حسین
عبدالرحمٰن
قاسم
غلام مرتضیٰ
ریاض
ولی الرحمٰن
عبدالمجید
طواسین
حنیف
ہدایت اللہ
عبدالرحیم
محمد متولی
ذوالفقار
محمد اختر
رفیق
محمد خان
منظور
الیاس
بدرالزمان
جاوید اختر
عابد حسین
جنید
عدیل
عقیل
ابراہیم
مشرف
یامین
افضل
نور عالم
محمد سلیم
محمد شریف
غلام مصطفیٰ
محمد اصغر
محمد انور
شاہین

448
سراڑ
پیر دین محمد المعروف دھنی پیر
آمدہ ص 347 سے
صفرال — معدین
کوتل — بالا
کاچی — حسین
جگن
بہادر علی
روپ
ولیداد
فقیر — مشرف
ورنم
قائم
گل محمد — سادی خان
سید محمد
گل شیر
بیر خان
عبداللہ — ہاشم علی
محمد ولی
میر ولی
شاہ ولی
مہد علی
ماہولی
متولی
گوہر علی
صفدر
خیر اللہ
کالا
بہادر
شیرا
بشیر
مشکور حسین
رفیق
سعید
صدیق
خورشید
عبدالعزیز
خانی زمان
اکبر علی
گل زمان
امیر علی
شمس الدین
عبداللہ
نظام دین

کرتا ہے تو وہ تمھارے جمع کردہ مال کی وجہ سے بد نصیب ہوا۔ کیونکہ تم عمل بد میں اس کے مددگار ہوئے (نہ تو تم دولت چھوڑتے نہ وہ اس سے سامان عیش کرتا) اس لیے ان دونوں میں سے کوئی بھی اس کا مستحق نہیں کہ تم اپنے نفس پر اس کے لیے ایثار کرو۔

رزق: روزی دو طرح کی ہے ایک وہ جسے تم تلاش کرتے ہو دوسری وہ جو تم کو تلاش کرتی ہے۔ کہ اگر تم اس کے پاس نہ جاؤ تو وہ تمھارے پاس آجائے گی۔

سراڑ
مشرف
گل محمد
سید محمد
گل شیر
نیاز محمد
رحمت اللہ
ستار محمد
غلام محمد
عبداللہ
کالا
دوست محمد
عبداللہ
محب اللہ
شریف
محمد نذیر
عارف
اکرم
غلام محمد
دل محمد
عبدالطیف
ناصرو
عبداللہ
محب اللہ
محمد ولی
جمد علی
برکت اللہ
مظفر
ضمیر
خیر اللہ
فقیر اللہ
محمد حسین
عبداللہ
نور محمد
سلیمان
شاہ زمان
نیاز علی
شیر علی
امان علی
یار علی
مہد علی
شاہ زمان
جلیل
خانی زمان
فاروق
سلیمان
ریاض
نواز
فیاض
اعجاز
کرامت
طارق
افتخار
انجم

یار علی
عبداللہ
کریم اللہ
گل زمان
غلام مصطفیٰ
غلام مرتضیٰ
تصدق
حنیف
صدیق
رفیق
رحمت اللہ
نور زمان
اظہار الحق
اسرار الحق
مظہر الحق
اعجاز الحق
قمر
خورشید
فیصل
بلال
مصعب

سراڑ

ورنم
گوابی
فقیرمحمد — مرید
صوبہ
نادرعلی
رسمت
اسمت
نیازمحمد
عبداللہ
میرولی
یارعلی
محمدزمان
خانی زمان
میرزمان
ہدایت اللہ
گلزمان
ریاض — شاہ زمان
گوہرالرحمٰن
ظفرعلی
جمعہ
کالاخان
محمدحسین
علی اکبر
اقبال
نذیرحسین
شاہ زمان
سلیمان
وحید
شیرزمان
محمدخان
دریمان
گوریمان
عطامحمد
صمد
کالو
یوسف
میرزمان
میرولی
محمدامیر
سلیمان
علی زمان
عبداللہ
میرزمان
خانی زمان
سعید
نورمحمد
شیرمحمد
احمدخان
گل محمد
کریم اللہ — گل زمان
عظیم اللہ
خانی زمان
صدیق — گوہرالرحمٰن
مدثر — سائیں خان
شریف
عبداللہ

خانی زمان
محمدرفیق
خورشید
سجاد
نثار
جمیل
وقار
اسرار
احمدخان
فقیراللہ
پیر
محمدخان
ہدایت اللہ
شاہ زمان
عبدالرحمٰن
خانی زمان
میرزمان
کالا
عزیز
خانی
شاہ زمان
اشفاق
رشید
بشیر
قیوم
اقبال
مقبول
عبداللہ
خیراللہ
برکت اللہ
گل محمد
فقیرمحمد
محمدزمان
سبزعلی
قمرعلی
ستارمحمد
حمیداللہ
عبداللہ
محمدحسین
عبداللہ
فقیرمحمد
محمدخان
مسکین
خانی زمان
میرزمان
عزیزالرحمٰن
عظیم
خورشید
صدیق
کریم
ابراہیم
عبدالرحمٰن
محمدخان
سلیمان

مقیم بن لعل خان بن معدین بن لشکرین بن احمد بن پیارا بن جگن
مقیم
علی بہادر
دیدار
ہدایت اللہ
درگاہی
فقیر محمد
شیر محمد
غلام محمد
محمد خان
رحمت اللہ
نور زمان
ملک امان
شاہ زمان
محمد مشتاق
صابر
محمد اقبال
حفیظ
حمید الرحمٰن
بابر
قمر
منور
ناصر
اجمل
جمیل
اخلاق
وقاص
امجد
ماجد
ساجد
واجد
جنید
بلال
نوید الرحمٰن
وحید
عتیق
حبیب
مجیب
خانی زمان — شیر زمان
علی زمان
محمد زمان
نصیر
مقصود
مقبول
منظور
بگاہ
منگا
جہانگیر
شاہولی
ہدایت اللہ
عبید اللہ
عبداللہ

علی بہادر
عبداللہ
جموں
بہادر
محمد خان
غلام علی
شیر محمد
نیار محمد
غلام محمد
لالہ
ماتمی
فقیر علی
بواللہ — عبداللہ
کالو
متولی
یار علی
عبداللہ
شیر ولی
کالا
خوشحال
میرزمان
گل زمان
سلیمان
شاہ زمان
علی خان
مجنوں
بواللہ
جمیل
حمید اللہ
امر اللہ
نور محمد
محمد ولی
مہد علی
عبداللہ
غلام محمد
فقیر محمد
جمد علی
امان اللہ
رحمت اللہ
رشید

457
سراڑ
علی بہادر
عبداللہ
بلند
راج محمد
محمد علی
جھنڈا
احمد علی
شیر علی
حمد علی
نجیب اللہ
مہد علی
عبداللہ
گوہر الرحمن
متولی
سعید اللہ
گل زمان
میر زمان
عزیز الرحمن
شاہنواز
اسحاق
علی اکبر
علی اصغر
پرویز
ستار محمد
کالو
گل محمد
شیر محمد
بہادر
نادر
فقیر اللہ
ہدایت اللہ
پیر خان
منظور
نواب
عزیز
محمد ایوب
قیوم
ظہور
سعید
فاروق
آفتاب
فقیر محمد
عبدالرحمن
جلیل
خلیل
جمیل
نبیل
میر زمان
عبدالرحمن
ملک آمان
458
ستار محمد
دریا محمد
وارث علی
حسن علی
میر ولی
محمد حسین
سیف علی
خانی زمان
میر زمان
کالا
عبدالرحمن
گل زمان
شاہ زمان
سلیمان
محمد علی
شاہ ولی
عبداللہ
شہباز
عبدالرحمن
محمد زمان
یعقوب
عظیم
یوسف
یونس
عبدالرحمن
محمد حسین
شیر زمان
محمد گل
میر زمان
شیر ولی
کالا
محمد حسین
خانی زمان
عبدالعزیز
کریم
قیوم
محمود
مقصود
گل زمان
عبدالعزیز
عبداللہ
جلیل
بشیر
خورشید
آزاد
ظہیر
نصیر

کھاؤڑہ ،ہنگلور، گورسی وغیرہ

ہتھو
فقیر محمد
خواج محمد
نیک محمد
شیر محمد
منگی خان
وزیر محمد
نیاز محمد
محمد شیر
عالم دین
عمر دین
بلور دین
فقیر
عمر والدین
رحمت اللہ
پرویز اختر — محمد شفیع
سلام دین — محمد اقبال
محمد جاوید
زین اکبر
اقبال
محمد رحمٰن
عبدالرحمٰن
مراد حسن
سہیل
طارق
محمد رشید
ملاں — قاسم — دولت
رحمت
فقیر
نعمت
سیدو — جیا — دین محمد — نیاز محمد — بلو
حیات
مراد
عبداللہ — حیات محمد
جیو
صابر
جعفر
یوسف
سیف علی
نذیر
اکبر
کالو
انور
منہاں
منگی — فیض محمد
مسکین — ستار محمد
نور محمد
شفیق
صفیر
سعید
رحمت اللہ
برکت اللہ

کالو
دین محمد
منہاں — ستار محمد
نیک محمد
پنوں
غلام محمد
محمد اقبال
برکت اللہ
محمد زمان
میاں قسمت اللہ
حیات
آزاد
جاوید
فقیر اللہ
خان اکبر
اکرم
حنیف
محمد خان
ایاز ظہیر
ریاض
فاروق
جاوید

جیسوانکراں، کنڈیاں وغیرہ
نیک محمد بن جمیل
لال خان — بگاہ
کمال خان
مرزا
راج محمد
ہوڈی
ملک لالہ
منگو
مہندا
یار محمد
جھنڈا
راج محمد
کالو
نور محمد
شیر محمد
جبو
میر محمد
رحمت حسین
غلام محمد
کالو
نخی محمد
مقصود
فقیر محمد
شیر علی
شیر
دین محمد
راج محمد
فتح محمد
یار محمد
فقیر محمد
منگی
نیک محمد
حسن علی
غلام محمد
عمر
منگی
محمد حسین
سلطان محمد
نیک محمد
شیر محمد
امیر محمد
حیات
عالم دین
عبدالودود
گل مجید
غلام حسین
حیات اللہ
رحم دین
یعقوب
سعید
خرم — ملک اورنگزیب
جاوید
اختر پرویز
شاہزیب

نیک محمد — جبو — عطااللہ — صحاح — نوردین — اللہ دین — کمال خان
علی محمد
خیر محمد
تاج محمد
عطا محمد
فیض محمد
برکت اللہ
وزیر محمد
عمردین
کرم دین
حیات
یعقوب
علی بہادر
علی حیدر
عبدالرحمٰن
میرزمان
فقیر علی
وزیر علی
حنیف
سعید
عبدالکریم
رشید
گل مجید
عبدالمجید
نور محمد
امیر عالم
رزاق
رفیق
سمندر علی
امیر اکبر
حسین علی

465
چمن کوٹلی وغیرہ
ملک بدھو بن ملک ساھو
دریا
عظمت
عبداللہ
طوطا
کوکا
طاہر
سیدا
غیرت
جیون
جمشید
ٹھیلا
پھولا
جموں
عبداللہ
محموری
صوفی
ہمدال
مرچا
نظام الدین
گلاب
جیب
صوفی
دوست محمد
عدالت
عالی
غلام محمد
جمعہ
بوڑا
میر افضل
چوہڑ محمد
دین محمد
علی بہادر
خدا بخش
علی محمد
چنڈل
سائیں بخی محمد
شکر دین
فضل دین
فضل دین
اکبر دین
کالو
عمر دین
حیات
کالا بابا
نذیر
نور محمد
عبداللہ
محمد حسین
نصیر
لکھی زمان
محمد اکرم خان
عظمت
قیوم
سلیم
مسعود
عدیل
عدنان
عمر دین
غلام دین
علم دین
رفیق
سلیم
عبدالرحیم
محمد رحیم
عبدالعزیز
محمد سلطان
عبدالغفور
عبدالقیوم
خیراللہ
رحمت اللہ
عبداللہ

466
گلشن علاؤالدین
مزمل علی کلگان — زمان شاہ — زبیر شاہ — شاہ زمان — جمعہ شاہ — شام شاہ
پیر دین محمد شاہ المعروف دھنی پیر — پیر مانک شاہ — پیرامانت شاہ — پیر حسین شاہ
سگرال شاہ
محمود شاہ
(سراڑ) معدین شاہ
ویس رائے
سنگ رائے
مہر دین — محمد اکبر — شیر احمد — چنگیز خان — شیر محمد — عدلی خان — دستار خان
نور محمد
فتح محمد
(باغ ملوٹ) فقیر محمد
(لیپا) علی محمد
صالح محمد
نور محمد
فقیر محمد
امام دین
گل دین
عبدالرزاق
عالم دین
عبدالرحیم
گلفراز
عبدالواحد
عبدالمالک
عبدالخالق
گلشن علاؤالدین
جمال دین
عالم دین
کالو خان
اسرار احمد
عبدالہادی
عبداللہ
عبدالرحمٰن

467
جمال دین
آرلیاں
عبدالرحمٰن
عبدالرحیم
عبدالرشید
عبدالغفور
عبدالشکور
محمد ناصر
افضل
عادل
عبدالوحید
عبدالماجد
عاقب
عبداللہ
عطاءاللہ
عنائت اللہ
طیب
حبیب الرحمٰن
ظاہر
طاہر
فضل الرحمٰن
عالم دین
عبدالرحیم علوی
عبدالقدوس
عبدالرشید
عبدالصبور
محمد اشرف
اشفاق علوی
عبدالباسط
عبدالواجد
وسیم
عاصم

468
بلگراں مظفرآباد
راج محمد
گل شیر
سائیں فقر علی
سائیں قدرت علی
سائیں صفدر علی
سائیں محمد علی
متولی خان
حاجی عظمت علی
حاجی رحمت علی
وقاص علی
خادم حسین
علی عظمت
محسن علی
ایاز علی
بنارس
جاوید
محمد حسین
گل حسن
برکت علی
عبدالجلیل
حسن علی
نسیم
رضوان
شہباز
نواز حسن
وقار حسن
بابر
عامر
ندیم
عظیم
نعیم
محمد وسیم
محمد سلیم اعوان
فواد
سبطین
توصیف احمد
امتیاز احمد
طارق
کبیر
محمد شبیر
صفدر

صدیق آباد (لڑی) بٹناڑ لہ ٹھکہ
مزمل علی کلگان — گھلی — گھلو — دومیال — نیل سند — جرسہ خان — شرف خان
نورخان — بلور — کیموری — کیسرخان — یصرب خان — عارب خان
دادخان — حسن خان
کامل خان
علی خان
کریم خان
نامدار
دیدار
مرسل
نجب خان — صمد خان
شعبان
رمضان
رحمان
عبدالکریم
جیون
موسیٰ
عالم واڑ
فتح محمد
شیرمحمد
چوڑواڑ
نورا
رحمان
محمد صدیق
جمالا
کمالا
عبدالرزاق
جالا
زمان
جمالا
470 پر
شرف دین
صابردین
کرم دین
ستارمحمد
عبداللہ
غلام حسین
عبداللہ
قادرا
صابردین
محمد حسین
عبداللہ
بشیر
محمد حسین
محمد حسن
اسماعیل
یاسین
عبدالرحمٰن
اسماعیل
سلیمان

صدیق آباد (لڑی) پٹیکہ
469 ← محمد صدیق
جمعہ
ستارمحمد
نورمحمد
محمد عثمان
عمرا
فقیرمحمد
غلام محمد
ستارمحمد
فتح محمد
قادرا
اسماعیل
عبدالرحمٰن
محمد حسین
ابراہیم محمد اسحاق
عبداللہ
عبدالرحمٰن
محمد حسین
غلام حسن
غلام رسول
غلام ربانی
محمد حنیف
محمد شفیع اعوان
خلیل الرحمٰن
غلام مصطفیٰ
محمد اسلم
محمد الیاس
امتیاز
فضل الٰہی
غلام محمد
غلام رسول
اسماعیل
محمد حسین
غلام محمد
عمرا
عبداللہ
ستارمحمد
غلام محمد
سلیمان
عبدالرحمٰن
اسماعیل
محمد حسین
ابراہیم
الٰہی بخش
سلیمان
یوسف
حمید
فضل الرحمٰن
یوسف

471
جمعہ
فتح محمد
حبیب اللہ
ستار محمد
عبداللہ
محمد حسین
ابراہیم
عبدالرحمٰن
اسماعیل
اسحاق
الٰہی بخش
محمد حسین
ابراہیم
یوسف
حمید
ابراہیم
سلیمان
ستار محمد
فقیر محمد
حبیب
شرف دین
عبدالرحمٰن
غلام محمد
محمد حسین
اسماعیل
ابراہیم
یوسف
عبدالرحمٰن
سلیمان
اسحاق
ابراہیم
غلام رسول
الٰہی بخش
یوسف
غلام ربانی
سلیمان
غلام محمد
فتح محمد
غلام ربانی
472
نور محمد
قادرا
عطا محمد
حبیب اللہ
حبیب
عبدالرحمٰن
عبداللہ
محب اللہ
محمد حسین
الٰہی بخش
اسماعیل
ابراہیم
ابراہیم
حنیف
صادق
شفیع
چھتر
جمعہ علی — بشارت خان
مولوی غلام حیدر
مولوی یار علی
محمد علی
محمد یوسف
محمد امین
محمد ریحان
اسرار دین
قاضی ضیاء الدین
بشیر
شفیع
حرمت عباس
شوکت محمود
طارق محمود
مشتاق احمد جوش
مختار احمد
اشتیاق حسین
منظور حسین
تاشفین
مبشر حسین
عدیل احمد
راشد سہیل
یاسر عرفات
عامر رضا
عدنان نادر
عمران علی
عبدالرشید
محمد یونس
طفیل احمد
زبیر احمد
اشفاق احمد
اعجاز احمد

473
کھوکھر اعوان (اشنزوگ)
حافظ فیروز — کشال — کمال — موجدین — میاں محمود — اخلاص خان — میاں جمعہ
اسکندر — میاں راجہ خان — مہر کلی
قادر
نور محمد
شیر جنگ
تاج محمد
خدا بخش
مراد بخش
نصر اللہ
شیر محمد
بدھائی
مرزا
مہانجی
فقیر محمد
ستار محمد
درگاہی
عبداللہ
جمعہ
غلام الدین
زہر الدین
فقیر
برکت اللہ
حبیب اللہ
فقیر اللہ
عبداللہ
رحمت اللہ
امیر اللہ
فقیر
مطیع اللہ
عظیم اللہ
رحیم اللہ
مسکین
محمد رفیق
محمد ایوب
عبدالرشید
محمد شفیع
محمد صادق
محمد سراج
محمد شفاعت
محمد فرید
محمد خورشید
نقاش
قاضر
محمد شفاعت
عنائت شاہ
شاہد
زائد
کاشف
محمد بنارس
محمد یاسر
محمد ناصر
فیصل

474
امیر اللہ — رحمت اللہ
محمد ریاض
محمد ارشاد
رستم
سجاد
نوشاد
شاداب
گولڑہ اعوان جھینگ کوٹلہ
سبز علی
نادر علی
ستار علی
نیاز محمد
فقیر اللہ
عبداللہ
میر اللہ
کالو
عبداللہ
حفیظ اللہ
غلام رسول
عبدالرشید
محمد خان
فقیر علی — منگتا خان
صفدر علی
جمعہ علی
فتح علی
جمعہ
احمد علی
عبدالحمید
عزیز الحسن
غلام حسن
منظور حسن
یوسف
عبداللہ
فاروق
محمد حسن
جوش
اکبر علی
منظور
محمد سید
صادق
نذیر
منیر
شفیع
اختر
طفیل
شبیر
اکبر علی
پیر عبدالرحمن
اشرف
عاشق
اعظم
محمود
صبور
جنید
عبدالودود
عبدالقیوم
عبدالرحیم
خوشحال
عبدالعزیز
شبیر
ہادی
باقی
جلیل
نوید
خالق

دھیاریاں سراں چھتیاں مظفرآباد

477
اعوانان گن چھتر۔محمد آباد۔ٹنڈالی۔لنگرپورہ۔بانڈہ پیرخان
صاحبزادہ شاہ محمد صدیق (داتا مانسہرہ) —— شاہ رفیق الدین (محلہ ملکیار سریکر)
سید احمد شاہ (بانڈہ پیر خان)
طیب شاہ —— محمد انور شاہ
سید محمد یونس شاہ
سید محمد حنیف شاہ
سعید شاہ
عبدالصبور
عبدالغفور
عمر فاروق
عزیز الرحمٰن شاہ
سید محمد یعقوب شاہ
حافظ محمد رفیق الحسن
سید عبدالحمید
محمد فرید الدین
محمد رفیع الدین
سید حسین احمد ہاشمی
محمود الحسن
سید طاہر نعیم
سید طارق مسعود
عبدالباسط طیب شاہ
محمد انور
سید محمد ہاشمی
سید خالد احمد ہاشمی
سید عطاالرحمٰن
فیض الحسن
ضیاء الرحمٰن
سید عثمان علی
پنجکوٹ مظفر آباد
کرم دین بن صوفی بن جلال بن کمال بن لعل بن فتح شیر بن گل شیر بن محمد شیر بن شمشیر بن خدر
کرم دین
ہاشم علی
احمد علی
جمعہ علی
سبز علی
خان محمد
متولی
گمانی
میر اللہ
خانی زمان
میرزمان
محمد الیاس
علی زمان
ریاض
اشرف
امتیاز
شیر زمان
عارف
تصویر
روشن علی
عرفان
بلال
وقار
شوکت
عمران
لطیف
حنیف
الطاف
آصف علی

478
کھوکھر اعوان مظفر آباد شہر
کماں
جمعہ
ڈیڈا
فقیر خان
میرا خان
مہر دین
کالو
مسکین
عظیم
محکم دین
سلیمان
یاسین
عزیز
مبین احمد
صغیر
اسماعیل
علی شان
رفیق
صابر
اکبر علی
فجر علی
میرزمان
گل زمان
نواز علی
رحمت اللہ
خانی زمان
حسن محمد
مجید
لطیف
بشیر
عبدالرحمٰن
صادق
راشد
سجاد
آزاد
عبدالرشید
حمید
عبدالعزیز
منیر احمد

میر اکلسی
میر محمد — الف خان — شیر محمد
محمد شیر
عبدالعزیز — غازی خان — محمد خان
میر خان
یعقوب
جمد علی
عبدالغنی
احمد علی
ستار علی
قمر علی
سبز علی
فقیر خان
غلام محمد
بہادر
نور محمد
سید اکبر فقیر خان
کالو
محمد شیر
گلشیر
عزیز عبدالغفور
باز خان
یوسف
عبداللہ
متولی
فقیر خان
محمد حسین
فقیر اللہ
کالو
عبدالکبیر — علی اکبر
حیدر خان
علی اکبر
سائیں
ایوب
عبدالرحمٰن
ولی محمد
محمد الدین
سکندر
محمد حسین
ہدایت اللہ
محمد حسین
یعقوب
یونس
احمد شیر
اکبر
اکرم
اقبال
قیوم
رؤف
محمد زمان
حبیب اللہ
عبدالرحمٰن
سعید
نصیر
امیر علی
جمد علی
عبداللہ
اکرم
صدیق
نذیر
ملک فیروز
نور حسین
فقیر خان
باز خان
محمد علی
اسماعیل
شاہولی
سلیمان
محمد
ممتاز قمر
بشیر
اسلم
نذیر سائیں خان
یعقوب
یوسف
عبداللہ
نعمان
شکور
صبور
عبدالرشید
صغیر
کبیر
سعید
بشیر
غلام رسول
غلام مصطفیٰ

باڑیاں ضلع نیلم
مزمل علی کلگان — کھیلا خان کلگان — کھلو خان — غیرت — محمود — میر حیدر
جنگ — راحہ — داری — بیر خان — فتح — طوطا — کھیلا — بخاری
مراج — کمال — لال خان — مور خان کلگان
عنائت خان
میر علی خان
باز خان
جوشان
شیر خان
عارف خان
صدیق خان
شریف خان
میر تاج محمد
دیندار
حسن کلی
میر بسا خان
میر فتح محمد
رزاق
نیاز محمد
نور محمد
فقیر محمد
تاج محمد
سردار میر ولی
خیر محمد
نیاز محمد
وزیر محمد
صوفی محمد خان
سردار فقیر محمد
بہادر خان
سیٹھ عطا محمد
سردار عطا محمد
محمد علی
فتح علی
محمد حسین
میر پیر محمد خان
بلہ خان
فقیر محمد
صوبہ خان
حیدر زمان
محمد حسین
ملک محمد یاسین
عبدالرحمٰن
ملک سجاد
اعجاز
شیراز
ملک محمد خورشید
خالد محمود
غلام سرور

عبدالرحمن
عزیزالرحمن
خلیل الرحمن
خانی زمان
ارشاد
محمد بشیر
ممتاز
سردار عطا محمد
سردار قالو
سردار سکندر
سردار خانی زمان
نذیر
نصیر
محمد یعقوب
غلام حیدر
محمد یونس
سرور حسین

سرسیداں، پتراٹہ ڈھکی پنڈی
شریف خان آمدہ ص 347
امراللہ (سرسیداں)
حیات خان
فیض اللہ
عبداللہ
یار محمد
شیر محمد
نور محمد
تاج محمد
دین محمد (ڈھکی پنڈی)
ستار محمد
سیدولی
(پتراٹہ)
ہاشم دین
رکن دین
نصردین
فیروز
گل حسین
اشرف
اعظم
صدیق
لطیف
اسحاق
گلزار
سعید
وحید
ممتاز حسین
الطاف
منشاد
ارشاد
ابراہیم
نعمان
عدنان
سلیمان
شمس الدین
شرف الدین
فقیر محمد
ولی محمد
یحییٰ محمد
کبیر
قاسم
میاں صغیر
محمد غلام
نثار محمد
رحمن
عبدالرحمن
رفیق
رزاق
اسحاق
یونس
کمال الدین
بدرالدین
محمود
محمد عظیم
محمد ابراہیم
محمد سعید
محمد حفیظ
رقیب
قدیر
عبدل حسین
یاسین
نسیم
الطاف

شمس الدین
گل حسین
عبدالرحمٰن
عبدالرحیم
محمد آمین
محمد حنیف
محمد اسحاق
الیاس
لیاقت
نزاکت
دلاور
خاور
قیوم
حکیم
حمید
خالق
ذوالفقار
ممتاز
شبیر

بھورکہ، بھاٹہ سنگڑھ باغ
آمدہ ص 578 سے
(آمدہ سنگولہ آگرہ)
نور محمد (بھورکہ)
ستار محمد (آگرہ)
دین محمد (بھاٹہ)
غلام علی
نیک محمد
سیف علی
ناظر علی
کالو
بلور
خان محمد — مقصود
منصر علی
رنگی
صوبہ
سلیمان
زمان علی
خان محمد
علی محمد
سید محمد
سیفو
بہاول
گوہر علی
اکرم
سید عالم عبدالحسین
محبوب
ارشاد
یاسین
راشد
اسلم
سیاب
اشرف — میر حسین
اسحاق
افضل
اکبر حسین
عالم شیر
میر احمد
منگل
علی اکبر
سائیں
محمد اکبر
زرین
حلیم
افضل
وزیر
اخلاق
یونس
تسلیم
نذیر
فرید
منظور
زائد

دین محمد (بھانہ)
راج ولی
جنگی
میر باز
مور باز
رنگون
فیروز
منگل
عظیم
گلاب
محمد سعید
گل محمد
یاسین
یونس
شفیع
رفیق
اسماعیل
مندو
رحمت اللہ
خان محمد
نور حسین
محمد اکبر
افضل
اکبر حسین
غلام حسین
سید حسین
سید اکبر

نڑیولہ، کلری، نیگا پانی
ازاولاد فقیر خان بن سیٹ خان آمدہ سنگولہ
تاج محمد
شیر محمد
فتح علی
منگل
منور
ہاشم
حیات بخش
محمد انور
جعفر حسین
نور عالم
نور حسین
میر عالم
حسین خان
مستر علی
سعید
دوست محمد
جنگ باز
نواب خان
ریشم
سرور
ارشاد
شفیع
عزیز
شریف
افسر
محمد خان
ادریس
الیاس
اعظم
ایوب
احمد علی
مستا خان
عالم شیر
سیدل
لوتھو
سجاول
نور حسین
کالا
یوسف
ریشم
جواہر علی
نوردین
موٹھو

نڑیولہ۔کلری

مولانا عبدالحق بن خیر محمد بن خدا بخش بن محمود بن اسماعیل بن دین محمد بن مومن بن الٰہی بخش بن عبدالرحمٰن بن حسن بن عبداللہ بن حافظ عبدالغفور بن گل محمد
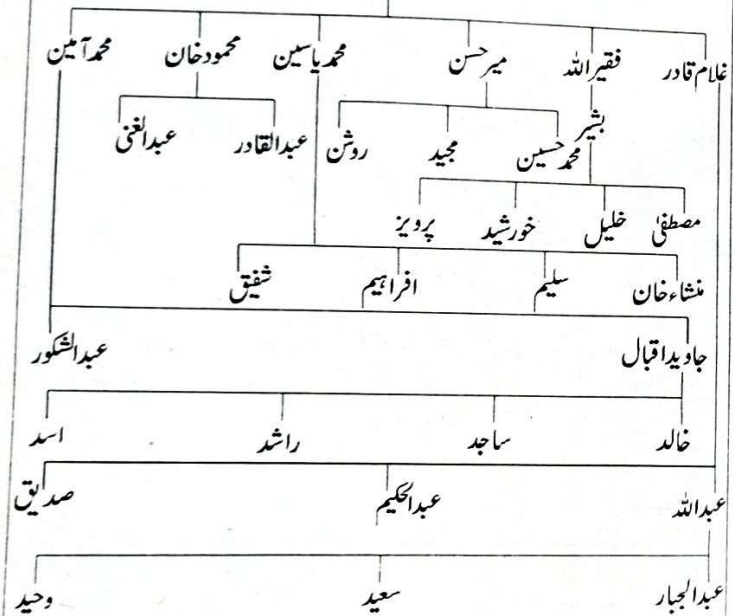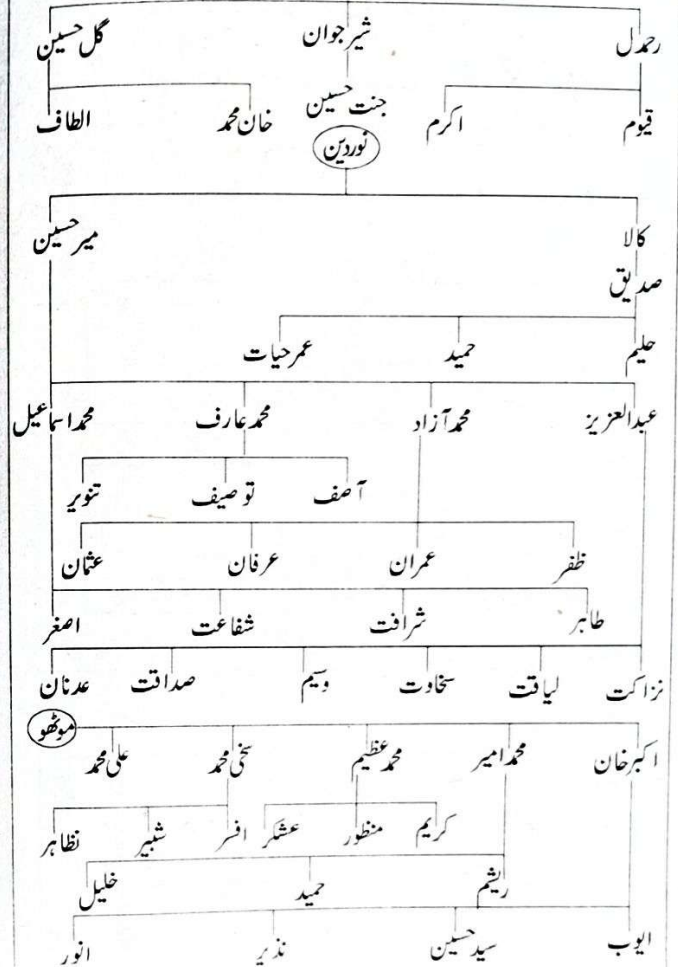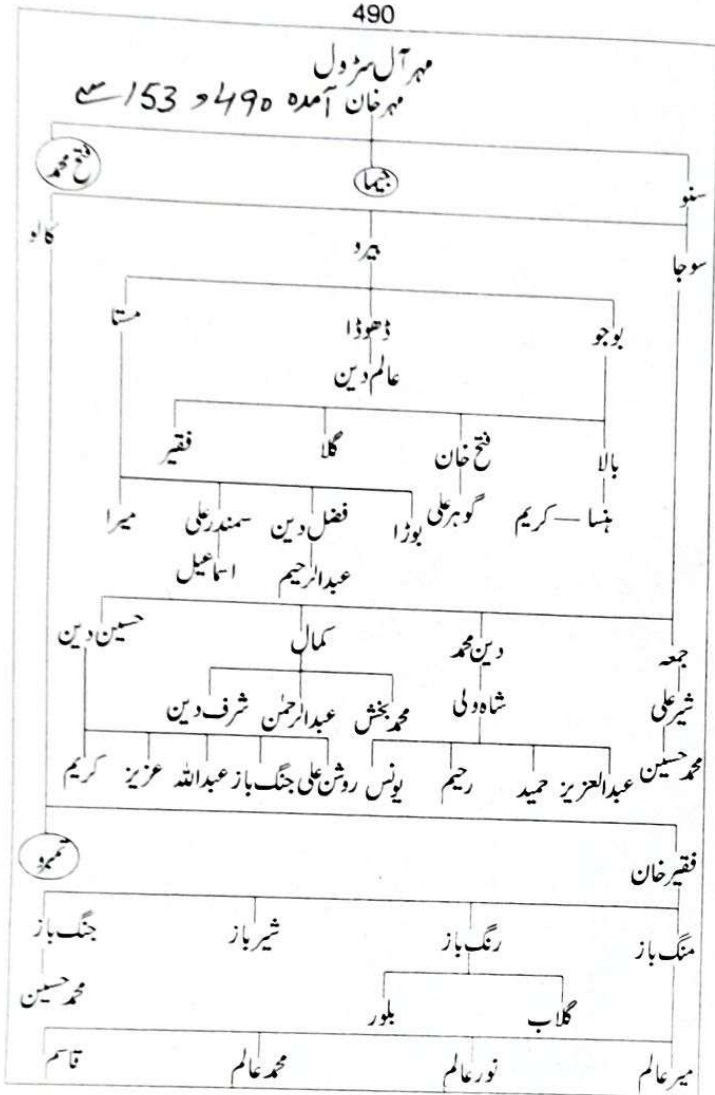
نڑیولہ۔کلری
صوفی خان بن نور خان بن خیر محمد بن بقاء محمد بن شادو خان
بن نعمت خان بن خدر خان بن محمد خان بن گوگڑ آمدہ ص
صوفی خان (نڑیولہ)
دیدار بخش
سالت (کلری)
خدا بخش
نور دین
فیروز دین
کرم دین
کالو
گلاب
سید اکبر—میر دین
منگی کھلو—گل حسین حیات
محمد بخش
صوبہ
گلشیر
فیروز دین
علی شیر
محمد حسین
سجاول
گل محمد
شریف
عطا محمد
محمد امیر
شفیع
شریف
رفیق
غلام حسین
نور دین
جلال دین
آزاد
منظور
جمشیر
شہاب الدین
حنیف
شوکت
صفیر
لطیف
صدیق
لیاقت
نزاکت

مہر آل سڑدل
مہر خان آمدہ ص 490 و 153 سے
فتح محمد
بھیما
سنو
کالو
بیرو
سوجا
متا
ڈھوڈا
بوجو
عالم دین
فقیر
گلا
فتح خان
بالا
میرا
سمندر علی
فضل دین
بوڑا
گوہر علی
کریم—ہنسا
اسماعیل
عبدالرحیم
حسین دین
کمال
دین محمد
جمعہ
شرف دین
عبدالرحمٰن
محمد بخش
شاہ ولی
شیر علی
کریم
عزیز
عبداللہ
باز
جنگ باز
روشن علی
یونس
رحیم
حمید
عبدالعزیز
محمد حسین
تمبو
فقیر خان
جنگ باز
شیر باز
رنگ باز
منگ باز
محمد حسین
گلاب
بلور
قاسم
محمد عالم
نور عالم
میر عالم

491
تمرو
گلاب
محمد شیر
محمد زمان
میر زمان
گوہر
عالمشیر
جمشیر
نذیر
میر احمد
قاسم
صادق
الطاف
یونس
شکور
رشید
رزاق
لطیف
روشن
خلیل
صغیر
الیاس
جیما
تاج محمد
ناصرو
متا
لالہ
جمعہ
بھٹا
جمن علی
عبداللہ
روشن علی
عالم شیر
جمالدین
فتح محمد
گل محمد
جھڑا
جان محمد
بالا
ملاں
میر عالم

492
چک دھمی پیڑ کوٹ
حیات خان آمدہ ص ۱۹۷
جان محمد
نور ولی
میاں افضل
غلام حیدر
غلام حسین
فتح عالم
نور دین
غلام علی
محمد حسین
صدیق
آمین
محمد اکبر
محمد حیات
اسحاق
آزاد
زرین
عزیز
اسلم
بشیر حسین
ناصر
حمزہ
تنویر
حنین
حسنین
افراز
سرفراز
فرید
زبیر
ابرار
سجاد
سہراب
سعید
جنت
طارق
انور
شیر احمد
کالا
قاضی محمد امیر
محمد اکرم
منظور حسین
عاشق حسین
علی عباس
ظہیر
رضوان
عمران
اشرف
حفیظ
رحیم
رشید
کامران
جاوید
عمران
عارف
انور
عبدالکریم
غلام علی
یوسف
لطیف
صادق
حنیف
محمد افسر
یونس
عرفان
نعمان
خالد
غلام محی الدین
غلام محمد
زین
منصور
صلاح

493
محمد حسین
محمد ابراہیم
محمد شفیع
صابر حسین
سرور
رفیق
خورشید
محمود
وقار
آفتاب
عامر
احتشام
ممتاز
امتیاز
اقبال
فتح عالم
سیدل
محمد سید
کرم شیر
حلیم
نذیر
اشرف
بشیر
رشید
آصف
عاشق
غلام حسین
نور حسین
قاضی عبدالحسین
اکبر حسین
قاضی عبدالرحمٰن
کرامت حسین
اقبال حسین
برکت حسین
وزیر
شریف
سید حسین
ظہور
ذیشان
شہزاد
شیراز
خلیل
جہانگیر
صدام
باغ حسین
الطاف
آفتاب
رشید
ارشد
جنت
فاروق
نذیر حسین
وحید
شفیر
سلیم
حلیم
بشیر
امجد
موزن
طاہر
ساجد
زائد
شہزاد
آفتاب

494
پیٹر کوٹ۔ گڑالہ
محمد حیات آمدہ ص497 سے
جان محمد
نورولی ص492 پر
سیدولی
فقرولی
سید محمد
نیاز محمد
سمار علی
دین محمد
ولی محمد
غلام نبی
میاں فقیر
میاں مستانہ
محمد حیات
اعظم
عبدالحسین
حنیف
لطیف
نجم دین
محمد دین
شفیق
مقبول احمد
صفدر علی
مددعلی
شیر علی
محسن علی
بہادر علی
رشید
خوشی محمد
فیروز دین
رنگی
شوکت
لیاقت
شجاعت
سلطان محمد
غلام محمد
علی محمد
فقیر محمد
عطا محمد
چھبو
ستار محمد
باغ علی
عقل حسین
ایوب
حسن محمد
نذیر
محمد حسین
شکر محمد
عکسر
تنویر
حفیظ
نعیم

فقیر محمد
محمد بخش
شرف دین
عبداللہ
فضل دین
فتح دین
گل حسین
غلام محمد
قاسم
حسن محمد
حبیب
یوسف دین
نظام دین
ریشم دین
عالم دین
علم دین
فیروز دین
محمد حسین
غلام نبی
اکبر دین
صدیق
افسر
نصیب
نذیر
شاہ حسین
صابر
شبیر
محمد شفیع
عبدالرحمن
عبداللطیف
عبدالغنی
عبدالعزیز
یاسین
گل محمد
محمد دین
انور
اختر
اصغر
احمد
حفیظ
فتح عالم
نور عالم
قاسم علی
میر عالم
ہاشم دین
محکم دین
جام
امام دین
قاسم
محمد حسین
فتح دین
سائیں محمد صادق
سخی محمد
یوسف دین
عبدل حسین
فضل حسین
مرسل
حمید
قیوم
خالد
محمد فاروق
یعقوب
سلیمان
شوکت
میر اکبر
نذیر اکبر
سفیر اکبر
حسین کوٹ، پکھر ریڑھ بن علی سوجل
حیات خان ٹمہدا ص ۴۹۶ سے
(492-494) جان محمد
نیک محمد
محمد دین
رانجھا
جان محمد
نصر دین
فقیر محمد
کالو
بوڑھا
کالو
محمد عالم
سید ولی
سلطان ولی
امر الدین
ڈوڈا
موسو
قاسم
ناصر
یوسف دین
غلام رسول
فتح محمد
الف دین
اعظم دین
چراغ دین
فضل دین
نجم دین
عالم دین
فیروز دین
علم دین
الف دین
شاہ محمد
فتح عالم
محمد عظیم
رفیق
محمد لطیف
شریف
میر حسن
یوسف
حنیف
عارف
عبدالخالق
عبدالواحد
عبدالحق
ظہور
افتخار
امتیاز
نعمان
نکو
ولی محمد
لعل دین
جمال دین
غلام نبی
الف دین
حسین بخش
سخی محمد
شکر محمد
شریف
عبدالحسین
شفیع
ایوب

کوئیاں، متیالمرہ تراڑ
شریف خان آمدہ ص 347 سے
حیات خان
امر اللہ
فیض اللہ
جان محمد
خان محمد
نیک محمد
شیر محمد
قاسم علی
فتح دین
رکم دین
قطب الدین
فیض عالم
غلام محمد
محمد دین
صاحب دین
اسماعیل
محمد زمان
عبدالرحمان
حسن محمد
محمد حسین
عبدالعزیز
عظیم
صدیق
لطیف
صادق
اسحاق
لطیف
رحیم
غنی
افسر
ابراہیم
محمد حنیف
عبدالرحمٰن
محمد امیر
محمد حمید
مشتاق
اسلم
مسعود
فیض اللہ
فقیر محمد
رکن الدین — سلطان محمد — بیرولی — تاج محمد — عبداللہ
محمد ابراہیم
عبدالقدوس
عبدالحمید
بلال — خلیل
آصف جمال
نعمان
عمران
زبیر

فقیر محمد
علی محمد
نیاز محمد
خواص محمد
فضل دین
امیر دین
علم دین
نور دین
فقیر محمد
شیر عالم
عبدالحسین
محمد حسین
گل حسین
آفتاب
مقبول
اصغر
اعظم
لیاقت
ممتاز
عبدالحمید
عبدالرزاق
عبدالعزیز
محمد حبیب
شوکت حیات
خضر حیات
اسلم

499
کھڑک، پوٹھی مکوالاں، رانٹ، پتن شیر
آمدہ ص 271 و 346
حافظ باقر
علی محمد
شاہ محمد
عنائت اللہ
خان محمد
محمد عظیم
فتح محمد
رفیق
گل محمد
فقیر محمد
حفیظ اللہ
محمد غلام
قاضی بوڑا
فتح نور
نور احمد
کالو
دین محمد
محمد عالم
غلام دین
نصر الدین
فرید الدین
سید عالم
فیروز
حسین بخش
غلام نبی
محمد قاسم
دیدار بخش
فیض عالم
نور عالم
فتح عالم
عبدالحکیم
عبدالغنی
عبدالعزیز
عزیز الرحمٰن
گل محمد
بگو
صالح محمد
رزاق
اعجاز
عبدالہادی
عبیداللہ
عبدالمجید
عبدالحئی
عبدالجلیل
محمد حسین
عبدالحسین
سادم
شریف
ریاض
لیسین
الیاس
یامین
شریف
الطاف
حسن محمد
محمد سعید
منظور علوی
خورشید
ظہور
اختر حسین
صادق
ریاض
ظفر
نریمہ
500
عبیداللہ
بشیر
نصیر
شفیق
ظفیر
حفیظ
نذیر
فیاض
امتیاز
فیصل
یونس
یوسف
آصف
علی محمد
حفیظ
سید محمد
محمد نور
سید نور
ولی محمد
نور عالم
محمد فضل
مصطفیٰ
علی اکبر
محمد اکبر
فیض عالم
فضل دین
فاضل
غفور
حمید
نذیر
قاضی عبدالمنیر
عبدالکریم
مجید
شوکت
خورشید
عبدالرزاق
مصطفیٰ
طارق
شکیل

501
چھبڑ حاجی اللہ یار آمدہ صل 274
محمد شفیع
محمد عظیم
سلطان محمد
فتح محمد
گل محمد
نیاز محمد
فقیر محمد
وزیر محمد
فیض محمد
میر محمد
بلوچ
عطا محمد
نور عالم
موسیٰ
فرمان علی
بہادر علی
دلاور
شہاب الدین
فیروز دین
اعظم
گل شیر
حسن محمد
یحیٰ محمد
غنی
سید حسین
مسعود
ریاض
صفیر
زبیر
علی اکبر
علی اصغر
رفیق
محمد یونس
محمد بشیر
محمد انور اشفاق
شاہد
خاور
ماجد
اجمل
ظاہر
جمیل
شکیل
خلیل
محمود
عقیل
گلزار
امیر
غیاث
اسحاق
الیاس
زرین
ندیم
502
محمد عظیم
محمد زمان
پیر بخش
معصوم
روڈا
گوہر دین
غلام علی
امام دین
الف دین
نور دین
شمس دین
عزیز
طالب حسین
مظفر
فاروق
اکبر
معروف
فقیر علی
سجاول
سید محمد
شریف
عبدالحسین
تصدق
خالد اعجاز
بشارت
مقصود
طارق
شوکت
اویس
ثاقب

سنگولہ نکر — نامنوٹہ — جنڈالہ — تمروٹہ — چکار
گل محمد
عبدالحلیم
عبدالرحمٰن
عبدالغفور
عبدالحکیم
محمد عظیم
عبدالکریم
فتح محمد
عبدالرشید
کبیر
محمد نور
محمد قاسم
اسمٰعیل
حبیب
فتح نور
سید محمد
عبدالخالق
فضل احمد
عطاء اللہ
عبدالباری
عزیز
مجید
اسمٰعیل
غوث
گلو
عبدالرحمٰن
سلیمان
محمد یوسف
جاوید
امجد
عزیز اللہ
غلام نبی
عبدالرشید
غنی
عزیر
بشیر
ممتاز
محمد یونس
محمد حنیف
محمد الطاف
ناصر
نعمان
عرفان
فرحان
حسان
سلیمان
محمد عظیم
فضل دین
نیک محمد
نور محمد
رحمت اللہ

رحمت اللہ
غلام دین
فتح محمد
فقیر محمد
عبدالغنی
سلیمان
عبدالرحمٰن
عبدالرحمٰن
عبدالرحمٰن
عبدالحمید
رشید
خلیل
قادر
مصطفٰی
خالد
زائد
خالد
حسان
خلیل احمد
عقیل
عبدالقیوم
عبدالرؤف
سعیدالرحمٰن
عبدالقدیر
خلیل
متین
حفیظ
شفیق
عزیز
بصیر
عثمان
عبداللہ
متین
جلیل
رحیم
حلیم
عامر
مدثر
علی
مطیع الرحمٰن
راشد
زائد
ارشد
اسد
مریدا خان از اولاد سیٹ خان نکر سنگولہ
ستار محمد
فقیر خان
عالمشیر
محمد حسین
شریف
حنیف
اکرم
جمیل
قیوم
ایوب
رفیق

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ سنگولہ و بن بیک اور ہزارہ کے سجاول آل کے جدامجد ہیں آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے ''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن پیو شاہؒ بن مہتاب (مہی پال) بن بابا کالا بن بابا کابل بن حسین (سینہ) بن خلیل (کلی) بن مزمل علی کالگان بن قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف امام حنیفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

(شجرہ نسب حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بحوالہ: منبع الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی 830ھ، مرات مسعودی فارسی تالیف عبدالرحمن چشتی 1037ھ، تحقیق الاعوان تالیف ایم خواص خان گولڑہ شجرہ 31 صفحہ 156، تاریخ علوی اعوان محبت حسین اعوان ایڈیشن 2009 صفحہ 360 شجرہ 28)

حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ سنگولہ و بن بیک اور ہزارہ کے سجاول آل کے جدامجد ہیں آپؒ کا شجرہ نسب یوں ہے ''حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ بن پیو شاہؒ بن مہتاب (مہی پال) بن بابا کالا بن بابا کابل بن حسین (سینہ) بن خلیل (کلی) بن مزمل علی کلگان بن قطب حیدر شاہ المعروف قطب شاہ بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی بن عون عرف قطب غازی بن علی عبد المنان بن حضرت محمد الاکبر المعروف امام حنیفؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ''۔

(بحوالہ: منبع الانساب فارسی تالیف سید معین الحق جھونسوی 830ھ، مرات مسعودی فارسی تالیف عبد الرحمٰن چشتیؒ 1037ھ، تحقیق الاعوان تالیف ایم خواص خان گولڑہ شجرہ 31 صفحہ 156 ، تاریخ علوی اعوان محبت حسین اعوان ایڈیشن 2009 صفحہ 360 شجرہ 28)

حسو آل بنی سنگولہ آمدہ 507 پر حسو خان جداعلیٰ — سیدا — سمندر
بیرو — عقل — تکیہ — شاموں خان
گجتی
کلا خان
احمد علی — منگل خان
اسمٰعیل
جماعت خان
نواب خان
فتح محمد — روشن علی
باغ ولی
اشرف
ایوب
اعظم
شہزاد
محمد زمان
حمبس
انور
اکرم
زرین
علی اکبر
محمد اکبر
نذیر حسین
منظور
مظفر
بشارت
وقاص
شازیب
مدثر
شیراز
ابرار
سرفراز
شمریز
خان محمد
جان محمد
محمد خان
علی خان
نصیر
محمد نذیر
عبدالعزیز
بشارت
شمریز
قیوم
ممتاز
سردار
سہیل
پرویز
نسیم
وسیم
طارق
مصطفیٰ
طالب
زمان علی
محمد اکبر
محمد امیر
اشراف
اشفاق
اخلاق
محمد بشیر
عبدالخالق
عبدالرزاق
عبدالوحید
عرفان
ادریس
جمال
جنید
افراز
آفتاب
مہتاب
تواب
وقار
راحیل
انضمام
گل فیاض
گل فراز
سرفراز

معراج خان بن فیروز خان
نکو خان (آگرہ)
زر بخش
نصرا خان نکر
لالو خان کلسن
بیرم خان
فقیر خان
(فقر آل)
574
ولی بیگ
حیات خان
مصری خان
سکر کلی
(سکر کلی آل)
ص 578 پر
مارچ خان
دارہ خان
(دارہ آل)
ص 593
فتو خان
(فتو آل)
ص 595 پر
پھلا خان
فقیرو خان
فتح محمد
مٹھا خان
(مٹھا آل)
ص 603 پر
کالا خان
ص 600 پر
تمرو خان (تمبر آل)
میرداد خان
محمد بخش
فیض طلب
(فیض طلب آل)
ص 604 پر
جابو خان
مستو خان
(مستو آل)
ص 596 پر
میرو ولی
جنگی خان (جنگی آل)
ص 597
مہری خان
بگا خان
(بگا آل)
ص 588 پر
بھڈ خان
(بھڈ آل)
ص 590 پر
کالا خان
(کالا آل)
ص 591 پر
کھکیا خان
جھگڑا خان
(جھگڑا آل)
591 پر
کوڑا خان
(کوڑا آل)
ص 583 پر
نمتا خان (نمتا آل) ص 580 پر
تاجو خان — جابو خان — محمد و خان (محمد و آل) ص 582 پر
رانجا خان (رانجا آل)
میرو ولی
کیڑا خان (کیڑا آل) ص 572
تبڑ خان
جمعہ خان
نتھو خان
(نتھو آل)
576
شوہدا خان
تاجو خان
جندل خان (جندل آل)
خیرو خان
گیرگا خان
چھلا خان
تاج محمد
بوڑا خان
(بوڑ آل)
ص 585 پر

اسمٰعیل
510 سے
تعبو خان — شوہدا خان
صوبہ خان — سرتاج — بجی خان
فتح محمد محمد یار محمد بخش نواب علی روشن علی
جمن علی فضل خان سلیمان لعل خان دلاور خان عارف حنیف فیروز خان
شاہ محمد علی محمد علی افسر
امجد عابد عامر ریاض نیاز فیاض شہباز
خورشید
شبیر حفیظ رفیق شبیر
ضرار افتخار
صدیق شکیل ندیم زائد شاہد زبیر
محمد زمان محمد اکبر سرور عبدالقیوم محمد خمیر خالم صادق عزیز
خادم
الطاف عبدل حسین
مظفر منظور امجد عدنان اسعد اظہر
اقبال اسلم افضل عمران سلیم امتیاز ضیم
محمد افسر کرم علی شاہ محمد یعقوب
قادر اشفاق بابر طارق بشارت عارف
حسن محمد خادم حسین — صدام حسین
معروف
اشفاق الیاس خلیل — صدام
یحیٰ محمد محمد اعظم محمد رزاق اکرم ممتاز لیاقت آصف
اسعد عمران عرفان اسعد اقبال آصف نواز

سلابت — جماعت — ہاشم
دادن خان فقیر خان مٹھا
513 پر چولا خان 513 پر شہداخان
امیر خان کاموں خان
حیات خان
فضل خان رنگی خان ہنس خان
محمد خان
افسر
جمال دین گل حسین منصر علی
لطیف
محمد ہاشم محمد شفیع محمد اکبر محمد افسر
نیازی نواب علی غلام علی ناظر علی علی محمد مانعلی امیر علی
جمس عظیم
عبدالرحمان یاسین عبدالرحیم
افسر
خان محمد باغ حسین اسلم عثمان اسلم شاد شاہین
جہانداد محمد حیات سید حسین صادق خادم نذیر
یوسف نسیم عزیز
حسن میر حسن محمد سلیم نقی محمد سلطان محمد
جاوید
اکرم قیوم

513
دادن خان 512 سے
نورخان
متولی خان
راجولی
ناظر 516 پر
کالا 516 پر
محمد امیر — محمد رحیم
شیر محمد
گلاب خان
محمد آصف
ایاز
امتیاز
افراز
علی محمد
سید حسین
نورحسین
محمد حسین
کاشف
شفیق
رفیق
حفیظ
شبیر
الطاف
مشتاق
سرفراز
عباس
شہباز
چولا خان 512 سے
شامدو (آگرہ) 514
رسمت علی
حشمت علی
ملی خان
حنیف
یاسین
خلیل
مورخان
بہادر علی
رنگی خان 514 پر
زوہیب
جاوید
ارشد
حبیب
ریشم
شکیل
الطاف
مشتاق
کامران
شعیب
زائد
حمید
مجید
رضوان
محمد قاسم
طارق
خالق
محمد صدیق
عبدالعزیز
یونس
رفیق
اسحاق
الیاس
ارشاد
سرفراز
افراز
وقاص
نثار
وقار
ممتاز

514
کالا 513 سے
ناظر آگرہ 513 سے
شامدو (آگرہ) 513 سے
مورخان
خان محمد — صحبت علی
غلام علی
ولی محمد
دوست محمد
محمد عظیم
محمد عالم
محمد عالم — سمندر خان
قیوم
عزیز
ایوب
اسلم
انور
اشرف
غلام اکبر
غلام سرور
عارف
اسحاق
حنیف
رشید
علی اصغر
علی اکبر
رنگی خان 513 سے
صحبت علی
اکرم
سردار
گلزار
حنیف
محمد اطوار
عاقب
عمران
کامران
فاروق
زائد
طاہر
افتخار
گلفراز
ذوالفقار
اسلم

محمد خان 5/5 سے
جان محمد
اشرف
عبدالعزیز
محمد نجیب
محمد سعید
محمد کریم
محمد رحیم
محمد حبیب
محمد اطوار
حنیف
آفتاب
فہیم
نعیم
نعمان
عدنان
عمران
عرفان
رضوان
عثمان
جاوید عزیز
طارق
قمر
مصطفیٰ
ذکاء اللہ جان
عبداللہ جان
ضیاء اللہ جان
ثناء اللہ جان
عمر
حسن
طلحہ
طٰہٰ
حماد

تاجو آل دبن سنگولہ/ رحمت آل دبن
تاج محمد
فیض بخش
نور ولی 5/8 پر
فقیر محمد
غلام علی
نواب خان
روشن علی
دوست محمد
حیدر خان
محمد امیر
ثابت علی
صحبت علی
امیر علی
گوہر خان
عظیم خان
محمد بشیر
عبدالرحمٰن
حسن محمد
فتح محمد
اعجاز
حشمت خان
جاوید
نوید
وحید
ندیم
نعیم
اسحاق
فاروق
عاقب
ثاقب
نادر
ولید
عابد
عمر
محمد یوسف
محمد اکرم
محمد یونس
محمد الیاس
مصطفیٰ
مرتضیٰ
مجتبیٰ
وقار وہاب
وقاص
حارث
ادریس
اویس
عامر
امجد
واجد
سہیل
محمد خان 5/5 پر
عادل خان
محمد زمان
محمد غلام
محمد یعقوب
محمد صادق
محمد عاشق
محمد فاروق
طاہر
شاہد
زاہد
فہد
خالد
احمد
سعد
حارث
یوسف
شہزاد
محمد نسیم
کلیم احمد
اسد
راشد

تاجو آل د بن سنگولہ رحمت آل
تاج محمد خان
فیض بخش
فقیر محمد
نورولی ص 518
روشن علی
دوست محمد
عبدالعزیز
عبدالغنی
سجاول خان
جمس خان
بگاہ خان
حسین خان
عبدالمجید
عبدالحمید
روشن
محمد صادق
ممتاز
خالق
نعمان
عدنان
فیضان
ناصر
یاسر
قدیر
شبیر
سہیل
حفیظ
شوکت
مشتاق
اشتیاق
اسرار
عبدالجلیل
عبدالرزاق
عبدالغفور
عبدالشکور
محمد افسر
باغ حسین
رؤف
داؤد
ودود
طالب حسین
لیاقت
خالق
رفاقت
قادر
قدوس
رمضان
ریاض
افراز
سرفراز
عمار
سعاد
انضمام
دانش
باسط
عاصم
حمزہ
حماد
محمد اکبر
محمد امیر
محمد نور
نور عالم
میر عالم
یاسین
یونس
محمد گلزار
امجد
یوسف
انور

نورولی ص 517 سے
غلام حیدر
محمد بخش
جمس خان
زمان علی
مانعلی
علی اکبر
سید احمد
سید عالم
فیصل
جمیل
سیماب
سبحان
سیاب عالم
سید عبدل
سید اکبر
سید محمد
عامر
تنویر
منیر
شبیر
زائد
نثار
صغیر
سید حسین
سید امیر
سید زمان
شفاعت
امتیاز
بشارت
عابد
اختر
اشفاق حسین
طفیل حسین
ابرار
اقبال حسین
واثق
تیمور
عمیر
طاہر
ساجد
ماجد
واسط
حمزہ
طلحہ
علی محمد
دین محمد
خان محمد
محمد شریف
خلیل
صدیق
رفیق
وحید
خالق
ظریف
حفیظ
حبیب
حنیف
اشرف
عنصر
عامر
زبیر
طاہر

منگا آل دبن سنگولہ
منگا خان جداعلیٰ آمدہ ص 508 سے
مصرو
کامدار
مرزا
شیر ولی
نواب علی
غلام علی
مرید خان
فتح علی
قابل خان
محمد شیر
بگاہ خان
محمد امیر
میر اکبر
محمد زمان
کیڑا
میسو خان
ریشم
سعید
اعظم
جان محمد
اسلم
فیروز
عبدل خان
رفاقت
پرویز
ریاض
کاشف
محمد افسر
خالق
عارف
ساجد
امجد
رحمت
الطاف
صادق
خالق
خان محمد
حسن محمد
خوشی محمد
شاہ محمد
جان محمد
خادم حسین
رخمت
نذیر
یوسف
محمد مشتاق
گلزار
عمران
اسحاق
ساجد
سہیل
ثاقب
عاطف
محمد بخش
کالا خان
صحبت علی
قاسم علی
سلیمان
ولایت
عظیم
محمد امیر
لعل خان
سید محمد
لطیف
رفیق
شفیر
نسیم
نعیم
اکرم
محمد ریشم
شعیب
زرین
نذیر
خادم
خالق
الطاف
اسحاق
حفیظ
محمد طارق
وحید
ممتاز
انور
زائد
نعیم
ظہیر
شعیب
سہیل
سعید
شاہد
وقار

مصرو
فضل خان
صوبہ خان
محمد بخش
بہادرو
بگاہ
اختر
محمد اکبر
محمد افسر
پیر بخش
میر زمان
شیر محمد
محمد حیات
اعظم
سلیم
حسیم
شاہ میر
زبردست
نور خان
خان محمد
خورشید
رشید
بشیر
امجد
شبیر
یٰسین
محمد یونس
یوسف
آصف
حسن میر
سرور
لخمیر
شاکر
کبیر
حنیف
جاوید
ندیم
مصطفیٰ
مرتضیٰ
جمیل
اقبال
خلیل
عدیل
ولی محمد
محمد شیر
بہادر علی
جعفر علی
نوازش علی
محمد زمان
میر زمان
سید محمد
شیر محمد
یوسف
غلام محمد
خان محمد
اسحاق
اشفاق
ابراہیم
حسن محمد
آزاد
ظہور
یونس
الیاس
خلیل
شبیر
نسیم
رضوان
عدنان
ذیشان
یٰسین
ذاکر
ریشم
نقی
جان محمد
شاہ محمد
سخی محمد
یعقوب
صدیق
لطیف
عقیل
محمد اکبر
محمد امیر
علی محمد
محمد شفیع
اکرم
آصف
جواد
اسلم
مشتاق
اسحاق

محمد اکبر
محمد امیر
علی محمد
محمد شفیع
نسیم
ارشاد
اشراف
زاہد
سلیم
منیر
فہیم
شہیم
نعیم
ساجد
بشیر
شبیر
شاہد
بشارت
طاہر
عدیل
صغیر
سہیل
قدیر
ظہیر

سیف خان جداعلی
میر باز خان
شیر باز خان
متو خان
نواب علی
ناظر علی
سندر علی
عمر علی
احمد علی
ہاشم علی
روشن علی
زمان علی
فضل دین
جمال دین
محمد اکبر
جعفر علی
امیر علی
شیر علی
فیروز
علی بہادر
محمد زمان
اسلم
صدیق
محمد امیر
قاسم
یوسف
محمد لطیف
حمید
مجید
عبدالعزیز
صفیر
خلیل
افسر
افسر
یوسف
اسحاق
رحیم
شبیر
رشید
محمد ایوب
عارف
خالق
صادق
خان محمد
سخی محمد
حبیب
رحیم
صدام
اقبال
اشفاق
جاوید
یاسین
حنیف
رضوان
کامران
شاہد
عمر عزیز
اختر
محمد اشرف لطیف
زائد
اقبال
الیاس
نواز
الطاف
امتیاز
رزاق
ریاض
زائد
نواز
جاوید
ظفر
خالد

سیف آل دبن سنگولہ آمدہ ص 508 سے
مٹوخان آمدہ 522 سے
وارث خان
منگوخان
جوم دار
مان علی
غلام علی
سندر علی
علی بہادر
قاسم علی
حیدر علی
کالا خان
محمد ایوب
سید اکبر
خان اکبر
قیوم
صادق
نور محمد
ندیم
نسیم
اسلم
اکرم
خلیل
حنیف
محمد یونس
محمد یعقوب
لیاقت
محمد علی
تنویر
کبیر
نصیر
صفیر
رحیم
ایاز
اعجاز
قدیر
ادریس
حسن میر قادری
سید محمد
حسن محمد
علی افسر
محمد افسر
عمر
عاطف
سلطان محمود
امتیاز
اخلاق
ارشاد
اقبال

احمد علی
فتح شیر
جنگی خان
علی محمد
غلام حسین
غلام محمد
سخی محمد
محمد قاسم
محمد انور
محمد بشیر
فاروق
شوکت
خالق
عارف
نسیم
شمریز
عرفان
اورنگزیب
معروف
شاہد
خادم
جان محمد
حسن محمد
سلطان محمود
مکھن حسین
صابر حسن میر
سرور
شبیر
افتخار
جمیل حسن
امتیاز احمد
عامر حسن
شاہد
ساجد
زائد
سہیل
رائل
سمیر
اعجاز
روشن علی
جمن علی
محمد حسین
محمد اکبر
ملک محمد کریم
محمد شفیع
محمد صدیق
محمد رفیق
نواز
شفیق
حفیظ
نذیر
رشید
بشیر
نعیم
ضیم
رحیم
محمد افضل
سلیم
نسیم
شہزاد

525
وارث خان
مناخان
صوبہ خان
نصردین
فتح علی
قاسم علی
فتح شیر
غلام محمد
گل شیر
بقاء محمد
خان محمد
علی محمد
جان محمد
افسر
سیدمیر
کریم
اکرم
نفیس
اسلم
حفیظ
شارف
طارق
معروف
شان محمد
نذرمحمد
شاہ محمد
عارف
بشیر
صدیق
رفیق
محمد امیر
محمد زمان
ریشم
فاروق
محمد حنیف
محمد نعیم
محمد نسیم
گل شیر
محمد نور
عظیم
حمید
جاوید
الیاس
بقاء محمد
شاہ محمد
نذر محمد
طاہر

526
دھیروپ اللہ (جداعلیٰ) آمدہ ص 508 میں
دھیروپ آل دبن
شوہدا خان
نیکو خان — موجو خان — ملکو خان — محمد بخش
علی اکبر — رنگی خان
پیر بخش
خان اکبر
نوراکبر
گل اکبر
شیراکبر
زبیراکبر
محمد زمان
میرزمان
اکبرحسین
فاروق
ریاض
نثار
شاہین
نعیم
معصوم اکبر
شرافضل
محمد افضل
محمد خالق
محمد سرور
ارشد
شہزاد
ممتاز
شہباز
وسیم
ساجد
سعید
زائد
رشید
میراکبر
سیداکبر
ریشم
اسلم
صغیر
شبیر
آصف
یوسف
بشیر
رشید
توصیف
حفیظ
جنڈل — کالوخان — نواب خان — جمن علی — مصروخان
غلام محمد
خان محمد
سخی محمد
سید محمد
دین محمد
عقل محمد
فدامحمد
محمد پرویز
محمد جاوید
سرور
حنیف
ضیاء محمد
رضامحمد
عبداللہ
نورمحمد
خوشی محمد
تاج محمد
ستارمحمد
وزیرمحمد
گل محمد
راج محمد
جان محمد
مرتضیٰ
مصطفیٰ
صدیق
رحمٰن
خالد

کالوخان
محمد خان
دوست محمد — بوستان خان
نوردین
محمد اسلم
محمد لطیف
محمد حنیف
سلیم
کلیم
قیوم
امتیاز
امجد
رحیم
نعیم
محمد حسین
مورخان
محمد امیر
نذر محمد
حبیب
عاشق
خادم حسین
فراز
شیراز
نزاکت
احمد
ذیشان
شریف
شیر محمد
سعید
یوسف
خلیل
شبیر
حنیف
ریاض
امتیاز
افتخار
اقبال
الیاس
شکیل
اعجاز
فیاض
سجاد
عامر
عمران
کامران
عابد
یٰسین
یاسر
عنصر

شکر اللہ (جداعلیٰ) آمدہ ص 508 سے
شکر آل د بن سنگولہ
عتیق
529
تاج محمد
ص 529
مرزاخان
حسوخان
محمد علی
عمر علی
امیر علی — اکبر علی
صوبہ خان
عمر بخش
رحمت علی
فیض علی
برہان علی
حشمت علی
محمد ریشم
محمد ایوب
اسلم
سعید
جمس
علی حسین
آزاد
آتاز
اعجاز
اکرم
آصف
ناصر
لطیف
صادق
عارف
عزیز
خلیل
شبیر
جلیل
پرویز
حبیب
عرفان
شمریز
افراز
امتیاز
ریشم
یوسف
اشرف
زرین
بشیر
نذیر
لیاقت
شوکت
بشارت
ارشاد
شہزاد
عمران
غلام حسین
محمد حسین
امام دین
محمد شریف
علی محمد
جان محمد
محمد رحیم — بشیر
شفیع
یٰسین
ندیم
الطاف
طارق
مشتاق — طاہر
صابر — شاہد
رحمت
ارشاد
گلزار

529
محمد علی
بھاگ ولی
ہوشناک
محمد عالم
نزاکت
محمد اکبر
مقبول
محمد افسر
خالق
لیاقت
صابر
شوکت
تیمور
ہارون
احمد
ساجد
یونس
یوسف
یعقوب
خورشید
معروف
فاروق
رمضان
وقار
لعل خان — مورخان — کیڑا خان — شوہدا
عقیق
سید اکبر
سید محمد
خان اکبر
اشرف
عمران
نسیم
تاج محمد
ہاشم علی
ہاشوخان — جوم دار
میرولی
فضل خان
زمان علی
محمد یوسف
محمد سلیمان
ہنس خان
ہاشم
شیر محمد
علی محمد
محمد قاسم
محمد ایوب
اسلم
یونس
ریشم
عقل حسین
محمد امیر
اسد
خلیل
یٰسین
صادق
صابر
نسیم
سلیم
بشیر
شبیر
خورشید
نصیر
سلیم
اقبال
حفیظ
رمضان
کامران
رضوان
عرفان
عثمان
نعمان
وسیم
شعیب
محمود
530
فضل خان
علی محمد
بشیر خان
رفیق
حمید
مجید
شریف
محمد سفیر
محمد راشد
شہباز
ارباز
محمد دین
فیروز دین
محمد اکبر
محمد افسر
حسن محمد
نور محمد
محمد اشرف
شاہ محمد
خان محمد
عطر خان
لیاقت
شوکت
منظور
عابد
افضل
اخلاص
اقبال
اسعد
نعمان
بلال
زوالفراز
سرفراز
افراز
عبدالمجید
یٰسین
عزیز
یوسف
اعجاز
شیراز
مرتضٰی
غلام مصطفٰی
غلام علی

531
مستو آل د بن سنگولہ
مستا خان جد اعلیٰ
آمدہ ص 508
مستو خان
ناظر علی
روشن علی
سبز علی
غلام علی
گوہر خان
محمد اکبر
سید اکبر
محمد شفیع
احمد
ارشد
مشاق
امتیاز
اعظم
فاروق
عارف
داؤد
محمد امیر
محمد عالم
محمد حسین
نور محمد
منصور
مبین
اکبر حسین
جنت حسین
خادم حسین
عبدل حسین
سید حسین
انور حسین
اقبال
شبیر
سلیم
نسیم
محمود احمد
سہیل عزیز
کامران
رحمٰن
قدوس
ولی محمد
شیر محمد
غلام محمد
دوست محمد
محمد بشیر
افضل
اسحاق
ارشاد
محمد افسر
محمد اکبر
آصف
اعجاز
شہباز
الیاس
الطاف
سرور
محمد یاسین
نسیم
رزاق
الطاف
اشرف
اسلم
اخلاق

532
ناظر علی
قابل خان
یوسف علی
محمد زمان
محمد خان
لطیف
محمد عظیم
اشتیاق
اسلم
اکرم
سلیم
سہیل
شعیب
شاہد
طاہر
محمد یاسین
محمد زرین
محمد حمید
عامر
عمر
حمزہ
حارث
مزمل

آموص 508
سعد اللہ آل د بن سنگولہ
آمدہ ص 557
سعد اللہ جداعلیٰ آمدہ 508
موسیٰ خان
چھتا
کالو خان
عبدل
محمد افضل
محمد عارف
لبی خان
تاجو خان
وارث
شاموں
چوہڑ
مرزا
فقیر خان
اچھو خان
دورباز خان
صوبہ خان
غلام علی
جمعہ
موسو
بلور علی
شیر خان
قاضی محمد
علی محمد
تنویر
محمد امیر
بشیر
نسیم
سید اکبر
محمد نذیر
حبیب
اکرم
پرویز
حنیف
شبیر
فتح عالم
بہادر علی
فقیر محمد
شیر محمد
نور محمد
جان محمد
محمد حسین
ابرار
صفیر
نصیر
اعجاز
شیراز
سہراب
سید محمد
اشرف
سنگی
منگی
محمدا
زمان علی آمدہ ہمیہ ناڑی
شبیر
صدیق
شفیق
قدیر
اختر
رزاق
الیاس
الطاف
محمد افسر

پھلا خان جداعلیٰ آمدہ 507
پھلا آل د بن سنگولہ
ملکو خان
محمد علی
منگل خان
سلطان محمد
رستم خان
عزیز
لطیف
غلام محمد
محمد حسین — سخی محمد
ثنار
اسحاق
شیراز
شہزاد
صدام
اسراق
محمد حنیف
محمد اعظم
صدیق
صادر
اجمل
صفدر
صابر حسین
میر حسین
خادم حسین
آصف
ساجد
شوکت
تعارف
عباس
عابد
تنویر
ظہیر
توصیف
شفیق
عتیق
حفیظ
نفیس
فیروز خان — محمد جہانگیر
ہوشناک — خان محمد
قاسو خان
شہباز
ظہراب
سہراب
اختر
انور — عبدالرحمٰن
ارشد
سلیم
شعیب
زوہیب
ظریف
ظہیر
ظفر
گلفراز
سرفراز
ذوالفقار
شاہ محمد
سخی محمد
عدالت حسین
نذیر
ندیم
زید
شارف
آصف

535
منگل خان
عطا محمد
رنگی خان
علی اکبر
دولو خان
محمد حسین
غلام حسین
یوسف
اسحاق
خلیل
رفیق
صدیق
فقیر کالا خان
آزاد
ماجد
افضال
افتخار
عادل
محمد یامین
ایوب
اسلم
شیر زمان
اشرف
امیر اعظم
منیر اعظم
ضمیر اعظم
افتخار
ذوالفقار
فاضل
رضوان
کامران
رمضان
ذیشان
ظہیر
منظور
مشتاق
طارق
فاروق
خلیل اعظم
شبیر
کبیر
شکیل
گل اعظم
آفتاب
اسرار
شیراز
536
سین آل د بن سنگولہ
سین خان (جد اعلیٰ) آمدہ ص 507
جمال خان
مٹھا خان
ماڑو خان
محمد علی
سنواری خان
امیر علی
بہادر علی
نواب علی
محمد اکبر
سبز علی
افسر
جان محمد
خان محمد
علی شیر
خورشید
نادر
شاہین
فہیم
سلیم
باغ حسین
برکت
احمد
شیراز
شمریز
ضمیر
نصیر
امجد
طاہر
ارشد
ماجد
صفدر
اسعد
زمان علی
محمد حسین
یوسف علی
سید محمد
وزیر
انور
ستار محمد
حسن محمد
محمد امیر
شیر محمد 537
کامران
منشاء
انویز
شمریز
عمران
عنصر
یوسف
ریاض
شیراز
الیاس
اشفاق
اشتیاق
وقار
ذوالفقار
ہارون
اسامہ

537
شیر محمد آمدہ 536
سید محمد 536
سید حسین
میر حسین
اعجاز
نذیر
اختر
دل حسین
الطاف
انور
محمد صادق
محمد عارف
محمد بشیر
خلیل
یاسین
عمر
عثمان
دانش
شارف
وارث
ثاقب
کاشف
نزاکت
لیاقت
538
ڈھیلو آل (دبن/بنی)
ڈھیلو خان (جد اعلیٰ) آمدہ ص 606
جموں خان
مرزا خان
کوڑا خان
بلند خان
بچا خان
مست خان
دور باز
فقیر محمد
اکبر علی
فندو خان
موسو خان
قاسم علی
قاسم علی
موسم علی
ہاشو خان
گل حسین
بیر خان
محمد اکبر
حشمت علی
جمس
گلاب
نور محمد
نواب
نور عالم
محمد عالم
لخمیر خان
حنیف
یعقوب
علی محمد
خوشحال
محمد انور
ریاض
پرویز
سردار خان
جان محمد
رحیم
اظہر
جاوید
خالق
صادق
ارشاد
عاشق
صادق
اشفاق
فیروز خان
ہنس خان
گوہر خان
محمد حسین
عبدل خان
عظیم خان
سخی محمد
عبدالرحمٰن
نصیر
نسیم
محمد اشرف
محمد عزیز
محمد شریف
محمد رفیق
محمد خان
محمد امیر
محمد زمان
علی محمد
علی شیر
علی بہادر
قاسو خان
انور
اختر
خادم
سید حسین
عثمان
شاہ محمد
وسیم
اشفاق
محمد امتیاز
ممتاز
محمد اشرف
محمد اسلم
سید عالم
سید امیر
یوسف
آصف
محمد صدیق
نعیم

540
محمد نذیر
کامران
عبدالرحمٰن
محمود — حماد
ہارون
متولی
دوست محمد
محمد شیر
یعقوب
محمد اکبر
محمد افسر
خان محمد
لعل خان
محمد شبیر
ادریس
محمد خلیل
یاسر — محمد اسحاق
جمیل
نسیم
یاسین
حبیب
اشراف
ظہور
محمد اکرم
مزمل
ظہیر
افتخار
امتیاز
طاہر محمود
افضل محمود
رحیم
سلیم
نسیم
الیاس
سرور
محمد اشرف
عمر
افتخار
ادریس
صبور
سعید
جاوید
مبیض
امجد
نوید
نعیم
کلیم
539
قیاس آل چھمب سنگولہ
قیاس خان جد اعلیٰ آمدہ ص 507
محمود خان — جنگ باز
صوبہ خان — عنائت اللہ
متولی
غلام علی
نواب علی
ہاشو خان
جماعت خان
فیروز دین
محمد دین
علی حیدر
محمد خان
زمان علی
اکبر دین
یاسین
صالح محمد
بشیر
شبیر
رحیم
صغیر
رشید
محبوب
محمود
شفیق
مزمل
امیر علی
میاں شیر علی
محمد یوسف
محمد شریف
اسلم
محمد خان
سرور
حکیم
آصف
مبین
خالد
قادر
فاروق
رفیق
محمد اعظم
محمد نذیر
فیاض
شیراز
عنصر
ساجد
سلیم
خالق
محمد صدیق
عارف
شعیب
محمد عظیم
محمد حسین
محمد اکبر
اکبر حسین
توصیف
خادم حسین
طارق
عمران
جاوید
یاسین
جنید
جمال
صادق
یونس
ریشم
حسن محمد
سید محمد
محمد اختر
شہزاد
امتیاز
اعجاز
شہباز
نعمان
عدنان
ارسلان
یوسف
فرحان
اسعد
سہیل
زوہیب
ثاقب
سیماب
نثار
اسرار
افضال
عابد
اقبال — مدثر

فقیر وآل چھمب سنگولہ
فقیر و خان جداعلیٰ آمدہ ص 507
راج ولی
متا
کالو
متولی
ناظر علی
شیرو
غلام علی
قادر — ہاشم
پندا
زمان خان
امیر علی
سنگی
منگل
ہوشناک
حسین خان
فیروز
محمد شیر
بہادر علی
حسین علی پہلوان
محمد عظیم
محمد نور
خان محمد
شفیع
حنیف
محمد شفیع
لطیف
عزیز
صدیق
خلیل
حنیف
خالق
صادق
بلال
حمید
حمید
کامران
عمران
کاظم
بگاہ
باغ حسین
شوکت حسین
نذیر
طالب
صفدر
میر عالم
نور عالم
شکور
شکیل
فاروق
خالق
عارف
جان محمد

ناظر علی
رنگی
قاسم علی
محمد علی
روشن علی
فقیر خان
مجید
اسلم
صادق
امیر علی
نورا
قطب الدین
گلاب
خادم
ولی محمد
علی محمد
فیروز
خادم
یٰسین
جان محمد
خان محمد
حنیف
ریشم
حسن محمد
عالمشیر
شیر ولی
منگل
شہباز
ریاست
ریاض
خان محمد
جان محمد
حسن محمد
الطاف
ارشد
اکرام
بابر
عامر
وسیم اکرم
میر اکبر
محمد اکبر
سید محمد
علی محمد
کالا
میر زمان
بنارس
قدیر
مجید
خورشید
رشید
غفور
شیرو
امجد
گل محمد
خیال محمد
ناصرو
قاسم
دین محمد — ولی محمد — جمال دین
ہنس — محمد نور
ہاشم علی
رفیق — شفیق
صدیق
حنیف
اکرم
اسلم
اکرم
ارشد
اشفاق
رضوان

قاسم
ہاشم علی
محمد حسین
شاہ محمد
غلام محمد
جنگ باز
محمد زمان
طارق
عارف
فاروق
لطیف
انور
خان محمد
اویس
صادق
ثاقب
کاشف
عاقب
فہیم
عامر
شہباز
جنید
عابد
جان محمد
اشرف
یوسف
افسر
سرفراز
کامران
عدنان
شعیب
سہیل
زائد
عرفان
موسم علی
کرم علی
یوسف
محمد امیر
افسر
گلاب
دلیل
اشرف
طارق
صدیق
رحیم
نعیم
ایوب
قیوم
سلطان محمد
جان محمد
خان محمد
حسن محمد
گلزار
ظہیر
اظہر
کامران
شہباز
شہزاد
قادر
راج ولی
شیر ولی
احمد علی
محمد علی
محمد حیات
رحمت علی
محمد عزیز
محمد لطیف
عبدالعزیز
عارف
محمد انور
طارق
منشاء
غفور
خورشید
خلیل
صابر
قادر
فاروق
خالق
شارف
حمید
مجید
ذیشان
سلیم
اعجاز
آفتاب
مور
یوسف علی
بھاگ ولی
فیروز
گلاب
محمد نور
قاسم
محمد افسر
محمد اکبر
محمد امیر
جان محمد
لطیف
خان محمد
عبدالحق
عبدالحسین
شہنشاہ
صدیق
طارق
گل حسین
غلام حسین
محمد حسین
بہادر علی
بلور خان
عزیز
شفیع
لطیف
عظیم
محمد اشرف
بشیر
شریف
محمد زمان
محمد اکبر
اعظم
ندیم
اختر
اکرم
شبیر
طالب
جنت
ریشم
مومن علی
امانت
فیض عالم
فیض رسول
عادل
سرفراز

بلور خان
محمد اکبر
غلام حسین
محمد ایوب
محمد الطاف
ممتاز
محمد حسین
ذوالقرنین
ذوالفقار
حنیف
یعقوب
گلزار
عثمان
محمد زرین
منشا
حمزہ
بابر
شہزاد
جبار
رفیق
حفیظ
صغیر
خلیل
رشید
اخلاق
عاشق
صابر
عاقل
عامر
محمد اشفاق
مشتاق

آمدہ ص 507 منگا خان (منگا آل چھمب)
مہنا
وارث خان
بہادر خان
مور باز
فقیر خان
ملکو
کالو
جماعت
سرمست
نواب
فیروز
محمد شیر
پندا
فضل
غلام علی
بلور خان
علی اکبر
محمد حسین
باغ حسین
شاہنواز
عبدالحکیم
عبدالرحمن
منظور
محمد اسلم
محمد اکرم
حنیف
لطیف
شفیق
رفیق
شکور
مظفر حسین
نذیر حسین
شکیل
زمان علی
مان علی
نور محمد
شاہ محمد
عقل حسین
اکبر حسین
سخی محمد
ریشم
رزاق
صابر
معروف
اشفاق
مرتضیٰ
مصطفیٰ
محمد الیاس
روشن
صادق
یوسف
عارف
شہزاد
آزاد
شکیل
صادق
صابر
فاروق
خالق

آمدہ ص 507
مکھوخان (مکھوآل چھمب وغیرہ)
کمال خان
507
صابوخان
سلاب خان
ص 548
جموں خان
ص 548
کلہ خان
548
حسین علی
بھولوخان
تارو
کیڑاخان
شامدوخان
فیض بخش
بازخان
نواب علی
اورولی
اکبرعلی
فتح علی
ہوشناک
محمد شیر
کالوخان
بلورخان
عطامحمد
فضل
حسین خان
میرعالم
سلطان محمد
عالمشیر
ملک شیر
حسین خان
خادم حسین
محمد سعید
لخمیر
حسن میر
عارف
صابر
سیدمیر
یونس
بلورخان
مان علی
غریب علی
محمد یوسف
محمد اشرف
شیرمحمد
سخی محمد
جان محمد
قادر
حفیظ
لطیف
عبدالقیوم
عبدالودود
عبدالقدوس
عبدالشکور
عبدالرحمٰن
یعقوب
ایوب
محمد شفیع
عمر
قمر
ضیاء
حمزہ
حذیفہ
علی
ریشم
لطیف
یونس
بشیر
صدیق
بابو
فاروق
رفیق
شفیق
شکیل

سلاب خان
ص ٦٩٦
جموں خان
ص ٦٩٦
احمد علی — کالاخان — خیلاخان
مٹھاخان — راج ولی
مرتاخان
روشن علی
احمد علی
ناظرخان
جنڈل
محمود خان
علی محمد
ولی محمد
محمد علی
جمن علی
شفیع
علی حسین
عبداللطیف
لطیف
قاسم علی
روشن علی
صابر
شاکر
عنصر
طارق
محمد ریشم
محمد شاکر
خضرحسین
نذر
فخر
قمر
نورحسین
کلہ خان
منشاء
اشفاق
اعجاز
فوجو
شیراز
اقبال
جاوید
محمد یونس
محمد یوسف
محمد یار — میرباز
ساجد
سعید
امجد
ماجد
گلاب
فضل
سندرعلی
محمد معروف
عبدالرؤف
محمد افسر
سیدافسر
نورحسین
سعد
اسامہ
مبشر
عمر
سلیم
صدیق
خلیل
صغیر
شیرمحمد
شریف
ارشد
اسحاق
الطاف
الیاس
ریشم

سہراب آل چھمب سنگولہ

سہراب خان جداعلیٰ آمدہ ص 507

دراخان — چھولا — جمولا
جامل — متھو — رحمت
احمد علی
امیر علی
عمراج خان
اچھا خان — حشمت علی
جلال خان
نواب علی
محمد امیر — نور علی
علی اکبر
دلیل
شیر محمد
محمد عالم
قاسم
اکبر
افسر
اشرف
خالق
قادر
طارق
روشن
صغیر
باغ حسین
شریف
یاسین
صدیق
رفیق
مصطفیٰ
محمد زرین
سرفراز
یوسف دین
نور حسین
شاہ محمد
گل حسین
یاسین
لطیف
رشید
اشرف
شمریز
طارق
پرویز
ممتاز
یعقوب
شارف
عزیز
صدیق
رحیم
ارشاد
اقبال
منشا
نصیر
زائد
ساجد
ماجد
محمد عظیم
سخی محمد
حسن محمد
سید محمد
جان محمد
شیراز
روشن
ریشم
جاوید
ریاض
اعجاز
امتیاز

551
سید محمد
محمد صابر
فاروق
کبیر
افتخار
نثار
محمد عظیم
محمد گلزار
یونس — سلیم
اخلاق
اسحاق
جانخان
فضل ربی
جنڈو
محمد شیر — حسین خان
فتح علی
ماڑو
علی اکبر
کالا خان
لعل خان — محمد صادق
محمد زمان
مان علی
جمال دین
جان محمد
رشید
رفیق
عزیز
محمد اکبر
یوسف
جان محمد
گلزار
ایوب
حنیف
عریف
اشرف
انور — عنصر
سرور
افضل
اصغر
ہنس علی
اعجاز
فاروق
محمد قاسم
سید حسین
علی گوہر
محمود
آزاد
جاوید
تصدق
صابر
محبوب
552
علی گوہر
محمد افسر
سعید
کریم
رفیق
حنیف
شبیر
سلیم
اشفاق
نصیر
جاوید
جاوید اقبال
ظفر
وقار
لطیف
جنت
لیاقت
صداقت
شیراز
نعیم

مستا
جمعہ خان
محمد بخش
نادر خان
منگل خان
اکبر حسین
نور حسین
فیروز محمد حسین
صادق
سرفراز
شبیر
اشراف
عارف
بنارس
شفیع
کبیر
محمد رشید
وکیل
محمد اسلم
مقصود
اشرف
آصف
محمد افسر
ہاشم دین
ندیم
نعیم
محمد رحیم
محمد شریف
محمد رشید
رضوان
ہارون
اشرف
گلاب خان
زمان علی
گل شیر
اقبال
حشمت علی
صحبت علی
عزیز
لطیف
رفیق
حنیف
صدیق
شفیع
وزیر محمد
نور محمد
شاہ محمد
جان محمد
محمد سعید
محمد افسر
فاضل
جوار خان
تیمور
کلیم
اسحاق
رزاق
محمد عارف
شریف
سلیم
عزیز
شفیع
حنیف
نذیر احمد
نصیر احمد
نور احمد

ماجو آل ہیمہ ناڑی سنگولہ
ماجو خان جد اعلیٰ آمدہ ص 507
خیرو
مستا
مرزا
غازی
زریاخان
مصدر علی
صوبہ
گل محمد
بہادر علی
شیر علی
یوسف علی
منگل
باز خان
حسین علی
شیر خان
محمد بخش
بھاگ دین
بھوجو خان
محمد نور
افسر
محمد حسین
محمد اکبر
موسم علی
شریف
ممتاز
لطیف
حسن محمد
شہباز
محمد اشفاق
ارشاد
عارف
رحیم
بشیر
سہیل
جمیل
احتشام
اکرام الحق
الف دین
امیر
علی محمد
پرویز
فتح شیر
حسین خان
رزاق
رفیق
سید میر
شاہ محمد
غلام محمد
غفور
مجید
افسر
قاسم
بگاہ
قادر
فاروق
قیوم
کریم
سلیم
لطیف
حنیف
احمد حسین
کریم

مرزا
کالا
بھولا
بہادر علی
حیدر خان
افسر
موسم علی
محمد شیر
محمد خان
یحیٰ محمد
علی محمد
علی گوہر
حنیف
محمد اکبر
میر عالم
نور عالم
محمد امیر
محمد عالم
سرور
غلام حسین
محمد افسر
علی اکبر
احمد خان
اختر
عبدالکریم
یعقوب
علی اصغر
سید افسر
وقاص
لطیف
الیاس
اسحاق
یوسف
خالق
مصطفیٰ
مرتضیٰ
صابر
شاکر
روشن
ارشاد
رزاق
اشفاق
زبیر
عامر
مقبول
جمیل
اسعد
فاروق
الطاف
ریاض
حسن محمد
اصغر
سید حسین
منیر
شہباز
طاہر
وسیم
سلیم
صادق
فاضل
رزاق
خلیل
عارف
طالب حسین
صابر حسین
نذیر حسین
غازی
گل محمد
سید محمد
فیروز حسین
شمس خان
محمد وخان
علی شیر
میر زمان
غلام دین
محمد بشیر
نثار
محمد اکبر
پرویز
سرفراز
محمد ایوب
ریشم
لطیف
محمد نذیر
خالد
زائد
عابد
اکرم
اسحاق

رتیال خان
غلام علی
موسم علی
چھمبو
علی بہادر
علی اکبر
علی اصغر
یعقوب
حسن محمد
اشرف
الیاس
الطاف
زبیر
شبیر
نعمان
ہوشناک
فیروز
دوست محمد
رسمت علی
ریشم
محمد افسر خان
گل حسین
اسحاق
محمد اکبر
رحمت
ماجد
سلطان احمد
ظہور
عزیز
علی احمد

نور آل ہیمہ ناڑی سنگولہ
نبی خان آمدہ ص 507
تاجو خان
پھلا محمد حسین — عمر علی — نذرو — مستا خان
نورا خان جد اعلیٰ
فیضا محمد یعقوب محمد یوسف
نتھو
ہاشو
نذیر آزاد امتیاز
صوبخان
سید علی راج ولی شاموں خان
نواب علی مست خان فتح علی
مرزا خان
مشتاق احمد
محمود احمد
حیدر علی مہدی خان
شکیل عقیل نسیم شیر محمد علی محمد حسین خان محمد افسر
صادق
اشتیاق افراز اعجاز افتخار
طارق یاسین روشن ریشم
مجید عزیز رحیم اشرف اسلم
قاسم علی مغل خان — محمد یوسف امیر علی
ہاشم علی
علی اکبر لیاقت محمد خورشید محمد صابر ارشاد محمد بشیر
محمد شریف عبدالرحمٰن محمد اکرم محمد اشرف حسن محمد — اسد مبشر
سفیر
عدنان
سید محمد ریاض
جاوید افراز آصف علی وسیم شہزاد عابد

صوبخان
سندر علی بلور خان غلام علی شیر علی محمد خان
بگاہ خان حبیب محمد امیر میر احمد قاسم نور حسین
رحیم عزیز محمد حنیف ستار اسحاق محمد شفیع اطوار اشفاق
حمید محمود جاوید تنویر افتخار اشتیاق
نور حسین نصر دین شاہ نواز اسماعیل ارشد سید اکبر خالد ایوب عظیم خان محمد اسلم
حمزہ
شعیب
عنائت نذیر رحمت حسین ممتاز جنت حسین جاوید
محمد زمان علی محمد
محمد شریف ارشاد خادم
مرزا خان مورباز جنگ خان شیر خان
محمد نور افسر محمد حسین
گل حسین عبدالکریم فتح نور
لعل خان مراد بخش حیات بخش
سید افسر رفیق افسر
اسحاق حسن محمد
غلام حسین غلام نبی
سید اکبر نور اکبر میر اکبر مرتضیٰ سید اکبر نور افسر
راشد خالد عابد ساجد محمد ارشد محمد اکرم عاشق

شیرخان
فضل حسین — افسر
سائیں
عظیم
رحیم
لطیف
رشید
رفیق
بشیر
شریف
ہاشم علی
جہانداد
محمد انور
یعقوب
خلیل
محمد ایوب
افضل
عثمان
خادم حسین
خالد حسین
اختر حسین
طارق
انیس
عزیز
عدیل
امجد
اظہر
عدنان
دلفراز
سرفراز
عابد
نذیر حسین
ممتاز
ساجد
وسیم
ماجد
طالب حسین
مطلوب
مقصود
مقبول
منظور

منگو آل ہیمہ ناڑی سنگولہ
منگو خان جد اعلیٰ
آمدہ ص 507
دلا خان
561
بالو
تعیفو خان
شیر باز
میر ولی
محکو
ملا
دینو
شیر علی
روشن علی
نورولی
فقیرولی
زاکر
محمد حسین
بلال
دین محمد
حسن محمد
علی محمد
مشتاق
اشرف
رفیق
یونس
عارف
ملکو خان
راج ولی
بہادر خان
روشن علی
شمریز — اشرف — صحبت علی
حسین خان
سید محمد
معلوق خان
561
رنگی خان
مان علی
غلام محمد
حسین خان — سید محمد
محمد عظیم
امام دین
فتح عالم
561
لطیف
یعقوب
صدیق
شاہ محمد
روشن
خالد
میر احمد
شاکر
صابر
عبدالرحیم
عبدالرؤف
عبدالرشید
عبدالمتین
عبدالحمید
عبدالحمید
طفیل
اختر
خادم

561
معلوق خان
اکبر دین
560
محمد یسین
محمد عارف
محمد نذیر
اعجاز
شہباز
رمضان
رشید
رحیم
نصیر
شہزاد
فتح عالم
560
فیض اکبر
کریم
صدیق
اشرف
حنیف
حسن محمد
بشیر
نذیر
سلطان محمد
محبوب
مقصود
سید افسر
شکیل
مجید
رشید
اشفاق
دلا خان
560
عیدو لی
قاسم علی
بہادرو
نواز ش علی
شیر جنگ
گلاب
سندر علی
ہاشم علی
کالو
بگاہ
محمد حنیف
اکرم
اشرف
محمد امیر
افسر
صادق
بگاہ
جلال دین
562
ہنس
سیدل
بلور خان
اختر
مقصود
محبوب
خان محمد
محمد اکبر
شریف
شبیر
رشید
خورشید
حمید
شبیر
شمریز
یسین
سلیم
562
جلال دین
561 ا تمرہ
شیر دل
علی محمد
عبدل حسین
بلوچ
منور
اسحاق
نذیر
حنیف
اشرف
مجید
معروف
مظفر
اظہر

منگوآل ہیمہ ناڑی سنگولہ
منگوخان جداعلیٰ آمدہ 507
میروخان 565
جابوخان
محمدوخان 564
دلاخان 561
بالوخان 560
تیعفوخان 560
ملاخان
جوم دار
دورباز خان
نوردین
باغ ولی
صفدرعلی
بیرخان
ہاشم علی
ہنس خان
رکن دین
منصرعلی
مصری
یاسین
جان محمد
قاسم
صوفی یعقوب
محمد ایوب
سکندر
رزاق
رشید
ریشم
اکبرحسین
قاسم دین
اکرم
یاسین
ریشم
سلیم
الیاس
حسن میر
ابرار
لقمان
طالب حسین
لیاقت حسین
ہوشناک
جمال دین
محمد دین 564
شیراحمد 564
مان علی
فتح شیر
ابراہیم — یونس
یعقوب
سید محمد
بنیامین
عبدالحکیم
عبدالقیوم
عبدالرحمٰن
محمد قاسم
یونس
یوسف
سلیمان
عبدالقادر — عبدالرحمٰن — اسماعیل
خلیل
جاوید
شکیل
مقبول
جلیل
گلزار
رشید
شبیر
خان افسر
پرویز
علی اصغر

شیراحمد
563 سے
محمد اشرف
محمد شفیع
غلام رسول
محمد لطیف
ممتاز
مشتاق
امتیاز
الطاف
شاہد
عبداللہ
صدام حسین
ارسلان شہزاد
اشفاق
اشتیاق
اسحاق
محمد دین
563 سے
سلطان
محمد یاسین
عبدالکریم
محمد یوسف
محمد الیاس
محمد سلیم
نسیم
مشتاق
منشاء
اسحاق
صغیر
زکریا
یحیٰ
شہزاد
سرفراز
اعجاز
صفدرعلی
خلیل
جاوید
زائد
خالد
محمدوخان
563 سے
اکبرعلی
فضل دین
منگل
مور
سیدا
لعل خان
مناں
سمندرعلی
راج خان
یوسف
حنیف
محمد حسین
مشتاق
الطاف
اسلم
جان محمد
ریشم
حسن محمد
اشرف
شریف
خلیل
یاسر
نسیم
حفیظ
خضر

565
ڈھوڈا خان
پندا
جمال دین
نواب خان
میرو خان
محمد دین
فتح محمد خان
لعل دین
بھٹی
راج خان
امیر علی محمد خان
سخی محمد
خان محمد
محمد امیر
میراکبر
غلام محمد
فیض عالم
مسلم
احمد
سید احمد
ولدیت نیاز احمد
نذیر
محمد اکرم
ممتاز
خادم
افضل
محمد صادق
خادم
اسحاق
خالد
میر محمد
عبدالقیوم — فتح محمد
خان محمد
سید محمد
غوث محمد
نذر محمد
رحیم
اسحاق
ابراہیم
افراہیم
فیروز دین
محمد دین
نور حسین
محمد حسین
ریشم
محمد امیر
محمد ہاشم
محمد اکبر
علی اکبر — رفیق
یونس
نواز
انور
عارف
مظفر
مظہر
نذر محمد
غلام احمد
غلام سرور
غلام مصطفیٰ
غلام مرتضیٰ
نثار
ذوالفقار
وقار
امتیاز
اعجاز
ریاض
شہباز
شیراز

566
رانجا آل آگرہ سنگولہ
رانجا خان جد اعلیٰ 509 صف
میرولی
مناخان
نیاز و خان
منگل خان
کاما خان
567 پر
569 پر
کیڑا خان
سنگی خان
کل 572 پر
باز خان
محمد حسین
محمد حیات
بہادر علی
بھوجو خان
ہوشناک خان
اشرف
شیر احمد
علی احمد
علی اصغر
علی محمد
احمد
ریشم
محمد شفیع
علی اصغر
محمد اکبر
منیر
اشفاق
مصطفیٰ
فاروق
شارق
ارشاد
محمد طارق
خالق
غفور
میثاق
مشتاق
اقبال
ضرار
فیصل
کالو خان
567 پر
کھکھرو
ناصرو
روشن علی
محمد بخش
محمد علی
محمد دین
اسمٰعیل
غلام حسین
گل حسین
567 پر
محمد شریف
عبدالرحمٰن
محمد افسر
محمد امیر
اختر
کرامت
جنت
شہزاد
رمضان
برکت علی
ریاض
رزاق
یامین
نواز
جاوید

567
گل حسین 566 سے
کالو خان 566 سے
خادم حسین
سید حسین
نور حسین
علی حسین
غلام حسین
محمد حسین
غلام محمد
زائد
امجد
زوہیب
صفدر علی
رفیق
شفیق
عارف
وسیم
افتخار
شعیب
مشتاق
اشتیاق
اشفاق
محمد اکبر
محمد ریشم
افسر
اشرف
اکرم
کاماخان
منیر
تنویر
ملکو خان — نواب علی
محمد بخش
غلو خان
568 پر
مور — برخو خان
قاسم علی
فیض علی
عمر علی
رنگی خان
محمد شیر
یوسف
یعقوب
محمد حسین
غلام حسین
علی محمد
محمد اکبر
سلیمان
نذیر
محمد حنیف
بشیر
فاروق
ارشاد
نسیم اقبال
ظفر اقبال
قمر اقبال
اکرم
مظفر
لطیف
اجمل
زبیر
منظور
تنویر

568
غلو خان
567 سے
عمر علی
علی شیر
محمد حسین
محمد ریشم
یوسف
قیوم
یونس
حنیف
اسلم
خورشید
ابراہیم
علی اصغر
منصور
شوکت
زائد
عرفان
اشرف علی
وزیر
توفیق
عمران
وسیم
آصف
مبارک
فاظق

رانجا آل آگرہ سنگولہ

منگل خان ص 566 سے

یوسف علی
محمد بشیر
محمد شفیع
محمد افسر
جاوید
آصف
نواز
عابد علی
محمد ندیم
نسیم
حلیم
ظہیر
ابرار احمد
نذیر
الطاف
محمد نصیر
اشرف
حنیف
حبیب
سندر علی
محمد دین
حشمت خان
قاسم دین
محمد حسین
یعقوب
ایوب خان
قیوم
حفیظ
حنیف
مالک
ممتاز
الطاف
شبیر
اطوار
حفیظ
رحمت حسین
باغ حسین
محمد لطیف
عبدالطیف
حنیف
رفیق
ریشم
قادر
غفور
آصف
خلیل
جمیل
نصیب
صغیر
شکیل
جلیل
سبیل
محمد امتیاز
محمد فیاض
صیاد
اعجاز
نشاد
شہزاد

رانجا آل آگرہ سنگولہ
آمدہ ص 509
کیڑا خان ص 566
منصر علی
عمراج
مان علی
جمن علی
نواب علی
صوبہ
فضل خان
افسر
فقیر علی
محمد حسین
یوسف
دوست محمد
بگاہ
غلام حسین
سلطان محمد
جان محمد
محمد فیروز
قاسم دین
یوسف دین
یحیٰ محمد
خان محمد
محمد اکبر
محمد اکبر
بشیر
صدیق
اشفاق
یعقوب
افسر
رفیق
ریشم
محمد زمان
یوسف
اشرف
افسر
پرویز
اویس
احمد
تاج محمد
ریاض
فیاض
امتیاز
عرفان
ایاز
مرتضیٰ
مصطفیٰ
مشتاق
صدیق
فہیم
نعیم
وحید
الیاس
اسحاق
محمد علی
رزاق
پرویز
مان علی
میرزمان
محمد زمان
صدیق
اشرف
انور
عبدالرحمٰن
رحیم
عزیز
شبیر
سرور حکیم
زبیر

573
منصر علی
محمد حسین
بلور علی
حسین خان
محمد شیر
حنیف
رفیق
لطیف
محمد شفیع
حسن میر
حسن محمد
شمریز
مصطفیٰ
علی اکبر
اشرف
علی اصغر
محمد اکبر
ایوب
صدیق
نواب علی
یوسف علی
گلاب
عبدالحسین
نبی محمد
رفیق
صدیق
اکبر
محمد حسین
افسر
اسلم
شفیع
لطیف
نذیر
عاشق
فاطق
آصف
نور حسین
گل حسین
صفیر
ریشم
یعقوب
ایوب
مظفر
مرتضیٰ
یوسف

574
فقر آل آگرہ سنگولہ
ص 509 فقر خان جداعلیٰ فقر آل — نیکا
میرو
فتح محمد
نیلو
میرواز
تاجو خان
مہندی
کرم داد
محمدو
ہاشم علی
محمد امیر
ناظر علی
منگل خان
مسیاء خان
قاسم علی
منگی خان
محمد حسین
محمد حسین
نور محمد
صادق
اسلم
بگاہ خان
عبدالعزیز
محمد سلیمان
محمد حسین
حسین خان
علی محمد
محمد نور
افضل
اجمل
مقصود
جاوید عزیز
ساجد عزیز
زاہد عزیز
عامر عزیز
جاوید
شعیب
اویس
حارث
علی اکبر
زین اکبر
خان اکبر
محمد زمان
خان محمد
سلیمان
امیر علی
محمد سعید
مظفر
سعید
اکرم
اشرف
مشتاق
اشفاق
خورشید
محمد اکبر
عارف
کریم
حنیف
ندیم
طارق
ریاض
اعجاز

575
منگل خان
ہوشناک خان
گلاب خان
محمد حسین
نواب خان
محمد اکبر
محمد افسر
محمد یاسین
محمد قاسم
محمد ریشم
اسلم خان
اکرم
اخلاق احمد
اشفاق احمد
یوسف
محمد حنیف
ڈاکٹر محمد یونس عتیق
عاطف
دلدار حیدر
گلزار
محمد حنیف
محمد اسحاق
آصف
توصیف
شفیق
واصف
محمد انور
خادم
بنیامین
یونس
توصیف
مفید
نوید
جنت حسین
نثار
عمر
عماد
فواد
امیر علی
محمد خان
محمد قاسم
محمد اعظیم
تسلیم
یوسف
محمد رشید
محمد نعیم
ریحان
رضوان
طاہر رشید
زائر رشید
مظاہر رشید
عزیر رشید
محمد نسیم
نثار احمد
منصور
محمد رحیم
نوید نسیم
عامر نسیم
وحید احمد
انیس احمد

576
نھو آل۔ جنڈل آل (آگرہ)
آمدہ 509
مصری خان
رانجا خان
تیز خان
جمعہ خان
ص 577 پر
شہدا خان
متولی خان
آمدہ 577 سے
جنڈل خان (جد اعلیٰ) — تاجو خان
شمس خان
ناظر خان
محمد بخش
جمعہ
فتح علی
ملی خان
بہادر علی
صحبت خان
حسو خان
جنگی شیر
بلور علی
سندر علی
محمد دین
امیر علی
محمد نور حسین خان
علی اکبر
کالا خان
گلزار
یعقوب
گل خان
محمد اشرف
افسر
محمد ابراہیم
محمد اسماعیل
منیر
آمین
معروف
اکسیر
محمد شریف
آزاد
عزیز
رؤف
ظہیر
محمد خلیل
خالق
طالب
حنیف — طالب
یامین
آصف
ثاقب
ارشاد
اشراف
اسحاق
شہزاد
اعجاز
نوشاد
نور حسین
خادم حسین
ممتاز
سرور
مشتاق
مقبول

آمدہ ص 576
509
جمعہ خان
عتیق خان
نتھو خان (جداعلیٰ) 576 509
نذرو خان
اچھا خان
متولی خان
فقیر خان
576 سنگی خان
جماعت خان
زمان علی
شراب علی
گوہر علی
حسین خان
بلور خان
گل خان
نوازش علی
فتح محمد
محمد دین
گلاب
محمد اقبال
محمد ریشم
محمد سلیمان
محمد خان
شریف
کریم
اکرم
خورشید
خالد
محمد اکبر
محمد افسر
مقبول
جاوید
یوسف
خان ولی جان
محمد شیر محمد
خالد
طاہر
عمران
عالمشیر
سلطان محمد
محمد یاسین
یوسف
شہزاد
محمد لطیف
محمد حنیف
محمد شبیر
یحیٰ محمد
علی محمد
زائد
عابد
داؤد
عارف
فاروق
شعیب
ولید
وحید
ثاقب
عاقب
عاطف
ایوب
عزیز
شریف
قمر
کامران
مہران
نذیر
ارشاد
یوسف
آصف
صابر
سلیم
رشید
حلیم — محمد سلیم
خالد
عیسیٰ
محمد موسیٰ
جاوید

سکر کلی آل آگرہ سنگولہ
سکر کلی جداعلیٰ آمدہ ص 509
مرچا خان — ستار محمد
دین محمد
نور محمد
تمرو خان
فیض علی — محمد حسین
نواب علی
گل حسین
محمد حسین
غلام حسین
محمد ریشم
محمد اشرف
سید اکبر
میر اکبر
منظور
لطیف
اشراف
آصف
کاشف
محمد الیاس
اسحاق
ارشاد
محمد اکرم
محمد افسر
خورشید
شکیل
دفتر
صابر
انور
سید حسین
سرور
خادم
اختر
عاشق
طارق
فاروق
جنت
خورشید
رحمت
لطیف
حنیف
حکیم
مظفر
مجید
راشد
امیر علی
گل حسین
بگاہ خان
ہوشناک
محمد حسین
غلام حسین
اکبر حسین
حسن میر
حنیف
شریف
لطیف
یوسف
محمد شفیع
محمد یعقوب
محمد داؤد
بشیر
روشن
نذیر
سید حسین
عثمان
شبیر
مجتبیٰ
ہارون
ضیاء الرحمٰن
محمد علی
احمد علی
رزاق
ریاض
نعمان
ذیشان

579
گل حسین
مصطفیٰ
بگاہ خان
مرتضیٰ
شہزاد
خورشید
رشید
علی اصغر
علی افسر
علی اکبر
علی حسین
باسط علی
واجد علی
نورحسین
مظفرحسین
منظور
منصور
ندیم
محمد حسین
غلام حسین
معروف
جاوید
رفیق
صدیق
رحیم
آصف
کاشف
عاطف
شوکت
صداقت
شکیل
نعیم
580
نمتا آل کلسن سنگولہ
نمتا خان جداعلیٰ آمدہ ص 509
تاجو
جابو خان
جمیل خان
محمد خان
کالا خان
ناظر خان
متولی خان
یوسف علی
جنگی خان
شیرولی
حشمت بہادر علی ہنس خان
مان علی
سخی محمد
محمد اکبر
جمال دین
جمال علی
حشمت علی
عالمشیر
نواب
جنت حسین
علی محمد
محمد افسر
رحمت حسین
رضوان حسین
جاوید
مظفر
محمد امین
یونس
یسین
محمد یوسف
باسی خان
فیروز خان
بلور علی
محمد اکبر
محمد افسر
نذیر
یعقوب
ارشاد
شریف
خالق
جاوید
طارق
وقار
تنویر
قیوم
غفار
حفیظ
رشید
رؤف
شریف
اشرف
حبیب
شوکت
لیاقت
عاشق
آصف
عابد
محمد افسر
خان محمد
خان بہادر
رضوان
صابر
یونس
یوسف
جاوید
بہرام
بابر
خان ولی
جان محمد
محمد خان
جاوید
پرویز
اشرف
ذوالفقار

خان ولی
محمد یعقوب
محمد حنیف
محمد ریشم
محمد رشید
اعجاز
امتیاز
جمیل خان
موسم خان
سندر علی
فیروز دین
عبدالحسین
بابر رشید
محمد سخی
افسر
عظیم
شعیب
اسلم
محمد اکبر
محمد حنیف
صادق
فاروق
الیاس
آصف
ساجد
اکرم
حسن محمد
عارف
جاوید
پرویز

محمد وآل کلسن آمدہ ص 509
محمد وخان جداعلیٰ
جمن علی
صوبہ خان
سانوالا
مسیاء خان
سہادم خان
زمان علی
منصر علی
حسین خان
عظیم خان
فتح محمد
سخی محمد
محمد خان
عبدالعزیز
روشن
ریشم
نذیر
انور
محمد حکیم
محمد نسیم
محمد جاوید
عامر
جنید
مقصود
مقبول
رشید
محمد سلیمان
انور
منظور
میر حسین
عتیق
شفیق
عنائت
حفیظ
مظہر
منیب
سلیم
سبیل
محمد نسیم
ندیم
نعیم
طارق
رمیض
منیب
محمد نور
محمد اسلم
عبداللہ
محمد بشیر
محمد لطیف
محمد امیر
یونس ندیم
عارف
وارث
نصیر
ادریس
ظہیر
فیصل
شراز
انویز
عاشق
منشاء
اعجاز
ارشاد
دلشاد
نوشاد
خورشید
منیر
صغیر
نوید
ماجد

مسیاء خان
فقیر خان
سمندر علی
سلطان محمد
گلشیر خان
محمد لطیف
محمد صدیق
محمد رفیق
محمد یٰسین
محمد حنیف
فضل
شفقت
خورشید
نصیر
نوید
ندیم
نثار
اعجاز
آصف
محمد امیر
کریم
محمد سلیم
محمد نصیب
جمن علی
رضوان
شبیر
شکیل
سہیل
عمران
عرفان
ہوشناک
ہاشم
روشن علی
محمد حسین
غلام حسین
محمد اکبر
بھاگ ولی
اکرم
ارشاد
خورشید
رشید
افتخار
افضل
طارق
حسن محمد
اکرم
ایوب
فاروق
عارف
جاوید
شکیل
شوکت علی
امجد
ساجد
اعجاز
سجاد

ہوشناک
عالمشیر
گلشیر
گلاب
محمد حنیف
آزاد
شہزاد
ممتاز
الطاف
مشتاق
فراز
محمد زمان
شریف
محمد نور
یوسف
یونس
منشاء
عثمان
غفور
رحیم
حکیم
جلیل
شکیل
جمیل
خلیل
عارف
قاسم
اقبال

586
قاسم علی
غلام محمد
ملک شیر
بھاگ خان
محمد بخش
محمد نور
عبدالعزیز
امتیاز
نواز
شاکر
صادق
ممتاز
عبدالحسین
عبدالکریم
نورعالم
بگاہ خان
عبدالحمید
فیصل
عبدالمجید
محمد الطاف
قادر
عبدالقدیر
عبدالخالق
عبدالمالک
عبدالستار
عبدالقادر
شیراز
ایاز
فراز
نعمان
ظہیر
اعجاز
عدیل
اکرم
سلیم
خورشید
رشید
محمد شریف
محمد اشرف
محمد ریشم
محمد افسر
اجمل
ذیشان
ظہیر
مقصود احمد
طاہر احمد
زائد احمد
قمر
شاہد
منیر
صغیر
سخی محمد
محمد اکبر
صابر حکیم
صالحین
محمد رحیم
اشفاق
اشتیاق
نثار
وقار
محمد حنیف
سلیم
محمد لطیف
سید محمد
حسن محمد
رفیق
اظہر
عتیق

585
کوڑآل، بوڑآل کلسن سنگولہ
کوڑا خان
آمدہ ص 509
چہلا خان
جابو خان
تاج محمد
خیرو خان
گیگا خان
جوم دار
مستانہ
سنا خان
کالو خان
بوڑا خان جدامجد 509
ص 587 پر
موسم علی
سبز علی
قاسم علی
عطا محمد
بہادر علی
غلام علی
محمد حسین
فتح نور
محمد سعید
شیر احمد خان
حسن محمد
سخی محمد
رحمت حسین
ارشاد
ذوالفقار
میر احمد
محمد شفیع
رفیق
محمد حسین
محمد مرزا
وزیر محمد
راج محمد
عبدالرحمن
عمر حیات
محمد حیات
عمر معروف
عمر فاروق
حماد
ذیشان
شبیر احمد
تشکیل
شفیق
مشتاق
حفیظ
اشفاق
اعجاز
محمد اختر
یامین
آمین
مبین
آصف
افراسیاب
مسعود
شکور
نصیر
عدنان
محمد شبیر
صفیر
کبیر
حلیم
سجاد شبیر
سلیم
تسلیم

کالوخان
آمدہ ص 585 سے
بہادر علی
حسین خان
محمد اکبر
علی اکبر
غلام نبی
افسر
لطیف
صدیق
عبدالوحید
اصغر
ربنواز
اختر
نورافسر
سیدافسر
وسیم
اکرم
محمد خان
محمد حنیف
داؤد
مقصود
مقبول
اعجاز
ایاز
اشتیاق
زبیر
نثار
سجاد

بگاہ آل کلسن / بنی سنگولہ
بگاہ خان جداعلیٰ
آمدہ ص 509 سے
دلدار
میرو
سربلند (بنی)
اچھا
کموخان
مرادوخان
فتح علی
سید علی
میر بخش
جھنڈو
محمد بخش
منگیہ
سرمست جنگ
گوہر
بہادر علی
بہادرو
سلطانہ خان
فیروز خان
بہادر علی
محمد زمان — افسر
محمد افسر
یحییٰ محمد
شاہ محمد
محمد اکبر — محمد اشرف
محمد نور
خورشید
محمد نور
یعقوب
شوکت
سرفراز
الطاف
ممتاز
خادم
جنت حسین
عبدل حسین
حسین
شفیع
محمد شیر
سبز علی
یاسین
رفیق
سمندر خان
محمد خان
نذیر
پرویز
شبیر
عزیز
محمد عظیم
محمد افضل
میر افضل
خلیل
شبیر
جہانزیب
محبوب
سہراب
احتشام
الطاف
ہاشم علی
شیر محمد
محمود
میر علی
میر عالم — محمد خان
امان علی
ہاشم علی
لطیف
یونس
بشیر
گلزار

مان علی
گوہر خان
گلاب خان
فیروز دین
میر حسین
علی حسین
نذیر حسین
یامین خان
نعیم
حفیظ
زائد
شوکت
رشید
ارشد
شاہد
وحید
ظہیر
زوہیب
بشارت
سرفراز
عباس
آفتاب
اشراف
سید علی
فقیر خان
روشن علی
سمندر علی
منصر علی
امیر علی
نواب علی
شیر علی
جمس
محمد حسین
خان محمد
محمد عظیم
غلام حسین
شاہ محمد
عبدالرزاق
محمد خالق
صادق
علی افسر
لطیف
سعید
سرفراز
اشفاق
شیراز
آصف
اقبال
جاوید
حمید
مجید
محمود
رشید
خورشید
اورنگزیب
جاوید
پرویز
سلیم
شمریز
شہزاد
ذیشان
ابرار
عمران
فدا
عاصم
وسیم

بھڈآل کلسن سنگولہ آمدہ ص 509
بھڈآل (جد اعلیٰ)
یار محمد
جمیل
تاجو
بازولی ← نیگا پانی
مانجی ← تتری نوٹ
سائیں مصاحب
عالم شیر
احمد علی
مستو خان
محمد صدیق
محمد اسلم
کرم اللہ
نواب خان
پیر بخش
محمد داؤد
فتح محمد
فیض محمد
سید محمد
چن محمد
مصری
ناصر
وحید
راشد
ارشد
نیک محمد
خیر محمد
ملکو خان
نیاز محمد
حفیظ
شفیق
رفیق
رضوان
عرفان
عمر حیات
نور محمد
فقیر محمد
حیدر خان
حسین خان
حاجی علی زمان
محمد حسین
مان علی
میر زمان
محمد یعقوب
محمد اشرف
محمد اسحاق
محمد لطیف
محمد حنیف
محمد خان
محمد ایوب
محمد بشیر
عابد
اسامہ
رضاء
طاہر
عمران
رحیم
رشید
نثار
امجد
ماجد
واجد
وقار
قیوم
اکرم
اقبال

کالا آل - جھگڑ آل کلسن سنگولہ
لالوخان
آمدہ 509 سے
کالا خان — ٹھیلا خان — حبیب خان — ملکوخان (جداعلیٰ)
کھکھا خان
509
نواب علی — ناصر علی
نیکو بڈھ خان
بہادر خان
محمد عالم
محمد خان
محمد اکبر
فتح نور
دین ولی
عید ولی
محمد حسین
زمان علی
عزیز
محمد حنیف
گل حسین
شیر محمد
محمد اکبر
شاہ محمد
محمد طفیل
نعیم
سلیم
اشرف
شبیر
یوسف
عبدالرحمٰن
سرفراز
آفتاب
مہتاب
محمد حبیب
علی محمد
عاصم عزیز
ساجد عزیز
ندیم
عابد
شہزاد
شیراز
محمد ریاض
ظفر
طارق
غلام شبیر
وقار
عدنان
حسان
ثاقب
ہمایوں
حسیب
کھکھا خان
جھگڑا خان (جداعلیٰ)
لطیف اللہ خان
حرمت خان
راج ولی
ناظر علی
فقیر خان
نصر دین
منگل خان
فقیر محمد
بگاہ خان
شمدو
زمان علی
جان محمد
سید محمد — ندیم

زمان علی
بشیر
نذیر
رشید
الیاس
مقبول
جاوید
پرویز
اصغر
شفیق
خورشید
جمیل
ارشاد
بگاہ خان
محمد رفیق
محمد صدیق
خورشید
جاوید
ظہیر
قیوم
رحیم
رشید
لیاقت علی
فقیر محمد
دین محمد — اشرف
غلام محمد
نعیم
سلیم
منگل خان — ہنس خان
دوست محمد
گلاب خان — محمد یعقوب
یوسف
یونس
اشرف
نصیر
بصیر
شاہد
زائد
عدنان، وقار
وقاص
جان محمد
محمد ممتاز
الطاف
رزاق
ریاض
اعجاز
نظیف تراب
حبیب ممتاز

دارا آل نکر سنگولہ
دارا خان جد اعلیٰ آمدہ ص 509
سکرا خان
مستا خان — کالا خان
خیلا خان
غازی خان
محمد و خان
احمد علی
ہوشناک — صوبہ خان
منگی
غلام علی
محمد اعظم
محمد صادق
منصر علی
محمد شیر
بلور
سنوالا
بگاہ
میرزمان
محمد رشید
عارف
طالب
کلیم
افتخار
ارشار
دانش
زوہیب
محمد افضل
شفیع
یعقوب
مشتاق
سلیمان
احمدی
شیر محمد
محمد خلیل
عزیز احمد
نذیر احمد
شبیر احمد
انور
کرامت
شوکت
علی اکبر
علی اصغر
اسرار
منظور
یحییٰ — ظہور
غفور احمد
مرتضیٰ
مشکور
ابصار
نعیم
سلیم
شکیل
شکور

احمد علی
نواب علی
مہدی خان
گلاب خان
محمد حسین
محمد عظیم
گلزار
سلیم
نسیم
سید افسر
محمد حبیب
کریم
شریف
اسم شریف
یعقوب
افسر
رزاق
سید اکبر
ممتاز
مقبول
عاشق
شوکت
ہاشم خان
فیروز خان
محمد طفیل
محمد شفیع
محمد بشیر
الیاس
الطاف
کریم
منظور
اشرف
یعقوب
رحمت
حنیف
انور
اشرف
یوسف
لطیف
یونس
حبیب
پرویز
جاوید
امتیاز
شعیب
زوہیب
دانش

فتو آل نکر سنگولہ
فتو خان (جد اعلیٰ) آمدہ ص 509 سے
حسین علی
کالو خان
پنداخان
متولی خان
ناظر خان
رنگباز خان
لبوخان
شادمان خان
محمد بخش
بھاگ ولی
زمان علی
سلطان محمد
باغ حسین
محمد سعید
محمد اسلم
لخمیر خان
علی بہادر
محمد افسر
خوشحال
محمد حنیف
عارف
فاروق
ارشد
شبیر
صدیق
اسحاق
سدھیر
قادر
رحیم
کلیم
حلیم
سلیم
سلطان محمد
عالم شیر
حسین خان
محمد سرور
انور سلیم
زاکر
الیاس
اسحاق
کلیم
حلیم
سلیم
شاہد سلیم
طاہر سلیم
زاہد
عابد
ماجد
عامر
عمار
نذیر حسین
منظور
قدیر
صفیر
محمد ریشم
محمد صابر
محمد شریف
جان محمد تبسم
محمد خان
ارشاد
اشفاق
شہزاد آفتاب
عمران
سہیل احمد
شعیب احمد
شاکر
امیر علی
برکت علی

مستو آل نکر سنگولہ
مستوخان جد اعلیٰ
اکبر علی خان
غلام علی
جماعت خان
ہوشناک خان
محمد زمان
حسین خان
امام دین
بگاہ
گوہر علی
محمد الطاف
علی اکبر
جہانگیر
لخمیر
فتح نور
اقبال
فیض اکبر
اشرف
یاسین
فاروق
رشید
روشن
ایوب
یعقوب
عبدالرحمٰن
رشید
رفیق
امتیاز
یوسف
نواز
ندیم
ممتاز
نصیر
غفور
اکرم
صدیق
کریم
محمد افسر
محمد شفیع
محمد قاسم
نسیم
عبداللہ
حنیف
عالم
عنصر
شکیل
جاوید
شمریز
قدیر
غلام علی
محمد عارف
حمید
سفیر
قادر
محمد دین
فیروز دین
صادق
صابر
صغیر
تسلیم
محمد نور
محمد اکبر
محمد انور
محمد افسر
ناصر
اشرف
یوسف
یونس
گلزار
ارشاد
منیر
ارشد
ساجد
شاہد
کریم
روشن
سلیم
جاوید
صیاد
عمران
نسیم

محمد شیر
علی اصغر
اکبر حسین
محمد خلیل
بدر منیر
حبیب
اسماعیل
نذیر حسین
محمد ابراہیم
حسیب
محمد رفیق
قمر
اسعد
اشفاق
اخلاق
اسحاق
عارف
صابر
یوسف
اختر
شوکت
طارق محمود
رستم
خالد محمود
طلال
صہیب
مور خان
عبد الحسین
عالمشیر خان
محمد ایوب
مختار خان
نذیر اختر
زین اکبر
سید اکبر
اکرم
توصیف
تنویر
اویس
کاشف

جماعت خان
امیر علی
خان محمد — محمد سلیمان — محمد امیر
محمد رزاق
عبدالرحمٰن — ریاض
فاروق
نسیم
وسیم
فہیم
رحیم
غلام حسین
محمد اعظم
غلام محمد
عارف
محمد حنیف
محمد شریف
فاروق
عاشق شہباز
سرفراز
ندیم
اسرار
سہیل
محمد خان
محمد لطیف
زین اکبر
شاہین
محمد یونس
اعجاز
ریاض
ممتاز
ذوالفقار
افتخار
جاوید اقبال
ارشد اقبال
ظفر اقبال
ثاقب
عاقب
ظہور
ظہیر
منظور
شکور
اسرار
اکبر علی خان
مور خان
محمد شیر
محمد صدیق
حسن میر
عطا محمد
ارشد — نوید
نوشاد
راشد
منشاد

جنگی آل نکر سنگولہ
جنگی خان جداعلیٰ آمدہ ص 509 سے
گل شیر
حسین خان
محمد عظیم
صابر حسین
محمد بشیر
حنیف
علی
زائد
شاہد
طاہر
ظہیر
اظہر
عاصم
عادل
یاسر عرفات
ناصر عرفات
بابر عرفات
افسر
خادم
نذیر
خورشید
نشاد
محمد لطیف
محمد اشرف
ریشم
خلیل
صابر
نسیم
اختر ایوب
طاہر ایوب
تنویر
نور
فرشید
جمیس
محمد یوسف
محمد ایوب
یعقوب
حنیف
محمد ادریس
محمد یونس
محمد خالد
امتیاز
اخلاق
دلشاد
ثاقب
عاقب
ریاض
شہباز
ساجد
سجاد
طارق
طاہر

تمبر آل نکر/گلسن سنگولہ آمدہ ص 509 سے
فتح محمد
تمبر و خان (جداعلیٰ)
میر داد خان
ص 602 پر
روشن علی
منگل خان
602
ہست علی
شیر علی
ص 601 پر
دوست محمد
فقیر علی
محمد خان
محمد افسر
گلاب دین
محمد عظیم
بازولی
میر اکبر
محمد یوسف
محمد یعقوب
منشاء
مقصود
سرور حکیم
جمیل
جاوید
پرویز
سید اکبر
طاہر
ندیم
حسن محمد
قیوم
کریم
رحیم
محمد سلیم
نسیم
اقبال
صادق
آمین
خالد
ساجد
جاوید
خالق
اعجاز
سید محمد
محمد یاسین
سعید احمد
جاوید
اختر
شوکت
مشتاق
امجد
عامر
محمد عارف
شریف
محمد ریشم
محمد حبیب
خلیل
ندیم
کامران
شفقت
اقبال
امتیاز
ایاز
محمد حنیف
حمید شاہین
آفتاب
ذیشان
نعیم
تنویر
آصف
نوید

601
شیر علی آمدہ ص 600
گوہر خان
نوردین
محمد شیر
غلام حسین
محمد حسین
ایوب
رفیق
سلیم
مشتاق
یونس
اظہر
صدیق
حنیف
آصف
عادل
جہانداد
محمد اکبر
اسلم
محمد افسر
مرتضیٰ
مصطفیٰ
مشتاق
عمران
آصف
ادریس
اشفاق
اخلاق
اشتیاق
محمد عباس
الطاف
الیاس
اسحاق
نصیر
توقیر
ظہیر عباس
امتیاز
افیاز
صغیر
امجد
خرم
عبید
عامر
عالم خان
گلاب خان
لطیف
اشرف
حنیف
گلزار
رشید
محمد عزیز
محمد آزاد
شہزاد
اعجاز
فیاض
طارق
طاہر

602
منگل خان
نوازش علی
عطا محمد
سخی محمد
تسلیم
قادر
قاسم
یونس
یوسف
وسیم
فہیم
ارشد
اقبال
آفتاب
عبدالرحمٰن
حلیم
عبدالحمید
عبدالرحیم
عبدالرزاق
میرداد خان
605 ص
منگی خان
بہادر علی
قیصر
فیصل
شاہ میر
سجاول
امام دین
عبدالعزیز
نوراحمد
گل احمد

603
مٹھا آل نکر سنگولہ
مٹھا خان جداعلیٰ آمدہ ص 509 سے
مندا خان
محمد باز
قمرو خان
کالا خان
چمن علی
نورولی
فضل
زمان علی
معدو
گوہر علی
شمدو خان
رنگی خان
مور خان
بقا محمد
موسم علی
قاسم علی
ملا
غلام حسین
جان محمد
امیر علی
محمد حسین
صدایق
میر خورشید
ارشاد حمید
حکیم
مجید
وحید
حفیظ
دوست محمد
یوسف
بشیر
لطیف
رشید
شریف
شاہ محمد
حسن محمد
رحمت حسین
محمد منصف
عاشق
قدیر
صفیر
اشیر
ندیم
آفتاب حسن
کبیر
شبیر
قمر
خضر
اظہر
محمد عارف
عثمان
ساجد
ارشد
حمید
لطیف
جاوید
مجید
حمید
نوید

604
فیض طلب آل
فیض طلب آمدہ ص 509 سے
بگاہ خان
محمد زمان
سلیمان
افسر
محمد نور
محمد حنیف
محمد یونس
محمد وسیم
عبدالمجید
عبداللطیف
عبدالعزیز
اسعد
ظہیر
سید محمد
زائد
زبیر
عمیر
عبدالرشید
عبدالحکیم
محمد خالد
عبدالخالق
خیام
شہزاد
نثار
وقار
وقاص
محمد آزاد
اعجاز
ایاز
صیاد
سہراب
قیوم
حمید
محمود
جاوید
قدیر
حفیظ
یونس

605
موہری فرمان شاہ، ترنوٹی ٹوپہ
مہک اللہ
آمدہ 508
فقیرو خان
کالو خان آمدہ سنگولہ دبن
روشن علی
معصوم علی
ایوب ـ صاحب دین ـ فقیر علی
شیردل امیر خان مور خان حسین خان
میر اکبر علی اکبر سید اکبر
اسلم سلیم نسیم وسیم
معاذ فہد
محمد افسر محمد اکبر محمد اشرف محمد افضل
محمد سرور ارشاد اجمل فاروق اسد
عمر عثمان حمزہ زین العابدین
سجاد شہزاد صیاد سعید ساجد وحید سلیمان
محمد اعجاز اقبال اسحاق اشفاق
حارث حسنین
ملکو خان ترنوٹی ٹوپہ
فضل خان
شیر خان نجم خان مدد خان محمد شیر
شراب خان نذیر خادم
فیروز علی بہادر
شفیع یاسین حسن محمد خان محمد اسماعیل خضر
یامین
سخی محمد شاہ محمد عبدالرحمٰن حمید اللہ رحمت اللہ
افضل کمصن

606
حضرت بابا جمال بن بیک آمدہ ص 507
فقیر محمد ـ ادریس خان ـ درویش خان ـ احمد خان
کاظم خان
حضرت بابا ڈھیلو خان
بختیار خان
کمال خان ص 615 پر
پھلا خان ص 613 پر
چوڑ خان
غازی خان ص 613 پر
جموں خان ص 608
کوڑا خان
کالا خان ص 622 نامعلوم
لولا خان کرم داد نکہ خان 622 نیکا خان 622
ہنسو خان 620
بچا خان 622 و 623
بلند خان ص 617
موظو خان
سمندر خان
فقیر محمد خان
امیر علی
صوبہ خان
غلام علی خان
میر عالم فضل خان
کالا خان
گل شیر
لطیف بشیر زرین عارف
طارق
محمد حسین
محمد افسر محمد اعظم محمد خورشید محمد صدیق محمد حنیف
امتیاز عمران
محمد صابر صادق نواز خالق محمد عنصر محمد سلیم
حیات بخش
حسین خان

حیات بخش
حسین خان
محمد زمان
میر زمان
محمد امیر
علی محمد
سیٹھ لعل خان
محمد انور
وکیل
بشیر
سید محمد
فیض محمد
محمد سعید
محمد خالق
شفیق
حفیظ
اشفاق
کامران
عبدالقیوم
عبدالرؤف
عبدالغفور
عبدالصبور
نوازش علی
محمد اقبال
محمد حسین خان
محمد حیات
فاروق
محمد عظیم
محمد سلیم
محمد کریم
عمران
خالد
ولید
ناصر
عاطف
محمد ریشم
محمد مشتاق
اعظم
محمد سید
خورشید
ممتاز
اشفاق
اسحاق
شیراز
ریاض
کمال مصطفیٰ
جمال مصطفیٰ
محمد مصطفیٰ
صوبیدار محمد افسر خان
علی اکبر
اظہر
بابر
علی اصغر
الطاف
پرویز
لخمیر
عابد
شمریز

جموں آل بن بیک
جموں خان جداعلیٰ
آمدہ ص 606 سے
مستان علی
مرزا خان
خیرو
جابو
وارث
اچھا خان
فقیر محمد
بازولی
جنگی خان
صحبت علی
مست
گل شیر
موسو
صحبت علی
نقر علی
نواب علی
بیرخان
لعل دین
فیروزدین
زمان علی
سمندر علی
یوسف علی
بہادر علی
سرور
نقی محمد
بشیر
جان محمد
عقل حسین
علی حسین
محمد حسین
شربت حسین
اسلم
محمد یعقوب
محمد یوسف
اکرم
رفیق
علی شیر
گل شیر
عالمشیر
گلاب شیر
جہانگیر
وسیم
حنیف
ایوب
محمد اکبر
علی محمد
ولی محمد
جعفر علی بھولو خان
اعظم
ریاض
یونس
پرویز
محمد زمان
شفیع
خان محمد
ریاض
طارق
محمد اکبر
عابد
سید محمد
شاہ محمد
خان محمد
سید اکبر
محمد ریشم
نخی محمد
محمد رحیم
محمد افسر
محمد اشرف
ادریس
سعید
رزاق
شکیل
محمد اسلم
اسلم
جاوید
شہزاد
کالا
رمضان
اصغر
ارشد
یٰسین
الطاف
الیاس
مشتاق
آزاد
ندیم
نواز
ساجد
ماجد
آصف
یوسف
محمد بخش
نجم خان

محمد بخش
ہاشو خان
مہتاب علی
باسی خان
وارث
شیر ولی
رفیق
کریم
حمید
مولوی میر زمان
نذیر
طارق
ادریس
نور زمان
جوگی خان
باغ علی
خالق
پرویز
امتیاز
نواز
محمد اکرم
عزیز
حنیف
عظیم
صدیق
اشرف
مستان علی
میاں زمان علی
نذر خان
مستو خان
کرنل غلام رسول
قاضی محمد نور
مولوی عبدالطیف
محمد زمان
غلام نبی
کیپٹن نور حسین خان
شمس الملک
قاری غلام کبیریا
محمد مشتاق
محمد خورشید
قاری محمد ریاض
غلام مصطفی
غلام احمد
نور احمد
غلام مرتضی
فیض احمد
محمد سعید
مظفر اقبال
قمر اقبال
شجاع
کوثر اقبال
طیب
عبدالصمد
اسرار
سرفراز
اظہار
البصار
جاوید اقبال
آفتاب اقبال
ساجد اقبال
عبدالصمد
محمد راشد
عبدالمالک
محمد تقدیس
مبشر
منیر
نذیر
صغیر
کبیر
عبدالغنی
مشتاق
صیاد
کوثر

مستو خان
قاسم علی
محاوہ خان
گوہر خان
علی محمد
شفیع
نور عالم
موسم علی
محمد زمان
محمد امیر
محمد افسر
لطیف
منظور
سخی محمد
نقی محمد
مجید
علی افسر
عقل حسین
علی اکبر
اسلم
اکرم
اشرف
صادق
ساجد
خادم حسین
برکت حسین
جنت
شارف
ارشد
آصف
حنیف
لطیف
صدیق
فاروق
لیاقت
طارق
امتیاز
الطاف
حنیف
کبیر
شبیر
بشیر

جموں آل بن بیک
جموں خان جد اعلیٰ
مستان علی
مرزا خان
جابو خان
خیرو خان
وارث خان
ص 612 پر
محمد علی
راج ولی
شیر ولی
نواب علی
غلام علی
احمد علی
کالو
نوازش علی
بہادر علی
فیروز دین
دوست محمد
محمد افسر
عارف
میر زمان
محمد سید
شیر محمد
نخی محمد
سید محمد
پرویز
وسیم
نجیب
حبیب
شوکت
جنت حسین
ارشد
رشید
محمد خان
اکبر
اعظم
جاوید
نذیر
شوکت
رشید
سرفراز
گلفراز
اسرار
ابرار
ہاشم علی
میر ولی
محمد عظیم
محمد حیات
سید افسر
اکبر حسین
صادق
خالق
فاروق
طارق
حفیظ
رشید
شفیق

راج ولی
محاوہ خان
عنائت اللہ
محمد ایوب
کریم بخش
امان اللہ
سلیمان
محمد اعظم
محمد یامین
محمد عظیم
محمد آمین
خان محمد
محمد عزیز
محمد صدیق
محمد حنیف
محمد نخمیر
حمزہ
سید حسین
اختر حسین
بابو
لیاقت حسین
قادر
قدیر
ابرار
جان محمد
سمندر خان
محمد یعقوب
شاہ محمد
خضر حیات
صادق
عارف
رحمت حسین
منشا حسین
کرامت حسین
قمر حسین
عقل حسین
خیرو خان
احمد خان
غریب علی
محمد افسر خان
حسین خان
611 سے
جمال دین
نور خان
محمد انور
میر اکبر
محمد شکیل
حسن محمد
شاہ محمد
فاروق
طارق
الطاف
ایوب
لطیف
سلیم
خان محمد
محمد افسر
عالم خان
دفتر خان
محمد خان
ارشد
خالد
عاطف
عاشق
لیاقت
مختار
شوکت
شاہد

613
غازی آل و پھلا آل بن بیک
حضرت ڈھیلو خان آمدہ ص 606 سے
کوڑا خان
جموں خان
کمال خان
چوڑ خان
پھلا خان
غازی خان
ملکو خان
میر بخش
محمد بخش
پیر بخش
بگاہ خان
امیر علی
مندہ خان
فضل خان
میر ولی
محمد قاسم
محمد حسین
محمد ایوب
محمد دین
یار علی
عبدالحمید
عبدالحکیم
عبدالوحید
سعید احمد
محمد یونس
عبدالقیوم
لعل خان
افسر خان
امجد
ماجد
عاقب
ایاز احمد
رؤف
ظہور
اعجاز
شہزاد
فراز
ابرار
وقار
اسحاق
آزاد
مقبول
خالق
صغیر احمد خان
نذیر احمد خان
یوسف علی
علم دین
بھاگولی گلاب دین
شبیر احمد
شیراز احمد
سجاد احمد
شہباز احمد
محمد صدیق
محمد بشیر
شکیل
شفیق
عبدالرحیم
محمد امیر
سید اکبر خان
محمد عارف
محمد صابر
غلام قادر
افتخار
نصیر
فرید
غلام مصطفیٰ
غلام مرتضیٰ
مولوی عبدالعزیز
عبدالرحیم
عبدالحسین
عبدالمجید
رضوان
عمران
شاہد
زائد

614
سید اکبر خان
مولوی عبدالعزیز
عبدالرحیم
عبدالحسین
حنیف
طارق
یٰسین
خالد
ارشد
ایاز
سرفراز
عمران
شعیب
انور
عارف
فاروق
خالق
الطاف
محمد صادق
خادم حسین
آفتاب
مہتاب
دانش
افتخار حسین
امتیاز حسین
مندہ خان
دوست محمد
علی اکبر
محمد امیر
محمد عاشق
ریشم
محمد اشرف
عزیز
محمد کلیم
محمد شکیل
رحمت حسین
محمد حبیب
ندیم
حبیب
زائد
غفور
امتیاز
سلیم
حلیم
لیاقت
بگاہ خان
فتح محمد
غلام سرور
غلام احمد
محمد صدیق
فیض احمد
اشفاق
اشتیاق
اخلاق
انور
اصغر
اظہر
عابد
طالب
زائد
شاہد

615
کمال آل بن بیک
کمال خان جداعلیٰ آمدہ ص 608
عیدلی خان
سموں خان بڈا خان محمندا خان
کالو خان موسم علی غلام علی مراد خان
مصرو خان جوم دار رتیا خان
ابراہیم علم دین عدل دین
فجو خان شیر محمد
طفیل بابو شفیق خادم حسین سید محمد اسمٰعیل سید اکبر ریشم
افتخار حسین
رحمت حسین
روشن علی کیڑا خان
اختر مقبول گوہر خان یوسف علی سمندر علی
شاہد حسین سجاد حسین وسیم حسین
محمد شفیع محمد یوسف میر عالم علی اکبر محمد بشیر
شہباز آفتاب شہزاد امتیاز
بالا مندہ فضل خان بلور علی
علی حیدر محمد اکبر سید محمد شاہ محمد علی افسر
خورشید شوکت علی حسین
علی حسین سید حسین
مقصود امجد ساجد واجد ماجد
منظور فاروق شاہ حسین محمود سلیم

616
علی حیدر
صیاد سید افسر میر اکبر
صفدر حسین عابد حسین طارق بشارت عاطف اظہر خالد شاہد طاہر
رتیا خان سید علی بندو خان سموں سید باز کالو خان
شیر ولی عیدو لی دوست محمد
علی بہادر صدیق محمد حسین وزیر محمد محمد شیر محمد عالم فتح محمد
محمد شریف محمد عارف
حنیف اعظم عزیز
سید حسن سلیم
محمد سرور خادم حسین محمد صدیق
الطاف منظور کبیر رشید
شفیق شکیل اشفاق شیراز
بہادر علی ہنس فیروز بلور علی دیوان علی
محمد افسر علی اکبر سید اکبر
علی حسین عقل حسین عبدالحسین
عارف
شریف یوسف خورشید بشیر بشیر رشید حنیف جنت حسین
یٰسین جاوید آمین
صدام عبدالرحمٰن راشد خالد ارشد زائد آفتاب طاہر لطیف حفیظ

617
بلند آل بن بیک
بلند خان جد اعلیٰ
آمدہ ص 606
ملک راج محمد خان
ملکو خان
رنگباز خان
اکبر علی
ص 617
فتح نور
عالمشیر
بلور علی
ہوشناک
علی گوہر
حیات علی
سید محمد
خان محمد شہید
گوہر علی
علی محمد
محمد قاسم
رسمت خان
رزاق
ریاض
اشفاق
اعظم
شارف
عارف
طارق
محمد کبیر
محمد شبیر
ندیم
نصیر
زبیر
عرفان
آفتاب
عثمان
عمران
عامر
عبدالرحیم
عبدالحکیم
عبدالکریم
علی احمد
شاہ محمد
عطا محمد
رفیق
عزیز
بشیر
لطیف
رشید
عثمان
احسان
فاروق
کامران
طارق
صادق
اعجاز
جمیل
عقیل
امتیاز
رضوان
حفیظ
سہیل
سجاد
نذیر
حنیف
محمد افسر
سید محمد
محمد زمان
محمد افضل
محمد نذیر
ممتاز
اختر
امتیاز
صابر
محمد سعید
بشیر
خورشید
فاروق
فرید
خالد
زائد
رضوان
نعمان
محمد علی
لیاقت علی
شمریز
رمضان
عثمان
شاہ محمد
خان محمد
محمد ریشم
محمد سرور
محمد اسحاق
شفیق
شکیل
بشیر
رفیق
شہباز
عثمان

618
شاہ محمد
حنیف
صادق
آزاد
حمید
مشتاق
شفیق
عتیق
قادر
ملک راج محمد خان
آمدہ ص 617
دیوان علی
مراد علی
فتح شیر
گوہر علی
سوہاب علی
حشمت علی
رسمت علی خان
فیروز خان
محمد یوسف
اشرف
حاجی محمد خان
محمد اکرم
صدیق
عارف
نذیر
مجید
صادق
جاوید
عارف
آصف
قدیر
مدثر
شفیق
شکیل
ناصر
راشد
یاسر
محمد سلیمان خان
حاجی محمد اسمٰعیل
علی حیدر
محمد شریف
محمد سلیم
محمد نسیم
محمد ایوب
بشیر
شبیر
محمد نصیر
ریحان
شریف
ثاقب
ریاض
اعجاز
امتیاز
فیاض
شہباز
نیاز
شیراز
سید اکبر
صابر
ارشاد
آصف
عاطف
عاقب
اعجاز
شہباز
امتیاز
اشفاق
محمد آزاد
محمد ممتاز
افراز
دلشاد
اسحاق
آصف
عباس
نواز
زرگام

619
فتح شیر
سید عالم
فیض عالم
دولت خان
سردار خان
اعظم
اسلم
مختار
دفتر خان
مظفر
نذیر
اختر
منصور
الطاف
ممتاز
جاوید
اصغر
عثمان
منشاء
فرید
رزاق
زرین
شکیل
شکعیب

620
ہنسو آل بن بیک
ہنسو خان جد اعلیٰ
آمدہ ص 606
جوم دار
شمس خان
موریاز
سید خان
سرفراز خان
بھاگ ولی
فضل دین
نور حسین
گلشیر
مان علی
ہوشناک
راج خان
سید اکبر
لعل خان
محمد انور
روشن علی
سید علی
زمان علی
محمد زمان
جمس
محمد نور
محمد قاسم
محمد یوسف
میر حسین
محمد افسر گمشدہ
شہزاد
شمریز
رخمت
رحمت
صدیق
لخمیر
امجد
آصف
کاشف
خضر عباس
ظہیر عباس
لطیف
رفیق
محمد افسر
خان محمد
جان محمد
نثار
گلزار
گل اکبر
محمد اصغر
جنت
ظفر
شفیق
عابد
اخلاق
زائد
حنیف
اسحاق
ممتاز
علی احمد
شوکت
ریاض
وقار
وقاص
خورشید
نذیر
بشیر
عدنان
عطا محمد
محمد حسین
محمد اکبر
محمد افسر
شاہ محمد
عفور
ظہور
روف
شکور

کوڑا خان آمدہ 606 سے
بچا خان
نکہ خان
کالا خان
نیکا خان
بہادر علی
مورباز
دھمن خان
باز خان
برکات خان
محمد افسر
محمد عظیم
گلاب خان
راج ولی
قابل خان
عرب علی
موتا خان
شیر ولی
جمال دین
محمد حنیف
محمد لطیف
محمد اکبر
محمد صادق
الٰہی بخش
علی بہادر
قاضی خان
علی داد
سلیم
کبیر
شوکت
شارف
صادق
بابو
محمد شریف
کالا خان
محمد عظیم
شمریز
قیوم
اختر
ایوب
آفتاب
قائم دار
تاج محمد
منگل خان
متولی
دورباز
نذرو
محمد دین
حیدر علی
شیر ولی
سمندر علی
بہادر علی
شان محمد
نور محمد
عبدالرحیم
محمد اکبر
سخی محمد
وزیر محمد
عبداللہ
خوشی محمد
جہانگیر
افتخار
پرویز
گلفراز
منشا
عصمت اللہ
حسیم اللہ
نجم اللہ
علی محمد
ماجد علی
ذوالفقار علی
لیاقت علی
عبدالحکیم
محمد خلیل
آصف
سعید
رحمت حسین
محمود حسین
اکبر حسین
نزاکت حسین
Next

سیدو خان
نواب علی
حیدر علی
ہاشم علی
غلام علی
علی شیر
سمندر خان
افسر
صادق
شارف
عارف
یوسف
امتیاز
رازق
شفیق
شفیر
یٰسین
ندیم
ناصر
غلام نبی
نور نبی
نور حسین
غلام حسین
صاحب دین
بشیر
نور حسین
الیاس
خادم
رحمت
طالب
محمد حسین
گل حسین
کالا
اسلم
صدیق
اختر
محمد اکبر
اکبر حسین
قیوم
صابر

عصمت اللہ
محمد افسر
محمد ریشم
رفیق
یعقوب
رشید
حنیف
یٰسین
وسیم
عمران
اکرم
منظور
ظہور
داؤد
مقبول
مطلوب
غفور
بچا خان آمدہ 626
ارشد
طارق
غلام حسین
جمیل
ریاض
جمن علی
قندیل
کالو خان
شہباز
صحبت علی
حاشو خان
فندو خان
سلطان علی
حسین علی
فقردین
برہان دین
ہنس
غلام علی
نخی محمد — محمد زمان
سکندر خان
خادم حسین
عبدالرحمٰن
عبدالرحیم
عقل حسین
حلیم
ممتاز
کبیر
محمد نواز
سید امیر
سید اکبر
محمد یوسف
گل حسین
محمد اسمٰعیل
عبدالحسین
محمد فرید
محمد فاضل
مقبول
عبدالعزیز
یار محمد
شفیع
اعظم
آفتاب
مقصود
محمد نذیر
افتخار
مظہر
صدیق
طارق
فاروق
طاہر
شاہد
زائد
امجد
باسط
جنید
عبید
محمد کریم
علی افسر
عبدالرحیم
عبدالحسین
مطلوب
مسعود
محبوب
منصور
بشیر
رفیق
آزاد

بچا آل بن بیک
بچا خان جد اعلیٰ آمدہ 606
جمن علی خان
فندو خان
قندیل خان
کالو
شہباز
ہاشو خان
صحبت علی
نور علی
روشن علی
ناصر علی
مندہ خان
مورباز
میرولی
سمندر علی
فتح شیر
سمندر علی
حشمت علی
عبدالحکیم
محمد سعید
محمد شفیع
پرویز
سجاد
شہباز
برکت
کلیم
کرم علی خان
فیروزدین
محمد افسر
سبز علی
محمد یوسف خان
محمد خان
میر احمد
نور احمد
نعیم اختر
سرفراز
افراز
گلشاد
آفتاب
امتیاز
سلیمان
عارف
حنیف
لطیف
جنت
امتیاز
لیاقت
شوکت
الطاف
ممتاز
اسحاق
خالد
اشفاق
محمد ممتاز
محمد ریاض
محمد امتیاز
محمد شفیق
بابر
صابر
اسعد
کاشف
دانش
فیصل
اسعد
کالا
سہیل
ہمایوں
بابر
عمران
فضل خان
عطا محمد
شیر خان
فتح خان
خورشید
عزیز
یوسف
سید اکبر
سید محمد
صدیق
رشید
الطاف
ممتاز
اشتیاق
عرفان
قادر بخش
کبیر
نور حسین
رشید
شبیر
خورشید

نورعلی
علی حیدر
فرید
گلشیر
بلورخان
کاسا
ماسا
میرزمان
نورزمان
علی شیر
علی بہادر
محمد حسین
محمد لعل
علی زمان
محمد افسر
علی اکبر
سید اکبر
فیض محمد
اختر حسین
جنت حسین
امجد حسین
اسلم
اعظم
جاوید
پرویز
صابر
شاکر
منشا
روشن
خادم حسین
سید حسین
خالد
آفتاب
عابد
آصف
ساجد

مراد بخش ولد پیر بخش جھنگ
فقیر بخش
خدا بخش
لعل دین
باغ علی
حاجی محمد دین
منشی فیروز دین
باغ علی خان
محمد رشید خان
محمد فاروق خان
محمد محبوب خان
محمد یوسف
طارق خان
محمد لطیف خان
محمد معروف خان
معشوق خان
محمد افضل
محمد اکرم
خورشید احمد
خوشحال احمد
محمد لطیف
محمد حنیف
محمد رشید
محمد حفیظ
مختار احمد
زاہد اقبال
محمد حبیب
دانش رشید
دانش حفیظ
اقبال رشید
راشد اقبال
محمد اسحاق
محمد عباس
محمد رزاق
خان بہادر
محمد اکبر
محمد اشرف
محمد صادق
محمد شریف
علی بہادر
جہانگیر
حمزہ
محمد قدیر
محمد جبیر
محمد نذیر
رستم
محمد بشیر
محمد جمیل
محمد رفیق

ترک، مغل، چنگیزی مغل وتاتاری وغیرہ

حضرت نوحؑ
یافث (ژام)
ترک
اولجاس
ماچین
چمین
قوی
طوازش
یلی غور
لوغان
قراخول
سلمان
لوغلان
قرہاش
بالحق
قراجان
قواطمش
چارپوغا

سونج
طغول
یلی سوپ
حمورمیر
قائی
باش بوغ
یماق
قزل بوغا
قمری
طواج
پکتمور
قماری
ارتوق
کوج بک
طوائی کنوک
مغول
بائی بک
یلواج
پائی خان
قرا
توراق
ایھوتلا
الانقود

بوزبنخیری
یوقائی
قوشین
قیدون
بانسیتقر
قاچولی بہادر
اریومجی
سوغونچن
قراچار
انپل چل
النگیز بہادر
امیر برکل
امیر طراغان
امیر تیمور
جلال الدین میراں شاہ
سلطان محمد مرزا
ابوسعید مرزا
عمر شیخ مرزا
ظہیر الدین بابر
نصیر الدین ہمایوں
جلال الدین اکبر بادشاہ
نور الدین جہانگیر
شہاب الدین شاہجہاں

تاثرات:

(1) تاریخ کے علم کا وجود کائنات کے ساتھ گہرا تعلق ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ علم تاریخ نے ابتدائے آفرینش ہی سے جنم لے لیا۔ تاریخ کے علم کا حصول، اور مطالعہ کا شوق رکھنے والوں کی موجودگی ہر دور میں رہی ہے۔ علم الانساب تاریخ کا ایک باقاعدہ حصہ ہے۔ فی زمانہ علم الانساب کی ضرورت اور اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ رحمتِ عالم ﷺ کی ولادت اور بعثت کے وقت بھی مکہ اور مدینہ میں کئی قبائل آباد تھے۔ آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کے بعد بھی قبائل کا تصوّر اور وجود برقرار رہا۔ بلکہ نسلِ انسانیت کی بقا اور پہچان کے لیے قبائل اور گروہ کا وجود لازمی ہے۔

آقاء دو جہاں حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور ارشاداتِ ربانی کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھائی اور بزرگی کا معیار صرف اور صرف تقویٰ پر رکھا گیا ہے، لیکن دُنیاوی ماحول، انسانی مزاج، سوچ اور روایات کی روشنی میں حسب ونسب کے علم کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی ہے۔ محمد کریم خان اعوان کی تصنیف ,,تحقیق الانساب،، حسب ونسب کے مطالعہ کا شوق رکھنے والوں کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ثابت ہوگی۔ مصنف نے برس ہا برس کی محنت اور مشقت کے بعد اسے کتابی شکل میں ترتیب دیا ہے۔ میں نے ,,تحقیق الانساب،، کا عمیق مطالعہ کیا۔ مصنف نے انتہائی لگن اور جانفشانی سے اس مشکل کام کو پائیہ تکمیل تک پہچایا ہے۔ کتاب ہذا میں کسی ایک قبیلہ کی شان وعظمت کو اُجاگر کرنا مقصد نہیں بلکہ آئیندہ نسلوں کو اپنے آباء کے بارے میں جاننے اور معلومات حاصل کرنے کے قابل بنانے کی سعی کی گئی ہے۔ بلاشبہ مصنف موصوف اس مشکل کام کی تکمیل اور ایک خشک موضوع کو موثر اور دلچسپ پیرائے میں کتابی شکل میں پیش کرنے پر داد وتحسین کے مستحق ہیں۔ اُمید ہے آنے والے دور میں کئی نسلیں اس کتاب سے استفادہ کریں گی اور تاریخ الانساب میں یہ کتاب ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہوگی۔

از قلم: محمد رشید حسرت

مصنف نصابی کتب آزاد ریاست جموں وکشمیر

ماہر مضمون HSS سنگولہ، تحصیل راولاکوٹ، ضلع پونچھ، آزاد کشمیر

(2) ماہنامہ اعوان اسلام آباد کا ایگزیکٹیو ایڈیٹر ہونے کے ناطہ سے رسالہ میں بارہا یہ اشتہار شائع کرتا رہا کہ حضرت قطب شاہ غازی کی اولاد جو کہ نہ صرف پاکستان بلکہ کشمیر، افغانستان وہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے
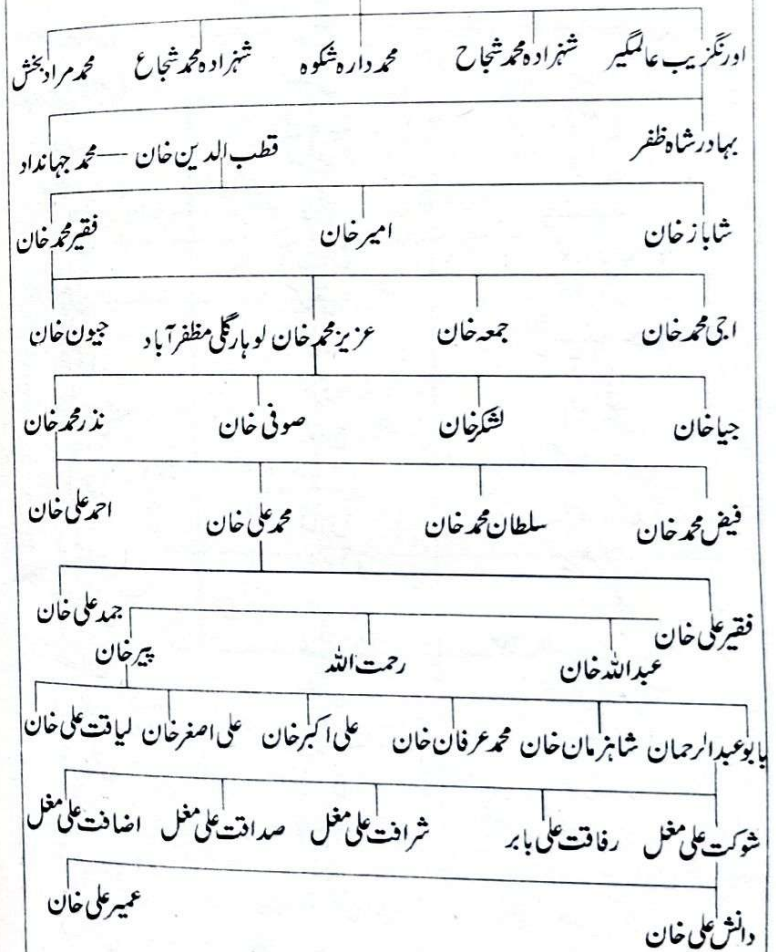
بلکہ موتیوں کی طرح بکھری ہوئی ہے ان میں حضرت بابا سجاولؒ مدفون ثانی شمیلیہ مانسہرہ کی اولاد بھی شامل ہے دلی تمنا تھی کہ ان بزرگوں کی اولاد کے شجرہ نسب کو جمع کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے تو یہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہوگی مگر عرصہ دس سال اسی انتظار میں گزر گئے کسی اللہ کے بندے نے نہ تو رابطہ کیا اور نہ ہی دست تعاون بڑھایا۔ چونکہ تاریخ کی اہمیت مسلمہ ہے تاریخ کے حوالہ سے ہم اپنے اسلاف کے بارہ میں واقفیت حاصل کرتے ہیں اور اپنی پہچان اور شناخت کے پیش نظر تنظیم نو یقین محکم اور باہمی اتفاق واتحاد پیدا کرتے ہوئے مستقبل کی منصوبہ بندی کرتے ہیں جو قومیں اور برادریاں ماضی کے حالات کو نظر انداز کرتی ہین وہ بد نظمی کا شکار ہو کر پارہ پارہ ہو جاتی ہیں۔ میں ملک محمد کریم خان اعوان آف سنگولہ ضلع پونچھ جو کہ ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)، ایم اے (تاریخ اسلام)، بی کام، بی ایڈ ولاء گریجویٹ نوجوان ہیں کا احسان مند ہونے کے ساتھ ان کو دل کی اتھا گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کمال جرات اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اعوان قوم کی نبض پہچان کران کی پسماندگی اور تاریخ کے حقائق سے ناواقفی کو محسوس کر کے انہیں رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ چلنے اور تعمیر وترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور ایک متحرک ومحترم قوم ثابت کرنے کے لئے اپنی خدمات قوم کے سپرد کر دیں ہیں موصوف نے حضرت قطب حیدر شاہ غازی ملک اور حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ کی جو کہ آزاد کشمیر وصوبہ سرحد میں خصوصاً ہزارہ ڈویژن کے بے شمار گاؤں میں آباد ہے کے شجرہ جات جمع کرنے کے لئے گاؤں گاؤں کریہ کریہ اور گلی گلی گھوم پھر کر قابل ذکر شخصیات سے ملاقاتیں کرتے رہے اور ان سے شجرہائے نسب کے حصول کے لئے دن رات اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ راقم کے حوالہ سے ملک میر افضل اعوان ناظم یونین کونسل پادہ، کاکوٹ، ایبٹ آباد سے شجرہ جات کا ایک قیمتی ذخیرہ مل گیا ملک میر افضل اعوان کے والد مرحوم حاجی سمندر خان اعوان نے اپنی 80 سالہ زندگی میں سوائے شجرہ جات کے جمع کے علاوہ کوئی اور کام شاید ہی کیا ہوگا یہاں یہ تزکرہ کرنا نہائت ضروری سمجھتا ہوں کہ محمد کریم خان اعوان کا ذاتی شجرہ بھی حضرت بابا شادم بن بابا سجاول علویؒ سے ملتا ہے حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد اس وقت تقریباً چار شاخوں میں متعارف ہے۔ شدو آل (سادو آل)، دمی آل، بڈھا آل وکھیا آل۔ ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ ضلع پونچھ کے بزرگ بابا بہرامؒ، بابا اسمٰعیلؒ، بابا جمالؒ وبابا سیٹؒ بھی بابا شادمؒ بن بابا سجاولؒ کی اولاد ہیں ان بزرگوں کے مزارات سنگولہ آزاد کشمیر اور راوڑی مقبوضہ کشمیر میں مرجع خاص وعام ہیں۔ آج کے ترقیافتہ دور میں جبکہ ہر انسان مشین کی طرح زاتی کام میں بری طرح پھنسا ہوا ہے کسی کے پاس رفاہی یا فلائی کاموں کی تکمیل کے لئے نہ وقت ہے اور

نہ فرصت ان حالات میں محمد کریم خان اعوان کی ہمت اور جوان مردی کو داد دیتا ہوں کہ انہوں نے شجرہ جات کے حصول کے لئے اپنا قیمتی وقت صرف کیا بلکہ زر کثیر بھی خرچ کر کے اپنی محنت کو کتابی شکل دینے میں کامیاب و کامران ہو گئے۔ اعوان قوم خصوصاً حضرت بابا سجاولؒ کی اولاد پر ایک احسان عظیم ہے۔ کم از کم اپنی شناخت اور پہچان تو ہم لوگ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم کون ہیں اور کن بزرگوں کی اولاد ہیں وگرنہ آج کے ترقی یافتہ دور میں بڑے بڑے پڑھے لکھے خاندانوں کے ہزاروں افراد کو اپنے دادا یا پڑدادا سے اُوپر کسی کا نام تک یاد نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نسب ناموں کے لئے ادھر اُدھر بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ آخر میں میں ایک مرتبہ پھر محمد کریم خان اعوان کو اس عظیم کارنامہ پر خراج تحسین کے ساتھ دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کے علم میں مزید اضافہ کرے اور دنیا وآخرت میں سرخرو رکھے "آمین"، امید واثق ہے کہ یہ کتاب اپنی نوعیت و افادیت کے لحاظ سے نہ صرف اعوان برادری بلکہ دیگر اقوام میں بھی بہت مقبول ہوگی اور مصنف کو اس کے مزید ایڈیشن شائع کرنے پڑیں گے۔

ملک اورنگزیب اعوان (شدوال)

مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ اعوان اسلام آباد سکنہ موضع برث

ڈاک خانہ جنکھاری، تحصیل وضلع مانسہرہ ہزارہ

(3) ارشاد باری تعالیٰ ہے اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کرو' اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہوگا۔ بلاشبہ اللہ خوب جاننے والا باخبر ہے۔ مصنف موصوف کی کتاب کا ضخیم مسودہ سرسری طور پر نظر سے گزرا ہے۔ مصنف نے نہایت محنت لگن اور جانفشانی سے زیر نظر کتاب "تحقیق الانساب"، کی تالیف کے سلسلہ میں سو سے زائد کتب، رسالہ جات اور نسب ناموں سے استفادہ کیا ہے تاریخ اور نسب ناموں کے بارہ میں معلومات حاصل کرنا بہت مشکل اور تکلیف دہ کام ہے مولف مذکور نے اس کام کو عرصہ تقریباً سات سال میں مکمل کرنے کی کوشش کی ہے مگر اس کے باوجود کئی پہلو تشنہ تکمیل ہو سکتے ہیں کئی حضرات کے ساتھ بار بار رابطہ قائم کر کے تاریخی مواد اور نسب نامے حاصل کئے اور کئی حضرات کے ساتھ رابطہ کرنے کے باوجود تاریخی معلومات ونسب نامے مہیا نہیں ہو سکے جس پر دکھ اور افسوس کا اظہار کیا جا سکتا ہے مولف کی ذاتی ملاقاتوں، خطوط و رابطوں کے ذریعے سے استدعا کرنے پر اعوانوں اور دیگر اقوام کے ارباب علم وفضیلت نے کتاب کی تکمیل کے لئے

ضرورت کے مطابق مواد اور معلومات فراہم کرنے میں خاطر خواہ تعاون اور راہنمائی کا شرف حاصل نہیں کیا ہے مگر اس کے باوجود عرصہ کی محنت کے بعد ''تحقیق الانساب،، کتاب کی شکل میں تاریخی مواد منظر عام پر لایا گیا ہے موصوف نے تقریباً دو درجن سے زائد قبائل کے تاریخی حالات و واقعات کتاب کی صورت میں عوام کے سامنے لائے ہیں اتنی محنت اور جستجو کے باوجود جن حضرات کا ذکر اس کتاب میں نہیں ہو سکا اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان قوموں اور برادریوں کی تاریخی حیثیت نہیں ہے یہ ایک تاریخی دستاویز ہے دعا اور خواہش ہے کہ اللہ کرے یہ کتاب بہت جلد منظر عام پر آ جائے موجودہ دور میں اس طرح کی تاریخی کتاب جس میں نسب ناموں وغیرہ کے حوالہ جات ہوں لکھنا بہت مشکل اور کٹھن کام ہے۔ مگر مولف موصوف نے سرکاری ملازم ہونے اور دن رات کی گونا گون مصروفیات کے باوجود اس اہم کام کو نبھانے کی ذمہ داری قبول کی ہے اور اس قدر نا مساعد حالات کے باوجود اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس کے لئے میں دل کی اتھا گہرائیوں سے خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو عام و خاص میں مقبول بنائے۔

گل زمان قاصد

سرپرست اعلیٰ، سیرت کمیٹی وصدر پنشنرز ایسوسی ایشن آزاد کشمیر

(4) تحقیق الانساب کا مسودہ نظر سے گزرا موجودہ دور میں اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔ جس میں تقریباً دو درجن سے زائد قبائل پر تاریخی کتب کے حوالہ سے لکھا گیا ہے اس موضوع پر تحقیق کرنا کٹھن و مشکل کام ہے جس کے لئے قیمتی وقت نکال کر زر کثیر خرچ کر کے کوسوں دور دشوار گزار سفر اختیار کرنا پڑے۔ مصنف نے خوبصورت انداز میں اسے کتابی شکل میں ترتیب دیا مولف کا موجودہ اور آنے والی نسلوں پر احسان عظیم ہے میں ان کی کاوشوں اور مختلف اقوام کے اسلاف کی سوانح حیات، حالات و واقعات کو تاریخ کی شکل دینے اور تمام اقوام کے نسب نامے مرتب کر کے سب کو ایک لڑی میں پرو دینے پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ نسب کی اہمیت اور افادیت ہر دور میں محسوس کی جاتی رہی قرآن و احادیث کی روشنی میں نسب کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے عربوں کے نزدیک بھی نسب کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی نیز تقسیم وراثت، خمس اور زکوٰۃ کی تقسیم پر بھی اس کی ضرورت مسلمہ ہے۔ مصنف نے صدیوں پرانے قوم کے بلند کردار و باہمت شخصیات کا تذکرہ کرتے ہوئے موجودہ نسل کو آگاہ کیا تاکہ نئی نسل اپنے اسلاف کا کردار اپنانے کی سعی کر سکے۔ یقیناً تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب

ایک نادر نسخہ ثابت ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ آئندہ جب بھی کوئی اس موضوع پر لکھنا چاہے گا تو وہ اس کتاب سے ضرور استفادہ کرے گا۔ آخر میں تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنی قیمتی آراء سے مصنف کو آگاہ کریں تاکہ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو آئندہ اشاعت میں تصحیح کر دی جائے۔

عبدالرحیم علوی

چیف ایگزیکٹیو المقدر ٹریڈرز پرائیوٹ لمٹیڈ راولپنڈی

سکنہ گلشن علاؤالدین ڈھیریاں سیداں مظفر آباد

(5) زیر نظر کتاب مصنف کی انتہائی اہم کاوشوں کا شاہکار ہے۔ یوں تو تاریخ، سائنس، علم و ادب، مذاہب وغیرہ کے موضوع پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں لیکن انساب پر لکھی جانے والی چند ایک ہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے نہ صرف گلی گلی بلکہ گھر گھر کی خاک چھاننا پڑتی ہے میں اپنی اور دیگر اقوام کی طرف سے مصنف کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں جنہوں نے انتہائی عرق ریزی سے مختلف علاقوں میں بسنے والی اقوام کے نسب ناموں کو اکھٹا کیا اور پھر انہیں معیار کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے مناسب اصلاح کی اور دن رات کی محنت سے اس قابل ہوئے کہ یہ کتاب اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب نہ صرف تاریخ کے طلبہ کے لئے قیمتی اثاثہ ہے بلکہ یہ ہر گھر کے لئے دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

محمد فرید اعوان

ایم اے اُردو۔ ایم ایڈ، بی ایس ایڈ،

سئر سائنس مدرس، علی اکبر اعوان ماڈل ہائی سکول، چھتر دومیل، مظفر آباد

(6) موجودہ دور میں انساب کے موضوع پر تحقیق اور عرق ریزی کرنا انتہائی مشکل اور دشوار ہے مصنف

تحقیق کے سلسلہ میں ملک اورنگزیب اعوان، مینجنگ ایڈیٹر، ماہنامہ اعوان، اسلام آباد کے حوالہ سے راقم کے گھر واقع ایبٹ آباد تشریف لائے۔ راقم کے والد حاجی سمندر خان اعوان مرحوم نے ہزارہ کے اعوانوں کے شجرہ نسب محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق مرتب کیے تھے راقم نے نئی نسل کا اندراج کرتے ہوئے اسے مصنف کے حوالہ کیا جو شامل کتاب ہیں مصنف نے خوبصورت انداز میں اسے کتابی شکل میں ترتیب دیا اسلاف کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب نایاب تحفہ ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آئندہ جب بھی کوئی اس موضوع پر لکھنا چاہے گا تو وہ اس سے ضرور استفادہ کرے گا۔ ''تحقیق الانساب،، مطالعہ کے لیے تمام طلباء محققین، ہر گھر اور لائبریریوں کی اشد ضرورت ہے آخر میں مصنف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

ملک میر افضل اعوان، ناظم یونین کونسل پادا،
کاکوٹ، ایبٹ آباد۔

کتابیات

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف
1	القران المبین	ترجمہ: حافظ قاری فہیم الدین احمد صدیقی
2	کنزالایمان	امام احمد رضا فاضل بریلوی/نعیم الدین مرادآبادی
3	تفسیر ابن کثیر	مترجم مولانا محمد صاحب جوناگڑھی
4	ترجمۃ القرآن	سیّد ابواعلیٰ مودودی
5	سنین ابن ماجہ	مترجم؛ علامہ وحیدالزمان
6	جامع ترمزی	مترجم؛ مولانا فضل احمد
7	صحیح مسلم	مترجم؛ علامہ وحیدالزمان
8	مشکواۃ شریف	مترجم؛ مولانا عابدالرحمان کاندھلوی
9	سنین ابوداؤد	مترجم مولانا محمد زکریا اقبال
10	رحمت العالمین	قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری
11	سیرت النبی ﷺ	علامہ شبلی نعمانی وعلامہ سید سلیمان ندوی
12	ضیاء النبی ﷺ	جسٹس پیر کرم شاہ
13	قصص النبی ﷺ	مترجم؛ مولانا نور محمد انیس
14	آئینہ صلواۃ النبی ﷺ	ابو محمد شفیق احمد کمبوہ
15	ہمارے حضور ﷺ	اہلیہ ڈاکٹر سہراب انور
16	نبی کریم ﷺ کے عزیز و اَقارب	محمد اشرف شریف و ڈاکٹر اشتیاق احمد
17	حضور ﷺ کے معجزات	ترجمہ مولانا ابوطلحہ محمد اصغر مغل
18	محبوب الرسول	مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی
19	اسوہ حسنہ	مترجم؛ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی
20	قصص الانبیاء	ترجمہ؛ مولانا محمد اصغر

21	قصص الانبیاء	مترجم غلام نبی بن عنائت اللہ
22	تاریخ انبیاء	مولوی نور محمد انور
23	تاریخ طبری	مولانا محمد اصغر مغل و مولانا اعجاز احمد صمندانی
24	تاریخ ابن خلدون	ترجمہ مولانا عبدالرحمٰن دھلوی
25	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد
26	مناقب صحابہ	ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن
27	تاریخ اسلام	مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی
28	تاریخ اسلام	صاحبزادہ عبدالرسول
29	تصویری تاریخ اسلام	ڈاکٹر عبدالرؤف
30	تاریخ حرمین شریفین	مولانا قاری شریف احمد
31	تاریخ المدینہ المنورہ:	محمد عبدالمعبود
32	مقامات مقدسہ اور اسلام کا اجتماعی نظام:	مولانا محمد طیب
33	سرۃ الاخوین	خالد الشانی
34	نہج البلاغ	سیّد رئیس احمد جعفری وغیرہ
35	اسوہ علیؓ	سیّد رئیس احمد جعفری
36	سیرت علی المرتضٰی	مولانا محمد نافع
37	اسوہ صحابہ	مولانا عبدالسلام ندوی
38	رسول اللہ کے جرنیل صحابہ	مترجم مولانا نور محمد انیس
39	تاریخ الخلفاء	حضرت جلال الدین سیوطی
40	40 کشف المحجوب	مترجم: مولانا عبدالرؤف فاروقی
41	بلوغ المرام	ترجمہ و حواشی مولانا عبدالتواب محدث ملتانی
42	احیاء العلوم امام غزالی	ترجمہ مولانا محمد احسن صدیقی
43	کیمیائے سعادت امام غزالی	ترجمہ مولانا فخرالدین احمد صدیقی

44	کشکول	مولانا مفتی محمد شفیع
45	مہر منیر	سوانح حیات پیر مہر علی شاہ
46	منھاج المسلم	ابوبکر جابر الجزائری
47	حضرت مجدد الف ثانی	مولانا منظور نعمانی
48	تزکرہ شہیدؒ	محمد خالد سیف
49	ملت اسلام کی محسن شخصیات	حکیم محمد اسلام انصاری
50	اقوال زریں	لبنٰی رسول
51	تاریخ امیر المومنینؓ	سیّد اولاد حیدر
52	تاریخ سادات	سیّد اصغر علی شاہ جعفری
53	اولاد امیر المومنین	ابوالحسنین سیّد وزیر حسین علوی
54	چودہ ستارے	سیّد نجم الحسن کراروی
55	ذکر العباس	سیّد نجم الحسن کراروی
56	بحر الجمان	سیّد محبوب شاہ گیلانی
57	تذکرہ قادریہ	سیّدنا طاہر علاؤالدین القادری گیلانی
58	تذکرہ سادات گیلانیہ	سیّد محمد یوسف فدا گیلانی
59	تاریخ سادات گردیزیہ پونچھ	سیّد محمود آزاد
60	تاریخ کشمیر	سیّد محمود آزاد
61	تاریخ پونچھ	سیّد محمود آزاد
62	تاریخ اقوام پونچھ	محمد دین فوق
63	تواریخ اقوام کشمیر	محمد دین فوق
64	زاد الاعوان	مولوی نور الدین
65	تحقیق الاعوان	ایم خواص خان
66	تاریخ ہزارہ	ڈاکٹر شیر بہادر پنی

نمبر	کتاب	مصنف
67	تاریخ علوی اعوان	محبت حسین اعوان
68	اعوان تاریخ کے آئینے میں	محبت حسین اعوان
69	اعوان مشائخ عظام	محبت حسین اعوان
70	اعوان شخصیات آزاد کشمیر	محبت حسین اعوان
71	اعوان اور اعوان گوتیں	محبت حسین اعوان
72	نسب الصالحین	حاجی ملک جہانداد
73	نقوش کائنات	حاجی ملک جہانداد
74	تاریخ اعوان	ملک پرویز احمد اعوان
75	تاریخ قطب شاہی اعوان	حافظ ریاض سیالوی
76	حقیقت الاعوان	صوبیدار محمد رفیق علوی
77	یاغستان	میر محمد شفیع
78	ٹیپو سلطان سے بہادر شاہ ظفر تک	شاہد مختیار
79	سلطان محمود غزنوی	الماس ایم اے
80	بحرالجہاں	سردار امیر اکبر عباسی
81	انساب القبائل اکبریا چار جلد	کیپٹن محمد اشرف خان
82	خلاصۃ الانساب (افغان)	حافظ رحمت خان
83	ذاتوں کا انسائیکلوپیڈیا	ای ڈی میکلیگن / ایچ۔اے۔روز
84	نقوش عصمت	علامہ السید ذیشان حیدر جوادی
85	حضرت سلطان باہو	سید ارتضی علی کرمانی
86	حضرت بہاؤالدین زکریا	سید ارتضی علی کرمانی
87	علوی اعوان قبیلہ	علامہ محمد یوسف جبریل
88	تاریخ سیادت علوی	زین العابدین علوی
89	تاریخ سادات و علوی اعوان	زین العابدین علوی

نمبر	کتاب	مصنف
90	تاریخ شام	ڈاکٹر فلپ۔کے۔حتی
91	شجرہ شریف نوشاہی	پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی
92	سیادت اہل بیت	پیر سید ابوالکمال برق نوشاہی
93	انوار السیادت فی آثار السعادت	سید شریف احمد شرافت نوشاہی
94	بی بی پاکدامناں	انجینئر مسعود ہاشمی
95	شیر جنگ	غلام مرتضی اعوان ایم اے
96	تواریخ سلسلۃ الاعوان	مولوی فقیر اللہ اعوان
97	انقلاب پونچھ 1947	گلزار حجازی
98	مغربی جموں میں جنگ آزادی	محمد لطیف ایم اے بی ٹی
99	تاریخ قبیلہ دھنیال	پروفیسر راجہ حق نواز دھنیال
100	تاریخ الہاشمی	محمد الیاس ہاشمی
101	صحیفہ کربلا	علی نظری منفرد
102	ماہنامہ اعوان اسلام آباد	
103	مختار آل محمد ﷺ	علامہ نجم الحسن کراروی
104	فیضانِ سنت	المکتبۃ المدینہ
105	قائدِ کشمیر	بشیر احمد قریشی
106	فقری مجموعہ وظائف	علامہ عالم فقری
107	شہاب نامہ	قدرت اللہ شہاب
108	حُبِ علیؓ	ڈاکٹر محمد طاہر القادری
109	تاریخ ایران قدیم	محمد حیات ایم اے
110	انسائیکلوپیڈیا آف اسلام	محمد یامین قریشی
111	ماہنامہ شانِ اعوان اسلام آباد	

تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام 2007 راقم مولف محمد کریم خان اعوان کی پہلی تالیف ہے جو 640 صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب ہذا دستیاب محکمہ مال کے قدیم ریکارڈ کی روشنی میں مرتب کی گئی تھی۔ اس میں تین درجن سے زائد قبائل کی مختصر تاریخ وشجرہائے نسب بھی شامل ہیں۔ کچھ قبائل کے حالات بعد میں دستیاب ہوئے اور کچھ حضرات نے معمولی نوعیت کی غلطیوں کی نشاندہی بھی کی تھی جو تحقیق الانساب مشہور بہ تاریخ اقوام وقبائل جلد دوم 2013ء میں شامل کرتے ہوئے درستگی رترمیم کردی گئی تھی۔ ان دونوں کتب کی اشاعت کے بعد بھی درجنوں انساب کی عربی وفارسی کتب دستیاب ہوئی ہیں جن کے حوالہ سے مطابقاً کچھ ترمیم کردی گئی ہے اور مزید ان شاء اللہ تحقیق الانساب جلد سوم جو زیر طباعت ہے میں مفصل تذکرہ ہوگا۔ تحقیق سے وابستہ بہت سے ساتھی مندرجہ بالا کتب کی pdf کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں ان کے پرزور اسرار پر ان کتب کی پی ڈی ایف تیار کی گئی ہیں۔ جن قبائل کا تذکرہ مندرجہ بالا کتب میں ہے وہ غور سے مطالعہ کریں اگر کوئی کمی وبیشی ہو تو راقم کو مطلع فرمائیں تاکہ مطابقاً تحقیق الانساب جلد سوم میں درستگی کی جاسکے۔

انساب کی قدیم عربی وفارسی کتب کی فری pdf کے لئے راقم کے موبائل نمبر 0312-9206639 پر رابطہ کریں۔ شکریہ

شجرہ نسب
قطب شاہی علوی اعوان (بنی عون)
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
مزار حضرت علی نجف اشرف
مزار عون عرف قطب غازی تبریز
مزار سالار ساہو غازی ستر کھ انڈیا
مزار سالار قطب حیدر علوی مانک پور انڈیا
مزار سالار مسعود غازی بہرائچ انڈیا
مزار حضرت بابا سجاول ناسمرہ
حضرت امام حسنؓ
حضرت امام حسینؓ
حضرت محمد حنفیہؒ
حضرت عباس علمدارؓ
حضرت عمر اطرافؒ
ابو ہاشم عبداللہ
علی عبدالمنان
موسیٰ
عیسیٰ
جعفر
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی
عبیداللہ
حسن
عبداللہ
محمد الاکبر
محمد الاصغر
محمد آصف غازی
شاہ علی غازی
حسین
علی
الحسین
القاسم
منصور
حمزہ
عبدالمالک
سکینہ
رسیتہ
شاہ احمد غازی
حسن
موسیٰ
عیسیٰ
علی
قطب شاہی اعوانوں کی مختصر تاریخ اور قدیم ماخذ
تحقیق و ترتیب: محمد کریم اعوان ساکن اعوان منزل دبن سنگولہ حال مظفر آباد موبائل 0312-9206639 و ملک مشتاق الٰہی اعوان ساکن مردوآل وادی سون سکیسر حال کراچی موبائل 0302-2144561
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قبیلہ بنی ہاشم ہے جو اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطن سے ہوئی وہ سادات بنی فاطمیہ کہلائی اور جو اولاد دیگر ازواج سے ہوئی وہ بنی علویہ کہلائی۔ حضرت امام حسنؓ و حضرت امام حسینؓ کی اولاد برصغیر پاک و ہند میں سید کہلاتی ہے۔ دوسری صدی ہجری تک عون عرف قطب غازی بن علی بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد بنی عون اور علوی کہلاتی تھی۔ عون بن علی، یحییٰ بن زید کے (ہمراہ جو رشتہ میں ان) بھتیجے اور بھانجے تھے کے ساتھ 125 ہجری میں کوفہ سے ہرات، خراسان و غزنی کی جانب ہجرت کر گئے تھے۔ یحییٰ بن زیدؒ کے ہمراہ 70 آدمی تھے انہوں نے بنی امیہ کے دس ہزار آدمیوں کو شکست فاش دی۔ عون بن علی اور زید بن علی کے مزارات تبریز کی پہاڑی پر ایک ساتھ ہیں۔ عون بن علی بن محمد حنفیہؒ بن حضرت علیؓ کی اولاد عرب میں علیؓ کی اولاد کی نسبت سے "علوی" اور عون کی وجہ سے "بنی عون" کہلائی اور برصغیر پاک و ہند میں بنی عون سے اعوان اور عون کے عرف قطب غازی کی شہرت کی وجہ سے قطب شاہی کہلائی۔ عون عرف قطب غازی (جد امجد قطب شاہی اعوان) کے سات پڑپوتوں میں سے پانچ عیسیٰ بن علی، حسین بن علی، حسن بن علی، محمد بن علی، احمد بن علی ابنان محمد اصغل (محمد اصف غازی) کی اولاد ہند میں آباد قدیم کتب انساب سے تصدیق ہوتا ہے اور گمان غالب ہے کہ علی بن علی و موسیٰ بن علی بھی اپنے دیگر بھائیوں کے ہمراہ جہاد ہند میں شریک ہوئے ہوں۔ جس طرح بنی عباس سے عباسی اور بنی ہاشم سے ہاشمی کہلاتے ہیں اسی طرح بنی عون بھی بنی عون کے بجائے اعوان مشہور ہوئے۔ واضح ہو کہ عون کی جمع اعوان ہے۔ "کتاب نسب قریش عربی (236-156 ہجری) کے ص 77 پر اور کتاب المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656ھ) کے صفحہ 26 پر درج ہے" وولد عون بن علی بن محمد بن علی بن ابی طالب: محمداً، ورقیه؛ وعلية بنی عون" یعنی عون کی اولاد "بنی عون" ہے۔ سالار مسعود غازی قطب شاہی علوی اعوان کا شجرہ نسب یوں درج ہے "سالار مسعود غازی بن سالار ساہو غازی [برادر سالار قطب حیدر غازی قطب شاہ ثانی و سالار سیف الدین غازی] بن عطا اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن شاہ علی غازی بن محمد آصف غازی [اصغل] بن عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن حضرت محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب"۔ سلطنت غزنویہ کے دور کی کتاب تاریخ بیہقی (385-470ھ)، تہذیب الانساب عربی 449 ہجری، منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ، لباب الانساب عربی 565ھ و منبع الانساب فارسی 830ھ کے مطابق عون بن علی ابن محمد حنفیہ کی اولاد کا ہند آنا، قطب شاہی کہلانا اور سلطنت غزنویہ سے منسلک ہونا درج ہے۔ تاریخ بیہقی جلد اول ص 57 پر درج عبارت "قاضی و رئیس و خطیب و نقیب علویان و سالار علویان و سالار غازیان" کا تذکرہ موجود ہے، جس کے مطابق سلطنت غزنویہ کے ساتھ قاضی القضاۃ رئیس، خطیب، نقیب و سالار سب کے سب علوی تھے۔ منبع الانساب فارسی کے مطابق عون عرف قطب غازی بن علی عبدالمنان بن محمد حنفیہ کی اولاد سے سالار مسعود غازی، سالار ساہو غازی کے بیٹے اور سلطان محمود غزنوی کے بھانجے تھے اور سلطان کی افواج میں بغرض جہاد ہند شمولیت اختیار کرتے ہوئے بحر پور مدد کی جس کا ذکر سفرنامہ ابن بطوطہ، تاریخ فیروز شاہی تالیف سید ضیاء الدین برنی، تاریخ فرشتہ، مرات مسعودی، مرات الاسرار، اخبار الاخیار، خزینۃ الاصفیا وغیرہ میں بھی درج ہے۔ مندرجہ بالا کتب میں درج اصل عبارت کی عکسی نقول نیچے دی گئی ہیں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں تاریخ حیدری تالیف 1911ء، تحقیق الاعوان 1968، تاریخ علوی اعوان 1999ء، نسب الصالحین 2000ء، تحقیق الانساب جلد اول 2007ء، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان 2015، تاریخ خلاصۃ الانساب 2017ء، اعوان شخصیات ہزارہ 2019ء، حضرت بابا سجاول علوی قادری تاریخ کے آئینے میں 2019ء کے علاوہ درجنوں کتب اور مولوی ملنگ علی گفانوالہ چکوال شجرہ نویس علوی اعوان قبیلہ کے مطابق بھی اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد ہیں اور مندرجہ بالا شجرہ نسب صدیوں سے ان کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ مندرجہ بالا کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری اور ویب سائٹ www.alveeawan.com سے دستیاب ہیں۔
شاہ محمد غازی
طیب غازی
طاہر غازی
عطاء اللہ غازی
سالار ساہو غازی
سالار مسعود غازیؒ
سالار قطب حیدر غازی (قطب شاہ ثانی)
سالار سیف الدین غازی
مزمل علی کلگان
جہان شاہ
زمان علی کھوکھر
محمد علی
بہادر علی
نجف علی
عبداللہ گولڑہ
محمد شاہ کنڈان
فتح علی
نادر علی
کرم علی
منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھونسوی 830ھ
منبع الانساب سید معین الحق جھونسوی 830ھ
منتقلۃ الطالبیہ عربی ابی اسماعیل 471ھ
کتاب نسب قریش عربی (234-156ھ)
کتاب نسب قریش
خیار العرب
لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ
تہذیب الانساب عربی ابی الحسن بن ابی جعفر 449ھ، منتقلۃ الطالبیہ عربی ابی اسماعیل 471ھ
لباب الانساب عربی ابی القاسم حسن 565ھ، منبع الانساب فارسی سید معین الحق جھونسوی 830ھ
مرات مسعودی فارسی، تاریخ حیدری، تاریخ علوی اعوان، تاریخ قطب شاہی علوی اعوان

حضرت سلطان باہو | حضرت بابا سجاول علوی قادری | حضرت سالار قطب حیدر شاہ غازی علوی | حضرت علی کرم اللہ وجہہ | حضرت سالار ساہو غازی | حضرت سالار مسعود غازی

شجرہ نسب علوی، بنی عون، اعوان، قطب شاہی اعوان

تحقیق: محمد کریم اعوان وائس چیئرمین ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان 0312-9206639

ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان

تصدیق شدہ مستند شجرہ نسب علوی اعوان (بنی عون)

Row	(1)	(2)	(3)	(4)	(5)	(6)	(7)	(8)
Source	کتاب نسب قریش عربی (156ھ-236ھ) لابی عبداللہ المصعب صفحہ 77	کتاب المعقبین عربی 214ھ-277ھ ابی الحسن یحییٰ ص 101	جمہرۃ الانساب العرب عربی (384ھ) لابی محمد علی بن احمد صفحہ 59	تہذیب الانساب ونہایۃ الانساب عربی 449ھ ابی الحسن محمد ص 74-273	منتقلۃ الطالبیہ عربی 471ھ۔ ابی اسماعیل ابراہیم طباطبا ص 303,352	المنتخب فی نسب قریش و خیار العرب عربی (656ھ) ابی عبداللہ بن عیسیٰ صفحہ 26	منبع الانساب فارسی (830ھ) سید معین الحق جھونسوی ص (103)363	بحر الانساب عربی (900 ہجری) تالیف السید محمد بن احمد صفحہ 245
1	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
2	علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی المرتضیٰ	علی
3	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد بن الحنفیہ	محمد بن الحنفیہ	محمد [حنفیہ]	محمد [حنفیہ]	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	ابوالقاسم محمد حنیف	محمد بن الحنفیہ
4	علی	علی	علی	علی	علی	علی	علی عبدالمنان	علی برغوث
5	عون	عون	عون	عون	عون	عون	عون عرف قطب غازی	عون
6	محمد [اشحل]	محمد		محمد اشحل	محمد اشحل	محمد [اشحل]	محمد آصف غازی	محمد
7	"بنی عون"			علی	علی	قبیلہ "بنی عون"	شاہ علی غازی	علی
8				محمد [غازی] احمد [غازی]	محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ		شاہ محمد غازی	محمد، احمد، الحسین، عیسیٰ، الحسن، علی
9							طیب غازی	
10							طاہر غازی	
11							عطاءاللہ غازی	

مندرجہ بالا شجرہ نسب کی وضاحت اور حوالہ جاتی کتب کے لیے رابطہ فرمائیں محمد کریم اعوان 0312-9206639

Row	(9)	(10)	(11)	(12)	(13)	(14)	(15)	(16)
Source	مرات مسعودی فارسی (1037ھ) عبدالرحمٰن چشتی ص 7	تاریخ حیدری اردو (1909ء) سولوی حیدر علی اعوان ص 7	بحر الجمان اردو (1332ھ) سید محبوب شاہ داتا صفحہ 135	تحقیق الاعوان (1966ء) ایم خواص خان گولڑہ اعوان صفحہ 148 و 156	تاریخ علوی اعوان (1999ء) محبت حسین اعوان صفحہ 347 و 370	علامہ یوسف جبریلؒ تعارف علوی قبیلہ ص 10 وانگلش بک ص 637	حقیقت الاعوان (2002ء) صوبیدار (ر) محمد رفیق علوی صفحہ 32 و 52	تاریخ سادات وعلوی اعوان مشائخ (2001ء) زین العابدین علوی ص 14 و 33
1	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
2	علی	علی	علی	علی	حضرت علیؓ	علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	علی
3	محمد حنفیہؒ	محمد [محمد حنفیہ]	ابوالقاسم محمد الاکبر	محمد الحنفیہ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	محمد الحنفیہ	ابوالقاسم محمد حنفیہ	محمد بن الحنفیہ
4	[علی] عبدالمنان	عبدالمنان غازی	علی	علی عبدالمنان	علی عبدالمنان	عبدالمنان	عبدالمنان غازی	علی
5	بطل غازی	بطل غازی	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی بابا	عون عرف قطب غازی	بطل غازی	بطل غازی	عبدالمنان عون سکندر غازی
6	محمد آصف [اشحل]	محمد محمد آصف [اشحل]	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	آصف غازی	آصف غازی	محمد آصف غازی	شاہ بطل غازی
7	عمر [علی] غازی	عمر [علی] غازی	شاہ غازی	شاہ عمر [علی]	شاہ غازی	عمر غازی	عمر غازی	شاہ عمر غازی
8	محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
9	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
10	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
11	عطاءاللہ غازی	میر عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غاز	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی
12	سالار ساہو غازی (داؤد)	میر قطب حیدر	سالار ساہو غازی	میر قطب حیدر (قطب شاہ)	قطب حیدر شاہ	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
13	سالار مسعود غازی		سالار مسعود غازی	11 فرزندان	11 فرزندان		9 فرزندان	مزمل علی کلگان

Row	(17)	(18)	(19)	(20)	(21)	(22)	(23)	(24)
Source	تاریخ اعوان (2009ء) محمد سرور خان اعوان صفحہ 163، 241، 247 شجرہ 27	تاریخ قطب شاہی علوی اعوان (2015) محمد کریم اعوان دستق ابی اعوان ص 6	سوانحیات ملک قطب حیدر شاہ (2014) حافظ ریاض سیالوی ص 26	متاع رفتہ (تواریخ ہزارہ ایک نظر میں) پروفیسر بشیر احمد سوز	تاریخ نیازی قبائل (2014) اقبال خان نیازی ص 1175	رحیل کارواں (2019) آمین یوسف زئی صفحہ 434	اعوان شخصیات ہزارہ (2019) محمد عظیم ناشاد صفحہ 4	حضرت بابا سجاول علوی قادریؒ تاریخ کے آئینے میں (2019) محمد کریم اعوان ص 9
1	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب	ابی طالب
2	علی	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علیؓ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
3	محمد حنفیہؒ	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد بن حنفیہؒ	محمد الاکبر (محمد حنفیہؒ)	محمد الاکبر [محمد حنفیہ]	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ	حضرت محمد حنفیہؒ
4	علی	علی عبدالمنان	غازی عبدالمنان	علی عبدالمنان	علی	غازی عبدالمنان	علی عبدالمنان	علی عبدالمنان
5	عون عرف قطب غازی بابا	عون قطب غازی	غازی بطلؒ	عون عرف قطب غازی	بطل (بطال)	عون قطب غازی	عون عرف قطب غازی لقب بطل	عون عرف قطب غازی لقب بطل
6	محمد آصف غازی	محمد آصف (اشحل) غازی	ملک آصف	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی (محمد اشحل)	محمد آصف غازی	محمد آصف غازی
7	سید شاہ غازی	شاہ غازی	غازی عمرؒ	شاہ علی غازی	عمر غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی	شاہ علی غازی
8	محمد غازی	شاہ محمد غازی	غازی محمدؒ	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	شاہ محمد غازی	محمد غازی	شاہ محمد غازی
9	طیب غازی	طیب غازی	غازی طیبؒ	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	طیب غازی	شاہ طیب غازی
10	طاہر غازی	طاہر غازی	غازی طاہرؒ	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	طاہر غازی	شاہ طاہر غازی
11	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	غازی نوراللہ (عطاءاللہ)	عطاءاللہ غازی	ابوعلی عرف عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی	عطاءاللہ شاہ غازی
12	شاہو غازی و میر قطب حیدر	سالار میر قطب حیدر	حضرت ملک قطب شاہؒ	سالار قطب حیدر شاہ غازی	میر قطب حیدر شاہ علوی اعوان	قطب حیدر شاہ غازی	سالار میر قطب شاہ غازی	حضرت قطب شاہ غازی
13	ص 163، 9 بیٹے	11 فرزندان	گیارہ فرزندان		11 فرزندان	گیارہ فرزندان	9 فرزندان	11 فرزند

ابی طالب
↓
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
↓
حضرت محمد الاکبر المعروف محمد حنفیہؒ
↓
علی عبدالمنان
↓
عون عرف قطب غازی لقب بطل غازی (قطب شاہ بابا)
↓
محمد آصف غازی
↓
شاہ علی غازی
↓
شاہ محمد غازی
↓
طیب غازی
↓
طاہر غازی
↓
عطاءاللہ غازی
↓
قطب حیدر شاہ غازی علوی (قطب شاہ ثانی)

عبداللہ گولڑہ — محمد شاہ کنڈان — مزمل علی کلگان — محمد علی — بہادر علی — نجف علی — زمان علی کھوکھر — جہاں شاہ — فتح علی — نادر علی — کرم علی

نوٹ: قطب شاہی علوی اعوان قبیلہ کے شجرہ نسب کی تصدیق کے لیے یہاں چند کتب کا حوالہ دیا گیا ہے جب کہ ان کے علاوہ سینکڑوں کتب ادارہ تحقیق الاعوان پاکستان کی لائبریری میں موجود ہیں جن کی عکسی نقول عند الطلب مہیا کی جا سکتی ہیں
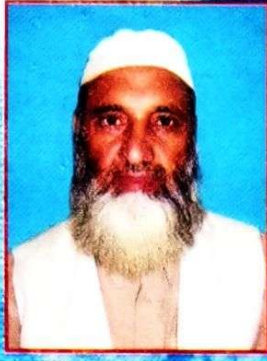
نام: محمد کریم خان اعوان

تاریخ پیدائش: 15 جنوری 1964ء

تعلیم: کراچی یونیورسٹی

(۱) بی کام

(۲) ایم اے بین الاقوامی تعلقات

(۳) ایم اے تاریخ اسلام

(۴) لاء گریجویٹ

آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی

بی ایڈ

عارضی سکونت: لوئر چھتر نزد بلال مسجد مظفر آباد

مستقل سکونت: دبن سنگولہ تحصیل راولاکوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر

فون نمبر: 03558101809

0312-9206639